جہانگیری

صحیح ابن خزیمہ

1

امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ٥ لاہور

جہانگیری

صحیح ابنِ خزیمہ

1

تصنیف

امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ

ترتیب

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز ®
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

نام کتاب	صحیح ابن خزیمہ
مترجم	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	اپریل 2015ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	-/2700 روپے

شرفِ انتساب

خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت

سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

تمہی سے چلتے ہیں سب سلسلے تعلق کے
وہ اپنا کیسے بنے گا کہ جو تمہارا نہیں

نیازمند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخرجہ الترمذی، بہذا اللفظ فی "جامعہ" کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداؤد 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنز العمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام "جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرأ" ہے۔ اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدنی ہیں۔ یہ رسالہ "دار ابن حزم" بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنے سب سے زیادہ محبوب رسول کی امت میں ہمیں پیدا کیا۔ اور ہمیں اس بات کی توفیق اور سعادت عطا کی کہ ہم اس کے محبوب پیغمبر کی لائی ہوئی تعلیمات کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دیں۔

حضرت محمد ﷺ' آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم' اور آپ کی امت کے تمام علماء' صلحاء اور عام مسلمانوں پر' اللہ تعالیٰ کی بے حد و شمار رحمتیں اور برکتیں' قیامت کے دن تک' بلکہ اس کے بعد بھی' نازل ہوتی رہیں۔

•••-----•••-----•••

آپ کا ادارہ ''شبیر برادرز'' ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دینے میں مصروفِ عمل ہے۔ اب تک حدیث' فقہ' سیرت' تاریخ' سوانح' ملفوظات' فتاویٰ کے مجموعہ جات' اور مختلف اسلامی موضوعات سے متعلق سینکڑوں کتب آپ کے ادارے کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ ادارے کی نمایاں امتیازی خصوصیت اکابر علمائے اہل سنت کے فتاویٰ جات کے مجموعہ جات کی اشاعت ہے۔

•••-----•••-----•••

چند برس پیشتر جب ادارے کی انتظامیہ نے اہتمام کے ساتھ' ترجیحی بنیادوں پر علمِ حدیث سے متعلق کتب کی نشر و اشاعت کا فیصلہ کیا۔ تو ادارے کے کارکنان اور متعلقین کی توجہ کا مرکز علمِ حدیث سے متعلق کتب ہو گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے ادارے نے علمِ حدیث سے متعلق چند کتب کو اُردو ترجمے کے ساتھ سب سے پہلی مرتبہ شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔ ان کتب میں ''سنن دارمی''، ''مسند امام زید''، ''مستدرک حاکم''، ''سنن دارقطنی'' کے اسماء قابلِ ذکر ہیں۔

•••-----•••-----•••

ادارے نے چند ایسی کتب کو شائع کرنے کا شرف حاصل کیا ہے جن کے تراجم پہلے شائع ہو چکے تھے' لیکن آپ کے ادارے کی طرف سے شائع ہونے والے ان کتب کے تراجم اپنی نمایاں شناخت رکھتے ہیں۔ جس میں ''صحیح بخاری''، ''صحیح مسلم''، ''جامع ترمذی''، ''سنن ابن ماجہ''، ''اللؤلؤ والمرجان''، ''ریاض الصالحین''، ''اربعین نووی''، ''موطا امام مالک''، ''موطا امام محمد'' کے اسماء قابلِ ذکر ہیں۔

•••-----•••-----•••

اب آپ کا ادارہ علمِ حدیث کی ایک اور کتاب برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے' جو علمِ حدیث کا ایک اہم بنیادی مآخذ ہے۔ یہ عظیم کتاب علمی حلقوں میں ''صحیح ابن خزیمہ'' کے نام سے جانی جاتی ہے۔ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا شمار امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معاصرین میں ہوتا ہے' جبکہ بعض محققین کے نزدیک علمِ حدیث کی کتب میں مستند ہونے کے اعتبار سے ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' کے بعد ''صحیح ابن خزیمہ'' کا درجہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کے ادارے نے اس اہم کتاب کا ترجمہ کروا کے شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ کیونکہ یہ کتاب احادیثِ نبویہ کا مقدس مجموعہ ہے۔ جس میں اس بات کی شدید احتیاط کرنا ضروری ہوتی ہے کہ احادیث کا ترجمہ کرتے ہوئے کوئی ایسا لفظ استعمال نہ ہو جائے جو حدیث کے اصل متن کی روح سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔ اس لئے ضرورت اس امر کی تھی کہ اس اہم خدمت کے لئے کسی ایسی شخصیت کا انتخاب کیا جائے جو عربی زبان کے ساتھ احادیث کے متون کے مخصوص الفاظ و تراکیب سے آشنا ہو اور عصرِ حاضر میں استادِ زمن واقف آیات اسرار و سنن حضرت ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ سے بڑھ کر اس خدمت کے لائق اور کون ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس سے پہلے جن کتب احادیث کے تراجم کئے ہیں' وہ ان کی ٹھوس علمی صلاحیت و قابلیت کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ اسی لئے ادارے کی انتظامیہ نے ان سے اس خدمت کو سرانجام دینے کی درخواست کی' اور اب یہ نتیجہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ترجمے میں کیا نمایاں خصوصیات ہیں' اس کی طرف فاضل مترجم نے ''حدیثِ دل'' میں اشارہ کر دیا ہے۔

•••-------•••-------•••

ہم سے جو خدمت ہو سکتی تھی وہ ہم نے کر دی ہے۔ اب احادیث کا یہ عظیم مجموعہ آپ کے ہاتھ میں ہے' آپ اس کے انوار و برکات سے خود بھی فیض یاب ہوں اور دوسروں تک بھی اس کا فیض پہنچائیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے فاضل مصنف' مترجم' مصحح' کاتب' کے ہمراہ ادارہ' اس کی انتظامیہ اور متعلقین کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جو اپنی ذات اور تمام صفات کے اعتبار سے' ہر اس چیز سے پاک ہے' جو اس کی شان کے لائق نہ ہو' اور ہر اس صفت سے موصوف ہے' جو اس کی شان کے لائق ہو' وہ ان تمام الفاظ و تراکیب سے بلند و برتر ہے' جو الفاظ مخلوق اس کی ذات کے بارے میں بیان کرتی ہے۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو' جن کی نظیر پیدا ہونا ناممکن ہے۔ جنہیں ان کے پروردگار نے ایسے فضائل و کمالات عطا کیے ہیں' جو صرف آپ ہی کا خاصہ ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب اور قیامت تک آنے والے آپ کے تمام امتیوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

•••-----•••-----•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت ہم نے احادیث مبارکہ کے مجموعہ جات کے ترجمہ کی شکل میں خدمت کے جس کام کا آغاز کیا تھا' اس نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے' ہم اس وقت آپ کے سامنے علم حدیث کی مشہور کتاب ''صحیح ابن خزیمہ'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

اس کے مصنف امام ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ کا تعلق وسط ایشیا کے مشہور شہر ''نیشاپور'' سے ہے۔ امام ابن خزیمہ کا تعلق تیسری صدی ہجری سے ہے۔ آپ امام بخاری اور امام مسلم کے معاصرین میں سے ہیں۔ آپ کی تصنیف ''صحیح ابن خزیمہ'' مکمل طور پر امت تک منتقل نہیں ہو سکی۔ صرف اس کا کچھ حصہ شائع ہوا ہے' لیکن چونکہ اس نامکمل حصے کو بھی ایک اہم ماخذ اور حوالے کی حیثیت حاصل ہے' اس لئے ہم نے اس کتاب کی اس اہمیت کے پیش نظر اس کا ترجمہ کیا ہے۔

•••-----•••-----•••

''صحیح ابن خزیمہ'' میں امام ابوبکر محمد بن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سند اور متن کے اختلاف کے ساتھ روایات کو تکرار کے ساتھ نقل کر دیتے ہیں' اس لئے اس کتاب میں مکررات اچھی خاصی تعداد میں ہیں۔ ہم نے احادیث کی تخریج کرتے ہوئے مکررات کو ترک کر دیا ہے۔ اور الفاظ کی مناسبت کی بجائے حدیث کے بنیادی مضمون یا اصل واقعے کے حوالے سے تخریج کی ہے۔ کسی جگہ ایسا بھی ہوا کہ حدیث کا بنیادی مضمون یا اصل واقعہ ایک ہی تھا' لیکن دیگر محدثین نے اسی روایت کو کسی اور صحابی کے حوالے سے نقل کیا تھا' تو کسی جگہ ہم نے دوسرے صحابی کی روایت بھی نقل کر دی۔ لیکن اپنی کوتاہی کی وجہ سے اس کی نشاندہی نہیں کر سکے۔ اس کے باوجود ہم یہ

دعویٰ کر سکتے ہیں'' صحیح ابن خزیمہ '' کی احادیث کی اتنی مفصل تخریج کسی مطبوعہ نسخے میں نہیں ہوگی۔

•••-----•••------•••

ہم نے اس کتاب کا انتساب سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے نام کیا ہے' جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے جلیل القدر بزرگ خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت ہیں۔ آپ کا اصل نام شمس الدین ہے۔ آپ ازبکستان کے شہر بخارا کے رہنے والے تھے۔ آپ کا انتقال **772** ہجری بمطابق **1363**ء میں ہوا۔

کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا ہم ان سب کے شکر گزار ہیں' جن میں سرِ فہرست برادرِ مکرم خرم زاہد' جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ محترم قاضی ساجد درانی' جنہوں نے تصحیح کے کام میں معاونت کی۔ محترم ملک محمد یونس' جنہوں نے حوالہ جات کی تلاش اور مشکل الفاظ کے معانی تلاش کرنے میں معاونت کی۔ محترم عبدالعزیز جنہوں نے مسودہ تحریر کیا' محترم کاشف عباس اور زاہد اقبال' جنہوں نے سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد' جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ محترم عارف نوشاہی' جنہوں نے سرِ ورق تحریر کیا۔ شبیر احمد' جنہوں نے سرِ ورق ڈیزائن کیا۔ محترم منصور احمد' جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ سب کام کروایا۔ محترم محمد افضال اور عرفان حسین جنہوں نے عمدہ جلد سازی کی اور برادرِ مکرم ملک شبیر حسین' جنہوں نے ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے' سینکڑوں بکھرے ہوئے صفحات پر پھیلے ہوئے مسودے کو کتابی شکل میں آپ کے ہاتھوں تک پہنچانے کا اہتمام کیا۔

•••------•••------•••

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ' والدین' بہن بھائیوں اور معزز قارئین کا بھی ہے' جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے قابل ہو سکے۔

سب سے آخر میں عباس تابش کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے۔

ڈھلتا سورج تو نہ ہاتھ آیا کہ لاتے اس کو
ایک رستہ تھا جسے شام کو گھر لے آئے

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)

ترتیب

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ اللَّوَاتِیْ لَا تُوجِبُ الْوُضُوْءَ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْاَحْجَارِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ ذِكْرِ الْمَاءِ الَّذِيْ لَا يَنْجُسُ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَوَانِي اللَّوَاتِي يُتَوَضَّأُ فِيهِنَّ اَوْ يُغْتَسَلُ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ سُنَنِ السِّوَاكِ وَفَضَائِلِهِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْوُضُوْءِ وَسُنَنِهِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ غُسْلِ التَّطْهِيرِ وَالِاسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرْضٍ وَلَا إِيجَابٍ

جُمَّاعُ أَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

جُمَّاعُ اَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

جُمَّاعُ اَبْوَابِ - الْاَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ فِى الصَّلَاةِ الَّتِىْ قَدْ نُهِىَ عَنْهَا الْمُصَلِّى

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ

علم حدیث کے اس عظیم ماخذ ''صحیح ابن خزیمہ'' کے مؤلف امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔
آپ کا نام ''محمد بن اسحاق بن خزیمہ'' ہے۔تاہم آپ کو آپ کے دادا کی طرف منسوب کر کے ''ابن خزیمہ'' کہہ دیا جاتا ہے۔
آپ کی کنیت ''ابوبکر'' ہے۔اور آپ کا اسمِ منسوب ''نیشاپوری'' ہے۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور القاب امام الائمہ اور فقیہ آفاق ہیں۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ صفر المظفر کے مہینے میں 223 ہجری میں نیشاپور میں پیدا ہوئے۔
آپ نے کم عمری میں مشہور محدث اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث کا سماع کیا' لیکن ان کے حوالے احادیث روایت نہیں کی ہیں۔کیونکہ یہ سماع کم عمری کے زمانے کا ہے۔
اپنے والد کی ترغیب پر امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے قرآنِ مجید حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی اور پھر اس کے بعد علم حدیث کی طلب میں نکل کھڑے ہوئے۔انہوں نے بہت سے بلاد وامصار کا سفر کیا اور اکابر محدثین سے احادیث کا سماع کیا۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث روایت کرنے والوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''سیر اعلام النبلاء'' میں یہ بات ذکر کی ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث روایت کی ہیں' لیکن ان کے حوالے سے منقول روایت کو ''صحیحین'' میں ذکر نہیں کیا ہے۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے نمایاں اور ممتاز شاگرد امام ابوحاتم محمد بن حبان تمیمی بستی رحمۃ اللہ علیہ ہیں' جو ''صحیح ابن حبان'' کے مؤلف ہیں۔انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے کم وبیش 315 روایات نقل کی ہیں۔جن میں سے زیادہ تر روایات وہ ہیں' جنہیں ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''صحیح'' میں نقل کیا ہے۔
علم حدیث کے اہم ماخذ ''المستدرک علی الصحیحین'' کے مؤلف امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک واسطے کے ساتھ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کم وبیش 97 روایات نقل کی ہیں۔

* امام ابن خزیمہ کے سوانحی حالات کے لئے درج ذیل ماخذ سے رجوع کیا جاسکتا ہے۔الجرح والتعدیل: 7 / 196 ،تاریخ جرجان: 413 ،طبقات الشیرازی: 105 - 106 ،المنتظم: 6 / 184 - 186 ،تہذیب الاسماء واللغات. 1 / 78 ،مختصر طبقات علماء الحدیث لابن عبدالہادی الورقہ 1/125 ،تذکرۃ الحفاظ: 2 / 720 - 731 ،العبر 2 / 149 - 150 ،دول الاسلام. 1 / 188 ،الوافی بالوفیات: 2 / 196 ،طبقات الشافعیۃ للسبکی 3 / 109 - 110 ،البدایۃ والنہایۃ: 11 / 149 ،طبقات القراء للجزری 2 / 97 - 98 ،النجوم الزاہرۃ: 3 / 209 ،طبقات الحفاظ: 310 - 311 ،شذرات الذہب. 2 / 262 - 263 ،الرسالۃ المستطرفۃ: 20 -

اسی طرح امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ''سنن'' میں امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے **13** روایات نقل کی ہیں۔البتہ اہم حقیقت یہ ہے کہ ''صحاح ستہ'' کے مؤلفین میں سے کسی ایک نے بھی امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی روایت نقل نہیں کی۔حالانکہ ابن خزیمہ ''صحاح ستہ'' کے تقریباً تمام مؤلفین کے ہم عصر ہیں۔اسی طرح امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ''صحاح ستہ'' کے مؤلفین میں سے کسی ایک سے بھی کوئی روایت نقل نہیں کی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اہلِ علم کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔وہ اپنا مال و دولت اہلِ علم پر خرچ کرتے تھے' تاکہ طلباء دنیاوی ضروریات سے بے پرواہ ہوکر یکسوئی کے ساتھ علم حاصل کرسکیں۔

اہلِ علم نے امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمتِ شان کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو ''سنن'' سے ابن خزیمہ جتنی واقفیت رکھتا ہو۔روایات کے الفاظ جسے ازبر ہوں اور مستند روایات اور ان کے الفاظ میں نقل ہونے والے اضافے جس کی زبان کی نوک پر ہوں''۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''ابن خزیمہ ثبت تھے۔ان کی نظیر ملنا ناممکن ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے سینکڑوں اساتذہ سے استفادہ کیا' ان کے زیادہ تر اساتذہ وہ ہیں' جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے براہِ راست یا بالواسطہ شاگرد ہیں۔یہی وجہ ہے کہ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا رجحان بھی فقہی مسائل میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے فقہی نظریات کی طرف ہے اور انہوں نے اپنی اس ''صحیح'' میں جابجا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک کی بھرپور طریقے سے تائید کی ہے اور اس کے برخلاف نظریہ رکھنے والے افراد پر تنقید کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کثیر التصانیف بزرگ تھے۔امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق انہوں نے **140** کتابیں یادگار چھوڑی ہیں' لیکن ان میں سے کوئی کتاب ہم تک نقل نہیں ہوسکی۔اس لئے ان کتابوں کے حجم اور موضوع کے بارے میں کچھ کہنا مشکل ہے۔تاہم محققین نے یہ بات بیان کی ہے کہ امام ابن خزیمہ کی یہ کتب باقاعدہ تصانیف اور مختصر اجزاء یعنی رسائل' دونوں شکلوں میں ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی صرف دو تصانیف ہم تک پہنچ سکی ہیں' ایک ''کتاب التوحید'' جس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ دراصل صحیح ابن خزیمہ کا ایک باب ہے اور دوسری ''صحیح ابن خزیمہ' جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے' تاہم یہ کتاب بھی مکمل نہیں ہے۔اس کا کچھ حصہ دستیاب ہوا تھا جسے شائع کردیا گیا۔اس کا تفصیلی تعارف اگلے صفحات میں ہے۔

88 برس کی بھرپور زندگی بسر کرنے کے بعد **2** ذیقعدہ **311** ہجری میں امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا سے رخصت ہوگئے۔

کسی نے آپ کے انتقال پر مرثیہ کہتے ہوئے ان اشعار کی شکل میں آپ کی عظمت کو خراجِ تحسین پیش کیا۔

يَا ابْنَ إِسْحَاقَ قَدْ مَضَيْتَ حَمِيْدًا فَسَقٰى قَبْرَكَ السَّحَابُ الْهَتُوْنُ

مَا تَوَلَّيْتَ ' بَلِ الْعِلْمُ وَلّٰى مَا دَفَنَّاكَ بَلْ هُوَ الْمَدْفُوْنُ

''اے اسحاق کے صاحبزادے! آپ قابلِ تعریف حالت میں دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔برستا ہوا بادل آپ کی قبر کو سیراب کرے۔آپ نے منہ نہیں پھیرا بلکہ علم نے منہ پھیر لیا ہے۔ہم نے آپ کو دفن نہیں کیا' بلکہ وہی (علم) دفن ہوا ہے''۔

صحیح ابن خزیمہ

احادیث مبارکہ کا یہ مقدس مجموعہ جو اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے' یہ خاص و عام میں ''صحیح ابن خزیمہ'' کے نام سے معروف ہے۔

مختلف ابواب کے آغاز میں امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود یہ تصریح کی ہے کہ یہ ان کی مرتب کردہ بڑی ''مسند'' کے اختصار کا اختصار ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ''مختصر المختصر من المسند الصحیح''۔
صحیح ابن خزیمہ نام کا یہ مجموعہ زیادہ تر ''صحیح'' احادیث پر مشتمل ہے۔ تاہم اس میں چند ''ضعیف'' روایات بھی پائی جاتی ہیں۔
صحیح ابن خزیمہ مکمل شکل میں ہمارے سامنے موجود نہیں۔ عالم عرب کے جن بھی اداروں نے اس کتاب کو شائع کیا ہے' انہوں نے اس کا نامکمل حصہ ہی شائع کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی اس صحیح میں کتاب الطہارت' کتاب الصلوٰۃ' کتاب الصیام' کتاب الزکوٰۃ اور کتاب المناسک کے عنوان کے تحت روایات منقول ہیں۔

یعنی یہ تمام روایات طہارت' نماز' روزے' زکوٰۃ اور حج کے بارے میں ہیں' تاہم حج کے بارے میں روایات سے متعلق باب نامکمل ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے جلیل القدر شاگرد امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے بطور خاص علم فقہ میں استفادہ کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس ''صحیح'' میں زیادہ تر مختلف فیہ فقہی مسائل میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کی تائید کرنے کی کوشش کی ہے۔

اور شاید امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کا نتیجہ ہے کہ ابن خزیمہ تراجم ابواب میں احادیث نقل کرتے ہوئے ''مجمل'' اور ''مفصل''، ''خاص'' اور ''عام'' کی بحث چھیڑتے ہیں۔
''صحاح ستہ'' کے مؤلفین میں سے کسی نے بھی یہ اسلوب اختیار نہیں کیا' تاہم ابن خزیمہ کے جلیل القدر شاگرد ابن حبان نے اپنی ''صحیح'' میں کسی حد تک ابن خزیمہ کے اسلوب کی پیروی کی ہے۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ تراجم ابواب میں' فقہی مسائل میں' اپنے نظریاتی مخالفین کو ''تبحر علمی'' سے محروم اور علم حدیث میں

''بصیرت'' سے محروم قرار دیتے نظر آتے ہیں' جس کا بالواسطہ مفہوم یہ ہے کہ وہ خود کو ''متبحر'' اور علم حدیث میں ''زبردست بصیرت'' کا حامل سمجھتے ہیں۔ ان کے تراجم ابواب کا بنظر غائر جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اپنے معاصر روایتی محدثین کی طرح ابن خزیمہ بھی احناف کے فقہی نظریات کے بارے میں تحفظات کا شکار ہیں۔

لیکن ابن خزیمہ کے یہ تحفظات ہمارے زمانے کے نام نہاد متبعین حدیث کی طرح شتر بے مہار نہیں ہیں' بلکہ ابن خزیمہ اپنے تمام تر علم وفضل کے باوجود امام شافعی ﷫ کے وابستہ دامن نظر آتے ہیں۔

ابن خزیمہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے اپنی ''صحیح'' میں روایات کے الفاظ نقل کرتے ہوئے راویوں کے لفظی اختلاف کا اہتمام کے ساتھ ذکر کیا ہے اور بطور خاص ان روایات کے بارے میں زیادہ تحقیقات پیش کی ہیں' جن سے ثابت ہونے والے فقہی مسائل میں امام شافعی ﷫ کا نقطۂ نظر احناف کے مؤقف سے مختلف ہے۔

کئی محققین نے یہ بات بیان کی ہے کہ روایات کی اسناد کی صحت کے اعتبار سے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد تیسرا درجہ ابن خزیمہ کا ہے' لیکن یہ حیران کن بات ہے کہ ابن خزیمہ کو صحاح ستہ کی باقی کتب کی طرح قبولیت عامہ نصیب نہیں ہوسکی' یہاں تک کہ اس کے نسخے دنیا سے ناپید ہوگئے۔ پرانے وقتوں میں جن لوگوں نے حدیث کی مختلف کتابوں سے احادیث لے کر ایک جگہ پر اکٹھی کیں۔ انہوں نے ابن خزیمہ کے حوالے دیئے ہیں' تاہم ابن خزیمہ کی شرح کی شکل میں اس کی کوئی خدمت کی گئی؟ اس بارے میں کوئی معلومات ہم تک نہیں پہنچ سکی ہیں۔

تاہم صحیح ابن خزیمہ علم حدیث کا ایک اہم ماخذ ہے۔

ہمارے سامنے اس کتاب کا جو نسخہ موجود ہے' وہ ''المکتب الاسلامی' بیروت'' سے دو جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

اس نسخے کی تحقیق کی خدمت ڈاکٹر محمد مصطفیٰ اعظمی نے سرانجام دی ہے۔

فاضل محقق نے بعض مقامات پر حواشی بھی تحریر کیے ہیں۔ اور انہوں نے متن میں مذکور احادیث کی فنی حیثیت کی نشاندہی کے لئے شیخ ناصر الدین البانی کی طرف مراجعت کی ہے۔ بعض مقامات پر شیخ البانی کے افادات بھی تحریر کیے گئے ہیں۔

اس نسخے میں مذکور روایات کی تعداد **3079** ہے' تاہم اس میں مکررات شامل ہیں۔

کتاب کے آخر میں بعض مفید فہرستیں بھی شامل اشاعت کی گئی ہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (آغاز کرتا ہوں جو) رحمٰن اور رحیم ہے

اَخْبَرَنَا اِمَامُ الْاَئِمَّةِ فَقِيْهُ الْاٰفَاقِ اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ النَّيْسَابُوْرِيُّ الْحَافِظُ رَحِمَهُ اللّٰهُ، قَالَ:

(صحیح ابن خزیمہ کے ناقل کہتے ہیں:) ائمہ کے امام' آفاق کے فقیہ' ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری (جو) حافظ (الحدیث ہیں) اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے' نے ہمیں خبر دی' (وہ) فرماتے ہیں:

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کے بارے میں روایات[1]

مُخْتَصَرُ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ الصَّحِيْحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلًا اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ قَطْعٍ فِيْ اَثْنَاءِ الْاِسْنَادِ وَلَا جَرْحٍ فِيْ نَاقِلِي الْاَخْبَارِ الَّتِيْ نَذْكُرُهَا بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول مستند (روایات پر مشتمل) "مسند" کے اختصار کا "مختصر" ہے۔ جو عادل راویوں نے عادل راویوں کے حوالے سے نقل کی ہیں' ان کی سند نبی اکرم ﷺ تک متصل ہے' اور سند کے درمیان کوئی انقطاع نہیں ہے' اور اللہ کے حکم سے ہم جو روایات ذکر کریں گے' ان روایات کو نقل کرنے والوں کے بارے میں کوئی جرح نہیں کی گئی۔

---

[1] امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی "صحیح" کا آغاز "کتاب الوضو" سے کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام کی بنیادی تعلیمات میں کلمۂ شہادت پڑھ لینے کے بعد سب سے اہم فرض نماز ہے اور نماز کے لئے کچھ چیزیں شرط کی حیثیت رکھتی ہیں' جن میں سے سب سے اہم چیز طہارت ہے۔ لفظ طہارت کا لغوی معنی کسی چیز کو پاک و صاف کرنا ہے۔ اور شرعی اصطلاح میں اس سے مراد نجاست کو ختم کرنا ہے۔

نجاست کی دو قسمیں ہیں: ایک حقیقی نجاست۔ یعنی جسے ظاہری طور پر شریعت نے ناپاک قرار دیا ہو اور دوسرا حکمی نجاست جسے حدث بھی کہا جاتا ہے۔ حکمی نجاست سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز اپنے وجود کے اعتبار سے ناپاک نہیں ہے لیکن شریعت نے مخصوص پہلو کے اعتبار سے اسے ناپاک قرار دیا ہے۔ حدث کی دو قسمیں ہیں: حدث اصغر یعنی بے وضو ہونا اور دوسری قسم حدث اکبر یعنی جس صورت میں غسل کرنا لازم ہوتا ہے۔

حدث اصغر کو ختم کرنے کا طریقہ وضو کرنا ہے۔ وضو کا لغوی معنی کسی چیز کا اچھا اور صاف ہونا ہے' اگر لفظ وضو میں "واؤ" پر پیش پڑھی جائے تو اس سے مراد وضو کرنا ہے اور اگر "واؤ" پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ پانی ہے' جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے۔

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں: (I) پورا چہرہ دھونا (II) دونوں بازو کہنیوں تک دھونا (III) ایک تہائی سر کا مسح کرنا (IV) دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھونا۔

یاد رہے کہ وضو میں عبادت کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے' یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے متعدد مواقع پر وضو کے متعدد فضائل بیان کئے ہیں' جن کا تذکرہ مختلف احادیث میں مذکور ہے' جن میں چند ایک احادیث امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں نقل کی ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الثَّابِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ اِتْمَامَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب 1: نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر (منقول) اس حدیث کا تذکرہ کہ وضو کو مکمل کرنا اسلام (کی بنیادی تعلیمات) میں سے ایک ہے

1 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ يَعْقُوْبَ يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحِ الْهَاشِمِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ: قُلْتُ: - يَعْنِيْ - لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنَّ اَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ اَنْ لَيْسَ قَدَرٌ قَالَ: هَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ اَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاَبْلِغْهُمْ عَنِّيْ اِذَا لَقِيتَهُمْ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَبْرَاُ اِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ، وَاَنْتُمْ بُرَآءُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُنَاسٍ، اِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ سَحْنَاءُ سَفَرٍ، وَلَيْسَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطّٰى حَتّٰى وَرَدَ، فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: الْإِسْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَاَنْ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَعْتَمِرَ، وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاَنْ تُتِمَّ الْوُضُوْءَ، وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ . قَالَ: فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: صَدَقْتَ

توضیحِ روایت: وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِي السُّؤَالِ عَنِ الْاِيْمَانِ وَالْاِحْسَانِ وَالسَّاعَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابو یعقوب یوسف بن واضح ہاشمی-- معتمر بن سلیمان-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ اس بات کے قائل ہیں' تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا ان میں سے کوئی بھی شخص ہمارے پاس موجود ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم میری طرف سے ان تک یہ بات پہنچا دینا' جب بھی تمہاری ان سے ملاقات ہو کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ

حدیث 1: صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب معرفة الایمان' رقم الحدیث: 34 الجامع للترمذی' ابو اب الایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی وصف جبریل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: 2598 سنن ابی داؤد' کتاب السنة' باب فی القدر' رقم الحدیث: 4096 سنن ابن ماجہ' المقدمة' باب فی الایمان' رقم الحدیث: 62' صحیح ابن حبان' کتاب الایمان' باب فرض الایمان' ذکر الاخبار عن وصف الاسلام' رقم الحدیث: 168 'السنن الصغریٰ' کتاب الایمان وشرائعه' باب نعت الاسلام' رقم الحدیث: 4928 'سنن الدارقطنی' کتاب الحج' باب المواقیت' رقم الحدیث: 2370' مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرین بالجنة' اول مسند عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: 184 'مسند الطیالسی' ما رواہ عنه عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: 20 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روی یحیی بن یعمر' رقم الحدیث: 179 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' رقم الحدیث: 5295

ہیں عبداللہ بن عمر تم سے لاتعلق ہونے کا اظہار کرتا ہے اور تم لوگوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ہم کچھ لوگوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا' جس پر سفر کے نشانات نہیں تھے' اور وہ شہر سے تعلق بھی نہیں رکھتا تھا۔ وہ لوگوں کو پھلانگتا ہوا آگے آگیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکے بیٹھ گیا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! اسلام کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور بیشک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور تم نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور تم بیت اللہ کا حج کرو اور عمرہ کرو اور تم غسل جنابت کرو اور تم وضو کو مکمل کرو اور تم رمضان کے روزے رکھو' اس نے دریافت کیا: اگر میں ایسا کرلوں گا' تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جو ایمان' احسان اور قیامت کے بارے میں سوالات کے بارے میں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ فَضَائِلِ الْوُضُوْءِ يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةٌ مَّكْتُوْبَةٌ

باب 2: ایسے وضو کے فضائل کا تذکرہ' جس کے بعد فرض نماز ادا کی جائے

2 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ، وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، ثَنَا

حدیث 2: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب : الوضوء ثلاثا ثلاثا' رقم الحدیث: **157** 'صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب صفة الوضوء وكماله' رقم الحدیث: **357** 'صحیح ابن حبان' کتاب البر والاحسان' باب ما جاء فی الطاعات وثوابها' ذکر الزجر عن الاغترار بالفضائل التی رویت للمرء علی الطاعات' رقم الحدیث: **361** 'المستدرك علی الصحیحین للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث يحيى بن سليم' رقم الحديث: **477** 'موطا مالك' كتاب الطهارة' باب جامع الوضوء' رقم الحديث: **58** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب الوضوء ثلاثا' رقم الحديث: **730** 'سنن ابی داؤد' كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبی صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **97** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ثواب الطهور' رقم الحديث: **283** 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' المضمضة والاستنشاق' رقم الحديث: **83** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب ما يكفر الوضوء والصلاة' رقم الحديث: **135** 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الطهارات' فی الوضوء كم هو مرة' رقم الحديث: **55** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' غسل الكفين قبل الوضوء والمضمضة والاستنشاق باليمنى منهما' رقم الحديث: **89** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **2095** ' سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **231** 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة" مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه' رقم الحديث: **413** 'مسند الطيالسي' احاديث عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امية بن عبد' رقم الحديث: **75** 'مسند الحميدي' احاديث عثمان بن عفان رضى الله عنه' رقم الحديث: **37** 'مسند عبد بن حميد' مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه' رقم الحديث: **63** ' البحر الزخار مسند البزار' مسلم بن يسار' رقم الحديث: **399** ' مسند ابی يعلى الموصلي' مسند طلحة بن عبيد الله' رقم الحديث: **608**' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه القاسم' رقم الحديث: **756**

اَبُوْ اُسَامَةَ، وَثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ اَنَّهُ اَخْبَرَ قَالَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ عَلَى الْبَلَاطِ، فَقَالَ: اُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، وَصَلّٰى، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید قطان -- محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ہشام بن عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی -- حمران بن ابان بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور ''بلاط'' میں وضو کیا۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز ادا کرے تو اس شخص کے اس نماز اور دوسری نماز کے درمیانی گناہ بخش دیے جاتے ہیں''۔

یہ الفاظ یحییٰ بن سعید نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ فَضْلِ الْوُضُوْءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يَكُوْنُ بَعْدَهُ صَلَاةُ تَطَوُّعٍ، لَا يُحَدِّثُ الْمُصَلِّيْ فِيْهَا نَفْسَهُ

باب 3: تین، تین مرتبہ وضو کرنے کی فضیلت کا تذکرہ جس کے بعد نفل نماز ادا کی جائے جس کے دوران آدمی اپنے خیالوں میں گم نہ ہو

3 - سند حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ ابْنَ وَهْبٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيْدَ اللَّيْثِيَّ اَخْبَرَهُ، اَنَّ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ اَخْبَرَهُ،

متن حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوْءٍ، فَتَوَضَّاَ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: "وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ هَذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ"

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں)--یونس بن عبدالاعلی صدفی--ابن وہب--یونس--ابن شہاب زہری--محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم--ابن وہب--یونس--ابن شہاب زہری--عطاء بن یزید لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں)--حمران (جو حضرت عثمان غنی کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں۔

ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ انہوں نے وضو کیا۔ انہوں نے دونوں ہتھیلیاں تین مرتبہ دھوئیں پھر ناک صاف کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں ہاتھ کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں ہاتھ کو اسی طرح دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر پر مسح کیا' پھر انہوں نے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا' پھر یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرلے اور پھر اٹھ کر دو رکعت نماز ادا کرے جن کے درمیان وہ اپنے خیالوں میں گم نہ رہے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

ابن شہاب کہتے ہیں: ہمارے علماء نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ سب سے کامل ترین وضو ہے' جسے کوئی شخص نماز کے لئے کرتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا بِالْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ صَلَاةٍ تَكُونُ بَعْدَهُ

باب 4: وضو کی وجہ سے گناہوں کے ختم ہونے کا تذکرہ۔ اس کے بعد کسی نماز کے تذکرے کے بغیر

4 - سندِ حدیث: ثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ

حديث **4**:صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب خروج الخطايا مع ماء الوضوء' رقم الحديث:**386** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في فضل الطهور' رقم الحديث:**2** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء' رقم الحديث:**752** 'موطا مالك' كتاب الطهارة' باب جامع الوضوء' رقم الحديث:**60** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء' ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضء نقيا من ذنوبه بعد فراغه' رقم الحديث:**1045** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب ما يذهب الوضوء من الخطايا' رقم الحديث:**155** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة' رقم الحديث:**123** 'مسند احمد بن حنبل - مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث:**7834**

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبد الاعلیٰ صدفی --ابن وہب --امام مالک --سہیل بن ابوصالح --اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی مسلمان بندہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مومن بندہ وضو کرتا ہے' اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' جس کی طرف اس نے اپنی آنکھوں کے ذریعے دیکھا تھا- یہ پانی کے ذریعے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں سے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' جنہیں اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے پکڑا تھا- یہ پانی کے ساتھ نکلتے ہیں' پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکلتے ہیں' پھر جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے' تو اس کے وہ تمام گناہ نکل جاتے ہیں' جن کی طرف وہ پاؤں کے ذریعے چل کے گیا تھا- یہ پانی کے ذریعے نکلتے ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکلتے ہیں' یہاں تک کہ وہ شخص گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے-

بَابُ ذِكْرِ حَطِّ الْخَطَايَا، وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَإِعْطَاءِ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ أَجْرَ الْمُرَابِطِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب 5: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنے کے نتیجے میں گناہوں کے ختم ہونے اور جنت میں درجات بلند ہونے کا تذکرہ

اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو اللہ کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے والے کا سا اجر ملنے کا تذکرہ

5 -سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا الْعَلَاءُ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمْ

حديث **5**:موطا مالك' كتاب قصر الصلاة في السفر' باب انتظار الصلاة والمشي اليها' رقم الحديث: **389** 'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب فضل اسباغ الوضوء على المكاره' رقم الحديث: **395** ' السنن الصغرٰى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب الفضل في ذلك' رقم الحديث: **143** ' صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء' ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات باسباغ الوضوء على المكاره' رقم الحديث: **1043** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب شهود الجماعة' رقم الحديث: **1923** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الطهارة' الفضل في ذلك' رقم الحديث: **136** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7050**

الرِّبَاطُ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ لَفْظًا وَّاحِدًا، غَيْرَ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ قَالَ: فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ مَرَّةً،

توضیح روایت: وَقَالَ يُوْنُسُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا، وَلَمْ يَقُلْ: قَالُوْا: بَلٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر -- علاء -- ابن عبدالرحمٰن -- بشر بن معاذ عقدی -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- علاء -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس کے ذریعے درجات کو بلند کرتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ یہی ''رباط'' ہے یہی ''رباط'' ہے۔

روایت کے الفاظ ایک سے ہیں' تاہم علی بن حجر نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ یہی ''رباط'' ہے یعنی یہ الفاظ ایک مرتبہ ہیں۔

یونس نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کیا میں تمہیں اس چیز کی خبر نہ دوں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس روایت میں یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں!''

بَابُ ذِكْرِ عَلَامَةِ اُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْنَ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ بِآثَارِ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَامَةً يُعْرَفُوْنَ بِهَا فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ

باب 6: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ اُمت جسے اللہ تعالیٰ نے سب سے بہترین اُمت قرار دیا ہے

جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہے۔ قیامت کے دن وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی مخصوص علامت کا تذکرہ۔ ایک ایسی علامت کہ اس کی وجہ سے اس دن وہ لوگ پہچانے جائیں گے۔

6 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ حَدَّثَهٗ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ

حديث **6**:موطا مالك' كتاب الطهارة' باب جامع الوضوء' رقم الحديث: **57** 'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب استحباب اطالة الغرة والتحجيل في الوضوء' رقم الحديث: **393** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب فضل الوضوء' ذكر البيان بأن امة المصطفى صلى الله عليه وسلم تعرف في' رقم الحديث: **1051** 'سنن ابن ماجه' كتاب الزهد' باب ذكر الحوض' رقم الحديث: **4305** 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' حلية الوضوء' رقم الحديث: **150** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' حلية الوضوء' رقم الحديث: **140** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن ابى معمر . عن ابن' رقم الحديث: **3208** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث: **7809** 'مسند ابى يعلى الموصلي' شهر بن حوشب' رقم الحديث: **6368**

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى قَالَ: حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَقْبَرَةِ فَسَلَّمَ عَلٰى اَهْلِهَا وَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ اَهْلَ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ، وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُ اَنَّا قَدْ رَاَيْنَا اِخْوَانَنَا . قَالُوْا: اَوَلَسْنَا بِاِخْوَانِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ، وَاِخْوَانِیْ قَوْمٌ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ، وَاَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ . قَالُوْا: وَكَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَیْ خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ، اَلَا لَيُذَادَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِیْ كَمَا يُذَادُ الْبَعِيْرُ الضَّالُّ، اُنَادِيْهِمْ اَلَا هَلُمَّ، فَيُقَالُ: اِنَّهُمْ قَدْ اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ، وَاَقُوْلُ سُحْقًا، سُحْقًا

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر -- علاء -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک بن انس نے انہیں حدیث بیان کی -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- علاء -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- علاء -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- روح بن قاسم -- علاء بن عبدالرحمٰن -- بن یعقوب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی کریم قبرستان تشریف لے گئے۔ آپ نے اہل قبرستان کو سلام کیا اور یہ پڑھا۔

''تم پر سلام ہو! اے اہل ایمان کی بستی کے رہنے والو! بیشک ہم بھی تم سے آملیں گے اگر اللہ نے چاہا (پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) کہ میری یہ آرزو تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو بھی دیکھ لیتا' لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو میرے بھائی وہ لوگ ہیں۔ جو ابھی آئے نہیں ہیں اور میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کی امت کے وہ افراد جو ابھی آئے ہی نہیں ہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے؟ اگر کسی شخص کا ایسا سیاہ گھوڑا ہو' جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں پر سفید نشان ہوں' وہ شخص اسے سیاہ گھوڑوں کے درمیان پہچان نہیں لے گا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر جب وہ لوگ آئیں گے' تو وضو کے نشانات کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔ خبردار! ایسا نہ ہو کہ میرے

حوض سے کچھ لوگوں کو پیچھے کر دیا جائے۔ یوں جیسے گمشدہ اونٹ کو پیچھے کر دیا جاتا ہے تو میں انہیں پکاروں گا: آگے آؤ! تو یہ کہا جائے گا: ان لوگوں نے آپ کے بعد نئی چیزیں ایجاد کر لی تھیں تو میں انہیں کہوں گا: پیچھے ہو جاؤ! پرے ہو جاؤ، پرے ہو جاؤ۔

روایت کے یہ الفاظ ابن علیہ نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَطْوِيلِ التَّحْجِيلِ بِغَسْلِ الْعَضُدَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

اِذِ الْحِلْيَةُ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7: وضو کے دوران دونوں بازوؤں کو زیادہ سے زیادہ دھونا مستحب ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے حکم سے یہ بات ثابت ہے کہ قیامت کے دن وضو کے مقام تک (جنت کا) زیور پہنچے گا

7- سندِ حدیث: ثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ الصَّيْرَفِيُّ الْكُوفِيُّ، ثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ يَبْلُغُ بِالْوُضُوْءِ قَرِيبًا مِنْ اِبْطِهِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الطُّهُوْرِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن یوسف صیرفی کوفی -- ابن ادریس -- ابو مالک اشجعی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- ابو حازم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی بغلوں تک بازوؤں کو دھویا تو میں نے ان سے (اس کا سبب) دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

"(جنت میں) زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کیا جاتا تھا"۔

بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 8: وضو کے بغیر نماز کی قبولیت کی نفی جو ایک ایسی روایت کے ذریعے (منقول) ہے جو "مجمل" ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی

8- سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالُوْا جَمِيْعًا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ - وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ - عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

حدیث 7: صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء' رقم الحديث: 394 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' حلية الوضوء' رقم الحديث: 149 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' حلية الوضوء' رقم الحديث: 139 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث: 8659

متن حدیث: مَرِضَ ابْنُ عُمَرَ فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَابْنُ عُمَرَ سَاكِتٌ فَقَالَ: اَمَا اِنِّي لَسْتُ بِاَغَشِّهِمْ، وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--محمد بن جعفر--حسین بن محمد ذارع--یزید بن زریع--یحییٰ بن حکیم--ابوداؤد--شعبہ--سماک بن حرب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیمار ہو گئے (عیادت کے لئے آنے والوں نے) ان کی تعریف کرنا شروع کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خاموش رہے، پھر انہوں نے فرمایا: میں ان لوگوں کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار ہونے والا نہیں ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت (یا حرام) مال میں سے صدقے کو قبول نہیں کرتا''۔

9-سندِ حدیث: ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ مُحَمَّدٍ الْقَزَّازُ الْفَارِسِيُّ سَكَنَ بَغْدَادَ بِخَبَرٍ غَرِيْبِ الْاِسْنَادِ قَالَ: ثَنَا غَسَّانُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ اِلَّا بِطُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--حسن بن سعید ابو محمد قزاز فارسی--غسان بن عبید موصلی--عکرمہ بن عمار--یحییٰ بن ابو کثیر--ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی اور خیانت (یا حرام) مال میں سے صدقہ قبول نہیں ہوتا۔

10-سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ كَثِيْرٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الْوَلِيْدِ وَهُوَ ابْنُ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُوْلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ابوعمار حسن بن حریث--عبدالعزیز بن ابوحازم--کثیر بن یزید--ولید بن رباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث**8**: صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب وجوب الطهارة للصلاة' رقم الحديث: **355** 'الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء لا تقبل صلاة بغير طهور' رقم الحديث: **1** 'سنن ابن ماجة' كتاب الطهارة وسننها' باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور' رقم الحديث: **270** 'صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب صدقة التطوع' ذكر نفي قبول الصدقة عن المرء اذا كانت من الغلول' رقم الحديث: **3425** 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الطهارات' من قال لا تقبل صلاة الا بطهور' رقم الحديث: **26** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضی الله عنهما' رقم الحديث: **4581** 'مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلی الله عليه وسلم' رقم الحديث: **2784**

''اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر نماز کو قبول نہیں کرتا اور خیانت (یا حرام) مال میں سے صدقہ قبول نہیں کرتا''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِىْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَفٰى قَبُوْلَ الصَّلَاةِ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّءِ الْمُحْدِثِ الَّذِىْ قَدْ اَحْدَثَ حَدَثًا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ، لَا كُلِّ قَائِمٍ اِلَى الصَّلَاةِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُحْدِثٍ حَدَثًا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

باب 9: میری ذکر کردہ روایت کے ''مجمل'' الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے بے وضو شخص کی نماز کے قبول ہونے کی نفی کی ہے' جسے ایسا حدث لاحق ہوا ہو' جو وضو کو واجب کر دیتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ہر نماز پڑھنے والے کی (نماز قبول ہونے کی نفی نہیں کی ہے) کہ اگرچہ اسے وضو کو واجب کرنے والا حدث لاحق نہ ہوا ہو۔

11 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، وَعَمِّىْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ خُزَيْمَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم اور میرے چچا اسماعیل بن خزیمہ -- عبدالرزاق -- معمر -- ہمام بن منبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص بے وضو ہو جائے' تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوگی' جب تک وہ وضو نہیں کرتا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ

اِنَّمَا اَوْجَبَ الْوُضُوْءَ عَلٰى بَعْضِ الْقَائِمِيْنَ اِلَى الصَّلَاةِ لَا عَلٰى كُلِّ قَائِمٍ اِلَى الصَّلَاةِ فِىْ قَوْلِهٖ: (يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ) (المائدة: 6) الْاٰيَةَ، اِذِ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا وَلّٰى نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيَانَ مَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ خَاصًّا وَّعَامًّا، فَبَيَّنَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسُنَّتِهٖ اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْوُضُوْءِ بَعْضَ الْقَائِمِيْنَ اِلَى الصَّلَاةِ، لَا كُلَّهُمْ، كَمَا بَيَّنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: (خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً) (التوبة: 103) بَعْضَ الْاَمْوَالِ لَا كُلَّهَا، وَكَمَا بَيَّنَ بِقِسْمَةِ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِىْ هَاشِمٍ، وَبَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّ اللّٰهَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: (ذِى الْقُرْبٰى) (النساء: 36) بَعْضَ قَرَابَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دُوْنَ جَمِيْعِهِمْ، وَكَمَا بَيَّنَ اَنَّ اللّٰهَ اَرَادَ بِقَوْلِهٖ:

(وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38) بَعْضَ السُّرَّاقِ دُوْنَ جَمِيْعِهِمْ، اِذْ سَارِقُ دِرْهَمٍ فَمَا دُوْنَهُ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ سَارِقٍ، فَبَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِ: اَلْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا، اَنَّ اللّٰهَ اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَ السُّرَّاقِ دُوْنَ بَعْضٍ بِقَوْلِهِ: (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا) (المائدة: 38) اَلْآيَةَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ) (النحل: 44)

باب 10: اس دلیل کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے نماز کی طرف کھڑے ہونے والے بعض افراد کے لیے وضو کو واجب قرار دیا ہے' نماز کی طرف کھڑے ہونے والے تمام افراد کے لیے واجب قرار نہیں دیا ہے

یعنی اپنے اس فرمان میں۔

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو دھولو''۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو اس بات کی وضاحت کرنے کا ذمہ دار بنایا ہے کہ اس نے اس نبی علیہ السلام پر جو نازل کیا ہے' اس کے خاص اور عام کو بیان کریں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت کے ذریعے یہ بات بیان کی ہے: یہاں نماز کے لئے کھڑے ہونے والے بعض افراد کو وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے' تمام افراد مراد نہیں ہیں' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسے فرمان سے مراد لیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''تم ان کے اموال میں سے صدقہ وصول کرو''۔

تو اس سے ''بعض اموال'' مراد ہیں ''تمام اموال'' نہیں ہیں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی تقسیم کے بارے میں فرمایا ہے کہ ''یہ ذوی القربیٰ کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب میں تقسیم کیا جائے گا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان

''اور قریبی رشتے داروں میں''

سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ''بعض قریبی رشتے دار'' مراد لیے ہیں۔ تمام قریبی رشتے دار مراد نہیں ہیں۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان کی ہے۔

''چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت کے ہاتھوں کو کاٹ دو''۔

تو اس سے مراد بعض قسم کے چور ہیں' تمام مراد نہیں ہیں' کیونکہ ایک درہم یا اس سے کم کی چوری کرنے والے پر لفظ سارق (چور) کا اطلاق نہیں ہوتا۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فرمان میں یہ بات بیان کر دی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

''ایک چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ (قیمتی چیز والی چوری پر) ہاتھ کاٹا جائے گا''۔

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان سے ''بعض چور'' مراد لئے تمام چور مراد نہیں لئے ہیں۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

''چوری کرنے والا مرد اور چوری کرنے والی عورت تم ان کے ہاتھ کاٹ دو''۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے یہ فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہاری طرف ذکر کو نازل کیا ہے' تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس چیز کو بیان کر دو' جو ان کی طرف نازل کی گئی ہے''۔

12 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِى ابْنَ مَهْدِيٍّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، وَصَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ: اِنِّىْ عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ

هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید--سفیان-- ابوموسیٰ --عبدالرحمٰن بن مہدی --سفیان-- علقمہ بن مرثد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے وقت وضو کرتے تھے' فتح مکہ کے موقع پر آپ نے وضو کرتے ہوئے' موزوں پر مسح کر لیا' اور ایک ہی وضو کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے ایک ایسا عمل کیا ہے' جو پہلے کبھی نہیں کیا (تھا)' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

حدیث **12**: صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد' رقم الحديث: **441** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء انه يصلى الصلوات بوضوء واحد' رقم الحديث: **58** سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب الرجل يصل الصلوات بوضوء واحد' رقم الحديث: **149** 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' الوضوء لكل صلاة' رقم الحديث: **133** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب اذا قمتم الى الصلاة' رقم الحديث: **696** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب شروط الصلاة' ذكر السبب الذى من اجله فعل صلى الله عليه وسلم ما' رقم الحديث: **1729** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب هل يتوضا لكل صلاة ام لا ؟' رقم الحديث: **158** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في المسح على الخفين' رقم الحديث: **1841** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' الوضوء لكل صلاة' رقم الحديث: **131** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الوضوء هل يجب لكل صلاة ام لا ؟' رقم الحديث: **150** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث بريدة الاسلمي' رقم الحديث: **22383** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' رقم الحديث: **4127**

روایت کے یہ الفاظ عبدالرحمٰن بن مہدی کے نقل کردہ ہیں۔

13 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ - بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَإِنَّهُ شُغِلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حسین الدرہمی- بخبر غریب غریب- وہ کہتے ہیں: --معتمر--سفیان ثوری--محارب بن دثار--ابن بریدہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے (از سرِ نو) ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے دن معاملہ مختلف ہوا چونکہ آپ مصروف رہے۔ اس لئے آپ نے ایک ہی وضو سے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں۔

14 - سندِ حدیث: ثَنَا أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْ هَذَا الْخَبَرَ عَنِ الثَّوْرِيِّ أَحَدٌ نَعْلَمُهُ غَيْرُ الْمُعْتَمِرِ، وَوَكِيعٍ وَرَوَاهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرُهُمَا، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنْ كَانَ الْمُعْتَمِرُ، وَوَكِيعٌ مَعَ جَلَالَتِهِمَا حَفِظَا هَذَا الْإِسْنَادَ وَاتِّصَالَهُ فَهُوَ خَبَرٌ غَرِيبٌ غَرِيبٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوعمار--وکیع بن جراح--سفیان--محارب بن دثار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے (از سرِ نو) وضو کرتے تھے جب فتح مکہ کا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ساتھ تمام نمازیں ادا کیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ثوری کے حوالے سے ہمارے علم کے مطابق معتمر اور وکیع کے علاوہ اور کسی نے اس روایت کی سند بیان نہیں کی ہے ثوری کے شاگردوں نے اور ان دونوں حضرات کے علاوہ دیگر حضرات نے یہ روایت سفیان کے حوالے سے محارب کے حوالے سے سلیمان بن بریدہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

معتمر اور وکیع اپنی جلالت علمی کے باوجود اگر اس کی سند اور اس کے اتصال کو یاد رکھے ہوئے تھے تو یہ روایت انتہائی ''غریب'' ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ

باب 11: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو صرف ''حدث'' لاحق ہونے کی صورت میں لازم ہوتا ہے

15 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الْبَغْدَادِيَّانِ قَالَا: ثَنَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، ثَنَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ الْاَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الْمَازِنِيُّ مَازِنُ بَنِي النَّجَّارِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لَهُ: اَرَاَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ هُوَ؟ قَالَ: حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلَ حَدَّثَهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَمَرَ بِالْوُضُوْءِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَفَعَلَهٗ حَتّٰى مَاتَ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، غَيْرَ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ قَالَ: وَكَانَ يَفْعَلُهٗ حَتّٰى مَاتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن منصور ابوجعفر اور محمد بن شوکر بن رافع بغدادی-- یعقوب بن ابراہیم بن سعد-- اپنے والد-- ابن اسحاق-- محمد بن یحییٰ بن حبان الانصاری-- عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ-- احمد بن خالد الوہبی-- محمد بن اسحاق-- محمد بن یحییٰ بن حبان کے حوالے سے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: میں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے دریافت کیا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہر نماز کے لئے وضو کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ وہ وضو کی حالت میں ہوں یا بے وضو ہوں (ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے؟) اس کی دلیل کیا ہے تو انہوں نے بتایا: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا نے انہیں (یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بات بتائی تھی کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے انہیں (یعنی سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا کو) یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا' خواہ آپ وضو کی حالت میں ہوں' یا وضو کی حالت میں نہ ہوں' جب یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشقت کا باعث بنی تو آپ کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیا گیا' پھر آپ سے وضو کے حکم کو اٹھا دیا گیا' البتہ بے وضو حالت میں (وضو کرنا لازم ہوگا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ کیونکہ وہ ایسا کرنے کی قوت رکھتے ہیں' اس لئے انہیں ایسا کرنا چاہئے' تو وہ مرتے دم تک اس پر عمل کرتے رہے۔

روایت کے یہ الفاظ یعقوب بن ابراہیم کے نقل کردہ ہیں۔ البتہ محمد بن منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''وہ ایسا کرتے رہے یہاں تک کہ ان کا انتقال ہو گیا''۔

بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى طُهْرٍ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ كَانَ مِمَّا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

باب 17: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ جبکہ آپ پہلے سے باوضو حالت میں نہ ہوں اور آپ کو حدث لاحق نہ ہوا ہو جو وضو کو واجب کر دیتا ہے

16 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيًّا صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَلَسَ فِي الرَّحْبَةِ فِي حَوَائِجِ النَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ دَعَا بِتَوْرٍ مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَ بِهِ ذِرَاعَيْهِ وَوَجْهَهُ وَرَأْسَهُ وَرِجْلَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وُضُوْئِهِ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ أَنْ يَشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ، إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ.

توضیحِ روایت: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَاهُ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ، ثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--عبدالملک بن میسرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:-

ایک مرتبہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی اور پھر وہ لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کھلے میدان میں بیٹھ گئے' جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو انہوں نے پانی کا برتن منگوایا۔ اس کے ذریعے اپنی دونوں کلائیاں اپنے چہرے اپنے سر اور دونوں پاؤں کا مسح کیا' پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی لیا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: کچھ

حدیث16: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان' رقم الحديث: 47 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 101 'السنن الصغرٰى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب غسل الوجه' رقم الحديث: 91 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب في المضمضة' رقم الحديث: 736 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب فرض الوضوء' ذكر العلة التي من اجلها كان يمسح علي بن ابي طالب' رقم الحديث: 1063

لوگ کھڑے ہو کر پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا کیا ہے' جس طرح میں نے کیا ہے۔ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی:

''یہ اس شخص کا وضو ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو''۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے' جیسے میں نے کیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

''یہ اس شخص کا وضو ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''یہ اس شخص کا وضو ہے' جسے حدث لاحق نہ ہوا ہو''۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

جَمَاعُ اَبْوَابِ الْاَحْدَاثِ الْمُوْجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ

ابواب کا مجموعہ: وضو کو واجب کرنے والے احداث [1]

بَابُ ذِكْرِ وُجُوبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالنَّوْمِ

1. یہاں امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ ان احداث کا تذکرہ کر رہے ہیں' جن کے لاحق ہونے کی صورت میں وضو کرنا واجب ہو جاتا ہے' دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ احداث وضو کو توڑ دیتے ہیں' اسی لئے انہیں نواقض وضو کہا جاتا ہے۔ فقہاء کے نزدیک نواقض وضو 12 ہیں:

(i) پیشاب یا خانہ کے مقام سے خارج ہونے والی چیز خواہ وہ عام طور پر اس سے مقام سے خارج ہوتی ہو' جیسے پیشاب' پاخانہ' ہوا' ودی' مذی یا وہ چیز عام طور پر اس سے مقام سے خارج نہ ہوتی ہو' جیسے کیڑا یا کنکری یا خون

(ii) (عورت کے ہاں) بچے کی پیدائش جبکہ اس کے ہمراہ خون خارج نہ ہوا ہو۔

(iii) پیشاب یا پاخانہ کے علاوہ جسم سے کسی چیز کا باہر نکلنا جیسے خون' پیپ وغیرہ تاہم احناف کے نزدیک اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وہ اس جگہ سے بہہ جائیں جس جگہ کو پاک رکھنے کا حکم ہے اور اس سے مراد ظاہری جسم ہے۔

(iv) قے کرنا' احناف اور حنابلہ کے نزدیک قے ناقض وضو ہے' البتہ احناف کے نزدیک اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ وہ منہ بھر کے آئے۔ یعنی اسے انتہائی کوشش کے بغیر روکنا ممکن نہ ہو۔

(v) کسی نشہ آور چیز کے استعمال' بیہوشی' جنون' پاگل پن' مرگی یا نیند کی وجہ سے عقل کا (عارضی طور پر) زائل ہو جانا۔

(vi) عورت کو چھو لینا' احناف کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے: عورت کے ساتھ مباشرت فاحشہ کی جائے' جبکہ حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک عورت کو چھونا' اس وقت ناقض وضو شمار ہوگا' جب لذت یا شہوت کے ساتھ عورت کو چھوا جائے' جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں' مطلق طور پر مرد کا عورت کو کسی حائل چیز کے بغیر چھو لینا ناقض وضو ہے۔

(vii) شرمگاہ کو چھو لینا' احناف کے نزدیک شرمگاہ کو چھونا ناقض وضو نہیں ہے' جبکہ دیگر تمام فقہاء کے نزدیک یہ ناقض وضو ہے۔

(viii) نماز کے دوران قہقہہ لگانا۔ یہ صرف احناف کے نزدیک ناقض وضو ہے' دیگر فقہاء اسے ناقض وضو تسلیم نہیں کرتے۔ احناف کے نزدیک بھی اس کے ناقض وضو ہونے کے لئے یہ بات شرط ہے کہ نمازی بالغ ہو' اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ اس نے جان بوجھ کر یہ قہقہہ لگایا ہو یا بھول کر ایسا کیا ہو' اور یہ حکم دراصل نمازی کے لئے سزا ہے

(ix) اونٹ کا گوشت کھانا' یہ صرف حنابلہ کے نزدیک ناقض وضو ہے۔

(x) اکثر حنابلہ کے نزدیک میت کو غسل دینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ تاہم اکثر فقہاء کے نزدیک میت کو غسل دینے سے وضو نہیں ٹوٹتا' اور اس بارے میں کوئی شرعی نص منقول نہیں ہے۔

(xi) مالکیہ اس بات کے قائل ہیں' اگر آدمی کو حدث کے بارے میں شک ہو جائے تو پھر وضو کرنا لازم ہو جاتا ہے' جبکہ جمہور کے نزدیک حدث کے بارے میں شک ہونا' ناقض وضو نہیں ہے۔

(xii) حنابلہ اس بات کے قائل ہیں ہر وہ چیز جو غسل کو واجب کرتی ہے وہ ناقض وضو ہے۔ البتہ موت کا حکم مختلف ہے' کیونکہ میت کو غسل دینا لازم ہوتا ہے' لیکن اسے وضو کروانا لازم نہیں ہوتا۔

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ يُوْجِبُ الْفَرْضَ فِيْ كِتَابِهٖ بِمَعْنًى، وَيُوْجِبُ ذٰلِكَ الْفَرْضَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الْمَعْنٰى عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا دَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ يُوْجِبُهُ الْغَائِطُ وَمُلَامَسَةُ النِّسَاءِ، لِاَنَّهٗ اَمَرَ بِالتَّيَمُّمِ لِلْمَرِيْضِ، وَفِي السَّفَرِ عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ، مِنَ الْغَائِطِ وَمُلَامَسَةِ النِّسَاءِ، فَدَلَّ الْكِتَابُ عَلٰى اَنَّ الصَّحِيْحَ الْوَاجِدَ لِلْمَاءِ عَلَيْهِ مِنَ الْغَائِطِ وَمُلَامَسَةِ النِّسَاءِ بِالْوُضُوْءِ، اِذِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ اِنَّمَا جُعِلَ بَدَلًا مِنَ الْوُضُوْءِ لِلْمَرِيْضِ وَالْمُسَافِرِ عِنْدَ الْعَوَزِ لِلْمَاءِ، وَالنَّبِيُّ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الْوُضُوْءَ قَدْ يَجِبُ مِنْ غَيْرِ غَائِطٍ، وَمِنْ غَيْرِ مُلَامَسَةِ النِّسَاءِ، وَاَعْلَمَ فِيْ خَبَرِ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ اَنَّ الْبَوْلَ وَالنَّوْمَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الْاِنْفِرَادِ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ، وَالْبَائِلُ وَالنَّائِمُ غَيْرُ مُتَغَوِّطٍ وَلَا مُلَامِسِ النِّسَاءِ، وَسَاَذْكُرُ بِمَشِيْئَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَوْنِهِ الْاَحْدَاثَ الْمُوْجِبَةَ لِلْوُضُوْءِ بِحُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَا الْغَائِطِ وَمُلَامَسَةِ النِّسَاءِ اللَّذَيْنِ ذَكَرَهُمَا فِيْ نَصِّ الْكِتَابِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِمَّنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّهٗ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَّذْكُرَ اللّٰهُ حُكْمًا فِي الْكِتَابِ فَيُوْجِبَهٗ بِشَرْطٍ اَنْ يَّجِبَ ذٰلِكَ الْحُكْمُ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ الَّذِيْ بَيَّنَهٗ فِي الْكِتَابِ

باب 13: پاخانہ پیشاب کرنے اور سونے کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی ایک فرض کو کسی ایک پہلو کے حوالے سے واجب قرار دیتا ہے اور اسی فرض کو دوسرے پہلو سے اپنے نبی کی زبانی واجب قرار دیتا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے: پاخانہ کرنا اور عورتوں کو چھونا وضو کو واجب کر دیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اس نے بیمار کو تیمم کرنے کا حکم دیا یا مسافر کو تیمم کرنے کا حکم دیا اس وقت جب انہیں پانی نہیں ملتا تو یہ حکم پاخانہ کرنے یا عورتوں کو چھونے کی صورت میں ہے۔

تو کتاب نے اس بات پر دلالت کی ہے کہ ایسا تندرست شخص جسے پانی مل جائے اس پر پاخانہ کرنے یا عورتوں کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہو جائے گا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کا حکم بیمار اور مسافر کے لئے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں وضو کے بدل کے طور پر مقرر کیا گیا ہے اور نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: بعض اوقات پاخانہ کرنے کے علاوہ یا عورت کو چھونے کے علاوہ بھی وضو لازم ہو جاتا ہے۔

اور حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کر دی ہے: پیشاب کرنے اور سونے ان دونوں میں سے ہر ایک کی وجہ سے انفرادی طور پر بھی وضو واجب ہو جاتا ہے۔

حالانکہ پیشاب کرنے والا شخص یا سونے والا شخص، پاخانہ کرنے والا یا عورت کو چھونے والا شمار نہیں ہوتا۔

اور اللہ تعالیٰ کی مرضی اور اس کی مدد کے ساتھ عنقریب میں یہ بات بیان کروں گا: نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت وضو کو واجب کرنے والے ایسے احداث ثابت ہیں جو پاخانہ کرنے اور عورتوں کو چھونے کے علاوہ ہیں جن کا تذکرہ کتاب کی نص میں موجود ہے۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور اس بات کا قائل ہے: یہ بات جائز نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی حکم کا تذکرہ کر دے اور پھر اسے کسی شرط کے ذریعے واجب قرار دے تو پھر وہ حکم اس شرط کے بغیر واجب ہو جائے جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔

17 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ثَنَا عَاصِمٌ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ يَا زِرُّ؟ قُلْتُ: ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ: يَا زِرُّ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ قَالَ: فَقُلْتُ: اِنَّهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ، وَكُنْتَ امْرَءًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ يَذْكُرُ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ كَانَ يَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا - اَوْ قَالَ مُسَافِرِينَ - اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ، وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي اَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتَهَا

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- عاصم -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- عاصم -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- عاصم بن ابوالنجود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

حدیث17: الجامع للترمذي' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في فضل التوبة والاستغفار وما ذكر من رحمة الله بعباده' رقم الحديث: 3540 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر' رقم الحديث: 127 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر الخبر الدال على ان الرقاد الذي هو النعاس لا يوجب' رقم الحديث: 1106 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب كم يمسح على الخفين' رقم الحديث: 766 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' التوقيت في المسح على الخفين للمقيم والمسافر' رقم الحديث: 129 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب المسح على الخفين كم وقته للمقيم والمسافر' رقم الحديث: 318 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب الرخصة في المسح على الخفين وما فيه واختلاف الروايات' رقم الحديث: 655 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: 55 ' مسند الطيالسي' وصفوان بن عسال المرادي' رقم الحديث: 1247 'مسند الحميدي' حديث صفوان بن عسال المرادي رضي الله عنه' رقم الحديث: 851

میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کروں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اے زر! تم کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے تو انہوں نے فرمایا: اے زر! علم کے طالب کا رکی طلب سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ زر کہتے ہیں: میں نے عرض کی: قضائے حاجت کے بعد موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے کیونکہ آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں تو کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں کوئی بات ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ہم مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں جنابت کا حکم مختلف ہے۔ البتہ تاہم پاخانے پیشاب یا سونے کی صورت میں وضو ٹوٹنے پر دوبارہ وضو کرتے ہوئے انہیں نہ اتاریں۔

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔

احمد بن عبدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

"مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ فرشتے اپنے پر بچھا دیتے ہیں"۔

بَابُ ذِكْرِ وُجُوبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ

وَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِیْ قَدْ اَعْلَمْتُ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ يُوْجِبُ الْحُكْمَ فِیْ كِتَابِهٖ بِشَرْطٍ، وَيُوْجِبُهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغَيْرِ ذٰلِكَ الشَّرْطِ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَذْكُرْ فِیْ آيَةِ الْوُضُوْءِ الْمَذْیَ، وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَوْجَبَ الْوُضُوْءَ مِنَ الْمَذْیِ، وَاتَّفَقَ عُلَمَاءُ الْاَمْصَارِ قَدِيْمًا وَّحَدِيْثًا عَلٰى اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب 14: مذی کے خروج کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ

یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے جس کے بارے میں میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں کسی ایک شرط کے ذریعے کسی ایک حکم کو واجب قرار دیتا ہے اور اپنے نبی علیہ السلام کی زبانی اس شرط کے علاوہ صورت میں اسے واجب قرار دے دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے وضو سے متعلق آیت میں مذی کا تذکرہ نہیں کیا ہے لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذی کے خروج کی صورت میں وضو کو لازم قرار دیا ہے اور پہلے اور بعد کے زمانوں کے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مذی کے خروج کی وجہ سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔

18 - سندِ حدیث: نَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، وَفَضَالَةُ بْنُ الْمُفَضَّلِ الْكُوْفِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ حَصِيْنٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ، عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِاَنَّ ابْنَتَهٗ كَانَتْ

عِنْدِي، فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: مِنْهُ الْوُضُوْءُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن منیع اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمد بن ہشام اور فضالہ بن فضل کوفی -- ابوبکر بن عیاش -- ابوحصین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوعبدالرحمٰن سلمی -- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی' تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے شرم آتی تھی' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ تھی۔ تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی اس نے نبی کریم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس پر وضو لازم ہوتا ہے''۔

19 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ يُحَدِّثُ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ اَجْلِ فَاطِمَةَ، فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ فَسَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بشر بن خالد عسکری -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سلیمان -- اعمش -- منذر ثوری -- محمد بن علی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے فاطمہ کی نسبت کی وجہ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے حیا آتی تھی' تو میں نے مقداد بن اسود کو ہدایت کی' اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس صورت میں وضو لازم ہوتا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذْيِ مَعَ الْوُضُوْءِ

باب 15: مذی کے خروج پر وضو کے ہمراہ' شرم گاہ کو دھونے کا بھی حکم دینا

حدیث **18**: صحيح البخاري' كتاب العلم' باب من استحيا فامر غيره بالسؤال' رقم الحديث: **131** 'صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب المذي' رقم الحديث: **482** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم : " فلينضح' رقم الحديث: **1108** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب في المذي' رقم الحديث: **181** 'السنن الصغرٰى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي' رقم الحديث: **152** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب المذي' رقم الحديث: **580** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في الرجل يجامع امراته دون الفرج' رقم الحديث: **974** 'السنن الكبرٰى للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الامر بالتوضؤ من المذي' رقم الحديث: **143** ' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الرجل يخرج من ذكره المذي كيف يفعل' رقم الحديث: **165** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **2271** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **597** 'مسند الطيالسي' احاديث علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم' رقم الحديث: **135** 'البحر الزخار مسند البزار' سعيد بن جبير' رقم الحديث: **423** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **298**

20 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ بِشْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الرُّكَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

متنِ حدیث: قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَجَعَلْتُ اَغْتَسِلُ فِي الشِّتَاءِ حَتّٰى تَشَقَّقَ ظَهْرِي، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اَوْ ذُكِرَ لَهُ - فَقَالَ لِي: لَا تَفْعَلْ، اِذَا رَاَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَتَوَضَّأْ وُضُوْئَكَ لِلصَّلَاةِ، فَاِذَا انْضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: لَا تَفْعَلْ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَقُوْلُ لَفْظُ زَجْرٍ يُرِيْدُ نَفْيَ اِيجَابِ ذٰلِكَ الْفِعْلِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر سعدی اور بشر بن معاذ عقدی--عبیدہ بن حمید--رکین بن ربیع بن عملیہ--حصین بن قبیصہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی۔ تو میں سردیوں میں بھی غسل کر لیتا تھا' جس کی وجہ سے مجھے شدید پریشانی ہوتی تھی میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم ایسا نہ کرو! جب تم مذی کو دیکھو' تو اپنی شرم گاہ کو دھولو اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لو' جب تم پانی اچھال کر نکالو (یعنی جب تمہاری منی خارج ہو) تو تم غسل کرو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "تم ایسا نہ کرو" یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں' میں نے یہ کہا ہے: الفاظ میں ممانعت کا مفہوم ہے' تاہم مراد یہ ہے کہ اس فعل کے واجب ہونے کی نفی کی جائے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِنَضْحِ الْفَرْجِ مِنَ الْمَذْيِ

باب 16: مذی کے خروج پر شرمگاہ پر پانی چھڑکنے کا حکم

21 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ،

متنِ حدیث: اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ اَمَرَهُ اَنْ يَسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ اِذَا دَنَا مِنْ اَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ عَلِيٌّ: فَاِنَّ عِنْدِي ابْنَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا

حدیث 24: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب الدلیل علی ان من تیقن الطهارة' رقم الحدیث: 567 'الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی الوضوء من الریح' رقم الحدیث: 73 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب اذا شك فی الحدث' رقم الحدیث: 153 'سنن الدارمی' کتاب الطهارة' باب لا وضوء الا من حدث' رقم الحدیث: 755 'مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: 9171 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: 1581

اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ قَالَ الْمِقْدَادُ: فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی --- ابن وہب --- مالک بن انس --- ابونضر مولیٰ عمر بن عبیداللہ --- سلیمان بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں' جو اپنی بیوی کے قریب ہو'اور اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص پر کیا چیز لازم ہوگی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' تو مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورت حال پائے' تو اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لے۔ (یعنی اسے دھولے) اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

22 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ يَعْنِي ابْنَ بُكَيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ:

متنِ حدیث: اَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْاَسْوَدِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهُ عَنِ الْمَذْيِ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّاْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- احمد بن عبدالرحمن بن وہب بن مسلم --- اپنے چچا --- مخرمۃ بن بکیر --- ان والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سلیمان بن یسار کہتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے مقداد بن اسود کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ انہوں نے مذی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا جو کسی انسان کی نکلتی ہے' تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم وضو کرلو اور اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک لو (یعنی اسے دھولو)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِغَسْلِ الْفَرْجِ وَنَضْحِهِ مِنَ الْمَذْيِ اَمْرُ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ لَا اَمْرُ فَرِيْضَةٍ وَاِيْجَابٍ

باب 17: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مذی کے خروج پر شرمگاہ کو دھونے اور اس پر پانی چھڑکنے کا حکم استحباب اور راہنمائی کے حوالے سے ہے' یہ فرض یا واجب حکم نہیں ہے

23 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ غَالِبٍ اَبُوْ يَحْيَى الْعَطَّارُ، ثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَسُئِلَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ مِنْهُ الْوُضُوْءُ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِيْ فِي الْمَذْيِ قَالَ: يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ بَابِ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذْيِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن سعید بن غالب ابویحییٰ العطار -- عبیدہ بن حمید -- اعمش -- حبیب بن ابوثابت -- سعید بن جبیر -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ایک ایسا شخص تھا' جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لئے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: سہل بن حنیف نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے مذی کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے۔ اس میں یہ مذکور ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس صورت میں تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے''۔

میں نے یہ روایت ''مذی کے بعد کپڑے پر پانی چھڑکنے'' سے متعلق باب میں نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ وُجُوْبِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيحِ الَّذِيْ يُسْمَعُ صَوْتُهَا بِالْاُذُنِ اَوْ يُوْجَدُ رَائِحَتُهَا بِالْاَنْفِ

باب 18: ایسی ہوا کے خارج ہونے پر وضو کے واجب ہونے کا تذکرہ

جس کی آواز کان کے ذریعے سنائی دے یا جس کی بو ناک کے ذریعے محسوس ہو

24 - سند حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللهِ كِلَاهُمَا، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئًا فَاَشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَوْ لَمْ يَخْرُجْ فَلَا يَخْرُجَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا

هٰذَا حَدِيْثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- ابوبشر واسطی -- خالد بن عبداللہ -- سہیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کسی شخص کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اس کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو کہ پیٹ میں سے کوئی چیز (یعنی ہوا) نکلی ہے یا نہیں نکلی ہے' تو وہ چیز (یعنی ہوا) اس وقت نکلی ہوئی شمار نہیں ہوگی' جب تک وہ آدمی اس کی آواز نہیں سنتا یا اس کی بو محسوس نہیں کرتا۔

روایت کے یہ الفاظ خالد بن عبداللہ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ إِلَّا بِيَقِينِ حَدَثٍ

إِذِ الطَّهَارَةُ بِيَقِينٍ لَا تَزُولُ بِشَكٍّ وَارْتِيَابٍ، وَإِنَّمَا يَزُولُ الْيَقِينُ بِالْيَقِينِ، فَإِذَا كَانَتِ الطَّهَارَةُ قَدْ تَقَدَّمَتْ بِيَقِينٍ لَمْ تُبْطِلِ الطَّهَارَةُ إِلَّا بِيَقِينِ حَدَثٍ

باب 19: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو اس وقت واجب ہوتا ہے

جب حدث کا یقین ہو کیونکہ جس طہارت کا یقین ہو وہ شک و شبہ کی وجہ سے زائل نہیں ہوتی ہے' بلکہ یقین، یقین کے ذریعے ہی زائل ہوتا ہے' تو جب طہارت پہلے سے یقینی طور پر موجود ہو' تو وہ طہارت اسی وقت باطل ہوگی' جب حدث کا یقین ہو۔

25 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ

متن حدیث: قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الشَّيْءَ، وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: لَا يَنْصَرِفُ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- زہری-- عباد بن تمیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا' جسے نماز کے دوران کوئی چیز محسوس ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس وقت تک نماز ختم نہ کرے' جب تک وہ اس کی آواز نہ سن لے' یا اس کی بو محسوس نہ کر لے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ

وَاللَّامِ قَدْ لَا يَحْوِي جَمِيعَ الْمَعَانِي الَّتِي تَدْخُلُ فِي ذَلِكَ الِاسْمِ خِلَافَ قَوْلِ مَنْ يَزْعُمُ مِمَّنْ شَاهَدْنَا مِنْ أَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ كَانَ يَدَّعِي اللُّغَةَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهَا، وَيَدَّعِي الْعِلْمَ مِنْ غَيْرِ مَعْرِفَةٍ بِهِ، أَنَّ الِاسْمَ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ يَحْوِي جَمِيعَ مَعَانِي الشَّيْءِ الَّذِي يُوقَعُ عَلَيْهِ بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ بِالْأَلِفِ وَاللَّامِ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَوْقَعَ اسْمَ الْأَحْدَاثِ عَلَى الرِّيحِ خَاصَّةً بِاسْمِ الْمَعْرِفَةِ، وَاسْمُ جَمِيعِ الْأَحْدَاثِ الْمُوجِبَةِ لِلْوُضُوْءِ الرِّيحُ يَخْرُجُ مِنَ الدُّبُرِ خَاصَّةً، وَقَدْ بَيَّنْتُ هَذِهِ الْمَسْأَلَةَ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

باب 20: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات کوئی اسم ''اسم معرفہ'' معرف باللام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے

لیکن وہ ان تمام معانی کو گھیرے ہوئے نہیں ہوتا' جو اس قسم میں داخل ہوتے ہیں۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جسے ہم نے اپنے زمانے میں دیکھا ہے' اور جو شخص علم لغت کی مہارت کا دعویٰ کرتا ہے' حالانکہ اسے علم لغت کی معرفت ہی حاصل نہیں ہے' اور وہ علم کا دعویدار بھی ہے' حالانکہ اسے علم کی معرفت حاصل نہیں ہے۔ وہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کوئی اسم، اسم معرفہ کے طور پر ذکر کیا گیا ہو' تو وہ اپنے تمام معانی میں شامل ہوتا ہے۔ جس پر اس اسم کا اطلاق اسم معرفہ معرف باللام کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لفظ ''الاحداث'' کو بطور خاص ہوا خارج ہونے کے لئے استعمال کیا ہے' اور اسے اسم معرفہ کے ساتھ ذکر کیا ہے' اور ویسے یہ ''اسم'' وضو کو واجب کرنے والے تمام قسم کے حدث پر لازم ہوتا ہے' اور ہوا وہ چیز ہے' جو بطور خاص پچھلی شرمگاہ سے خارج ہوتی ہے۔ میں نے یہ مسئلہ ''کتاب الایمان'' میں بیان کر دیا ہے۔

26 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِيْ ابْنَ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَسَّانَ وَهُوَ ابْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي الصَّلَاةِ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

وَالْاِحْدَاثُ: اَنْ يَفْسُوَ اَوْ يَضْرِطَ اِنِّيْ لَا اَسْتَحْيِيْ مِمَّا لَمْ يَسْتَحْيِ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- اوزاعی -- حسان -- ابن عطیہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن ابوعائشہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی -- نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ نماز کی وجہ سے رُکا رہے' اور جب تک وہ بے وضو نہ ہو''۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یا شاید امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ''احداث'' سے مراد یہ ہے کہ آدمی آواز کے ساتھ یا آواز کے بغیر ہوا خارج کرے۔ بیشک میں اس چیز سے شرماتا نہیں ہوں' جس چیز سے نبی اکرم ﷺ نے حیا محسوس نہیں کی۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ مُخْتَصَرًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَوْهَمَ عَالِمًا مِمَّنْ لَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الْخَبَرِ الْمُخْتَصَرِ، وَالْخَبَرِ الْمُتَقَصّٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا مِنَ الْحَدَثِ الَّذِيْ لَهُ صَوْتٌ اَوْ رَائِحَةٌ

باب 21: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے مختصر طور پر منقول اس روایت کا تذکرہ

جس نے ایک ایسے عالم کو غلط فہمی کا شکار کیا ہے' جو مختصر اور تفصیلی روایت کے درمیان تمیز نہیں کر سکتا

(روایت کا حکم یہ ہے) کہ وضو صرف اس حدث سے لازم ہوتا ہے، جس میں آواز یا بو محسوس ہو۔

27 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِي صَالِحٍ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيحٍ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سہیل بن ابوصالح -- اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں: (یہاں تحویل سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- شعبہ -- بندار اورابو موسیٰ -- عبدالرحمٰن -- شعبہ -- محمد بن عبدالاعلیٰ -- خالد بن حارث -- شعبہ -- سہیل بن ابوصالح -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وضو صرف اس وقت لازم ہوتا ہے، جب (ہوا خارج ہونے کی) آواز آئے، یا بو محسوس ہو''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَعْلَمَ اَنْ لَّا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيحٍ عِنْدَ مَسْاَلَةٍ سُئِلَ عَنْهَا فِي الرَّجُلِ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيحٌ فَيَشُكُّ فِي خُرُوْجِ الرِّيحِ، وَكَانَتْ هٰذِهِ الْمَقَالَةُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيحٍ جَوَابًا عَمَّا عَنْهُ سُئِلَ فَقَطْ لَا ابْتِدَاءَ كَلَامٍ مُسْقِطًا بِهٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ اِيجَابَ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ الرِّيحِ الَّتِي لَهَا صَوْتٌ اَوْ رَائِحَةٌ، اِذْ لَوْ كَانَ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتِدَاءً مِنْ غَيْرِ اَنْ تَقَدَّمَتْهُ مَسْاَلَةٌ كَانَتْ هٰذِهِ الْمَقَالَةُ تَنْفِي اِيجَابَ الْوُضُوْءِ مِنَ الْبَوْلِ وَالنَّوْمِ وَالْمَذْيِ، اِذْ قَدْ يَكُوْنُ الْبَوْلُ لَا صَوْتٌ لَهُ وَلَا رِيحٌ، وَكَذٰلِكَ النَّوْمُ وَالْمَذْيُ لَا صَوْتَ لَهُمَا وَلَا رِيحَ، وَكَذٰلِكَ الْوَدْيُ

باب **22**: اس تفصیلی روایت کا تذکرہ جو میری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کردی ہے کہ وضو اس صورت میں لازم ہوتا ہے، جب آواز آئے، یا بو محسوس ہو

حدیث**27**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الوضوء من الريح' رقم الحديث: **72** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب لا وضوء الا من حدث' رقم الحديث: **512** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **9900** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وابو صالح' رقم الحديث: **2533** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **7052**

یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت بیان کی جب آپ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ جس شخص کو یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید اس کی ہوا خارج ہو گئی ہے تو اسے ہوا خارج ہونے کے بارے میں شک ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''وضو صرف اس وقت لازم ہوتا ہے جب آواز آئے یا بو محسوس ہو''۔

یہ صرف اس چیز کا جواب ہے جو آپ سے سوال کیا گیا تھا' یہ کلام کا ایسا آغاز نہیں ہے کہ اس مسئلے کے ذریعے آپ نے آواز اور بو کے بغیر خارج ہونے والی ہوا کی وجہ سے وضو کے واجب ہونے کو ''ساقط الاعتبار'' قرار دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر یہ جملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابتدائے کلام کے طور پر صادر ہوتا اور اس سے پہلے سائل کا سوال نہ ہوتا' تو پھر احتلام کے ذریعے' پیشاب کرنے' سو جانے اور مذی خارج ہونے کے نتیجے میں وضو واجب ہونے کی نفی ہو جاتی' کیونکہ بعض اوقات پیشاب کرنے کے ساتھ نہ آواز آتی ہے نہ بو آتی ہے۔

نیند اور مذی کا بھی یہی حکم ہے' کیونکہ ان کی نہ آواز ہوتی ہے' اور نہ بو ہوتی ہے۔ اور ''ودی'' کا بھی یہی حکم ہے۔

28 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ خَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَوْ لَمْ يَخْرُجْ، فَلَا يَخْرُجَنَّ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد بن عبداللہ واسطی -- سہیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو اپنے پیٹ میں کچھ محسوس ہو اور اس کے لئے یہ فیصلہ مشکل ہو کہ پیٹ میں سے کوئی چیز نکلی ہے' یا نہیں نکلی ہے' تو وہ چیز اس وقت تک نکلی ہوئی شمار نہیں ہوگی' جب تک وہ شخص (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا یا اسے بو محسوس نہیں ہوتی''۔

29 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ

حدیث 29: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب من قال : یتم علی اکبر ظنه' رقم الحدیث: 881 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب السھو' رقم الحدیث: 1142 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذکر لفظة امر یقول مرادھا استعماله بالقلب دون النطق باللسان' رقم الحدیث: 2710' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' الرجل یری انه احدث فی الصلاة' رقم الحدیث: 7877' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنه' رقم الحدیث: 11257 'مسند ابی یعلی الموصلی' من مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث: 1206 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: 2096

كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عِيَاضٌ، أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ: إِنَّكَ قَدْ أَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ: كَذَبْتَ إِلَّا مَا وَجَدَ رِيحَهُ بِأَنْفِهِ، أَوْ سَمِعَ صَوْتَهُ بِأُذُنِهِ هٰذَا لَفْظُ وَكِيعٍ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ أَرَادَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ بِضَمِيرِهِ لَا يَنْطِقُ بِلِسَانِهِ، إِذِ الْمُصَلِّي غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ أَنْ يَقُولَ كَذَبْتَ نُطْقًا بِلِسَانِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- یحییٰ بن ابوکثیر -- عیاض (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) انہوں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''شیطان کسی شخص کے پاس اس کی نماز کے دوران آتا ہے اور اسے یہ کہتا ہے: تمہارا تو وضو ٹوٹ گیا' تو اس شخص کو یہ کہنا چاہئے: تم غلط کہہ رہے ہو البتہ جب آدمی اپنی ناک کے ذریعے (ہوا خارج ہونے کی) بو کو محسوس کرے یا اپنے کان کے ذریعے اس کی آواز کو محسوس کرے (تو حکم مختلف ہے)

روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''آدمی کو یہ کہنا چاہئے تم نے جھوٹ کہا ہے'' اس سے مراد یہ ہے: آدمی اپنے دل میں یہ بات کہے گا کہ تم نے جھوٹ کہا ہے' زبان کے ذریعے یہ بات نہیں کہے گا' کیونکہ نمازی کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ زبان کے ذریعے تلفظ کے ساتھ یہ بات کہے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُونُ بِالْيَدِ

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ اللَّمْسَ لَا يَكُونُ إِلَّا بِجِمَاعٍ بِالْفَرْجِ فِي الْفَرْجِ

باب 23: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ چھونا بعض اوقات ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے: چھونا صرف شرمگاہ کے شرمگاہ میں صحبت کرنے کے ذریعے ہی ہوتا ہے۔

30 - سند حدیث: ثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْثُرُهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ

حدیث **30**: صحيح ابن حبان' كتاب الحدود' باب الزنى وحده' ذكر اطلاق اسم الزنى على اليد اذا لمست ما لا يحل' رقم الحديث: **4486**

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ اَصَابَ مِنَ الزِّنَا لَا مَحَالَةَ، فَالْعَيْنُ زِنَاؤُهَا النَّظَرُ، وَالْيَدُ زِنَاؤُهَا اللَّمْسُ، وَالنَّفْسُ تَهْوَى اَوْ تُحَدِّثُ، وَيُصَدِّقُهُ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ) (الأنعام: 7) قَدْ عَلَّمَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ اَنَّ اللَّمْسَ قَدْ يَكُوْنُ بِالْيَدِ، وَكَذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَهٰى عَنْ بَيْعِ اللِّمَاسِ دَلَّهُمْ نَهْيُهُ عَنْ بَيْعِ اللَّمْسِ اَنَّ اللَّمْسَ بِالْيَدِ، وَهُوَ اَنْ يَلْمِسَ الْمُشْتَرِي الثَّوْبَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُقَلِّبَهُ وَيَنْشُرَهُ، وَيَقُوْلُ عِنْدَ عَقْدِ الشِّرَاءِ اِذَا لَمَسْتُ الثَّوْبَ بِيَدِيْ فَلَا خِيَارَ لِيْ بَعْدُ اِذَا نَظَرْتُ اِلٰى طُوْلِ الثَّوْبِ وَعَرْضِهِ اَوْ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ اَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ اَوْ لَمَسْتَ، فَدَلَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ عَلٰى اَنَّهُ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اَوْ لَمَسْتَ غَيْرَ الْجِمَاعِ الْمُوْجِبِ لِلْحَدِّ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ عَائِشَةَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ يَخْتَلِفْ عُلَمَاؤُنَا مِنَ الْحِجَازِيِّيْنَ وَالْمِصْرِيِّيْنَ وَالشَّافِعِيُّ، وَاَهْلُ الْاَثَرِ اَنَّ الْقُبْلَةَ وَاللَّمْسَ بِالْيَدِ اِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْيَدِ وَبَيْنَ بَدَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا لَمِسَهَا حِجَابٌ وَلَا سُتْرَةٌ مِنْ ثَوْبٍ وَلَا غَيْرِهِ اَنَّ ذٰلِكَ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَتِ الْقُبْلَةُ وَاللَّمْسُ بِالْيَدِ لَيْسَ بِقُبْلَةِ شَهْوَةٍ؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ وَيُصَدِّقُهُ اَوْ يُكَذِّبُهُ الْفَرْجُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ اَنَّ التَّصْدِيْقَ قَدْ يَكُوْنُ بِبَعْضِ الْجَوَارِحِ لَا كَمَا ادَّعٰى مَنْ مَوَّهَ عَلٰى بَعْضِ النَّاسِ اَنَّ التَّصْدِيْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ لُغَةِ الْعَرَبِ اِلَّا بِالْقَلْبِ، قَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ بِتَمَامِهَا فِيْ كِتَابِ الْاِيْمَانِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب بن لیث -- لیث -- جعفر بن ربیعہ -- عبدالرحمٰن بن ہرمز بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) نقل کیا ہے:

''اولاد آدم میں سے ہر ایک شخص زنا میں سے اپنا مخصوص حصہ ضرور پاتا ہے' آنکھ کا مخصوص زنا دیکھنا ہے ہاتھ کا زنا چھونا ہے۔ نفس میں خواہش پیدا ہوتی ہے' یا خیال پیدا ہوتا ہے' لیکن شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے' یا اس کی تکذیب کرتی ہے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات ''لمس'' ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور اگر ہم تم پر کاغذوں (پر لکھی ہوئی) کتاب نازل کردیں' تو یہ اپنے ہاتھوں کے ذریعے چھو لیتے''۔

ہمارے پروردگار نے یہ بات بتائی ہے کہ بعض اوقات ''لمس'' ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے۔

اسی طرح جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے "بیع لماس" سے منع کیا تو آپ کے منع کرنے میں لوگوں کی رہنمائی اس بات کی طرف تھی کہ بعض اوقات چھونا ہاتھ کے ذریعے ہوتا ہے اور اس بیع کا طریقہ یہ ہے کہ خریدار کپڑے کو پلٹے اور پھیلائے بغیر اسے چھو لیتا ہے اور سودا ہوتے وقت یہ کہتا ہے: جب میں نے اس کپڑے کو ہاتھ سے چھو لیا تو اس کے بعد مجھے کوئی اختیار نہیں رہے گا' جبکہ میں کپڑے کا طول وعرض دیکھ چکا ہوں۔ یا بعد میں اس میں کوئی عیب نکل آتا ہے (تو مجھے سودا ختم کرنے کا اختیار نہیں ہوگا)۔

جب حضرت ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے زنا کا اعتراف کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے یہ فرمایا: "ہو سکتا ہے کہ تم نے بوسہ لیا ہو' یا چھو لیا ہو"۔

تو یہ الفاظ بھی اس بات پر دلالت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "یا چھو لیا ہو" اس سے مراد وہ چھونا ہے' جو اس جنسی عمل کے علاوہ ہو' جو حد کو واجب کر دیتا ہے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت میں بھی اسی طرح مذکور ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حجاز اور مصر سے تعلق رکھنے والے ہمارے علماء اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور محدثین کا اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ (عورت کا) بوسہ لینا یا اسے ہاتھ کے ذریعے اس طرح چھو لینا کہ جس وقت مرد نے اسے چھوا ہو' تو اس وقت مرد کے ہاتھ اور عورت کے جسم کے درمیان کپڑے یا اس کے علاوہ کوئی اور حجاب یا ستر انہ ہو' تو یہ عمل وضو کو لازم کر دیتا ہے۔

تاہم امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ کہتے ہیں: جب بوسہ دینا یا ہاتھ کے ذریعے چھونا شہوت کی وجہ سے نہ ہو' تو یہ چیز وضو کو لازم نہیں کرتی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ "شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کی تکذیب کرتی ہے"۔ یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں جس کے بارے میں' میں کتاب الایمان میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ تصدیق بعض اوقات بعض اعضاء کے ذریعے بھی ہوتی ہے۔

ایسا نہیں ہے' جیسا کہ اس شخص نے دعویٰ کیا اور اس نے بعض لوگوں کو اس غلط فہمی کا شکار کیا کہ عربی زبان (کے محاورے کے اعتبار سے) تصدیق صرف دل کے ذریعے ہوتی ہے۔

میں یہ مسئلہ مکمل طور پر کتاب الایمان میں بیان کر چکا ہوں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْوُضُوْءِ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

باب 24: اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو کرنے کا حکم دینا

31 - سندِ حدیث: ثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّاْ، وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّاْ . قَالَ: اَتَوَضَّاُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ: فَتَوَضَّى مِنْ لُحُوْمِ

الْإِبِلِ قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرْبَضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا

توضیح روایت: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ نَرَ خِلَافًا بَيْنَ عُلَمَاءِ أَهْلِ الْحَدِيْثِ أَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ أَيْضًا: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ، أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيُّ، وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ فَهٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ مِنْ أَجِلَّةِ رُوَاةِ الْحَدِيْثِ قَدْ رَوَوْا عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِيْ ثَوْرٍ هٰذَا الْخَبَرَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ابوعوانہ -- عثمان بن عبداللہ بن موہب -- جعفر بن ابوثور (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: اس نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو وضو کرلو اگر چاہو تو نہ کرو۔ اس نے دریافت کیا: کیا مجھے اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرنا چاہیے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ اس نے دریافت کیا: میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: میں اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جی نہیں!

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق محدثین نقل کے اعتبار سے اس روایت کے مستند ہونے کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

یہی روایت جعفر بن ابوثور، اشعث بن ابوشعثاء محاربی، سماک بن حرب نے بھی نقل کی ہے اور یہ تین جلیل القدر راویان حدیث ہیں۔ جنہوں نے جعفر بن ابوثور کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

32 - وَقَدْ حَدَّثَنَا أَيْضًا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَاضِرٌ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ الرَّازِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أُصَلِّي فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِهَا؟ قَالَ:

حدیث**31**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب الوضوء من لحوم الابل' رقم الحدیث: **565** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ' باب نواقض الوضوء' ذکر الامر بالوضوء من اکل لحم الجزور ضد قول من نفی' رقم الحدیث: **1130** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصریین' حدیث جابر بن سمرۃ السوائی' رقم الحدیث: **20305** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب اکل ما غیرت النار، ہل یوجب الوضوء ام لا' رقم الحدیث: **276** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الجیم' باب من اسمہ جابر' جعفر بن ابی ثور' رقم الحدیث: **1829**

حدیث**32**: سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ' باب الوضوء من لحوم الابل' رقم الحدیث: **158** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ' باب نواقض الوضوء' ذکر الخبر الدال علی الامر بالوضوء من اکل لحوم الابل' رقم الحدیث: **1134** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب الصلاۃ فی مراح الدواب' رقم الحدیث: **1535** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الصلاۃ' الصلاۃ فی اعطان الابل' رقم الحدیث: **3828**

لا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَمْ نَرَ خِلَافًا بَيْنَ عُلَمَاءِ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ اَيْضًا صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ لِعَدَالَةِ نَاقِلِيهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) محمد بن یحییٰ -- محاضر ہمدانی -- اعمش -- عبداللہ بن عبداللہ -- عبدالرحمن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے دریافت کیا: میں اونٹوں کے بارے میں نماز ادا کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی نہیں! اس نے دریافت کیا: کیا میں اونٹوں کا گوشت کھانے کے بعد وضو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس نے دریافت کیا: کیا میں ان کا گوشت کھا کر وضو کیا کروں۔ آپ نے فرمایا: جی نہیں!

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق اس روایت میں محدثین کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس روایت کے ناقلین کے عادل ہونے کی وجہ سے نقل کے اعتبار سے یہ روایت ٹھیک ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب 25: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا مستحب ہونا

33 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ

ائمہ کی آراء: سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيَّ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ قَالَ: اَرَى الْوُضُوْءَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَابًا وَّلَا اُوْجِبُهُ،

حدیث **33**: کیا شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی مرد اپنی شرمگاہ کو چھولیتا ہے تو اس پر وضو کرنا لازم ہوگا خواہ اس نے کسی بھی طرح سے اس کو چھولیا ہو۔

امام شافعی رحمہ اللہ ان کے اصحاب امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اسی بات کے قائل ہیں۔

جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کا مسلک یہ ہے کہ شرمگاہ کو چھونے کے نتیجے میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین سے دونوں طرح کی روایات منقول ہیں جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ نے بھی یہاں بعض روایات کا تذکرہ کیا ہے۔

دیگر محدثین نے بھی اس موضوع سے متعلق روایات اپنی کتب میں نقل کی ہیں۔

ثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ النَّسَوِيُّ قَالَ: سَاَلْتُ اَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: اَسْتَحِبُّهُ وَلَا اُوجِبُهُ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی اور محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی-- ابواسامہ-- ہشام-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: مروان کہتے ہیں: سیّدہ بسرہ بنت صفوان بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میرے خیال میں شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا مستحب ہے۔ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا''۔

علی نسوی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل سے شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو لازم ہونے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں اسے مستحب قرار دیتا ہوں۔ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

34 - وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: نَرَى الْوُضُوْءَ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ اسْتِحْبَابًا لَا اِيجَابًا بِحَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَكَانَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ مِنْ مَّسِّ الذَّكَرِ اتِّبَاعًا بِخَبَرِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ لَا قِيَاسًا،

حدیث **33**: موطا مالك' كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الفرج' رقم الحديث: **88** 'سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' رقم الحديث: **156** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب الوضوء من مس الذكر' رقم الحديث: **758** ' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' ومنهم ربيعة بن عثمان التيمي' رقم الحديث: **430** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر خبر فيه كالدليل على ان الملامسة للرجل من امراته لا' رقم الحديث: **1118** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء من مس الذكر' رقم الحديث: **476** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب الوضوء من مس الذكر' رقم الحديث: **80** 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' الوضوء من مس الذكر' رقم الحديث: **163** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الطهارات' من كان يرى من مس الذكر وضوء ا' رقم الحديث: **1707** 'السنن الكبرى للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الامر بالوضوء من مس الرجل ذكره' رقم الحديث: **156** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب مس الفرج هل يجب فيه الوضوء ام لا ؟' رقم الحديث: **281** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب ما روى في لمس القبل والدبر والذكر والحكم في ذلك' رقم الحديث: **459** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' من مسند القبائل' حديث بسرة بنت صفوان' رقم الحديث: **26698** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **30** ' مسند الطيالسي' احاديث النساء' وبسرة بنت صفوان رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه' رقم الحديث: **1750** ' مسند الحميدي' حديث بسرة بنت صفوان رضي الله عنها' رقم الحديث: **347** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن بسرة بنت صفوان' رقم الحديث **1950** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الباء' بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن' رقم الحديث: **20343**

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَبِقَوْلِ الشَّافِعِيِّ اَقُوْلُ؛ لِاَنَّ عُرْوَةَ قَدْ سَمِعَ خَبَرَ بُسْرَةَ مِنْهَا لَا كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ عُلَمَائِنَا اَنَّ الْخَبَرَ وَاهٍ لِطَعْنِهٖ فِيْ مَرْوَانَ

(امام بخاری امام مسلم اور امام ابن خزیمہ کے استاد) محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ہم اس بات کے قائل ہیں شرم گاہ کو چھونے کے بعد وضو کرنا استحباب کے طور پر ہے۔ ایجاب کے طور پر نہیں ہے اور اس کی دلیل عبداللہ بن بدر کی قیس بن طلق کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ روایت ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے شرم گاہ کو چھونے پر وضو کو لازم قرار دیا ہے اور اس کی دلیل سیدہ بصرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت ہے۔ انہوں نے قیاس کی وجہ سے یہ بات نہیں کہی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ عروہ نے سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا سے منقول روایت خود ان سے سنی ہے ایسا نہیں ہے جیسا کہ ہمارے بعض علماء کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ یہ روایت "واہی" ہے کیونکہ مروان پر طعن کیا گیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُحْدِثَ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ قَبْلَ وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب 26: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بے وضو شخص پر نماز کے وقت سے پہلے وضو کرنا واجب نہیں ہوتا

35- سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ زِيَادٌ: قَالَ: ثَنَا اَيُّوْبُ، وَقَالَ الْاٰخَرَانِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا: اَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ

حدیث **35**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب جواز اکل المحدث الطعام' رقم الحدیث: **588** 'الجامع للترمذی' ابواب الاطعمة' باب فی ترك الوضوء قبل الطعام' رقم الحدیث: **1816** 'سنن ابی داؤد' کتاب الاطعمة' باب فی غسل الیدین عند الطعام' رقم الحدیث: **3286** 'سنن الدارمی' ومن کتاب الاطعمة' باب فی الاکل والشرب علی غیر وضوء' رقم الحدیث: **2052** 'صحیح ابن حبان' کتاب الاطعمة' باب آداب الاکل' ذکر الاباحة للمحدث الاکل قبل احداث الوضوء من حدثه' رقم الحدیث: **5285** 'السنن الصغریٰ' سؤر الهرة' صفة الوضوء' الوضوء لکل صلاة' رقم الحدیث: **132** ' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الاطعمة' فی الرجل یخرج من المخرج فیاکل قبل ان یتوضأ' رقم الحدیث: **23945** ' مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث: **2471** ' مسند الطیالسی' احادیث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' وسعید بن الحویرث' رقم الحدیث: **2879** 'مسند الحمیدی' احادیث ابن عباس رضی الله عنه التی قال فیها سمعت رسول' رقم الحدیث: **462** 'مسند عبد بن حمید' مسند ابن عباس رضی الله عنه' رقم الحدیث: **691** 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما' عبید بن ابی ملیکة' رقم الحدیث: **11036** 'الشمائل المحمدیة للترمذی' باب ما جاء فی صفة وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **181**.

وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: لِلصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم اور زیاد بن ایوب اور مؤمل بن ہشام-- اسماعیل بن علیہ --ایوب-- ابن ابوملیکہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے تشریف لائے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آپ کی خدمت میں وضو کا پانی نہ لائیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے جب میں نماز کی طرف کھڑا ہوں۔

دورقی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: "نماز کے لئے"۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ اللَّوَاتِيْ لَا تُوجِبُ الْوُضُوْءَ

ابواب کا مجموعہ: وہ افعال جو وضو کو واجب نہیں کرتے ہیں[1]

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلٰى اَنَّ خُرُوْجَ الدَّمِ مِنْ غَيْرِ مَخْرَجِ الْحَدَثِ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

باب 27: اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حدث کے مخرج کے علاوہ جو خون نکلتا ہے وہ وضو کو واجب نہیں کرتا

36 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى، ثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِيْ ابْنَ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ مِنْ نَخْلٍ، فَاَصَابَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ امْرَاَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَافِلًا اَتٰى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا، فَلَمَّا اُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ لَا يَنْتَهِيْ حَتّٰى يُهَرِيْقَ فِيْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ دَمًا، فَخَرَجَ يَتْبَعُ اَثَرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْزِلًا فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ؟ فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَا: نَحْنُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَكُوْنَا بِفَمِ الشِّعْبِ قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ قَدْ نَزَلُوْا اِلَى الشِّعْبِ مِنَ الْوَادِيْ، فَلَمَّا اَنْ خَرَجَ الرَّجُلَانِ اِلٰى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ

---

[1] احناف کے نزدیک درج ذیل صورتیں ناقضِ وضو نہیں ہیں۔

جب خون نکلے لیکن اپنی جگہ سے بہے نہیں۔ خون کے نکلے بغیر جسم کے کسی حصے سے گوشت الگ ہو جائے' کسی زخم کان یا ناک میں سے کوئی کیڑا نکل آئے' شرمگاہ کو چھونے' عورت کو چھونے' ایسی قے کرنے جو منہ بھر کے نہ ہو' بلغم کی قے کرنے' اس طرح سے سونے کہ آدمی اپنی جگہ سے گرے نہیں اور نماز کے دوران سونے' خواہ آدمی رکوع یا سجدے کی حالت میں ہو (ان سب صورتوں میں وضو نہیں ٹوٹتا ہے)

حدیث **36**: سنن ابی داؤد' کتاب الطہارۃ' باب الوضوء من الدم' رقم الحدیث: **172** مسند احمد بن حنبل مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **14439** سنن الدارقطنی' کتاب الحیض' باب جواز الصلاۃ مع خروج الدم السائل من البدن' رقم الحدیث: **748** المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطہارۃ' واما حدیث عائشۃ' رقم الحدیث: **597** صحیح ابن حبان' کتاب الطہارۃ' باب نواقض الوضوء' رقم الحدیث: **1102**

الْاَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: اَيُّ اللَّيْلِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ اَكْفِيَكَهُ اَوَّلَهُ اَوْ اٰخِرَهُ؟ قَالَ: بَلِ اكْفِنِيْ اَوَّلَهُ قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ، وَقَامَ الْاَنْصَارِيُّ يُصَلِّيْ قَالَ: وَاَتٰى زَوْجُ الْمَرْاَةِ، فَلَمَّا رَاٰى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ اَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ قَالَ: فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيْهِ قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّيْ، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ اٰخَرَ فَوَضَعَهُ فِيْهِ قَالَ: فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا يُصَلِّيْ، ثُمَّ عَادَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَوَضَعَهُ فِيْهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ، ثُمَّ اَهَبَّ صَاحِبَهُ، فَقَالَ: اجْلِسْ فَقَدْ اُثْبِتُّ فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَاٰهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ اَنَّهُ قَدْ نَذَرَ بِهٖ فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَاٰى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْاَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَفَلَا اَهْبَبْتَنِيْ اَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ قَالَ: كُنْتُ فِيْ سُوْرَةٍ اَقْرَاُهَا فَلَمْ اُحِبَّ اَنْ اَقْطَعَهَا حَتّٰى اُنْفِدَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَاٰذَنْتُكَ، وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اُضَيِّعَ ثَغْرًا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِهٖ لَقَطَعَ نَفْسِيْ قَبْلَ اَنْ اَقْطَعَهَا اَوْ اُنْفِدَهَا

هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب ہمدانی --یونس بن بکیر --محمد بن اسحاق --صدقہ بن یسار --ابن جابر-- جابر بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اور --محمد بن عیسیٰ --سلمہ بن فضل --محمد بن اسحاق --صدقہ بن یسار --عقیل بن جابر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ غزوہ ''ذات الرقاع'' کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ''نخل'' کی طرف سے روانہ ہوئے۔ایک مسلمان نے ایک مشرک کی بیوی کو نقصان پہنچایا' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لا رہے تھے' تو اس عورت کا شوہر آ گیا۔وہ پہلے وہاں موجود نہیں تھا۔جب اسے اس واقعے کے بارے میں بتایا گیا' تو اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ اس وقت تک باز نہیں آئے گا' جب تک وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا خون نہیں بہالیتا۔وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (تعاقب کرتا ہوا) آیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون شخص آج کی رات ہماری حفاظت کرے گا؟ تو مہاجرین میں سے ایک صاحب نے اور انصار میں سے ایک صاحب نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ان دونوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم ایسا کریں گے۔نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ گھاٹی کے کنارے پر موجود رہنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب وادی کے نشیبی حصے میں پڑاؤ کیے ہوئے تھے' جب یہ دونوں صاحبان گھاٹی کے کنارے پر پہنچے' تو انصاری نے مہاجر سے دریافت کیا: رات کے کون سے حصے کے بارے میں آپ کو یہ بات پسند ہے کہ میں اس میں آپ کی جگہ کفایت کر جاؤں۔ابتدائی حصے میں' یا آخری حصے میں' تو اس نے کہا: نہیں تم اس کے ابتدائی حصے میں میرے لئے کفایت کرو۔راوی کہتے ہیں: تو مہاجر شخص لیٹ گیا اور سو گیا' انصاری اٹھ کر نماز ادا کرنے لگا۔راوی بیان کرتے ہیں: اسی دوران اس عورت کا شوہر آ گیا' جب اس نے ایک شخص کے ہیولے کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ یہ کوئی محافظ ہے۔

راوی کہتے ہیں: تو اس شخص نے اس انصاری کو ایک تیر مارا' جو اس انصاری کو جا کے لگا۔راوی کہتے ہیں: تو اس انصاری نے اس تیر کو باہر نکال کے ایک طرف رکھ دیا اور کھڑا ہو کر نماز پڑھتا رہا' پھر اس شخص نے اسے دوسرا تیر مارا وہ بھی اس کے جسم پر لگا۔راوی

کہتے ہیں: اس انصاری نے اسے بھی باہر نکالا اور اسے ایک طرف رکھ دیا اور خود کھڑا ہو کر نماز پڑھتا رہا' پھر اس شخص نے اسے تیسرا تیر مارا' اس انصاری نے اسے بھی باہر نکالا اور ایک طرف رکھ دیا' پھر وہ رکوع میں گیا' پھر وہ سجدے میں گیا' پھر اس نے اپنے ساتھی کو بیدار کیا اور بولا: سنو! مجھ پر حملہ ہو گیا ہے' تو وہ تیزی سے اٹھا' جب اس (تیر مارنے والے) نے ان دونوں صاحبان کو دیکھا تو اسے اندازہ ہو گیا کہ اب اس کی شامت آنے والی ہے' تو وہ بھاگ کھڑا ہوا' جب مہاجر نے انصاری کے جسم سے خون بہتا ہوا دیکھا' تو بولا: سبحان اللہ! جب اس نے تمہیں پہلا تیر امارا تھا' اس وقت تم نے مجھے بیدار کیوں نہیں کر دیا تھا؟ تو انصاری نے کہا میں ایک سورت کی تلاوت کر رہا تھا' تو مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں اس سورت کو ختم کرنے سے پہلے اسے منقطع کر دوں' لیکن جب مسلسل مجھے تیر لگنے لگے تو میں رکوع میں چلا گیا اور میں نے تمہیں اطلاع کر دی۔ اللہ کی قسم اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اس پہریداری کو ضائع کر دوں گا' جس کی حفاظت کا نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے' تو اس صورت کے مکمل ہونے سے پہلے یا تو میری جان چلی جاتی یا میں اسے مکمل کر لیتا۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن عیسیٰ نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ وَطِيْءَ الْاَنْجَاسِ لَا يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

باب 28: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نجاست کو پاؤں کے ذریعے روندنے سے وضو واجب نہیں ہوتا

37 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ الْاَعْمَشُ: وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِيْءٍ

وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: كُنَّا نَتَوَضَّاُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِيْءٍ.

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِيْءٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَهٗ عِلَّةٌ لَمْ يَسْمَعْهُ الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ لَمْ اَكُنْ فَهِمْتُهٗ فِي الْوَقْتِ

ثنا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ:

حدیث **37**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی الرجل یطا الاذی برجله' رقم الحدیث: **179** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب کف الشعر والثوب فی الصلاة' رقم الحدیث: **1037** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب من یطا نتنا یابسا او رطبا' رقم الحدیث: **98** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' الرجل یصلی وشعره معقوص' رقم الحدیث: **7933** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' ومنهم ابو الاسود حمید بن الاسود البصری الثقة المأمون' رقم الحدیث: **438** 'البحر الزخار مسند البزار' زید بن وهب' رقم الحدیث: **1569** ' المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد اللّٰه' طرق حدیث عبد اللّٰه بن مسعود لیلة الجن مع رسول اللّٰه' باب' رقم الحدیث: **10263**

كُنَّا لَا نَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا فِي الصَّلَاةِ، وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ مَوْطِئٍ

ثنا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثنا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْاَعْمَشُ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، اَوْ حَدَّثْتُ عَنْهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنَحْوِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور عبداللہ بن محمد زہری اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- اعمش --شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبداللہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو ہم لوگ پاؤں کے نیچے (کوئی گندگی آنے) پر از سر نو وضو نہیں کرتے تھے۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ وضو کیا کرتے تھے البتہ ہم پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

زہری نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے اور پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر وضو نہیں کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت میں ایک علت موجود ہے: وہ یہ کہ اعمش نے شقیق سے احادیث کا سماع نہیں ہے لیکن جس وقت (میں اس روایت کی املاء کروا رہا تھا) اس وقت مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

"ہم نماز کے دوران بال یا کپڑا اموڑا نہیں کرتے تھے اور پاؤں کے نیچے کوئی چیز آنے پر از سر نو وضو نہیں کرتے تھے"۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

بَابُ اِسْقَاطِ اِيجَابِ الْوُضُوءِ مِنْ اَكْلِ مَا مَسَّتْهُ النَّارُ اَوْ غَيَّرَتْهُ

باب 29: جس چیز کو آگ نے چھولیا ہو یا جسے آگ نے متغیر کر دیا ہو

(یعنی آگ پر پکی ہوئی کوئی چیز کھالینے) سے وضو کے واجب قرار دینے کو ساقط قرار دینا

38 - سندِ حدیث: ثنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَظْمًا - اَوْ قَالَ لَحْمًا - ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرُ مُتَّصِلِ الْاِسْنَادِ غَلِطْنَا فِي اِخْرَاجِهِ؛ فَاِنَّ بَيْنَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَبَيْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- ہشام بن عروہ -- محمد بن عمرو بن عطاء

حدیث **38**: مسند الطيالسي' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' وعطاء بن يسار' رقم الحديث: **2773**

(کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہڈی (کا گوشت) کھایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) گوشت کھایا' پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حماد بن زید کی نقل کردہ روایت سند کے اعتبار سے ''متصل'' نہیں ہے۔ ہمیں اس کو نقل کرنے میں غلطی ہوئی ہے' کیونکہ ہشام بن عروہ اور محمد بن عمرو بن عطاء کے درمیان وہب بن کیسان نامی راوی ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان اور عبدہ بن سلیمان نے یہ روایت اس طرح نقل کی ہے۔

39 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ثَنَا هِشَامٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهِشَامٌ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ خُبْزًا وَّلَحْمًا اَوْ عِرْقًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار -- یحییٰ -- ہشام -- زہری اس روایت کو علی بن عبداللہ بن عباس -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اور ہشام -- وہب بن کیسان -- محمد بن عمرو بن عطاء کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں اور ہشام -- محمد بن علی بن عبداللہ -- کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی اور گوشت کھایا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اور شوربا کھایا سے نقل کرتے ہیں' پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

40 - سندِ حدیث: ثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ هِشَامٌ: وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ عَرْقًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

حديث **39**: السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب ترك الوضوء مما غيرت النار' رقم الحديث: **184** 'السنن الكبرى للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' نسخ ذلك' رقم الحديث: **184** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2670** ' المعجم الكبير للطبراني' باب الفاء' فريعة بنت مالك بن سنان الخدرية' رقم الحديث: **20911**

حديث **40**: صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب نسخ الوضوء مما مست النار' رقم الحديث: **558** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر الاباحة للمرء اذا اكل لحما مسته النار ان يصلي من' رقم الحديث: **1169** 'مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **3252**

هٰذَا حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یحییٰ بن سعید -- ہشام بن عروہ -- وہب بن کیسان -- محمد بن عمرو بن عطاء -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ہشام -- زہری -- علی بن عبداللہ بن عباس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شوربا یعنی (گوشت کا شوربا) کھایا' پھر آپ نے نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

روایت کے یہ الفاظ زہری کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اللَّحْمَ الَّذِىْ تَرَكَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ مِنْ اَكْلِهٖ كَانَ لَحْمَ غَنَمٍ لَا لَحْمَ اِبِلٍ

باب **30**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس گوشت کو کھانے کے بعد وضو نہیں کیا تھا وہ بکری کا گوشت تھا' اونٹ کا گوشت نہیں تھا

41 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ حَدَّثَهٗ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا رَوْحٌ يَعْنِىْ ابْنَ عِبَادَةَ، ثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) مالک بن انس کے حوالے سے اور -- ابوموسیٰ -- روح بن عبادہ -- مالک -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کے شانے (کا گوشت) کھایا پھر آپ نے نماز ادا کر لی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

حديث**41**:موطا مالك' كتاب الطهارة' باب ترك الوضوء مما مسته النار' رقم الحديث:**47** 'صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب من لم يتوضا من لحم الشاة والسويق' رقم الحديث:**203** 'صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب نسخ الوضوء مما مست النار' رقم الحديث:**557** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر البيان بان الكتف الذى لم يتوضا صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**1156** 'سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب في ترك الوضوء مما مست النار' رقم الحديث:**161** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الرخصة في ذلك' رقم الحديث:**490** ' السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب المزارعة' الشقاق بين الزوجين' رقم الحديث:**4556** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب من قال لا يتوضا مما مست النار' رقم الحديث:**637** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب اكل ما غيرت النار . هل يوجب الوضوء ام لا' رقم الحديث:**243** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث:**2333** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث:**34** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وابو صالح' رقم الحديث:**2522**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ اَوْ غَيَّرَتْ نَاسِخٌ لِوُضُوْئِهِ كَانَ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ اَوْ غَيَّرَتْ

باب **31**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا آگ سے چھوئی ہوئی یا جسے آگ نے تبدیل کر دیا ہو[1] (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز) کھانے کے بعد وضو کو ترک کرنا اس عمل کا ناسخ ہے کہ پہلے آپ ﷺ آگ کو چھوئی ہوئی چیز یا جسے آگ نے متغیر کر دیا ہو' (یعنی آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد) وضو کیا کرتے تھے۔

42 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ، ثُمَّ رَآهُ اَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- عبدالعزیز بن محمد الدراوردی -- سہیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پنیر کا ٹکڑا کھانے کے بعد وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بکری کے شانے (کا گوشت) تناول کیا' پھر آپ نے نماز ادا کی از سر نو وضو نہیں کیا۔

43 - سندِ حدیث: ثَنَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، ثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

---

[1] آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے؟ حضرت ابوبکر' حضرت عمر' حضرت عثمان' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام فقہاء اس بات پر متفق ہیں' آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں' آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت ابوطلحہ انصاری' حضرت انس بن مالک' حضرت ابوموسیٰ اشعری' حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابلِ ذکر ہیں۔

حدیث **42**: صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر البيان بان ترك الوضوء من اكل كتف الشاة كان بعد' رقم الحديث: **1167** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **8866** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب اكل ما غيرت النار . هل يوجب الوضوء ام لا' رقم الحديث: **259**

حدیث **43**: صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة العلم انه ناسخ' رقم الحديث: **1144** 'المعجم الصغير للطبراني' باب من اسمه عبد الرحمن' رقم الحديث: **672** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه : عبد الرحمن' رقم الحديث: **4765**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --موسیٰ بن سہل الرملی --علی بن عیاش --شعیب بن ابوحمزہ --محمد بن منکدر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دونوں طریقوں میں سے آخری یہ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کیا جائے (یعنی وضو لازم نہیں ہوتا)

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ، وَالْمَضْمَضَةِ مِنْ اَكْلِ اللَّحْمِ اِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءً ا

باب 32: گوشت کھانے کے بعد دونوں ہاتھ نہ دھونے اور کلی نہ کرنے کی اجازت

کیونکہ عرب بعض اوقات دونوں ہاتھ دھونے کو بھی وضو کا نام دے دیتے ہیں

44 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلَ كَتِفًا، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار --یحییٰ بن سعید نے امام جعفر صادق' ان کے والد (امام محمد باقر) --امام زین العابدین کے حوالے سے --سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (جانور کے) شانے کا گوشت تناول کیا' پھر آپ نے نماز ادا کرلی اور پانی کو چھوا نہیں (یعنی از سر نو وضو نہیں کیا)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءَ وَالْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ لَا يُوْجِبُ وُضُوْءً ا

باب 33: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ گفتگو کرتے ہوئے برا اور فحش کلام کرنا وضو کو واجب نہیں کرتا

45 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِيْ حَلِفِهِ: وَاللَّاتِ، فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ بِشَيْءٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَلَمْ يَاْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَالِفَ بِاللَّاتِ وَلَا الْقَائِلَ لِصَاحِبِهِ:

حدیث 44: مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عطاء بن يسار وسليمان بن يسار ونبهان وابن' رقم الحديث: 1667

تَعَالَ أُقَامِرْكَ بِإِحْدَاثِ وُضُوءٍ، فَالْخَبَرُ دَالٌّ عَلَى أَنَّ الْفُحْشَ فِي الْمَنْطِقِ، وَمَا زُجِرَ الْمَرْءُ عَنِ النُّطْقِ بِهِ لَا يُوجِبُ وُضُوءًا خِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْكَلَامَ السَّيِّءَ يُوجِبُ الْوُضُوءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

جو شخص قسم کھاتے ہوئے اپنی قسم میں یہ کہے: ''لات کی قسم'' تو اسے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا چاہئے اور جو شخص اپنے ساتھی سے یہ کہے: تم آگے آؤ تا کہ میں تم سے جوا کھیلوں' تو اسے کوئی چیز صدقہ کرنی چاہئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لات کی قسم اور اپنے ساتھی کو یہ کہنے والے کو کہ آؤ میں تمہارے ساتھ جوا کھیلوں' انہیں از سر نو وضو کرنے کا حکم نہیں دیا' تو یہ روایت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گفتگو میں فحش بات کرنا' یا ایسی بات کرنا جس سے آدمی کو منع کیا گیا ہو' اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ برا کلام وضو کو لازم کر دیتا ہے۔ (یعنی بری بات کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ

باب 34: دودھ پینے کے بعد کلی کرنے کا مستحب ہونا

46 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، آنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا، ثُمَّ مَضْمَضَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن اسحاق جوہری -- ابوعاصم -- ابن جریج -- ہشام بن عروہ --

---

حدیث **45**: صحیح البخاری' کتاب تفسیر القرآن' سورۃ البقرۃ' باب افرایتم اللات والعزیٰ' رقم الحدیث: **4582**' صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب من حلف باللات والعزیٰ' رقم الحدیث: **3192**' الجامع للترمذی' ابواب النذور والایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' رقم الحدیث: **1506**' سنن ابی داؤد' کتاب الایمان والنذور' باب الحلف بالانداد' رقم الحدیث: **2842**' سنن ابن ماجہ' کتاب الکفارات' باب النہی ان یحلف بغیر اللہ' رقم الحدیث: **2093**' صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والاباحة' باب ما یکرہ من الکلام وما لا یکرہ' ذکر الامر بالصدقة لمن قال ہجرا فی کلامہ' رقم الحدیث: **5783**' السنن الصغریٰ' کتاب الایمان والنذور' الحلف باللات' رقم الحدیث: **3735**' السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الایمان والنذور' الحلف باللات' رقم الحدیث: **4581**' مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب: الایمان والنذور' باب: الایمان' رقم الحدیث: **15404**' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عنہ علیہ السلام مما امر بہ' رقم الحدیث: **705**' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **7903**' المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' من اسمہ: مقدام' من اسمہ: مصعب' رقم الحدیث: **9333**' الادب المفرد للبخاری' باب من قال لصاحبہ: تعال اقامرک' رقم الحدیث: **1303**

وہب بن کیسان -- محمد بن عمرو بن عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ نے کلی کر لی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَضْمَضَةَ مِنْ شُرْبِ اللَّبَنِ اسْتِحْبَابٌ لِاِزَالَةِ الدَّسَمِ مِنَ الْفَمِ وَاِذْهَابِهٖ، لَا لِاِيْجَابِ الْمَضْمَضَةِ مِنْ شُرْبِهٖ

باب 35: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا مستحب ہے

تاکہ منہ سے چکناہٹ زائل اور رخصت ہو جائے ایسا نہیں ہے کہ دودھ پینے کے بعد کلی کرنا واجب ہے۔

47 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا مُعْتَمِرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَعْمَرًا، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ كُلُّهُمْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: اِنَّ لَهٗ دَسَمًا وَّقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: فِيْ حَدِيْثِهٖ: اَوْ اِنَّهٗ دَسَمٌ، وَقَالَ بُنْدَارٌ: اِنَّهٗ دَسَمٌ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عزیز ایلی -- سلامہ بن روح -- عقیل -- ابن خالد -- محمد بن عبد الاعلیٰ صنعانی -- معتمر بن سلیمان -- معمر کے حوالے سے اور محمد بن بشار بندار اور ابو موسیٰ -- یحییٰ -- ابن سعید -- اوزاعی -- ابن شہاب زہری -- عبید اللہ بن عبد اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر لی پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

صنعانی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔

بندار نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اس میں چکناہٹ ہوتی ہے''۔

حدیث**47**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب : هل یمضمض من اللبن ؟' رقم الحدیث:**207** ' صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب نسخ الوضوء مما مست النار' رقم الحدیث:**563** 'الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله علیه وسلم' باب المضمضة من اللبن' رقم الحدیث:**85** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی الوضوء من اللبن' رقم الحدیث:**170** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب المضمضة من شرب اللبن' رقم الحدیث:**495** ' صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذکر اباحة ترك الوضوء من شرب الالبان کلها' رقم الحدیث:**1174** 'السنن الصغری' سؤر الهرة' صفة الوضوء' المضمضة من اللبن' رقم الحدیث:**187** 'السنن الکبری للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' المضمضة من اللبن' رقم الحدیث:**187** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث:**1898** 'مسند عبد بن حمید' مسند ابن عباس رضی الله عنه' رقم الحدیث:**650** 'مسند ابی یعلی الموصلی' اول مسند ابن عباس' رقم الحدیث:**2361**

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَّقَ بِهٖ بَيْنَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَبَيْنَ اُمَّتِهٖ فِي النَّوْمِ مِنْ اَنَّ عَيْنَيْهِ اِذَا نَامَتَا لَمْ يَكُنْ قَلْبُهٗ يَنَامُ، فَفَرَّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمْ فِيْ اِيْجَابِ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ عَلٰى اُمَّتِهٖ دُوْنَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب 36: اس بات کا تذکرہ کہ نیند کے حکم میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور آپ کی امت کے درمیان فرق کیا ہے

وہ یوں کہ نبی اکرم ﷺ کی دونوں آنکھیں بظاہر سو جاتی ہیں' لیکن آپ کا دل نہیں سوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ اور لوگوں کے درمیان سونے کی وجہ سے وضو لازم ہونے کے حکم میں فرق کیا ہے' اسے آپ کی اُمت پر لازم قرار دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کو لازم قرار نہیں دیا۔

48 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، ثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- اپنے والد کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا''۔

49 - سندِ حدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ سَعِيْدٍ

حديث**48**:مسند احمد بن حنبل - مسند ابى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث:**7253** 'صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر البيان بأن المصطفى صلى الله عليه وسلم كان اذا نام' رقم الحديث:**6477**

حديث**49**:صحيح البخارى' كتاب الجمعة' ابواب تقصير الصلاة' باب قيام النبى صلى الله عليه وسلم بالليل فى رمضان وغيره' رقم الحديث:**1108** 'صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة الليل' رقم الحديث:**1255** ' موطا مالك' كتاب صلاة الليل' باب صلاة النبى صلى الله عليه وسلم فى الوتر' رقم الحديث:**265** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فى الصلاة' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر فى صناعة العلم " ان' رقم الحديث: **2461** 'الجامع للترمذى' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فى وصف صلاة النبى صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**420** 'سنن ابى داؤد' كتاب الصلاة' ابواب قيام الليل' باب فى صلاة الليل' رقم الحديث: **1156** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانى' كتاب الصلاة' باب صلاة النبى صلى الله عليه وسلم من الليل ووتره' رقم الحديث: **4557** 'السنن الكبرى للنسائى' كتاب الصلاة' كيف الصلاة فى شهر رمضان' رقم الحديث:**387** 'شرح معانى الآثار للطحاوى' باب الوتر' رقم الحديث:**1052** 'مشكل الآثار للطحاوى' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**2914** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' رقم الحديث:**23917** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عبد الله بن عامر ويحيى بن عبد الرحمن' رقم الحديث:**1001** 'الشمائل المحمدية للترمذى' باب ما جاء فى عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **262**

الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَهُ

اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا، فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوتِرَ؟ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- امام مالک -- سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعات سے زیادہ ادا نہیں کرتے تھے۔ آپ پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو' پھر آپ چار رکعات ادا کرتے تھے' تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں نہ پوچھو' پھر آپ تین رکعات ادا کرتے تھے۔

سیدہ صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے سونے لگے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میری دونوں آنکھیں سو جاتی ہیں' لیکن میرا دل نہیں سوتا ہے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

الْاٰدَابِ الْمُحْتَاجِ اِلَيْهَا فِي اِتْيَانِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ اِلَى الْفَرَاغِ مِنْهَا

ابواب کا مجموعہ: ان آداب کا تذکرہ کہ پاخانہ یا پیشاب کے لئے جانے سے لے کر ان سے فارغ ہونے تک جن کی ضرورت پیش آتی ہے*

بَابُ التَّبَاعُدِ لِلْغَائِطِ فِي الصَّحَارِي عَنِ النَّاسِ

باب 37: کھلی جگہ پر پاخانہ کے لئے لوگوں سے دور چلے جانا

50 - سندِ حدیث: ثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبَ اَبْعَدَ

---

* امام ابن خزیمہ نے قضائے حاجت کے آداب کے بارے میں چند روایات یہاں ذکر کی ہیں۔ فقہاء نے قضائے حاجت کے درج ذیل آداب کا ذکر کیا ہے۔

(i) قضائے حاجت کے وقت آدمی کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جس پر اللہ تعالیٰ کا کوئی بھی ذاتی یا صفاتی نام، نبی اکرم ﷺ کا نام قرآن کی کسی آیت کا حصہ وغیرہ تحریر ہو، خود نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات مذکور ہے آپ قضائے حاجت کے لئے جاتے وقت اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے کیونکہ اس پر "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔

(ii) قضائے حاجت کی جگہ میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا اور باہر آتے وقت دایاں پاؤں پہلے باہر رکھنا۔

(iii) بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے داخلے کی اور باہر آنے کے بعد، باہر آنے کی دعا پڑھنا۔

(iv) بیٹھتے ہوئے بائیں پاؤں پر وزن ڈال کر بیٹھنا۔

(v) اپنا کپڑا اس وقت تک شرمگاہ سے نہیں ہٹانا جب تک زمین کے قریب نہ ہو جائے۔

(vi) قضائے حاجت کے دوران کلام نہ کرنا یعنی چھینک یا سلام کا جواب نہ دینا یا اذان کا جواب نہ دینا۔
اگر آدمی کو خود چھینک آئے تو آدمی زبان سے الحمد للہ نہیں کہے گا تاہم دل میں اسے پڑھ سکتا ہے۔

(vii) بلا ضرورت شرمگاہ کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے۔ اس طرح جسم سے نکلنے والی نجاست کی طرف بھی نہیں دیکھنا چاہئے۔

(viii) زیادہ دیر تک بیت الخلاء میں نہیں رکنا چاہئے۔

حدیث **50**: نبی اکرم ﷺ اس لئے ایسا کرتے تھے تا کہ قضائے حاجت کے وقت کسی کی نظر پڑنے کا امکان نہ رہے، یاد رہے کہ اس زمانے میں گھروں میں بیت الخلاء بنانے کا رواج نہیں تھا۔ سنت کی اصل روح یہ ہے قضائے حاجت کے وقت بے پردگی نہ ہو۔

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر -- محمد بن عمرو -- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو دور چلے جاتے تھے۔

51 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ قَالَ: بُنْدَارٌ: قُلْتُ لِيَحْيَى: مَا اسْمُهُ؟ فَقَالَ: عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ عُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَالْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، وَكَانَ اِذَا اَرَادَ حَاجَةً اَبْعَدَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- ابوجعفر خطمی -- عمارہ بن خزیمہ اور حارث بن فضیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا' میں نے آپ کو قضائے حاجت کر کے واپس آتے ہوئے دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے دور تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ التَّبَاعُدِ عَنِ النَّاسِ عِنْدَ الْبَوْلِ

باب 38: پیشاب کرتے وقت لوگوں سے دور جانے کو ترک کرنے کی اجازت

52 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَتَمَشّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهٰى اِلٰى سُبَاطَةِ قَوْمٍ، فَقَامَ يَبُوْلُ كَمَا يَبُوْلُ اَحَدُكُمْ، فَذَهَبْتُ اَتَنَحّٰى مِنْهُ، فَقَالَ: ادْنُهْ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتّٰى قُمْتُ عَقِبَهُ حَتّٰى فَرَغَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب -- جریر -- منصور -- ابووائل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حدیث **50**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب التخلي عند قضاء الحاجة' رقم الحديث: **1** 'السنن الصغرٰی' کتاب الطهارة' ذكر الفطرة' الابعاد عند ارادة الحاجة' رقم الحديث: **17** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب التباعد للبراز في الفضاء' رقم الحديث: **329** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' ومنهم ابو الاسود حميد بن الاسود البصري الثقة المامون' رقم الحديث: **441** 'السنن الكبرٰی للنسائي' كتاب الطهارة' الابعاد عند ارادة الحاجة' رقم الحديث: **16** 'المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' رواية المدنيين ، عن المغيرة' ابو سلمة بن عبد الرحمن ، عن المغيرة' رقم الحديث: **17838**

حدیث **51**: اس روایت اور ترجمۃ الباب سے یوں محسوس ہوتا ہے' قضائے حاجت کے لئے دور جانے کی سنت پاخانہ کرنے کے لئے ہے' کیونکہ اس میں شرم گاہ زیادہ ظاہر ہوتی ہے البتہ پیشاب کرتے ہوئے' شرمگاہ کو لوگوں سے چھپانا کیونکہ مشکل نہیں ہے۔ اس لئے اس بارے میں رخصت دی گئی ہے۔

تَقُوْلُ فِىْ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ؟ قَالَ: ثِقَةٌ. قُلْتُ: فَإِنَّهُ اَخْبَرَنِىْ عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَانَ بْنَ اَبِىْ عَيَّاشٍ، عِنْدَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَكْتُبُ فِىْ سَبُّوْرَجَةٍ قَالَ: سَلْمٌ الْعَلَوِيُّ الَّذِىْ كَانَ يَرٰى - يَعْنِىْ - الْهِلَالَ قَبْلَ النَّاسِ؟

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ يَعْقُوْبَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ يَعْقُوْبَ نَسَبُهُ اِلٰى جَدِّهٖ هُوَ الَّذِىْ قَالَ عَنْهُ شُعْبَةُ: حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِىْ يَعْقُوْبَ سَيِّدُ بَنِىْ تَمِيْمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد زعفرانی -- یزید بن ہارون -- مہدی بن میمون -- محمد بن ابویعقوب -- حسن بن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے وقت ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کے ذریعے پردہ کرنے کو پسند کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے محمد بن ابان کو یہ کہتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے ابن ادریس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: میں نے شعبہ سے دریافت کیا: مہدی بن میمون کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو وہ بولے: وہ ثقہ ہیں۔ میں نے کہا: انہوں نے سلم علوی کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: میں نے ابان بن ابوعیاش کو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس دیکھا' وہ ایک لوح پر احادیث نوٹ کر رہا تھا۔

تو وہ بولے۔ مسلم علوی وہ شخص ہے جو لوگوں سے پہلے ہی' پہلی کا چاند دیکھ لیتا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: محمد بن ابویعقوب نامی راوی سے مراد محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ہے۔ اس کی نسبت اس کے دادا کی طرف کی گئی ہے۔ یہ وہ شخص ہے' جس کے بارے میں شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: بنوتمیم کے سردار محمد بن یعقوب نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِى الْخُرُوْجِ لِلْبَرَازِ بِاللَّيْلِ اِلَى الصَّحَارِىْ

باب 40: خواتین کے لئے رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے کھلی جگہ پر جانے کی اجازت ہے

54 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِى الطُّفَاوِيَّ، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ امْرَاَةً جَسِيْمَةً، فَكَانَتْ اِذَا خَرَجَتْ لِحَاجَتِهَا بِاللَّيْلِ اَشْرَفَتْ عَلٰى

حدیث **54**: یہ بات واضح ہے' اس اجازت کا تعلق اس صورتحال سے ہے' جہاں گھروں میں بیت الخلاء بنانے کا رواج نہیں تھا اور خواتین قضائے حاجت کے لئے رات کے وقت آبادی سے باہر جایا کرتی تھیں۔ ہمارے زمانے میں شہروں میں یہ صورتحال باقی نہیں رہی البتہ دور دراز کے علاقوں میں اگر اب بھی یہ رواج ہو تو اس روایت سے ثابت شدہ حکم کے مطابق ان خواتین کے لئے اس بات کی اجازت ہے' تاہم اس کے لئے یہ بات شرط ہے' یہ چیز کسی فساد یا خرابی کا باعث نہ بنے۔

حدیث **54**: صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' ذكر الاباحة للنساء ان يخرجن الى الصحارى للبراز عند عدم الكنف' رقم الحديث: **1425** 'مسند ابى يعلى الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث: **4317**

النِّسَاءِ، فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: انْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ؟ فَإِنَّكِ وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا إِذَا خَرَجْتِ
فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِنَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَمَا رَدَّ الْعِرْقَ مِنْ يَدِهِ حَتَّى فَرَغَ الْوَحْيُ
فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ جَعَلَ لَكُنَّ رُخْصَةً أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِكُنَّ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ بِنَحْوِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی جہضمی -- محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ جب وہ رات کے وقت قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتی تھیں تو دیگر خواتین کے درمیان نمایاں محسوس ہوتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو بولے: آپ اس بات کا جائزہ لیں کہ آپ کیسی حالت میں باہر آ رہی ہیں؟ اللہ کی قسم! جب آپ نکلتی ہیں تو ہم سے پوشیدہ نہیں رہتی ہیں۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں ایک ہڈی والی بوٹی تھی تو ابھی آپ نے اپنے دست مبارک سے اسے واپس نہیں رکھا تھا۔ یہاں تک کہ وحی نازل ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس بات کی اجازت دی ہے کہ تم قضائے حاجت کے لئے باہر جا سکتی ہو''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ابو اسامہ نے ہشام کے حوالے سے یہ حدیث ہمیں سنائی ہے۔

بَابُ التَّحَفُّظِ مِنَ الْبَوْلِ كَيْ لَا يُصِيبَ الْبَدَنَ وَالثِّيَابَ وَالتَّغْلِيظُ فِي تَرْكِ غَسْلِهِ إِذَا أَصَابَ الْبَدَنَ أَوِ الثِّيَابَ

باب 41: پیشاب سے بچنا تاکہ وہ جسم یا کپڑوں پر نہ لگ جائے اور جب وہ جسم یا کپڑے پر لگ جائے تو اسے نہ دھونے کی شدید مذمت

55 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:
متنِ حدیث: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ مَكَّةَ، أَوِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، ثُمَّ قَالَ: بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ، ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً، فَقِيلَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ هَذَا؟ قَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ: إِلَى أَنْ يَيْبَسَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں ایک باغ کے پاس سے گزرے آپ نے آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں عذاب دیا جارہا ہے اور انہیں (بظاہر) کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا' پھر آپ نے فرمایا: جی ہاں! ان میں سے ایک شخص پیشاب سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا شخص چغلی کرتا تھا۔

پھر آپ ﷺ نے ایک شاخ منگوائی اور اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے ان میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک حصہ رکھ دیا۔ آپ کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تاکہ جب تک دونوں خشک نہیں ہوتیں۔ اس وقت تک ان کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ان کے خشک ہونے تک۔

56 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا الْاَعْمَشُ، سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ: عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَبْرَيْنِ بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- وکیع -- اعمش -- مجاہد -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے''۔ اس کے بعد اسی کی مانند روایت ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

حدیث **55**: صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب : من الكبائر ان لا يستتر من بوله' رقم الحديث: **212** صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب الدليل على نجاسة البول ووجوب الاستبراء منه' رقم الحديث: **465** صحيح ابن حبان' كتاب الجنائز وما يتعلق بها مقدما او مؤخرا' فصل في احوال الميت في قبره' ذكر الخبر الدال على ان عذاب القبر قد يكون ايضا من' رقم الحديث: **3183** سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب الاتقاء من البول' رقم الحديث: **772** سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب الاستبراء من البول' رقم الحديث: **19** سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب التشديد في البول' رقم الحديث: **344** الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب التشديد في البول' رقم الحديث: **68** السنن الصغرى' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' التنزه عن البول' رقم الحديث: **31** مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الجنائز' في عذاب القبر ومم هو' رقم الحديث: **11828** السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' التنزه من البول' رقم الحديث: **27** مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **4514** مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **1926** مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' مجاهد' رقم الحديث: **2757** مسند عبد بن حميد' مسند ابن عباس رضي الله عنه' رقم الحديث: **621**

باب 42: پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول روایت کا تذکرہ جو عام لفظ کے ذریعے منقول ہے لیکن اس کی مراد "خاص" ہے

57 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

57: بول و براز کے وقت قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کرنے کا حکم کیا ہے؟

اس بارے میں اہلِ علم کی آراء مختلف ہیں:

(1) ایسا کرنا مطلقاً حرام ہے احناف کا مشہور مذہب یہی ہے فقہاء مالکیہ میں سے شیخ ابن العربی نے اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں اور ابن حزم کا بھی یہی مؤقف ہے۔

(2) ایسا کرنا مطلقاً جائز ہے یہ قول سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ الرائے اور داؤد ظاہری سے منسوب ہے۔

(3) ایسا کرنا صحرا میں ممنوع ہے اور کسی عمارت میں جائز ہے۔ فقہاء مالکیہ و شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں اور صحیح بخاری کے ترجمۃ الباب سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی مؤقف یہی ہے۔

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں' جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔ امام مالک' شافعی رحمۃ اللہ علیہما اور اسحاق بن راہویہ کا یہی فتویٰ ہے اور یہی قول سب سے زیادہ درست ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان شامل ہے۔

"جب ہم شام آئے تو وہاں بیت الخلاء قبلہ کی سمت میں بنے ہوئے تھے' ہم نے ان سے انحراف کیا اور اللہ سے مغفرت طلب کی۔"

حضرت ابوایوب انصاری سے منقول اس روایت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی ممانعت والی روایت کا حکم راوی حدیث حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی مطلق ہے اس میں عمارت یا کھلی فضا کی کوئی قید نہیں ہے۔ عام فہم سی بات ہے کہ جب کسی مقام پر کھلے عام اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی ہو رہی ہو' تو اسے دیکھ کر استغفار ہی پڑھا جائے گا۔ مزید برآں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بیان میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے' جس کا مطلب یہ ہے کہ دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ان کے ہمراہی تابعین عظام کا مؤقف بھی یہی تھا۔

اسی طرح بعض دیگر روایات بھی ہیں' جن میں مطلق طور پر رفع حاجت کے دوران قبلہ کی طرف رُخ یا پیٹھ کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

عقلی اعتبار سے دیکھا جائے تو بھی امام ابوحنیفہ کا مؤقف درست تسلیم ہوتا ہے' کیونکہ رفع حاجت کے دوران قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرنے کی اصل وجہ قبلہ کی تعظیم و تکریم ہے اور یہ کھلی فضا اور بند عمارت دونوں جگہ یکساں ہوگی اگر آپ بند عمارت میں ایک دیوار کو رکاوٹ قرار دیتے ہیں تو پھر کھلی فضا میں بھی اس کی اجازت دیں کیونکہ آپ کے اور قبلہ کے درمیان بلند و بالا پہاڑ' گھنے جنگلات' کھلے صحرا اور وسیع سمندر حائل ہوں گے لیکن اگر آپ کھلی فضا میں بھی اس کی اجازت دے دیتے ہیں تو پھر حدیث کی کیا توجیہ ہوگی؟ اسی لیے شیخ ابن العربی لکھتے ہیں' ان احادیث سے بظاہر یہی ثابت ہوتا ہے کہ حرمت کا تعلق قبلہ کے رُخ کے ساتھ ہے (بول و براز کرنے والے کے مقام کے ساتھ نہیں ہے)

مَتْنُ حَدِيْثِ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوا اَوْ غَرِّبُوا قَالَ اَبُو اَيُّوبَ: فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ نَحْوَ الْقِبْلَةِ، فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ.

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری

(یہاں تحویل سند ہے) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- عطاء لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

پیشاب یا خانے کے وقت قبلہ کی طرف منہ بھی نہ کرو اور پیٹھ بھی نہ کرو بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم شام آئے تو وہاں ہم نے ایسے بیت الخلاء دیکھے جو قبلہ کی سمت بنے ہوئے تھے تو ہم رخ موڑ کر بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کیا کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ مُجْمَلًا غَيْرَ مُفَسَّرٍ، قَدْ يَحْسَبُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرْ فِي الْعِلْمِ اَنَّ الْبَوْلَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ جَائِزٌ لِكُلِّ بَائِلٍ، وَفِي اَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ، وَيَتَوَهَّمُ مَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ الْمُفَسَّرِ وَالْمُجْمَلِ اَنَّ فِعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا نَاسِخٌ لِنَهْيِهِ عَنِ الْبَوْلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

حدیث57: ولکن شرقوا او غربوا صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ' ابواب استقبال القبلۃ' باب قبلۃ اهل المدینۃ واهل الشام والمشرق' رقم الحدیث:389 صحیح مسلم' کتاب الطهارۃ' باب الاستطابۃ' رقم الحدیث:414 صحیح ابن حبان' کتاب الطهارۃ' باب الاستطابۃ' ذکر الزجر عن استدبار القبلۃ واستقبالها بالغائط والبول' رقم الحدیث:1432 سنن ابی داؤد' کتاب الطهارۃ' باب کراهیۃ استقبال القبلۃ عند قضاء الحاجۃ' رقم الحدیث:8 الجامع للترمذی' ابواب الطهارۃ عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم' باب فی النهی عن استقبال القبلۃ بغائط او بول' رقم الحدیث:8 السنن الصغرٰی' کتاب الطهارۃ' ذکر الفطرۃ' النهی عن استدبار القبلۃ عند الحاجۃ' رقم الحدیث:21 السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الطهارۃ' النهی عن استقبال القبلۃ' رقم الحدیث:20 شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراهۃ' باب استقبال القبلۃ بالفروج للغائط والبول' رقم الحدیث:4350 سنن الدارقطنی' کتاب الطهارۃ' باب استقبال القبلۃ فی الخلاء' رقم الحدیث:144 مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث ابی ایوب الانصاری' رقم الحدیث:22981 مسند الشافعی' من الجزء الثانی من اختلاف الحدیث من الاصل العتیق' رقم الحدیث:824 مسند الحمیدی' احادیث ابی ایوب الانصاری رضی اللّٰه عنه' رقم الحدیث:373 المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه: محمد' رقم الحدیث:7756 المعجم الکبیر للطبرانی' باب الخاء' باب من اسمه خزیمۃ' عطاء بن یزید اللیثی' رقم الحدیث:3847

باب 43: اس روایت کا تذکرہ جو پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی ممانعت کے بعد اس کی اجازت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے جو "مجمل" ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے

جو شخص علم میں کمال نہیں رکھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے قبلہ کی طرف رُخ کرنا' ہر پیشاب کرنے والے شخص کے لئے جائز ہے' خواہ وہ کسی بھی جگہ پر ہو اور جو شخص علم کا فہم نہیں رکھتا اور "مفسر" اور مجمل کے درمیان تمیز نہیں کرسکتا۔ وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فعل آپ کی اس ممانعت کو منسوخ کرتا ہے' جو آپ ﷺ نے پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کرنے کے بارے میں ارشاد فرمائی ہے:

58 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- وہب ابن جریر بن حازم -- اپنے والد کے حوالے سے -- محمد بن اسحاق -- ابان بن صالح -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم قبلہ کی طرف رخ کرکے پیشاب کریں' پھر میں نے آپ ﷺ کو وصال سے ایک سال پہلے قبلہ کی طرف رخ کرکے (قضائے حاجت کرتے ہوئے) دیکھا۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْخَبَرَيْنِ اللَّذَيْنِ ذَكَرْتُهُمَا فِي الْبَابَيْنِ الْمُتَقَدِّمَيْنِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَهَى عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ وَاسْتِدْبَارِهَا عِنْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّحَارِي، وَالْمَوَاضِعِ اللَّوَاتِي لَا سُتْرَةَ فِيهَا، وَاَنَّ الرُّخْصَةَ فِي ذٰلِكَ فِي الْكُنُفِ وَالْمَوَاضِعِ الَّتِي فِيهَا بَيْنَ الْمُتَغَوِّطِ وَالْبَائِلِ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ حَائِطٌ اَوْ سُتْرَةٌ

باب 44: اس روایت کا تذکرہ جو ان سابقہ دو ابواب میں' میری ذکرکردہ روایات کی وضاحت کرتی ہے

حدیث **58**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء من الرخصة فی ذلك' رقم الحدیث: **9** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب الرخصة فی ذلك' رقم الحدیث: **12** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب الرخصة فی ذلك فی الکنیف' رقم الحدیث: **323** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **502** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب الاستطابة' ذکر خبر اوهم من لم یحکم صناعة الحدیث انه ناسخ للزجر' رقم الحدیث: **1436** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراهة' باب استقبال القبلة بالفروج للغائط والبول' رقم الحدیث: **4366** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب استقبال القبلة فی الخلاء' رقم الحدیث: **136** 'مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه' رقم الحدیث: **14608**

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے کھلی جگہ پر اور ایسے مقامات پر جہاں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے وہاں پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنے سے منع کیا ہے اور آپ نے بیت الخلاء میں یا وہ جگہ جہاں پاخانہ یا پیشاب کرنے والا شخص اور قبلہ کے درمیان کوئی دیوار یا کوئی اور رکاوٹ حاصل ہوتی ہے وہاں اس کی اجازت دی ہے۔

59 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْبَغْدَادِيُّ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثَنَا أَبُو هِشَامٍ يَعْنِي الْمَخْزُومِيَّ، ثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَجْلَانَ قَالَ بُنْدَارٌ فِي حَدِيثِهِ قَالَ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ، وَقَالَ الْآخَرُونَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ ابْنَةِ عُمَرَ فَصَعِدْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَأَشْرَفْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ عَلَى خَلَائِهِ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُتَوَجِّهًا نَحْوَ الشَّامِ

هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَفِي خَبَرِ أَبِي هِشَامٍ: مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید -- عبید اللہ کے حوالے سے -- نصر بن علی الجہضمی -- عبد الاعلیٰ -- عبید اللہ -- محمد بن معاویہ بغدادی -- ہشیم -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن ولید -- عبد الوہاب ثقفی -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن عبد اللہ مخزومی -- ابوہشام مخزومی -- وہیب -- عبید اللہ کے حوالے سے اور یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ -- احمد بن عبد اللہ بن عبد الرحیم برقی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- ابن عجلان -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- اپنے چچا واسع بن حبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ میں گھر کی چھت پر چڑھا تو وہاں مجھے نبی اکرم ﷺ نظر آئے۔ آپ بیت الخلاء میں قبلہ کی طرف پیٹھ کر کے اور شام کی طرف رخ کر کے (قضائے حاجت کر رہے تھے)

روایت کے یہ الفاظ عبد الاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں' جبکہ ابوہشام کی روایت میں یہ الفاظ ہیں' ' قبلہ کی طرف رخ کر کے ' '

60 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ

اَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلٰى، اِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَاءِ، فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- صفوان بن عیسیٰ -- حسن بن ذکوان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) مروان الاصفر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنی سواری کو بٹھایا اور پھر اس کی طرف منہ کر کے بیٹھ کے پیشاب کرنے لگے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اس بات سے منع نہیں کیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اس بات سے کھلی فضا میں منع کیا گیا ہے' لیکن جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی ایسی چیز ہو' جو تمہیں اوٹ میں کر لے' تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ قَائِمًا

باب 45: کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

61 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، ثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- ابوعوانہ -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- اعمش -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- بشر بن خالد عسکری -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سلیمان -- اعمش -- ابووائل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے اور آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' پھر آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کر لیا۔

62 - سندِ حدیث: ثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، اَنَا اَبُوْ حَازِمٍ قَالَ:

61: علامہ عینی لکھتے ہیں اس مسئلے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ابن المنذر بیان کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ' ان کے صاحبزادے' زید بن ثابت' سہیل بن سعد رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات ثابت ہے کہ یہ حضرات کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے۔ (تابعین میں سے) سعید بن مسیب' عروہ' محمد بن سیرین' زید بن الاصم' عبیدہ سلیمانی' ابراہیم نخعی' حکم' شعبی' احمد اور دیگر اہل علم نے اسے جائز قرار دیا ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر کوئی ایسی جگہ ہو جہاں انسان کے اپنے اوپر چھینٹے پڑنے کا ڈر نہ ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ورنہ مکروہ ہے لیکن عام اہل علم نے کسی عذر کے بغیر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے لیکن یہ کراہت تحریمی نہیں ہے' بلکہ تنزیہی ہے۔

متن حدیث: رَاَيْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَبُوْلُ قَائِمًا، فَاِنَّهُ تُحُدِّثَ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: قَدْ رَاَيْتُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي فَعَلَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- نصر بن علی -- فضیل بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوحازم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر پیشاب کرتے دیکھا۔ جب ان سے یہ بات دریافت کی گئی تو انہوں نے یہ بات بتائی۔ میں نے اس ہستی کو یہ عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے جو مجھ سے بہتر ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَفْرِيجِ الرِّجْلَيْنِ عِنْدَ الْبَوْلِ قَائِمًا، اِذْ هُوَ اَحْرٰى اَنْ لَّا يُنْشَرَ الْبَوْلُ عَلَى الْفَخِذَيْنِ وَالسَّاقَيْنِ

باب 46: کھڑے ہو کر پیشاب کرتے وقت پاؤں کو کشادہ کرنا مستحب ہے

کیونکہ یہ اس بات کے زیادہ مناسب ہے کہ اس طرح زانو یا پنڈلیوں پر پیشاب نہیں پھیلے گا۔

63 - سند حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ، وَعَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى عَلٰى سُبَاطَةِ بَنِي فُلَانٍ، فَفَرَّجَ رِجْلَيْهِ وَبَالَ قَائِمًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی -- یونس بن محمد -- حماد بن سلمہ -- حماد بن ابوسلیمان اور عاصم بن بہدلہ -- ابووائل کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوفلاں کے کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی ٹانگوں کو کشادہ کیا اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَسْمِيَةِ الْبَائِلِ مُهْرِيقًا لِلْمَاءِ

باب 47: پیشاب کرنے والے کو ''پانی بہانے والے'' کا نام دینا مکروہ ہے

64 - سند حدیث: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، وَابْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ فِي الشِّعْبِ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ الْمَاءَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ابراہیم بن عقبہ -- ابن ابوحرملہ -- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حدیث **63**: مسند عبد بن حميد' مغيرة بن شعبة رضي الله عنه' رقم الحديث: **398** 'المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' من اسمه مغيرة' ابو وائل شقيق بن سلمة' رقم الحديث: **17745**

نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ کی رات گھاٹی میں پیشاب کیا۔ یہاں راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں: ''کہ انہوں نے پانی بہایا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الطِّسَاسِ

باب 48: طشت میں پیشاب کرنے کی اجازت

65 - سندِحدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ يَعْنِي ابْنَ اَخْضَرَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى صَدْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ فَبَالَ فِيهَا، ثُمَّ مَالَ فَمَاتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- سلیم بن اخضر -- ابن عون -- ابراہیم -- اسود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے سینے کے ساتھ ٹیک دی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ایک طشت منگوایا اور اس میں پیشاب کیا' پھر آپ ایک طرف جھک گئے اور وصال فرما گئے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ الَّذِي لَا يَجْرِي

وَفِي نَهْيِهِ عَنْ ذٰلِكَ دِلَالَةٌ عَلٰى اِبَاحَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الْجَارِي

باب 49: ایسا ٹھہرا پانی جو بہتا نہ ہو اس میں پیشاب کرنے کی ممانعت

اور اس کی ممانعت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مباح ہے

66 - سندِحدیث: ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ هُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ

حدیث**65**: صحيح البخاري' كتاب الوصايا' باب الوصايا وقول النبي صلى الله عليه وسلم : " وصية' رقم الحديث: **2609**' صحيح مسلم' كتاب الوصية' باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه' رقم الحديث: **3173** 'صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان المصطفي صلى الله عليه' رقم الحديث: **6707** 'سنن ابن ماجه' كتاب الجنائز' باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **1621** 'السنن الصغرى' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' البول في الطست' رقم الحديث: **33** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الوصايا' هل اوصى النبي صلى الله عليه وسلم ؟' رقم الحديث: **6258** 'الشمائل المحمدية للترمذي' باب : ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:

اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ، ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِیُّ: فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ یَغْتَسِلُ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان بن عیینہ--ایوب سختیانی--محمد بن سیرین--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور ابوزناد--اعرج کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابوالزناد--موسیٰ بن ابوعثمان--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی شخص ایسے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے' جو بہتا نہ ہو' کیونکہ اس نے پھر اسی میں غسل کرنا ہوگا''۔

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے کہ پھر اس نے اسی میں غسل کرنا ہوگا''۔

بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّغَوُّطِ عَلٰی طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْنَ وَظِلِّهِمُ الَّذِیْ هُوَ مَجَالِسُهُمْ

باب 50: مسلمانوں کے راستے میں اور ان کے سائے کی اس جگہ جہاں وہ بیٹھتے ہوں وہاں پاخانہ کرنے کی ممانعت

67 - سندِحدیث: ثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ، ثَنَا اِسْمَاعِیْلُ، ثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

حدیث 66: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب البول فی الماء الدائم' رقم الحدیث: 236 'صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب النهی عن البول فی الماء الراکد' رقم الحدیث: 450 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب المیاه' ذکر الزجر عن البول فی الماء الذی دون القلتین ثم الوضوء' رقم الحدیث: 1267 'سنن الدارمی' کتاب الطهارة' باب الوضوء من الماء الراکد' رقم الحدیث: 764 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب البول فی الماء الراکد' رقم الحدیث: 63 'الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب کراهیة البول فی الماء الراکد' رقم الحدیث: 66 ' السنن الصغرٰی' کتاب الطهارة' ذکر الفطرة' باب الماء الدائم' رقم الحدیث: 57 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب البول فی الماء الدائم' رقم الحدیث: 291 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' من کان یکره ان یبول فی الماء الراکد' رقم الحدیث: 1486 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الطهارة' الماء الدائم' رقم الحدیث: 55 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الماء یقع فیه النجاسة' رقم الحدیث: 11 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: 7357 'مسند الشافعی' ومن کتاب اختلاف الحدیث وترك المعاد منها' رقم الحدیث: 745 'مسند الحمیدی' احادیث ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: 938 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند ابی هریرة' رقم الحدیث: 5939

[67] کسی کوئیں کے کنارے پر یا حوض کے کنارے پر یا چشمے کے کنارے پر یا پانی میں خواہ وہ بہتا ہوا ہی کیوں نہ ہو' یا کسی دھات پر' یا پھلدار درخت کے نیچے یا کسی پیداوار والے کھیت میں' یا کسی ایسے سائے کی جگہ پر جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے ہوں یا قبرستان میں یا راستے میں یا جہاں جانور باندھے جاتے ہیں' غرضیکہ ایسی کوئی بھی جگہ جہاں پیشاب یا پاخانہ کرنے سے لوگوں کو تکلیف ہو ایسی جگہ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا اللَّعْنَتَیْنِ اَوِ اللَّعَّانَیْنِ. قِیْلَ: وَمَا ھُمَا؟ قَالَ: اَلَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ ظِلِّھِمْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: وَاِنَّمَا اسْتَدْلَلْتُ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِقَوْلِہٖ: اَوْ ظِلِّھِمْ: الظِّلَّ الَّذِیْ یَسْتَظِلُّوْنَ بِہٖ اِذَا جَلَسُوْا مَجَالِسَھُمْ، بِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِہٖ فِیْ حَاجَتِہٖ ھَدَفًا اَوْ حَائِشَ نَخْلٍ اِذِ الْھَدَفُ ھُوَ الْحَائِطُ، وَالْحَائِشُ مِنَ النَّخْلِ النَّخَلَاتُ الْمُجْتَمِعَاتُ، وَاِنَّمَا سُمِّیَ الْبُسْتَانُ حَائِشًا لِکَثْرَۃِ اَشْجَارِہٖ، وَلَا یَکَادُ الْھَدَفُ یَکُوْنُ اِلَّا وَلَہٗ ظِلٌّ اِلَّا وَقْتَ اسْتِوَاءِ الشَّمْسِ، فَاَمَّا الْحَائِشُ مِنَ النَّخْلِ فَلَا یَکُوْنُ وَقْتٌ مِنَ الْاَوْقَاتِ بِالنَّھَارِ اِلَّا وَلَھَا ظِلٌّ، وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یَسْتَتِرَ الْاِنْسَانُ فِی الْغَائِطِ بِالْھَدَفِ وَالْحَائِشِ وَاِنْ کَانَ لَھُمَا ظِلٌّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل-- علاء بن عبدالرحمٰن-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

دوطرح کی لعنتوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) لعنت کرنے والی چیزوں سے بچنے کی کوشش کرو! عرض کی گئی: وہ دونوں چیزیں کون سی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک یہ ہے کہ آدمی لوگوں کے راستے میں قضائے حاجت کرے یا یہ ہے کہ لوگوں کے سائے میں (یعنی سائے میں بیٹھنے کی جگہ پر) قضائے حاجت کرے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے اس سے یہ استدلال کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''یا ان کے سائے میں'' اس سے مراد وہ سایہ ہے' جس میں لوگ بیٹھتے ہوں۔ اس وقت جب وہ بیٹھنے لگتے ہیں اور اس کی دلیل عبداللہ بن جعفر کی نقل کردہ روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ قضائے حاجت کے وقت کسی ٹیلے یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ میں ہو جائیں۔

''الحائش'' کا مطلب کھجوروں کا جھنڈ ہے۔ کھجوروں کے باغ کو بھی ''الحائش'' اس لئے کہا جاتا ہے' کیونکہ اس میں درخت زیادہ ہوتے ہیں اور جو بھی چیز ہدف ہو (یعنی بلند یا اوٹ ہو) اس کا سایہ بھی ضرور ہوتا ہے۔ البتہ جب سورج عین دوپہر کے وقت آسمان کے درمیان میں ہو' اس وقت نہیں ہوتا' تو جہاں تک کھجوروں کے جھنڈ کا تعلق ہے' تو دن کے ہر وقت میں اس کا کوئی نہ کوئی سایہ ضرور ہوتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آدمی قضائے حاجت کے وقت کسی اونچی چیز یا کھجوروں کے جھنڈ کی اوٹ اختیار کرے' اگرچہ ان دونوں کا سایہ موجود ہو۔

حدیث67: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب النھی عن التخلی فی الطرق' رقم الحدیث: 423 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب الاستطابۃ' ذکر الزجر عن البول فی طرق الناس وافنیتھم' رقم الحدیث: 1431 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطھارۃ' واما حدیث عائشۃ' رقم الحدیث: 613 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب المواضع التی نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن البول' رقم الحدیث: 23 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: 8672 'مسند ابی یعلی الموصلی' شھر بن حوشب' رقم الحدیث: 6350

بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ

باب 51: دائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو چھونے کی ممانعت

68 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم --عیسیٰ بن یونس --معمر بن راشد --یحییٰ بن ابوکثیر --عبداللہ بن ابوقتادہ --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص پیشاب کرے' تو اپنی شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے''۔

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمُتَوَضَّأ

باب 52: بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت مردود شیطان سے پناہ مانگنا

69 - سندِ حدیث: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ،

حدیث 68: صحیح البخاری' كتاب الوضوء' باب النهي عن الاستنجاء باليمين' رقم الحديث: 151 'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب النهي عن الاستنجاء باليمين' رقم الحديث: 419 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاستطابة' ذكر البيان بان هذا الفعل انما زجر عنه عند مسح الرجل' رقم الحديث: 1450 'سنن الدارمي' ومن كتاب الاشربة' باب من شرب بنفس واحد' رقم الحديث: 2096 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء' رقم الحديث: 29 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب كراهة مس الذكر باليمين' رقم الحديث: 308 ' السنن الصغرىٰ' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة' رقم الحديث: 24 'السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب الطهارة' النهي عن اخذ الذكر باليمين عند البول' رقم الحديث: 28 'مسند الطيالسي' احاديث ابي قتادة' رقم الحديث: 615

68: اصل مسئلہ یہ ہے کہ شرم گاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا مطلقاً منع ہے؟ یا یہ ممانعت صرف استنجاء کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے؟ اگر یہ ممانعت استنجاء کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے' تو اس کا حکم کیا ہے؟ حرام یا مکروہ؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ منقول ہے کہ شرم گاہ کو چھونا مطلقاً ممنوع ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک یہ ممانعت استنجاء کے وقت کے ساتھ مخصوص ہے یعنی دائیں ہاتھ کے ذریعے پتھر استعمال کرنا' شرم گاہ کو دھونا منع ہے۔

احناف میں سے ابن نجیم اسے حرام قرار دیتے ہیں۔

قاضی شوکانی اور داؤد ظاہری بھی اسے حرام قرار دیتے ہیں لیکن حیرانگی کی بات یہ ہے کہ ان کے نزدیک عورت پیشاب کرنے کے دوران دائیں ہاتھ سے اپنی شرم گاہ کو چھو سکتی ہے۔

ثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، ثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ اَيْضًا قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ يُحَدِّثُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا دَخَلَهَا اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ

هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، غَيْرُ اَنَّهُ قَالَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ، وَكَذَا قَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار --عبدالرحمٰن بن مہدی اور محمد بن جعفر --شعبہ --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --خالد بن حارث --شعبہ --یحییٰ بن حکیم --ابن ابوعدی --شعبہ --یحییٰ بن حکیم --ابوداؤد --شعبہ --قتادہ --نضر بن انس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث69: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء' رقم الحديث: 5 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء' رقم الحديث: 294 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاستطابة' ذكر ما يقول المرء عند دخوله الحشائش' رقم الحديث: 1422 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: 618 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الطهارات' ما يقول الرجل اذا دخل الخلاء' رقم الحديث: 2 'السنن الكبرٰى للنسائی' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول اذا دخل الخلاء' رقم الحديث: 9565 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث زيد بن ارقم' رقم الحديث: 18889 'مسند الطيالسی' ما اسند زيد بن ارقم' رقم الحديث: 707 'مسند ابی يعلی الموصلی' بقية حديث زيد بن ارقم' رقم الحديث: 7058

69: رفع حاجت کے شرعی آداب کیا ہیں؟

اس بارے میں ایک دعا تو وہ ہے' جسے امام ابن خزیمہ رحمتہ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا حدیث میں نقل کیا ہے' تاہم حافظ ابن حجر نقل کرتے ہیں' عمری نے اپنی سند کے ہمراہ اس دعا کو حدیث قولی کے طور پر یوں نقل کیا ہے:

جب تم بیت الخلاء میں داخل ہونے لگو تو یہ دعا پڑھے:

بسم الله اعوذ بالله من الخبث والخبائث

''اللہ کے نام (کی برکت) کے ساتھ میں خبیث مذکر ومؤنث شیاطین سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔''

تاہم عمری کی اس روایت کے علاوہ کسی اور روایت میں اس دعا کے آغاز میں بسم اللہ کا لفظ شامل نہیں ہے۔[2]

شیخ دیبان تحریر کرتے ہیں اس روایت کی سند میں عبدالعزیز بن صہیب موجود ہیں اور ان سے نو محدثین نے یہ روایت نقل کی ہے لیکن ان تمام راویوں میں سے کسی ایک نے بھی اس دعا کے آغاز میں تسمیہ کا ذکر نہیں کیا' وہ محدثین یہ ہیں:

شعبہ' حماد بن زید' ہشیم بن بشیر' اسماعیل بن علیہ' حماد بن سلمہ' عبدالوارث' زکریا بن یحییٰ' حماد بن واقد اور سعید بن زید۔[3]

امام ابن ابی شیبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو داخلے کے وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحات پر بسم اللہ اللهم انی اعوذبك من الخبث و الخبائث

حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جب کوئی شخص بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھ لے تو جنات کی نگاہوں اور اولاد آدم کی شرم گاہوں کے درمیان پردہ حائل ہو جاتا ہے۔

فاضل مصنف نے جو دعا نقل کی ہے اس کے مستحب ہونے پر فقہاء کا اتفاق ہے۔امام نووی تحریر کرتے ہیں اس بارے میں عمارت اور صحرا کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے۔

یہاں ایک اہم سوال یہ سامنے آتا ہے کہ آیا یہ دعا کسی مخصوص مقام یعنی تعمیر شدہ بیت الخلاء کے ساتھ مخصوص ہے یا کھلے مقام پر بھی یہ دعا پڑھی جائے گی'

حافظ ابن حجر لکھتے ہیں یہاں دو سوالات ہیں' کیا یہ دعا مروجہ بیت الخلاء کے لیے مخصوص ہے' کیونکہ وہاں شیاطین حاضر ہوتے ہیں جیسا کہ سنن میں مذکور شدہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث سے واضح ہوتا ہے یا اگر کوئی شخص اپنے گھر کے کسی کونے میں (یعنی رہائشی حصے میں) پیشاب کے لیے مخصوص برتن میں پیشاب کرنے لگے تو وہاں بھی یہ دعا پڑھے گا؟ زیادہ صحیح قول یہ ہے کہ جہاں بھی رفع حاجت کا ارادہ ہو' یہ دعا پڑھی جائے گی۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اس دعا کو کس وقت پڑھا جائے گا جو لوگ ایسی حالت میں اللہ کے ذکر کو مکروہ قرار دیتے ہیں' ان کے نزدیک مروجہ بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھی جائے گی اور اگر کوئی شخص کسی کھلے مقام پر ہو' تو کپڑے اُتارنے سے پہلے یہ دعا پڑھے گا اگر کوئی شخص مخصوص وقت میں دعا پڑھنا بھول جاتا ہے' تو بعد میں دل میں یہ دعا پڑھے:

محدثین نے بیت الخلاء سے باہر آنے کے وقت کی دعائیں بھی نقل کی ہیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب رفع حاجت کے بعد باہر تشریف لاتے تو یہ لفظ کہتے:

غفرانك (اے اللہ! میں تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں)

چاروں مذاہب کے فقہاء نے بھی اسے مستحب قرار دیا ہے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں' قضائے حاجت کے بعد اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا اس لیے ضروری ہے' کیونکہ اس دوران انسان اللہ کا ذکر نہیں کر سکا اور اس کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان اپنی اس غلطی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں' جن کا وہ صحیح طور پر شکر ادا نہیں کر سکا جیسے اللہ تعالیٰ نے اسے کھانے کے لیے مختلف نعمتیں عطا کی ہیں پھر جب انسان نے انہیں کھا لیا تو صحیح طور پر ہضم ہو گئیں اس کے نتیجے میں اس کے بدن کو طاقت اور قوت حاصل ہوئی (ملخص)

بعض روایات میں قضائے حاجت کے بعد ''الحمد'' پڑھنے کا ذکر بھی موجود ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا پڑھی:

الحمدلله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی .

''اللہ کی ذات تمام تر تعریفوں کی مستحق ہے' جس نے مجھ سے غلاظت دُور کی اور مجھے عافیت عطا کی۔''

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہیں' جب وہ قضائے حاجت سے واپس آتے تو یہی دعا پڑھتے۔

اسی طرح کی روایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی منقول ہے جبکہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول روایت میں ''اذھب'' کی بجائے ''اماط'' کا لفظ موجود ہے۔

بیشک ان جگہوں' یعنی بیت الخلاء میں' شیاطین وغیرہ موجود ہوتے ہیں' تو جب کوئی شخص اس میں داخل ہو' تو وہ یہ پڑھ لے۔

''اے اللہ! میں خبث (مذکر شیاطین) اور خبائث (یعنی مؤنث شیاطین) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں' تاہم انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ روایت نضر بن انس سے منقول ہیں۔

اسی طرح یحییٰ بن حکیم نے ابن ابوعدی کے حوالے سے نضر بن انس سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

بَابُ اِعْدَادِ الْاَحْجَارِ لِلاسْتِنْجَاءِ عِنْدَ اِتْيَانِ الْغَائِطِ

باب 53: پاخانہ کے لئے جاتے ہوئے استنجاء کے لئے پتھر تیار رکھنا

70 - سندِحدیث: ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَبَرَّزَ فَقَالَ: ائْتِنِيْ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ لَهٗ حَجَرَيْنِ وَرَوْثَةَ حِمَارٍ، فَاَمْسَكَ الْحَجَرَيْنِ وَطَرَحَ الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: هِيَ رِجْسٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- زیاد بن حسن بن فرات -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) -- عبدالرحمٰن بن اسود -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا' تو ارشاد فرمایا: میرے پاس تین پتھر لے کے آؤ (راوی کہتے ہیں) تو مجھے دو پتھر اور گدھے کی (خشک) لید ملی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر لے لئے اور لید کو پھینک دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ گندگی ہے۔

☆☆☆

حدیث**70**: مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **3930** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الاستنجاء بالحجارة' رقم الحديث: **312** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الاستجمار' رقم الحديث: **445** 'البحر الزخار مسند البزار' ابو اسحاق' رقم الحديث: **1425** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **5741** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' ومن مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' الاختلاف عن ابي اسحاق السبيعي في حديث عبد الله ان النبي' رقم الحديث: **9767**

حديث**71**: سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب كراهية الكلام عند الحاجة' رقم الحديث: **14** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' النهي للمتغوطين ان يتحدثا' رقم الحديث: **36** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' رقم الحديث: **11099** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **508**

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُحَادَثَةِ عَلَى الْغَائِطِ

باب 54: قضائے حاجت کے وقت بات چیت کرنے کی ممانعت

71 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ؛ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي الْوَرَّاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ هِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

توضیحِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ، هٰذَا الشَّيْخُ هُوَ عِيَاضُ بْنُ هِلَالٍ رَوٰى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ غَيْرَ حَدِيْثٍ، وَاَحْسَبُ الْوَهْمَ مِنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حِيْنَ قَالَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- عکرمہ بن عمار -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ہلال بن عیاض (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) - حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

دو شخص ایسی حالت میں قضائے حاجت کے لئے نہ جائیں کہ انہوں نے اپنی شرم گاہ سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کر رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات پر ناراض ہوتا ہے۔

یہاں دوسری سند ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہی صحیح ہے۔ یہ شیخ عیاض بن ہلال ہے اس کے حوالے سے یحییٰ بن ابوکثیر نے کئی روایات نقل کی ہیں اور میرے خیال میں اس روایت میں وہم عکرمہ بن عمار نامی راوی کو ہوا ہے جو انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ ہلال بن عیاض راوی سے منقول ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَظَرِ الْمُسْلِمِ اِلٰى عَوْرَةِ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ

باب 55: مسلمان کا دوسرے مسلمان کی شرمگاہ کی طرف دیکھنے کی ممانعت

72 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا تَنْظُرُ الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ، وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَلَا تُفْضِي الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک -- ضحاک بن عثمان -- زید بن اسلم -- عبدالرحمٰن بن ابوسعید -- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرم گاہ کی طرف نہ دیکھے۔ کوئی مرد کسی مرد کے ساتھ (لباس پہنے بغیر) ایک چادر میں نہ لیٹے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں (بغیر لباس پہنے) نہ لیٹے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ رَدِّ السَّلَامِ يُسَلَّمُ عَلَى الْبَائِلِ

باب 56: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے اسے سلام کا جواب دینے کی کراہت

73 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ اَحْمَدَ يَعْنِيْ الزُّبَيْرِىَّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوداؤد حفری -- سفیان -- محمد بن بشار -- ابواحمد زبیری -- سفیان ثوری -- ضحاک بن عثمان -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پیشاب کر رہے تھے۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

حدیث **72**: الجامع للترمذی' ابواب الادب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب فی کراهية مباشرة الرجال الرجال والمراة المراة' رقم الحديث: **2788** 'سنن ابی داؤد' کتاب الحمام' باب ما جاء فی التعری' رقم الحديث: **3520** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب النهی ان يری عورة اخيه' رقم الحديث: **659** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' کتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **511** 'مصنف ابن ابی شيبة' کتاب الطهارات' من كره ان ترى عورته' رقم الحديث: **1120** 'السنن الكبرٰى للنسائی' کتاب عشرة النساء' نظر المراة الى عرية المراة' رقم الحديث: **8949** 'مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحديث: **2749** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعيد الخدری رضی اللہ عنه' رقم الحديث: **11395** 'مسند ابی يعلى الموصلی' من مسند ابی سعيد الخدری' رقم الحديث: **1098** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الطاء' من اسمه طالب' رقم الحديث: **3769** 'المعجم الكبير للطبرانی' من اسمه زرارة' وما اسند ابو سعيد الخدری رضی اللہ عنه' رقم الحديث: **5298**

حدیث **73**: صحيح مسلم' کتاب الحيض' باب التيمم' رقم الحديث: **581** ' الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب فی كراهية رد السلام غير متوضء' رقم الحديث: **86** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب ايرد السلام وهو يبول' رقم الحديث: **15** 'السنن الصغرٰى' کتاب الطهارة' ذكر الفطرة' السلام على من يبول' رقم الحديث: **37**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْاَحْجَارِ

ابواب کا مجموعہ: پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنا

بَابُ الْاَمْرِ بِالِاسْتِطَابَةِ بِالْاَحْجَارِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الِاسْتِطَابَةَ بِالْاَحْجَارِ يُجْزِئُ دُوْنَ الْمَاءِ

باب **57**: پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم ہونا

اوراس بات کی دلیل کہ پانی استعمال کیے بغیر صرف پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنا جائز ہے۔[1]

74 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

---

[1] لفظ استنجاء کالغوی معنی نجو یعنی غلاظت کو زائل کرنا ہے۔ اس کے دو طریقے ہیں: پانی کے ذریعے غلاظت کو صاف کیا جائے یا پتھر کے ذریعے اسے صاف کیا جائے۔ اگر پتھر استعمال کیا جائے تو اس کے لئے لفظ استجمار استعمال ہوتا ہے۔ احناف اس بات کے قائل ہیں' عام حالت میں جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہیں کرتی ہے اس وقت استنجاء کرنا خواتین اور مردوں دونوں کے لئے سنتِ مؤکدہ ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی کے ساتھ ایسا کیا ہے لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے اور اس کی مقدار ایک درہم جتنی ہو تو اب پانی کے ذریعے اسے زائل کرنا واجب ہے اور اگر مخرج سے تجاوز کرنے والی نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ ہو پھر پانی یا کسی اور مائع چیز کے ذریعے اسے زائل کرنا فرض ہے جبکہ احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء کے نزدیک استنجاء کرنا واجب ہے۔

حدیث **(74)** فقہائے احناف اور فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں۔ استنجاء کرتے ہوئے تین پتھروں کا استعمال مستحب ہے، واجب نہیں ہے اگر تین پتھروں سے کم کے ذریعے بھی پاکیزگی حاصل ہو سکتی ہے' تو تین سے کم پتھر استعمال کرنا بھی جائز ہے۔ اصل حکم یہ ہے' نجاست صاف ہو جائے۔

جبکہ شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: نجاست کو صاف کرنے کے ہمراہ تین کی تعداد پوری کرنا بھی واجب ہے۔

حدیث **74**: صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب الاستطابة' رقم الحديث: **411** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب الاستنجاء بالحجارة' رقم الحديث: **17** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة' رقم الحديث: **6** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الاستنجاء بالحجارة' رقم الحديث: **314** 'السنن الصغرٰى' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' النهي عن الاكتفاء في الاستطابة باقل من ثلاثة احجار' رقم الحديث: **41** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الطهارة' ذكر نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الاستطابة باليمين' رقم الحديث: **40** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في استقبال القبلة بالغائط والبول' رقم الحديث: **1582** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب الاستنجاء' رقم الحديث: **122** 'مسند احمد بن حنبل' حديث سلمان الفارسي' رقم الحديث: **23098** 'مسند الطيالسي' سلمان رحمه الله' رقم الحديث: **682** 'البحر الزخار مسند البزار' حديث سلمان' رقم الحديث: **2184** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ما اسند سلمان' عبد الرحمن بن يزيد النخعي' رقم الحديث: **5954**

متن حدیث: قَالَ لَهُ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانُوا يَسْتَهْزِئُونَ بِهِ اِنِّي اَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ: اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَّلَا عَظْمٌ غَيْرَ اَنَّ الدَّوْرَقِيَّ قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ لِسَلْمَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ -- وکیع -- اعمش -- ابراہیم -- عبدالرحمٰن بن یزید کے حوالے سے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے ان سے کہا' اصل میں وہ لوگ ان کا مذاق اڑانا چاہتے تھے کہ ہم نے یہ بات نوٹ کی ہے کہ آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھایا ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور ہم دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کریں اور تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کریں۔ ان پتھروں میں گوبر یا ہڈی نہیں ہونی چاہئے۔

دورقی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ ''بعض مشرکین نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِطَابَةِ بِالْاَحْجَارِ وِتْرًا لَا شَفْعًا

باب 58: جفت کی بجائے طاق تعداد میں پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کا حکم ہونا

75 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ، اَيْضًا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، وَمَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ

حدیث**75**:صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب الاستنثار في الوضوء' رقم الحديث:**158** 'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب الايتار في الاستنثار والاستجمار' رقم الحديث:**375** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاستطابة' ذكر العلة التي من اجلها امر بهذا الامر' رقم الحديث:**1454** 'موطا مالك' كتاب الطهارة' باب العمل في الوضوء' رقم الحديث:**33** ' سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب في الاستنشاق والاستجمار' رقم الحديث:**737** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' المبالغة في الاستنشاق والاستنثار' رقم الحديث:**406** 'السنن الصغرىٰ' سؤر الهرة' صفة الوضوء' الامر بالاستنثار' رقم الحديث:**87** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب الطهارة' الامر بالاستنثار' رقم الحديث:**93** ' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' من يامر بالاستنشاق' رقم الحديث:**277** ' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث:**7062** ' مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث:**928** ' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى' رقم الحديث:**275** 'المعجم الصغير للطبراني' من اسمه احمد' رقم الحديث:**127** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث:**2278**

توضیح مصنف: وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ.
سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: سُئِلَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْنٰى قَوْلِهِ: وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ قَالَ: فَسَكَتَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، فَقِيْلَ لَهُ اَتَرْضٰى بِمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قَالَ: وَمَا قَالَ مَالِكٌ؟ قِيْلَ: قَالَ مَالِكٌ: اَلِاسْتِجْمَارُ اَلِاسْتِطَابَةُ بِالْاَحْجَارِ، فَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَالِكٍ كَمَا قَالَ الْاَوَّلُ:

وَابْنُ اللَّبُوْنِ اِذَا مَا لُزَّ فِيْ قَرَنٍ لَمْ يَسْتَطِعْ صَوْلَةَ الْبُزْلِ الْقَنَاعِيسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس بن یزید -- یونس -- ابن وہب -- امام مالک -- عتبہ بن عبداللہ -- ابن مبارک -- یونس -- یحییٰ بن حکیم -- عثمان بن عمر -- یونس -- مالک -- ابن شہاب زہری -- ابوادریس خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص وضو کرے' وہ ناک میں بھی پانی ڈالے اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) ڈھیلے استعمال کرے' تو وہ طاق تعداد میں (ڈھیلے استعمال) کرے۔

ابن مبارک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابوادریس خولانی نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن عیینہ سے روایت کے ان الفاظ کے بارے میں دریافت کیا گیا:

''اور جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق تعداد میں کرے''۔

راوی کہتے ہیں: تو ابن عیینہ خاموش رہے۔ ان سے دریافت کیا گیا: کیا آپ کو وہ بات پسند نہیں ہے' جو امام مالک نے بیان کی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: امام مالک نے کیا کہا ہے' تو انہیں بتایا گیا کہ امام مالک نے یہ کہا ہے: استجمار کا مطلب پتھر کے ذریعے طہارت حاصل کرنا ہے' تو ابن عیینہ بولے: میری اور امام مالک کی مثال اسی طرح ہے' جس طرح پہلے لوگوں میں سے کسی نے یہ شعر کہا ہے۔

''جب اونٹنی کے بچے کو پہاڑ کی چوٹی پر روک دیا جائے' تو وہ بھاری بھرکم پہاڑی بکروں کا مقابلہ نہیں کرسکتا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالِاسْتِطَابَةِ وِتْرًا

هُوَ الْوِتْرُ الَّذِيْ يَزِيْدُ عَلَى الْوَاحِدِ، الثَّلَاثُ فَمَا فَوْقَهُ مِنَ الْوِتْرِ، اِذِ الْوَاحِدُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْوِتْرِ، وَالِاسْتِطَابَةُ بِحَجَرٍ وَاحِدٍ غَيْرُ مُجْزِيَةٍ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَنْ لَا يُكْتَفٰى بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فِي الِاسْتِطَابَةِ

باب 59: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ طاق تعداد کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کا حکم

اس صورت میں ہے جب وہ طاق تعداد ایک سے زیادہ ہو۔ وہ تین ہوں یا ایک سے زیادہ طاق تعداد ہو

کیونکہ بعض اوقات ''ایک'' پر بھی لفظ ''طاق'' کا اطلاق ہوتا ہے اور صرف ''ایک'' پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء نہ کیا جائے۔

76 - سندِحدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ ثَلَاثًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- یعقوب بن ابراہیم -- عیسیٰ بن یونس -- اعمش -- ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- سفیان -- اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے تو اسے تین ڈھیلے استعمال کرنے چاہئیں''۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِالْوِتْرِ فِي الِاسْتِطَابَةِ أَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا أَمْرُ إِيجَابٍ

وَأَنَّ مَنِ اسْتَطَابَ بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ بِشَفْعٍ لَا بِوِتْرٍ غَيْرُ عَاصٍ فِي فِعْلِهِ، إِذْ تَارِكُ الِاسْتِحْبَابِ غَيْرِ الْإِيجَابِ تَارِكُ فَضِيلَةٍ لَا فَرِيضَةٍ

باب 60: اس بات کا تذکرہ کہ پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے طاق تعداد کا حکم ہونا استحباب کے طور پر ہے ایجاب کے طور پر نہیں ہے

اور جو شخص تین سے زیادہ تعداد میں جفت پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کر لیتا ہے وہ طاق پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل نہیں کرتا، تو وہ اپنے اس طرزِ عمل کی وجہ سے گناہ گار شمار نہیں ہوگا کیونکہ ایسی چیز جو واجب نہ ہو اور مستحب ہو۔ اسے ترک کرنے والا شخص فضیلت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔ فرض کو ترک کرنے والا شمار نہیں ہوگا۔

77 - سندِحدیث: نَا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ سَعْدٍ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحٌ يَعْنِي ابْنَ عِبَادَةَ، ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُوتِرْ؛ فَإِنَّ اللَّهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، أَمَا تَرَى السَّمَوَاتِ سَبْعًا، وَالْأَرْضَ سَبْعًا،

حدیث 77: المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' رقم الحدیث: 7553

وَالطَّوَافَ سَبْعًا وَّذَكَرَ اَشْيَاءَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوغسان مالک بن سعد قیسی -- روح بن عبادہ -- ابوعامر خزاز -- عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص ڈھیلے استعمال کرے' تو طاق تعداد میں کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ طاق ہے' اور وہ طاق کو پسند کرتا ہے کیا تم نے غور نہیں کیا؟ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان بنائے ہیں' سات زمینیں بنائی ہیں۔ طواف میں سات چکر ہوتے ہیں۔ (اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید کچھ اشیاء کا بھی تذکرہ کیا)

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ بِالْيَمِينِ

باب 61: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

78 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا هِشَامُ بْنُ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ، وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ، وَاِذَا تَمَسَّحَ فَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- بشر بن مفضل -- ہشام بن ابوعبداللہ دستوائی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- عبداللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص کچھ پئے' تو برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لئے جائے' تو اپنے دائیں ہاتھ سے شرمگاہ کو نہ پکڑے اور جب کوئی شخص (شرم گاہ کو) صاف کرنے لگے' تو دائیں ہاتھ کے ذریعے صاف نہ کرے''۔

79 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

حدیث **78**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب النهی عن الاستنجاء بالیمین' رقم الحدیث: **151** 'صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب النهی عن الاستنجاء بالیمین' رقم الحدیث: **420** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب کراهیة مس الذکر بالیمین فی الاستبراء' رقم الحدیث: **29** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب کراهة مس الذکر بالیمین' رقم الحدیث: **308** 'سنن الدارمی' ومن کتاب الاشربة' باب من شرب بنفس واحد' رقم الحدیث: **2096** ' السنن الصغرٰی' کتاب الطهارة' ذکر الفطرة' النهی عن الاستنجاء بالیمین' رقم الحدیث: **47** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الطهارة' ذکر نهی النبی صلی الله علیه وسلم عن الاستطابة بالیمین' رقم الحدیث: **41** ' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین حدیث ابی قتادة الانصاری' رقم الحدیث: **19014**

اللّٰہِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متن حدیث: اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ، وَلَا یَسْتَنْجِ بِیَمِیْنِہٖ، وَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ

ھٰذَا حَدِیْثُ عَمْرِو بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ، وَقَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ فِیْ کُلِّھَا: عَنْ عَنْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر--ابن مبارک--اوزاعی--نصر بن مرزوق مصری--عمرو ابن ابوسلمہ--اوزاعی--یحییٰ بن ابوکثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبداللہ بن ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص پیشاب کرنے لگے تو دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو نہ پکڑے اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء نہ کرے اور (پانی پیتے ہوئے) برتن میں سانس نہ لے''۔

یہ روایت عمرو بن ابوسلمہ کی نقل کردہ ہے۔علی بن حجر نے اس کی پوری سند میں لفظ ''عن'' استعمال کیا ہے۔

بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْاِسْتِطَابَۃِ بِدُوْنِ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ

باب 62: تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

80 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَکِیْمٍ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِہٖ، فَلَا یَسْتَقْبِلْ اَحَدُکُمُ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرْھَا - یَعْنِیْ فِی الْغَائِطِ - وَلَا یَسْتَنْجِ بِدُوْنِ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ لَیْسَ فِیْھَا رَوْثٌ وَلَا رِمَّۃٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن بشار--یحییٰ بن سعید--ابن عجلان--قعقاع بن حکیم--ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میری اور تمہاری مثال اسی طرح ہے' جس طرح باپ' اولاد کے لئے ہوتا ہے' تو کوئی بھی شخص قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے (راوی کہتے ہیں) یعنی قضائے حاجت کرتے ہوئے (ایسا نہ کرے) اور تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔ان میں لید یا بوسیدہ ہڈی نہیں ہونی چاہیے''۔

بَابُ الدَّلِیْلِ عَلَی النَّھْیِ عَنِ الْاِسْتِطَابَۃِ بِدُوْنِ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ

وَاَنَّ الْاِسْتِطَابَۃَ بِدُوْنِ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ لَا یَکْفِیْ دُوْنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ؛ لِاَنَّ الْمُسْتَطِیْبَ بِدُوْنِ ثَلَاثَۃِ اَحْجَارٍ عَاصٍ فِیْ فِعْلِہٖ وَاِنِ اسْتَنْجَی بَعْدَہٗ بِالْمَاءِ، وَالنَّھْیِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّجِیْعِ

باب 63: اس بات کی دلیل کہ تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنا منع ہے

اور تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنا کافی نہیں ہوگا' جبکہ یہ پانی سے استنجاء کے علاوہ ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء کرنے والا شخص اپنے اس فعل میں گناہ گار ہوگا' اگرچہ بعد میں وہ پانی کے ذریعے استنجاء کرے۔ نیز ہڈی اور مینگنی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

81 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْاَشَجِّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ سَلْمَانَ قَالَ:

قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: لَقَدْ عَلَّمَكُمْ صَاحِبُكُمْ حَتّٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّعَلِّمَكُمُ الْخِرَاءَةَ قَالَ: اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِاَيْمَانِنَا، اَوْ بِالْعَظْمِ، اَوْ بِالرَّجِيعِ، وَقَالَ: لَا يَكْتَفِيْ اَحَدُكُمْ دُوْنَ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید بن اشج --ابن نمیر--اعمش --ابراہیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبدالرحمن بن یزید--حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

مشرکین نے یہ کہا: آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے۔ یہاں تک کہ آپ کو قضائے حاجت (کے طریقے) کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کے وقت) قبلہ کی طرف رخ کریں' یا اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کریں' یا ہڈی یا لید کے ذریعے استنجاء کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا زُجِرَ عَنِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْعِظَامِ وَالرَّوْثِ

باب **64**: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے ہڈی یا لید کے ذریعے استنجاء کرنے سے منع کیا گیا ہے

82 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، عَنْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ:

سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ: هَلْ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ شَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ فَقَالَ عَلْقَمَةُ: اَنَا سَاَلْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقُلْتُ: هَلْ شَهِدَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ فَقَالَ: لَا، وَلٰكِنْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَفَقَدْنَاهُ فَالْتَمَسْنَاهُ فِي الْاَوْدِيَةِ وَالشِّعَابِ، فَقُلْنَا: اسْتُطِيرَ اَوِ اغْتِيلَ قَالَ: فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ، فَلَمَّا اَصْبَحْنَا، فَاِذَا هُوَ جَاءٍ مِنْ قِبَلِ

حدیث **82**: صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب الجهر بالقراءة في الصبح والقراءة على الجن' رقم الحديث: **711**' الجامع للترمذي' ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب: ومن سورة الاحقاف' رقم الحديث: **3261**' صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاستطابة' ذكر العلة التي من اجلها زجر عن الاستنجاء بالعظم والروث' رقم الحديث: **1448**' السنن الكبرى للنسائي' سورة الرعد' سورة الجن' رقم الحديث: **11177**

حِرَاءَ قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْنَاكَ، فَطَلَبْنَاكَ فَلَمْ نَجِدْكَ، فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ قَالَ: اَتَانِي دَاعِي الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ . قَالَ: فَانْطَلَقَ بِنَا فَاَرَانَا اٰثَارَهُمْ قَالَ: وَسَاَلُوْهُ الزَّادَ فَقَالَ: لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي اَيْدِيكُمْ اَوْفَرُ مَا يَكُونُ لَحْمًا، وَكُلُّ بَعْرٍ عَلَفًا لِدَوَابِّكُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمْ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْاَعْلٰى وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسْتَنْجُوْا بِالْعَظْمِ وَلَا بِالْبَعْرِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ -- داؤد -- ابوہاشم زیاد بن ایوب -- یحییٰ ابن ابوزائدہ -- داؤد بن ابوہند (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عامر بیان کرتے ہیں:

میں نے علقمہ سے سوال کیا: کیا جنات کی حاضری والی رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے؟ تو علقمہ نے بتایا: میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا تھا' میں نے دریافت کیا: جنات سے ملاقات والی رات کیا آپ میں سے کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا؟ تو انہوں نے بتایا: جی نہیں! تاہم ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' ہم نے آپ کو غیر موجود پایا' تو ہم آپ کو تلاش کرنے کے لئے وادی کے مختلف حصوں میں اور گھاٹیوں میں نکل پڑے' ہم نے یہ سوچا کہ شاید آپ کو اغوا کر لیا گیا ہے' یا شہید کر دیا گیا ہے' تو ہم پر وہ رات ایسی گزری' جیسی کسی بھی قوم پر بدترین رات ہوسکتی ہے۔ جب صبح ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حرا کی طرف سے تشریف لا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو غیر موجود پایا۔ ہم نے آپ کو تلاش کیا لیکن آپ نہیں ملے' تو ہم نے اس طرح رات بسر کی ہے' جس طرح کسی بھی قوم نے بدترین رات بسر کی ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنوں کا نمائندہ میرے پاس آیا تھا' تو میں اس کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے ان کے سامنے قرآن کی تلاوت کی۔ راوی کہتے ہیں: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لے کے گئے اور آپ نے ہمیں ان کی آگ کے نشانات دکھائے۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زادِ راہ مانگا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں یہ چیز ملتی ہے کہ ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام ذکر کر دیا جائے' وہ تمہارے ہاتھ میں آتے ہی زیادہ گوشت والی ہو جائے گی اور ہر مینگنی تمہارے جانوروں کا چارہ بن جائے گی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) ارشاد فرمایا: تو تم لوگ ان دو چیزوں کے ذریعے استنجاء نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے بھائیوں کی خوراک ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالاعلیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

ابن ابوزائدہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تم لوگ ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء نہ کرو' کیونکہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الِاسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

(ابواب کا مجموعہ)

پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

بَابُ ذِكْرِ ثَنَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْمُتَطَهِّرِينَ بِالْمَاءِ

باب 65: اللہ تعالیٰ کا، پانی کے ذریعے طہارت حاصل کرنے والوں کی تعریف کرنے کا تذکرہ

83 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُوَيْمِ بْنِ سَاعِدَةَ الْاَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَجْلَانِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَهْلِ قُبَاءَ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحْسَنَ عَلَيْكُمُ الثَّنَاءَ فِي الطُّهُوْرِ، وَقَالَ: (فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَتَطَهَّرُوْا) (التوبة: 108) حَتّٰى انْقَضَتِ الْاٰيَةُ، فَقَالَ لَهُمْ: مَا هٰذَا الطُّهُوْرُ؟ فَقَالُوْا: مَا نَعْلَمُ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيْرَانٌ مِنَ الْيَهُوْدِ، وَكَانُوْا يَغْسِلُوْنَ اَدْبَارَهُمْ مِنَ الْغَائِطِ فَغَسَلْنَا كَمَا غَسَلُوْا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- اسماعیل بن ابواویس -- اپنے والد کے حوالے سے -- شرحبیل بن سعد کا یہ قول نقل کرتے ہیں -- حضرت عویم بن ساعدہ انصاری عجلانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

[83] اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے: استنجاء کے دوران صرف پانی کے ذریعے پاکیزگی حاصل کر لینا مستحب ہے کیونکہ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اہل قبا کی تعریف کی ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: پانی نجاست کو مکمل طور پر زائل کر دیتا ہے۔

اور نجاست کے مقام کو اچھی طرح صاف کر دیتا ہے۔ پتھروں کے برعکس پانی کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث منقول نہیں ہے: اتنی مقدار میں پانی استعمال ہونا چاہئے۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: جب آدمی کو اس بات کا اطمینان ہو جائے اور اس کا غالب گمان یہی ہو کہ وہ اب طہارت حاصل کر چکا ہے اور نجاست کے مقام کو اچھی طرح صاف کر چکا ہے تو اسے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

حدیث **83**: مسند احمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث عويم بن ساعدة' رقم الحديث: **15213** 'المعجم الصغير للطبراني' من اسمه محمد' رقم الحديث: **829** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث **5993**.

نبی اکرم ﷺ نے قبا کے رہنے والوں سے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے طہارت حاصل کرنے کے حوالے سے تمہاری تعریف کی ہے'' اور یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''اس میں ایسے لوگ ہیں' جو اس بات کو پسند کرتے ہیں' وہ اچھی طرح طہارت حاصل کریں''۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت پوری تلاوت کی' تو ان لوگوں سے نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: یہ طہارت کے حصول کا طریقہ کیا ہے:

تو ان لوگوں نے عرض کی: ہمیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے' البتہ ہمارے یہودی پڑوسیوں کا یہ معمول تھا کہ وہ پاخانہ کرنے کے بعد پچھلی شرمگاہ کو دھویا کرتے تھے' تو جس طرح وہ دھوتے ہیں اس طرح ہم بھی دھو لیتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اسْتِنْجَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَاءِ

باب 66: نبی اکرم ﷺ کا پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کا تذکرہ

84 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا عَطَاءُ بْنُ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَةٍ اَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَتَغَسَّلُ بِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- روح بن قاسم -- عطاء بن ابومیمونہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے' تو میں آپ کی خدمت میں پانی لے کے آیا کرتا تھا۔ آپ اس کے ذریعے طہارت حاصل کرتے تھے۔

85 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ الزَّهْرَانِيُّ، نَا سَالِمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَهَبَ لِحَاجَتِهٖ ذَهَبْتُ مَعَهٗ بِعُكَّازٍ وَّاِدَاوَةٍ، فَاِذَا خَرَجَ مَسَحَ بِالْمَاءِ، وَتَوَضَّاَ مِنَ الْاِدَاوَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن خالد بن خداش زہرانی -- سالم بن قتیبہ -- شعبہ -- عطاء بن ابومیمونہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے' تو میں ایک لاٹھی اور پانی کا برتن ساتھ لے کر آپ کے ہمراہ جاتا تھا' جب آپ قضائے حاجت کر کے آتے تھے' تو پانی کے ذریعے (دونوں ہاتھ) دھوتے تھے' اور برتن کے پانی کے ذریعے وضو

حدیث **84**: صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب ما جاء في غسل البول' رقم الحديث: **213** 'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب الاستنجاء بالماء من التبرز' رقم الحديث: **426** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث: **11888** 'مسند ابى يعلى الموصلي' عطاء بن ابى ميمونة' رقم الحديث: **3562**

کرتے تھے۔

86 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِي مُعَاذٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ اتَّبَعْنَاهُ اَنَا وَغُلَامٌ اٰخَرُ بِاِدَاوَةٍ مِنْ مَّاءٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُوْ مُعَاذٍ هٰذَا هُوَ عَطَاءُ بْنُ اَبِي مَيْمُوْنَةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالوارث بن عبدالصمد عنبری -- اپنے والد -- شعبہ -- ابومعاذ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو میں اور ایک دوسرا لڑکا پانی لے کر آپ کے پیچھے جاتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابومعاذ نامی راوی عطاء بن ابومیمونہ ہے۔

87 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُوْنَةَ اَنَّهُ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ نَحْوِي اِدَاوَةً مِنْ مَّاءٍ وَغَيْرِهٖ فَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عطاء بن ابومیمونہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے تو میں اور میرے جتنی عمر کا ایک اور لڑکا پانی کا برتن یا کوئی اور چیز لے کر (وہاں رکھ دیتے تھے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی کے ذریعے استنجاء کرتے تھے۔

بَابُ تَسْمِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ فِطْرَةً

باب 67: پانی کے ذریعے استنجاء کرنے کو ''فطرت'' کا نام دینا

88 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا وَهُوَ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ، نَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ، وَالسِّوَاكُ، وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَنَتْفُ الْاِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ، وَقَصُّ الْاَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ

توضیح روایت: قَالَ عَبْدَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ: وَالْعَاشِرَةُ لَا اَدْرِي مَا هِيَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيعٍ قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ

قَالَ وَكِيعٌ: انْتِقَاصُ الْمَاءِ اِذَا نَضَحَهُ بِالْمَاءِ نَقَصَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ رَافِعٍ الْعَاشِرَةَ، وَلَا سُفْيَانُ وَلَا شَكَّ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- وکیع -- محمد بن رافع -- عبداللہ بن نمیر -- عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- محمد بن بشر -- زکریا بن ابوزائدہ -- مصعب بن شیبہ -- طلق بن حبیب -- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔ مونچھیں چھوٹی کرنا (وضو کرتے ہوئے) ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، داڑھی بڑی رکھنا، بغلوں کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، پانی کے ذریعے طہارت حاصل کرنا، ناخن تراشنا اور انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا''۔

عبدہ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دسویں چیز کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے تاہم وہ کلی کرنا ہی ہو سکتی ہے۔ وکیع نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مصعب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: دسویں بات میں بھول گیا ہوں۔ البتہ وہ کلی کرنا ہوگی۔

وکیع نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: روایت کے متن میں استعمال ہونے والے لفظ ''انتقاص الماء'' کا مطلب یہ ہے: اس پر پانی چھڑکنا' تا کہ وہ کم ہو جائے (یعنی استنجاء کرنا)

ابن رافع نامی راوی نے دسویں چیز کا تذکرہ نہیں کیا ہے' نہ تو یقین کے ساتھ اور نہ ہی شک کے ساتھ۔

بَابُ دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ وَغَسْلِهِمَا بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب 68: پانی کے ذریعے استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ کو زمین پر ملنا اور ان دونوں کو دھو لینا

89 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

حدیث **88**: صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب خصال الفطرة' رقم الحديث: **410** 'الجامع للترمذي' ابواب الادب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في تقليم الاظفار' رقم الحديث: **2752** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب السواك من الفطرة' رقم الحديث: **49** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الفطرة' رقم الحديث: **291** ' السنن الصغرى' كتاب الزينة' من السنن الفطرة' رقم الحديث: **4978** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الزينة' باب الفطرة' رقم الحديث: **9005** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في الفطرة ما يعد فيها' رقم الحديث: **2030** ' سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب السنن التي في الراس والجسد' رقم الحديث: **272** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: **24532** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عائشة بنت ابي بكر الصديق رضي الله عنهما' رقم الحديث: **482** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث: **4399**

متن حدیث: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْغَیْضَۃَ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ، فَاَتَاہُ جَرِیْرٌ بِاِدَاوَۃٍ مِنْ مَّاءٍ فَاسْتَنْجٰی بِھَا قَالَ: وَمَسَحَ یَدَہٗ بِالتُّرَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابونعیم -- ابان بن عبداللہ بجلی کے حوالے سے منقول ہے ابراہیم بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جھاڑی میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے قضائے حاجت کی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پانی کے ذریعے استنجاء کیا۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے ذریعے اپنے ہاتھوں کو ملا۔

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمُتَوَضَّأِ

باب 69: بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت کی دعا

90 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، نَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ بُکَیْرٍ، نَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ یُوْسُفَ بْنِ اَبِیْ بُرْدَۃَ، عَنْ اَبِیْہِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسَمِعْتُھَا تَقُوْلُ:

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: غُفْرَانَکَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ، حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ مُوْسٰی، عَنْ اِسْرَائِیلَ بِھٰذَا مِثْلَہٗ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- یحییٰ بن ابوبکیر -- اسرائیل کے حوالے سے منقول ہے یوسف بن ابوبردہ -- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کر کے باہر تشریف لاتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے' ''میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

حدیث **89**: سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ وسننھا' باب من دلك یدہ بالارض بعد الاستنجاء' رقم الحدیث: **356** ' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الجیم' باب من اسمہ جابر' ابراھیم بن جریر عن ابیہ' رقم الحدیث: **2342**

حدیث **90**: الجامع للترمذی' ابواب الطھارۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم' باب ما یقول اذا خرج من الخلاء' رقم الحدیث: **7** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب ما یقول الرجل اذا خرج من الخلاء' رقم الحدیث: **28** ' سنن الدارمی' کتاب الطھارۃ' باب ما یقول اذا خرج من الخلاء' رقم الحدیث: **717** 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ وسننھا' باب ما یقول اذا خرج من الخلاء' رقم الحدیث: **298** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطھارۃ' واما حدیث عائشۃ' رقم الحدیث: **513** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب الاستطابۃ' ذکر ما یستحب للمرء ان یسأل اللّٰہ جل وعلا المغفرۃ عند' رقم الحدیث: **1460** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الطھارات' ما یقول اذا خرج من المخرج' رقم الحدیث: **6** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلۃ' ما یقول اذا خرج من الخلاء' رقم الحدیث: **9569** ' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا' رقم الحدیث: **24688** 'الادب المفرد للبخاری' باب دعوات النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **714**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ ذِكْرِ الْمَاءِ الَّذِىْ لَا يَنْجُسُ

وَالَّذِىْ يَنْجُسُ اِذَا خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ

ابواب کا مجموعہ

اس پانی کا تذکرہ جو ناپاک نہیں ہوتا اور وہ پانی کہ جب اس میں نجاست مل جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے[1]

[1] اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا اور سات اقسام کے پانی کے ذریعے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے خواہ وہ آسمان سے نازل ہو یا زمین سے پھوٹے۔ (i) بارش کا پانی (ii) سمندر کا پانی (iii) نہر کا پانی (iv) کنویں کا پانی (v) برف یا اولے کا پانی (vi) چشمے کا پانی

فقہاء نے پانی کی اقسام پر بحث کرتے ہوئے پانی کی کچھ قسمیں بیان کی ہیں:

(i) مطلق پانی: یہ وہ پانی جس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو۔ یہ پانی خود بھی پاک ہوتا ہے اور آدمی اس سے طہارت بھی حاصل کرسکتا ہے۔ یہ وہ پانی ہے جو نجاست کو زائل کرسکتا ہے اور حدث کو ختم کرسکتا ہے۔

(ii) وہ پانی جو پاک ہوتا ہے اور آدمی اس سے طہارت حاصل کرسکتا ہے لیکن جب اس کے ہمراہ مطلق پانی بھی موجود ہو تو اس پانی سے طہارت حاصل کرنا یعنی وضو یا غسل کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ یہ وہ پانی ہے جس میں سے بلی یا مرغی وغیرہ جیسے کسی جانور نے پیا ہو۔ اور اگر آدمی کے پاس اس کے ہمراہ مطلق پانی موجود نہ ہو تو پھر اسے استعمال کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

(iii) وہ پانی جو خود پاک ہوتا ہے لیکن دوسرے کو پاک نہیں کرتا یعنی آدمی اس کے ذریعے وضو یا غسل نہیں کرسکتا۔ یہ وہ پانی ہے جو بے وضو شخص کے وضو کے دوران اس کے جسم سے مس ہو کر گرتا ہے جسے مائع مستعمل کہا جاتا ہے۔

(iv) ناپاک پانی: اس کی دو قسمیں ہیں: وہ ناپاک پانی بہتا ہوگا یا وہ ساکن ہوگا۔

اگر ناپاک پانی بہتا ہو تو پھر اس کو اس وقت نجس قرار دیا جائے گا جب اس کے تین اوصاف یعنی رنگت یا ذائقے یا بو میں سے کوئی ایک صفت تبدیل ہو جائے۔

ٹھہرے ہوئے پانی کی دو صورتیں ہیں یا وہ کم ہوگا یا وہ زیادہ ہوگا۔

کم پانی کا حکم یہ ہے: اس میں نجاست گرنے سے وہ پانی ناپاک ہو جائے گا اگرچہ نجاست کا اثر اس پانی میں نظر نہیں آتا۔

زیادہ پانی کا حکم یہ ہے: وہ نجاست کے گرنے سے اس وقت ناپاک شمار ہوگا جب اس کی کوئی ایک صفت تبدیل ہو جائے۔ اگر اس کی کوئی صفت تبدیل نہیں ہوتی اور اس میں نجاست نظر آ رہی ہوتی ہے تو اس مقام سے وضو نہیں کیا جائے گا جہاں نجاست نظر آ رہی ہے۔

(v) وہ پانی جو پاک ہوتا ہے لیکن اس کے ذریعے مشکوک طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے مراد ہر اس جانور کا جوٹھا پانی ہے جس کا گوشت کھانے کے جائز ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہو جیسے زیبرے یا خچر کا گوشت کھانے کے بارے میں اختلاف ہے تو ان کے جوٹھے کا یہ حکم ہوگا۔

اس پانی کا حکم یہ ہے کہ اگر اس میں مطلق پانی اس سے زیادہ مقدار میں مل جاتا ہے تو یہ پانی پاک ہو جائے گا۔ اور اگر اس پانی کے ہمراہ مطلق پانی الگ سے موجود ہو تو اس مشکوک پانی کے ذریعے غسل یا وضو کرنا جائز نہیں ہوگا لیکن اگر اس کے ہمراہ مطلق پانی موجود نہ ہو تو اس کے ذریعے وضو کیا جائے گا اور ساتھ میں تیمم بھی کرلیا جائے گا۔ کیونکہ اس سے حاصل ہونے والی طہارت مشکوک ہے۔

البتہ اس پانی کے ذریعے کپڑے یا جسم پر لگی ہوئی نجاست کو زائل کیا جاسکتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِىَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَفْيِ تَنْجِيسِ الْمَاءِ بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 70: نبی اکرم ﷺ سے منقول اس روایت کا تذکرہ جس میں پانی کے ناپاک ہونے کی نفی کی گئی ہے

جو ''مجمل'' لفظ کے ذریعے ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی اور یہ عام لفظ کے ذریعے ہے' جس کی مراد مخصوص ہے

91 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ، فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَائِهِ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ قَدْ تَوَضَّاْتُ مِنْ هٰذَا، فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی اور محمد بن یحییٰ قطعی -- محمد بن بکر -- شعبہ -- سماک -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی نے عرض کی: یارسول اللہ! اس (برتن کے ذریعے) میں نے وضو کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کرلیا اور ارشاد فرمایا: پانی کی کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن مقدام کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ: اَلْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ بَعْضَ الْمِيَاهِ لَا كُلَّهَا، وَاِنَّمَا اَرَادَ الْمَاءَ الَّذِيْ هُوَ قُلَّتَانِ فَاَكْثَرُ لَا مَا دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ مِنْهُ

باب 71: میری ذکر کردہ ''مجمل'' روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان

''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی''۔

حدیث **91**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب الرخصة في ذلك' رقم الحديث: **63**' سنن ابی داؤد' كتاب الطهارة' باب الماء لا يجنب' رقم الحديث: **62**' سنن الدارمی' كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' رقم الحديث: **768**' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **515**' سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الرخصة بفضل وضوء المراة' رقم الحديث: **367**' السنن الصغرىٰ' كتاب المياه' رقم الحديث: **324**' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب سؤر الحائض' رقم الحديث: **379**' مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الطهارات' فی الوضوء بفضل المراة' رقم الحديث: **352**

سے بعض مخصوص قسم کے پانی مراد لئے ہیں' ہر قسم کا پانی مراد نہیں ہے' اور اس پانی سے مراد وہ پانی ہے' جو دو قلے یا اس سے زیادہ ہو۔ دو قلے سے کم پانی مراد نہیں ہے۔

92 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، وَمُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، وَاَبُو الْاَزْهَرِ حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ، اَنَّ اَبَاهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ حَوْثَرَةَ، وَقَالَ مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، وَقَالَ اَيْضًا: لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، وَاَمَّا الْمُخَرِّمِيُّ فَاِنَّهُ حَدَّثَنَا بِهٖ مُخْتَصَرًا، وَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَسْاَلَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی اور موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی اور ابوالازہر حوثرہ بن محمد بصری -- ابواسامہ -- ولید بن کثیر -- محمد بن جعفر بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے انہیں حدیث بیان کی -- ان کے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں حدیث بیان کی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس پر جانور اور درندے آ کر (پی لیتے ہیں) تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

روایت کے یہ الفاظ حوثرہ نامی راوی کے ہیں۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''کوئی چیز اسے ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

جہاں تک مخرمی نامی راوی کا تعلق ہے' تو انہوں نے یہ روایت ہمیں مختصر طور پر سنائی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں:

''جب پانی دو قلے ہو' تو وہ ناپاک نہیں ہوتا''۔

حدیث **92**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب منه آخر' رقم الحدیث: **65**' سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب ما ینجس الماء' رقم الحدیث: **58**' سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب مقدار الماء الذی لا ینجس' رقم الحدیث: **514**' سنن الدارمی' کتاب الطهارة' باب قدر الماء الذی لا ینجس' رقم الحدیث: **766**' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' رقم الحدیث: **417**' السنن الصغرٰی' کتاب الطهارة' ذکر الفطرة' باب التوقیت فی الماء' رقم الحدیث: **52**' مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' الماء اذا کان قلتین او اکثر' رقم الحدیث: **1509**' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الطهارة' التوقیت فی الماء' رقم الحدیث: **50**

انہوں نے اس روایت میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں سے جانور یا درندے آ کر پیتے ہیں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ عَلٰى مَا بَيَّنْتُ قَبْلُ اَرَادَ الْمَاءَ الَّذِي يَكُوْنُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا

باب 72: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

جو عام لفظ کے ذریعے منقول ہے' لیکن اس کی مراد ''خاص'' ہے۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

یہ لفظ عام ہیں' لیکن اس کی مراد ''خاص'' ہے' جیسا کہ میں اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے وہ پانی مراد لیا ہے' جو دو قلے یا اس سے زیادہ ہو۔

93 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ مَوْلٰى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ.

قَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی -- عبداللہ بن وہب -- عمرو بن حارث -- بکیر بن عبداللہ -- ابوسائب مولی ہشام بن زہرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ایسی حالت میں غسل نہ کرے کہ وہ جنبی ہو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: (راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا) اے ابوہریرہ! پھر وہ کیا کرے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: وہ پانی حاصل کر لے۔

حدیث **93**: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب النھی عن الاغتسال فی الماء الراکد' رقم الحدیث: **452** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب المیاہ' ذکر الزجر عن اغتسال الجنب فی اقل من القلتین من الماء' رقم الحدیث: **1268** 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ وسننھا' ابواب التیمم' باب الجنب ینغمس فی الماء الدائم' رقم الحدیث: **602** ' السنن الصغرٰی' سؤر الھرۃ' صفۃ الوضوء' باب النھی عن اغتسال الجنب فی الماء الدائم' رقم الحدیث: **220** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطھارۃ' باب الاغتسال فی الماء الدائم' رقم الحدیث: **112** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الماء یقع فیہ النجاسۃ' رقم الحدیث:

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِیْ قَدْ بِيْلَ فِيْهِ وَالنَّهْيِ عَنِ الشُّرْبِ مِنْهُ بِذِكْرِ لَفْظٍ عَامٍ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب **73**: ایسا ٹھہرا ہوا پانی جس میں پیشاب کر دیا گیا ہو اس کے ذریعے وضو کرنے کی ممانعت اور اس میں سے پینے کی ممانعت۔ جو عام لفظ کے ذریعے مذکور ہے لیکن اس کی مراد ''خاص'' ہے

94 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ ذُبَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ اَوْ يَشْرَبُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- انس بن عیاض -- حارث -- بن ابوذباب -- عطاء بن میناء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں سے وضو کرے گا' یا اس میں سے پیئے گا''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِغَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ تَطْهِيْرًا لِلْاِنَاءِ، لَا عَلٰى مَا ادَّعٰى بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ الْاَمْرَ بِغَسْلِهٖ اَمْرُ تَعَبُّدٍ، وَاَنَّ الْاِنَاءَ طَاهِرٌ وَّالْوُضُوْءُ وَالْاِغْتِسَالُ بِذٰلِكَ الْمَاءِ جَائِزٌ، وَشُرْبُ ذٰلِكَ الْمَاءِ طَلْقٌ مُبَاحٌ

باب **74**: کتے کے (برتن میں) منہ ڈالنے پر برتن کو دھونے کا حکم

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھونے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ برتن کو پاک کیا جائے۔ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ بعض اہل علم نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ برتن کو دھونے کا حکم امر تعبدی ہے' اور برتن پاک ہوتا ہے' اور ایسے پانی (جس میں کتے نے منہ ڈالا ہو) کے ذریعے وضو یا غسل کرنا جائز ہے' اور ایسے پانی کو پی لینا مطلق طور پر مباح ہے۔

95 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ صَدَقَةَ، وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِیُّ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى الْقُطَعِیُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالُوْا: نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَحَدَّثَنَا جَمِيْلُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الْاُولٰى مِنْهُنَّ بِالتُّرَابِ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ: اَوَّلُهَا بِتُرَابٍ وَقَالَ الْقُطَعِيُّ: اَوَّلُهَا بِالتُّرَابِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم دورقی--ابن علیہ--ہشام بن حسان--محمد بن بشار--ابراہیم بن صدقہ--اسماعیل بن بشیر بن منصور سلیمی--عبدالاعلیٰ--محمد بن یحییٰ قطعی--محمد بن مروان--ہشام بن حسان--جمیل بن حسن--محمد بن مروان--ہشام--محمد بن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی بھی شخص کے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ' جبکہ کتا اس میں منہ ڈال چکا ہو' یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے' جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی سے دھویا جائے''۔

دورقی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے''۔

قطعی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے''۔

96- سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابوالزناد--اعرج کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کسی شخص کے برتن کے پاک کرنے کا طریقہ' جبکہ کتا اس میں منہ ڈال چکا ہو' یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھولیا جائے''۔

حدیث **95**: صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب حكم ولوغ الكلب' رقم الحديث: **446**' سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب الوضوء بسؤر الكلب' رقم الحديث: **65**' الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في سؤر الكلب' رقم الحديث: **87**' السنن الصغرى' كتاب المياه' باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه' رقم الحديث: **338**' صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاسآر' ذكر البيان بان المرء مامور عند غسله الاناء من ولوغ الكلب' رقم الحديث: **1313**' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **519**' مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الطهارات' في الكلب يلغ في الآناء' رقم الحديث: **1809**' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب الكلب يلغ في الاناء' رقم الحديث: **322**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' غسل الاناء من ولوغ الكلب سبعاً' رقم الحديث: **66**' سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب ولوغ الكلب في الاناء' رقم الحديث: **157**' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب سؤر الكلب' رقم الحديث: **50**' مسند احمد بن حنبل' مسند ابى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث: **9328**' مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **5**' مسند الحميدي' احاديث ابى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث: **937**' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ابى عثمان النهدى عبد الرحمن بن مل وعن' رقم الحديث: **33**

97 - سندِحدیث: نَا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا أَبُو هَمَّامٍ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ مَرْوَانَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَإِنَّ طُهُورَهُ أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَوَّلُهَا بِتُرَابٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- جمیل بن حسن -- ابوہمام محمد بن مروان -- ہشام -- محمد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کتا کسی برتن میں سے کچھ پی لے تو اسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے' جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے''۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِهْرَاقِ الْمَاءِ الَّذِي وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ

وَغَسْلِ الْإِنَاءِ مِنْ وُلُوغِ الْكَلْبِ وَفِيهِ دَلِيلٌ عَلَى نَقْضِ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّ الْمَاءَ طَاهِرٌ، وَالْأَمْرُ بِغَسْلِ الْإِنَاءِ تَعَبُّدٌ، إِذْ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يَأْمُرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَرَاقَةِ مَاءٍ طَاهِرٍ غَيْرِ نَجِسٍ

باب 75: جس پانی میں کتے نے منہ ڈالا ہو اسے بہانے کا حکم ہونا

اور کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے برتن کو دھونے کا حکم ہونا

اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ پانی پاک ہوتا ہے' اور

حدیث **97**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب الاستجمار وترا' رقم الحدیث: **159** 'صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب كراهة غمس المتوضء وغیره یده المشكوك فی نجاستها فی الاناء' رقم الحدیث: **442** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذکر الامر بغسل الیدین للمستیقظ ثلاثا قبل ادخالهما الاناء' رقم الحدیث: **1068** 'موطا مالك' کتاب الطهارة' باب وضوء النائم اذا قام الی الصلاة' رقم الحدیث: **36** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی الرجل یدخل یده فی الاناء قبل ان یغسلها' رقم الحدیث: **95** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب : الرجل یستیقظ من منامه' رقم الحدیث: **392** 'الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء اذا استیقظ احدکم من منامه' رقم الحدیث: **26** 'السنن الصغری' کتاب الطهارة' تاویل قوله عز وجل : اذا قمتم الی الصلاة فاغسلوا وجوهکم' رقم الحدیث: **1** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' فی الرجل ینتبه من نومه فیدخل یده فی الاناء' رقم الحدیث: **1034** 'السنن الکبری للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' الامر بالوضوء للنائم المضطجع' رقم الحدیث: **149** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **4458** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب غسل الیدین لمن استیقظ من نومه' رقم الحدیث: **105** ' مسند احمد بن حنبل - مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: **7120** 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء' رقم الحدیث: **21** 'مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما اسند ابو هریرة' وابو صالح' رقم الحدیث: **2529** 'مسند الحمیدی' احادیث ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: **924** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند ابی هریرة' رقم الحدیث: **5836** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **953**

برتن کو دھونے کا حکم ''امرِ تعبدی'' ہے' کیونکہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایسے پاک پانی کو بہانے کا حکم دے دیں' جو ناپاک نہیں ہے۔

98 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ الْخَلِيْلِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ، وَاَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

وَاِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْهِ حَتّٰى يُصْلِحَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- اسماعیل بن خلیل -- ابن علی -- اعمش -- ابورزین اورابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے' تو وہ اس (میں موجود پانی) کو بہا دے اور اسے سات مرتبہ دھوئے اور جب کسی شخص کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے' تو وہ اسے ٹھیک کرنے سے پہلے اسے پہن کر نہ چلے''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ غَمْسِ الْمُسْتَيْقِظِ مِنَ النَّوْمِ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ قَبْلَ غَسْلِهَا

باب 76: نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے لئے ہاتھ کو دھونے سے پہلے برتن میں ڈالنے کی ممانعت

99 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِى الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا؛ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِىْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً

99: امام شافعی اور جمہور نے اس کے عموم کو اختیار کیا ہے اور بیدار ہونے کے بعد ہاتھ دھونے کو مستحب قرار دیا ہے' جبکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک یہ حکم رات والی نیند سے بیدار ہونے کے ساتھ مخصوص ہے' کیونکہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے''۔ اس حدیث میں موجود علت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ دن کے وقت سونے کو بھی رات کے وقت سونے کے ساتھ شامل کیا جائے اور روایت میں رات کی نیند کا ذکر بطور خاص اس لیے ذکر کیا گیا ہے' کیونکہ عام طور پر لوگ رات کے وقت ہی سویا کرتے ہیں' جبکہ شیخ رافعی نے ''شرح المسند'' میں یہ بات بیان کی ہے: یہ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کہا جائے کہ رات سونے کے بعد بیدار ہونے والے شخص کے لیے ہاتھ دھوئے بغیر برتن میں داخل کرنے کی کراہت دن کے وقت سو کے بیدار ہونے والے شخص کے مقابلے میں زیادہ شدید ہو' کیونکہ رات کے وقت کی نیند میں (ہاتھ کسی ناپاک چیز کے مس ہونے) کا احتمال زیادہ ہوتا ہے' کیونکہ عام رواج یہی ہے کہ رات کی نیند طویل ہوتی ہے' تاہم جمہور کے نزدیک یہ حکم مستحب ہے' امام احمد بن حنبل نے رات کی نیند کے بعد بیدار ہونے کی صورت میں اسے وجوب پر محمول کیا ہے' لیکن یہ حکم دن کی نیند سے بیدار ہونے کے بارے میں نہیں ہے۔

ایک روایت کے مطابق دن کی نیند سے بیدار ہونے کے وقت ہاتھ کو دھونا ان کے نزدیک بھی مستحب ہے۔

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --- سفیان --- ابن شہاب زہری --- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے' جب تک وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے' کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا تھا''۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار نامی راوی کے ہیں' تاہم انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ اَیْ اَنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ اَتَتْ يَدُهُ مِنْ جَسَدِهٖ

باب 77: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس فرمان:

''وہ شخص یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے''

اس سے مراد یہ لیا ہے کہ وہ شخص یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ اس کے جسم کے کون سے حصے تک آیا تھا؟

100 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِيْ اِنَائِهٖ اَوْ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا؛ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي اَيْنَ اَتَتْ يَدُهُ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- محمد بن ولید --- محمد بن جعفر --- شعبہ --- خالد حذاء --- عبداللہ بن شقیق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) وضو کے پانی میں اس وقت تک داخل نہ کرے' جب تک وہ اسے دھو نہیں لیتا' کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں سے آیا ہے؟ (یعنی اس کے جسم کے کون سے حصے پہ لگا ہے؟)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَاءَ اِذَا خَالَطَهُ فَرْثُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَمْ يَنْجُسْ

باب 78: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب پانی میں ایسے جانور کا گوبر مل جائے جس کا گوشت کھایا جا سکتا ہو' تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا

101 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ عُتْبَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّهُ قِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَدِّثْنَا مِنْ شَأْنِ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: خَرَجْنَا اِلَى تَبُوكَ فِي قَيْظٍ شَدِيدٍ، فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا اَصَابَنَا فِيهِ عَطَشٌ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّ رِقَابَنَا سَتَنْقَطِعُ حَتّٰى اَنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيَذْهَبُ يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَظُنَّ اَنَّ رَقَبَتَهُ سَتَنْقَطِعُ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ يَنْحَرُ بَعِيرَهُ فَيَعْصِرُ فَرْثَهُ فَيَشْرَبُهُ وَيَجْعَلُ مَا بَقِيَ عَلٰى كَبِدِهِ، فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَوَّدَكَ فِي الدُّعَاءِ خَيْرًا فَادْعُ لَنَا، فَقَالَ: اَتُحِبُّ ذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُرْجِعْهُمَا حَتّٰى قَالَتِ السَّمَاءُ فَاَظْلَمَتْ، ثُمَّ سَكَبَتْ فَمَلَاُوا مَا مَعَهُمْ، ثُمَّ ذَهَبْنَا نَنْظُرُ فَلَمْ نَجِدْهَا جَازَتِ الْعَسْكَرَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَلَوْ كَانَ مَاءُ الْفَرْثِ اِذَا عُصِرَ نَجِسًا لَمْ يَجُزْ لِلْمَرْءِ اَنْ يَجْعَلَهُ عَلٰى كَبِدِهِ فَيُنَجِّسَ بَعْضَ بَدَنِهِ، وَهُوَ غَيْرُ وَاجِدٍ لِمَاءٍ طَاهِرٍ يَغْسِلُ مَوْضِعَ النَّجَسِ مِنْهُ، فَاَمَّا شُرْبُ الْمَاءِ النَّجِسِ عِنْدَ خَوْفِ التَّلَفِ اِنْ لَمْ يَشْرَبْ ذٰلِكَ الْمَاءَ فَجَائِزٌ اِحْيَاءُ النَّفْسِ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجِسٍ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَبَاحَ عِنْدَ الِاضْطِرَارِ اِحْيَاءَ النَّفْسِ بِاَكْلِ الْمَيْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِيرِ اِذَا خِيفَ التَّلَفُ اِنْ لَمْ يَاْكُلْ ذٰلِكَ، وَالْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ نَجِسٌ مُحَرَّمٌ عَلَى الْمُسْتَغْنِي عَنْهُ مُبَاحٌ لِلْمُضْطَرِّ اِلَيْهِ لِاِحْيَاءِ النَّفْسِ بِاَكْلِهِ، فَكَذٰلِكَ جَائِزٌ لِلْمُضْطَرِّ اِلَى الْمَاءِ النَّجِسِ اَنْ يُحْيِيَ نَفْسَهُ بِشُرْبِ مَاءٍ نَجِسٍ اِذَا خَافَ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ بِتَرْكِ شُرْبِهِ، فَاَمَّا اَنْ يَجْعَلَ مَاءً نَجِسًا عَلٰى بَعْضِ بَدَنِهِ، وَالْعِلْمُ مُحِيطٌ اَنَّهُ اِنْ لَمْ يَجْعَلْ ذٰلِكَ الْمَاءَ النَّجِسَ عَلٰى بَدَنِهِ لَمْ يَخَفِ التَّلَفَ عَلٰى نَفْسِهِ، وَلَا كَانَ فِي اِمْسَاسِ ذٰلِكَ الْمَاءِ النَّجِسِ بَعْضَ بَدَنِهِ اِحْيَاءُ نَفْسِهِ بِذٰلِكَ، وَلَا عِنْدَهُ مَاءٌ طَاهِرٌ يَغْسِلُ مَا نَجُسَ مِنْ بَدَنِهِ بِذٰلِكَ الْمَاءِ فَهٰذَا غَيْرُ جَائِزٍ، وَلَا وَاسِعٍ لِاَحَدٍ فِعْلُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- سعید بن ابوہلال -- عتبہ بن ابوعتبہ -- نافع بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ہمیں تنگی کے وقت کے واقعے (یعنی غزوۂ تبوک) کے بارے میں بتائیے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا: شدید گرمی کے موسم میں ہم تبوک کی طرف روانہ ہوئے۔ ہم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ جہاں ہمیں شدید پیاس لاحق ہوگئی تھی۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب ہماری گردنیں منقطع ہو جائیں گی (یعنی گرمی کی شدت کی وجہ سے ہم فوت ہو جائیں گے پیاس کی شدت کی وجہ سے) یہاں تک کہ یہ عالم ہوگیا کہ ایک شخص پانی کی تلاش میں جاتا تھا اور واپس نہیں آتا تھا' تو یہ گمان ہوتا تھا کہ وہ مرگیا ہوگا۔ یہاں تک کہ ایک شخص اپنے اونٹ کو قربان کرتا اور پھر اس کے اوجھ کو نچوڑ کر اسے پی لیتا اور جو باقی بچ جاتا۔ اسے اپنے سینے پر رکھ لیتا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی:

حدیث101: صحیح ابن حبان' کتاب' الطهارة' باب النجاسة وتطهيرها' ذكر الخبر الدال على ان فرث ما يؤكل لحمه غير نجس' رقم الحديث: 1399 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: 517 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روى نافع بن جبير' رقم الحديث: 220 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' رقم الحديث: 3370

یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کی دعا کی قبولیت کے اثر کو ظاہر کر دیتا ہے تو آپ ہمارے لئے دعا کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک بلند کیا۔ ابھی نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک نیچے نہیں آیا تھا کہ آسمان بادلوں سے بھر گیا اور ہر طرف ان کا سایہ ہو گیا اور پھر خوب بارش ہوئی۔ لوگوں کے پاس جتنے بھی برتن تھے انہوں نے انہیں بھر لیا' پھر جب ہم نے اس بات کا جائزہ لیا' تو ہمیں اپنے لشکر کے آگے اور کسی بھی جگہ پر بارش کے آثار نظر نہیں آئے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اگر گوبر کا نچوڑا ہوا پانی نجس ہوتا تو آدمی کے لئے یہ بات جائز نہ ہوتی کہ اُسے اپنے جگر (یعنی سینے) پر ڈال کر اپنے جسم کے کچھ حصے کو ناپاک کر دے۔ بطورِ خاص ایسی صورت میں' جبکہ اسے پاک پانی بھی نہ مل سکتا ہو جس کے ذریعے وہ اپنے جسم سے نجاست کے مقام کو دھو سکے۔

جہاں تک جان ضائع ہونے کے خوف کے وقت نجس پانی کو پینے کا تعلق ہے کہ اگر آدمی اس پانی کو نہیں پیتا (تو اس کی جان جا سکتی ہے) تو یہ بات جائز ہے کہ نجس پانی پی کر جان کو بچا لیا جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اضطراری حالت میں مردار' خون یا خنزیر کا گوشت کھا کر جان بچانے کو مباح قرار دیا ہے' جبکہ یہ اندیشہ ہو کہ اگر آدمی نے اسے نہ کھایا تو جان جا سکتی ہے۔

مردار' خون اور خنزیر کا گوشت بھی نجس ہیں اور انہیں کھانا اس شخص کے لئے حرام ہے' جو اضطراری حالت میں مبتلا نہ ہو' اور اضطراری حالت کا شکار شخص کے لئے جان بچانے کے لئے انہیں کھانا مباح ہے۔

اسی طرح نجس پانی کے استعمال کے لئے مجبور شخص کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ نجس پانی پی کر اپنی جان بچا لے' جبکہ اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے وہ پانی نہ پیا تو اس کی جان ضائع ہو سکتی ہے۔

جہاں تک نجس پانی کو جسم کے کچھ حصے پر ڈالنے کا تعلق ہے' تو ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ اگر کوئی شخص نجس پانی اپنے جسم پر نہیں ڈالتا تو اس کی جان ضائع ہونے کا اندیشہ نہیں ہے اور نہ ہی اس نجس پانی کو اپنے جسم کے کچھ حصے پر لگا کر جان بچائی جاتی ہے اور نہ ہی آدمی کے پاس ایسا پانی موجود ہے' جو پاک اور اس کے ذریعے وہ اپنے جسم پر لگی ہوئی نجاست کو دھو لے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہے اور کسی شخص کے لئے ایسا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِسُؤْرِ الْهِرَّةِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ خَرَاطِيمَ مَا يَاكُلُ الْمَيْتَةَ مِنَ السِّبَاعِ، وَمِمَّا لَا يَجُوزُ اَكْلُ لَحْمِهِ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطُّيُورِ اِذَا مَاسَّ الْمَاءَ الَّذِي دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ وَلَا نَجَاسَةَ مَرْئِيَّةٌ بِخَرَاطِيمِهَا وَمَنَاخِيرِهَا اِنَّ ذٰلِكَ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ، اِذِ الْعِلْمُ مُحِيطٌ اَنَّ الْهِرَّةَ تَاكُلُ الْفَارَ، وَقَدْ اَبَاحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءَ بِفَضْلِ سُؤْرِهَا، فَدَلَّتْ سُنَّتُهُ عَلَى اَنَّ خُرْطُومَ مَا يَاكُلُ الْمَيْتَةَ اِذَا مَاسَّ الْمَاءَ الَّذِي دُوْنَ الْقُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْ ذٰلِكَ خَلَا الْكَلْبِ الَّذِي قَدْ حَضَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَمْرِ بِغَسْلِ الْاِنَاءِ مِنْ وُلُوغِهِ سَبْعًا، وَخَلَا الْخِنْزِيرِ الَّذِي هُوَ اَنْجَسُ مِنَ الْكَلْبِ اَوْ مِثْلُهُ

باب 79: بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت

اور اس بات کی دلیل کہ جو درندے مردار کھاتے ہیں اور جن جانوروں اور پرندوں کا گوشت کھانا جائز نہیں ہے اگر ان کا منہ ایسے پانی کے ساتھ مل جائے' جو دو قلے سے کم ہو اور ان جانوروں کے منہ یا چونچ پر دکھائی دینے والی نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو یہ چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی ہے' کیونکہ ہر کوئی یہ بات جانتا ہے کہ بلی چوہا کھالیتی ہے' اور نبی اکرم ﷺ نے بلی کے جوٹھے کے ذریعے وضو کرنے کو مباح قرار دیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ کی سنت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو جانور مردار کھاتا ہے' اگر اس کی چونچ ایسے پانی کے ساتھ لگ جاتی ہے' جو دو قلے سے کم ہو' تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا' البتہ کتے کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ اس کے منہ ڈالنے کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتن کو سات مرتبہ دھونے کی ترغیب (یعنی ہدایت) دی ہے۔

اور خنزیر کا حکم بھی مختلف ہے' کیونکہ وہ کتے سے زیادہ نجس ہے' یا اس کی مانند ہے۔

102 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيسَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ الرَّازِیُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعِ بْنِ شَيْبَةَ الْحَجَبِیُّ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُوْرَ ابْنَ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُمْ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ هِیَ كَبَعْضِ اَهْلِ الْبَيْتِ يَعْنِی: الْهِرَّةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوحاتم محمد بن ادریس -- محمد بن عبداللہ بن ابوجعفر رازی -- سلیمان بن مسافع بن شیبہ حجبی -- منصور ابن صفیہ بنت شیبہ -- اپنی والدہ صفیہ بنت شیبہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا تھا: یہ ناپاک نہیں ہے۔ یہ تمہارے گھر کے ایک فرد کی طرح ہے۔[1]

(راوی کہتے ہیں) ان کی مراد بلی تھی۔

103 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ يَتَوَضَّاُ مِنَ الْاِنَاءِ وَالْهِرَّةُ تَشْرَبُ مِنْهُ

---

[1] امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی کے جوٹھے کو استعمال کرنا مکروہ ہے۔ اسی طرح کی روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے۔ البتہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ' امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلی کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث 102: سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب سؤر الهرة' رقم الحديث: 184 'السنن الكبرى للبيهقی' كتاب الطهارة' جماع ابواب ما يفسد الماء' باب سؤر الهرة' رقم الحديث: 1091

حدیث 103: sbr: سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بسؤر الهرة' رقم الحديث: 366 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث عبد الرحمن بن مهدی' رقم الحديث: 877

وَقَالَ عِكْرِمَةُ، قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اَلْهِرَّةُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حکم بن ابان -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عکرمہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کسی برتن سے وضو کیا کرتے تھے حالانکہ بلی نے اس برتن سے پانی پیا ہوتا تھا۔

عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلی گھر کے سامان کا حصہ ہے''۔

104 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ،

اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا اَبُوْ قَتَادَةَ الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ اَخِىْ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِىَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- امام مالک -- اسحاق بن عبداللہ -- ابن ابوطلحہ -- حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' کبشہ بنت کعب بن مالک بیان کرتی ہیں:

وہ خاتون حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ تھیں۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے۔ اس خاتون نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا' تو ایک بلی آئی اور اس پانی میں سے پینے لگی۔ تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ

حدیث **104**: موطا مالك' كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' رقم الحديث: **41** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في سؤر الهرة' رقم الحديث: **88** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب الهرة اذا ولغت في الاناء' رقم الحديث: **769** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب سؤر الهرة' رقم الحديث: **68** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بسؤر الهرة' رقم الحديث: **364** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاسآر' ذكر الخبر الدال على ان اسآر السباع كلها طاهرة' رقم الحديث: **1315** 'السنن الصغرىٰ' سؤر الهرة' رقم الحديث: **67** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب سؤر الهر' رقم الحديث: **338** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' من رخص في الوضوء بسؤر الهر' رقم الحديث: **324** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب الطهارة' سؤر الهر' رقم الحديث: **62** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب سؤر الهر' رقم الحديث: **35** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **2223** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب سؤر الهرة' رقم الحديث: **187** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث ابي قتادة الانصاري' رقم الحديث: **22005** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **9** 'مسند الحميدي' احاديث ابي قتادة الانصاري رضي الله عنه' رقم الحديث: **419**

نے پانی اس کی طرف انڈیل دیا۔ یہاں تک کہ اس بلی نے پانی پی لیا۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب انہوں نے دیکھا کہ میں ان کا (غور سے) جائزہ لے رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ وہ خاتون کہتی ہیں: میں نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (بلی) ناپاک نہیں ہے۔ بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے جانوروں میں سے ایک ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِى الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنْ لَّا نَجَاسَةَ فِى الْاَحْيَاءِ وَاِنْ كَانَ لَا يَجُوْزُ اَكْلُ لَحْمِهِ، اِلَّا مَا خَصَّ بِهِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلْبَ، وَكُلَّ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ الْكَلْبِ مِنَ السِّبَاعِ اِذِ الذُّبَابُ لَا يُؤْكَلُ، وَهُوَ مِنَ الْخَبَائِثِ الَّتِىْ اَعْلَمَ اللّٰهُ اَنَّ نَبِيَّهُ الْمُصْطَفٰى يُحَرِّمُهَا فِىْ قَوْلِهٖ: (وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ) (الاعراف: 157) وَقَدْ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ سُقُوْطَ الذُّبَابِ فِى الْاِنَاءِ لَا يُنَجِّسُ مَا فِى الْاِنَاءِ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ لِاَمْرِهٖ بِغَمْسِ الذُّبَابِ فِى الْاِنَاءِ اِذَا سَقَطَ فِيْهِ، وَاِنْ كَانَ الْمَاءُ اَقَلَّ مِنْ قُلَّتَيْنِ

باب 80: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانی میں مکھی گرنے کی وجہ سے پانی ناپاک نہیں ہوتا

اور اس میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ زندہ میں نجاست نہیں ہوتی' اگرچہ اس کا گوشت کھانا جائز نہ بھی ہو' البتہ کتے کا حکم مختلف ہے' جسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص بیان کیا ہے' اور درندوں میں سے جس پر بھی لفظ کتے کا اطلاق ہوتا ہو۔ (اس کا بھی حکم مختلف ہے)

اس کی وجہ یہ ہے کہ مکھی کو کھایا نہیں جاتا اور یہ ان خبیث جانوروں میں سے ایک ہے' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں یہ بات بتائی ہے کہ اس کے نبی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

''اور اس نے ان لوگوں کے لئے پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں اور ان لوگوں پر خبیث چیزیں حرام قرار دی ہیں''۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کر دی ہے: برتن میں مکھی کے گرنے سے برتن میں موجود کھانا یا مشروب ناپاک نہیں ہوتے ہیں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکھی کو برتن میں ڈبو دینے کا حکم دیا ہے' جب وہ اس میں گرتی ہے' اگرچہ وہ پانی دو قلے سے کم ہو۔

105 - سندِ حدیث: نَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِىُّ، نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِىْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَاِنَّ فِىْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً، وَفِى الْاٰخَرِ شِفَاءً، وَاِنَّهٗ يَتَّقِىْ بِجَنَاحِهِ الَّذِىْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهٗ، ثُمَّ لِيَنْتَزِعْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوخطاب زیاد بن یحییٰ حسانی-- بشر بن مفضل-- محمد بن عجلان-- سعید بن ابوسعید مقبری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے' تو اس (مکھی) کے ایک پر میں شفا ہوتی ہے' اور ایک پر میں بیماری ہوتی ہے' تو یہ اپنے اس پر کے ذریعے بچنے کی کوشش کرتی ہے' جس میں بیماری ہوتی ہے (یعنی بیماری والے پر کو برتن میں موجود چیز میں ڈبوتی ہے) تو آدمی کو چاہئے کہ پوری مکھی کو اس میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کے پھینک دے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمَاءِ الْمُسْتَعْمَلِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْمَاءَ اِذَا غُسِلَ بِهِ بَعْضُ اَعْضَاءِ الْبَدَنِ اَوْ جَمِيْعُهُ لَمْ يَنْجُسِ الْمَاءُ، وَكَانَ الْمَاءُ طَاهِرًا لَا نَجَاسَةَ عَلَيْهِ

باب 81: آبِ مستعمل کے ذریعے وضو کرنے کا مباح ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ جب پانی کے ذریعے آدمی جسم کے بعض اعضاء یا تمام جسم کو دھولے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا' پانی پاک رہتا ہے' اگر بدن کے جس حصے کو دھویا گیا ہے' وہ پاک ہو' اس پر کوئی نجاست نہ لگی ہو۔

106 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ:

حدیث **105**: صحیح البخاری' کتاب بدء الخلق' باب اذا وقع الذباب فی شراب احدکم فلیغمسه' رقم الحدیث: **3157**' صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب المیاه' ذکر ما یعمل المرء عند وقوع ما لا نفس له تسیل' رقم الحدیث: **1262**' سنن الدارمی' ومن کتاب الاطعمة' باب الذباب یقع فی الطعام' رقم الحدیث: **2015**' سنن ابی داؤد' کتاب الاطعمة' باب فی الذباب یقع فی الطعام' رقم الحدیث: **3364**' سنن ابن ماجه' کتاب الطب' باب یقع الذباب فی الاناء' رقم الحدیث: **3503**' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **2779**' مسند احمد بن حنبل -' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: **6982**' مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن خلاس بن عمرو' رقم الحدیث: **98**' المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' باب من اسمه ابراهیم' رقم الحدیث: **2438**

حدیث **106**: صحیح مسلم' کتاب الفرائض' باب میراث الکلالة' رقم الحدیث: **3116**' الجامع للترمذی' ابواب الفرائض عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب میراث البنین مع البنات' رقم الحدیث: **2073**' سنن ابی داؤد' کتاب الفرائض' باب فی الکلالة' رقم الحدیث: **2515**' سنن ابن ماجه' کتاب الفرائض' باب الکلالة' رقم الحدیث: **2725**' السنن الصغری' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب الانتفاع بفضل الوضوء' رقم الحدیث: **138**' السنن الکبری للنسائی' کتاب الفرائض' ذکر الکلالة' رقم الحدیث: **6142**' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **4554**' مسند احمد بن حنبل -' مسند جابر بن عبد الله رضی الله عنه' رقم الحدیث: **14037**' مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاری' ما روی ابو الزبیر عن جابر بن عبد الله' رقم الحدیث: **1837**' مسند الحمیدی' احادیث جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله عنه' رقم الحدیث: **1174**' مسند ابی یعلی الموصلی' مسند جابر' رقم الحدیث: **1967**' الادب المفرد للبخاری' باب عیادة المغمی علیه وسلم' رقم الحدیث: **529**

متن حدیث: مَرِضْتُ فَجَاءَ نِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ، وَاَبُوْ بَكْرٍ مَاشِيَيْنِ، فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّاَ فَصَبَّهُ عَلَيَّ فَاَفَقْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ؟ كَيْفَ اَمْضِيْ فِيْ مَالِيْ؟ فَلَمْ يُجِبْنِيْ بِشَيْءٍ حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ:

(اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ) (النساء: 176) الْآيَةَ

وَقَالَ مَرَّةً: حَتّٰى نَزَلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--محمد بن منکدر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں بیمار ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پیدل چل کر میری عیادت کے لئے تشریف لائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی حالت میں پایا کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا تو مجھے ہوش آ گیا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں اپنے مال کے بارے کیا طریقہ اختیار کروں؟ میں اپنے مال کے بارے میں کیا فیصلہ کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ وراثت کے حکم کے متعلق (درج ذیل) آیت نازل ہوگئی:

''اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو' لیکن اس کی ایک بہن ہو' تو اس بہن کو اس آدمی کے ترکہ میں سے نصف ملے گا''۔

ایک مرتبہ انہوں نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ کلالہ کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وَضُوْءِ الْمُتَوَضِّئِ

باب 82: وضو کرنے والے شخص کے وضو سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا مباح ہے

107 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، نَا الْاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَا فِي الْقَوْمِ طَهُوْرٌ؟ قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ بِفَضْلِ مَاءٍ فِيْ اِدَاوَةٍ قَالَ: فَصَبَّهُ فِيْ قَدَحٍ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اَتَوْا بَقِيَّةَ الطَّهُوْرِ، فَقَالَ: تَمَسَّحُوا بِهٖ، فَسَمِعَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

[1] احناف اس بات کے قائل ہیں' طہارت کے حصول کے دوران جو پانی آدمی کے جسم سے مس ہو کر نیچے گرتا ہے وہ آب مستعمل ہے لیکن اس کے لئے یہ بات شرط ہے کہ آدمی نے عبادت کی نیت سے اسے استعمال کیا ہو۔ یہ پانی ناپاک نہیں ہوتا لیکن اس کے ذریعے طہارت حاصل نہیں کی جا سکتی یعنی وضو یا غسل نہیں کیا جا سکتا۔

حدیث 107: سنن الدارمي' باب ما اكرم الله النبي صلى الله عليه وسلم من تفجير' رقم الحديث: 26 'مسند احمد بن حنبل -' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: 13856 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الفضائل' باب ما اعطى الله تعالى محمدا صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 31085 '

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: عَلٰى رِسْلِكُمْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِى الْقَدَحِ فِى جَوْفِ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ: اَسْبِغُوْا الطُّهُوْرَ، فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: وَالَّذِىْ اَذْهَبَ بَصَرِىْ قَالَ: وَكَانَ قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ لَقَدْ رَاَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَهُ حَتّٰى تَوَضَّئُوا اَجْمَعُوْنَ

قَالَ عَبِيْدَةُ: قَالَ الْاَسْوَدُ حَسِبْتُهُ قَالَ: كُنَّا مِائَتَيْنِ اَوْ زِيَادَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد --عبیدہ بن حمید-- اسود بن قیس-- نبیح عنزی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا لوگوں کے پاس وضو کے لئے پانی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں: ایک شخص ایک برتن میں کچھ بچا ہوا پانی لے کے آیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی ایک پیالے میں انڈیلا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' پھر جو پانی بچ گیا' لوگ اس کے پاس آئے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا تم لوگ اس کے ذریعے مسح کر لو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: تم ذرا ٹھہرو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو اس پیالے میں موجود پانی کے اندر ڈالا' پھر ارشاد فرمایا: اچھی طرح وضو کرو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس ذات کی قسم ہے' جس نے میری بینائی کو رخصت کر دیا ہے۔ (راوی کہتے ہیں: اس وقت ان کی بینائی رخصت ہو چکی تھی) میں نے دیکھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی پھوٹ رہا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس وقت تک نہیں اٹھایا' جب تک تمام لوگوں نے وضو نہیں کر لیا۔

عبیدہ نامی راوی کہتے ہیں: اسود نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا تھا: اس وقت ہماری تعداد دو سو بلکہ اس سے بھی زیادہ تھی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ

باب 83: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنا مباح ہے

108 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: اَكْبَرُ عِلْمِىْ وَالَّذِىْ يَخْطِرُ عَلٰى بَالِىْ اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ اَخْبَرَنِىْ، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِ مَيْمُوْنَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق-- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عمرو بن دینار نے مجھے یہ خبر دی ہے وہ یہ کہتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور جو میرے ذہن میں ہے اس کے مطابق شیخ ابوشعثاء نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

نبی اکرم ﷺ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے (غسل یا وضو کے) بچے ہوئے پانی سے وضو کرلیا کرتے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْاَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 84: عورت کے غسل جنابت سے بچے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کرنا مباح ہے

109 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ وَهُوَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوِ اغْتَسَلَ مِنْ فَضْلِهَا

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ وَكِيعٍ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِهَا . وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ مِنْ فَضْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُ: فَقَالَ: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنی اور احمد بن منیع --ابواحمد--زبیری--سفیان--عتبہ بن عبداللہ--ابن مبارک--سفیان--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--سماک بن حرب--عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے وضو (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) غسل کرلیا۔

روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

احمد بن منیع کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرلیا۔

ابوموسیٰ اور عتبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اس خاتون کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے لگے' تو اس خاتون نے آپ کی خدمت میں عرض کی: (کہ یہ ان کے غسل یا وضو کا بچا ہوا پانی ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰی اَنَّ سُؤْرَ الْحَائِضِ لَيْسَ بِنَجَسٍ

وَاِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ بِهِ اِذْ هُوَ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ، اِذْ لَوْ كَانَ سُؤْرُ حَائِضٍ نَجِسًا لَمَا شَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً نَجِسًا غَيْرَ مُضْطَرٍّ اِلٰی شُرْبِهِ

باب 85: اس بات کی دلیل کہ حیض والی عورت کا جوٹھا ناپاک نہیں ہوتا

اوراس کے ذریعے وضو یا غسل کرنا مباح ہے' کیونکہ وہ پاک ہے نجس نہیں ہے' اگر حیض والی عورت کا جوٹھا نجس ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نجس پانی کو ہرگز نہ پیتے' جبکہ آپ اسے پینے کے لئے اضطراری (طور پر) مجبور بھی نہیں تھے۔

110 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰى بِالْإِنَاءِ فَاَبْدَاُ فَاَشْرَبُ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَاْخُذُ الْإِنَاءَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، وَآخُذُ الْعِرْقَ فَاَعُضُّهُ، ثُمَّ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ

اسنادِ دیگر: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- مسعر بن کدام -- مقدام بن شریح نے اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی برتن (مشروب) لایا جاتا تھا' تو اس میں سے پہلے میں پیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ اس برتن کو لیتے تھے' اور اسی جگہ اپنا منہ رکھتے تھے' جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا۔ اسی طرح (بعض اوقات) میں کوئی ہڈی لے کر اسے نوچتی تھی' تو نبی اکرم ﷺ اپنا منہ اسی جگہ رکھتے تھے' جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْغُسْلِ وَالْوُضُوْءِ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ

اِذْ مَاؤُهُ طَهُوْرٌ مَّيْتَتُهُ حِلٌّ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَ الْوُضُوْءَ، وَالْغُسْلَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ، وَزَعَمَ اَنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا، وَتَحْتَ النَّارِ بَحْرًا حَتّٰى عَدَّ سَبْعَةَ اَبْحُرٍ، وَسَبْعَةَ نِيْرَانٍ، وَكُرْهُ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ مِنْ مَّائِهِ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ زَعْمٌ

باب **86**: سمندر کے پانی کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کی اجازت

اس کا پانی پاک ہوتا ہے' اور اس کا مردار حلال ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو اور غسل کو مکروہ قرار دیا ہے' وہ اس بات کا قائل ہے: سمندر کے نیچے آگ ہے' اور آگ کے نیچے سمندر ہے۔ یہاں تک کہ اس نے سات سمندروں اور سات قسم کی آگ کی گنتی کی۔

حدیث **110**: السنن الصغرٰی' سؤر الهرة فئة الوضوء' باب مؤاكلة الحائض والشرب من سؤرها' رقم الحديث: **278** ' السنن الكبرٰى للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' مؤاكلة الحائض والشرب من سؤرها والانتفاع بفضلها' رقم الحديث: **264** 'مسند ابى يعلى الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث: **4645** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب سؤر الحائض' رقم الحديث: **372**

اور اپنے گمان کے مطابق اس علت کی وجہ سے اس (سمندر) کے پانی کے ذریعے وضو اور غسل کو مکروہ قرار دیا۔

111 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ، اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ هٰذَا حَدِيْثُ يُوْنُسَ

وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، وَلَمْ يَقُلْ مِنْ آلِ ابْنِ الْاَزْرَقِ، وَلَا مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ وَقَالَ: نَرْكَبُ الْبَحْرَ اَزْمَانًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- عبداللہ بن وہب -- امام مالک -- صفوان بن سلیم -- سعید بن سلمہ -- مغیرہ بن ابوبردہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں' تو خود پیاسے رہ جاتے ہیں' تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے' اور اس کا مردار حلال ہے۔

روایت کے یہ الفاظ یونس نامی کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ بن حکیم نے یہ روایت صفوان بن سلیم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔ یہ ابن ازرق کی آل سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے' اور نہ ہی یہ الفاظ نقل کئے ہیں: یہ بنوعبدالدار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''ہم طویل عرصے کے لئے سمندر میں سفر کرتے ہیں''۔

حدیث111: موطا مالك' كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' رقم الحديث: 40 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب الوضوء من ماء البحر' رقم الحديث: 763 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب الوضوء بماء البحر' رقم الحديث: 76 ' سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بماء البحر' رقم الحديث: 383 'السنن الصغرى' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' باب ماء البحر' رقم الحديث: 59 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' ذكر ماء البحر والوضوء منه' رقم الحديث: 57 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب المياه' ذكر الخبر المدحض قول من نفي جواز الوضوء بماء البحر' رقم الحديث: 1259 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' ومنهم ابو الاسود حميد بن الاسود البصري الثقة المامون' رقم الحديث: 444 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب في ماء البحر' رقم الحديث: 62 ' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: 8554 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: 1

112 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ قَالَ أَحْمَدُ: يَعْنِي عُبَيْدَ اللَّهِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ قَالَ: هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، وَالْحَلَالُ مَيْتَتُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- احمد بن حنبل -- ابوقاسم بن ابوالزناد -- اسحاق بن حازم -- عبیداللہ بن مقسم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي يَكُونُ فِي أَوَانِي أَهْلِ الشِّرْكِ وَأَسْقِيَتِهِمْ وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْإِهَابَ يَطْهُرُ بِدِبَاغِ الْمُشْرِكِينَ إِيَّاهُ

باب **87**: ایسے پانی کے ذریعے وضو یا غسل کرنے کی اجازت جو مشرکین کے برتنوں اور مشکیزوں میں ہو اور اس بات کی دلیل کہ مشرکین کے چمڑے کی دباغت کرنے سے چمڑا پاک ہو جاتا ہے

113 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَدَعَا فُلَانًا وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ سَطِيحَتَيْنِ أَوْ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ عَلَى بَعِيرٍ، فَقَالَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ، وَنَفَرُنَا خُلُوفٌ، فَقَالَا لَهَا: انْطَلِقِي، فَقَالَتْ: أَيْنَ؟ قَالَا لَهَا: إِلَى رَسُولِ

حدیث**112**: مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: **14746** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب في ماء البحر' رقم الحديث: **53** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بماء البحر' رقم الحديث: **385** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث جابر' رقم الحديث: **451** ' صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب المياه' ذكر الخبر المدحض' رقم الحديث: **1260** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' باب من اسمه جابر' ومن غرائب حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: **1740**

حدیث**113**: صحيح البخاري' كتاب التيمم' باب : الصعيد الطيب وضوء المسلم' رقم الحديث: **340** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب قضاء الصلاة الفائتة' رقم الحديث: **1135** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب التيمم' ذكر البيان بان التيمم بالكحل والزرنيخ وما اشبههما دون الصعيد الذي' رقم الحديث: **1318** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب الوضوء والتيمم من آنية المشركين' رقم الحديث: **663** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصريين' حديث عمران بن حصين' رقم الحديث: **19463** 'البحر الزخار مسند البزار' اول حديث عمران بن حصين' رقم الحديث: **3023** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عفيف' سلم بن زرير عن ابي رجاء' رقم الحديث: **15116**

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: هٰذَا الَّذِىْ يُقَالُ لَهُ الصَّابِءُ؟ قَالَا لَهَا: هُوَ الَّذِىْ تَعْنِيْنَ، فَانْطَلَقَا فَجَاءَ ا بِهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيْثَ، فَقَالَ: اسْتَنْزِلُوْهَا مِنْ بَعِيْرِهَا، وَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَجَعَلَ فِيْهِ اَفْوَاهَ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ قَالَا: ثُمَّ مَضْمَضَ ثُمَّ اَعَادَهُ فِىْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ اَوِ السَّطِيْحَتَيْنِ، ثُمَّ اَطْلَقَ اَفْوَاهَهُمَا، ثُمَّ نُوْدِىَ فِى النَّاسِ اَنِ اسْقُوْا وَاسْتَقُوْا وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید قطان اور ابن ابوعدی اور سہل بن یوسف اور عبد الوہاب بن عبدالمجید ثقفی (یہ حضرات) عوف --ابورجاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں صاحب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ارشاد فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کر کے لاؤ' یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے۔ ان دونوں کی ملاقات ایک خاتون سے ہوئی' جس کے پاس پانی کے دو مشکیزے تھے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) وہ خاتون ایک اونٹ پر سوار تھی۔ ان دونوں صاحبان نے اس خاتون سے دریافت کیا: پانی (کا چشمہ یا تالاب) کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: (اتنی دور ہے) کہ یہ پانی مجھے کل اسی وقت ملا تھا اور ہماری نفری پیچھے ہے۔ (یعنی گھر میں کوئی موجود نہیں ہے' جو پانی لا سکے) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم (ہمارے ساتھ) چلو! اس نے دریافت کیا: کہاں؟ ان دونوں صاحبان نے اس سے کہا اللہ کے رسول کی طرف۔ اس خاتون نے دریافت کیا: یہ وہی صاحب ہیں' جنہیں لوگ صابی کہتے ہیں۔ ان دونوں صاحبان نے اس سے کہا: یہ وہی صاحب ہیں' جو تم سمجھ رہی ہو' تم چلو! پھر یہ دونوں صاحبان اس خاتون کو لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساری بات بتا دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ سے نیچے اتارو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزے کا منہ اس برتن میں کر دیا (یعنی اس میں پانی انڈیلا' یہاں یہ راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) یہاں دونوں راویوں نے یہ بات نقل کی ہے کہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور وہ پانی دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا (یہاں ایک لفظ کے بارے راوی کو شک ہے) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشکیزوں کے منہ کھول دیے اور پھر لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ وہ خود بھی پانی پی لیں اور (جانوروں وغیرہ کو بھی) پلا دیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِى الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِىْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب 88: ایسے پانی کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت ہے' جو مردار کے چمڑے میں ہو جبکہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو

114 - سندِ حدیث: نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِىُّ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ اَخِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَرَادَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ مِنْ سِقَاءٍ، فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّهُ مَيْتَةٌ قَالَ: دِبَاغُهُ يُذْهِبُ

بِخُبْثِهِ اَوْ نَجَسِهِ اَوْ رِجْسِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدہ بن عبداللہ خزاعی-- یحییٰ بن آدم --مسعر-- عمرو بن مرہ--سالم بن ابوجعد-- اپنے بھائی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزے کے ذریعے وضو کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا: یہ مردار (جانور کا چمڑا) ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کی دباغت نے اس کی خباثت (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی نجاست (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی ناپاکی کو ختم کر دیا ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اَبْوَالَ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ لَيْسَ بِنَجِسٍ

وَلَا يَنْجُسُ الْمَاءُ اِذَا خَالَطَهُ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِشُرْبِ اَبْوَالِ الْاِبِلِ مَعَ اَلْبَانِهَا، وَلَوْ كَانَ نَجِسًا لَمْ يَاْمُرْ بِشُرْبِهِ، وَقَدْ اَعْلَمَ اَنْ لَّا شِفَاءَ فِي الْمُحَرَّمِ، وَقَدْ اَمَرَ بِالْاِسْتِشْفَاءِ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ، وَلَوْ كَانَ نَجِسًا كَانَ مُحَرَّمًا، كَانَ دَاءً لَا دَوَاءً، وَمَا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ كَمَا اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا سُئِلَ: اَيُتَدَاوٰى بِالْخَمْرِ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا هِيَ دَاءٌ وَّلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ

باب 89: اس بات کی دلیل کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے' اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوتا

اور اگر پانی اس میں مل جائے' تو وہ پانی کو ناپاک نہیں کرتا' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے دودھ کے ہمراہ ان کا پیشاب پینے کا بھی حکم دیا تھا۔

---

(114) انسان اور خنزیر کے علاوہ ہر اس جانور کی کھال دباغت کے ذریعے پاک ہو جاتی ہے' جس کی کھال کو دباغت کرنا ممکن ہو خواہ اس جانور کا گوشت شرعاً جائز ہو یا نہ ہو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' دباغت اس کی گندگی نجاست یا غلاظت کو ختم کر دیتی ہے' تاہم دباغت کے لئے یہ بات شرط ہے' وہ اس کھال کو گلنے اور سڑنے سے روک دے۔

دباغت کے مختلف طریقے ہیں۔ بعض اوقات کوئی دوائی یا کیمیکل استعمال کر کے دباغت کی جاتی ہے۔

اور بعض اوقات کھال پر مٹی لگا کر یا اسے دھوپ میں سکھا کر دباغت کی جاتی ہے۔

تاہم یہ حکم احناف کے نزدیک ہے' شوافع کے نزدیک کسی تیزابی چیز کے استعمال کے ذریعے دباغت کی جاسکتی ہے۔

دھوپ لگانے یا مٹی مل دینے وغیرہ سے دباغت حاصل نہیں ہوتی ہے۔

بعض روایات کے مطابق امام مالک اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: مردار جانور کی کھال دباغت کے ذریعے بھی پاک نہیں ہوتی' لیکن ان کی یہ رائے اس حدیث کے خلاف ہے' جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' جس کے مطابق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردار بکری کو دیکھ کر یہ فرمایا تھا کہ تم لوگوں نے اس کی دباغت کیوں نہیں کی۔

اور جب آپ کو یہ بتایا گیا: یہ مردار ہے' تو آپ نے فرمایا: اسے کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔

حدیث **114**: مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2786** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **524**

اگر یہ نجس ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ اسے پینے کا حکم نہ دیتے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کردی ہے کہ حرام چیز میں شفا نہیں ہوتی ہے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے پیشاب کے ذریعے شفاء حاصل کرنے کا حکم دیا ہے' تو اگر یہ ناپاک ہوتا' تو یہ حرام ہوتا اور یہ بیماری ہوتا شفاء نہ ہوتا۔

اور اس میں شفاء نہ ہوتی' جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: جب آپ سے دریافت کیا گیا: کیا آدمی شراب کو دوا کے طور پر استعمال کر لے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

''وہ بیماری ہے دوا نہیں ہے''۔

115 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيْدٌ، نَا قَتَادَةُ

متنِ حدیث: اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اُنَاسًا اَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ وَعُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

115: امام ابوجعفر طحاوی تحریر کرتے ہیں' حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں' ایک مرتبہ عرینہ قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے' مدینہ منورہ کی آب و ہوا انہیں موافق نہ آئی تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ تم ہمارے اونٹوں (کے فارم پر) چلے جاؤ (جو مدینہ منورہ سے کچھ فاصلے پر ہے) اور وہاں تم ان کا دودھ پیو گے۔

اسی روایت کو قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے اور اس میں (دودھ کی بجائے یا شاید اس کے ہمراہ) پیشاب کا ذکر بھی کیا ہے۔

(طحاوی لکھتے ہیں) اس حدیث کی روشنی میں بعض حضرات نے یہ مؤقف اختیار کیا ہے کہ جن جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے' ان کا پیشاب پاک ہے لیکن اہلِ علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ ان کا پیشاب ناپاک ہے یہ اسی طرح نجس ہے' جس طرح اونٹ کا خون نجس ہے۔ اونٹوں کے پیشاب کا حکم ان کے دودھ یا گوشت کے مانند نہیں ہے۔ عرینہ قبیلے کے لوگوں کے حوالے سے جو روایت آپ نے پیش کی ہے اس کا حکم ضرورت کے پیشِ نظر تھا اس لیے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ بلاضرورت مباح ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ بعض اوقات ضرورت کے پیشِ نظر کسی چیز کو مباح قرار دے دیا جاتا ہے لیکن بلاضرورت کوئی چیز جائز نہیں ہوتی اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی احادیث منقول ہیں جیسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ کسی غزوہ کے موقع پر حضرت زبیر بن عوام اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نبی اکرمؐ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں حضرات کو یہ رخصت عطا کی کہ وہ جنگ کے دوران ریشمی کپڑا استعمال کر سکتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں' میں نے ان دونوں حضرات کو ریشمی قمیص پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا جائز قرار دیا جنہیں علاج کی غرض سے یہ کپڑا پہننے کی ضرورت تھی لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ضرورت کے بغیر ہی مردوں کے لیے ریشمی کپڑا پہننا جائز ہو اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اہلِ عرینہ کی بیماری کی وجہ سے ان کے لیے اونٹ کا پیشاب بطور دوا پینا جائز قرار دیا تھا۔

حدیث **115**: صحیح البخاری' کتاب المغازی' باب قصة عکل وعرینة' رقم الحدیث: **3970** 'السنن الصغری' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب بول ما یؤکل لحمه' رقم الحدیث: **304** 'السنن الکبری للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' بول ما یؤکل لحمه یصیب الثوب' رقم الحدیث: **285** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضی الله تعالی عنه' رقم الحدیث: **13212** 'مسند ابی یعلی الموصلی' قتادة' رقم الحدیث: **3086**

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ، وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، إِنَّا أَهْلُ ضِرْعٍ، وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ، فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا .فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُوْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--یزید بن زریع--سعید--قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ لوگ جو "عکل" اور "عرینہ" کے قبیلے سے تعلق رکھتے تھے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے انہوں نے اسلام قبول کرنے کے حوالے سے کچھ بات چیت کی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم بھیڑ بکریاں پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں انہیں مدینہ منورہ میں رہنے میں مشکل پیش آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اونٹوں اور چرواہے کے پاس چلے جائیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نکل کر وہاں چلے جائیں اور ان اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پئیں [1]

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِجَازَةِ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ أَوْهَمَ بَعْضَ الْعُلَمَاءِ أَنَّ تَوْقِيتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ تَوْقِيتٌ لَا يَجُوزُ الْوُضُوْءُ بِأَقَلَّ مِنْهُ

باب 90: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی گئی اس روایت کا تذکرہ

جس میں پانی کے ایک "مد" کے ذریعے وضو کو جائز قرار دیا گیا ہے بعض علماء اس غلط فہمی کا شکار ہوئے ہیں وضو کے لیے پانی کے ایک "مد" کا تعین کرنا ایک ایسا تعین ہے کہ اس سے کم پانی کے ذریعے وضو کرنا جائز ہی نہیں ہے۔

116 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب مختصر اختلاف العلماء میں یہ بات بیان کی ہے: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ امام ابویوسف رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس جانور کا پیشاب ناپاک ہوتا ہے جس کا گوشت کھایا جاسکتا ہے جبکہ امام مالک رحمہ اللہ امام محمد رحمہ اللہ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ کے نزدیک یہ پاک ہوتا ہے۔ امام طحاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عرینہ قبیلے کے لوگوں کے لئے اونٹوں کا پیشاب پینے کی اجازت ضرورت کی وجہ سے تھی جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی وجہ سے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سا اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے لئے ریشمی لباس پہننے کو مباح قرار دیا تھا۔

حدیث **116**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء بالمد' رقم الحدیث: **197** 'صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة' رقم الحدیث: **515** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارة' باب ما یجزء من الماء فی الوضوء' رقم الحدیث: **88** 'سنن الدارمی' کتاب الطھارة' باب کم یکفی فی الوضوء من الماء' رقم الحدیث: **726** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارة' باب قدر ماء الغسل' ذکر البیان بان القدر الذی وصفناه للاغتسال من الجنابة لیس بقدر' رقم الحدیث: **1219** 'السنن الصغریٰ' سؤر الھرة' باب القدر الذی یکتفی به الرجل من الماء للوضوء' رقم الحدیث: **72** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الطھارة' القدر الذی یکتفی به الرجل من الماء للوضوء' رقم الحدیث: **72**

بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوكٍ، وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْمَكُّوكُ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ الْمُدُّ نَفْسُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالرحمٰن ابن مہدی -- شعبہ -- عبداللہ بن عبداللہ بن جبر بن عتیک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مکوک (پانی) کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور 5 مکوک (پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں "مکوک" سے مراد "مد" ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ تَوْقِيتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ

اَنَّ الْوُضُوْءَ بِالْمُدِّ يُجْزِءُ، لَا اَنَّهُ لَا يَسَعُ الْمُتَوَضِّئَ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَى الْمُدِّ اَوْ يَنْقُصَ مِنْهُ اِذْ لَوْ لَمْ يُجْزِءِ الزِّيَادَةَ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَا النُّقْصَانَ مِنْهُ، كَانَ عَلَى الْمَرْءِ اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ اَنْ يُكِيلَ مُدًّا مِنْ مَّاءٍ فَيَتَوَضَّأَ بِهٖ لَا يُبْقِي مِنْهُ شَيْئًا، وَقَدْ يَرْفُقُ الْمُتَوَضِّئُ بِالْقَلِيْلِ مِنَ الْمَاءِ فَيَكْفِيْ بِغَسْلِ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ، وَيَخْرُقُ بِالْكَثِيرِ فَلَا يَكْفِيْ لِغَسْلِ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ

باب 91: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو کے لئے پانی کے ایک "مد" کا تعین کرنا

اس مفہوم کے اعتبار سے ہے کہ ایک "مد" پانی کے ذریعے وضو جائز ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وضو کرنے والے کے لئے یہ گنجائش ہی نہیں ہے کہ وہ ایک "مد" سے زیادہ پانی استعمال کرے یا اس سے کم پانی استعمال کرے کیونکہ اگر اس سے زیادہ یا اس سے کم پانی استعمال کرنا جائز نہ ہوتا' تو آدمی پر یہ بات لازم ہوتی کہ جب وہ وضو کا ارادہ کرتا' تو پہلے پانی کا ایک "مد" ماپ لیتا اور پھر اس کے ذریعے وضو کرتا۔

اس طرح کہ اس پانی میں سے کچھ بھی باقی نہ رہتا۔

بعض اوقات وضو کرنے والا شخص تھوڑے پانی کو اتنی نرمی (یعنی احتیاط) سے استعمال کرتا ہے کہ وہ وضو کے اعضاء کو دھونے کے لئے کافی ہو جاتا ہے' اور بعض اوقات وہ زیادہ پانی کو اس بے دردی سے استعمال کرتا ہے کہ وہ وضو کے اعضاء کو دھونے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔

117 - سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ مِنْ كِتَابِهٖ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث 117: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' رقم الحديث: 525 'مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: 14713 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في الجنب كم يكفيه لغسله من الماء' رقم الحديث: 701

متن حدیث: يُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوْءِ الْمُدُّ، وَمِنَ الْجَنَابَةِ الصَّاعُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: لَا يَكْفِيْنَا ذٰلِكَ يَا جَابِرُ فَقَالَ قَدْ كَفٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ وَاَكْثَرُ شَعْرًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِءُ مِنَ الْوُضُوْءِ الْمُدُّ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ تَوْقِيْتَ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ اَنَّ ذٰلِكَ يُجْزِءُ لَا اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ النُّقْصَانُ مِنْهُ وَلَا الزِّيَادَةُ فِيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- حصین -- یزید بن ابوزیاد -- سالم بن ابوجعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک "مد" وضو کے لئے کافی ہوتا ہے اور ایک صاع (پانی) جنابت کے لئے کافی ہوتا ہے ایک صاحب نے (حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے عرض کی: اے حضرت جابر! ہمارے لئے تو یہ کافی نہیں ہوتا' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ان کے لئے کافی ہوتا تھا' جو تم سے بہتر تھے اور جن کے بال تم سے زیادہ تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ "ایک "مد" وضو کے لئے کافی ہوتا ہے" یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' وضو کے لئے پانی کے ایک "مد" کی حد بندی اس حوالے سے ہے کہ ایسا جائز ہے' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اس سے کم پانی کے ذریعے وضو جائز نہیں ہوتا' یا اس سے زیادہ پانی استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْوُضُوْءِ بِاَقَلَّ مِنْ قَدْرِ الْمُدِّ مِنَ الْمَاءِ

باب 92: ایک "مد" سے کم پانی کے ذریعے وضو کرنے کی اجازت ہونا

118 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ زَيْدٍ وَهُوَ حَبِيْبُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِثُلُثَيْ مُدٍّ فَجَعَلَ يَدْلُكُ ذِرَاعَهٗ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی -- یحییٰ بن ابوزائدہ -- شعبہ -- حبیب بن زید -- عباد بن تمیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو تہائی "مد" (پانی) لایا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور اپنی کلائیوں کو ملا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنْ لَّا تَوْقِيْتَ فِيْ قَدْرِ الْمَاءِ الَّذِيْ يَتَوَضَّاُ بِهِ الْمَرْءُ

فَيَضِيْقُ عَلَى الْمُتَوَضِّئِ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهِ اَوْ يُنْقِصَ مِنْهُ، اِذْ لَوْ كَانَ لِقَدْرِ الْمَاءِ الَّذِيْ يَتَوَضَّاُ بِهِ الْمَرْءُ مِقْدَارٌ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّزِيْدَ عَلَيْهِ وَلَا يُنْقِصَ مِنْهُ شَيْئًا، لَمَا جَازَ اَنْ يَّجْتَمِعَ اثْنَانِ وَلَا جَمَاعَةٌ عَلٰى اِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَيَتَوَضَّئُوْا مِنْهُ جَمِيْعًا، وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ اَنَّهُمْ اِذَا اجْتَمَعُوْا عَلٰى اِنَاءٍ وَاحِدٍ يَتَوَضَّئُوْنَ مِنْهُ، قَدْ

حدیث **118**: صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذکر البیان بان ذلك الذراعین الذی وصفناه فی الوضوء' رقم الحدیث: **1089** المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث هشیم' رقم الحدیث: **459**

بَعْضَهُمْ اَكْثَرَ حَمْلًا لِلْمَاءِ مِنْ بَعْضٍ

باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس پانی کے ذریعے آدمی وضو کرتا ہے

اس کی مقدار کے بارے میں کوئی تعین نہیں ہے کہ وضو کرنے والے شخص کو اس کے حوالے سے کوئی تنگی ہو کہ وہ اس سے زیادہ کرے یا اس سے کم کرے' کیونکہ اگر وضو کرنے والے شخص کے لئے پانی کی کوئی متعین مقدار ہوتی کہ جس میں اضافہ کرنا' یا جس میں کوئی کمی کرنا' جائز نہ ہوتا' تو پھر یہ بات بھی جائز نہ ہوتی کہ دو آدمی یا ایک جماعت ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کریں اور وہ سب اس کے ذریعے وضو کرلیں کیونکہ ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ جب وہ ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کریں' تو ان میں سے بعض لوگ دوسروں کے مقابلے میں زیادہ پانی استعمال کرلیں گے۔

119 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَوَضَّأُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- محمد بن جعفر -- معمر -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن کے ذریعے وضو کر لیتے تھے''۔

120 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا اَبُو خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

حدیث **119**: سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بسؤر الهرة' رقم الحديث: **365**' سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب استعمال الرجل فضل وضوء المراة' رقم الحديث: **113** مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب سؤر الهر' رقم الحديث: **342**

120: اس روایت کا مرکزی مضمون یہ ہے کہ کیا مرد اور عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں' اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔

اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچائے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے' البتہ اس کے برعکس جائز ہے' یعنی عورت مرد کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرتے ہیں' تو ایسی صورت میں وضو کرنا جائز ہوگا' لیکن اگر عورت پہلے سے وضو کر چکی ہو' تو اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کے لیے بھی' دوسرے فریق کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' خواہ ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے پہلے وضو کرلیا ہو' عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

پانچواں قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے' جبکہ مرد جنابت کی حالت میں نہ ہو یا عورت حیض کی حالت میں نہ ہو۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا نَتَوَضَّأُ رِجَالًا وَنِسَاءً، وَنَغْسِلُ اَيْدِيَنَا فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ہارون بن اسحاق ہمدانی--ابوخالد--عبیداللہ--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہم لوگ یعنی مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) اکٹھے وضو کر لیتے تھے' اور ہم ایک ہی برتن میں اپنے ہاتھ دھویا کرتے تھے (یعنی ایک ہی برتن سے وضو کے لئے پانی لیتے تھے)

121 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متن حدیث: اَنَّهُ اَبْصَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهِ يَتَطَهَّرُوْنَ، وَالنِّسَاءُ مَعَهُمُ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ كُلُّهُمْ يَتَطَهَّرُ مِنْهُ

(بقیہ حاشیہ) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' جمہور صحابہ اور تابعین سے اس بات کا جواز منقول ہے کہ مرد عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے' صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہے کہ ان کے نزدیک جنابت والے شخص یا حیض والی عورت کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ (موطا امام مالک کی شرح) "الاستذکار" میں یہ احکام ذکر کیے گئے ہیں۔

جن احادیث میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا' اس کے مختلف جوابات دیئے گئے ہیں۔

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں اس طرزِ عمل کی اباحت کا تذکرہ ہے' ان کے مقابلے میں ممانعت والی روایات ضعیف ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد اس پانی کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے' جو عورت کے جسم سے مس ہونے کے بعد گرتا ہے' یعنی آب مستعمل ہے۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں ممانعت کا حکم استحباب اور زیادہ فضیلت کے حوالے سے ہے۔

حدیث **120**: صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب وضوء الرجل مع امراته' رقم الحديث: **189** 'موطا مالك' كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء' رقم الحديث: **43** 'سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' رقم الحديث: **72** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد' رقم الحديث: **378** ' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **527** ' صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الوضوء بفضل وضوء المراة' ذكر الاباحة للرجال والنساء ان يتوضؤوا من اناء واحد' رقم الحديث: **1281** ' السنن الصغرى' سؤر الهرة' باب وضوء الرجال والنساء جميعا' رقم الحديث: **70** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب سؤر الحائض' رقم الحديث: **382** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' وضوء الرجال والنساء جميعا' رقم الحديث: **70** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب استعمال الرجل فضل وضوء المراة' رقم الحديث: **116** ' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' رقم الحديث: **4337** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **11**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--معتمر--عبید اللہ-- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی ازواج کے ہمراہ طہارت حاصل کیا کرتے تھے یعنی مرد اور خواتین ایک ہی برتن سے وضو کر لیا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْقَصْدِ فِیْ صَبِّ الْمَاءِ، وَكَرَاهَةِ التَّعَدِّی فِیْهِ، وَالْأَمْرِ بِاتِّقَاءِ وَسْوَسَةِ الْمَاءِ

باب 94: پانی بہاتے ہوئے میانہ روی کا مستحب ہونا اور فضول خرچی کا ناپسندیدہ ہونا اور پانی کے وسوسوں سے بچنے کا حکم ہونا

122 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَیِّ بْنِ ضَمْرَةَ السَّعْدِیِّ، عَنْ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ وَلَهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--ابوداؤد-- خارجہ بن مصعب--یونس--حسن--عتی بن ضمرہ سعدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اُبی بن کعب' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''وضو کا ایک مخصوص شیطان ہے' جس کا نام ''ولہان'' ہے' تو پانی کے وسوسوں سے بچو''۔

حدیث **122**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب كراهية الاسراف فی الماء' رقم الحدیث: **54** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فی القصد فی الوضوء وكراهية التعدی فیه' رقم الحدیث: **418** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث عتی بن ضمرة السعدی عن ابی بن كعب' رقم الحدیث: **20721** 'المستدرك علی الصحیحین للحاكم' كتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **528** 'مسند الطیالسی' احادیث ابی بن كعب رحمه الله' رقم الحدیث: **543**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

الْاَوَانِي اللَّوَاتِي يُتَوَضَّأُ فِيهِنَّ اَوْ يُغْتَسَلُ

ابواب کا مجموعہ: جو ان برتنوں کے بارے میں ہیں' جن میں وضو کیا جاتا ہے' یا غسل کیا جاتا ہے

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ فِي اَوَانِي النُّحَاسِ

باب 95: تانبے سے بنے ہوئے برتن سے وضو یا غسل کرنا مباح ہے

123 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي اَسْتَرِيحُ فَاَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ، ثُمَّ خَرَجَ

حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى مَرَّةً، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مَرَّةً، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَقُلْ مِنْ نُحَاسٍ، وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ خَرَجَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع --عبدالرزاق--معمر--ابن شہاب زہری-- عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کا پانی ڈالو جن کی بندش کو کھولا نہ گیا ہو''۔

حدیث **123**: صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب الغسل والوضوء في المخضب والقدح والخشب والحجارة' رقم الحديث: **194**' صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر البيان بان قول عقبة بن عامر : " صلى علي' رقم الحديث: **6700** ' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث هشيم' رقم الحديث: **460** ' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب الوضوء في النحاس' رقم الحديث: **178** ' السنن الكبرى للنسائي' كتاب وفاة النبي صلى الله عليه وسلم' ذكر ما كان يعالج به النبي صلى الله عليه وسلم في' رقم الحديث: **6859** ' مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: **24649** ' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عروة بن الزبير' رقم الحديث: **562** ' المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **6834**

(یعنی جنہیں پہلے استعمال نہ کیا گیا ہو) تاکہ مجھے اس کے ذریعے آرام آئے اور میں لوگوں کو کچھ وصیت کر سکوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے ایک بڑے برتن میں بٹھایا اور ہم نے ان مشکیزوں کے ذریعے آپ پر پانی بہایا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف یہ اشارہ کیا کہ تم لوگوں نے یہ کام کرلیا ہے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (لوگوں کی طرف) تشریف لے گئے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں' ''تانبے کے'' اور اس میں یہ الفاظ بھی نہیں ہیں ''پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے''۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ اَوَانِیْ الزُّجَاجِ ضِدُّ قَوْلِ بَعْضِ الْمُتَصَوِّفَةِ الَّذِیْ یَتَوَهَّمُ اَنَّ اتِّخَاذَ اَوَانِی الزُّجَاجِ مِنَ الْاِسْرَافِ، اِذِ الْخَزَفُ اَصْلَبُ وَاَبْقٰی مِنَ الزُّجَاجِ

باب 96: شیشے سے بنے ہوئے برتن میں وضو کرنا مباح ہے

یہ بات بعض ان صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کے قائل ہیں' شیشے کا برتن استعمال کرنا اسراف ہے' کیونکہ مٹی سے بنے ہوئے برتن شیشے کے مقابلے میں زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اور زیادہ عرصہ باقی رہتے ہیں۔

124 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ یَعْنِیْ ابْنَ زَیْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِیْءَ بِقَدَحٍ فِیْهِ مَاءٌ - اَحْسِبُهُ قَالَ: قَدَحُ زُجَاجٍ - فَوَضَعَ اَصَابِعَهُ فِیْهِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ یَتَوَضَّئُوْنَ الْاَوَّلَ فَالْاَوَّلَ فَحَزَرْتُهُمْ مَا بَیْنَ السَّبْعِیْنَ اِلَی الثَّمَانِیْنَ، فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلَی الْمَاءِ كَاَنَّهُ یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : رَوٰی هٰذَا الْخَبَرَ غَیْرُ وَاحِدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ، فَقَالُوْا: رَحْرَاحٌ مَكَانَ الزُّجَاجِ بِلَا شَكٍّ نا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا اَبُو النُّعْمَانِ، نَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ، وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ سُلَیْمَانَ بْنِ حَارِثٍ: اُتِیَ بِقَدَحٍ زُجَاجٍ، وَقَالَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی النُّعْمَانِ: بِاِنَاءِ زُجَاجٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَالرَّحْرَاحُ: اِنَّمَا یَكُوْنُ الْوَاسِعَ مِنْ اَوَانِی الزُّجَاجِ لَا الْعَمِیْقَ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا پانی منگوایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا' جس میں پانی موجود تھا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ شیشے کا پیالہ تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں اس میں ڈالیں' پھر لوگوں نے باری باری اس کے ذریعے وضو کرنا شروع کیا' میں نے ان کا شمار کیا' تو وہ 70 سے لے کر 80 تک لوگ تھے' اور میں پانی کی طرف دیکھتا تھا' تو یوں لگتا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت کئی راویوں نے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کی ہے اور وہاں انہوں نے لفظ ''زجاج'' کی بجائے ''رحراح'' (یعنی بڑا برتن) استعمال کیا ہے اور کسی شک کے بغیر کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم سلیمان بن حرب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''شیشے کا پیالہ لایا گیا''۔

ابونعمان نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''ایک بڑا برتن لایا گیا''

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لفظ ''رحراح'' شیشے کے بنے ہوئے بڑے برتن کو کہتے ہیں: جو گہرا نہیں ہوتا۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّكْوَةِ وَالْقَعْبِ

باب 97: چمڑے کے چھوٹے ڈول اور بڑے پیالے سے وضو کرنا مباح ہے

125 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ يَتَوَضَّاُ مِنْهَا اِذْ جَهَشَ النَّاسُ نَحْوَهُ قَالَ: فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوْا: مَا لَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّاُ وَلَا نَشْرَبُ اِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَيْهِ فِي الرِّكْوَةِ، وَدَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَدْعُوَ . قَالَ: فَجَعَلَ الْمَاءُ يَفُوْرُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ اَمْثَالَ الْعُيُوْنِ قَالَ: فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّانَا قَالَ: قُلْتُ لِجَابِرٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَلَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ہشیم -- حصین -- سالم بن ابوجعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حدیبیہ کے دن لوگوں کو پیاس لاحق ہوئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک ڈول موجود تھا' جس کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر رہے تھے' اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لوگ حاضر ہوئے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: ہمارے پاس وضو کرنے کے لئے پانی نہیں ہے' اور پینے کے لئے بھی نہیں ہے' صرف وہ پانی ہے' جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے موجود ہے راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس ڈول میں رکھا اور پھر جو اللہ کو منظور تھا' وہ دعا مانگی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی یوں پھوٹنے لگا' جیسے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اس پانی کو پیا بھی اور اس کے ذریعے وضو بھی کیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ کی تعداد کتنی تھی' تو انہوں نے بتایا: ہماری تعداد **1500** تھی اگر ہماری تعداد ایک لاکھ بھی ہوتی' تو وہ پانی ہمارے لئے کافی ہوتا۔

126 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَعْبٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاَنْتُمْ؟ قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِالْوُضُوْءِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع-- وہب بن جریر-- شعبہ-- عمرو بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چھوٹا پیالہ پیش کیا گیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے ذریعے وضو کرلیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لئے از سرِنو وضو کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: پھر آپ لوگ کیا' کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ تمام نمازوں کے لئے ایک ہی وضو کرتے تھے (یعنی ایک ہی وضو سے تمام نمازیں ادا کرتے تھے)

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجِفَانِ وَالْقِصَاعِ

باب 98: جفان اور قصاع (مخصوص قسم کے پیالوں) سے وضو کرنا مباح ہے

127 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا ابْنُ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ فَبَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ وَاَطْلَقَ شِنَاقَ الْقِرْبَةِ، فَصَبَّ فِي الْقَصْعَةِ اَوِ الْجَفْنَةِ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءًا بَيْنَ الْوُضُوْءَيْنِ، وَقَامَ يُصَلِّيْ، فَقُمْتُ فَتَوَضَّاْتُ، فَجِئْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَنِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یحییٰ بن حکیم-- ابن عدی-- شعبہ-- سلمہ بن کہیل-- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی میں اس بات کا جائزہ لیتا رہا کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے پہلے پیشاب کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر آپ ﷺ سو گئے' پھر آپ ﷺ اٹھے' پھر آپ ﷺ نے مشکیزے کا منہ کھولا اور ایک بڑے پیالے میں پانی انڈل لیا' پھر آپ ﷺ نے درمیانے درجے کا وضو کیا' پھر آپ ﷺ اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' میں بھی اٹھا' میں نے بھی وضو کیا اور آپ ﷺ کے بائیں طرف آ کے کھڑا ہوا' تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑا اور اپنے دائیں طرف کر لیا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَغْطِيَةِ الْاَوَانِي الَّتِيْ يَكُوْنُ فِيْهَا الْمَاءُ لِلْوُضُوْءِ

بِلَفْظٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، وَلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 99: برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم ہونا۔ وہ برتن جن میں وضو کے لئے پانی موجود ہوتا ہے

یہ روایت ''مجمل'' طور پر منقول ہے۔ اس کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد مخصوص ہے۔

128 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَغْطِيَةِ الْوَضُوْءِ، وَاِيكَاءِ السِّقَاءِ، وَاِكْفَاءِ الْاِنَاءِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَوْقَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَاءِ الَّذِيْ يَتَوَضَّأُ بِهٖ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اَعْلَمْتُ فِيْ غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْعَرَبَ تُوقِعُ الِاسْمَ عَلَى الشَّيْءِ فِي الِابْتِدَاءِ عَلٰى مَا يَؤُوْلُ اِلَيْهِ الْاَمْرُ فِي الْمُعَقَّبِ، اِذِ الْمَاءُ قَبْلَ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِهٖ اِنَّمَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ الْوَضُوْءِ؛ لِاَنَّهٗ يَؤُوْلُ اِلٰى اَنْ يُتَوَضَّاَ بِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابویونس واسطی-- خالد بن عبداللہ-- سہیل-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وضو کا پانی ڈھانپ کر رکھنے' مشکیزے کا منہ بند رکھنے اور برتن کو الٹا کر کے رکھنے کا حکم دیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (پانی کے لئے) لفظ وضوء استعمال کیا ہے' جس کے ذریعے وضو کیا جاتا ہے' تو یہ کلام کی وہ نوعیت ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ بعض اوقات عرب کسی چیز کے آغاز کے لئے وہ نام استعمال کر لیتے ہیں' جو اصل میں اس کے انجام کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے' تو پانی کے ذریعے وضو کرنے سے پہلے اس کے لئے لفظ وضو کا استعمال کرنا اس حوالے سے ہوگا کہ آخر کار اس سے وضو ہی کیا جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ بِاللَّيْلِ لَا بِالنَّهَارِ جَمِيْعًا

باب **100**: میری ذکر کردہ ''مجمل'' الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔ ایسا نہیں ہے (رات اور دن) دونوں اوقات میں ڈھانپنے کا حکم دیا ہو۔

129 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ اَبُوْ

حديث**128**: سنن ابن ماجه' كتاب الاشربة' باب تخمير الاناء' رقم الحديث: **3409** 'سنن الدارمي' ومن كتاب الاشربة' باب في تخمير الاناء' رقم الحديث: **2105** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **8620**

حديث**129**: صحيح مسلم' كتاب الاشربة' باب في شرب النبيذ وتخمير الاناء' رقم الحديث: **3845** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الادعية' ذكر الامر بتخمير الاناء بالليل ولو بعود يعرض عليه' رقم الحديث: **1286** ' سنن الدارمي' ومن كتاب الاشربة' باب في تخمير الاناء' رقم الحديث: **2104** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الاشربة' في تخمير الشراب ووكاء السقاء' رقم الحديث: **23706** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الوليمة' الاقداح' رقم الحديث: **6435**

حُمَيْدٍ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ غَيْرَ مُخَمَّرٍ، فَقَالَ: اَلَا خَمَّرْتَهُ، وَلَوْ تَعْرِضُ عَلَيْهِ بِعُودٍ

قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اِنَّمَا اَمَرَ بِالْاَبْوَابِ اَنْ يُغْلَقَ لَيْلًا، وَاِنَّمَا اَمَرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ يُخَمَّرَ لَيْلًا

وَقَالَ الدَّارِمِيُّ: اِنَّمَا اَمَرَ بِالْاٰنِيَةِ اَنْ تُخَمَّرَ لَيْلًا، وَبِالْاَوْعِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْاَبْوَابَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابوعاصم-- ابن جریج-- ابوزبیر-- احمد بن سعید دارمی-- ابوعاصم-- ابن جریج-- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ٹھنڈے دودھ کا پیالہ لے کر حاضر ہوا' جو ڈھانپا ہوا نہیں تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے ڈھانپ کیوں نہیں لیا تھا خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دیتے؟

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت دروازے بند کرنے کا حکم دیا ہے' اور رات کے بارے میں یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس میں برتنوں کو ڈھانپ دیا جائے۔

دارمی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت انہیں ڈھانپ دیا جائے اور مشکیزوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کر دیا جائے۔

انہوں نے دروازوں کا تذکرہ نہیں کیا۔

130 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ حَجَّاجٍ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اِنَّمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا، وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن منصور الرمادی-- ابن حجاج-- ابن جریج-- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت ان کا منہ بند کر دیا جائے اور دروازوں کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ رات کے وقت انہیں بند کر دیا جائے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ تَخْمِيرِ الْاَوَانِيْ

وَالْعِلَّةُ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْمِيرِ الْاِنَاءِ

باب **101**: برتنوں کو ڈھانپتے وقت اللہ کا نام لینے کا حکم ہونا

حديث **130**: صحيح مسلم' كتاب الاشربة' باب في شرب النبيذ وتخمير الاناء' رقم الحديث: **3845**' صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاوعية' ذكر الامر بتخمير الاناء بالليل ولو بعود يعرض عليه' رقم الحديث: **1286**

اور اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ نے برتنوں کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے

131 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ مُغْلَقًا، وَاَطْفِءْ مِصْبَاحَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَاَوْكِ سِقَاءَ كَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَخَمِّرْ اِنَاءَ كَ وَاذْكُرِ اللّٰهَ، وَلَوْ بِعُوْدٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم --یحیٰی بن سعید --ابن جریج --عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم اللہ کا نام لے کر دروازہ بند کر دو' کیونکہ شیطان بند (دروازہ) نہیں کھول سکتا اور اللہ کا نام لے کر اپنے چراغ کو بجھا دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے مشکیزے کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتن ڈھانپ دو' خواہ اس پر لکڑی ہی رکھ دو''۔

132 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيْفَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَغْلِقُوا اَبْوَابَكُمْ، وَاَوْكُوا اَسْقِيَتَكُمْ، وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ، وَاَطْفِئُوا سُرُجَكُمْ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا، وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءً، وَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا اَضْرَمَتْ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ نَارًا، وَكُفُّوا فَوَاشِيَكُمْ وَاَهْلِيكُمْ عِنْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى اَنْ تَذْهَبَ فَحْوَةُ الْعِشَاءِ

توضیح مصنف: قَالَ لَنَا يُوْسُفُ: فَحْوَةُ الْعِشَاءِ، وَهٰذَا تَصْحِيْفٌ، وَاِنَّمَا هُوَ فَجْوَةُ الْعِشَاءِ وَهِيَ: اشْتِدَادُ الظَّلَامِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْاَوَانِيْ، وَاِيكَاءِ الْاَسْقِيَةِ، اِذِ الشَّيْطَانُ لَا يَحُلُّ وِكَاءَ السِّقَاءِ، وَلَا يَكْشِفُ غِطَاءَ الْاِنَاءِ لَا اَنَّ تَرْكَ تَغْطِيَةِ الْاِنَاءِ مَعْصِيَةٌ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَلَا اَنَّ الْمَاءَ يَنْجُسُ بِتَرْكِ تَغْطِيَةِ الْاِنَاءِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوكًا شَرِبَ مِنْهُ، فَيُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَمَرَ بِاِيكَاءِ السِّقَاءِ وَتَغْطِيَةِ الْاِنَاءِ، وَاَعْلَمَ اَنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوكًا شَرِبَ مِنْهُ كَانَ فِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّهُ اِذَا وَجَدَ الْاِنَاءَ غَيْرَ مُغَطًّى شَرِبَ مِنْهُ، حَدَّثَنَا بِالْخَبَرِ الَّذِيْ ذَكَرْتُ مِنْ اِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا

حدیث **132**: صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الاوعية' ذكر البيان بان الامر بهذه الاشياء التي وصفناها امر باستعمالها في' رقم الحديث: **1291**' المعجم الصغير للطبراني' من اسمه يوسف' رقم الحديث: **1145**

وَجَدَ السِّقَاءَ غَيْرَ مُوكًا شَرِبَ مِنْهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- فطر بن خلیفہ -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:

''اپنے دروازے کو بند کر دو اپنے مشکیزوں کے منہ بند کر دو اپنے برتنوں کو ڈھانپ دو اپنے چراغ بجھا دو کیونکہ شیطان بند (دروازہ) نہیں کھول سکتا اور (مشکیزے کا بند منہ) نہیں کھول سکتا اور برتن (پر رکھی ہوئی چیز) نہیں ہٹا سکتا اور چھوٹا فاسق (یعنی چوہا) بعض اوقات (چراغ کی بتی منہ میں لے کر) گھر کو گھر والوں سمیت جلا دیتا ہے اور سورج غروب ہونے سے لے کے رات کا ابتدائی حصہ گزر جانے تک اپنے بچوں اور گھر والوں کو (گھروں میں) روکے رکھو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یوسف نامی راوی نے ہمارے سامنے لفظ ''فجوۃ العشاء'' بیان کیا ہے یہ تصحیف ہے۔ اصل لفظ ''فحوۃ العشاء'' ہے جس سے مراد تاریکی کا زیادہ ہونا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن ڈھانپنے اور مشکیزے کا منہ بند کرنے کا حکم اس لئے دیا ہے کیونکہ شیطان بند مشکیزے کا منہ نہیں کھول سکتا اور ڈھانپے ہوئے برتن پر رکھی ہوئی چیز نہیں ہٹا سکتا۔ ایسا نہیں ہے کہ برتن کو نہ ڈھانپنا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے یا برتن کو نہ ڈھانپنے کی وجہ سے (اس میں موجود) پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتا دی ہے کہ شیطان جب کسی مشکیزے کا منہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں سے پی لیتا ہے۔ تو اب اس بات کا امکان موجود ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کا منہ بند کرنے اور برتن کو ڈھانپنے کا حکم دیا تو ساتھ آپ نے یہ بات بھی بتا دی کہ جب شیطان کسی مشکیزے کا منہ کھلا ہوا پاتا ہے تو اس میں سے پی لیتا ہے۔ اس بات میں اس معنیٰ پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ جب شیطان کوئی ایسا برتن پاتا ہے جسے ڈھانپا نہ گیا ہو تو وہ اس میں سے بھی پی لیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بتانا کہ جب شیطان کسی کھلے منہ والے مشکیزے کو پاتا ہے تو اس میں سے پی لیتا ہے یہ حدیث ہمیں بیان کی ہے (اس کی سند اور متن درج ذیل ہے:)

133 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الصَّنْعَانِيُّ أَبُو هِشَامٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِيهِ عَقِيلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: هٰذَا مَا سَأَلْتُ عَنْهُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيَّ، وَأَخْبَرَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ:

أَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ، وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ إِذَا رَقَدْتُمْ بِاللَّيْلِ، وَخَمِّرُوا الشَّرَابَ وَالطَّعَامَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْبَابَ مُغْلَقًا دَخَلَهُ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ السِّقَاءَ مُوكًا شَرِبَ مِنْهُ، وَإِنْ وَجَدَ الْبَابَ مُغْلَقًا وَالسِّقَاءَ مُوكًا لَمْ يَحُلَّ وِكَاءً، وَلَمْ يَفْتَحْ مُغْلَقًا، وَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ لِإِنَائِهِ مَا يُخَمِّرُهُ بِهِ فَلْيَعْرِضْ عَلَيْهِ عُوْدًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- اسماعیل بن عبدالکریم صنعانی ابوہشام -- ابراہیم بن عقیل بن

معقل بن منبہ --- اپنے عقیل والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہب بن منبہ بیان کرتے ہیں: اس چیز کے بارے میں' میں نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے:

رات کو جب تم سونے لگو' تو مشکیزوں کے منہ بند کر دو' دروازے بند کر دو' کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانپ دو' کیونکہ شیطان آتا ہے' اور جب اسے کوئی دروازہ بند نہیں ملتا' تو وہ اندر داخل ہو جاتا ہے' اور جب اسے کسی مشکیزے کا منہ بند نہیں ملتا' تو وہ اس میں سے پی لیتا ہے' لیکن اگر وہ دروازے یا مشکیزے کے منہ کو بند پاتا ہے' تو پھر وہ بند چیز کو کھول نہیں سکتا اور بند دروازے کو کھول نہیں سکتا اور اگر کسی شخص کو برتن کو ڈھانپنے کے لئے کوئی چیز نہیں ملتی' تو وہ اس پر لکڑی ہی رکھ دے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ سُنَنِ السِّوَاكِ وَفَضَائِلِهٖ

وَاِنَّمَا بَدَاْنَا بِذِكْرِ السِّوَاكِ قَبْلَ صِفَةِ الْوُضُوْءِ لِبَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٖ قَبْلَ الْوُضُوْءِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَنْزِلِهٖ

ابواب کا مجموعہ: مسواک کی سنتیں اور اس کے فضائل

ہم نے وضو کے طریقے سے پہلے مسواک کا تذکرہ اس لئے کیا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں تشریف لانے کے بعد وضو سے پہلے اس سے آغاز کرتے تھے۔[1]

---

[1] تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے مسواک کرنا ایک ایسی سنت ہے جس کی زیادہ ترغیب دی گئی ہے۔

تاہم مسواک کرنے کے دو پہلو ہیں۔ ایک یہ کہ وضو کے لئے مسواک کی جائے اور دوسرا یہ کہ عمومی طور پر مسواک کی جائے جہاں تک وضو کے وقت مسواک کرنے کا تعلق ہے تو احناف کے نزدیک کلی کرتے وقت مسواک کرنا سنت ہے جبکہ مالکیوں کے نزدیک اسے کلی کرنے سے پہلے کرنا وضو کے فضائل میں شمار ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ کی احادیث سے یہ بات ثابت ہے جو شخص مسواک کے ہمراہ وضو کر کے مسواک کرتا ہے اسے اس شخص سے زیادہ اجر و ثواب ملتا ہے جو مسواک کے بغیر وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے۔

مسواک کے بارے میں دوسرا حکم یہ ہے وضو کے علاوہ بھی مسواک کی جاتی ہے۔

جیسا کہ روایات سے یہ بات ثابت ہے: نبی اکرم ﷺ گھر تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسواک کرتے تھے یا نیند سے بیدار ہونے کے بعد مسواک کیا کرتے تھے۔

اس بارے میں مختلف روایات منقول ہیں اگر کسی شخص کے پاس مسواک نہیں ہے تو احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں وہ انگلیوں کے ذریعے اپنے دانت صاف کرے گا' کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ دانت صاف کر لیا کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے مسواک انگلیوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے۔

اس روایت کو امام بیہقی نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

تاہم یہ بات طے ہے احادیث میں جس مسواک کی فضیلت مذکور ہے اس سے مراد لکڑی کے ذریعے کی جانے والی مسواک ہے۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: مسواک ایک انگلی جتنی موٹی اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہئے اور یہ نرم ہونی چاہئے۔

پیلو کی مسواک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

نیز مسواک چوڑائی کی سمت میں کی جائے دانتوں میں لمبائی کی سمت میں نہیں کی جائے گی۔

احناف کے نزدیک مسواک کرنا وضو کی سنت ہے۔ یہ نماز کی سنت نہیں ہے۔

نیز مسواک کرنا صرف وضو کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ دیگر مواقع پر بھی مسواک کی جاسکتی ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات مطلق طور پر ارشاد فرمائی ہے: ''مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

بَابُ بَدْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ دُخُوْلِ مَنْزِلِهِ

باب 102: نبی اکرم ﷺ کا گھر تشریف لانے کے بعد مسواک کے ذریعے آغاز کرنا

134 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ، وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عَلِيٌّ يَعْنِىْ ابْنَ يُوْنُسَ، عَنْ مِسْعَرٍ كِلَاهُمَا، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْدَاُ اِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ وَقَالَ يُوْسُفُ: اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار--عبدالرحمٰن بن مہدی اور نا یوسف بن موسیٰ--وکیع--سفیان --محمد بن بشار--یزید بن ہارون--مسعر--علی بن خشرم--علی بن یونس--مسعر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) مقدام بن شریح--اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے' تو سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

یوسف نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''نبی اکرم ﷺ جب اپنے گھر میں تشریف لاتے تھے''۔

بَابُ فَضْلِ السِّوَاكِ وَتَطْهِيرِ الْفَمِ بِهِ

باب 103: مسواک کی فضیلت اور اس کے ذریعے منہ کو صاف کرنا

135 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْهَاشِمِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسن بن قزعہ بن عبید ہاشمی--سفیان بن حبیب--ابن جریج--عثمان بن

حدیث**134**: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب السواک' رقم الحدیث: **397** صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر ما یستحب للمرء اذا اراد الخروج من بیتہ ان یودعہ' رقم الحدیث: **2551** سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب فی الرجل یستاک بسواک غیرہ' رقم الحدیث: **47** سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ وسننھا' باب السواک' رقم الحدیث: **288** السنن الصغرٰی' کتاب الطھارۃ' السواک فی کل حین' رقم الحدیث: **8** السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الطھارۃ' السواک فی کل حین' رقم الحدیث: **7** مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطھارات' ما ذکر فی السواک' رقم الحدیث: **1764** مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدۃ عائشة رضی اللہ عنھا' رقم الحدیث: **24943** مسند اسحاق بن راھویہ' ما یروی' رقم الحدیث: **1405**

ابوسلیمان ---- عبید بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مسواک منہ کو صاف کرتی ہے اور پروردگار کی رضامندی کا باعث ہے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّسَوُّكِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ النَّوْمِ لِلتَّهَجُّدِ

باب **104**: تہجد کے لئے نیند سے بیدار ہونے کے وقت مسواک کرنے کا مستحب ہونا

136 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ حَصِينِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُوْنُسَ، نَا عَنْتَرٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ، نَا حُصَيْنٌ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَهَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ عَلِيٌّ: قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَقَالَ هَارُوْنُ: عَنْ حُصَيْنٍ، وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا

حدیث**135**:سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب السواك مطهرة للفم' رقم الحديث:**721** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذكر اثبات رضا الله عز وجل للمتسوك' رقم الحديث:**1073** 'السنن الصغرٰى' كتاب الطهارة' باب الترغيب في السواك' رقم الحديث:**5** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الطهارة' الترغيب في السواك' رقم الحديث:**4**'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' ما ذكر في السواك' رقم الحديث:**1771** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث:**23678** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث:**38** 'مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**159** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبي' رقم الحديث:**818** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث:**4449** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث:**276**

حدیث**136**:صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب السواك' رقم الحديث:**242** 'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب السواك' رقم الحديث:**401** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذكر استنان المصطفى صلى الله عليه وسلم عند قيامه لمناجاة حبيبه' رقم الحديث:**1078** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب السواك عند التهجد' رقم الحديث:**722** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب السواك لمن قام من الليل' رقم الحديث:**50** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب السواك' رقم الحديث:**284** 'السنن الصغرٰى' كتاب الطهارة' باب السواك اذا قام من الليل' رقم الحديث:**2**'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' ما ذكر في السواك' رقم الحديث:**1769** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الطهارة' السواك اذا قام من الليل' رقم الحديث:**2** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث حذيفة بن اليمان عن النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**22658** 'مسند الطيالسي' احاديث حذيفة بن اليمان رحمه الله' رقم الحديث:**404** 'مسند الحميدي' احاديث حذيفة بن اليمان رضي الله عنه' رقم الحديث:**428** 'البحر الزخار مسند البزار' منصور عن ابي وائل عن حذيفة' رقم الحديث:**2482** 'المعجم الصغير للطبراني' من اسمه محمد' رقم الحديث:**1040** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' باب من اسمه ابراهيم' رقم الحديث:**2987**

سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَحُصَيْنٍ، وَالْاَعْمَشِ، وَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا وَكِيعٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَحُصَيْنٍ كُلُّهُمْ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِلتَّهَجُّدِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ هَارُوْنَ بْنِ إِسْحَاقَ، لَمْ يَقُلْ اَبُوْ مُوْسٰى، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لِلتَّهَجُّدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوحصین بن احمد بن یونس -- عنز بن قاسم -- حصین -- علی بن منذر -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- بندار -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- حصین -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان بن عیینہ -- منصور -- ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن -- سفیان -- منصور -- حصین اور اعمش -- یوسف بن موسیٰ -- وکیع -- سفیان -- منصور -- حصین -- ابووائل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جب رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے لئے اٹھتے تھے' تو اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے''۔

روایت کے یہ الفاظ ہارون بن اسحاق کے نقل کردہ ہیں۔

ابوموسیٰ اور سعید بن عبدالرحمٰن نامی راوی نے ''تہجد کے لئے'' کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ الَّتِىْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِىْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ

باب 105: مسواک کی فضیلت اور جس نماز کے لئے مسواک کی گئی ہو اس کا اجر و ثواب

اس نماز کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہونا' جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو' بشرطیکہ یہ روایت مستند طور پر منقول ہو۔

137 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيْدٍ، نَا اَبِىْ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَضْلُ الصَّلَاةِ الَّتِىْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِىْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَنَا اسْتَثْنَيْتُ صِحَّةَ هٰذَا الْخَبَرِ لِاَنِّىْ خَائِفٌ اَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَإِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- یعقوب بن ابراہیم بن سعید -- اپنے والد -- محمد بن اسحاق -- محمد بن مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری -- عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس نماز کے لئے مسواک کی گئی ہو' وہ نماز اس نماز پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہے' جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو''۔

حدیث **137**: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث ابى سفيان المعمرى' رقم الحديث: **465**' مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' رقم الحديث: **25794**

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے "صحیح" ہونے کا استثناء اس لئے کیا ہے کیونکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ محمد بن اسحاق نامی راوی نے محمد بن مسلم سے اس کا سماع نہیں کیا اور انہوں نے "تدلیس" کے طور پر اس سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

بَابُ الْاَمْرُ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ اَمْرُ نَدْبٍ وَفَضِيلَةٍ لَا اَمْرُ وُجُوبٍ وَفَرِيْضَةٍ

باب 106: ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم ہونا یہ استحباب اور فضیلت کا حکم ہے وجوب اور فرض ہونے کے حوالے سے حکم نہیں ہے

138 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاهِبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: تَوَضَّاَ ابْنُ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّنْ ذَاكَ؟ قَالَ: حَدَّثَتْهُ اَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ اَمَرَ بِالسِّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرٰى اَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يَدَعُ الْوُضُوْءَ لِكُلِّ صَلَاةٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- احمد بن خالد واہبی-- محمد بن اسحاق-- محمد بن یحییٰ بن حبان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لئے وضو کیا کرتے تھے، خواہ وہ پہلے سے وضو کی حالت میں ہوں، یا وضو کے بغیر ہوں، تو یہ بات وہ کس کے حوالے سے نقل کرتے تھے؟ تو راوی نے بتایا: سیدہ اسماء بنت زید بن خطاب رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی تھی کہ حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے اس خاتون کو یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا، خواہ پہلے سے وضو کی حالت میں ہوں، یا وضو کے بغیر ہوں، جب یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشقت کا باعث بنی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا۔

تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ انہیں اس بات کی قوت حاصل ہے، اس لئے وہ کسی بھی نماز کے لئے وضو کو ترک نہیں کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالسِّوَاكِ

اَمْرُ فَضِيْلَةٍ لَا اَمْرُ فَرِيْضَةٍ اِذْ لَوْ كَانَ السِّوَاكُ فَرْضًا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ شَقَّ ذٰلِكَ

حدیث **138**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب السواك' رقم الحديث: **44** سنن الدارمي' کتاب الطهارة' باب اذا قمتم الى الصلاة' رقم الحديث: **695** شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الوضوء هل يجب لكل صلاة ام لا ؟' رقم الحديث: **155**

عَلَيْهِمْ اَوْ لَمْ يَشُقَّ، وَقَدْ اَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَاْمُرُ بِهِ اُمَّتَهُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، لَوْلَا اَنَّ ذٰلِكَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ، فَدَلَّ هٰذَا الْقَوْلُ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَمْرَهُ بِالسِّوَاكِ اَمْرُ فَضِيلَةٍ، وَاَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَ بِهِ مَنْ يَخِفُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ دُوْنَ مَنْ يَشُقُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ

باب **107**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ مسواک کا حکم ہونا فضیلت کا حکم ہے' فرض حکم نہیں ہے

کیونکہ اگر مسواک فرض ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ اپنی اُمت کو اسے کرنے کا حکم دیتے۔

خواہ یہ بات ان کے لئے مشقت کا باعث ہوتی' یا مشقت کا باعث نہ ہوتی۔

اور نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کر دی ہے کہ آپ نے اپنی اُمت کو ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دینا تھا۔

اگر یہ بات ان کے لئے مشقت کا باعث نہ ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا مسواک کا حکم دینا فضیلت والے کام کا حکم دینا ہے' اور نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم اس شخص کو دیا ہے' جس کے لئے ایسا کرنے میں آسانی ہو' یہ حکم اس شخص کے لئے نہیں ہے' جس کے لئے اس میں مشقت ہو۔

139 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِي لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاْخِيرِ الْعِشَاءِ، وَالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يُؤَكِّدِ الْمَخْزُوْمِيُّ تَاْخِيرَ الْعِشَاءِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- ابوالزناد -- عبداللہ بن ذکوان -- اعرج کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: ان تک نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے۔

''اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

مخزومی نے (اپنی روایت میں) عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کا تذکرہ تاکید کے ساتھ نہیں کیا ہے۔

140 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ

حدیث **139**: سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب السواک' رقم الحدیث: **42** 'السنن الصغریٰ' کتاب المواقیت' ما یستحب من تاخیر العشاء' رقم الحدیث: **534** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الصیام' سرد الصیام' السواک للصائم بالغداۃ والعشی' رقم الحدیث: **2957** "سنن ابن ماجه' کتاب الصلاۃ' ابواب مواقیت الصلاۃ' باب وقت صلاۃ العشاء' رقم الحدیث: **688** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **7181** 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء' رقم الحدیث: **37** 'مسند الحمیدی' احادیث ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **935** ' مسند ابی یعلی الموصلی' الاعرج' رقم الحدیث: **6138**

الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضُوْءٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ فِی الْمُوَطَّأ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ: لَوْلَا اَنْ يَّشُقَّ عَلٰى اُمَّتِهٖ لَاَمَرَهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وَضُوْءٍ وَرَوَاهُ الشَّافِعِیُّ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن معبد-- روح بن عبادہ-- مالک-- ابن شہاب زہری-- حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ''موطا امام مالک'' میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے (جس کے الفاظ یہ ہیں)

''اگر یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لئے مشقت کا باعث نہ ہوتی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتے''۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور بشر بن عمر نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے' جس طرح روح نے نقل کی ہے۔

بَابُ صِفَةِ اسْتِيَاكِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 108: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسواک کرنے کا طریقہ

141 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِیْ ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ:

متن حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَا عَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ ضبی-- حماد بن زید-- غیلان بن جریر-- ابو بردہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسواک کر رہے تھے' اور مسواک کا کنارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ''عاعا'' کی آواز نکال رہے تھے۔

حدیث **141**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب السواک' رقم الحدیث: **241** 'صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب السواک' رقم الحدیث: **399** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب کیف یستاک' رقم الحدیث: **45** 'السنن الصغریٰ' کتاب الطھارۃ' باب کیف یستاک' رقم الحدیث: **3** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الطھارۃ' کیف یستاک' رقم الحدیث: **3** ' صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب سنن الوضوء' ذکر وصف استنان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **1079** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' حدیث ابی موسی الاشعری' رقم الحدیث: **19314**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْوُضُوْءِ وَسُنَنِهِ

ابواب کا مجموعہ

وضو اور اس کی سنتیں [1]

بَابُ اِيجَابِ اِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

باب 109: وضو اور غسل کے لئے نئے سرے سے نیت کرنے کا واجب ہونا

بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے ان میں سے آخری چار چیزیں مستحب ہیں۔

142 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلٰى رَسُوْلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

توضیح روایت: لَمْ يَقُلْ اَحْمَدُ: وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حبیب حارثی اور احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن ابراہیم -- علقمہ بن وقاص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

---

[1] فقہاء نے وضو میں اٹھارہ چیزوں کو سنت قرار دیا ہے۔

1: دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا' **2**: وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا' **3**: وضو سے پہلے مسواک کرنا' **4**: تین مرتبہ کلی کرنا' **5**: تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا' **6**: اگر آدمی روزے کی حالت میں نہ ہو تو مبالغے کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا' **7**: الگ سے پانی لے کر داڑھی کا نیچے کی طرف سے خلال کرنا جبکہ داڑھی گھنی ہو' **8**: انگلیوں کا خلال کرنا' **9**: تمام اعضاء کو تین تین بار دھونا' **10**: پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا' **11**: کانوں کا مسح کرنا' **12**: وضو کے اعضاء کو دھوتے ہوئے انہیں ملنا' **13**: پے در پے وضو کرنا یعنی پہلا عضو خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو لینا' **14**: وضو کرنے سے پہلے نیت کرنا' **15**: قرآن کریم میں وضو کا جو طریقہ بیان ہوا ہے اس کی ترتیب کے مطابق وضو کرنا' **16**: دائیں طرف والے حصے کو پہلے دھونا' **17**: مسح کرتے ہوئے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کرنا' **18**: گردن کا مسح کرنا (یعنی گدی کا یعنی پچھلے حصے کا مسح کرنا)

''اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے اور ہر آدمی کو وہی (اجروثواب) ملے گا' جس کی اس نے نیت کی ہے تو جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہوگی' اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے' یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لئے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس طرف (نیت کر کے) اس نے ہجرت کی تھی۔

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''آدمی کو وہی ملے گا' جو اس نے نیت کی ہے''۔

143 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- عبدالوہاب ابن عبدالمجید ثقفی -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن ابراہیم -- علقمہ بن وقاص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اعمال (کی جزاء) کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے' اور آدمی کو وہی ملتا ہے' جس کی اس نے نیت کی ہو''۔

بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب 110: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

144 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

حدیث **142**: صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب : ما جاء ان الاعمال بالنیة والحسبة' رقم الحدیث: **54** 'صحیح مسلم' کتاب الامارة' باب قوله صلی الله علیه وسلم : " انما الاعمال بالنیة' رقم الحدیث: **3621** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطلاق' ابواب تفریع ابواب الطلاق' باب فیما عنی به الطلاق والنیات' رقم الحدیث: **1895** 'سنن ابن ماجه' کتاب الزهد' باب النیة' رقم الحدیث: **4225** 'صحیح ابن حبان' کتاب البر والاحسان' باب الاخلاص واعمال السر' رقم الحدیث: **389** ' الجامع للترمذی' ابواب فضائل الجهاد' باب ما جاء فیمن یقاتل ریاء وللدنیا' رقم الحدیث: **1614** 'السنن الصغری' سؤر الهرة' باب النیة فی الوضوء' رقم الحدیث: **74** 'السنن الکبری للنسائی' کتاب الطهارة' النیة فی الوضوء' رقم الحدیث: **76** شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الطلاق' باب طلاق المکره' رقم الحدیث: **3002** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **4466** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب النیة' رقم الحدیث: **109** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدین' اول مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه' رقم الحدیث: **168** 'مسند الطیالسی' الافراد عن عمر' رقم الحدیث: **36** 'مسند الحمیدی' احادیث عمر بن الخطاب رضی الله عنه عن رسول الله' رقم الحدیث: **30** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روی علقمة بن وقاص اللیثی' رقم الحدیث: **258** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **39**

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متن حدیث: طَلَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوْءً ا فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاهُنَا مَاءٌ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِيْ فِيْهِ الْمَاءُ، ثُمَّ قَالَ: تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللّٰهِ، فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ، وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُوْنَ حَتّٰى تَوَضَّئُوا مِنْ اٰخِرِهِمْ قَالَ ثَابِتٌ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِيْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- عبدالرزاق -- معمر -- ثابت اور قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب نے وضو کے لئے پانی تلاش کیا' تو وہ انہیں نہیں ملا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی یہاں ہے' پھر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں رکھا' جس میں پانی موجود تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو (راوی کہتے ہیں:) تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کو پھوٹتے ہوئے دیکھا' لوگ وضو کرتے رہے' یہاں تک وہاں موجود آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

ثابت نامی راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں اس وقت ان لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تقریباً ستر۔

بَابُ الْاَمْرِ بِغَسْلِ الْيَدَيْنِ ثَلَاثًا عِنْدَ الِاسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

باب 111: نیند سے بیدار ہونے پر دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں تین مرتبہ دھونے کا حکم ہونا

145 - سند حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا؛ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ نا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ بِهٰذَا فَبَلَغَ، وَقَالَ: مِنْ اِنَائِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی -- بشر بن مفضل -- خالد حذاء -- عبداللہ بن شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں ہرگز نہ ڈالے' جب تک (پہلے) اسے دھو نہیں لیتا' کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے۔

بشر بن معاذ نے اسی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے' اور اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''برتن میں سے''

---

[144] وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا احناف کے نزدیک سنت ہے' جبکہ مالکیہ کے نزدیک یہ چیز وضو کے آداب میں شمار ہوتی ہے جبکہ حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا واجب ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ مُعَارَضَةِ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِبُ قَبُولُهُ إِذَا عَلِمَ الْمَرْءُ بِهِ، وَإِنْ لَّمْ يُدْرِكْ ذَلِكَ عَقْلُهُ وَرَأْيُهُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَّكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ) (الأحزاب: 36)

باب 112: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول حدیث کو قیاس اور رائے کے مقابلے میں پیش کرنے کا مکروہ ہونا

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو قبول کرنا واجب ہے' جب آدمی کو اس بارے میں پتہ چل جائے' اگرچہ یہ بات اس کی عقل اور رائے کے ادراک سے باہر ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کسی مومن مرد اور کسی مومن عورت کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی معاملے میں کوئی فیصلہ دے دیں' تو انہیں اس معاملے میں (قبول نہ کرنے کا) کوئی اختیار ہو''۔

146 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَّنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا؟ قَالَ: فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَقُولُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ابْنُ لَهِيعَةَ لَيْسَ مِمَّنْ أُخْرِجُ حَدِيثَهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ إِذَا تَفَرَّدَ بِرِوَايَةٍ، وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هٰذَا الْخَبَرَ؛ لِأَنَّ جَابِرَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ مَعَهُ فِي الْإِسْنَادِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا کے حوالے سے -- ابن لہیعہ اور جابر بن اسماعیل حضرمی -- عقیل بن خالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابن شہاب زہری -- سالم بن عبداللہ -- اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں نہ ڈالے' جب تک وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے؟ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کا ہاتھ کہاں گھومتا رہا ہے؟''

ایک شخص نے ان سے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر وہ شخص حوض پر ہو' راوی کہتے ہیں: تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکری ماری اور بولے: میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم یہ کہہ رہے ہو: آپ کا کیا

خیال ہے اگر وہ شخص حوض پر ہو؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن لہیعہ ان راویوں میں سے نہیں ہے، جس کی نقل کردہ روایت کو اس کتاب میں نقل کیا جائے جبکہ وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو، میں نے اس روایت کو یہاں اس لئے نقل کر دیا ہے کیونکہ اس کی سند میں اس کے ہمراہ جابر بن اسماعیل نامی راوی بھی ہے۔

بَابُ صِفَةِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ، وَصِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **113**: دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھونے کا طریقہ اور نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ

147 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ مَهْدِيٍّ، نَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلِيٌّ الرَّحْبَةَ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامٍ لَهُ: ائْتُوْنِيْ بِطَهُوْرٍ فَجَاءَهُ الْغُلَامُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ وَنَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَمِيْنِهِ الْاِنَاءَ فَاَكْفَاَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ اَخَذَ الْاِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذٰلِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ الْاِنَاءَ حَتّٰى يَغْسِلَهَا مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى الْاِنَاءَ فَمَلَاَ فَمَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا اَوْ جَمِيْعًا، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى فَغَسَلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَاَ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ شَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُوْرُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُوْرُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- عبدالرحمٰن ابن مہدی -- زائدہ بن قدامہ -- خالد بن علقمہ ہمدانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبد خیر بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد کھلی جگہ پر تشریف لائے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے خادم سے یہ فرمایا: میرے لئے وضو کا پانی لاؤ! ان کا خادم ایک برتن لے کر آیا، جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لے کر آیا۔

عبد خیر نامی راوی کہتے ہیں: ہم اس وقت بیٹھے ہوئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دائیں ہاتھ کے

حدیث **147**: مسند ابی یعلی الموصلی' مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **270** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روی عبد خیر' رقم الحدیث: **715**

ذریعے برتن کو پکڑا اور اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا' پھر انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر انہوں نے دائیں ہاتھ کے ذریعے برتن کو پکڑا اور اس کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیلا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا۔

عبد خیر نامی راوی کہتے ہیں: جب تک انہوں نے متعدد مرتبہ ہاتھوں کو دھو نہیں لیا اس وقت تک اپنا ہاتھ برتن میں داخل نہیں کیا۔

پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور اپنے منہ میں (پانی) بھر لیا' پھر انہوں نے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر تین مرتبہ بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک کو صاف کیا' پھر انہوں نے دایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' یہاں تک کہ اسے ڈبو لیا' پھر اسے اوپر اٹھایا' اس پانی کے ہمراہ جو اس کے اوپر لگا ہوا تھا' پھر انہوں نے بائیں ہاتھ کے ذریعے اس پر مسح کیا' پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا اور پھر اپنے دائیں پاؤں پر پانی بہایا اور پھر اسے تین مرتبہ بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں پاؤں پر پانی بہایا اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے اسے تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ (برتن میں) داخل کیا' پھر اس میں سے پانی بھرا' پھر اس میں سے پانی پی لیا' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کرنے کا طریقہ ہے' جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقے کو دیکھنا چاہتا ہو' وہ اسے دیکھ لے' یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْمَضْمَضَةِ وَالاسْتِنْشَاقِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ، وَالْوُضُوْءُ مَرَّةً مَرَّةً

باب 114: ایک ہی چلو کے ذریعے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا مباح ہونا اور ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا

148 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى، وَغَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى، وَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَسَحَ رَاْسَهُ وَبَاطِنَ اُذُنَيْهِ وَظَاهِرَهُمَا وَاَدْخَلَ اُصْبُعَيْهِ فِيْهِمَا، وَغَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى، وَغَرَفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى

حدیث **148**: صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذكر اباحة المضمضة والاستنشاق بغرفة واحدة للمتوضيء' رقم الحديث: **1084**' السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب مسح الاذنين مع الراس وما يستدل به على انهما من' رقم الحديث: **101**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' مسح الاذنين مع الراس وذكر ما يستدل به على انهما من' رقم الحديث. **104**' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في الوضوء كم هو مرة' رقم الحديث: **62**' مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2430**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابن ادریس --ابن عجلان --زید بن اسلم --عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلو میں پانی لیا' کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر چلو میں پانی لیا' اپنے چہرے مبارک کو دھویا' پھر چلو میں پانی لیا' پھر اپنے دائیں بازو کو دھویا' پھر چلو میں پانی لیا' پھر اپنے بائیں بازو کو دھویا' پھر چلو میں پانی لے کر اپنے سر پر اور کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے پر مسح کیا' پھر آپ نے اپنی دو انگلیاں ان میں داخل کیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلو میں پانی لیا اور اس کے ذریعے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا اور پھر چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاِسْتِنْشَاقِ عِنْدَ الْاِسْتِيقَاظِ مِنَ النَّوْمِ، وَذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا اَمَرَ بِهِ

باب 115: نیند سے بیدار ہونے کے وقت ناک میں پانی ڈالنے کا حکم ہونا

اور اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے یہ حکم دیا گیا ہے

149 - سندِ حدیث: نَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، اَخْبَرَنَا اَبُو الْهَادِ وَهُوَ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلٰى خَيَاشِيمِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --صالح بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن حارث مصری اور احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی --ابن ابومریم --یحییٰ بن ایوب --ابوالہاد یزید بن عبداللہ --محمد بن ابراہیم --عیسیٰ بن طلحہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے' تو اسے تین مرتبہ ناک صاف کرنا چاہئے' کیونکہ شیطان اس کے ناک کے بانسے میں رات بسر کرتا ہے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْمُبَالَغَةِ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِذَا كَانَ الْمُتَوَضِّئُ مُفْطِرًا غَيْرَ صَائِمٍ

باب 116: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنے کا حکم ہونا' جبکہ وضو کرنے والا شخص روزہ دار نہ ہو

150 - سندِ حدیث: نَا الزَّعْفَرَانِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ سِنَانٍ الْمَدَائِنِيُّ،

حدیث **149**: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب الایتار فی الاستنثار والاستجمار' رقم الحدیث: **377**' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **8438**

وَرِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، وَالْجَمَاعَةُ قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ، وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زعفرانی اور زیاد بن یحییٰ حسانی اور اسحاق بن حاتم بن سنان مدائنی اور رزق اللہ بن موسیٰ اور ایک جماعت -- یحییٰ بن سلیم -- اسماعیل بن کثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عاصم بن لقیط بن صبرہ -- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وضو کے بارے میں بتایئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو! انگلیوں کے درمیان خلال کرو! اچھی طرح ناک صاف کرو! البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)''۔

بَابُ تَخْلِيْلِ اللِّحْيَةِ فِي الْوُضُوْءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ

باب 117: وضو کے دوران چہرہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا

151 - سند حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ،

متن حدیث: اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ وَاَصَابِعَ الرِّجْلَيْنِ. وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- خلف بن ولید -- اسرائیل -- عامر بن شقیق -- شقیق بن سلمہ کے حوالے سے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں:

حدیث **150**: مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث لقيط بن صبرة' رقم الحديث: **17537** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث ابي سفيان المعمري' رقم الحديث: **472** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب غسل الرجلين' رقم الحديث: **76** 'المعجم الكبير للطبراني' باب اللام' من اسمه لقيط' لقيط بن صبرة العقيلي' رقم الحديث: **16231**

(151) امام مالک اور سفیان ثوری اس بات کے قائل ہیں: داڑھی کا خلال کرنا واجب نہیں ہے۔

امام شافعی کا بھی یہی موقف ہے۔

سعید بن جبیر کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے وہ اس کے وجوب کے قائل تھے۔

انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' تین مرتبہ ناک صاف کیا' تین مرتبہ کلی کی' اپنے سر اور کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصے کا مسح کیا' دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' اپنی داڑھی اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

152 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيْ ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيْقٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ اَصَابِعَهُ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ حِيْنَ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا. وَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَمَا رَاَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَذَكَرَ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَهُ

توضیحِ راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: عَامِرُ بْنُ شَقِيْقٍ هٰذَا هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ الْاَسَدِيُّ، وَشَقِيْقُ بْنُ سَلَمَةَ هُوَ اَبُوْ وَائِلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن منصور -- عبدالرحمٰن ابن مہدی -- اسرائیل -- عامر بن شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کرتے ہوئے' اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دونوں کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصے کا مسح کیا' پھر دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے' پھر انگلیوں کا خلال کیا' جب انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا تھا' تو اپنی داڑھی کا بھی خلال کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔

عبدالرحمٰن نامی راوی کہتے ہیں: میرے استاد نے دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھونے کا ذکر کیا ہے' لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ انہوں نے کس بنیاد پر یہ ذکر کیا ہے؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عامر بن شقیق نامی راوی یہ ابن حمزہ اسدی ہیں' جبکہ شقیق بن سلمہ نامی راوی ابووائل ہیں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ صَكِّ الْوَجْهِ بِالْمَاءِ عِنْدَ غَسْلِ الْوَجْهِ

باب **118**: چہرہ دھوتے وقت پانی کو چہرے پر زور سے مارنا مستحب ہے

153 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَيَّ بَيْتِيْ وَقَدْ بَالَ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَجِئْنَاهُ بِقُعْبٍ يَاْخُذُ الْمُدَّ اَوْ قَرِيْبَهُ حَتّٰى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اَلَا اَتَوَضَّاُ لَكَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى فِدَاكَ اَبِيْ

حدیث **153**: مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدین' مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **616**

وَاُمِّي قَالَ: فَوَضَعَ لَهُ اِنَاءً فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَمِينِهِ - يَعْنِي الْمَاءَ - فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- محمد بن اسحاق -- محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ -- عبیداللہ خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ہاں میرے گھر تشریف لائے انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کے لئے پانی منگوایا تو ہم ایک برتن میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جس میں ایک ''مد'' یا اس کے قریب پانی آتا ہوگا' اس برتن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا گیا' تو وہ بولے: اے ابن عباس (رضی اللہ عنہما)! کیا میں تمہارے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح وضو نہ کروں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے برتن رکھا گیا انہوں نے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو صاف کیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے پانی لے کر اسے اپنے چہرے پر مارا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَجْدِيدِ حَمْلِ الْمَاءِ لِمَسْحِ الرَّاْسِ غَيْرِ فَضْلِ بَلَلِ الْيَدَيْنِ

باب 119: سر کے مسح کیلئے نئے سرے سے پانی لینا مستحب ہے' جو ہاتھوں پر رہ جانے والی تری کے علاوہ ہو

154 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، حَدَّثَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ يَذْكُرُ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَمَضْمَضَ، ثُمَّ اسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، وَالْاُخْرٰى ثَلَاثًا، وَمَسَحَ رَاْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدِهٖ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا کے حوالے سے -- عمرو بن حارث -- حبان بن واسع -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی' پھر ناک صاف کیا' پھر اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا' پھر دایاں بازو تین مرتبہ دھویا' پھر دوسرا بازو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا اس پانی کے ذریعے مسح کیا' جو ہاتھ پر بچے ہوئے پانی کے علاوہ تھا اور پھر دونوں پاؤں دھوئے' یہاں تک کہ انہیں اچھی طرح صاف کیا۔

حدیث **154**: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب فی وضوء النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **373** صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب سنن الوضوء' ذکر الاستحباب ان یکون مسح الراس للمتوضء بماء جدید غیر فضل' رقم الحدیث: **1091** مسند احمد بن حنبل' مسند المدنیین' حدیث عبد اللہ بن زید بن عاصم المازنی وکانت لہ صحبۃ' رقم الحدیث: **16171**

بَابُ اسْتِحْبَابِ مَسْحِ الرَّأْسِ بِالْيَدَيْنِ جَمِيعًا

لِيَكُونَ اَوْعَبَ لِمَسْحِ جَمِيعِ الرَّأْسِ، وَصِفَةِ الْمَسْحِ، وَالْبَدْءِ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ قَبْلَ الْمُؤَخَّرِ فِي الْمَسْحِ

باب 120: دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کرنا مستحب ہے۔ تا کہ پورے سر کا مسح ہو جائے اور مسح کا طریقہ اور مسح کرتے ہوئے سر کے پچھلے حصے سے پہلے آگے والے حصے سے آغاز کیا جائے گا

155 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ، وَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَاَ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق-- مالک --عمرو بن یحییٰ-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے اور پیچھے سے آگے کی طرف لے کے آئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا اور پھر انہیں پیچھے گدی کی طرف لے کے گئے اور پھر انہیں واپس اسی جگہ پر لے کے آئے جہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کا آغاز کیا تھا''۔

156 - سندِ حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،

حديث**155**:صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب مسح الراس كله' رقم الحديث:**182**'صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**372**'موطا الك' كتاب الطهارة' باب العمل في الوضوء' رقم الحديث: **31**'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذكر وصف مسح الراس اذا اراد المرء الوضوء' رقم الحديث: **1090**'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**105**'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في مسح الراس' رقم الحديث:**431**'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في مسح الراس انه يبدا بمقدم الراس الي' رقم الحديث:**32** ' السنن الصغرى' سؤر الهرة صفة الوضوء' باب حد الغسل' رقم الحديث:**96** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب المسح بالراس' رقم الحديث: **5**'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' عدد مسح الراس وكيفيته' رقم الحديث:**102** ' مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة' رقم الحديث:**16135** ' مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث:**44**

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَبَدَاَ بِالْمُقَدَّمِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمن مخزومی--سفیان بن عیینہ--عمرو بن یحییٰ مازنی--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا دونوں بازو دو مرتبہ دھوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصے سے آغاز کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرَّاْسِ

اِنَّمَا يَكُوْنُ بِمَا يَبْقٰى مِنْ بَلَلِ الْمَاءِ عَلَى الْيَدَيْنِ، لَا بِنَفْسِ الْمَاءِ كَمَا يَكُوْنُ الْغَسْلُ بِالْمَاءِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا اَوْ جَمِيْعًا

باب 121: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سر پر مسح' ہاتھوں پر رہ جانے والے پانی کی تری کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے۔ فی نفسہ پانی سے نہیں ہوتا۔ جس طرح غسل صرف پانی سے ہوتا ہے (وہ تری سے نہیں ہوتا)

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عبد خیر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے: انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' یہاں تک کہ اسے پانی میں ڈبو دیا' پھر انہوں نے اس ہاتھ کو اس پر لگے ہوئے پانی سمیت بلند کیا اور پھر بائیں ہاتھ پر مسح کر کے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا۔

بَابُ مَسْحِ جَمِيْعِ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ

باب 122: وضو کے دوران پورے سر کا مسح کرنا

157 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا اِسْحَاقُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ: سَاَلْتُ مَالِكًا، عَنِ الرَّجُلِ مَسَحَ مُقَدَّمَ

---

(157) فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں' سر کا مسح صرف ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

امام مالک اور سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی کے نزدیک سر پر تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' اگر کوئی شخص ایک چوتھائی سر کا مسح کر لیتا ہے' تو یہ کافی ہے۔

اس میں سر کے آگے کے حصے سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک مسح کرے گا۔

امام مالک اس بات کے قائل ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

اگر کوئی شخص مسح کے دوران سر کا کوئی بھی حصہ چھوڑ دیتا ہے' تو یہ بالکل اسی طرح ہو گا' جس طرح وہ اپنے چہرے کو دھوتے ہوئے کچھ حصے کو چھوڑ دیتا ہے۔

امام شافعی نے مطلق طور پر یہ بات بیان کی ہے' سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔ انہوں نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی ہے۔

رَأْسِهِ فِي الْوُضُوءِ أَيُجْزِيهِ ذٰلِكَ" فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ

متن حدیث: مَسَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي وَضُوئِهِ مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ إِلَى نَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ رَأْسَهُ كُلَّهُ

157 - اسحاق بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو وضو کرتے وقت سر کے آگے والے حصے کا مسح کر لیتا ہے' تو کیا ایسا کر لینا اس کے لئے کافی ہوگا؟ تو انہوں نے بتایا: عمرو بن یحییٰ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وضو میں اپنے سر مبارک کا پیشانی سے لے کر گدی تک مسح کیا تھا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ پیشانی تک واپس لے کر آئے تھے' یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پورے سر کا مسح کیا تھا۔

بَابُ مَسْحِ بَاطِنِ الْأُذُنَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ أَمْلَيْتُ حَدِيثَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَخَبَرَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب **123**: کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا مسح کرنا [1]

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایات جو کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر مسح کرنے کے بارے میں ہیں' وہ میں پہلے ہی املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْكَعْبَيْنِ اللَّذَيْنِ أُمِرَ الْمُتَوَضِّئُ

بِغَسْلِ الرِّجْلَيْنِ إِلَيْهِمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِي جَانِبَيِ الْقَدَمِ لَا الْعَظْمُ الصَّغِيرُ النَّاتِئُ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ، عَلَى مَا يَتَوَهَّمُهُ مَنْ يَتَحَذْلَقُ مِمَّنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ، وَلَا لُغَةَ الْعَرَبِ

باب **124**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وہ دو ٹخنے جن کے بارے میں وضو کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا گیا

ہے کہ وہ پاؤں وہاں تک دھوئے' اس سے مراد پاؤں کے دونوں اطراف میں اُبھری ہوئی ہڈیاں ہیں

اس سے مراد وہ چھوٹی ہڈی نہیں ہے' جو پاؤں کی پشت پر ابھری ہوئی ہوتی ہے' جیسا کہ بعض ایسے افراد کو یہ غلط فہمی ہوئی'

---

[1] امام ابوجعفر طحاوی لکھتے ہیں: ہمارے فقہاء اس بات کے قائل ہیں' دونوں کان' سر کا حصہ ہیں۔ ان کے آگے والے اور پیچھے والے حصے کا سر کے ہمراہ مسح کیا جائے گا۔ سفیان ثوری بھی اس بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی کہتے ہیں یہ دونوں سر کا حصہ ہیں۔ ان کے ظاہری اور باطنی حصے کا مسح کیا جائے گا۔

اسی طرح امام مالک سے بھی یہ روایت منقول ہے۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

جو علم کا فہم نہیں رکھتے اور لغت عرب سے واقف نہیں ہیں۔

158 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، اَخْبَرَهُ اَنَّ حُمْرَانَ اَخْبَرَهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا يَوْمًا وَضُوْءًا، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَالْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْكَعْبَيْنِ هُمَا الْعَظْمَانِ النَّاتِئَانِ فِيْ جَانِبَيِ الْقَدَمِ اِذْ لَوْ كَانَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمِ لَكَانَ لِلرِّجْلِ الْيُمْنٰى كَعْبٌ وَّاحِدٌ لَا كَعْبَانِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- عطاء بن یزید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حمران بیان کرتے ہیں:

ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پورا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

پھر انہوں نے اپنا دایاں پاؤں دونوں ٹخنوں تک دھویا' پھر بایاں بھی اسی طرح دھویا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ ''دو'' ٹخنوں سے مراد وہ ''دو'' ہڈیاں ہیں' جو پاؤں کے اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر اس سے مراد وہ والی ہڈی ہوتی' جو پاؤں کے اوپری حصے پر ہوتی ہے' تو دائیں پاؤں کے لئے ایک ٹخنے کا لفظ استعمال ہوتا' دو ٹخنوں کا لفظ استعمال نہ ہوتا۔

159 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ زَيْدِ بْنِ زِيَادٍ هُوَ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِيْ سُوْقِ ذِي الْمَجَازِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ، قُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا ، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ يَرْمِيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَدْ اَدْمٰى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوْبَيْهِ، وَهُوَ يَقُوْلُ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيْعُوْهُ فَاِنَّهُ كَذَّابٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا: غُلَامُ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الَّذِيْ يَتْبَعُهُ يَرْمِيْهِ بِالْحِجَارَةِ؟ قَالُوْا: هٰذَا عَبْدُ الْعُزّٰى اَبُوْ لَهَبٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ اَيْضًا عَلٰى اَنَّ الْكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ فِيْ جَانِبَيِ الْقَدَمِ اِذِ الرَّمْيَةُ اِذَا جَاءَتْ مِنْ وَّرَاءِ الْمَاشِيْ لَا تَكَادُ تُصِيْبُ الْقَدَمَ اِذِ السَّاقُ مَانِعٌ اَنْ تُصِيْبَ الرَّمْيَةُ ظَهْرَ

حدیث **159**: صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر مقاساة المصطفى صلى الله عليه وسلم ما كان يقاسي من' رقم الحديث: **6664** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب تواريخ المتقدمين من الانبياء والمرسلين' ذكر اخبار سيد المرسلين وخاتم النبيين' رقم الحديث: **4160** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب المغازي' في اذى قريش للنبي صلى الله عليه وسلم وما لقي منهم' رقم الحديث: **35883** 'سنن الدارقطني' كتاب البيوع' رقم الحديث: **2609**

الْقَدَمِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوعمار --- فضل بن موسیٰ --- زید بن زیاد بن ابوجعد --- جامع بن شداد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو "ذوالمجاز" کے بازار سے گزرتے ہوئے دیکھا' آپ نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سے یہ ارشاد فرمار ہے تھے: لا الہ الا اللہ پڑھ لو تم کامیاب ہو جاؤ گے' ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے پتھر مارتا ہوا آ رہا تھا' اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں ایڑیوں اور دونوں پنڈلیوں کو خون آلود کر دیا تھا اور وہ شخص یہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! ان کی بات نہ مانو' کیونکہ یہ جھوٹ بولنے والے شخص ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے لوگوں سے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبدالمطلب کے خاندان سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ہے' میں نے دریافت کیا: وہ شخص جوان کے پیچھے آ کر انہیں پتھر مار رہا ہے وہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ان روایات میں اس بات کی دلالت پائی جاتی ہے کہ ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے' جو پاؤں کے دونوں طرف ابھری ہوئی ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب پیدل چلنے والے کی پچھلے والے حصے کی جانب سے کنکریاں ماری جائیں گی' وہ پاؤں تک نہیں پہنچیں گی' کیونکہ پنڈلی راستے میں رکاوٹ بن جائے گی اور ماری جانے والی کنکریوں کو پاؤں کے اگلے حصے تک نہیں پہنچنے دے گی۔

160 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا اَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ، وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ غَنِيَّةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ اَبِى الْقَاسِمِ الْجَدَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ: اَقِيْمُوا صُفُوفَكُمْ ثَلَاثًا، وَاللّٰهِ لَتُقِيْمُنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ قَالَ: فَرَاَيْتُ الرَّجُلَ يَكُوْنُ كَعْبُهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهٖ، وَرُكْبَتُهُ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهٖ، وَمَنْكِبُهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ . هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ وَكِيعٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُو الْقَاسِمِ الْجَدَلِيُّ هٰذَا هُوَ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ مِنْ جَدِيلَةَ قَيْسٍ، رَوَى عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ، وَاَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ اَرْطَاةَ، وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عِدَادُهُ فِى الْكُوفِيِّيْنَ، وَفِىْ هٰذَا الْخَبَرِ مَا نَفَى الشَّكَّ وَالْاِرْتِيَابَ اَنَّ الْكَعْبَ هُوَ الْعَظْمُ النَّاتِئُ الَّذِىْ فِىْ جَانِبِ الْقَدَمِ الَّذِىْ يُمْكِنُ الْقَائِمَ فِى الصَّلَاةِ اَنْ يَلْزَقَهُ بِكَعْبِ مَنْ هُوَ قَائِمٌ اِلٰى جَنْبِهٖ فِى الصَّلَاةِ، وَالْعِلْمُ مُحِيْطٌ عِنْدَ مَنْ رُكِّبَ فِيْهِ الْعَقْلُ اَنَّ

حدیث **160**: مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' حدیث النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **18093**' صحیح ابن حبان' باب الامامۃ والجماعۃ' فصل فی فضل الجماعۃ' ذکر البیان بان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم: " بین' رقم الحدیث: **2200**' سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب الحث علی استواء الصفوف' رقم الحدیث: **942**'

الْمُصَلِّينَ إِذَا قَامُوا فِي الصَّفِّ لَمْ يُمْكِنْ اَحَدٌ مِنْهُمْ إِلْصَاقُ ظَهْرِ قَدَمِهِ بِظَهْرِ قَدَمِ غَيْرِهِ، وَهٰذَا غَيْرُ مُمْكِنٍ وَمَا يَكُونُهُ غَيْرَ مُمْكِنٍ لَمْ يَتَوَهَّمْ عَاقِلٌ كَوْنَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع --زکریا بن ابوزائدہ-- ابوقاسم جدلی --نعمان بن بشیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اور ہارون بن اسحاق-- ابن ابوغنیہ --زکریا-- ابوقاسم جدلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رُخ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنی صفوں کو درست رکھو'۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمائی۔

''اللہ کی قسم! یا تو تم اپنی صفیں درست رکھو گے' یا پھر اللہ تمہارے دلوں کے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ ایک شخص کے ٹخنے اپنے ساتھی کے ٹخنے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے تھے' اور ایک شخص کا گھٹنا اپنے ساتھی کے گھٹنے کے ساتھ ملا ہوتا تھا اس کا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے کے ساتھ ملا ہوتا تھا۔

روایت کے الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: ٹخنے سے مراد وہ ہڈی ہے' جو پاؤں کے اطراف میں ابھری ہوئی ہوتی ہے' کیونکہ نماز کے دوران کھڑا ہوا شخص نماز کے دوران اپنے پہلو میں کھڑے ہوئے شخص کے ساتھ اسی ٹخنے کو ملا سکتا ہے' اور جس شخص میں ذرا سی بھی عقل موجود ہوگی' وہ یہ بات جانتا ہے کہ جب نمازی صف میں کھڑے ہوئے ہوتے ہیں' تو ان میں سے کسی کے لئے اپنے پاؤں کی پشت کو دوسرے کے پاؤں کی پشت کے ساتھ ملانا ممکن نہیں ہوتا' یہ ناممکن ہے' اور جو چیز ناممکن ہو' کوئی بھی عقل منداس کے ہونے کا وہم نہیں کرسکتا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي تَرْكِ غَسْلِ الْعَقِبَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الْفَرْضَ غَسْلُ الْقَدَمَيْنِ لَا مَسْحُهُمَا، إِذَا كَانَتَا بَادِيَتَيْنِ غَيْرَ مُغَطَّيَتَيْنِ بِالْخُفِّ اَوْ مَا يَقُومُ مَقَامَ الْخُفِّ، لَا عَلَى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ اَنَّ الْفَرْضَ مَسْحُ الْقَدَمَيْنِ لَا غَسْلُهُمَا، إِذْ لَوْ كَانَ الْمَاسِحُ عَلَى الْقَدَمَيْنِ مُؤَدِّيًا لِلْفَرْضِ، لَمَا جَازَ اَنْ يُقَالَ لِتَارِكِ فَضِيلَةٍ: وَيْلٌ لَهُ، وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، إِذَا تَرَكَ الْمُتَوَضِّئُ غَسْلَ عَقِبَيْهِ

باب 125: وضو کے دوران ایڑیاں نہ دھونے کی شدید مذمت

اور اس بات کی دلیل کہ دونوں پاؤں کو دھونا فرض ہے۔ ان پر مسح کرنا فرض نہیں ہے۔ جبکہ یہ دونوں ظاہر ہوں یہ موزے یا موزے کے قائم مقام کے ذریعے ڈھانپے ہوئے نہ ہوں۔ ایسا نہیں ہے' جیسا کہ بعض رافضیوں نے یہ گمان کیا ہے کہ پاؤں پر مسح کرنا فرض ہے۔ انہیں دھونا فرض نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر پاؤں پر مسح کرنے والا شخص' فرض کو ادا کرنے والا شمار ہو' تو پھر یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ کسی

فضیلت کو ترک کرنے والے شخص سے یہ کہا جائے کہ اس کے لئے بربادی ہے۔
حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ وضو کرنے والے اس شخص نے اپنی ایڑیاں نہیں دھوئی تھیں۔

161 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوا وَهُمْ عِجَالٌ، فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ بِيضٌ تَلُوحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ہلال بن یساف -- ابویحییٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف واپس جارہے تھے جب ہم راستے میں ایک چشمے کے پاس پہنچے تو کچھ لوگوں نے عصر کی نماز کے لئے جلدی کی انہوں نے جلد بازی میں وضو کرلیا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو ان کی ایڑیاں سفید چمکدار تھیں انہیں پانی نہیں مس ہوا تھا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے تم لوگ اچھی طرح وضو کرو۔

162 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حدیث **161**: صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما' رقم الحديث: **389** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب فرض الوضوء' ذكر العلة التى من اجلها امر باسباغ الوضوء' رقم الحديث: **1061** 'سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب فى اسباغ الوضوء' رقم الحديث: **90** 'البحر الزخار مسند البزار' حديث عبد الله بن عمرو بن العاص' رقم الحديث: **2065** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب غسل العراقيب' رقم الحديث: **447** 'السنن الصغرىٰ' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب ايجاب غسل الرجلين' رقم الحديث: **110** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الطهارات' من كان يامر باسباغ الوضوء' رقم الحديث: **267**

[161] جمہور فقہاء کے نزدیک دونوں ٹخنوں تک پاؤں کو دھونا فرض ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے بازو دھوتے ہوئے کہنیوں کو دھونا فرض ہے۔ اس کی وجہ یہ اصول ہے غایت مغیا میں داخل ہوتی ہے۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے پاؤں پر صرف مسح کرلیتا ہے تو یہ بات کافی نہیں ہوگی۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہی بات منقول ہے آپ باقاعدگی کے ساتھ پاؤں دھویا کرتے تھے البتہ فقہ جعفریہ میں دونوں پاؤں دھونا فرض نہیں ہے لیکن اہل سنت میں سے کوئی بھی اس بات کا قائل نہیں ہے۔

متن حدیث: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- سہیل بن ابوصالح -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''(بعض) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ غَسْلِ بُطُوْنِ الْاَقْدَامِ فِي الْوُضُوْءِ

فِيْهِ اَيْضًا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمَاسِحَ عَلٰى ظَهْرِ الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ مُؤَدٍّ لِلْفَرْضِ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ اَنَّ الْفَرْضَ مَسْحُ ظُهُوْرِهِمَا لَا غَسْلُ جَمِيْعِ الْقَدَمَيْنِ

باب 126: وضو کے دوران پاؤں کے تلوے نہ دھونے کی شدید مذمت

اوراس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پاؤں کے تلوے پر مسح کرنے والا شخص فرض کو ادا کرنے والا شمار نہیں ہوتا۔

ایسا نہیں ہے' جیسا کہ رافضیوں نے یہ گمان کیا ہے کہ پاؤں کے اوپری حصے پر مسح کرنا فرض ہے۔

پورے پاؤں کو دھونا فرض نہیں ہے۔

163 - سند حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ حَيْوَةَ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ،

اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ وَبُطُوْنِ الْاَقْدَامِ مِنَ النَّارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی -- یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر -- لیث -- حیوہ بن شریح --

---

حدیث **162**: صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب غسل الاعقاب' رقم الحديث: **162** صحيح مسلم' كتاب الطهارة' باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما' رقم الحديث: **384** صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذكر العلة التى من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع' رقم الحديث: **1094** سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب غسل العراقيب' رقم الحديث: **450** الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء ويل للاعقاب من النار' رقم الحديث: **41** مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب غسل الرجلين' رقم الحديث: **55** ' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' ايجاب غسل الرجلين' رقم الحديث: **111** ' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة' رقم الحديث: **131** مسند احمد بن حنبل -' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **6963**

حديث **163**: الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء ويل للاعقاب من النار' رقم الحديث: **41** المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **530** شرح معاني الآثار للطحاوي' باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة' رقم الحديث: **133** سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب وجوب غسل القدمين والعقبين' رقم الحديث: **273** مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي' رقم الحديث: **17394**

عقبہ بن مسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایڑیوں اور تلووں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ غَيْرُ جَائِزٍ، لَا كَمَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ، وَالْخَوَارِجُ

باب 127: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پاؤں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے ایسا نہیں ہے جیسا کہ رافضی اور خارجی اس بات کے قائل ہیں

164 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، اَخْبَرَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ الْاَزْدِيُّ، حَدَّثَنِىْ قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ، نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَضَّاَ وَتَرَكَ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفُرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَاَحْسِنْ وُضُوْءَ كَ

نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّىْ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --اصبغ بن فرج --ابن وہب-- جریر بن حازم ازدی --قتادہ بن دعامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' وہ وضو کر کے آیا تھا' اس نے اپنے پاؤں کی پشت پر ایک ناخن جتنی جگہ کو چھوڑ دیا تھا (یعنی وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا)۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا: تم واپس جاؤ اور اچھی طرح وضو کرو!

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَا اَمَرَ بِغَسْلِ الْقَدَمَيْنِ

فِىْ قَوْلِهٖ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6) الْاٰيَةَ، لَا بِمَسْحِهِمَا عَلٰى مَا زَعَمَتِ الرَّوَافِضُ، وَالْخَوَارِجُ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ تَاْوِيْلِ الْمُطَّلِبِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَنَّ مَعْنَى الْاٰيَةِ عَلَى التَّقْدِيْمِ وَالتَّاْخِيْرِ

حدیث **164**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب تفريق الوضوء' رقم الحديث: **150** سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب من توضا فترك موضعا لم يصبه الماء' رقم الحديث: **663** مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **12261** سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب ما روى في فضل الوضوء واستيعاب جميع القدم في الوضوء' رقم الحديث: **329** مسند ابى يعلى الموصلي' قتادة' رقم الحديث: **2873** المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه: محمد' رقم الحديث: **6644**

عَلٰی مَعْنَی: اغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ وَامْسَحُوا بِرُئُوسِكُمْ، فَقَدَّمَ ذِكْرَ الْمَسْحِ عَلٰی ذِكْرِ الرِّجْلَيْنِ، كَمَا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَيْنِ قَالُوْا: رَجَعَ الْاَمْرُ اِلَی الْغَسْلِ

باب 128: اس بات کا بیان کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں پاؤں کو دھونے کا حکم دیا ہے

''اور تمہارے پاؤں ٹخنوں تک''

ان پر مسح کرنے کا حکم نہیں دیا ہے جیسا کہ رافضی اور خارجی یہ سمجھتے ہیں۔

اور اس بات کی دلیل کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تاویل درست ہے: آیت کا مفہوم تقدیم اور تاخیر کے حوالے سے ہے۔

یا اس سے مراد یہ ہوگی: تم اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھولو اور اپنے پاؤں کو دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو۔

تو اللہ تعالیٰ نے پاؤں کے تذکرے سے پہلے مسح کا تذکرہ کر دیا ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور عروہ بن زبیر نے یہ بات بیان کی ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور تمہارے پاؤں ٹخنوں تک''۔

یہ حضرات کہتے ہیں: یہ حکم دھونے کی طرف واپس چلا جائے گا۔

165 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی، نَا اَبُو الْوَلِيدِ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَبُوْ عَمَّارٍ،

متنِ حدیث: وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ اَبُوْ اُمَامَةَ: نَا عَمْرُو بْنُ عَنْبَسَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ فِيْ صِفَةِ اِسْلَامِهٖ، وَقَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ،

وَقَالَ: ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَی الْكَعْبَيْنِ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَجَتْ خَطَايَا قَدَمَيْهِ مِنْ اَطْرَافِ اَصَابِعِهٖ مَعَ الْمَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابو ولید --عکرمہ بن عمار-- شداد بن عبداللہ ابو عمار انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی اصحاب کا (زمانہ) پایا ہے وہ بیان کرتے ہیں: ابو امامہ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں حدیث بیان کی۔

اس کے بعد انہوں نے اپنے اسلام (قبول) کرنے کے بارے میں طویل روایت ذکر کی ہے۔

جس میں وہ یہ بیان کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمیں وضو کے بارے میں بتائیں' اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے'

حدیث **165**: مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث عمرو بن عبسة' رقم الحديث: **16715**' سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب ما روى في فضل الوضوء واستيعاب جميع القدم في الوضوء' رقم الحديث: **327**

جس میں یہ الفاظ ہیں: ''پھر وہ اپنے دونوں پاؤں ٹخنے تک دھوئے' جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا' تو پانی کے ہمراہ اس کے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں سے اس کے پاؤں کے گناہ نکل جائیں گے''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ

وَتَرْكِ غَسْلِهِمَا فِي الْوُضُوْءِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ الْمَاسِحَ لِلْقَدَمَيْنِ التَّارِكَ لِغَسْلِهِمَا مُسْتَوْجِبٌ لِلْعِقَابِ بِالنَّارِ، اِلَّا اَنْ يَعْفُوَ اللّٰهُ وَيَصْفَحَ، نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عِقَابِهِ

باب **129**: وضو کے دوران پاؤں پر مسح کرنے اور انہیں دھونے کو ترک کرنے کی شدید مذمت

اور اس بات کی دلیل کہ پاؤں پر مسح کرنے والا شخص اور انہیں دھونے کو ترک کرنے والا شخص جہنم کے عذاب کا مستحق بن جاتا ہے' البتہ اگر اللہ تعالیٰ معاف کر دے' درگزر کرے' تو معاملہ مختلف ہے' ہم اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

166 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متنِ حدیث: تَخَلَّفَ عَنَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ سَافَرْنَاهُ فَاَدْرَكَنَا وَقَدْ اَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ اَرْجُلَنَا، فَنَادٰى بِاَعْلٰى صَوْتِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَفَّانَ بْنِ مُسْلِمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد -- عفان بن مسلم اور سعید بن منصور -- ابوعوانہ -- ابوبشر -- یوسف بن ماہک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک سفر کے دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پیچھے رہ گئے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس پہنچے' تو نماز میں (راوی) کہتے ہیں: یعنی عصر کی نماز میں' تاخیر ہو چکی تھی اور ہم لوگ وضو کر رہے تھے' اور ہم اپنے پاؤں پر مسح کر رہے تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ بلند آواز میں یہ پکارا: ''(بعض) ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے''۔

بَابُ غَسْلِ اَنَامِلِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ الْفَرْضَ غَسْلُهُمَا لَا مَسْحُهُمَا

باب **130**: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کو دھونا

اور اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ پاؤں کو دھونا فرض ہے' اس پر مسح کرنا فرض نہیں ہے

حدیث **166**: صحیح البخاری' کتاب العلم' باب من رفع صوته بالعلم' رقم الحدیث: **60** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنهما' رقم الحدیث: **6943**

167 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، نَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرٍ وَهُوَ ابْنُ شَقِيقِ بْنِ حَمْزَةَ الْاَسَدِيُّ، عَنْ شَقِيقٍ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ اَبُوْ وَائِلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّاُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَغَسَلَ اَنَامِلَهُ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ . وَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ كَالَّذِيْ رَاَيْتُمُوْنِيْ فَعَلْتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- ابوعامر -- اسرائیل -- عامر بن شقیق بن حمزہ اسدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) شقیق بن سلمہ -- حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

عفان بن مسلم نامی راوی سے نقل کرتا ہے۔

''میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو ''تین'' مرتبہ وضو کرتے دیکھا ہے' انہوں نے اپنے سر کا اور دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصے کا بھی مسح کیا' انہوں نے اپنے پاؤں ''تین'' مرتبہ دھوئے' انہوں نے اپنے پوروں کو دھویا اور اپنی داڑھی کا خلال کیا اور اپنے چہرے کو دھویا اور یہ بات بیان کی' میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح تم نے مجھے (وضو) کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ تَخْلِيلِ اَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ ذَكَرْنَا خَبَرَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ تَخْلِيلِ اَصَابِعِ الْقَدَمَيْنِ ثَلَاثًا

باب 131: وضو کے دوران پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرنا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) دونوں پاؤں کی انگلیوں کا ''تین'' بار خلال کرنے کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں پہلے ذکر کر چکا ہوں۔

168 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَيَانٍ الْمَدَائِنِيُّ، وَجَمَاعَةٌ غَيْرُهُمْ قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ، وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد اور ابوخطاب زیاد بن یحییٰ حسانی اور اسحاق بن حاتم بن بیان مدائنی اور ان کے علاوہ (محدثین کی) ایک جماعت نے یحییٰ بن سلیم -- اسماعیل بن کثیر کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے -- عاصم بن لقیط بن صبرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ ﷺ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم اچھی طرح وضو کرو۔ انگلیوں کا خلال کرو ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو البتہ اگر تم روزے کی حالت میں ہو تو حکم مختلف ہے۔

بَابُ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

باب **132**: نبی اکرم ﷺ کے تین، تین مرتبہ وضو کرنا

169 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ فِيْ صِفَةِ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

نبی اکرم ﷺ کے تین مرتبہ وضو کرنے کے بارے میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات منقول ہیں"۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب **133**: دو، دو مرتبہ وضو کرنے کا مباح ہونا

170 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ بِالْفُسْطَاطِ، نَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،
متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابراہیم بن کثیر صوری -- سریج بن نعمان -- فلیح -- احمد بن ازہر -- یونس بن محمد -- فلیح -- ابن سلیمان -- عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم -- عباد بن تمیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
"نبی کریم ﷺ نے دو، دو مرتبہ وضو کیا"۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ غَاسِلَ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوْءِ، اِذْ غَاسِلُ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً وَاقِعٌ عَلَيْهِ اسْمُ غَاسِلٍ، وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ بِغَسْلِ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ بِلَا ذِكْرِ تَوْقِيتٍ، وَفِيْ

حدیث**170**: صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب: الوضوء مرتين مرتين، رقم الحديث: **156**، مسند احمد بن حنبل، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة، رقم الحديث: **16168**، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب تثليث المسح، رقم الحديث: **267**

وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا ثَلَاثًا وَّغَسْلِ بَعْضِ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعًا، وَبَعْضَهُ وِتْرًا دِلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ هٰذَا كُلَّهُ مُبَاحٌ، وَاَنَّ كُلَّ مَنْ فَعَلَ فِي الْوُضُوْءِ مَا فَعَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ الْاَوْقَاتِ مُؤَدٍّ لِفَرْضِ الْوُضُوْءِ، لِاَنَّ هٰذَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، لَا مِنَ اخْتِلَافِ الَّذِيْ بَعْضُهُ مُبَاحٌ وَّبَعْضُهُ مَحْظُوْرٌ

باب 134: ایک، ایک مرتبہ وضو کرنا مباح ہے

اور اس بات کی دلیل کہ وضو کے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونے والا شخص فرض وضو کو ادا کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ وضو کے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ دھونے والے شخص پر ''دھونے والے'' کے لفظ کا اطلاق ہوسکتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کسی متعین مقدار کے بغیر' وضو کے اعضاء کو دھونے کا حکم دیا ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک، ایک مرتبہ اور دو دو مرتبہ اور تین' تین مرتبہ وضو کرنا ثابت ہے۔

وضو کے بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض کو طاق تعداد میں دھونا۔

اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ یہ تمام طریقے مباح ہیں۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات جس طریقے سے وضو کیا ہے' ان میں سے کسی بھی طریقے کے ساتھ وضو کرنے والا شخص فرض وضو کو ادا کرنے والا شمار ہوگا' کیونکہ یہ مباح میں اختلاف کی ایک صورت ہے۔

یہ اس اختلاف سے تعلق نہیں رکھتا کہ جس کا بعض حصہ مباح ہو اور بعض حصہ ممنوع ہو۔

171 - سندِ حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی -- عبدالعزیز دراوردی -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا''۔

بَابُ اِبَاحَةِ غَسْلِ بَعْضِ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ شَفْعًا، وَبَعْضِهِ وِتْرًا

باب 135: وضو کے دوران بعض اعضاء کو جفت تعداد میں اور بعض کو طاق تعداد میں دھونا مباح ہے

حدیث **171**: صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذکر اباحة جمع المرء بین المضمضة والاستنشاق فی وضوئه' رقم الحدیث: **1082** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث ابی سفيان المصری' رقم الحدیث: **471** 'سنن الدارمی' كتاب الطهارة' باب الوضوء مرة مرة' رقم الحدیث: **733** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب كم الوضوء من غسلة' رقم الحدیث: **123** 'مسند احمد بن حنبل - مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث: **2017** 'مسند الطيالسی' احاديث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' والمطلب' رقم الحدیث: **2673**' المعجم الاوسط للطبرانی' باب العين' باب الهاء' من اسمه : الهيثم' رقم الحدیث: **9606**

172 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ وَاَرَاهُ قَالَ: وَاسْتَنْثَرَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان --عمرو بن یحییٰ-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازو دو مرتبہ دونوں پاؤں دو مرتبہ دھوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا مسح کیا۔

(راوی) کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناک صاف کیا۔

173 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى -: هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

آراءِ امام: قَالَ مَالِكٌ: هٰذَا اَعَمُّ الْمَسْحِ وَاَحَبُّهُ اِلَيَّ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یونس بن عبدالاعلیٰ-- عبداللہ بن وہب-- امام مالک یہ روایت نقل کرتے ہیں: --عمرو بن یحییٰ مازنی اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حدیث**173**:صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب مسح الراس کله' رقم الحدیث:**182** 'موطأ مالك' کتاب الطهارة' باب العمل في الوضوء' رقم الحدیث:**31** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذکر وصف مسح الراس اذا اراد المرء الوضوء' رقم الحدیث:**1090** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب صفة وضوء النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث:**105** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فی مسح الراس' رقم الحدیث:**431** 'السنن الصغریٰ' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب حد الغسل' رقم الحدیث:**96** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب کم الوضوء من غسلة' رقم الحدیث:**134** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الطهارة' عدد مسح الراس وکیفیته' رقم الحدیث:**102** ' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب فرض الرجلین فی وضوء الصلاة' رقم الحدیث:**121** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث:**230** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المدنیین' حدیث عبد الله بن زید بن عاصم المازنی وکانت له صحبة' رقم الحدیث:**16135** 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء' رقم الحدیث:**44**

انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے یہ کہا' جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے' اور عمرو بن یحییٰ نامی کے دادا ہیں' آپ مجھے یہ کر کے دکھا سکتے ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' اور اپنے دونوں ہاتھوں پر اسے انڈیل کر دونوں ہاتھ دو مرتبہ دھوئے' پھر انہوں نے تین مرتبہ کلی کی' اور ناک میں پانی ڈالا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے دونوں بازو کہنیوں تک دو' دو مرتبہ دھوئے' پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر کا مسح کرتے ہوئے' آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے' اور پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے' انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا اور دونوں ہاتھ گدی تک لے کے گئے' پھر وہ دونوں ہاتھ واپس اسی جگہ تک لے کر آئے' جہاں سے انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا' پھر انہوں نے اپنے پاؤں دھوئے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: یہ سب سے زیادہ عموم والا (یعنی پورے سر کا مسح ہے) اور میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ غَسْلِ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ فَاعِلَهٗ مُسِيْءٌ ظَالِمٌ اَوْ مُتَعَدٍّ ظَالِمٌ

باب **136**: وضو کے اعضاء کو تین سے زیادہ مرتبہ دھونے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ ایسا کرنے والا شخص گناہ گار اور ظالم یا سرکش اور ظالم ہوگا

174 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُوْسٰى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَاَلَهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، فَقَالَ: مَنْ زَادَ فَقَدْ اَسَاءَ وَظَلَمَ اَوِ اعْتَدٰى وَظَلَمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اشجعی -- سفیان -- موسیٰ بن ابو عائشہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عمرو بن شعیب -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں):

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وضو کے بارے میں دریافت کیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "تین" مرتبہ وضو کیا اور ارشاد فرمایا:

حدیث **174**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب الوضوء ثلاثا ثلاثا' رقم الحديث: **118** 'السنن الصغرٰى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' الاعتداء في الوضوء' رقم الحديث: **140** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الطهارة' الاعتداء في الوضوء' رقم الحديث: **87** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في القصد في الوضوء وكراهية التعدي فيه' رقم الحديث: **419** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما' رقم الحديث: **6520** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة' رقم الحديث: **120**

''جو شخص اس سے زیادہ کرے اُس نے برا کیا اور اس نے ظلم کیا' راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: ''اس نے حد سے تجاوز کیا اور اس نے ظلم کیا''۔

بَابُ الْأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

باب 137: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم ہونا

175 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ سَالِمٍ اَبِیْ جَهْضَمٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَیْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلَّا ثَلَاثَةَ اَشْيَاءَ: اَمَرَنَا اَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ، وَلَا نَاْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَلَا نُنْزِیَ الْحَمِيْرَ عَلَی الْخَيْلِ

توضیح مصنف: نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهِ وَزَادَ قَالَ مُوْسٰى، فَلَقِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَسَنٍ، فَقُلْتُ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: اِنَّ الْخَيْلَ كَانَتْ فِیْ بَنِیْ هَاشِمٍ قَلِيْلَةً فَاَحَبَّ اَنْ تُكْثِرَ فِيْهِمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- موسیٰ بن سالم ابوجہضم -- عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر' بطور خاص' ہمیں کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی' البتہ تین چیزوں کا حکم مختلف ہے کہ ہم لوگ اچھی طرح وضو کریں اور ہم صدقہ نہ کھائیں اور ہم گدھے اور گھوڑی کی جفتی نہ کروائیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

موسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: میری ملاقات عبداللہ بن حسن سے ہوئی' تو میں نے انہیں بتایا: عبداللہ بن عبیداللہ نے مجھے اس' اس طرح کی حدیث سنائی ہے' تو انہوں نے یہ بات بتائی کہ بنو ہاشم کے پاس گھوڑے کم تھے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو پسند کیا کہ ان میں گھوڑے زیادہ ہوجائیں۔

حديث**175**: السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' الامر باسباغ الوضوء' رقم الحديث: **141** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' الامر باسباغ الوضوء' رقم الحديث: **135** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الزكاة' باب الصدقة على بني هاشم' رقم الحديث: **1901** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله عليه السلام في' رقم الحديث: **189** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه' رقم الحديث: **1266** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضى الله عنهما' عبيد الله بن عبد الله عن ابيه' رقم الحديث: **10453**

176 - سندِ حدیث: نَا ابْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا اَبِیْ، نَا سُفْیَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلصَّفْقَةُ بِالصَّفْقَتَیْنِ رِبًا، وَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابن ابوصفوان محمد بن عثمان ثقفی -- اپنے والد کے حوالے -- سفیان -- سماک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن مسعود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''دوسودوں کے درمیان سودا کرنا سود ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اچھی طرح وضو کرنے کا حکم دیا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ تَكْفِیْرِ الْخَطَایَا، وَالزِّیَادَةِ فِی الْحَسَنَاتِ بِاِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ

باب 138: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنے کے نتیجے میں گناہوں کا ختم ہوجانا اور نیکیوں میں اضافہ ہونے کا تذکرہ

177 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِی الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا یُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا، وَیَزِیْدُ فِی الْحَسَنَاتِ قَالُوْا: بَلٰى یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِیْثَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَمْ یَرْوِهِ، عَنْ سُفْیَانَ غَیْرُ اَبِیْ عَاصِمٍ، فَاِنْ كَانَ اَبُوْ عَاصِمٍ قَدْ حَفِظَهُ فَهٰذَا اِسْنَادٌ غَرِیْبٌ، وَهٰذَا خَبَرٌ طَوِیْلٌ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِیْ اَبْوَابٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ، وَالْمَشْهُوْرُ فِیْ هٰذَا الْمَتْنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَیْلٍ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، لَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ نَا مُوْسٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: نَا، وَقَالَ اَحْمَدُ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَیْلٍ

حدیث **176**: صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب فرض الوضوء' ذکر الامر باسباغ الوضوء لمن اراد اداء فرضه' رقم الحدیث: **1059**

حدیث **177**: صحیح ابن حبان' کتاب البر والاحسان' باب الاخلاص واعمال السر' ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من تحفظ احواله فی اوقات' رقم الحدیث: **403** 'سنن الدارمی' کتاب الطهارة' باب ما جاء فی اسباغ الوضوء' رقم الحدیث: **734** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فی اسباغ الوضوء' رقم الحدیث: **424** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصلاة' باب فی مواقیت الصلاة' رقم الحدیث: **638** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' باب : فی المحافظة علی الوضوء وفضله' رقم الحدیث: **44** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه' رقم الحدیث: **10780** 'مسند عبد بن حمید' من مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث: **985** 'مسند ابی یعلی الموصلی' من مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث: **1324**

✿✿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- ضحاک بن مخلد ابوعاصم -- سفیان -- عبداللہ بن ابوبکر -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں

''کیا میں تمہاری رہنمائی ایسی چیز کی طرف نہ کروں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث نقل کی ہے)''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت سفیان کے حوالے سے صرف ابوعاصم نے نقل کی ہے اگر ابوعاصم کو یہ روایت یاد تھی تو پھر اس کی سند غریب ہے۔ یہ روایت طویل ہے۔ اسے میں نے متعدد ابواب میں نقل کر دیا ہے اس متن کے بارے میں یہ بات مشہور ہے کہ عبداللہ بن محمد نے عقیل نے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے یہ عبداللہ بن ابوبکر سے منقول نہیں ہے۔

یہاں دوسری سند ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ اَمْرُ اسْتِحْبَابٍ لَا اَمْرُ اِيجَابٍ

باب 139: وضو میں دائیں طرف والے اعضا سے آغاز کرنے کا حکم ہونا

یہ استحباب سے متعلق حکم ہے یہ ایجاب کے طور پر حکم نہیں ہے۔

178 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَلِيُّ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنِي اَبِي، نَا زُهَيْرٌ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

-- متنِ حدیث: اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّاْتُمْ فَابْدَئُوا بِاَيَامِنِكُمْ

✿✿ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوخیثمہ علی بن عمرو بن خالد حرانی -- اپنے والد -- زہیر -- اعمش -- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لباس پہننے لگو یا جب تم وضو کرنے لگو تو دائیں طرف سے آغاز کرو''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْبَدْءِ بِالتَّيَامُنِ فِي الْوُضُوْءِ

اَمْرُ اسْتِحْبَابٍ وَاخْتِيَارٍ، وَلَا اَمْرُ فَرْضٍ وَاِيجَابٍ

حدیث **178**: سنن ابی داؤد' کتاب اللباس' باب فی الانتعال' رقم الحدیث: **3630** سنن ابن ماجہ' کتاب الطهارة وسننها' باب التیمن فی الوضوء' رقم الحدیث: **399** مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: **8470** المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **1104** صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب سنن الوضوء' ذکر الامر بالتیامن فی الوضوء واللباس اقتداء بالمصطفی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **1096**

باب 140: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ وضو کے دوران دائیں طرف سے آغاز کرنے کا حکم ہونا

استحباب اور اختیار کے حوالے سے ہے یہ فرض یا واجب حکم نہیں ہے

179 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، نَا شُعْبَةُ قَالَ الْاَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمٍ: قَالَ: سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُوْرِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ

توضیح روایت: قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ سَمِعْتُ الْاَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُوْلُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ ذَكَرَ شَاْنَهُ كُلَّهُ قَالَ: ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوْفَةِ يَقُوْلُ: يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- خالد بن حارث -- شعبہ -- اشعث بن سلیم -- اپنے والد کے حوالے سے -- مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنے میں، جوتا پہننے میں، کنگھی کرنے میں جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ کہتے ہیں: پھر میں نے اشعث نامی راوی کو "واسط" میں یہ بات بیان کرتے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر کام میں دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

شعبہ کہتے ہیں: پھر میں نے کوفہ میں اسے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں تک ہو سکے دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب 141: عمامہ پر مسح کرنے کی اجازت

حدیث 179: صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ' ابواب استقبال القبلۃ' باب التیمن فی دخول المسجد وغیرہ' رقم الحدیث: 418' صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب التیمن فی الطھور وغیرہ' رقم الحدیث: 421' صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب سنن الوضوء' ذکر ما للمرء ان یستعمل فی اسبابه کلھا' رقم الحدیث: 1097' سنن ابی داؤد' کتاب اللباس' باب فی الانتعال' رقم الحدیث: 3629' سنن ابن ماجه' کتاب الطھارۃ وسننھا' باب التیمن فی الوضوء' رقم الحدیث: 398' السنن الصغرٰی' سؤر الھرۃ' صفة الوضوء' باب بای الرجلین یبدا بالغسل' رقم الحدیث: 111' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الطھارۃ' بای الرجلین یبدا فی الغسل' رقم الحدیث: 113' مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدۃ عائشة رضی اللہ عنھا' رقم الحدیث: 24102' مسند الطیالسی' احادیث النساء' علقمة بن قیس عن عائشة' مسروق عن عائشة' رقم الحدیث: 1499' مسند اسحاق بن راھویه' ما یروی' رقم الحدیث: 1307' مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عائشة' رقم الحدیث: 4724' الشمائل المحمدیة للترمذی' باب ما جاء فی نعل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' رقم الحدیث: 84

180 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --عبداللہ بن نمیر-- اعمش -- یوسف بن موسیٰ-- ابومعاویہ-- اعمش --سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ-- اعمش --حکم--عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) کعب بن عجرہ کہتے ہیں' حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

ابومعاویہ نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور چادر پر مسح کیا۔

181 - سندِ حدیث: نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَوْزَاعِيَّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ اُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ،

---

(180) فقہائے احناف امام مالک اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: وضو کے دوران چادر یا عمامے پر مسح نہیں کیا جاسکتا بلکہ سر پر مسح کیا جائے گا البتہ امام سفیان ثوری اور امام اوزاعی کے نزدیک عمامے پر مسح کیا جاسکتا ہے۔

حدیث **180**: صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب المسح على الناصية والعمامة' رقم الحديث: **439** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في المسح على العمامة' رقم الحديث: **558** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في المسح على العمامة' رقم الحديث: **97** 'السنن الصغرىٰ' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب المسح على العمامة' رقم الحديث: **103** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب المسح على الخفين والعمامة' رقم الحديث: **705** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' من كان يرى المسح على العمامة' رقم الحديث: **217** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب الطهارة' المسح على الخفين' رقم الحديث: **120** 'مسند احمد بن حنبل' حديث بلال' رقم الحديث: **23287** 'مسند الحميدي' احاديث بلال بن رباح رضي الله عنه مؤذن رسول الله' رقم الحديث: **147** 'البحر الزخار مسند البزار' عبد الرحمن بن ابي ليلى' رقم الحديث: **1218** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' رقم الحديث: **3292** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الباء' بلال بن رباح مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم' كعب بن عجرة' رقم الحديث: **1053**

حدیث **181**: صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب المسح على الخفين' رقم الحديث: **201** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب المسح على العمامة' رقم الحديث: **744** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في المسح على العمامة' رقم الحديث: **559** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين وغيرهما' ذكر الاباحة للمرء ان يمسح على عمامته كما كان يمسح على' رقم الحديث: **1359** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' من كان يرى المسح على العمامة' رقم الحديث: **228** 'مسند احمد بن حنبل' حديث عمرو بن امية الضمري' رقم الحديث: **17303**

عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، وَعَلٰى عِمَامَتِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- قاسم بن محمد بن عباد بن عباد مہلبی -- عبداللہ بن داؤد -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) جعفر بن عمرو بن امیہ ضمری -- اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامے پر مسح کیا'' ۔[1]

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

ابواب کا مجموعہ

موزوں پر مسح کرنا

بَابُ ذِكْرِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ ذِكْرِ تَوْقِيتٍ لِلْمُسَافِرِ وَلِلْمُقِيمِ بِذِكْرِ اَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ غَيْرِ مُفَسَّرَةٍ

باب **142**: مسافر اور مقیم کے لئے مدت کے تعین کے ذکر کے بغیر موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ جو "مجمل" روایت کے ذریعے (منقول ہے) جس کی وضاحت نہیں کی گئی

182 - سند حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متن حدیث: اَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

حدیث **182** آگے کے چند ابواب میں امام ابن خزیمہ نے موزوں پر مسح سے متعلق احکام نقل کئے ہیں۔

اس بات پر تمام اہل سنت کا اتفاق ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس بات کی رخصت عطا کی ہے' کسی شخص نے موزے پہنے ہوں تو وہ وضو کرتے وقت ان پر مسح کرسکتا ہے' تاہم اس کے لئے چند احکام بنیادی ہیں۔

موزوں پر مسح کرنے کی اجازت سفر اور حضر دونوں حالتوں میں ہے اور یہ اجازت خواتین اور مرد دونوں کے لئے ہے' تاہم موزوں پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ شرط ہے' آدمی نے دونوں پاؤں سے حدث کو ختم کرنے کے بعد' یعنی وضو کرتے ہوئے دونوں پاؤں دھو لینے کے بعد موزوں کو پہنا ہو۔

موزے پر مسح کے جائز ہونے کے لئے یہ بات بھی شرط ہے' آدمی کے لئے اس موزے کو پہن کر چلنا ممکن ہو اور وہ موزہ اتنا پھٹا ہوا نہ ہو جتنا پاؤں کی تین چھوٹی انگلیاں ہوتی ہیں۔

اس کے لئے ایک شرط یہ بھی ہے' انہیں باندھے بغیر پاؤں پر پہنا جاسکتا ہو۔

ایک شرط یہ ہے' اس میں سے پانی گزر کر پاؤں تک نہ پہنچ سکتا ہو۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلی صدفی -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- ابوالنضر -- ابوسلمہ بن عبدالرحمن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں.) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں پر مسح کیا تھا''۔

183 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنْ كَعْبٍ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ زَائِدَةُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی اور عبداللہ بن سعید اشج -- ابواسامہ -- زائدہ -- اعمش -- حکم -- عبدالرحمن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) کعب (بن عجرہ) کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کیا کرتے تھے۔

عبداللہ بن سعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: زائدہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

184 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ عَمْرٍو عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءِ بْنِ عَنْبَرٍ السَّدُوْسِيُّ، نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاٰى سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُوَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: اِنَّكُمْ تَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ، فَاجْتَمَعَا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ سَعْدٌ لِعُمَرَ: اَفْتِ ابْنَ اَخِيْ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ: كُنَّا وَنَحْنُ مَعَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمْسَحُ عَلٰى خِفَافِنَا لَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاْسًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَلَوْ جَاءَ مِنَ الْغَائِطِ؟ قَالَ: نَعَمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمرو عمران بن موسیٰ قزاز -- محمد بن سواء بن عنبر سدوسی -- سعید بن ابوعروبہ -- ایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا۔ کیا آپ لوگ ایسا کرتے ہیں' پھر یہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے' تو

حدیث**184**: موطا مالك' كتاب الطهارة' باب ما جاء في المسح على الخفين' رقم الحديث: **71** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب المسح على الخفين' رقم الحديث: **736** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في المسح على الخفين' رقم الحديث: **543** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في المسح على الخفين' رقم الحديث: **1867** ' مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' اول مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه' رقم الحديث: **88** 'مسند الشافعي' ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' رقم الحديث: **1012**

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: موزوں پر مسح کے بارے میں میرے بھتیجے کو فتویٰ دیجئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے تھے' تو ہم اپنے موزوں پر مسح کرلیا کرتے تھے' تو ہم اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: اگرچہ کوئی شخص پاخانہ کرکے آیا ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ

باب **143**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حضر کے دوران موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ

185 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْاَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ قَالَ: ثُمَّ خَرَجَا قَالَ اُسَامَةُ: فَسَاَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ؟ قَالَ بِلَالٌ: ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ زَادَ يُونُسُ فِيْ حَدِيْثِهِ: ثُمَّ صَلّٰى.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْاَسْوَاقُ حَائِطٌ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: لَيْسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرٌ اَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ غَيْرُ هٰذَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- عبداللہ بن نافع -- داؤد -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- عبداللہ بن نافع -- داؤد بن قیس -- زید بن اسلم -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ ''اسواق'' میں داخل ہوئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے' پھر یہ دونوں حضرات باہر تشریف لائے' حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' کیا تھا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھویا اپنے سر کا مسح کیا اور موزوں پر مسح کرلیا۔

یونس نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''اسواق'' مدینہ منورہ کا ایک باغ ہے۔

میں نے یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حضر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں اس کے علاوہ

حدیث **185**: صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب المسح على الخفين وغيرهما' ذكر الخبر المدحض قول من نفى جواز المسح على الخفين للمقيم' رقم الحديث: **1339**' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **487**' السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب المسح على الخفين' رقم الحديث: **119**

اور کوئی دوسری روایت نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَسْحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

بَعْدَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَبْلَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

باب **144**: سورہ مائدہ کے نازل ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ کے موزوں پر مسح کرنے کا تذکرہ

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سورہ مائدہ کے نازل ہونے سے پہلے موزوں پر مسح کیا تھا۔

186 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ كِلَاهُمَا: عَنِ الْاَعْمَشِ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيرًا بَالَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ الصَّنْعَانِيِّ، وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُونَ: رَاَيْتُ جَرِيرًا وَفِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَكَانَ اَصْحَابُنَا يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ، لِاَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ، وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ كَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ، اِسْلَامُهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- ابواسامہ --سلم بن جنادہ-- وکیع ان دونوں نے: اعمش-- حسن بن محمد زعفرانی-- ابومعاویہ-- اعمش-- صنعانی-- خالد بن حارث-- شعبہ-- سلیمان-- اعمش-- ابراہیم-- ہمام بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے پیشاب کرنے کے بعد پانی منگوایا وضو کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا' پھر انہوں نے اٹھ کر نماز ادا کر لی ان سے یہ دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں' دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے: ''میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا''۔

ابواسامہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ابراہیم نخعی یہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس روایت کو پسند کرتے تھے' کیونکہ انہوں نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

وکیع نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: لوگوں کو حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت بہت پسند تھی' کیونکہ انہوں نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

187 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ،

متن حدیث: اَنَّ جَرِيْرًا بَالَ وَتَوَضَّاَ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَعَابُوْا عَلَيْهِ، فَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقِيْلَ لَهُ: ذٰلِكَ قَبْلَ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ: اِنَّمَا كَانَ اِسْلَامِيْ بَعْدَ الْمَائِدَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- بکیر بن عامر بجلی -- ابوزرعہ بن عمرو بن جریر بیان کرتے ہیں:

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا' تو لوگوں نے اس بارے میں ان پر تنقید کی' تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے' ان سے دریافت کیا گیا: سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے سورۃ مائدہ نازل ہونے کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

188 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيُّ، نَا مُوْسَى بْنُ دَاوُدَ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: اَسْلَمْتُ قَبْلَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَرْبَعِيْنَ يَوْمًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابومحمد فہد بن سلیمان بصری -- موسیٰ بن داؤد -- حفص بن غیاث -- اعمش -- ابراہیم -- ہمام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے چالیس دن پہلے اسلام قبول کیا تھا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْمُوْقَيْنِ

باب 145: موٹے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت

189 - سندِحدیث: نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا اَسَدٌ يَعْنِيْ ابْنَ مُوْسٰى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ بِلَالٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْمُوْقَيْنِ وَالْخِمَارِ

حدیث **187**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب المسح علی الخفین' رقم الحدیث: **134** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **555** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب المسح علی الخفین وغیرهما' ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان اباحة المصطفی صلی الله' رقم الحدیث: **1353** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب المسح علی الخفین' رقم الحدیث: **731** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **2081** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب المسح علی الخفین' رقم الحدیث: **642**

ﷺ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن مرزوق مصری -- اسد ابن موسیٰ -- حماد بن سلمہ -- ایوب -- ابوقلابہ -- ابوادریس خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (موزے کے اوپر پہنے جانے والے) موزے اور چادر پر مسح کیا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلْأَلْفَاظِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا، وَالدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلَابِسِهَا عَلَى طَهَارَةٍ، دُوْنَ لَابِسِهَا مُحْدِثًا غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ

باب 146: میری ذکر کردہ ''مجمل'' الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اوراس بات کی دلیل کہ موزوں پر مسح کرنے کی اجازت اس شخص کے لئے ہے جس نے باوضو حالت میں انہیں پہنا ہو یہ اس کے لئے نہیں ہے جس نے بے وضو حالت میں اسے پہنا ہو۔

190 - سندِ حدیث: نَا اَبُو الْاَزْهَرِ حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

ﷺ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوالازہر حوثرہ بن محمد بصری -- سفیان بن عیینہ -- حصین بن عبدالرحمٰن -- شعبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عروہ بن مغیرہ بن شعبہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! میں نے جب انہیں پہنا تھا تو اس وقت دونوں (پاؤں) وضو کی حالت میں تھے''۔

191 - سندِ حدیث: نَا الْقَاسِمُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَعْرُوفٍ، نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَحُصَيْنٍ، وَيُوْنُسَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَتَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: اِنِّي اَدْخَلْتُ رِجْلَيَّ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

ﷺ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- قاسم بن بشر بن معروف -- ابن عیینہ -- زکریا اور حصین اور یونس -- شعبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عروہ بن مغیرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح کررہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے پاؤں (جب موزوں) میں داخل کئے تھے اس وقت وہ دونوں وضو کی حالت میں تھے۔

192 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالُوْا: نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نَا الْمُهَاجِرُ وَهُوَ ابْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور بشر بن معاذ عقدی اور محمد بن ابان -- عبدالوہاب بن عبدالمجید -- مہاجر -- ابن مخلد ابومخلد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کو تین دن اور تین راتوں تک اور مقیم شخص کو ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ آدمی نے وضو کرنے کے بعد موزے پہنے ہوں۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ لَابِسَ اَحَدِ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ غَسْلِ كِلَا الرِّجْلَيْنِ

اِذَا لَبِسَ الْخُفَّ الْاٰخَرَ بَعْدَ غَسْلِ الرِّجْلِ الْاُخْرٰى غَيْرُ جَائِزٍ لَهُ الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا اَحْدَثَ اِذْ هُوَ لَابِسٌ اَحَدَ الْخُفَّيْنِ قَبْلَ كَمَالِ الطَّهَارَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا رَخَّصَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا لَبِسَهُمَا عَلٰى طَهَارَةٍ، وَمَنْ ذَكَرْنَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ صِفَتَهُ هُوَ لَابِسٌ اَحَدَ الْخُفَّيْنِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ، اِذْ هُوَ غَاسِلٌ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ لَا كِلْتَيْهِمَا عِنْدَ لُبْسِهِ اَحَدَ الْخُفَّيْنِ

باب 147: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے ایک موزے کو پہننے والا شخص جب دوسرا پاؤں دھونے کے بعد دوسرے موزے کو پہنے گا

تو اس کے لئے بے وضو ہونے پر موزوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا' کیونکہ اس نے ایک موزہ مکمل طہارت حاصل کرنے

---

(192) موزوں پر مسح کے جواز کے لئے ایک چیز مسح کی مدت بھی ہے۔

مقیم شخص جب وضو کر لینے کے بعد موزے پہنے گا تو وہ ایک دن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کر سکتا ہے' جب یہ مدت گزر جائے گی تو اسے موزے اتار کر ازسرِنو وضو کر کے پہننے ہوں گے۔

جبکہ مسافر کے لئے یہ رخصت تین دن اور تین راتوں تک ہے۔

حدیث **192**: صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب المسح على الخفين وغيرهما' ذكر البيان بان المسافر انما ابيح له المسح على الخفين اذا' رقم الحديث: **1340** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم والمسافر' رقم الحديث: **553** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب الرخصة في المسح على الخفين وما فيه واختلاف الروايات' رقم الحديث: **644** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **54** ' البحر الزخار مسند البزار' حديث ابي بكرة' رقم الحديث: **3056**

حدیث **193**: سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب الرخصة في المسح على الخفين وما فيه واختلاف الروايات' رقم الحديث: **655** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الصاد' صفوان بن المعطل السلمي' عاصم بن ابي النجود عن زر' رقم الحديث: **7185**

سے پہلے پہن لیا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے موزوں پر مسح کرنے کی اجازت اس صورت میں دی ہے جب آدمی نے با وضو حالت میں انہیں پہنا ہو اور اس باب میں ہم نے جس شخص کا تذکرہ کیا ہے یہ وہ شخص تھا جس نے ایک موزہ بے وضو حالت میں پہنا تھا کیونکہ جب اس نے ایک موزہ پہنا تھا اس وقت اس نے ایک پاؤں دھویا ہوا تھا۔ دونوں پاؤں دھوئے ہوئے نہیں تھے۔

193 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: جِئْتُ اَبْتَغِى الْعِلْمَ قَالَ: فَاِنِّى سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِى طَلَبِ الْعِلْمِ اِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا رِضَاءً بِمَا يَصْنَعُ قَالَ: قَدْ جِئْتُكَ اَسْاَلُكَ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ قَالَ: نَعَمْ كُنَّا فِى الْجَيْشِ الَّذِىْ بَعَثَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِذَا نَحْنُ اَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهُوْرٍ، ثَلَاثًا اِذَا سَافَرْنَا، وَلَيْلَةً اِذَا اَقَمْنَا، وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ غَائِطٍ وَّلَا بَوْلٍ، وَلَا نَخْلَعُهُمَا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوْحًا لِلتَّوْبَةِ مَسِيْرَتُهُ سَبْعُوْنَ سَنَةً لَا يُغْلَقُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا نَحْوَهُ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، فَقَالَ: حَدِّثْ بِهٰذَا اَصْحَابَنَا، فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ اَقْوٰى مِنْ هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- عاصم بن ابوالنجود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) زر بن حبیش رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تم کیوں آئے ہو انہوں نے دریافت کیا: میں نے عرض

[193] اسلامی احکام عبادات میں سب سے اہم حکم نماز ہے اور نماز کے لئے وضو شرط ہے اور وضو کے فرائض میں سے ایک چیز پاؤں کا دھونا ہے اگر کوئی شخص پاؤں دھوتا نہیں ہے بلکہ ان پر مسح کر لیتا ہے تو یہ بات اس کے لئے کافی نہیں ہوگی اور وضو مکمل نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔

یہی وجہ ہے جب اس زمانے میں بعض لوگوں تک یہ حکم پہنچا کہ موزوں پر مسح کیا جا سکتا ہے تو وہ اس حوالے سے الجھن کا شکار ہوئے۔

اسی لئے راوی زر بن حبیش، حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس بارے میں تحقیق کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

روایت کے ابتدائی حصے سے علم کے حصول کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے فرشتے طالب علم کی طلب سے خوش ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔

اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے اگر کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرنے کی وجہ سے یا کسی اور ناقض کے لاحق ہونے کی وجہ سے بے وضو ہو جاتا ہے تو وہ موزے پہنے ہوئے ہی دوبارہ وضو کر کے موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

البتہ اگر کسی کو جنابت لاحق ہو جائے تو پھر وہ موزوں پر مسح نہیں کر سکتا بلکہ اسے موزے اتار کر باقی جسم کے ساتھ پاؤں بھی دھونے پڑیں گے۔

کی: میں آپ کے پاس علم حاصل کرنے آیا ہوں انہوں نے بتایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جو بھی شخص اپنے گھر سے علم کے حصول کے لئے نکلے تو فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں' اس کے اس عمل سے راضی ہوتے ہوئے وہ (فرشتے) ایسا کرتے ہیں''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں آپ کے پاس موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کرنے آیا ہوں' تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم اس لشکر میں موجود تھے' جنہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے روانہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمیں یہ ہدایت کی تھی کہ جب ہم نے وضو کی حالت میں موزے پہنے ہوں' تو ہم سفر کے دوران تین دن تک اور مقیم ہونے کی حالت میں ایک دن تک ان پر مسح کر سکتے ہیں' ہم پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد اس پر (وضو کرتے ہوئے انہیں نہ اتاریں) ہم صرف جنابت کی حالت میں انہیں اتاریں گے'

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''مغرب کی سمت ایک دروازہ ہے' جو توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے' جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے' یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا' جب تک سورج مغرب کی طرف سے نہیں نکل آتا''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے مزنی کے سامنے عبدالرزاق کی نقل کردہ روایت بیان کی' تو وہ بولے: ہمارے ساتھیوں کو یہ حدیث سناؤ! کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے حق میں اس سے زیادہ قوی دلیل اور کوئی نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَوْقِيتِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ وَالْمُسَافِرِ

باب 148: مقیم اور مسافر شخص کے لئے موزوں پر مسح کرنے کے لئے مدت کے تعین کا تذکرہ

194 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَتْ: ائْتِ عَلِيًّا فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنِّي، فَأَتَى عَلِيًّا فَسَأَلَهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِذَاكَ يَمْسَحُ

(194) جمہور فقہاء کے نزدیک موزوں پر مسح کے جائز ہونے کی ایک معین مدت ہے' البتہ مالکیوں کی رائے اس بارے میں مختلف ہے اور انہوں نے اس کے لئے کسی مدت کا تعین نہیں کیا ہے۔

مالکیہ اس بات کے قائل ہیں' زمانے کے اعتبار سے اس میں کسی مدت کا یقین نہیں کیا جائے گا جب تک آدمی خود موزے اتار نہیں دیتا یا اسے جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ اس وقت تک وہ موزوں پر مسح کر سکتا ہے۔

فقہائے مالکیہ کے موقف کی تائید میں بھی بعض روایات منقول ہیں' جن کا ذکر فقہ کی بڑی کتابوں میں کیا گیا ہے۔

حدیث **194**: السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' التوقيت في المسح على الخفين للمقيم' رقم الحديث: **129**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب الطهارة' التوقيت في المسح على الخفين للمقيم والمسافر' رقم الحديث: **128**' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في المسح على الخفين' رقم الحديث: **1846**' مسند ابي يعلى الموصلي' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **248**

الْمُقِيمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً، وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- حسن بن محمد زعفرانی اور یوسف بن موسیٰ --- ابومعاویہ --- اعمش --- حکم --- قاسم بن مخیمرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ! اس بارے میں انہیں مجھ سے زیادہ علم ہے پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے موزوں پر مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا ہے کہ مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک جبکہ مسافر تین دن اور تین راتوں تک ان پر مسح کرے گا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

اَمْرُ اِبَاحَةٍ اَنَّ الْمَسْحَ يَقُومُ مَقَامَ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ، اِذَا كَانَ الْقَدَمُ بَادِيًا غَيْرَ مُغَطًّى بِالْخُفِّ، وَاَنَّ خَالِعَ الْخُفِّ وَاِنْ كَانَ لَبِسَهُ عَلَى طَهَارَةٍ، اِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ كَانَ مُؤَدِّيًا لِلْفَرْضِ غَيْرَ عَاصٍ، اِلَّا اَنْ يَكُونَ تَارِكًا لِلْمَسْحِ رَغْبَةً عَنْ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کرنے کا حکم

اباحت کا حکم ہے اور مسح پاؤں کو دھونے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ (جب پاؤں کو اس وقت دھویا جائے) جب پاؤں ظاہر ہو وہ موزوں میں چھپا ہوا نہ ہو اور موزے کو اتارنے والے شخص نے اگر باوضو حالت میں اسے پہنا تھا تو جب وہ دونوں پاؤں دھولے گا تو وہ فرض کو ادا کرنے والا شمار ہوگا اور گناہ گار نہیں ہوگا۔

البتہ اگر کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ پھیرتے ہوئے مسح کو ترک کرتا ہے تو (وہ گناہ گار ہوگا)

195 - سندِ حدیث: نَا اَبُو هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، نَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ، نَا اَبِي، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِلْحَاضِرِ يَعْنِي: فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابوہاشم زیاد بن ایوب --- یحییٰ بن عبدالملک بن حمید بن ابوغنیہ --- اپنے والد کے حوالے سے --- حکم --- قاسم بن مخیمرہ --- شریح بن ہانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مسافر کو تین دن تک اور مقیم شخص کو ایک دن تک کی اجازت دی ہے۔

راوی کہتے ہیں: یعنی موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں یہ اجازت دی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الرُّخْصَةَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الْحَدَثِ الَّذِيْ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ دُوْنَ الْجَنَابَةِ الَّتِيْ تُوجِبُ الْغُسْلَ

باب 150: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ موزوں پر مسح کی رخصت اس حدث کے لئے ہے جو وضو کو واجب کرتا ہے یہ جنابت کے لئے نہیں ہے جو غسل کو واجب کرتی ہے

196 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ: كُنَّا نَكُوْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ - يَعْنِيْ فِي السَّفَرِ - اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ، وَبَوْلٍ، وَنَوْمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ مخرمی اور محمد بن رافع -- یحییٰ بن آدم -- سفیان -- عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) زر بن حبیش بیان کرتے ہیں:

میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت کی کہ ہم تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی سفر کے دوران' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' تاہم پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے یا سونے کی وجہ سے (وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے) موزے نہ اتاریں۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ رَغْبَةً عَنِ السُّنَّةِ

باب 151: سنت سے منہ پھیرتے ہوئے موزوں پر مسح کو ترک کرنے کی شدید مذمت

197 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

---

(196) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' موزوں پر مسح کی اجازت اس حدث کی صورت میں ہے' جو حدث اصغر ہے یعنی جس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

حدث اکبر لاحق ہونے کی صورت میں موزوں پر مسح کرنے کی اجازت نہیں ہوگی بلکہ موزے اتار کر پاؤں کو دھویا جائے گا۔

حدیث **197**: مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما' رقم الحدیث: **6301**' مسند عبد بن حمید' مسند انس بن مالک' رقم الحدیث: **1320**' مسند الحارث' کتاب النکاح' باب الترغیب فی النکاح' رقم الحدیث: **476**' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث:

متن حدیث: مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ولید--محمد ابن جعفر--شعبہ--حصین--مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص میری سنت سے منہ موڑتا ہے' اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب 152: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنے کی رخصت

198 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، نَا سُفْيَانُ، ونا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي قَيْسٍ الْاَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِي خَبَرِ اَبِي عَاصِمٍ: وَالنَّعْلَيْنِ، اِنَّمَا قَالَ: مَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ فَتَوَضَّاَ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار اور محمد بن ولید-- ابوعاصم--سفیان--سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--احمد بن منیع--محمد بن رافع--زید بن حباب--سفیان ثوری--ابوقیس الاودی--ہزیل بن شرحبیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا''۔[1]

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ابوعاصم کی نقل کردہ روایت میں ''جوتوں'' کے الفاظ نہیں ہیں انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں پر مسح کیا''۔

ابن رافع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے ہوئے' جرابوں اور

حدیث **198**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في المسح على الجوربين والنعلين' رقم الحديث: **95** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في المسح على الجوربين والنعلين' رقم الحديث: **556** 'السنن الصغرٰى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' المسح على الجوربين والنعلين' رقم الحديث: **125** 'سنن ابی داؤد' كتاب الطهارة' باب المسح على الجوربين' رقم الحديث: **139** 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الطهارات' في المسح على الجوربين' رقم الحديث: **1955** 'السنن الكبرٰى للنسائی' كتاب الطهارة' المسح على الجوربين والنعلين' رقم الحديث: **127**' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث المغيرة بن شعبة' رقم الحديث: **17880**

[1] امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک جرابوں پر اس وقت مسح کیا جا سکتا ہے جب وہ چمڑے کی بنی ہوئی ہوں جبکہ امام مالک کے نزدیک ان پر چمڑہ بھی لگا ہوا ہو تو بھی ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ جبکہ سفیان ثوری' امام ابویوسف اور امام محمد کے نزدیک اگر یہ موٹی ہوں تو پھر ان پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

جوتوں پر مسح کیا''۔

بَابُ ذِكْرِ اَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى النَّعْلَيْنِ مُجْمَلَةً، غَلَطَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ اَجَازَ الْمَسْحَ عَلَى النَّعْلَيْنِ فِي الْوُضُوْءِ الْوَاجِبِ مِنَ الْحَدَثِ

باب **153**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ان روایات کا تذکرہ جو جوتوں پر مسح کرنے کے بارے میں ''مجمل'' طور پر منقول ہیں

بعض حضرات نے ان روایات کے ذریعے استدلال کرتے ہوئے غلطی کی ہے کہ انہوں نے حدث کے نتیجے میں واجب ہونے والے وضو میں جوتوں پر مسح کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

199 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: رَاَيْنَاكَ تَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ نَرَ اَحَدًا يَفْعَلُهُ غَيْرَكَ قَالَ: وَمَا هُوَ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ: اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا، وَيَمْسَحُ عَلَيْهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَحَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَاَوْسِ بْنِ اَوْسٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبدالجبار بن علاء --- سفیان --- محمد بن عجلان --- سعید بن ابوسعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبید بن جریج بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ دریافت کیا گیا: ہم نے آپ کو ایک ایسا کام کرتے ہوئے دیکھا ہے' جو آپ کے علاوہ ہم نے کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: ہم نے آپ کو دیکھا ہے کہ آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں پہنتے ہوئے دیکھا ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پہن کر ہی وضو کر لیتے تھے' اور ان پر مسح کر لیتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایات بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہیں۔

حدیث **199**: موطا مالك' كتاب الحج' باب العمل في الاهلال' رقم الحديث: **731** 'صحيح البخاري' كتاب الوضوء' باب غسل الرجلين في النعلين' رقم الحديث: **163** 'صحيح مسلم' كتاب الحج' باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة' رقم الحديث: **2110** 'صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب مواقيت الحج' ذكر الوقت الذي يهل المرء فيه' رقم الحديث: **3824** 'سنن ابي داؤد' كتاب المناسك' باب في وقت الاحرام' رقم الحديث: **1522**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّعْلَيْنِ

كَانَ فِي وُضُوْءٍ مُتَطَوَّعٍ بِهِ، لَا فِي وُضُوْءٍ وَاجِبٍ عَلَيْهِ مِنْ حَدَثٍ يُوْجِبُ الْوُضُوْءَ

باب **154**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جوتوں پر مسح کیا تھا

تو آپ باوضو حالت میں تھے اور آپ نے نفلی طور پر یہ وضو کیا تھا۔ اس وقت وضو کرنا آپ پر واجب نہیں تھا جو کسی ایسے حدث کی وجہ سے ہوتا جو وضو کو واجب کر دیتا ہے۔

200 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي اللَّيْثِ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ

متنِ حدیث: اَنَّهُ دَعَا بِكُوْزٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءًا خَفِيفًا، ثُمَّ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلطَّاهِرِ مَا لَمْ يُحْدِثْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابویحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز -- ابراہیم بن ابولیث -- عبیداللہ بن عبیدالرحمن اشجعی -- سفیان -- سدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبد خیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

انہوں نے پانی کا ایک کوزہ منگوایا اور پھر مختصر وضو کرنے کے بعد پھر اپنے جوتوں پر مسح کر لیا، پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: جس شخص کا وضو (باقی) ہو اور ابھی وضو نہ ٹوٹا ہو اس کے لئے نبی اکرم ﷺ کے وضو کا یہی طریقہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الرِّجْلَيْنِ مُجْمَلَةً،

غَلَطَ فِي الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَمْ يُنْعِمِ الرَّوِيَّةَ فِي الْاَخْبَارِ، وَاَبَاحَ لِلْمُحْدِثِ الْمَسْحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ

باب **155**: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ان روایات کا تذکرہ جو پاؤں پر مسح کے بارے میں ہیں

اور "مجمل" طور پر منقول ہیں، ان روایات سے استدلال کرنے میں اس شخص نے غلطی کی ہے جو احادیث میں غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

اور اس نے بے وضو شخص کے لئے پاؤں پر مسح کرنے کو مباح قرار دے دیا۔

201 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نَا الْمُقْرِئُ، نَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ نَوْفَلٍ يَتِيمُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ وَيَمْسَحُ الْمَاءَ عَلَى رِجْلَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوزہیر عبدالمجید بن ابراہیم مصری -- مقری -- سعید بن ابوایوب -- ابوالاسود -- محمد بن عبدالرحمن -- عباد بن تمیم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں پر پانی کے ذریعے مسح کیا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: نافع کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کردہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَسْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ كَانَ وَهُوَ طَاهِرٌ لَا مُحْدِثٌ

باب 156: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پاؤں پر مسح کیا تھا تو آپ باوضو حالت میں تھے' بے وضو حالت میں نہیں تھے

202 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّزَّالُ بْنُ سَبْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيٍّ الظُّهْرَ، ثُمَّ خَرَجْنَا اِلَى الرَّحْبَةِ قَالَ: فَدَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَاَخَذَهُ فَمَضْمَضَ - قَالَ مَنْصُوْرٌ: اَرَاهُ قَالَ: وَاسْتَنْشَقَ - وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهُ وَقَدَمَيْهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّشْرَبُوْا وَهُمْ قِيَامٌ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَقَالَ: هٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ زَائِدَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- محمد بن رافع -- حسین بن علی جعفی -- زائدہ -- منصور -- عبدالملک بن میسرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نزال بن سبرہ نے ہمیں یہ بات بتائی وہ کہتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی اور پھر ہم کھلے میدان میں آ گئے راوی کہتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک برتن منگوایا' جس میں پانی موجود تھا انہوں نے اس میں سے پانی لیا اور پھر کلی کی۔

منصور نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: میرا خیال ہے کہ ناک صاف کیا' پھر انہوں نے اپنے دونوں بازو، چہرے اور سر کا مسح کیا دونوں پاؤں پر مسح کیا اور باقی بچ جانے والے پانی کو کھڑے ہو کر پی لیا' پھر یہ بات ارشاد فرمائی: لوگ کھڑے ہو کر پانی پینے کو مکروہ سمجھتے ہیں' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا' جس طرح میں نے کیا ہے۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے) ارشاد فرمایا: یہ اس شخص کا وضو ہے' جو پہلے بے وضو نہ ہوا ہو۔

یہ الفاظ زائدہ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اسْتِعَانَةِ الْمُتَوَضِّئِ بِمَنْ يَّصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ لِيَطْهُرَ

خِلَافَ مَذْهَبِ مَنْ يَّتَوَهَّمُ مِنَ الْمُتَصَوِّفَةِ اَنَّ هٰذَا مِنَ الْكِبْرِ

باب 157: وضو کرنے والے شخص کا ایسے شخص سے مدد لینے کی اجازت جو اس پر پانی بہا دے تاکہ وہ شخص وضو کر لے

یہ بات بعض صوفیاء کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کے قائل ہیں: ایسا کرنا تکبر ہے۔

203 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَكَبْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَوَضَّاَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- ابن شہاب -- عباد بن زیاد -- عروہ بن مغیرہ بن شعبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

''غزوہ تبوک کے موقع پر جب نبی اکرم ﷺ وضو کرنے لگے تو میں نے آپ ﷺ پر پانی انڈیلا تھا آپ ﷺ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تھا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ وُضُوْءِ الْجَمَاعَةِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ

باب 158: ایک ہی برتن کے ذریعے کئی افراد کے وضو کرنے کی اجازت

204 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّكُمْ تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا، وَاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا بَرَكَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ كُنَّا نَاْكُلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ: وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى

حدیث **203**: السنن الصغرٰی' صب الخادم الماء علی الرجل للوضوء' رقم الحدیث: **78**

حدیث **204**: صحیح البخاری' کتاب المناقب' باب علامات النبوۃ فی الاسلام' رقم الحدیث: **3406** 'الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب' رقم الحدیث: **3651** 'سنن الدارمی' باب ما اکرم اللہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من تفجیر' رقم الحدیث: **29** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن اصحاب رسول اللہ' رقم الحدیث: **2864** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ' رقم الحدیث: **4244** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عبد اللہ بن مسعود' رقم الحدیث: **5244** 'المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمہ عبد اللہ' رقم الحدیث: **634**

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللّٰهِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ابواحمد زبیری-- اسرائیل-- منصور-- ابراہیم-- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبداللہ فرماتے ہیں:

تم لوگ ظاہر ہونے والی نشانیوں کو عذاب سمجھتے ہو حالانکہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہم انہیں برکت شمار کرتے تھے ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کھانا کھا رہے ہوتے تھے اور بعض اوقات کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا تو آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی پھوٹنے لگا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت والے وضو کے پانی کی طرف آؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتے ہیں: ہم سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ

باب 159: ایک ہی برتن کے ذریعے مردوں اور خواتین کے وضو کرنے کی اجازت

205 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوْا: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ زِيَادٌ، وَاَحْمَدُ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ، وَقَالَ مُؤَمَّلٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءَ يَتَوَضَّئُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مَعَانِيْ اَحَادِيْثِهِمْ سَوَاءٌ، وَهٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ عُلَيَّةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- حماد بن مسعدہ-- عبیداللہ بن عمر-- ابوہاشم زیاد بن ایوب --احمد بن منیع --مؤمل بن ہشام-- اسماعیل-- ایوب-- عمران بن موسیٰ-- عبدالوارث-- ایوب-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب امام مالک-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں' میں نے مردوں اور خواتین کو (یعنی مردوں اور ان کی بیویوں کو) دیکھا کہ وہ ایک ہی برتن سے وضو کر لیتے تھے۔

تمام روایات کا مفہوم ایک ہی ہے' تاہم یہ الفاظ ابن علیہ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

حدیث **205**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب وضوء الرجل مع امراته' رقم الحدیث: **189** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب الوضوء بفضل وضوء المراۃ' رقم الحدیث: **72** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطھارۃ وسننھا' باب الرجل والمراۃ یتوضآن من اناء واحد' رقم الحدیث: **378** 'السنن الصغرٰی' سؤر الھرۃ' باب وضوء الرجال والنساء جمیعا' رقم الحدیث: **70** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما' رقم الحدیث: **4337**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

فُضُولِ التَّطْهِيرِ وَالِاسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ اِيجَابٍ

ابواب کا مجموعہ: واجب قرار دیئے بغیر وضو کرنے کی فضیلت اور استحباب (کے بارے میں روایات)

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِذِكْرِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ الذِّكْرُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ مُبَاحًا

باب **160**: اللہ کے ذکر کے لئے وضو کرنا مستحب ہے اگرچہ بے وضو حالت میں ذکر کرنا مباح ہے [1]

206 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا سَعِيْدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ -

توضیحِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هُوَ ابْنُ اَبِىْ سَاسَانَ - عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ بْنِ عُمَرَ بْنِ جُدْعَانَ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَضَّاَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ: اِنِّىْ كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ اَوْ قَالَ: عَلٰى طَهَارَةٍ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَاْخُذُ بِهٖ

---

[1] امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے آگے ذکر ہونے والے چند ابواب میں یہ بات بیان کی ہے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں بے وضو حالت میں انجام دیا جاسکتا ہے لیکن اگر انہیں انجام دینے سے پہلے وضو کرلیا جائے تو یہ مستحب ہے۔ کیونکہ وضو کرنے کے بعد ان امور کو سرانجام دینے میں زیادہ فضیلت پائی جاتی ہے۔

(206) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا شرعاً جائز ہے البتہ مستحب یہ ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر باوضو حالت میں کیا جائے گا اور اسی مسئلے کی وضاحت امام ابن خزیمہ نے اگلے چند تراجم ابواب میں کی ہے۔

حدیث **206**: صحیح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب قراء ة القرآن' ذكر خبر قد يوهم غير طلبة العلم من مظانه انه مضاد' رقم الحديث: **803** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **542** ' سنن الدارمي' ومن كتاب الاستئذان' باب : اذا سلم على الرجل وهو يبول' رقم الحديث: **2597** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب ايرد السلام وهو يبول' رقم الحديث: **16** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الرجل يسلم عليه وهو يبول' رقم الحديث: **347** 'السنن الصغرى' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' رد السلام بعد الوضوء' رقم الحديث: **38** ' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الادب' ما قالوا في الرجل يسلم عليه وهو يبول' رقم الحديث: **25206** ' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب التسمية على الوضوء' رقم الحديث: **73** ' مسند احمد بن حنبل' حديث المهاجر بن قنفذ' رقم الحديث: **20257**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- عبدالاعلی -- سعید -- قتادہ -- حسن -- حصین بن منذر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مہاجر بن قنفذ بن عمر بن جدعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت وضو کر رہے تھے' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو مکمل کرنے سے پہلے سلام کا جواب نہیں دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے عذر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میں بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کروں۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

حسن (شاید حسن بصری مراد ہیں) نے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِذِكْرِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ كَانَتْ اِذِ الذِّكْرُ عَلٰى طَهَارَةٍ اَفْضَلُ لَا اَنَّهٗ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُّذْكَرَ اللّٰهُ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

باب 161: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کیا ہے

کیونکہ باوضو حالت میں ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ بے وضو حالت میں ذکر کرنا جائز ہی نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر لیا کرتے تھے۔

207 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ كُرَيْبٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی اور علی بن مسلم نے -- ابن ابوزائدہ -- خالد بن سلمہ -- بہی -- عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے تھے۔

حدیث **207**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب ذکر اللّٰہ تعالی فی حال الجنابة وغیرھا' رقم الحدیث: **584**' صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب قراء ة القرآن' ذکر خبر قد یوھم غیر المتبحر فی صناعة الحدیث انه مضاد' رقم الحدیث: **802**' سنن ابی داؤد' کتاب الطھارة' باب فی الرجل یذکر اللّٰہ تعالی علی غیر طھر' رقم الحدیث: **17**' سنن ابن ماجه' کتاب الطھارة وسننھا' باب ذکر اللّٰہ عز وجل علی الخلاء' رقم الحدیث: **300**' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ذکر الجنب الحائض والذی لیس علی وضوء ، وقراء تھم القرآن' رقم الحدیث: **341**' مسند احمد بن حنبل' البلحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنھا' رقم الحدیث: **23884**' مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عائشة' رقم الحدیث: **4577**

یہ ابوکریب کی نقل کردہ روایت کے الفاظ ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَهُوَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

باب 162: قرآن کی تلاوت جو سب سے افضل ذکر ہے اسے بے وضو حالت میں کرنے کی اجازت

208 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَا وَرَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَّا، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ اَحْسَبُ، فَبَعَثَهُمَا وَجْهًا وَقَالَ: اِنَّكُمَا عِلْجَانِ فَعَالِجَا عَنْ دِيْنِكُمَا، ثُمَّ دَخَلَ الْمَخْرَجَ ثُمَّ خَرَجَ، فَاَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَتَمَسَّحَ بِهَا ثُمَّ جَاءَ، فَقَرَاَ الْقُرْآنَ قِرَاءَةً فَاَنْكَرْنَا ذٰلِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الْخَلَاءَ فَيَقْضِي الْحَاجَةَ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَاْكُلُ مَعَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ، وَيَقْرَاُ الْقُرْآنَ، وَلَا يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ اَوْ اِلَّا الْجَنَابَةُ

قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ، عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ شُعْبَةُ: هٰذَا ثُلُثُ رَاْسِ مَالِيْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كُنْتُ بَيَّنْتُ فِيْ كِتَابِ الْبُيُوْعِ اَنَّ بَيْنَ الْمَكْرُوْهِ وَبَيْنَ الْمُحَرَّمِ فُرْقَانًا، وَاسْتَدْلَلْتُ عَلَى الْفَرْقِ بَيْنَهُمَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ ثَلَاثًا، كَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَاِضَاعَةَ الْمَالِ، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ، وَوَاْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنْعًا وَّهَاتِ فَفَرَّقَ بَيْنَ الْمَكْرُوْهِ، وَبَيْنَ الْمُحَرَّمِ بِقَوْلِهٖ فِيْ خَبَرِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ: كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا كَرِهَ ذٰلِكَ اِذِ الذِّكْرُ عَلٰى طُهْرٍ اَفْضَلُ لَا اَنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ مُحَرَّمٌ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ وَالْقُرْآنُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ، وَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ عَلٰى مَا رُوِّيْنَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، وَقَدْ يَجُوْزُ اَنْ تَكُوْنَ كَرَاهَتُهُ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ ذِكْرُ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ فَرْضٌ عَلَى الْمَرْءِ دُوْنَ مَا هُوَ مُتَطَوَّعٌ بِهٖ، فَاِذَا كَانَ ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضًا لَمْ يُؤَدِّ الْفَرْضَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ حَتّٰى يَتَطَهَّرَ، ثُمَّ يُؤَدِّيْ ذٰلِكَ الْفَرْضَ عَلٰى طَهَارَةٍ، لِاَنَّ رَدَّ السَّلَامِ

حدیث **208**: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **491** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب في الجنب يقرا القرآن' رقم الحديث: **201** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب ذكر الجنب الحائض والذى ليس على وضوء ، وقراء تهم القرآن' رقم الحديث: **337** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **827** 'مسند الطيالسي' احاديث علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن' رقم الحديث: **102** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **389**

فَرْضٌ عِنْدَ اَكْثَرِ الْعُلَمَاءِ، فَلَمْ يَرُدَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ حَتّٰى تَطَهَّرَ، ثُمَّ رَدَّ السَّلَامَ، فَاَمَّا مَا كَانَ الْمَرْءُ مُتَطَوِّعًا بِهٖ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَلَوْ تَرَكَهٗ فِيْ حَالَةٍ هُوَ فِيْهَا غَيْرُ طَاهِرٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ اِعَادَتُهٗ فَلَهٗ اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ مُتَطَوِّعًا بِالذِّكْرِ، وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُتَطَهِّرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عمرو بن مرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے ہمراہ دو آدمی بھی تھے' ایک ہماری قوم سے تعلق رکھتا تھا' ایک بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا' میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں کسی خاص سمت میں روانہ کیا تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں مضبوط ہو' اور اپنے دین کے حوالے سے مضبوط رہنا' پھر آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے' پھر آپ واپس تشریف لائے' تو آپ نے پانی کا چلو لے کر اس کے ذریعے مسح کیا اور پھر تشریف لے آئے اور قرآن کی تلاوت کی' ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تھے' قضائے حاجت کرتے تھے' اور پھر تشریف لا کر ہمارے ساتھ روٹی اور گوشت کھا لیتے تھے' اور پھر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

جنابت کے علاوہ اور کوئی چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن کے حوالے سے رکاوٹ نہیں بنتی تھی (یہاں الفاظ میں راوی کو شک ہے) "جنابت کے سوا"۔

شعبہ اس روایت کو نقل کر کے کہتے ہیں: یہ میرے مال کا تہائی حصہ ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) میں "کتاب البیوع" میں یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ مکروہ اور حرام چیز کے درمیان فرق ہے اور میں نے اس فرق پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کے ذریعے استدلال کیا ہے' اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو ناپسند کیا اور اس نے تمہارے لئے تین چیزوں کو حرام قرار دیا' اس نے فضول بحث کرنے، بکثرت مانگنے اور مال کو ضائع کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا اور اس نے ماں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنے اور روکنے اور لے آنے کو حرام قرار دیا ہے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں مکروہ اور حرام کے درمیان فرق کیا ہے' جو اس روایت سے ثابت ہے' جو حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ نے نقل کی ہے۔

"مجھے یہ بات مکروہ لگی کہ میں بے وضو حالت میں اللہ کا ذکر کروں"۔

تو اس بات کا امکان موجود ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس لئے مکروہ سمجھا ہو کہ باوضو حالت میں ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بے وضو حالت میں اللہ کا ذکر کرنا حرام ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات بے وضو حالت میں قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے' اور قرآن سب سے افضل ذکر ہے' اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر حالت میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے' جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

تو اس بات کا بھی امکان موجود ہے کہ بے وضو حالت میں اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ناپسند کرنا' اس سے مراد اللہ کا وہ ذکر ہو' جو آدمی پر

فرض ہے اور وہ ذکر نہ ہو جو نفل ہے کیونکہ اللہ کا ذکر کرنا فرض ہو جائے تو جب تک آدمی وضو نہیں کر لیتا اس وقت تک بے وضو حالت اس فرض کو ادا نہیں کر سکتا پھر آدمی باوضو حالت میں ہی اس فرض کو ادا کر سکتا ہے تو اکثر علماء کے نزدیک کیونکہ سلام کا جواب دینا فرض ہے اس لئے نبی اکرم ﷺ نے بے وضو حالت میں سلام کا جواب نہیں دیا جب تک آپ ﷺ نے وضو کر نہیں لیا پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا: جہاں تک آدمی کے نفلی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا تعلق ہے تو اگر آدمی اس ذکر کو ایسی حالت میں ترک کر دیتا ہے جب وہ بے وضو ہو تو وہ دوبارہ اس پر کرنا لازم نہیں ہوگا اور آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ نفلی طور پر اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتا ہے اگرچہ وہ بے وضو حالت میں ہو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلدُّعَاءِ، وَمَسْاَلَةِ اللّٰهِ لِيَكُوْنَ الْمَرْءُ طَاهِرًا عِنْدَ الدُّعَاءِ وَالْمَسْاَلَةِ

باب 163: اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے اور کچھ مانگنے کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

تا کہ دعا کرتے ہوئے اور مانگتے ہوئے آدمی باوضو حالت میں ہو

209 - سندِحدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْحَرَّةِ بِالسُّقْيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْتُوْنِي بِوَضُوْءٍ . فَلَمَّا تَوَضَّاَ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: اَبِي اِبْرَاهِيْمُ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيْلَكَ وَدَعَاكَ لِاَهْلِ مَكَّةَ، وَاَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَدْعُوْكَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، اَنْ تُبَارِكَ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ مِثْلَ مَا بَارَكْتَ لِاَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ربیع بن سلیمان --- شعیب بن لیث --- سعید بن ابوسعید --- عمرو بن سلیم زرقی --- عاصم بن عمرو (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب "حرہ" کے مقام پر پہنچے جو "سقیا" میں ہے جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی زمین ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس وضو کا پانی لے آؤ جب آپ ﷺ نے وضو کر لیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کیا پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرے جدامجد حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل تھے انہوں نے تجھ سے اہل مکہ کے لئے دعا کی تھی اور میں محمد (ﷺ) تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں اور میں اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے "مد" اور ان کے "صاع" میں اسی کی مانند برکت رکھ دے جیسے تو نے اہل مکہ کے لئے برکت رکھی تھی اور اس برکت کے ہمراہ دو برکتیں مزید ہوں"۔

حدیث **209**: صحیح ابن حبان' کتاب الحج' باب' ذکر البیان بان المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم لما دعا لاھل' رقم الحدیث: **3806**' مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدین' مسند علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **920**' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب المناسک' اشعار الھدی' مکیال اھل المدینۃ' رقم الحدیث: **4141**

210 - وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ فِیْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، عَنْ سَعِیْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْهِ،
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ، ثُمَّ صَلّٰى بِاَرْضِ سَعْدٍ، فَذَكَرَ الْقِصَّةَ
نَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى قَالَا: نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰى قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ

210-ابن ابوذئب نے یہ واقعہ--سعید--عبداللہ بن ابوقتادہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے (وہ بیان کرتے ہیں)

"نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی زمین پر نماز ادا کی"۔

اس کے بعد راوی نے پورا واقعہ بیان کیا ہے' اور یہاں ایک اور سند ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ النَّوْمَ

باب **164**: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے' تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

211 -سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ
متنِ حدیث: اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: یَنَامُ وَیَتَوَضَّاُ اِنْ شَاءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ--سفیان--عبداللہ بن دینار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر وہ

---

(211) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' جنبی شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے' اگر وہ سونے سے پہلے غسل نہیں کرتا تو پھر وہ وضو کر کے سوئے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اسی بات کی ترغیب دی ہے۔

البتہ اگر کوئی جنبی شخص وضو کئے بغیر سو جاتا ہے' تو اس میں شرعاً کوئی گناہ نہیں ہے' تاہم جنبی کے لئے یہ بات ضروری ہے' وہ شرمگاہ پر لگی ہوئی نجاست کو دھو لے اور یہاں وضو کرنے سے مراد نماز کی طرح کا وضو کرنا ہے۔

اسی طرح جنبی شخص جنابت کی حالت میں اگر کوئی چیز کھانے کا ارادہ کرتا ہے' تو اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے' وہ کوئی چیز کھانے یا پینے سے پہلے وضو کر لے۔

حدیث **211**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فی الوضوء للجنب اذا اراد ان ینام' رقم الحدیث: **114**' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب عشرة النساء' ذکر اختلاف الناقلین لخبر عبد الله بن عمر فی ذلک' رقم الحدیث: **8777**' مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدین' اول مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه' رقم الحدیث: **105**' صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب احکام الجنب' ذکر البیان بان الوضوء للجنب اذا اراد النوم لیس بامر فرض' رقم الحدیث: **1232**

چاہے تو وضو کر کے سو سکتا ہے۔

212 - سندِ حدیث: نَا بِهِ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَقَالَ:

متنِ حدیث: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے (جس میں یہ الفاظ ہیں):

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ سونے کا ارادہ کرے تو اسے وضو کرنا چاہئے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِيْ أُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلنَّوْمِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ إِذِ الْعَرَبُ قَدْ تُسَمِّي غَسْلَ الْيَدَيْنِ وُضُوْءًا

باب **165**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کو سوتے وقت جس وضو کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے

وہ نماز کے وضو کی مانند ہے' کیونکہ بعض اوقات عرب ہاتھ دھونے کے لئے بھی لفظ ''وضو'' استعمال کرتے ہیں

213 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- ابوسلمہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (پہلے) نماز کے وضو کی طرح وضو کیا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الذَّكَرِ مَعَ الْوُضُوْءِ إِذَا أَرَادَ الْجُنُبُ النَّوْمَ

باب **166**: جب جنبی شخص سونے کا ارادہ کرلے تو اس کے لئے وضو کے ساتھ شرم گاہ کو دھو لینا بھی مستحب ہے

214 - سندِ حدیث: نَا أَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَأَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُصِيْبُنِي الْجَنَابَةُ بِاللَّيْلِ فَمَا أَصْنَعُ؟ قَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ، ثُمَّ ارْقُدْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عبداللہ بن دینار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: مجھے رات کے وقت بھی جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی شرم گاہ کو دھو کر وضو کرو اور پھر سو جاؤ۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ الْاَكْلَ

باب 167: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے وضو کرنا مستحب ہے

215 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- شعبہ -- حکم -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کھانے یا سونے کا ارادہ کرتے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیتے تھے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ النَّوْمِ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنِ الْمَرْءُ جُنُبًا لِيَكُوْنَ مَبِيتُهُ عَلٰى طَهَارَةٍ

باب 168: سوتے وقت وضو کرنا مستحب ہے۔ اگرچہ آدمی اس وقت جنبی نہ ہو تاکہ اس کی رات باوضو حالت میں بسر ہو

216 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ.

حدیث **216**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب فضل من بات علی الوضوء' رقم الحدیث: **243** صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب ما یقول عند النوم واخذ المضجع' رقم الحدیث: **4991** صحیح ابن حبان' کتاب الزینة والتطییب' باب آداب النوم' ذکر البیان بان ھذا الامر بھذا الدعاء انما امر للآخذ مضجعه' رقم الحدیث: **5613** سنن ابی داؤد' کتاب الادب' ابواب النوم' باب ما یقال عند النوم' رقم الحدیث: **4410**' الجامع للترمذی' ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک' رقم الحدیث: **3583**' السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب عمل الیوم واللیلة' ذکر الاختلاف علی منصور فی ھذا الحدیث' رقم الحدیث: **10215**' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **959**

توضیح حدیث: وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ اِذَا اَتَيْتَ مَضْجَعَكَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ نَقُوْلُ اِنَّ الْعَرَبَ تَقُوْلُ: اِذَا فَعَلْتَ كَذَا، تُرِيْدُ اِذَا اَرَدْتَّ فِعْلَ ذٰلِكَ الشَّىْءِ كَقَوْلِهٖ جَلَّ وَعَلَا: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة: 6) وَمَعْنَاهُ اِذَا اَرَدْتُّمُ الْقِيَامَ اِلَى الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یوسف بن موسیٰ --- جریر --- منصور --- سعد بن عبیدہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو پھر دائیں پہلو کے بل لیٹ جاؤ''۔

اس کے بعد راوی نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''جب تم اپنے بستر پر جاؤ'' یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں ہم یہ بیان کر چکے ہیں' عرب یہ کہتے ہیں: جب تو ایسا کرے اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ جب تم اس کام کا ارادہ کرو اس کی مثال اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْوُضُوْءَ الَّذِىْ اُمِرَ بِهِ الْجُنُبُ لِلْاَكْلِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ سَوَاءً

باب 169: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کو کھانے کے لئے' جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ نماز کے وضو کی مانند ہے

217 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَالْعَبَّاسُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبَانَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اُوَيْسٍ الْمَدَنِىُّ، عَنْ شُرَحْبِيْلَ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: سُئِلَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجُنُبِ هَلْ يَاْكُلُ اَوْ يَنَامُ؟ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- محمد بن یحییٰ اور عباس بن ابوطالب --- اسماعیل بن ابان وراق --- ابواویس مدنی --- شرحبیل --- ابن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: وہ کھا سکتا ہے' یا سو سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔ (تو پھر وہ ایسا کر سکتا ہے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْاَكْلِ اَمْرُ نَدْبٍ وَاِرْشَادٍ وَفَضِيْلَةٍ وَاِبَاحَةٍ

باب 170: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کو کھانے کے ارادے کے وقت جس وضو کا حکم دیا گیا ہے وہ

استحباب اور ارشاد کے اعتبار سے ہے۔فضیلت اور مباح ہونے کے حوالے سے ہے

218 - سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِيْ ابْنَ يُوْنُسَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ طَعِمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم-- عیسیٰ ابن یونس-- یونس بن یزید الایلی-- ابن شہاب زہری --عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے' تو دونوں ہاتھ دھو کر کھا لیتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ مَا ذَكَرْتُ مِنَ الْاَبْوَابِ مِنْ وُضُوْءِ

الِاسْتِحْبَابِ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ، اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اَمْرُ نَدْبٍ وَّاِرْشَادٍ وَّفَضِيْلَةٍ، لَا اَمْرُ فَرْضٍ وَّاِيْجَابٍ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ، خَبَرُ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَى الصَّلَاةِ

باب **171**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میں نے وضو کے مستحب ہونے کے بارے میں جو روایات'

ان ابواب میں ذکر کی ہیں' ان تمام روایات میں وضو کا حکم استحباب ارشاد اور فضیلت کے اعتبار سے ہے، فرض اور واجب ہونے کے حوالے سے نہیں ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں:

مجھے وضو کا حکم اس وقت دیا گیا ہے' جب آپ نماز کے لئے کھڑے ہوں۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْوُضُوْءِ عِنْدَ مُعَاوَدَةِ الْجِمَاعِ بِلَفْظٍ مُّجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب **172**: دوبارہ صحبت کرنے کے وقت وضو کرنا مستحب ہے یہ حکم ایک ''مجمل'' روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کی وضاحت نہیں کی گئی

219 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، نَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَكِّلِ يَحْكِيْ، عَنْ اَبِيْ

حدیث **218**: سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب الجنب اذا اراد ان ينام او يأكل او يشرب كيف' رقم الحديث: **395**

سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ الْعَوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ

هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ، وَقَالَ الْآخَرُوْنَ: عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- عاصم -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- مروان الفزاری -- عاصم الاحول -- سلم بن جنادہ -- حفص بن غیاث -- عاصم -- صنعانی -- خالد ابن حارث -- شعبہ -- عاصم -- ابومتوکل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس آئے (یعنی اس کے ساتھ صحبت کرے) پھر اگر دوبارہ وہ یہ عمل کرنا چاہے' تو پہلے وضو کرے۔

روایت کے یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں' دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے: یہ ابومتوکل سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى أَنَّ الْوُضُوْءَ لِلْمُعَاوَدَةِ لِلْجِمَاعِ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ

باب 173: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ دوبارہ صحبت کرنے والے شخص نے جو وضو کرنا ہے وہ نماز کے وضو کی مانند ہوگا

(219) جب کوئی شخص بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو وہ شرعی طور پر جنبی ہو جاتا ہے اور جنبی شخص کے لئے مطلق طور پر یہ حکم ہے' جب وہ کوئی دوسرا کام کرنے لگے تو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ پہلے وضو کرے۔

جیسے اگر وہ کچھ کھانا چاہتا ہو یا پینا چاہتا ہو یا سونا چاہتا ہو' تو اسے وضو کر لینا چاہئے۔ اسی طرح اگر جنبی شخص دوبارہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنا چاہتا ہے' تو اس کے لئے یہ بات مستحب قرار دی گئی ہے' وہ پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرے تاہم ایسا کرنا مستحب ہے۔

حدیث 219: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین : من القبل' رقم الحدیث: 177' صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له' رقم الحدیث: 492' صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب احکام الجنب' ذکر العلة التی من اجلها امر بهذا الامر' رقم الحدیث: 1227' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: 492' سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب الوضوء لمن اراد ان یعود' رقم الحدیث: 193' سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' ابواب التیمم' باب فی الجنب' رقم الحدیث: 584' الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء اذا اراد ان یعود توضأ' رقم الحدیث: 135' السنن الصغرٰی' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب فی الجنب اذا اراد ان یعود' رقم الحدیث: 262' السنن الکبرٰی للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' فی الجنب اذا اراد ان یعود' رقم الحدیث: 250' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الجنب یرید النوم او الاکل او الشرب او الجماع' رقم الحدیث: 469' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه' رقم الحدیث: 10946' مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما روی ابو سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم' الافراد عن ابی سعید' رقم الحدیث: 2315' مسند الحمیدی' احادیث ابی سعید الخدری رضی الله عنه' رقم الحدیث: 729' مسند ابی یعلی الموصلی' من مسند ابی سعید الخدری' رقم الحدیث: 1129

220 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّا وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ يَعْنِي: الَّذِي يُجَامِعُ ثُمَّ يَعُوْدُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمن مخزومی -- سفیان نے عاصم الاحول کے حوالے سے (روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

جب کوئی شخص دوبارہ (صحبت) کرنا چاہے تو اسے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لینا چاہئے۔

راوی کہتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو صحبت کر چکا ہو اور غسل کرنے سے پہلے دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاَمْرَ بِالْوُضُوْءِ

عِنْدَ اِرَادَةِ الْجِمَاعِ اَمْرُ نَدْبٍ وَّارْشَادٍ اِذِ الْمُتَوَضِّءُ بَعْدَ الْجِمَاعِ يَكُوْنُ اَنْشَطَ لِلْعَوْدَةِ اِلَى الْجِمَاعِ، لَا اَنَّ الْوُضُوْءَ بَيْنَ الْجِمَاعَيْنِ وَاجِبٌ، وَّلَا اَنَّ الْجِمَاعَ قَبْلَ الْوُضُوْءِ وَبَعْدَ الْجِمَاعِ الْاَوَّلِ مَحْظُوْرٌ

باب 174: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صحبت کے ارادے کے وقت وضو کرنے کا حکم استحباب

اور ارشاد کے اعتبار سے ہے کیونکہ صحبت کرنے کے بعد وضو کرنا دوبارہ صحبت کرنے کے لئے زیادہ بشاشت کا باعث ہوگا۔

ایسا نہیں ہے کہ دو مرتبہ صحبت کرنے کے درمیان وضو کرنا واجب ہے۔ اور نہ ہی یہ حکم ہے کہ وضو کرنے سے پہلے (دوبارہ) صحبت کر لینا یا پہلی مرتبہ صحبت کرنے کے بعد وضو کرنا ممنوع ہے۔

221 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمُ الْعَوْدَ فَلْيَتَوَضَّا فَاِنَّهُ اَنْشَطُ لَهُ فِي الْعَوْدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز -- مسلم بن ابراہیم -- شعبہ -- عاصم الاحول -- ابو المتوکل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنا چاہتا ہو تو اسے وضو کر لینا چاہئے کیونکہ اس کی وجہ سے دوبارہ صحبت میں نشاط پیدا ہوگی"۔

بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ وَالشَّهَادَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِالرِّسَالَةِ وَالْعُبُوْدِيَّةِ وَاَنْ لَّا يُطْرٰى كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، اِذَا شَهِدَ لَهُ بِالْعُبُوْدِيَّةِ مَعَ الشَّهَادَةِ لَهُ بِالرِّسَالَةِ عِنْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوْءِ

باب 175: وضو سے فارغ ہونے کے بعد''لا الٰہ الا اللہ'' پڑھنے
اور نبی اکرم ﷺ کے لئے رسالت اور عبودیت کی گواہی دینے کی فضیلت

وہ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کو یوں نہ بڑھا دیا جائے' جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بڑھا دیا تھا' تو جب آدمی آپ ﷺ کے لئے رسالت کی گواہی کے ہمراہ آپ کے لئے عبودیت کی گواہی دے گا (تو یہ صورت ثابت ہو جائے گی) کہ آپ کو بڑھایا نہیں گیا۔[1]

222 - سندِحدیث: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ، نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِیْ ابْنَ مَهْدِيٍّ، نَا مُعَاوِيَةُ، عَنْ رَبِيعَةَ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ قَالَ: وَحَدَّثَهُ اَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَتْ عَلَيْنَا رِعَايَةُ الْاِبِلِ فَرَوَّحْتُهَا بِعَشِيٍّ، فَاَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَاَدْرَكْتُ مِنْ قَوْلِهِ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ . قَالَ: فَقُلْتُ: مَا اَجْوَدَ هٰذِهِ فَاِذَا قَائِلٌ بَيْنَ يَدَيَّ يَقُوْلُ: الَّذِیْ قَبْلَهَا اَجْوَدُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: اِنِّیْ قَدْ رَاَيْتُكَ جِئْتَ آنِفًا قَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ، فَيَبْلُغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ هٰذَا

اسنادِ دیگر: حَدِيْثُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ فِیْ عَقِبِ حَدِيْثِهِ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَحَدَّثَنِیْ رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِیْ اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر بن سابق -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- ابوعثمان -- جبیر

---

[1] امام ابن خزیمہ نے یہاں ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ اس میں اس بات کی وضاحت ہے' نبی اکرم ﷺ کی رسالت اور عبودیت کی گواہی دینی چاہیے کیونکہ کلمہ شہادت کے الفاظ میں یہ بات شامل ہے' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اس کے بعد امام ابن خزیمہ نے یہ بات کی ہے' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اس طرح مبالغہ نہیں کرنا چاہئے' جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں مبالغہ کیا تھا۔

اس کا تذکرہ دوسری روایت میں مذکور ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ بات بیان کی ہے: جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں مبالغہ کیا تھا۔ اس طرح تم میرے ساتھ نہ کرنا' بلکہ میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں تو تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول قرار دینا۔

حدیث **222**: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب الذکر المستحب عقب الوضوء' رقم الحدیث: **371** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث عقبۃ بن عامر الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **17084**

بن نفیر -- عقبہ بن عامر -- عبداللہ بن ہاشم -- عبدالرحمٰن ابن مہدی -- معاویہ -- ربیعہ کے حوالے سے -- ابن یزید -- ابوادریس -- ابوعثمان -- جبیر بن نفیر -- عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں:

ہمارے ذمے اونٹوں کو چرانا لازم تھا' ایک مرتبہ میں شام کے وقت واپس آیا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے پایا' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنا:

''جو بھی مسلمان وضو کرتے ہوئے' اچھی طرح وضو کرے' اور پھر اٹھ کر دو رکعات نماز ادا کرے' جس میں وہ ذہن اور جسم کے ساتھ مکمل طور پر متوجہ ہو' تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ کتنی عمدہ بات ہے' تو اسی دوران میرے آگے سے کسی نے یہ کہا: جو بات اس سے پہلے تھی' وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ تھی' میں نے اس بات کا جائزہ لیا' تو وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے وہ بولے: میں نے دیکھا ہے تم ابھی آئے ہو' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر یہ کلمہ پڑھے''۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' تو اس شخص کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں وہ جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے''۔

223 - وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا اَسَدُ - يَعْنِيْ ابْنَ مُوْسٰى - السُّنَّةِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، وَاَبُوْ عُثْمَانَ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّاُ فَيُبْلِغُ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) نصر بن مرزوق مصری -- اسد بن موسیٰ -- معاویہ بن صالح -- ربیعہ بن یزید -- ابوادریس خولانی -- عقبہ بن عامر اور ابوعثمان -- جبیر بن نفیر -- عقبہ بن عامر -- حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پھر یہ پڑھتا ہے:

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ

(میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں)

تو اس شخص کے لئے جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ جس دروازے سے چاہے (جنت میں) داخل ہو جائے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

ابواب کا مجموعہ

غسل جنابت (کے بارے میں روایات)[1]

بَابُ ذِكْرِ اَخْبَارٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ اِمْنَاءٍ قَدْ نُسِخَ بَعْضُ اَحْكَامِهَا

باب 176: نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ان روایات کا تذکرہ

جو انزال کے بغیر صحبت کرنے کے بعد غسل نہ کرنے کے بارے میں ہیں' ان کے بعض احکام منسوخ ہیں

224 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ زَيْدَ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ

متن حدیث: اَنَّهُ، سَاَلَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ فَلَا يُنْزِلُ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ، ثُمَّ قَالَ عُثْمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ: فَسَاَلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ، وَطَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقَالُوْا: مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ: وَحَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ

---

[1] لفظ جنابت کا لغوی معنی وہ حالت ہے' جس میں شہوت کے ساتھ منی خارج ہوتی ہے اور جس وجہ سے وہ شخص جنبی کہلاتا ہے۔ یہ کہا جاتا ہے" اجنب الرجل" (وہ شخص جنبی ہو گیا)

یہ اس وقت کہا جاتا ہے جب وہ عورت سے اپنی شہوت کو پورا کر لیتا ہے۔

جنبی شخص کے لئے غسل کی مشروعیت کا حکم قرآن مجید میں سورہ مائدہ آیت 6 سے ثابت ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اگر تم لوگ جنابت کی حالت میں ہو' تو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرو۔''

مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہے' اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرنے سے مراد غسل کرنا ہے۔

حدیث 224: صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب الغسل' ذکر ما کان علی من اکسل فی اول الاسلام سوی الاغتسال' رقم الحدیث: 1188' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الذی یجامع ولا ینزل' رقم الحدیث: 199

سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--حسین بن عیسیٰ بسطامی--عبدالصمد بن عبدالوارث--اپنے والد کے حوالے سے--حسین معلم--یحییٰ بن ابوکثیر--ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--عطاء بن یسار نے انہیں حدیث بیان کی--حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے انہیں حدیث بیان کی۔

انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو صحبت کرتا ہے' لیکن اسے انزال نہیں ہوتا' تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص پر غسل لازم نہیں ہوگا' پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے' حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو ان تمام حضرات نے اس کی مانند جواب دیا۔

ابوسلمہ نامی راوی کہتے ہیں: عروہ بن زبیر نے مجھے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند جواب دیا۔

بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ اِسْقَاطِ الْغُسْلِ فِي الْجِمَاعِ مِنْ غَيْرِ اِمْنَاءٍ

باب 177: انزال کے بغیر صحبت کرنے کی صورت میں غسل ساقط ہونے کے حکم کے منسوخ ہونے کا تذکرہ

225 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: فَقَالَ سَهْلٌ الْاَنْصَارِيُّ - وَقَدْ كَانَ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ فِيْ زَمَانِهٖ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً - حَدَّثَنِيْ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ الْفُتْيَا الَّتِيْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْغُسْلِ بَعْدَهَا

نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَ حَدِيْثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ

نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْفُتْيَا فِي الْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا

نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ، هٰكَذَا حَدَّثَنَا

حدیث **225**: مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث سهل بن سعد' رقم الحدیث: **20620**' مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب ما یوجب الغسل' رقم الحدیث: **916**

بِهٖ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی اور یعقوب بن ابراہیم -- عثمان بن عمر -- یونس -- زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سہل انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ وہ صاحب ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ان کی عمر پندرہ سال تھی وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے لوگ جو یہ مسئلہ بیان کرتے ہیں۔ پانی (یعنی منی) کی وجہ سے غسل لازم ہوتا ہے تو یہ ایک رخصت تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداءِ اسلام میں عطاء کی تھی اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔

یہاں دوسری سند ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ فتویٰ پانی (یعنی منی) کے خروج سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے یہ ابتداء اسلام میں رخصت تھی پھر اس سے منع کر دیا گیا۔

(یہاں دوسری سند درج ذیل ہے۔)

احمد بن منیع -- عبداللہ بن مبارک -- یونس بن یزید -- ابن شہاب زہری -- سہل بن سعد -- اُبی بن کعب بیان کرتے ہیں:

226 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّمَا كَانَ قَوْلُ الْاَنْصَارِ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ اُمِرْنَا بِالْغُسْلِ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ الَّتِيْ ذَكَرَهَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، اَعْنِيْ قَوْلَهٗ: اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَاَهَابُ اَنْ يَكُوْنَ هٰذَا وَهْمًا مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، اَوْ مِمَّنْ دُوْنَهٗ، لِاَنَّ ابْنَ وَهْبٍ رَوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ اَرْضٰى، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. هٰذِهِ اللَّفْظَةُ حَدَّثَنِيْهَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ: حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو وَهٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ لَمْ يُسَمِّهٖ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ يُشْبِهُ اَنْ يَكُوْنَ اَبَا حَازِمٍ سَلَمَةَ بْنَ دِيْنَارٍ، لِاَنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ اِسْمَاعِيْلَ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ، عَنْ اَبِيْ غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْحَمَّالُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- معمر -- زہری -- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انصار کا یہ کہنا پانی (یعنی منی کے خروج) پانی یعنی (غسل) لازم ہوتا ہے یہ ابتداء اسلام میں رخصت تھی بعد میں غسل کرنے کا حکم دیا"۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن جعفر نے جو الفاظ نقل کیے ہیں: ان کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے' یعنی یہ الفاظ کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے' مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں محمد بن جعفر نامی راوی کو وہم ہوا ہے' یا ان کے بعد والے راوی کو وہم ہوا ہے' کیونکہ ابن وہب نے عمرو بن حارث کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان صاحب نے مجھے یہ خبر سنائی ہے' جو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے زیادہ پسندیدہ ہیں اور یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن عبدالرحمٰن نے مجھے سنائے ہیں وہ کہتے ہیں: میرے چچا نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ کہتے ہیں: عمرو نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

تو عمرو بن حارث نے جس صاحب کا نام نہیں لیا ہے' ہو سکتا ہے وہ ابوحازم سلمہ بن دینار ہوں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے امام مسلم کے حوالے سے اسی طرح یہ روایت منقول ہے وہ کہتے ہیں: ابوجعفر جمال نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اِيجَابِ الْغُسْلِ بِمَمَاسَةِ الْخِتَانَيْنِ اَوِ الْتِقَائِهِمَا، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ اَمْنَى

باب 178: شرمگاہوں کے ایک دوسرے کو چھو لینے یا ان دونوں کے مل جانے سے غسل واجب ہونے کا تذکرہ اگرچہ آدمی کو انزال نہ ہو

227 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، نَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ، عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوا جُلُوْسًا فَذَكَرُوا مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ، فَقَالَ مَنْ حَضَرَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ: اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ، وَقَالَ مَنْ حَضَرَهُ مِنَ الْاَنْصَارِ: لَا حَتّٰى يَدْفُقَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: اَنَا آتِيكُمْ بِالْخَبَرِ، فَقَامَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكِ عَنْ شَىْءٍ وَاَنَا اَسْتَحِى مِنْهُ، فَقَالَتْ: لَا تَسْتَحِ اَنْ تَسْاَلَ عَنْ شَىْءٍ تَسْاَلُ عَنْهُ اُمَّكَ الَّتِىْ وَلَدَتْكَ فَاِنَّمَا اَنَا اُمُّكَ. قَالَ: قُلْتُ: مَا يُوْجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ، وَمَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ

---

(227) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے' محض شرمگاہوں کے مل جانے سے غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ انزال نہ ہو۔ خواہ ایسی صورتحال ہو کہ مرد کی شرمگاہ کا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو خواہ عورت کی اگلی شرمگاہ میں یہ عمل کیا جائے یا پچھلی شرمگاہ میں، خواہ اپنی رضامندی کے ساتھ کیا جائے یا زبردستی کیا جائے، بیداری کے عالم میں کیا جائے یا سوتے ہوئے کر لیا جائے تاہم ایک جزئی میں اختلاف ہے' حنابلہ اور شوافع کے نزدیک اگر کسی نابالغ بچے یا بچی کی شرمگاہ کے ساتھ یہ عمل کیا جائے تو ان پر بھی غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔

اور یہی حکم پاگل کا ہوگا' لیکن مالکیوں اور احناف کے نزدیک یہ بات ضروری ہے' وطی کا عمل کرنے والا شخص مکلف ہو بالغ ہو اور عاقل ہو۔ اس لئے غیر مکلف، نابالغ یا پاگل پر غسل کو واجب قرار نہیں دیا جا سکتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنی-- محمد بن عبداللہ انصاری-- ہشام بن حسان-- حمید بن ہلال-- ابوبردہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے اس چیز کا تذکرہ کیا جس کی وجہ سے غسل لازم ہوجاتا ہے تو حاضرین میں سے مہاجرین سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے کہا۔

''جب شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل لازم ہوجاتا ہے''۔

تو حاضرین میں سے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صحابی نے یہ کہا: جی نہیں۔ (غسل اس وقت تک واجب نہیں ہوتا جب تک) منی اچھل کر باہر نہیں آتی' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمہارے پاس اطلاع لے کر آتا ہوں' پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے سلام کیا' پھر یہ بات بتائی: میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں اور مجھے اس سے شرم بھی آرہی ہے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کسی بھی چیز کے بارے میں دریافت سے نہ شرماؤ' ہر وہ چیز جو تم اپنی والدہ سے دریافت کر سکتے ہو (وہ مجھ سے بھی پوچھ لو) کیونکہ میں بھی تمہارے لئے ماں کی طرح ہوں' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: کون سی چیز سے غسل لازم ہوتا ہے تو حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے اس بارے میں صاحب علم سے سوال کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مرد عورت کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھ جائے اور شرمگاہ شرمگاہ سے مل جائے تو غسل لازم ہوجاتا ہے''۔

بَابُ اِيجَابِ اِحْدَاثِ النِّيَّةِ لِلاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْجُنُبَ اِذَا دَخَلَ نَهْرًا نَاوِيًا لِلسِّبَاحَةِ فَمَاسَّ الْمَاءُ جَمِيعَ بَدَنِهِ، وَلَمْ يَنْوِ غُسْلًا وَّلَا اَرَادَهُ اِذَا فُرِضَ الْغُسْلُ، وَلَا تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَوْ صُبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ وَّهُوَ مُكْرَهٌ، فَمَاسَّ الْمَاءُ جَمِيعَ جَسَدِهِ اَنَّ فَرْضَ الْغُسْلِ سَاقِطٌ عَنْهُ

باب 179: غسل جنابت کے لئے نیت کرنا واجب ہے

اور اس بات کی دلیل' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ جنبی شخص تیراکی کی نیت سے نہر میں داخل ہوجائے اور پانی اس کے تمام جسم کو چھولے' تو اگرچہ اس نے غسل کی نیت نہ کی ہو' اور اس کا ارادہ نہ کیا ہو۔ جب غسل فرض ہوا تھا، اور نہ ہی اس نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کی نیت کی ہو' یا ایسے شخص پر پانی بہا دیا گیا ہو' یا اس کو زبردستی مجبور کیا گیا ہو' اور پانی اس کے تمام جسم کے ساتھ چھوئے' تو غسل کی فرضیت اس سے ساقط ہو جاتی ہے۔

228 - قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوٰى

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان میں املاء کرواچکا ہوں۔

''اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے' اور آدمی کو وہی چیز ملتی ہے' جس کی اس نے نیت کی ہو''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ جِمَاعَ نِسْوَةٍ لَا يُوْجِبُ اَكْثَرَ مِنْ غُسْلٍ وَاحِدٍ

باب 180: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ کئی خواتین کے ساتھ صحبت کرنا ایک سے زیادہ غسل کو واجب نہیں کرتا

229 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ، اَخْبَرَنَا يَحْيٰى، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِيْ غُسْلٍ وَاحِدٍ

---

(228) احناف کے نزدیک غسل جنابت سے پہلے نیت کرنا سنت ہے۔ یہی وجہ ہے' اگر کوئی شخص غسل کی نیت کئے بغیر بارش میں نہا کر یا نہر میں تیر کر پورے جسم کو گیلا کر لیتا ہے اور اس کے پورے جسم تک پانی پہنچ جاتا ہے' تو غسل کا فرض ساقط ہو جائے گا البتہ وہ شخص سنت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔

امام ابن خزیمہ نے یہاں احناف کے اس موقف سے اختلاف کیا ہے اور اپنے موقف کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث پیش کی ہے۔

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

امام ابن خزیمہ کیونکہ امام شافعی کے مسلک کے پیروکار ہیں اور امام شافعی اس بات کے قائل ہیں' اس حدیث کا مطلب یہ ہے' اعمال کی صحت کا دارومدار نیت پر ہے۔

اس بنیاد پر اگر کوئی شخص غسل کرتے ہوئے نیت نہیں کرے گا تو امام شافعی کے نزدیک اس کا غسل صحیح نہیں ہوگا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' اس حدیث سے مراد یہ ہے' اعمال کے اجر و ثواب یعنی اس کی جزا کا دارومدار نیت پر ہے۔

اور احناف کے موقف کی تائید میں دلیل یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے چل کر اس کی مثال یہ بیان کی ہے' جس شخص کی ہجرت کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کے لئے ہوگی وہ اسی طرف شمار ہوگی جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی یعنی اس شخص کو ہجرت کا اجر و ثواب حاصل نہیں ہوگا ورنہ لازم یہ آتا کہ جو شخص کسی دنیاوی مقصد کے حصول کے لئے ہجرت کرتا ہے' تو اس کی ہجرت سرے سے منعقد ہی نہ ہو۔

حدیث **229**: صحيح البخا اب الوضوء له' رقم الحديث: **493** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب احكام الجنب' ذكر الخبر الدال على ان هذا الفعل لم يكن من المصطفى' رقم الحديث: **1223** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب في الذى يطوف على نسائه في غسل واحد' رقم الحديث: **786** 'سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب في الجنب يعود' رقم الحديث: **191** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلا واحدا' رقم الحديث: **585** 'الجامع للترمذى' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد' رقم الحديث: **134** 'السنن الصغرىٰ' صفة الوضوء' باب اتيان النساء قبل احداث الغسل' رقم الحديث: **264** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب الرجل يصيب المراة ثم يريد ان يعود' رقم الحديث: **1025** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الطهارات' الرجل يطوف على نسائه ليلة' رقم الحديث: **1543** ' السنن الكبرىٰ للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' اتيان النساء قبل احداث غسل' رقم الحديث: **251** ' شرح معاني الآثار للطحاوى' باب الجنب يريد النوم او الاكل او الشرب او الجماع' رقم الحديث: **471** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث: **12408** 'مسند عبد بن حميد' مسند انس بن مالك' رقم الحديث: **1267** 'مسند ابى يعلى الموصلي' قتادة' رقم الحديث: **3046** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث: **1112** 'المعجم الصغير للطبراني' من اسمه عبيد' رقم الحديث: **693**

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ غَرِيْبٌ، وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن میمون-- یحییٰ --سفیان-- معمر-- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کر لینے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت غریب ہے اور مشہور یہ ہے کہ معمر اور قتادہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

230 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطِيفُ عَلٰى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ

غَيْرَ اَنَّ الرِّبَاطِيَّ قَالَ: عَنْ مَعْمَرٍ وَقَالَ: يَطُوفُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع اور محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید رباطی-- عبدالرزاق-- معمر-- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی دفعہ غسل کرتے تھے۔

رباطی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ کہتے ہیں: معمر کے حوالے سے یہ لفظ منقول ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ازواج کے ہاں) چکر لگاتے تھے"۔

231 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ الْمَكِّيُّ، نَا مُعَاذٌ يَعْنِيْ ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدُوْرُ عَلٰى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَهُنَّ اِحْدٰى عَشْرَةَ قَالَ: فَقُلْتُ لِاَنَسٍ: وَهَلْ كَانَ يُطِيقُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّهُ اُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِيْنَ رَجُلًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن منصور جواز مکی--- معاذ ابن ہشام-- اپنے والد کے حوالے سے قتادہ سے نقل کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (بعض اوقات) رات یا دن کے کسی حصے میں اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جاتے تھے (اور ان کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد) ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے ان ازواج کی تعداد گیارہ تھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کو اس بات کی طاقت حاصل تھی؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: ہم لوگ تو آپس میں یہ بات چیت کیا کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تیس مردوں جتنی طاقت دی گئی ہے۔

بَابُ صِفَةِ مَاءِ الرَّجُلِ الَّذِىْ يُوْجِبُ الْغُسْلَ

وَصِفَةُ مَاءِ الْمَرْاَةِ الَّذِىْ يُوْجِبُ عَلَيْهَا الْغُسْلَ اِذَا لَمْ يَكُنْ جِمَاعٌ يَكُوْنُ فِيْهِ الْتِقَاءُ الْخِتَانَيْنِ

باب 181: مرد کے اس مادہ تولید کا تذکرہ' جو غسل کو واجب کرتا ہے

اور عورت کے اس مادے کا تذکرہ جو اس پر غسل کو واجب کرتا ہے' جبکہ ایسا جماع نہ ہوا ہو جس میں شرمگاہیں مل گئی ہوں

232 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِىُّ، نَا اَبُوْ تَوْبَةَ الرَّبِيْعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِىُّ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِىُّ، اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ حَبْرٌ مِنْ اَحْبَارِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، فَدَفَعْتُهُ دَفْعَةً كَادَ يُصْرَعُ مِنْهَا، فَقَالَ: لِمَ تَدْفَعُنِىْ؟ فَقُلْتُ: اَلَا تَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْيَهُوْدِىُّ: اِنَّمَا نَدْعُوْهُ بِاسْمِهِ الَّذِىْ سَمَّاهُ بِهِ اَهْلُهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اسْمِىْ مُحَمَّدٌ الَّذِىْ سَمَّانِىْ بِهِ اَهْلِىْ . قَالَ الْيَهُوْدِىُّ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنَىَّ، فَنَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُوْدٍ مَعَهُ، فَقَالَ: سَلْ، فَقَالَ الْيَهُوْدِىُّ: اَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوَاتُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِى الظُّلْمَةِ دُوْنَ الْجِسْرِ . قَالَ: فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً؟ قَالَ: فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ . قَالَ: فَمَا تُحْفَتُهُمْ حِيْنَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: زِيَادَةُ كَبِدِ النُّوْنِ . قَالَ: فَمَا غِذَاؤُهُمْ عَلٰى اَثَرِهِ؟ قَالَ: يُنْحَرُ لَهُمْ ثَوْرُ الْجَنَّةِ الَّذِىْ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ اَطْرَافِهَا . قَالَ: فَمَا شَرَابُهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: مِنْ عَيْنٍ فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا . قَالَ: صَدَقْتَ ، وَجِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنْ شَىْءٍ لَا يَعْلَمُهُ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ اِلَّا نَبِىٌّ اَوْ رَجُلٌ اَوْ رَجُلَانِ

قَالَ: يَنْفَعُكَ اِنْ حَدَّثْتُكَ؟ قَالَ: اَسْمَعُ بِاُذُنَىَّ قَالَ: جِئْتُ اَسْاَلُكَ عَنِ الْوَلَدِ قَالَ: مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْاَةِ اَصْفَرُ، فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِىُّ الرَّجُلِ مَنِىَّ الْمَرْاَةِ اَذْكَرَا بِاِذْنِ اللّٰهِ، وَاِذَا عَلَا مَنِىُّ الْمَرْاَةِ مَنِىَّ الرَّجُلِ آنَثَا بِاِذْنِ اللّٰهِ قَالَ الْيَهُوْدِىُّ: صَدَقْتَ وَاِنَّكَ لَنَبِىٌّ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سَاَلَنِىْ هٰذَا عَنِ الَّذِىْ سَاَلَنِىْ عَنْهُ، وَمَا لِىْ عِلْمٌ بِشَىْءٍ مِنْهُ حَتّٰى اَتَانِىَ اللّٰهُ بِهٖ

حدیث **232** 'صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب بیان صفة منی الرجل' رقم الحدیث: **499** 'صحیح ابن حبان' کتاب اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر الاخبار عن وصف اول ما یاکل اهل الجنة عند دخولهم' رقم الحدیث: **7529** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب معرفة الصحابة رضی اللہ عنهم' ذکر مناقب ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی' رقم الحدیث: **6039** 'السنن الکبری للنسائی' کتاب عشرة النساء' کیف تؤنث المراة' رقم الحدیث: **8796** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **469** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الثاء' باب من اسمه ثعلبة' ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **1400** .

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابواسماعیل ترمذی -- ابوتوبہ ربیع بن نافع حلبی -- معاویہ بن سلام -- زید بن سلام -- ابوسلام -- ابواسماء رحبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ مولیٰ رسول اللہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا' یہودیوں کا ایک بڑا عالم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے محمد! آپ کو سلام ہو۔ میں نے اس بات پر اسے دھکا دے دیا' تو وہ گرنے لگا' تو اس نے دریافت کیا: تم نے مجھے دھکا کیوں دیا؟ میں نے کہا: تم یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نہیں کہہ سکتے تھے' تو وہ یہودی بولا: ہم انہیں اسی نام سے بلائیں گے' جوان کے گھر والوں نے ان کا نام رکھا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو نام میرے گھر والوں نے رکھا ہے وہ محمد ہے۔ وہ یہودی بولا: میں آپ سے ایک چیز کے بارے میں دریافت کرنے آیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اگر میں تمہیں وہ بتادوں' تو کیا اس بات کا تمہیں فائدہ ہوگا؟ وہ بولا: میں اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سنوں گا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس موجود چھڑی کے ذریعے زمین کو کریدا اور ارشاد فرمایا: پوچھو! وہ یہودی بولا: جس دن زمین دوسری زمین کی شکل میں تبدیل ہوجائے گی اور آسمان بھی تبدیل ہوجائیں گے' اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ پل سے پرے تاریکی میں ہوں گے' اس نے دریافت کیا: سب سے پہلے (اس پل کو) کون پار کرے گا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غریب مہاجرین' تو اس نے دریافت کیا: جب وہ جنت میں داخل ہوں گے' تو ان کی پہلی غذا کیا ہوگی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مچھلی کے جگر کا اضافی حصہ۔

اس نے دریافت کیا: اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کے لئے جنت کے بیل کو ذبح کیا جائے گا' جو جنت کے اطراف سے کھاتا پیتا تھا اس نے دریافت کیا: ان لوگوں کا مشروب کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک ایسے چشمے کا پانی جس کا نام ''سلسبیل'' ہے' تو وہ یہودی عالم بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے' میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اور چیز دریافت کرنے کے لیے میں بھی آیا تھا' جس کے بارے میں تمام روئے زمین میں کوئی نبی یا ایک یا دو شخص جانتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں تمہیں وہ بتادوں' تو کیا تمہیں اس کا فائدہ ہوگا' تو وہ بولا: میں اپنے دونوں کانوں کے ذریعے سن رہا ہوں' اس نے بتایا: میں آپ کے پاس بچے کے بارے میں دریافت کرنے آیا تھا (یعنی بچہ یا بچی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد کا مادہ تولید سفید ہوتا ہے' اور عورت کا مادہ تولید زرد ہوتا ہے' جب یہ دونوں اکٹھے ہوں اور مرد کی منی عورت کی منی پر غالب آجائے' تو اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت لڑکا پیدا ہوتا ہے' اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب آجائے' تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے' وہ یہودی بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی نبی ہیں اور پھر وہ چلا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص نے ابھی مجھ سے جن باتوں کے بارے دریافت کیا ہے: مجھے ان کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا' یہاں تک کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کے بارے میں (ابھی) بتایا ہے۔

بَابُ اِيجَابِ الْغُسْلِ مِنَ الْاِمْنَاءِ

وَاِنْ كَانَ الْاِمْنَاءُ مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ يَلْتَقِي فِيهِ الْخِتَانَانِ اَوْ يَتَمَاسَّانِ، كَانَ الْاِمْنَاءُ مِنْ مُبَاشَرَةٍ اَوْ جِمَاعٍ دُوْنَ الْفَرْجِ، اَوْ مِنْ قُبْلَةٍ اَوْ مِنِ احْتِلَامٍ، كَانَ الْاِمْنَاءُ فِي الْيَقَظَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَبْلَ تَبَوُّلٍ

الْـجُنُبِ قَبْلَ الِاغْتِسَالِ اَوْ بَعْدَهُ، اَوْ بَعْدَ مَا يَبُوْلُ ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْإِمْنَاءَ اِذَا كَانَ بَعْدَ الْجَنَابَةِ، وَبَـعْدَ الِاغْتِسَـالِ قَبْلَ تَبَوُّلِ الْجُنُبِ اَوْجَبَ ذٰلِكَ الْمَنِيُّ غُسْلًا ثَانِيًا، وَاِنْ كَانَ الْإِمْنَاءُ بَعْدَ مَا تَبَوَّلَ الْجُنُبُ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ بَعْدَ الْبَوْلِ مَا يُوْجِبُ ذٰلِكَ الْإِمْنَاءُ زَعَمَ غُسْلًا

باب 182: انزال ہونے کی وجہ سے غسل کا واجب ہونا

اگرچہ وہ انزال صحبت کرنے کے علاوہ ہو جس میں شرمگاہیں مل جاتی ہیں یا ایک دوسرے کو چھو لیتی ہیں۔ خواہ وہ انزال مباشرت کی وجہ سے ہو یا شرمگاہ کے علاوہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہو یا بوسہ لینے کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو خواہ وہ انزال بیداری کی حالت میں غسل جنابت کر لینے کے بعد ہو۔

حواہ وہ انزال جنبی شخص کے غسل کرنے سے پہلے یا اس کے بعد پیشاب کرنے سے پہلے یا پیشاب کرنے کے بعد ہو۔

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ جب یہ انزال جنابت کے بعد ہو اور جنبی شخص کے پیشاب کرنے سے پہلے اور غسل کرنے کے بعد ہو تو یہ منی دوسری مرتبہ غسل کرنے کو واجب کر دیتی ہے۔

لیکن اگر منی کا یہ خروج جنبی شخص کے پیشاب کرنے کے بعد ہو اور اس نے پیشاب کے بعد غسل بھی کر لیا ہو تو اس شخص کے گمان کے مطابق منی کا یہ خروج غسل کو واجب نہیں کرتا۔

233 - اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ وَهُوَ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ، عَنْ اَبِيْهِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عزیز الایلی -- سلامہ بن روح -- عقیل بن خالد -- سعید بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد کے حوالے سے ان کے والد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بے شک پانی کی وجہ سے پانی (یعنی منی کے خروج پر غسل) لازم ہوتا ہے''۔

234 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، نَا زُهَيْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيْمِيُّ، عَنْ شَرِيْكِ بْنِ اَبِيْ نَمِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

حدیث **233**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب انما الماء من الماء' رقم الحدیث: **544**' مسند احمد بن حنبل' - مسند ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **11225**'

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- ابوعامر -- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی -- ابوعامر -- زہیر بن محمد تمیمی -- شریک بن ابونمر -- عبدالرحمٰن بن ابوسعید -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک پانی کی وجہ سے پانی (یعنی منی کے خروج کی وجہ سے غسل) لازم ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ إِيجَابِ الْغُسْلِ عَلَى الْمَرْأَةِ فِي الِاحْتِلَامِ إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ

باب **183**: عورت کو احتلام میں جب انزال ہو جائے تو اس پر غسل کے واجب ہونے کا تذکرہ

235 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا وَكِيعٌ، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ. قَالَتْ: قُلْتُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ، وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَفِيمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا إِذًا هٰذَا

توضیحِ روایت: حَدِيثُ وَكِيعٍ، غَيْرَ أَنَّ الدَّوْرَقِيَّ لَمْ يَقُلْ إِذًا وَانْتِهَاءُ حَدِيثِ مَالِكٍ عِنْدَ قَوْلِهِ: إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهَا مِنَ الْحَدِيثِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- وکیع -- ہشام بن عروہ -- علی بن خشرم -- وکیع -- سلم بن جنادہ -- ابومعاویہ -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیّدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

حدیث **235**: صحیح البخاری' کتاب العلم' باب الحیاء فی العلم' رقم الحدیث: **129** 'صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب وجوب الغسل علی المراۃ بخروج المنی منھا' رقم الحدیث: **497** 'موطا مالک' کتاب الطھارۃ' باب غسل المراۃ اذا رات فی المنام مثل ما یری الرجل' رقم الحدیث: **115** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب الغسل' ذکر البیان بان الاغتسال انما یجب علی المحتلمۃ عند الانزال دون' رقم الحدیث: **1183** 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ وسننھا' ابواب التیمم' باب فی المراۃ تری فی منامھا ما یری الرجل' رقم الحدیث: **597** ' الجامع للترمذی' ابواب الطھارۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی المراۃ تری فی المنام مثل ما یری' رقم الحدیث: **116** ' السنن الصغرٰی' سؤر الھرۃ' صفۃ الوضوء' غسل المراۃ تری فی منامھا ما یری الرجل' رقم الحدیث: **197** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب احتلام المراۃ' رقم الحدیث: **1055** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الطھارات' فی المراۃ تری فی منامھا ما یری الرجل' رقم الحدیث: **867** 'السنن الکبرٰی للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضہ' ایجاب الغسل علی المراۃ اذا احتلمت ورات الماء' رقم الحدیث: **196** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **2234** 'مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حدیث ام سلمۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **25956**

اُمّ سلیم' نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا: جو خواب میں وہی چیز دیکھتی ہے' جو مرد دیکھتے ہیں (یعنی اس عورت کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ منی دیکھے گی' تو غسل کرے گی سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: تم نے خواتین کو شرمندہ کر دیا ہے کیا کسی عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں' تو پھر کس وجہ سے بچہ عورت سے مشابہت رکھتا ہے؟

یہ وکیع کی نقل کردہ روایت ہے' تاہم دورقی نے لفظ "اذا" نقل نہیں کیا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت ان الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے "جب وہ پانی دیکھتی ہے"۔

انہوں نے اس کے بعد والا روایت کا حصہ ذکر نہیں کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنْ لَّا وَقْتَ فِيمَا يَغْتَسِلُ بِهِ الْمَرْءُ مِنَ الْمَاءِ

فَيَضِيقُ الزِّيَادَةَ فِيهِ اَوِ النُّقْصَانَ مِنْهُ وَالدَّلِيلُ عَلَى اَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى الْمُغْتَسِلِ اِمْسَاسُ الْمَاءِ جَمِيعَ الْبَدَنِ قَلَّ الْمَاءُ اَوْ كَثُرَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ عَائِشَةَ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب **184**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ آدمی کے غسل کرنے کے لئے پانی کی کوئی مقدار متعین نہیں ہے

کہ اس سے زیادہ پانی استعمال کرنے یا کم پانی استعمال کرنے کی وجہ سے اسے کچھ تنگی ہو اور اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنے پورے جسم تک پانی پہنچائے خواہ پانی کم ہو' یا زیادہ ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ منقول ہے: میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے"۔

236 - سندِ حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلُ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ، فَاَقُوْلُ: اَبْقِ لِيْ اَبْقِ لِيْ

---

[236] شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ بات مسنون ہے' وضو کا پانی ایک مد سے کم نہیں ہونا چاہئے اور غسل کا پانی ایک صاع سے کم نہیں ہونا چاہئے اور ایک صاع چار مد کے برابر ہوتا ہے۔

ہمارے زمانے کے اعتبار سے اس کی مقدار دو ہزار ایک سو چھتر گرام کے برابر ہوگی۔ اس کی دلیل وہ روایت ہے' جس میں یہ بات مذکور ہے' نبی اکرم ﷺ ایک صاع پانی سے غسل کیا کرتے تھے اور ایک مد پانی سے وضو کیا کرتے تھے۔

تاہم احناف اور مالکیہ کے نزدیک غسل اور وضو میں استعمال کئے جانے والے پانی کی کوئی متعین مقدار نہیں ہے' البتہ غسل یا وضو کرنے والے شخص کو چاہئے کہ وہ میانہ روی کے ساتھ پانی استعمال کرے کیونکہ پانی کو ضائع کرنا بھی مناسب نہیں ہے اور اتنی احتیاط کرنا کہ اچھی طرح غسل نہ ہو سکے یہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- عاصم الاحول -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- عاصم بن سلیمان الاحول -- معاذہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:
میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے تو میں یہ کہا کرتی تھی: میرے لئے بھی باقی رہنے دیں میرے لئے بھی باقی رہنے دیں۔

بَابُ الِاسْتِتَارِ لِلاغْتِسَالِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 185: غسل جنابت کے وقت پردہ تان لینا

237 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ:

توضیح روایت: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِاَعْلٰى مَكَّةَ فَاَتَيْتُهُ، فَجَاءَ اَبُوْ ذَرٍّ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا مَاءٌ قُلْتُ: اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْهَا اَثَرَ الْعَجِيْنِ قَالَتْ: فَسَتَرَهُ اَبُوْ ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ سَتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا ذَرٍّ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، وَذٰلِكَ فِي الضُّحٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن طاؤس -- مطلب بن عبداللہ بن حنطب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے بالائی علاقے میں موجود تھے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ پانی کا ایک برتن لے کر آئے سیّدہ اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے اس میں آٹے کا نشان دیکھا سیّدہ

حدیث **236**: مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' رقم الحديث: **24073** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب سؤر بني آدم' رقم الحديث: **70** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **14** 'مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضى الله عنها عن رسول الله' رقم الحديث: **165** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى' رقم الحديث: **1239** 'مسند ابي يعلي الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث: **4428** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' باب من اسمه ابراهيم' رقم الحديث: **3000** 'المعجم الصغير للطبراني' من اسمه سلم' رقم الحديث: **493** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ومن نساء اهل البصرة' ام الحسن' رقم الحديث: **19697**

حدیث **237**: صحيح البخاري' كتاب الصلاة' باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به' رقم الحديث: **353** 'صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب تستر المغتسل بثوب ونحوه' رقم الحديث: **536** 'الجامع للترمذي' ابواب الاستئذان والآداب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في مرحبا' رقم الحديث: **2729** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب المنديل بعد الوضوء' رقم الحديث: **462** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب صلاة الضحى' رقم الحديث: **1473** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الغسل' ذكر ما يستحب للمرء اذا اراد الاغتسال وهو في فضاء ان' رقم الحديث: **1203** 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب ذكر الاستتار عند الاغتسال' رقم الحديث: **225** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب صلاة الضحى' رقم الحديث: **4705**

اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پردہ کیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹھ رکعات نماز ادا کی' یہ چاشت کے وقت کی بات ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الاِغْتِسَالِ مِنَ الْقِصَاعِ، وَالْمَرَاكِنِ، وَالطَّاسِ

باب 186: بڑے برتن، ٹب اور پیالے سے پانی لے کر غسل کرنا مباح ہے

238 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، نَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَّهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ، حَدَّثَتْنِي اُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اُنَازِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّسَّ الْوَاحِدَ نَغْتَسِلُ مِنْهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- فضیل بن عیاض -- منصور بن عبدالرحمٰن حجبی نے اپنی والدہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

میں ٹب میں سے پانی لینے کے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مقابلہ کرتی تھی جب ہم اس میں سے غسل کر رہے ہوتے تھے۔

239 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ يُوضَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي هٰذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور محمد بن ولید -- عبدالاعلیٰ -- ہشام بن حسان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور میرے لئے یہ ٹب رکھ دیا جاتا تھا اور ہم ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے۔

240 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ:

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- ابراہیم بن نافع مخزومی -- ابن ابونجیح -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کو ایک ایسے برتن کے ذریعے غسل کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

حدیث **239**: صحيح البخاري' كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة' باب ما ذكر النبي صلى الله عليه وسلم وحض على اتفاق' رقم الحديث: **6929**

حديث **240**: السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب ذكر الاغتسال في القصعة التي يعجن فيها' رقم الحديث: **240**' السنن الكبرى للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الاغتسال في القصعة التي يعجن فيها' رقم الحديث: **234**

بَابُ صِفَةِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 187: غسل جنابت کا طریقہ

241 - سندِ حدیث: نَا اَبُو مُوسٰى، نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا

241: صاحب ہدایہ لکھتے ہیں غسل میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نیز پورے جسم پر پانی بہانا فرض ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے ان کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان ہے جس میں دس چیزوں کو فطرت یعنی سنت قرار دیا گیا ہے اور ان میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کا بھی ذکر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دونوں عمل وضو میں بھی سنت شمار ہوتے ہیں۔

(صاحبِ ہدایہ کہتے ہیں) ہماری دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: ''اور اگر تم جنبی ہو جاؤ تو اچھی طرح سے طہارت حاصل کرو۔'' (مائدہ: 6)

اس آیت میں پورے جسم کی تطہیر کا حکم موجود ہے تاہم جسم کے جس حصے تک پانی پہنچانا ممکن نہ ہو وہ اس حکم سے خارج ہوگا۔ وضو کا معاملہ اس سے مختلف ہے کیونکہ اس میں چہرہ دھونے کا حکم ہے جبکہ منہ اور ناک کا اندرونی حصہ چہرے کی تعریف میں شامل نہیں ہوتا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث پیش کی ہے وہ حدث (بے وضو ہونا) کی حالت سے متعلق ہے اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے:

''یہ دونوں (کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا غسلِ) جنابت میں فرض اور وضو میں سنت ہیں''۔

احناف کے نزدیک غسل کرتے ہوئے بارہ چیزیں سنت ہیں۔

اس کے آغاز میں تسمیہ پڑھنا، نیت کرنا، دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، اگر جسم کے کسی حصے پر نجاست لگی ہوئی ہو تو اسے دھونا، شرمگاہ کو دھونا، نماز کے وضو کی طرح وضو کرنا۔

یعنی وضو کے دوران دھوئے جانے والے اعضاء کو تین مرتبہ دھونا اور سر کا مسح کرنا۔

اگر آدمی کسی ایسی جگہ پر غسل کر رہا ہو جہاں اس کے پاؤں میں پانی اکٹھا ہو جاتا ہو تو پاؤں دھونے کو موخر کیا جائے گا۔ اس کے بعد پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہالینا۔

اگر کوئی شخص بہتے ہوئے پانی میں یا ایسے پانی میں جو بہتے ہوئے پانی کے حکم میں ہو غوطہ لگالیتا ہے اور اتنی دیر تک ٹھہرا رہتا ہے جتنی دیر میں بھی سنت کی تکمیل ہو جائے تو یہ کفایت کر جائے گا۔

پانی بہاتے ہوئے آدمی سر پر پانی بہانے سے آغاز کرے گا اس کے بعد دائیں کندھے کو دھوئے گا پھر بائیں کندھے کو دھوئے اور غسل کرتے ہوئے پورے جسم کو ملے گا اور یکے بعد دیگرے غسل کرے گا۔ (یعنی تمام اعضاء کو یکے بعد دیگرے دھولے گا۔

غسل کے آداب بھی تقریباً وہی ہیں جو وضو کے آداب ہیں۔ البتہ وضو کے آداب میں قبلہ کی طرف رخ کیا جاسکتا ہے لیکن غسل کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ نہیں کیا جائے گا۔

حدیث 241: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب صفة غسل الجنابة' رقم الحدیث: 502 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارة' باب الغسل' ذکر الاستحباب للمغتسل من الجنابة ان یکون غسل فرجه بشماله دون' رقم الحدیث: 1206 'السنن الصغرٰی' سؤر الھرة' صفة الوضوء' باب غسل الرجلین فی غیر المکان الذی یغتسل فیه' رقم الحدیث: 253 'السنن الکبرٰی للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' ترك التمندل بعد الغسل' رقم الحدیث: 243 'سنن الدارقطنی' کتاب الطھارة' باب فی وجوب الغسل بالتقاء الختانین وان لم ینزل' رقم الحدیث: 351 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیاء' ما اسندت میمونة زوج النبی صلی اللہ علیه وسلم' ما روی ابن عباس' رقم الحدیث: 19841

ابْنُ فُضَيْلٍ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ اِدْرِيسَ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُوْنَةُ

متن حدیث: قَالَتْ: اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ. قَالَتْ: فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَدْخَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى فِي الْاِنَاءِ فَاَفْرَغَ بِهَا عَلٰى فَرْجِهِ فَغَسَلَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهِ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عِيسَى بْنِ يُوْنُسَ، وَقَالَ فِي خَبَرِ ابْنِ فُضَيْلٍ: جَعَلَ يَنْفُضُ عَنْهُ الْمَاءَ، وَكَذَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ: فَاُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَاَبٰى اَنْ يَّقْبَلَ، وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْهُ، وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي مَتْنِ الْحَدِيْثِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوموسیٰ --- ابومعاویہ --- اعمش --- ہارون بن اسحاق ہمدانی --- ابن فضیل --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- علی بن حجر --- عیسیٰ بن یونس --- عبداللہ بن سعید اشج --- ابن ادریس --- ابوموسیٰ --- عبداللہ بن داؤد --- اعمش --- سالم بن ابوجعد --- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کے لئے پانی رکھا سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیاں دومرتبہ یا تین مرتبہ دھوئیں' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کیا' پھر اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا اور شرم گاہ کو بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر رکھ کر اچھی طرح سے ملا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر پر دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین لپ بہائے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام جسم کو دھولیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ سے ایک طرف ہٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھولیے' پھر میں' رومال لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے واپس کر دیا۔

یہ الفاظ عیسیٰ بن یوسف نامی کے نقل کردہ ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے ذریعے اپنے جسم سے پانی پونچھ لیا''۔

ابن ادریس نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت' میں رومال پیش کیا گیا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول نہیں کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جسم سے ہاتھ کے ذریعے پانی کو پونچھ لیا۔

اس روایت کے متن میں بعض راویوں نے دوسرے بعض کے مقابلے میں الفاظ کی کمی وبیشی نقل کی ہے۔

بَابُ تَخْلِيْلِ اُصُوْلِ شَعْرِ الرَّأْسِ بِالْمَاءِ قَبْلَ اِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ، وَحَثْيِ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ بَعْدَ التَّخْلِيْلِ حَثَيَاتٍ ثَلَاثٍ

باب 188: سر پر پانی بہانے سے پہلے پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کا خلال کرنا اور خلال کر لینے کے بعد سر پر پانی کے تین لپ ڈال لینا

242 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَصُبُّ مِنَ الْاِنَاءِ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى فَيُفْرِغُ عَلَيْهَا فَيَغْسِلُهَا، ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ . وَيَتَوَضَّاُ كَوُضُوْئِهِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ كَفَّهُ فِي الْاِنَاءِ فَيَقُوْلُ بِيَدِهِ فِيْ شَعْرِهِ هٰكَذَا يُخَلِّلُهُ بِيَدِهِ حَتّٰى اِذَا رَاٰى اَنَّهُ قَدْ مَسَّ الْمَاءُ بَشَرَتَهُ حَثَى الْمَاءَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، وَاَفْضَلَ فِي الْاِنَاءِ فَضْلًا يَصُبُّهُ عَلَيْهِ بَعْدَمَا يَفْرُغُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تھے' تو برتن کے ذریعے اپنے دائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اسے دھوتے تھے' پھر اس کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر اپنی شرم گاہ کو دھوتے تھے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہتھیلی برتن میں داخل کرتے تھے' اور اپنے ہاتھ کو بالوں میں یوں داخل کرتے تھے' جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ کے ذریعے ان کا خلال کر رہے ہوں' یہاں تک کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ محسوس کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کی جلد تک پانی پہنچ چکا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین لپ بہا لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں کچھ پانی بچا لیتے تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہونے کے بعد اپنے اوپر بہا لیتے تھے۔

بَابُ اكْتِفَاءِ صَاحِبِ الْجُمَّةِ وَالشَّعْرِ الْكَثِيْرِ بِاِفْرَاغِ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ الْمَاءِ عَلَى الرَّأْسِ فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب 189: جس شخص کے بال زیادہ ہوں اور لمبے ہوں اس کا غسل جنابت میں سر پر پانی کے تین لپ بہانے پر اکتفا کرنا

243 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا جَعْفَرٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ

حدیث **243**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب استحباب افاضة الماء علی الراس وغیرہ ثلاثا' رقم الحدیث: **522**' مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **13930**' مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب اغتسال الجنب' رقم الحدیث: **971**

عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ لِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: سَاَلَنِيْ ابْنُ عَمِّكَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقُلْتُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا . فَقَالَ: اِنَّ شَعْرِيْ كَثِيْرٌ، فَقُلْتُ: كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَكْثَرَ مِنْ شَعْرِكَ وَاَطْيَبَ

هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید--جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابوطالب (یعنی امام جعفر صادق) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور عمر بن حفص شیبانی --سفیان--جعفر (یعنی امام جعفر صادق) اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ فرمایا:

تمہارے چچازاد حسن بن محمد نے مجھ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہالیتے تھے' وہ بولے: میرے بال تو بہت زیادہ ہیں' میں نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تم سے زیادہ تھے' اور تم سے زیادہ پاکیزہ تھے۔

یہ روایت یحییٰ بن سعید کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ بَدْءِ الْمُغْتَسِلِ بِاِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْمَيَامِنِ قَبْلَ الْمَيَاسِرِ

باب 190: غسل کرنے والے کے لئے جسم کے بائیں حصے سے پہلے دائیں حصے پر پانی بہانے کا آغاز کرنا مستحب ہے

244 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِيْ شَاْنِهِ حَتّٰى فِيْ تَرَجُّلِهِ، وَنَعْلِهِ وَطُهُوْرِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ بن سعید--شعبہ--اشعث بن سلیم--اپنے والد کے حوالے سے--مسروق کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر معاملہ میں دائیں طرف سے آغاز کرنے کو پسند کرتے تھے' یہاں تک کہ کنگھی کرنے میں جوتا پہننے میں اور طہارت حاصل کرنے میں بھی اسی بات کو پسند کرتے تھے۔

245 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ حِلَابٍ، فَيَأْخُذُ بِكَفَّيْهِ فَيَجْعَلُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ، وَيَأْخُذُ بِكَفَّيْهِ فَيَجْعَلُهُ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِكَفَّيْهِ فَيَجْعَلُهُ فِيْ وَسَطِ رَأْسِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سعید دارمی -- ابوعاصم -- حنظلہ بن ابوسفیان -- قاسم کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ''حلاب'' (نامی مخصوص برتن) سے غسل کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر اسے دائیں پہلو پر بہاتے تھے پھر دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر بائیں پہلو پر بہاتے تھے پھر دونوں ہتھیلیوں میں پانی لے کر سر کے درمیان میں ڈالتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَرْكِ الْمَرْاَةِ نَقْضَ ضَفَائِرِ رَاْسِهَا فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب 191: غسل جنابت کے دوران عورت کے لئے اپنی مینڈھیاں نہ کھولنے کی اجازت ہے

246 - سندِ حدیث: نَا سُفْيَانُ، نَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ

حدیث **246**: صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب حكم ضفائر المغتسلة' رقم الحديث: **523** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب الغسل' ذكر الاباحة للمراة اذا كانت جنبا ترك حلها ضفرة راسها عند' رقم الحديث: **1214** 'سنن ابى داؤد' كتاب الطهارة' باب في المراة هل تنقض شعرها عند الغسل' رقم الحديث: **222** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة' رقم الحديث: **600** 'الجامع للترمذي' ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب هل تنقض المراة شعرها عند الغسل ؟' رقم الحديث: **101** 'السنن الصغرىٰ' صفة الوضوء' باب ذكر ترك المراة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' رقم الحديث: **241** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب في وجوب الغسل بالتقاء الختانين وان لم ينزل' رقم الحديث: **353** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' الرخصة في ترك المراة نقض ضفر راسها عند اغتسالها من الجنابة' رقم الحديث: **235** ' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في المراة تغتسل اتنقض شعرها' رقم الحديث: **781** ' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب غسل النساء' رقم الحديث: **1011** 'مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **26118** 'مسند الشافعي' باب ما خرج من كتاب الوضوء' رقم الحديث: **60** ' مسند الحميدي' احاديث ام سلمة زوجة النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **289** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عطاء بن يسار وسليمان بن يسار ونبهان وابن' رقم الحديث: **1659** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **6799** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث: **1845** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ما اسندت ام سلمة' عبد الله بن رافع مولى ام سلمة' رقم الحديث: **19532**

(246) چاروں مذاہب کے فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے اگر عورت کے غسل کے دوران پانی اس کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جاتا ہے تو اس عورت کے لئے مینڈھیاں بنائے ہوئے بالوں کو کھولنا ضروری نہیں ہوگا۔

جیسا کہ یہاں سیدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث کے ذریعے بھی یہی بات ثابت ہے۔

یہ حکم حرج سے بچنے کے لئے دیا گیا ہے تاہم ہمارے زمانے میں ہمارے علاقوں میں اس طرح کی مینڈھیاں بنانے کا رواج نہیں ہے اس لئے خواتین کے لئے یہ بات ضروری ہوگی کہ وہ تمام بال کھول کر انہیں اچھی طرح سے دھوئیں۔

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّيْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي فَاَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: اِنَّمَا يَكْفِيكِ اَنْ تَحْثِينَ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ، ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَيْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِينَ اَوْ قَالَ: فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ.

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَاِذَا اَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ. وَلَمْ يَقُلْ: فَتَطْهُرِينَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سفیان -- ایوب بن موسیٰ -- سعید بن ابوسعید مقبری -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- ایوب بن موسیٰ -- مقبری -- عبداللہ بن رافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ایک ایسی خاتون ہوں' جس نے بالوں کی مینڈھیاں سختی سے باندھی ہوتی ہیں' تو کیا میں غسل جنابت کے لئے انہیں کھول لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم اپنے سر پر پانی کے تین لپ بہالیا کرو اور پھر اپنے باقی جسم پر پانی بہالیا کرو' تم پاک ہو جاؤ گی۔

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: اس طرح تم پاک ہو جاؤ گی۔

راویت کے یہ الفاظ مخزومی سے نقل کردہ ہیں: ''جب تم نے ایسا کیا تو تم پاک ہوگی''۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے'' کہ تم پاک ہو جاؤ گی''۔

247 - سند حدیث: نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ الْعَنْبَرِيَّ، وَحَدَّثَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ اَبُوْ عَمَّارٍ: نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ وَهُوَ اِسْمَاعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ:

متن حدیث: بَلَغَ عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَاْمُرُ نِسَاءَهُ اَنْ يَنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ اِذَا اغْتَسَلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَتْ: يَا عَجَبَاهُ لِابْنِ عَمْرٍو هٰذَا لَقَدْ كَلَّفَهُنَّ تَعَبًا، اَفَلَا يَاْمُرُهُنَّ اَنْ يَحْلِقْنَ رُءُوْسَهُنَّ؟ لَقَدْ كُنْتُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ نَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا فَمَا اَزِيْدُ عَلٰى ثَلَاثِ حَفَنَاتٍ اَوْ قَالَ: ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَلَيْسَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عُلَيَّةَ: نَشْرَعُ فِيْهِ جَمِيْعًا. وَقَالَ فِيْهِ: فَمَا اَزِيْدُ

حدیث **247**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب حکم ضفائر المغتسلة' رقم الحدیث: **524** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطھارة وسننھا' ابواب التیمم' باب ما جاء فی غسل النساء من الجنابة' رقم الحدیث: **601** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطھارات' فی المراة تغتسل اتنقض شعرھا' رقم الحدیث: **782** 'مسند اسحاق بن راھویه' بقیة احادیث عن مشیخة' رقم الحدیث:

عَلَى اَنْ اُفْرِغَ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ اِفْرَاغَاتٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث ابن سعید عنبری -- ابوعمار حسین بن حریث اور یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اسماعیل بن ابراہیم -- ایوب -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کا پتہ چلا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ خواتین کو یہ حکم دیتے ہیں' جب وہ غسل جنابت کرنے لگیں' تو اپنے بالوں کی مینڈھیاں کھول لیا کریں حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ابن عمرو پر حیرت ہوتی ہے' انہوں نے ان خواتین کو مشکل بات کا پابند کیا ہے' وہ انہیں یہ ہدایت کیوں نہیں کرتے کہ وہ اپنا سر ہی منڈا دیں؟ میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے' ہم ایک ساتھ غسل کا آغاز کرتے تھے' تو میں تین لپ سے زیادہ پانی نہیں ڈالتی تھی۔

یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے۔

روایت کے الفاظ عبدالوارث کے نقل کردہ ہیں' ابن علیہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ ''ہم ایک ساتھ شروع کرتے تھے'' انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں اپنے سر پر تین لپ سے زیادہ پانی نہیں بہاتی تھی''۔

بَابُ غُسْلِ الْمَرْاَةِ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالدَّلِيْلُ عَلَى اَنَّ غُسْلَهَا كَغُسْلِ الرَّجُلِ سَوَاءً

باب 192: عورت کا غسل جنابت کرنا اور اس بات کی دلیل کہ اس کا غسل بھی مرد کے غسل کی مانند ہوگا

248 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَسْمَاءَ سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْمَحِيضِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَسَاَلَتْهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ: تَاْخُذُ اِحْدَاكُنَّ مَاءَ هَا فَتَطَهَّرُ فَتُحْسِنُ الطُّهُوْرَ، ثُمَّ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى رَاْسِهَا فَتَدْلُكُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ شُؤُونَ رَاْسِهَا، ثُمَّ تُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَاْسِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَمْنَعْهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابراہیم بن مہاجر -- صفیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا: راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں' انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پانی لے اور پاک ہوجائے اور اچھی طرح پاک ہو' پھر وہ اپنے سر پر پانی بہا کر اسے ملے' یہاں تک کہ بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جائے' پھر وہ اپنے سر پر پانی بہالے۔

حدیث **248**: سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب في الحائض كيف تغتسل' رقم الحديث: **639**

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: سب سے اچھی خواتین انصار کی خواتین ہیں' کیونکہ دین کا علم حاصل کرنے میں ان کے لئے حیاء رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُوْلِ الْمَاءِ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لِلْغُسْلِ

باب 193: تہبند باندھے بغیر غسل کے لئے پانی میں داخل ہونے کی ممانعت

249 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، وَاَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نَا زُهَيْرٌ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّدْخَلَ الْمَاءُ اِلَّا بِمِئْزَرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عیسیٰ اور احمد بن حسین بن عباد-- حسن بن بشر-- زہیر-- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی تہبند کے بغیر پانی میں داخل ہو''۔

بَابُ اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ وَهُمَا جُنُبَانِ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب 194: مرد اور عورت (یعنی میاں' بیوی) جب دونوں جنبی ہوں' تو ان کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

250 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَاَبُو مُوْسٰى قَالَ بُنْدَارٌ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ اَبُو مُوْسٰى: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: اَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

توضیحِ روایت: وَقَالَ بُنْدَارٌ: مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار اور ابوموسیٰ-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- عبدالرحمٰن بن قاسم-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

''میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل جنابت کیا کرتے تھے''۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''ایک ہی برتن سے جنابت کا غسل کرتے تھے''۔

بَابُ اِفْرَاغِ الْمَرْاَةِ الْمَاءَ عَلٰى يَدِ زَوْجِهَا لِيَغْسِلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اِدْخَالِهِمَا الْاِنَاءَ اِذَا اَرَادَ الْاِغْتِسَالَ مِنَ الْجَنَابَةِ

حدیث **249**: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **531** 'مسند ابى يعلى الموصلى' مسند جابر' رقم الحديث: **1765**

باب 195: عورت کا اپنے شوہر کے ہاتھ پر پانی بہانا تا کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ برتن میں داخل کرنے سے پہلے انہیں دھولے جب وہ شخص غسل جنابت کا ارادہ کرتا ہے

251 - سندِحدیث: نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ رَشْكٌ، عَنْ مُعَاذَةَ وَهِيَ الْعَدَوِيَّةُ قَالَتْ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيْعًا؟ قَالَتْ: الْمَاءُ طَهُوْرٌ وَلَا يُجْنِبُ الْمَاءَ شَيْءٌ، لَقَدْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ. قَالَتْ: أَبْدَأُهُ فَأُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَغْمِسَهُمَا فِي الْمَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث بن سعید -- یزید رشک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں:

میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا عورت اپنے شوہر کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پانی پاک کرنے والی چیز ہے پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں آغاز کرتی تھی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں پر پانی انڈیل دیتی تھی۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْاِغْتِسَالِ إِذَا أَسْلَمَ الْكَافِرُ

باب 196: جب کافر مسلمان ہو تو اسے غسل کرنے کا حکم دینا

252 - سندِحدیث: نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي سَعِيْدٍ أَنَّهُ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيْفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ

---

(252) یہاں امام ابن خزیمہ نے تو اس بات کی وضاحت نہیں کی تاہم فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے جب کوئی کافر شخص مسلمان ہوتا ہے تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا کیونکہ اسلام قبول کرنے سے پہلے وہ جنابت یا حیض یا نفاس وغیرہ سے متعلق احکام سے لاعلم تھا اور عبادات کی ادائیگی کے لئے ان تمام چیزوں سے پاک ہونا ضروری ہے۔

حدیث 252: صحيح البخاري' كتاب الصلاة' ابواب استقبال القبلة' باب الاغتسال اذا اسلم' رقم الحديث: 452 'السنن الكبرىٰ للنسائي' ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه' غسل الكافر اذا اسلم' رقم الحديث: 189 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب اهل الكتاب' ما يجب على الذى يسلم' رقم الحديث: 9550 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب غسل الكافر اذا اسلم' ذكر الامر بالاغتسال للكافر اذا اسلم' رقم الحديث: 1254

بْنُ اُثَالٍ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ حَدِيْثًا طَوِيْلًا - وَقَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلٰى نَخْلٍ قَرِيْبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ربیع بن سلیمان مرادی --شعیب بن لیث --سعید بن ابوسعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی' وہ لوگ بنوحنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لے آئے' جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا' جو اہل یمامہ کا سردار تھا لوگوں نے اسے مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر یہ الفاظ ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ثمامہ کو کھول دو! پھر وہ مسجد کے قریب ایک باغ میں گئے' انہوں نے غسل کیا' پھر وہ مسجد آئے اور یہ کہا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے۔

253 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنَاءُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ ثُمَامَةَ الْحَنَفِيَّ اُسِرَ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ: مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟ فَيَقُوْلُ: اِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ، وَاِنْ تَمُنَّ تَمُنَّ عَلٰى شَاكِرٍ، وَاِنْ تُرِدِ الْمَالَ نُعْطِكَ مِنْهُ مَا شِئْتَ، وَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّوْنَ الْفِدَاءَ وَيَقُوْلُوْنَ: مَا يُصْنَعُ بِقَتْلِ هٰذَا؟ فَمَنَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاَسْلَمَ، فَحَلَّهٗ وَبَعَثَ بِهٖ اِلٰى حَائِطِ اَبِيْ طَلْحَةَ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يَغْتَسِلَ فَاغْتَسَلَ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ حَسُنَ اِسْلَامُ اَخِيْكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عبدالرزاق --عبداللہ اور عبیداللہ بن عمر --سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثمامہ حنفی کو قید کر دیا گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ثمامہ! تمہارے پاس کیا ہے؟ (یعنی تم کیا چاہتے ہو) تو وہ بولا: اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو قتل کریں گے' تو ایک خون والے کو قتل کریں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احسان کریں گے' تو ایک شکر گزار شخص پر احسان کریں گے اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مال حاصل کرنا چاہتے ہیں' تو ہم اتنا مال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیں گے' جتنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں گے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب فدیہ لینا چاہ رہے تھے' انہوں نے یہ عرض کی: اس کو قتل کرنے کا کیا فائدہ ہوگا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن اس پر احسان کیا' تو اس شخص نے اسلام قبول کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھول دیا اور اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی

طرف بھجوایا' اسے غسل کرنے کی ہدایت کی' اس نے غسل کیا اور دو رکعات نماز نفل ادا کی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارے بھائی کا اسلام عمدہ ہے"۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب 197: جب کافر مسلمان ہو تو اس کے لئے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرنا مستحب ہے

254 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَغَرِّ بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَسْلَمَ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار -- عبدالرحمٰن -- سفیان -- اغر بن صباح -- خلیفہ بن حصین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے اسلام قبول کیا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔

255 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْاَغَرِّ، عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَخْلَاهُ، فَاَسْلَمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- یحییٰ -- سفیان -- اغر -- خلیفہ بن حصین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے خلوت میں بات چیت کی اور اسلام قبول کر لیا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کریں۔

حدیث **254**: الجامع للترمذی' باب : فی الاغتسال عندما یسلم الرجل' رقم الحدیث: **581** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی الرجل یسلم فیؤمر بالغسل' رقم الحدیث: **304** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب غسل الكافر اذا اسلم' ذکر الاستحباب للکافر اذا اسلم ان یکون اغتساله بماء وسدر' رقم الحدیث: **1256** 'السنن الصغرٰی' سؤر الهرة' صفة الوضوء' ذکر ما یوجب الغسل وما لا یوجبه غسل الكافر اذا اسلم' رقم الحدیث: **188** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب اهل الکتاب' ما یجب علی الذی یسلم' رقم الحدیث: **9549** 'السنن الکبرٰی للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' غسل الكافر اذا اسلم' رقم الحدیث: **188** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه: محمد' رقم الحدیث: **7169** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب القاف' من اسمه قیس' ما اسند قیس بن عاصم' رقم الحدیث: **15666**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

غُسْلِ التَّطْهِيرِ وَالِاسْتِحْبَابِ مِنْ غَيْرِ فَرْضٍ وَلَا اِيجَابٍ

ابواب کا مجموعہ

استحباب کے طور پر پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے غسل کرنا' جو فرض یا واجب نہیں ہے [1]

بَابُ اسْتِحْبَابِ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحِجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب 198: پچھنے لگانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا مستحب ہے

256 - سندِحدیث: نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْتَسَلُ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَغُسْلِ

---

[1] مختلف احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ درج ذیل مواقع پر غسل کرنا مستحب ہے۔

(i) جمعے کی نماز ادا کرنے کے لئے (ii) عیدین کی نماز ادا کرنے کے لئے (iii) حج یا عمرے کا احرام باندھنے کے وقت (iv) وقوف عرفہ کے وقت (v) مکہ میں داخل ہونے کے وقت (vi) مزدلفہ میں رات بسر کرنے سے پہلے (vii) طواف زیارت سے پہلے (viii) طواف رخصت سے پہلے (ix) نمازِ کسوف ادا کرنے سے پہلے (x) میت کو غسل دینے کے بعد (xi) جنون یا بے ہوشی سے افاقہ ہونے پر (xii) پچھنے لگوانے کے بعد (xiii) شب برات میں (xiv) شب قدر میں (xv) جنبی شخص کا سونے سے پہلے

[256] فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' چار کاموں کے لئے غسل کرنا سنت ہے جمعے کی نماز کے لئے، عیدین کی نماز کے لئے، احرام باندھنے کے لئے اور حاجی کا عرفہ میں زوال کے بعد غسل کرنا (سنت ہے)

اس کے علاوہ فقہاء نے پندرہ مواقع پر غسل کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

1: جو شخص طہارت کی حالت میں اسلام قبول کرے' **2**: جو شخص سالوں کے اعتبار سے بالغ ہو جائے' **3**: جس شخص کو جنون سے افاقہ ہو جائے' **4**: پچھنے لگوانے کے بعد غسل کرنا' **5**: میت کو غسل دینے کے بعد غسل کرنا' **6**: شب برأت میں غسل کرنا' **7**: لیلۃ القدر میں غسل کرنا' **8**: نبی اکرم ﷺ کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا' **9**: قربانی کی صبح مزدلفہ میں وقوف کرنے کے لئے غسل کرنا' **10**: مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا' **11**: طواف زیارت کرنے سے پہلے غسل کرنا' **12**: سورج گرہن کی نماز ادا کرنے کے لئے غسل کرنا' **13**: نماز استسقاء کے لئے غسل کرنا' **14**: جب خوف طاری ہو اس وقت غسل کرنا (جیسے دن کے وقت) اندھیرا چھا جائے اس وقت غسل کرنا' **15**: جب تیز ہوا چل رہی ہو اور نقصان ہونے کا اندیشہ ہو (اس وقت غسل کرنا)

الْمَيِّتِ، وَالْحِجَامَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- محمد بن بشر -- زکریا بن ابوزائدہ -- مصعب بن شیبہ -- طلق بن حبیب -- عبداللہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''چار وجہ سے غسل کیا جاتا ہے: جنابت' جمعہ کے دن' میت کو غسل دینے (کے بعد)' پچھنے لگوانے (کے بعد)''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْمُغْمٰى عَلَيْهِ بَعْدَ الْإِفَاقَةِ مِنَ الْإِغْمَاءِ

باب 199: بے ہوش شخص کے لئے بے ہوشی سے افاقہ ہونے پر غسل کرنا مستحب ہے

257 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: نا زَائِدَةُ، نَا مُوْسَى بْنُ اَبِىْ عَائِشَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ: اَلَا تُحَدِّثِيْنِىْ عَنْ مَّرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ضَعُوْا لِىْ مَاءً فِى الْمِخْضَبِ . قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِىَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا ، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . فَقَالَ: ضَعُوْا لِىْ مَاءً فِى الْمِخْضَبِ فَفَعَلْنَا قَالَتْ: فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَاُغْمِىَ عَلَيْهِ ، ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ: اَصَلَّى النَّاسُ؟ فَقُلْنَا: لَا ، هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَتْ: وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِى الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ

حدیث**256**:سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی الغسل یوم الجمعة' رقم الحدیث:**297** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث:**532** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الجمعة' فی غسل الجمعة' رقم الحدیث:**4923** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب فی وجوب الغسل بالتقاء الختانین وان لم ینزل' رقم الحدیث: **346**'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث: **24659**'مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن عائشة بنت ابی بکر الصدیق رضی الله عنهما' رقم الحدیث:**483**

حدیث**257**:صحیح البخاری' کتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والامامة' باب : انما جعل الامام لیؤتم به' رقم الحدیث: **666**'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' فصل فی فضل الجماعة' ذکر خبر اوهم بعض ائمتنا انه ناسخ لامر النبی صلی الله' رقم الحدیث:**2140** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب : فیمن یصلی خلف الامام' رقم الحدیث:**1284** 'السنن الصغریٰ' کتاب الامامة' الائتمام بالامام یصلی قاعدا' رقم الحدیث:**829** 'السنن الکبریٰ للنسائی' ذکر الامامة' الائتمام بالامام یصلی قاعدا' رقم الحدیث:**892** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' فی فعل النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث:**7064** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث:**25601**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- معاویہ بن عمرو-- زائدہ-- موسیٰ بن ابوعائشہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبیداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں:

میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری کے بارے میں بتائیں انہوں نے کہا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: نہیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے ایک ٹب میں پانی رکھو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے غسل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہونے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہوگئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے' ہم نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے ایک بڑے ٹب میں پانی رکھو! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھنے لگے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوش آیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے' ہم نے عرض کی: جی نہیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: اس وقت لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے' عشاء کی نماز کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔

راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اغْتِسَالَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاِغْمَاءِ

لَمْ يَكُنِ اغْتِسَالَ فَرْضٍ وَّوُجُوبٍ، وَاِنَّمَا اغْتَسَلَ اسْتِرَاحَةً مِنَ الْغَمِّ الَّذِىْ اَصَابَهٗ فِى الْاِغْمَاءِ لِيُخَفِّفَ بَدَنَهٗ وَيَسْتَرِيحَ

باب **200**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بے ہوشی کے بعد جو غسل کیا تھا

وہ فرض یا واجب غسل نہیں تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غم سے راحت حاصل کرنے کی وجہ سے غسل کیا تھا' جو آپ کو بے ہوشی میں لاحق ہوا تھا تا کہ آپ کا بدن ہلکا پھلکا اور راحت حاصل کرنے والا ہو جائے۔

258 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ اَوْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَرَضِهِ الَّذِىْ مَاتَ فِيْهِ: صُبُّوا عَلَىَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّىْ اَسْتَرِيحُ فَاَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ . قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِىْ مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ ، وَسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتّٰى طَفِقَ يُشِيْرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ . ثُمَّ خَرَجَ

نا بِهٖ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى نَحْوَهٗ وَقَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَذْكُرُهٗ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهٗ. غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَقُلْ: مِنْ نُحَاسٍ حِيْنَ جَعَلَ الْحَدِيْثَ، عَنْ عُرْوَةَ بِلَا شَكٍّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- عروہ یا شاید عمرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جس بیماری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعے پانی ڈالو جن کی بندش کھولی نہ گئی ہو تا کہ مجھے تھوڑا سا آرام حاصل ہو تو میں لوگوں کو کچھ تلقین کرسکوں۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے ٹب میں بٹھایا اور ان مشکیزوں کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی بہایا' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا' تم نے ایسا کرلیا ہے' (یعنی اتنا کافی ہے) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔

یہاں ایک اور سند ہے' انہوں نے اپنی روایت میں یہ ذکر نہیں کیا ہے " کے تانبے سے بنے ہوئے"۔

انہوں نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے کسی شک کے بغیر ذکر کیا ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ لِلنَّوْمِ

باب **201**: جنبی شخص کے لئے سوتے وقت غسل کرنا مستحب ہے

259 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّاَ فَنَامَ ناه نَصْرُ بْنُ بَحْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَيْسٍ حَدَّثَهُ بِمِثْلِهِ وَقَالَ: رُبَّمَا تَوَضَّاَ وَنَامَ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ، فَقُلْتُ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- معاویہ بن صالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کی حالت میں کیسے سوتے تھے' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر طرح کا طرزِ عمل اختیار کر لیتے تھے' بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کر کے سوتے تھے' اور بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے سو جاتے تھے۔

حدیث **259**: صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له' رقم الحدیث: **491**' السنن الصغرٰی' کتاب الغسل والتیمم' باب الاغتسال قبل النوم' رقم الحدیث: **403**' مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث: **23927**' المستدرك علی الصحیحین للحاكم' كتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **493**

یہاں ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے کہ ''بعض اوقات آپ ﷺ وضو کرنے سے پہلے سو جاتے تھے' تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ دَلِيلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوْءِ قَبْلَ نُزُولِ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

باب 202: اس بات کی دلیل کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سورہ مائدہ نازل ہونے سے پہلے وضو کرنے کا حکم دیا کرتے تھے

260 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ، عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَنْبَسَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَوَّلِ مَا بُعِثَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَهُوَ حِيْنَئِذٍ مُسْتَخْفٍ فَقُلْتُ مَا اَنْتَ؟ قَالَ: اَنَا نَبِيٌّ. قُلْتُ: وَمَا النَّبِيُّ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: آللّٰهُ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: بِمَ اَرْسَلَكَ؟ قَالَ: بِاَنْ نَعْبُدَ اللّٰهَ، وَنُكَسِّرَ الْاَوْثَانَ، وَدَارَ الْاَوْثَانِ، وَتُوْصِلَ الْاَرْحَامُ. قُلْتُ: نِعْمَ مَا اَرْسَلَكَ بِهِ، قُلْتُ: فَمَنْ تَبِعَكَ عَلٰى هٰذَا؟ قَالَ: عَبْدٌ وَّحُرٌّ - يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ وَبِلَالًا - فَكَانَ عَمْرٌو يَقُوْلُ: رَاَيْتُنِيْ وَاَنَا رُبْعُ الْاِسْلَامِ - اَوْ رَابِعُ الْاِسْلَامِ - قَالَ: فَاَسْلَمْتُ قَالَ: اَتَّبِعُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ الْحَقْ بِقَوْمِكَ فَاِذَا اُخْبِرْتَ اَنِّيْ قَدْ خَرَجْتُ فَاتَّبِعْنِيْ قَالَ: فَلَحِقْتُ بِقَوْمِيْ. وَجَعَلْتُ اَتَوَقَّعُ خَبَرَهُ وَخُرُوْجَهُ حَتّٰى اَقْبَلَتْ رُفْقَةٌ مِنْ يَثْرِبَ، فَلَقِيتُهُمْ فَسَاَلْتُهُمْ عَنِ الْخَبَرِ، فَقَالُوْا: قَدْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، فَقُلْتُ: وَقَدْ اَتَاهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: فَارْتَحَلْتُ حَتّٰى اَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: اَتَعْرِفُنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ اَنْتَ الرَّجُلُ الَّذِيْ اَتَانِيْ بِمَكَّةَ فَجَعَلْتُ اَتَحَيَّنُ خَلْوَتَهُ، فَلَمَّا خَلَا قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِيْ مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ وَاَجْهَلُ. قَالَ: سَلْ عَمَّا شِئْتَ. قُلْتُ: اَيُّ اللَّيْلِ اَسْمَعُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ، فَصَلِّ مَا شِئْتَ؛ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَقْصِرْ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَتَرْتَفِعَ قِيْدَ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، وَتُصَلِّيْ لَهَا الْكُفَّارُ، ثُمَّ صَلِّ مَا شِئْتَ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ حَتّٰى يَعْدِلَ الرُّمْحَ ظِلُّهُ، ثُمَّ اَقْصِرْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ وَتُفْتَحُ اَبْوَابُهَا، فَاِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلِّ مَا شِئْتَ؛ فَاِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُوْدَةٌ مَكْتُوْبَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ اَقْصِرْ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَتُصَلِّيْ لَهَا الْكُفَّارُ، وَاِذَا تَوَضَّاْتَ فَاغْسِلْ يَدَيْكَ فَاِنَّكَ اِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ اَطْرَافِ اَنَامِلِكَ، ثُمَّ اِذَا غَسَلْتَ وَجْهَكَ

حدیث **260**: صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها' باب اسلام عمرو بن عبسة' رقم الحدیث: **1416** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' رقم الحدیث: **534** 'السنن الصغرٰی' کتاب المواقیت' اباحة الصلاۃ الی ان یصلی الصبح' رقم الحدیث: **583**

خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ وَجْهِكَ، ثُمَّ إِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ مَنَاخِرِكَ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ يَدَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ ذِرَاعَيْكَ، ثُمَّ إِذَا مَسَحْتَ بِرَأْسِكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِكَ، ثُمَّ إِذَا غَسَلْتَ رِجْلَيْكَ خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ رِجْلَيْكَ، فَإِنْ ثَبَتَّ فِي مَجْلِسِكَ كَانَ ذٰلِكَ حَظَّكَ مِنْ وُضُوئِكَ، وَإِنْ قُمْتَ فَذَكَرْتَ رَبَّكَ وَحَمِدْتَ وَرَكَعْتَ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِكَ كُنْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ قَالَ: قُلْتُ يَا عَمْرُو اعْلَمْ مَا تَقُوْلُ فَإِنَّكَ تَقُوْلُ أَمْرًا عَظِيمًا قَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّيْ وَدَنَا أَجَلِي، وَإِنِّي لَغَنِيٌّ عَنِ الْكَذِبِ، وَلَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ مَا حَدَّثْتُهُ، وَلٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَّامٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ إِلَّا أَنْ أُخْطِئَ شَيْئًا لَا أُرِيْدُهُ فَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوْبُ إِلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن سفیان فارسی -- ابوتوبہ ربیع بن نافع -- محمد بن مہاجر -- عباس بن سالم -- ابوسلام -- ابوامامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمرو بن عنبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں بعثت کے ابتدائی زمانے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مقیم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خفیہ قیام گاہ میں تھے میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نبی ہوں میں نے دریافت کیا: نبی کیا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا پیغام رساں انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس چیز کے ہمراہ بھیجا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں ہم بتوں کو اور بتوں کے گھر کو توڑ دیں اور لوگوں سے صلہ رحمی کریں میں نے کہا: اس نے جس چیز کے ہمراہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے وہ عمدہ ہے میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار کون شخص ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک غلام اور ایک آزاد شخص (راوی کہتے ہیں:) یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ میں اسلام قبول کرنے والا چوتھا شخص تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نے اسلام قبول کرلیا انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اپنی قوم میں واپس چلے جاؤ اور جب تمہیں یہ بات پتہ چلے کہ میں یہاں سے نکل کر (کسی دوسری جگہ چلا گیا ہوں) تو تم میرے پیچھے آجانا۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں اپنی قوم میں واپس چلا گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے نکلنے) کی خبر کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ "یثرب" کی طرف سے کچھ سوار ہمارے پاس آئے میری ان سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے معاملات کے بارے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکل کر مدینہ تشریف لے گئے ہیں میں نے دریافت کیا: وہ وہاں چلے گئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! راوی کہتے ہیں: میں بھی اس سواری پر سوار ہوا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پہچانا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں تم وہ شخص ہو جو مکہ میں میرے پاس آئے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تنہا ہونے کا انتظار کرتا رہا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم

تنہا رہ گئے‘ تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جو علم عطاء کیا ہے‘ اس سے میں ناواقف ہوں‘ اس میں سے کسی چیز کی مجھے بھی تعلیم دیجئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو مناسب سمجھو پوچھ لو! میں نے دریافت کیا: رات کے کون سے (حصے میں دعا زیادہ) سنی جاتی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوسرے نصف حصے میں‘ تم جتنی چاہو (نفل) نماز پڑھو‘ کیونکہ نماز میں (فرشتوں) کی حاضری بھی ہوتی ہے‘ اور اسے نوٹ بھی کیا جاتا ہے‘ یہاں تک کہ تم جب صبح کی نماز پڑھ لو‘ جب تک سورج نکلنے کے بعد ایک نیزے یا دو نیزے جتنا بلند نہیں ہو جاتا اس وقت تک نماز نہ پڑھو‘ کیونکہ سورج اس وقت شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے‘ اور اس وقت کفار اس لئے نماز ادا کرتے ہیں‘ پھر تمہیں جتنا جی چاہے نماز ادا کرو‘ کیونکہ نماز میں حاضری بھی ہوتی اور اسے نوٹ بھی کیا جاتا ہے‘ یہاں تک کہ نیزے کا سایہ اس کے برابر ہو جائے‘ تو نماز پڑھنے سے رک جاؤ‘ کیونکہ اس وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے‘ اور اس کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے‘ پھر جب سورج ڈھل جائے جتنی چاہو نماز ادا کرو‘ کیونکہ نماز میں حاضری بھی ہوتی ہے‘ اور اسے نوٹ بھی کیا جاتا ہے‘ یہاں تک کہ تم جب عصر کی نماز ادا کرلو‘ تو سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے رک جاؤ‘ کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے‘ اور اس وقت کفار نماز ادا کرتے ہیں‘ پھر تم جب وضو کرو تو اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ جب تم اپنے دونوں ہاتھ دھوؤ گے‘ تو تمہاری انگلیوں کے پوروں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم اپنے چہرے کو دھوؤ گے‘ تمہارے چہرے سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم کلی کرو گے اور ناک میں پانی ڈالو گے‘ تو تمہارے نتھنوں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم بازو دھوؤ گے‘ تو تمہاری کلائیوں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم سر کا مسح کرو گے‘ تو تمہارے بالوں کے کناروں سے تمہاری خطائیں نکل جائیں گی جب تم اپنے دونوں پاؤں دھوؤ گے‘ تو تمہارے پاؤں کی خطائیں نکل جائیں گی پھر جب تم اپنی جگہ پر بیٹھے رہو گے‘ تو تمہیں وضو کرنے کا یہ اجر ثواب مل جائے گا اور اگر تم اٹھ کر اپنے پروردگار کا شکر کرو گے اور اس کی حمد بیان کرو گے اور دو رکعات ادا کرو گے جس میں تم پورے ذہن کے ساتھ متوجہ رہو گے‘ تو اپنے گناہوں کے حوالے سے تمہاری وہ حالت ہوگی جو اس دن تھی‘ جس دن تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: حضرت عمرو رضی اللہ عنہ آپ غور کیجئے کہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟ آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں‘ تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اب میری عمر زیادہ ہوگئی ہے‘ میری موت کا وقت قریب آچکا ہے‘ اب میں جھوٹ بولنے سے بے نیاز ہوں‘ اگر میں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سنی ہوتی‘ تو میں یہ بیان نہ کرتا لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس سے زیادہ مرتبہ یہ بات سنی۔

ابوسلام نامی راوی نے ابوامامہ سے اسی طرح یہ روایت مجھے بیان کی ہے‘ البتہ اگر میں دانستگی میں کوئی غلطی کر جاؤں‘ تو پھر میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں‘ توبہ کرتا ہوں۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ التَّيَمُّمِ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ،

وَعِنْدَ الْمَرَضِ الَّذِي يُخَافُ فِي إِمْسَاسِ الْمَاءِ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ وَالْبَدَنِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ لِلْمَرِيضِ الْمُخَوَّفِ اَوِ الْاَلَمِ الْمُوجِعِ اَوِ التَّلَفِ

ابواب کا مجموعہ

سفر کے دوران پانی دستیاب نہ ہونے پر اور جس بیمار کو بیماری کے دوران

وضو کے اعضاء پر پانی لگانے یا غسل جنابت میں پورے جسم پر پانی لگانے سے (بیماری کے) بڑھ جانے کا یا تکلیف زیادہ ہونے کا یا عضو ضائع ہونے کا اندیشہ ہو اسے تیمم کا حکم ہے۔[1]

---

[1] یہاں مصنف نے طہارت سے متعلق ابواب ذکر کرتے ہوئے وضو اور غسل کے بعد تیمم کا بھی ذکر کیا ہے کیونکہ تیمم قائم مقام طہارت کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا ثبوت قرآن وسنت سے ثابت ہے تیمم کا حکم غزوہ بنو مصطلق کے موقع پر نازل ہوا تھا اور یہ نبی اکرم ﷺ کی اُمت کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔

تیمم کا لغوی معنی مطلق طور پر کسی چیز کا ارادہ کرنا ہے۔

اور شرعی طور پر یہ تیمم سے مراد پاک مٹی کے ذریعے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کرنا ہے۔

تیمم کی مشروعیت کا حکم سورہ مائدہ آیت: 6 میں ہے۔

فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے تیمم کے درست ہونے کے لئے آٹھ چیزیں شرط ہیں۔

[1]: نیت کرنا [2] عذر کا پایا جانا جس کی وجہ سے تیمم جائز ہو جاتا ہے۔

اس عذر کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں جیسے پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو یا پانی استعمال کرنے کی صورت میں بیماری زیادہ ہونے کا اندیشہ ہو یا سردی زیادہ ہو جانے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہونے کا خوف ہو یا دشمن کی طرف سے حملے کا اندیشہ ہو۔

یا اگر آدمی کے پاس پانی موجود ہے لیکن اگر وہ اس کے ساتھ وضو کر لیتا تو اس کے پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو یا اگر پانی کی تلاش میں جاتا ہے تو نماز جنازہ یا عید کی نماز قضاء ہو جانے کا اندیشہ ہو۔

[3] تیسری شرط یہ ہے تیمم جس چیز کے ذریعے کیا جائے گا وہ زمین کی جنس سے تعلق رکھتی ہو جیسے مٹی پتھر اور ریت لکڑی کی چابی یا سونے وغیرہ سے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

[4] تیمم کے لئے چوتھی شرط یہ ہے جس جگہ پر تیمم کرنا ہے اس پورے عضو پر مسح کیا جائے۔

پانچویں شرط یہ ہے پورے ہاتھ یا ہاتھ کے اکثر حصے کے ساتھ مسح کیا جائے۔

یہاں تک اگر کوئی شخص صرف دو انگلیوں کے ذریعے مسح کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ خواہ وہ دو انگلیوں کے ذریعے بار بار مسح کر کے اسے پورے عضو پر ہاتھ پھیر لے اور یہ صورتحال وضو کے دوران سر کا مسح کرنے سے مختلف ہے۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ مِنْ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ بِلَا تَيَمُّمٍ عِنْدَ عَدَمِ الْمَاءِ قَبْلَ نُزُوْلِ آيَةِ التَّيَمُّمِ

باب 203: تیمم سے متعلق آیت نازل ہونے سے پہلے پانی دستیاب نہ ہونے کی صورت میں تیمم کے بغیر نماز پڑھنا مباح تھا

261 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهَا اسْتَعَارَتْ قِلَادَةً مِنْ اَسْمَاءَ فَهَلَكَتْ، فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِهِ فِيْ طَلَبِهَا، فَاَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ، فَلَمَّا اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذٰلِكَ اِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا، فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ قَطُّ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ مِنْهُ مَخْرَجًا، وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ بَرَكَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

انہوں نے سیّدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے ہار ادھار لیا جو گم ہو گیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاش میں کچھ لوگوں کو بھیجا ان لوگوں کو نماز کا

(بقیہ حاشیہ) تیمم کے ٹھیک ہونے کے لئے چھٹی شرط یہ ہے' ہتھیلی کے اندرونی حصے کے ذریعے مسح کیا جائے گا اور اس کے لئے دو ضربیں لگائی جائیں گی اگرچہ وہ دونوں ضربیں ایک ہی جگہ پر لگائی جائیں۔

ساتویں شرط یہ ہے' تیمم کرنے کے نتیجے میں ایسی چیز ختم ہو جائے جو تیمم کی متضاد ہے' جیسے حیض یا نفاس یا حدث۔

اس کے لئے آٹھویں شرط یہ ہے' جس جگہ پر تیمم کا مسح کرنا ہے' وہاں کوئی ایسی چیز نہ لگی ہوئی ہو' جو مسح کے لئے رکاوٹ بن جاتی ہے' جیسے موم یا چربی وغیرہ۔

تیمم کے دو رکن ہیں: (i) دونوں ہاتھوں پر مسح کرنا۔

(ii) چہرے پر مسح کرنا

تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں۔ آغاز میں بسم اللہ پڑھنا' ترتیب کے ساتھ تیمم کرنا' تسلسل رکھنا' ہاتھ کو مٹی میں رکھنے کے بعد آگے کی طرف لے کر جانا پھر پیچھے کی طرف لے کر آنا پھر ہاتھ کو جھاڑنا' تیمم کرتے ہوئے انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔

تاہم تیمم کے لئے یہ بات بیان کی گئی ہے' جس شخص کو یہ امید ہو کہ نماز کا وقت گزرنے سے پہلے پانی کو پا لے گا یا پانی کے استعمال پر قادر ہو جائے گا۔ اس کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ نماز کو تاخیر سے ادا کرے لیکن وضو کر کے ادا کرے۔

حدیث **261**: صحيح البخاري' كتاب النكاح' باب استعارة الثياب للعروس وغيرها' رقم الحديث: **4871** 'صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب التيمم' رقم الحديث: **577** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب التيمم مرة' رقم الحديث: **779** ' سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب ما جاء في السبب' رقم الحديث: **565** 'مسند عبد بن حميد' من مسند الصديقة عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها' رقم الحديث: **1507**

وقت ہوگیا' تو ان لوگوں نے وضو کے بغیر ہی نماز ادا کرلی' جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کی شکایت کی' تو تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل ہوگئی' اس وقت حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا کرے اللہ کی قسم! جب بھی آپ کو کسی مشکل صورت حال کا سامنا کرنا پڑا' اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے اس سے خلاصی کی صورت پیدا کردی اور مسلمانوں کے لئے اس میں برکت رکھ دی''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي النُّزُولِ فِي السَّفَرِ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ لِلْحَاجَةِ تَبْدُو مِنْ مَّنَافِعِ الدُّنْيَا

باب 204: جب آدمی کو سفر کے دوران کسی دنیاوی فائدے کے حصول کے لئے کسی جگہ پر پڑاؤ کرنا پڑے جہاں پانی نہ ہو' تو اس کی اجازت ہے

262 - سندِ حدیث: نا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهٗ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِيْ، فَاَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهٖ، وَاَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَاَتَى النَّاسُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَلَا تَرٰى اِلٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ اَقَامَتْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ وَلَيْسُوْا عَلٰى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ اَبُوْ بَكْرٍ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَاْسَهٗ عَلٰى فَخِذِيْ قَدْ نَامَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- عبداللہ بن وہب بن مسلم -- امام مالک -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں

ہم لوگ ایک سفر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' یہاں تک کہ جب ہم ''بیداء'' یا ''ذات الجیش'' کے مقام پر پہنچے' تو میرا ہار گر گیا' تو نبی اکرم ﷺ اس کی تلاش میں وہیں ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ ٹھہر گئے' وہاں پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا' لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ نے اس بات کا جائزہ لیا ہے کہ سیدہ

حدیث **262**: صحیح البخاری' کتاب التیمم' رقم الحدیث: **331** 'صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب التیمم' رقم الحدیث: **576** 'موطا مالک' کتاب الطهارة' هذا باب فی التیمم' رقم الحدیث: **119** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب التیمم' رقم الحدیث: **1316** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' باب بدء التیمم' رقم الحدیث: **848** 'السنن الکبرٰی للنسائی' بدء التیمم' رقم الحدیث: **290** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث: **24913** 'مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن القاسم بن محمد عن عائشة عن النبی' رقم الحدیث: **846** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیاء' ذکر ازواج رسول الله صلی الله علیه وسلم منهن' باب قصة التیمم' رقم الحدیث: **19044**

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا' کیا ہے؟ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور لوگوں کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے حالانکہ یہاں پانی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا كَانَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَضَّلَ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَهٗ، وَفَضَّلَ اُمَّتَهٗ عَلَى الْاُمَمِ السَّالِفَةِ قَبْلَهُمْ بِاِبَاحَتِهٖ لَهُمُ التَّيَمُّمَ بِالتُّرَابِ عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ

باب **205**: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو آپ سے پہلے کے انبیاء پر جو فضیلت عطا کی ہے اس کا تذکرہ

اور آپ کی اُمت کو اس سے پہلے کی اُمتوں پر جو فضیلت عطا کی گئی ہے' اس کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔

263 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ وَهُوَ سَعِيْدُ بْنُ طَارِقٍ الْاَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فُضِّلَتْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا، وَجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُعْطِيْتُ هٰذِهِ الْاٰيَاتِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ اَحَدٌ قَبْلِيْ وَلَا اَحَدٌ بَعْدِيْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ قرشی -- ابومعاویہ -- ابومالک -- سعید بن طارق اشجعی -- ربعی بن حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اس امت کو دوسرے تمام لوگوں پر تین حوالوں سے فضیلت دی گئی ہے' ہمارے لئے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے' اور ہماری صفوں کو ملائکہ کی صفوں کے مانند قرار دیا گیا ہے' اور مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئی ہیں' جو عرش کے نیچے سے خزانے کے گھر سے دی گئی ہیں' جس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو کچھ نہیں دیا گیا اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں دیا جائے گا''۔

حدیث **263**: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' رقم الحدیث: **842** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب شروط الصلاۃ' رقم الحدیث: **1718** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الفضائل' باب ما اعطی اللہ تعالی محمدا صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **31011** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطہارۃ' باب التیمم' رقم الحدیث: **579** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث حذیفۃ بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **22667** 'مسند الطیالسی' احادیث حذیفۃ بن الیمان رحمہ اللہ' رقم الحدیث: **413** 'البحر الزخار مسند البزار' ابو مالک عن ربعی' رقم الحدیث: **2468**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ اسْمُ التُّرَابِ

فَالتَّيَمُّمُ بِهٖ جَائِزٌ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ وَاِنْ كَانَ التُّرَابُ عَلٰى بِسَاطٍ اَوْ ثَوْبٍ، وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عَلَى الْاَرْضِ مَعَ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ خَبَرَ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ الَّذِىْ ذَكَرْنَاهُ مُخْتَصَرٌ جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ طَهُوْرًا اَىْ عِنْدَ الْإِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ اِذَا كَانَ الْمُحْدِثُ غَيْرَ مَرِيْضٍ مَرَضًا يَخَافُ اِنْ مَاسَّ الْمَاءَ التَّلَفَ اَوِ الْمَرَضَ الْمَخُوْفَ اَوِ الْاَلَمَ الشَّدِيْدَ، لَا اَنَّهٗ جَعَلَ الْاَرْضَ طَهُوْرًا، وَاِنْ كَانَ الْمُحْدِثُ صَحِيْحًا وَّاجِدًا لِلْمَاءِ، اَوْ مَرِيْضًا لَا يَضُرُّ اِمْسَاسُ الْبَدَنِ الْمَاءَ

باب 206: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس چیز پر بھی لفظ ''تراب'' مٹی کا اطلاق ہوتا ہو

پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں اس کے ذریعے تیمم کرنا جائز ہے' اگرچہ وہ مٹی کسی بچھونے پر ہو کپڑے پر ہو' یا جہاں کہیں بھی ہو' اور وہ زمین پر نہ ہو' اور اس بات کی دلیل کہ ابومعاویہ کے حوالے سے ہم نے جو روایت ذکر کی ہے وہ مختصر ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان:

''ہمارے لئے تمام زمین کو طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ پانی دستیاب نہ ہو' جب بے وضو شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جس میں اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے پانی استعمال کیا' تو عضو ضائع ہو جائے گا' یا مرض زیادہ ہو جائے گا' یا تکلیف زیادہ ہو گی' اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ اگر وہ شخص صحیح ہو اس کو پانی دستیاب بھی ہو' یا وہ کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو کہ جسم پر پانی لگانے سے کوئی نقصان نہ ہوتا ہو' تو بھی اس کے لئے زمین کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔

264 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَ تُرَابُهَا لَنَا طَهُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، وَجُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَاُوْتِيْتُ هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، مِنْ بَيْتِ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ يُعْطَ مِنْهُ اَحَدٌ قَبْلِىْ وَلَا اَحَدٌ بَعْدِىْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید -- ابن فضیل -- ابومالک اشجعی -- ربعی بن حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہمیں لوگوں پر تین حوالوں سے فضیلت دی گئی ہے' ہمارے لئے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ بنایا گیا ہے' اور اس کی مٹی کو ہمارے لئے طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے جب ہمیں پانی نہیں ملتا' اور ہماری صفوں کو

فرشتوں کی صفوں کی مانند قرار دیا گیا ہے اور مجھے سورۃ بقرہ کی آخری آیات عرش کے نیچے خزانے کے گھر سے دی گئی ہیں جس میں سے مجھ سے پہلے کسی کو کچھ نہیں دیا گیا اور میرے بعد بھی کسی کو نہیں ملے گا''۔

بَابُ إِبَاحَةِ التَّيَمُّمِ بِتُرَابِ السِّبَاخِ

ضِدُّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ مِنْ اَهْلِ عَصْرِنَا اَنَّ التَّيَمُّمَ بِالسَّبِخَةِ غَيْرُ جَائِزٍ، وَقَوْلُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ يَعُوْدُ اِلٰى اَنَّ التَّيَمُّمَ بِالْمَدِيْنَةِ غَيْرُ جَائِزٍ، اِذْ اَرْضُهَا سَبِخَةٌ، وَقَدْ خَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا طَيْبَةٌ اَوْ طَابَةٌ

باب 207: سیم زدہ مٹی کے ذریعے تیمم کرنا مباح ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو ہمارے زمانے سے تعلق رکھتا ہے اور اس بات کا قائل ہے کہ سیم زدہ مٹی کے ذریعے تیمم کرنا جائز نہیں ہے۔

اور اس کی یہ بات اس نکتے تک لے جاتی ہے کہ مدینہ منورہ میں تیمم کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہاں کی زمین سیم زدہ ہے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کردی ہے کہ مدینہ منورہ ''طیبہ'' اور ''طابہ'' ہے۔

265 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَمْ اَعْقِلْ اَبَوَيَّ قَطُّ اِلَّا وَهُمْ يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ اِلَّا يَاْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً - فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ - وَقَالَ فِي الْخَبَرِ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

قَدْ اُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، اُرِيْتُ سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ فِيْ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اُرِيْتُ سَبِخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ، وَاِعْلَامِهِ اِيَّاهُمْ اَنَّهَا دَارُ هِجْرَتِهِمْ، وَجَمِيْعُ الْمَدِيْنَةِ كَانَتْ هِجْرَتَهُمْ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ الْمَدِيْنَةِ سَبِخَةٌ، وَلَوْ كَانَ التَّيَمُّمُ غَيْرَ جَائِزٍ بِالسَّبِخَةِ وَكَانَتِ السَّبِخَةُ عَلٰى مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ اَهْلِ عَصْرِنَا اَنَّهُ مِنَ الْبَلَدِ الْخَبِيْثِ بِقَوْلِهِ: (وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ اِلَّا نَكِدًا) (الاعراف: 58) لَكَانَ قَوْدُ هٰذِهِ الْمَقَالَةِ اَنَّ اَرْضَ الْمَدِيْنَةِ خَبِيْثَةٌ لَا طَيِّبَةٌ، وَهٰذَا

حدیث 265: صحيح البخاري' كتاب الحوالات' باب جوار ابي بكر في عهد النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: 2197' صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر وصف كيفية خروج المصطفى صلى الله عليه وسلم من مكة' رقم الحديث: 6368' مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: 25082' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عروة بن الزبير' رقم الحديث: 663

قَوْلُ بَعْضِ اَهْلِ الْعِنَادِ لَمَّا ذَمَّ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ، فَقَالَ: اِنَّهَا خَبِيْثَةٌ فَاعْلَمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهَا طَيْبَةَ اَوْ طَابَةَ، فَالْاَرْضُ السَّبِخَةُ هِيَ طَيِّبَةٌ عَلٰى مَا خَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَيِّبَةٌ، وَاِذَا كَانَتْ طَيِّبَةٌ وَهِيَ سَبِخَةٌ، فَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَمَرَ بِالتَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ الطَّيِّبِ فِيْ نَصِّ كِتَابِهٖ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الْمَدِيْنَةَ طَيْبَةٌ اَوْ طَابَةٌ مَّعَ اِعْلَامِهٖ اِيَّاهُمْ اَنَّهَا سَبِخَةٌ، وَفِيْ هٰذَا مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّ التَّيَمُّمَ بِالسِّبَاخِ جَائِزٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- یونس بن یزید -- ابن شہاب زہری -- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اس وقت سے اپنے ماں باپ کو دین اسلام پر کاربند دیکھا ہے روزانہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں صبح کے وقت بھی اور شام کے وقت بھی آیا کرتے تھے۔

راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''مجھے تمہارے ہجرت کی جگہ دکھادی گئی ہے میں نے اس کے دو اطراف میں کھجوروں والی شورزدہ زمین دیکھی ہے ور اس کے دونوں کنارے سیاہ پتھریلی زمین والے ہیں''۔

اس کے بعد راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مجھے شورزدہ زمین دکھائی گئی ہے جو کھجوروں کے درختوں والی ہے اور دو پتھریلی زمینوں کے درمیان ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو یہ بتایا ہے کہ یہ ان کے ہجرت کرنے کی جگہ ہے لیکن ہجرت کی جگہ سارا مدینہ منورہ ہے اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ سارا مدینہ منورہ ''شورزدہ'' ہے تو اگر شورزدہ مٹی کے ساتھ تیمم کرنا جائز نہ ہوتا اور شورزدہ مٹی خبیث شہر سے تعلق رکھتی ہوتی' جیسا کہ ہمارے معاصرین میں سے ایک صاحب اس غلط فہمی کا شکار ہیں جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان پیش کرتے ہیں۔

''اور جو خراب ہو اس میں سے جو کچھ نکلتا ہے وہ ناقص ہوتا ہے''۔

تو پھر اس فرمان سے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مدینہ منورہ کی زمین خبیث ہے ''طیب'' نہیں ہے اور یہ ایک معاند شخص کا قول ہے کہ جب اس نے مدینہ منورہ کی مذمت بیان کی تو کہا تھا کہ یہ خبیث سرزمین ہے تو یہ بات جان لیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ''طیبہ'' اور ''طیباء'' رکھا ہے اور شورزدہ زمین ''طیبہ'' ہوتی ہے جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: مدینہ ''طیبہ'' ہے تو جب یہ ''طیبہ'' ہو اور شورزدہ بھی ہو تو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کی نص میں پاک مٹی سے تیمم کرنے کا حکم دیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بتادی ہے مدینہ منورہ ''طیبہ'' یا ''طابہ'' ہے اور اس کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ شورزدہ ہے تو اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ شورزدہ زمین کے ساتھ تیمم کرنا جائز ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ التَّيَمُّمَ ضَرْبَةٌ وَاحِدَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ لَا ضَرْبَتَانِ مَعَ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ مَسْحَ الذِّرَاعَيْنِ فِي التَّيَمُّمِ غَيْرُ وَاجِبٍ

باب **208**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ تیمم میں ایک ضرب ہوگی جو چہرے اور دونوں بازوؤں کے لئے ہوگی دو ضربیں نہیں ہوں گی اور اس بات کی دلیل کہ تیمم میں بازوؤں پر مسح کرنا واجب نہیں ہے

266 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي التَّيَمُّمِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- علی بن معبد --- یزید بن ہارون --- شعبہ --- حکم --- ذر --- سعید بن عبدالرحمٰن --- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تیمم کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک ضرب چہرے اور دونوں ہتھیلیوں کے لئے ہوگی۔

267 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ،

متنِ حدیث: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّيَمُّمِ قَالَ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- یعقوب بن ابراہیم --- ابن علیہ --- سعید --- قتادہ --- عزرہ --- سعید بن عبدالرحمٰن بن ابزیٰ --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک ضرب چہرے اور دونوں ہاتھوں کے لئے ہوگی۔

بَابُ النَّفْخِ فِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى التُّرَابِ لِلتَّيَمُّمِ

باب **209**: تیمم کے لئے مٹی پر ہاتھ مارنے کے بعد ان پر پھونک مارنا

268 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى، عَنْ اَبِيهِ،

حدیث **266**: الجامع للترمذی' ابواب الطھارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی التیمم' رقم الحدیث: **138**'سنن الدارمی' کتاب الطھارۃ' باب التیمم مرۃ' رقم الحدیث: **778** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الطھارات' فی التیمم کیف ھو' رقم الحدیث: **1668** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطھارۃ' باب التیمم' رقم الحدیث: **605** ' مسند احمد بن حنبل' حدیث عمار بن یاسر' رقم الحدیث: **17988** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **548**

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: اِنِّيْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا تُصَلِّ، فَقَالَ عَمَّارٌ: اَمَا تَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِيْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا، فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ، فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ، وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ عَلَى الْاَرْضِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيْهَا، وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- حکم -- ذر -- ابن عبدالرحمٰن بن ابزی -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوئی مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نماز ادا نہ کرو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یہ بات یاد نہیں ہے جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے تو ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا' تو آپ نے نماز ادا نہیں کی تھی لیکن میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا' پھر میں نے نماز ادا کر لی تھی' پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا ہی کافی تھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر مارا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر پھونک ماری اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے اور دونوں ہتھیلیوں پر پھیر لیا۔

بَابُ نَفْضِ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ بَعْدَ ضَرْبِهِمَا عَلَى الْاَرْضِ قَبْلَ النَّفْخِ فِيْهِمَا وَقَبْلَ مَسْحِ الْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ لِلتَّيَمُّمِ

باب 210: تیمم کے لئے زمین پر ہاتھ مارنے کے بعد ان میں پھونک مارنے سے پہلے اور انہیں چہرے اور دونوں ہاتھوں پر پھیرنے سے پہلے دونوں ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا

269 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا اَبُوْ يَحْيٰى يَعْنِي التَّيْمِيَّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

حديث**268**: صحيح البخاري' كتاب التيمم' باب: المتيمم هل ينفخ فيهما؟' رقم الحديث: **335** 'صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب التيمم' رقم الحديث: **579** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب التيمم' ذكر خبر ثان يصرح بان مسح الذراعين في التيمم غير واجب' رقم الحديث: **1320** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة' رقم الحديث: **566** 'السنن الصغرى' سؤر الهرة' صفة الوضوء' التيمم في الحضر' رقم الحديث: **311** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب الرجل يعزب عن الماء' رقم الحديث: **881** 'السنن الكبرى للنسائي' بدء التيمم' نوع آخر' رقم الحديث: **295** 'مسند احمد بن حنبل' حديث عمار بن ياسر' رقم الحديث: **17999** 'مسند الطيالسي' عمار بن ياسر' رقم الحديث: **667** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روى عبد الرحمن بن ابزى' رقم الحديث: **1233**

حديث**269**: صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب التيمم' رقم الحديث: **578** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' في التيمم كيف هو' رقم الحديث: **1659**

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّا نَجْنُبُ، وَلَيْسَ مَعَنَا مَاءٌ - فَذَكَرَ قِصَّةً مَعَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَقَالَ - وَقَالَ: يَعْنِي عَمَّارًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ بِيَدَيْكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ إِلَى التُّرَابِ، ثُمَّ نَفَضَهُمَا، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَدْخَلَ شُعْبَةُ بَيْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، وَبَيْنَ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ ذَرًّا وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ فِي خَبَرِ الثَّوْرِيِّ، وَشُعْبَةَ: نَفْضُ الْيَدَيْنِ مِنَ التُّرَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابو یحییٰ تیمی --اعمش --سلمہ بن کہیل --سعید بن عبدالرحمٰن --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ایک شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ہم لوگ جنابت کا شکار ہو جاتے ہیں ہمارے پاس پانی نہیں ہوتا۔

اس کے بعد راوی نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کا پورا واقعہ بیان کیا ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: انہوں نے فرمایا: یعنی حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کے ذریعے اس طرح اور اس طرح کر لیتے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر پھر انہیں جھاڑا' پھر ان پر پھونک ماری اور پھر انہیں اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) شعبہ نے سلمہ بن کہیل اور سعید بن عبدالرحمٰن نامی راوی کے درمیان میں ''ذر'' نامی راوی کا اضافہ کیا ہے۔

ثوری نے یہ روایت سلمہ کے حوالے سے ابو مالک اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے' تاہم ثوری اور شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ''ہاتھوں سے مٹی جھاڑنا''

270 - سند حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ

متن حدیث: قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ، وَأَبِي مُوسٰى، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا يَتَيَمَّمُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لَا يَتَيَمَّمُ، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ، فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا

حدیث **270**: صحيح البخاري' كتاب التيمم' باب: التيمم ضربة' رقم الحديث: **343** 'صحيح مسلم' كتاب الحيض' باب التيمم' رقم الحديث: **578** 'سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب التيمم' رقم الحديث: **277** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الطهارات' من قال لا يتيمم حتى يجد الماء' رقم الحديث: **1653** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب التيمم' رقم الحديث: **592**

تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ اَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْاَرْضِ، ثُمَّ تَمْسَحُهُمَا، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَوْلُهٗ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: ثُمَّ تَمْسَحُهُمَا هُوَ النَّفْضُ بِعَيْنِهٖ وَهُوَ مَسْحُ اِحْدَى الرَّاحَتَيْنِ بِالْاُخْرٰى لِيَنْفُضَ مَا عَلَيْهِمَا مِنَ التُّرَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ-- ابومعاویہ-- اعمش کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں شقیق بیان کرتے ہیں:

میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جسے جنابت لاحق ہو جاتی ہے' اور اسے ایک مہینے تک پانی نہیں ملتا' تو کیا وہ شخص تیمم کرسکتا ہے' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمم نہیں کرسکتا' تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول نہیں سنا' جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک کام کے سلسلے بھیجا تھا اور مجھے جنابت لاحق ہوگئی' تو مجھے پانی نہیں ملا' تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہوگیا جس طرح کوئی جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے' پھر میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی تھا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے' ان کو صاف کر کے اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیتے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) تو اس روایت میں ان کے یہ الفاظ ''پھر تم انہیں مسح کر لیتے یعنی جھاڑ لیتے'' یعنی ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر لگی مٹی کو جھاڑ لیا جائے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْجُنُبَ يُجْزِيْهِ التَّيَمُّمُ

عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ فِي السَّفَرِ وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ التَّيَمُّمَ لَيْسَ كَالْغُسْلِ فِيْ جَمِيْعِ اَحْكَامِهٖ، اِذِ الْمُغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ غُسْلٌ ثَانٍ اِلَّا بِجَنَابَةٍ حَادِثَةٍ، وَالتَّيَمُّمُ فِي الْجَنَابَةِ عِنْدَ الْاِعْوَازِ مِنَ الْمَاءِ يَجِبُ عَلَيْهِ غُسْلٌ عِنْدَ وُجُوْدِ الْمَاءِ

باب 211: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جنبی شخص کے لئے سفر کے دوران پانی کی عدم دستیابی کی صورت میں تیمم کرنا جائز ہے

اور اس بات کی دلیل کہ تمام احکام میں تیمم' غسل کی مانند نہیں ہے' کیونکہ غسل جنابت کرنے والے شخص پر دوسری مرتبہ غسل کرنا اسی وقت لازم ہوتا ہے' جب اسے دوسری مرتبہ جنابت لاحق ہو۔

لیکن پانی کی عدم دستیابی کے وقت جنابت کی حالت میں تیمم کرنے والے شخص پر یہ بات لازم ہے کہ جب پانی مل جائے' تو وہ غسل کرے۔

271 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، نَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ السَّحَرُ قَبْلَ الصُّبْحِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةَ، وَلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا اَيْقَظَنَا اِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ - فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ - وَقَالَ: ثُمَّ نَادَى بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، ثُمَّ انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ، فَاِذَا رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ: مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَاِنَّهُ يَكْفِيكَ، ثُمَّ سَارَ وَاشْتَكَى اِلَيْهِ النَّاسُ فَدَعَا فُلَانًا - قَدْ سَمَّاهُ اَبُو رَجَاءٍ وَنَسِيَهُ عَوْفٌ - وَدَعَا عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَهُمَا: اذْهَبَا فَابْغِيَا لَنَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَاَةً بَيْنَ سَطِيحَتَيْنِ اَوْ مَزَادَتَيْنِ عَلٰى بَعِيرٍ - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - وَقَالَ: ثُمَّ نُودِيَ فِي النَّاسِ اَنِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ قَالَ: وَكَانَ اٰخِرُ ذٰلِكَ اَنْ اَعْطَى الَّذِي اَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ اِنَاءً مِنْ مَاءٍ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَاَفْرِغْهُ عَلَيْكَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَفِي هٰذَا الْخَبَرِ اَيْضًا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمُتَيَمِّمَ اِذَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ، ثُمَّ وَجَدَ الْمَاءَ فَاغْتَسَلَ اِنْ كَانَ جُنُبًا، اَوْ تَوَضَّاَ اِنْ كَانَ مُحْدِثًا، لَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اِعَادَةُ مَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَاْمُرِ الْمُصَلِّيَ بِالتَّيَمُّمِ لَمَّا اَمَرَهُ بِالِاغْتِسَالِ بِاِعَادَةِ مَا صَلَّى بِالتَّيَمُّمِ. وَفِي الْخَبَرِ اَيْضًا دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ الْمُغْتَسِلَ بِالْجَنَابَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ قَبْلَ اِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى الْجَسَدِ غَيْرَ اَعْضَاءِ الْوُضُوءِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَمَرَ الْجُنُبَ بِاِفْرَاغِ الْمَاءِ عَلٰى نَفْسِهِ، وَلَمْ يَاْمُرْهُ بِالْبَدْءِ بِالْوُضُوءِ وَغَسْلِ اَعْضَاءِ الْوُضُوءِ. ثُمَّ اِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلٰى سَائِرِ الْبَدَنِ، كَانَ فِي اَمْرِهِ اِيَّاهُ مَا بَانَ، وَصَحَّ اَنَّ الْجُنُبَ اِذَا اَفَاضَ عَلٰى نَفْسِهِ كَانَ مُؤَدِّيًا لِمَا عَلَيْهِ مِنْ فَرْضِ الْغُسْلِ، وَفِي هٰذَا مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ بَدْءَ الْمُغْتَسِلِ بِالْوُضُوءِ. ثُمَّ اِفَاضَةُ الْمَاءِ عَلٰى سَائِرِ الْبَدَنِ اخْتِيَارٌ وَاسْتِحْبَابٌ لَا فَرْضٌ وَاِيجَابٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید اور ابن ابوعدی اور محمد بن جعفر اور سہل بن یوسف اور عبد الوہاب بن عبدالمجید ثقفی -- عوف -- ابورجاء العطاردی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم رات بھر سفر کرتے رہے یہاں تک کہ صبح صادق سے کچھ پہلے ہم سو گئے مسافر

حدیث **271**: صحیح البخاری' کتاب التیمم' باب : الصعید الطیب وضوء المسلم' رقم الحدیث: **340** 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب قضاء الصلاۃ الفائتۃ' رقم الحدیث: **1135** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب التیمم' ذکر البیان بان التیمم بالکحل والزرنیخ وما اشبھھما دون الصعید الذی' رقم الحدیث: **1317** 'سنن الدارمی' کتاب الطھارۃ' باب التیمم' رقم الحدیث: **776**

کے نزدیک نیند سے زیادہ اچھی اور کوئی چیز نہیں ہوتی ہمیں دھوپ کی تپش نے بیدار کیا اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں: پھر انہوں نے نماز کے لئے اذان دی پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی پھر نماز کے بعد آپ ﷺ نے رُخِ مبارک موڑا تو آپ ﷺ نے ایک شخص کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا جس نے حاضرین کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی اور پانی نہیں ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر مٹی کو استعمال کرنا لازم ہے تمہارے لئے یہی کافی ہوگی۔

پھر نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو لوگوں نے آپ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی' تو نبی اکرم ﷺ نے فلاں صاحب کو بلوایا۔

ابورجاء نامی راوی نے اس کا نام ذکر کیا تھا' لیکن عوف نامی راوی وہ نام بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو بلایا پھر آپ ﷺ نے ان دونوں صاحبان سے فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ہمارے لئے پانی تلاش کر کے لاؤ! تو دونوں حضرات روانہ ہوگئے' ان دونوں کا سامنا ایک خاتون سے ہوا' جو ایک اونٹ پر سوار تھی' جس کے دونوں طرف مشکیزے لٹک رہے تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: پھر لوگوں کے درمیان یہ اعلان کیا گیا کہ وہ خود بھی پانی پی لیں اور جانوروں وغیرہ کو بھی پلا دیں' پھر جس نے چاہا خود کچھ پی لیا اور جس نے چاہا جانوروں کو پلا دیا' یہاں تک کہ آخر میں اس شخص کو بھی پانی دیا گیا' جسے جنابت لاحق ہوئی تھی' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ اور اسے اپنے اوپر انڈیل لو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ تیمم کرنے والا وہ شخص جب تیمم کر کے نماز ادا کر لیتا ہے اور پھر وہ پانی کو پاتا ہے' اگر وہ جنبی تھا' تو غسل کرے گا اگر بے وضو تھا' تو وضو کرے گا' لیکن اس نے تیمم کے ذریعے جو نماز ادا کی تھی اسے دوبارہ دوہرانا لازم نہیں ہوگا' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے شخص کو جب غسل کرنے کا حکم دیا تھا' تو آپ ﷺ نے اسے اس نماز کے دوہرانے کا حکم نہیں دیا' جو اس نے تیمم کر کے ادا کی تھی۔

اس روایت میں اس بات پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ غسل جنابت کرنے والے شخص پر پورے جسم پر پانی بہانے سے پہلے غسل کرنا واجب نہیں ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جنبی شخص کو اپنے اوپر پانی بہانے کا حکم دیا تھا آپ ﷺ نے اسے یہ ہدایت نہیں کی تھی کہ وہ وضو سے آغاز کرے اور غسل کے اعضاء کو پہلے دھوئے' پھر اپنے باقی جسم پر پانی بہائے' تو نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے' اور یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جب جنبی شخص اپنے اوپر پانی بہا لے گا' تو اس کے ذمے جو غسل تھا وہ اسے ادا کر لے گا۔ اس روایت میں اس بات پر بھی دلالت موجود ہے کہ وضو کے ذریعے غسل کا آغاز کرنا اور پھر باقی جسم پر پانی بہانا' یہ اختیار اور استحباب کے طور پر ہے' اور فرض اور واجب کے طور پر نہیں ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّيَمُّمِ لِلْمَجْدُوْرِ وَالْمَجْرُوحِ، وَإِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا إِذَا خَافَ إِنْ مَاسَّ الْمَاءُ الْبَدَنَ التَّلَفَ أَوِ الْمَرَضَ أَوِ الْوَجَعَ الْمُؤْلِمَ

باب 212: چیچک زدہ اور زخمی شخص کے لئے تیمم کرنے کی اجازت ہے

اگرچہ پانی موجود ہو' جبکہ انہیں یہ اندیشہ ہو کہ اگر انہوں نے جسم پر پانی لگایا' تو عضو ضائع ہو جائے گا' یا بیماری بڑھ جائے گی اور تکلیف زیادہ ہو جائے گی۔

272 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ،

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ فِيْ قَوْلِهِ: (وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ) (النساء: 43) الْآيَةَ قَالَ: إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوِ الْقُرُوحُ أَوِ الْجُدَرِيُّ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ إِنِ اغْتَسَلَ أَنْ يَمُوْتَ فَلْيَتَيَمَّمْ

توضیح روایت: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب -- سعید بن جبیر کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مرفوع حدیث نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے): "اگر تم بیمار ہو' یا سفر پر ہو"۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگ جائے' یا اسے پھوڑا نکل آئے' یا چیچک لاحق ہو جائے اور اسے جنابت لاحق ہو جائے اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ غسل کیا' تو وہ مر جائے گا' اسے تیمم کر لینا چاہیے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عطاء بن سائب کے علاوہ کسی نے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر ذکر نہیں کی ہے۔

273 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نَا أَبِيْ، أَخْبَرَنِيْ إِيَّاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ، أَنَّ عَطَاءً حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

حدیث **272**: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **536** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب التيمم' رقم الحديث: **587**

حدیث **273**: سنن ابي داؤد' كتاب الطهارة' باب في المجروح يتيمم' رقم الحديث: **288** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' ابواب التيمم' باب في المجروح تصيبه الجنابة' رقم الحديث: **569** 'سنن الدارمي' كتاب الطهارة' باب المجروح تصيبه الجنابة' رقم الحديث: **705** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **535** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب التيمم' ذكر اباحة التيمم للعليل الواجد الماء اذا خاف التلف على نفسه' رقم الحديث: **1330** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' باب اذا لم يجد الماء' رقم الحديث: **833** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب جواز التيمم لصاحب الجراح مع استعمال الماء وتعصيب الجرح' رقم الحديث: **634** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2956** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2363** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عطاء' رقم الحديث: **11268**

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فِیْ شِتَاءٍ فَسَاَلَ فَاُمِرَ بِالْغُسْلِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا لَهُمْ؟ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ - ثَلَاثًا - قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الصَّعِيْدَ اَوِ التَّيَمُّمَ طَهُوْرًا

شَكَّ فِي ابْنِ عَبَّاسٍ، ثُمَّ اَثْبَتَهُ بَعْدُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عمر بن حفص بن غیاث - اپنے والد -- ولید بن عبیداللہ بن ابورباح بیان کرتے ہیں' عطاء نے انہیں حدیث بیان کی' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص کو سردی کے موسم میں جنابت لاحق ہوگئی' اس نے مسئلہ دریافت کیا: اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا اس نے غسل کیا' تو اس کا انتقال ہوگیا' اس بات کا تذکرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہوا ہے' انہوں نے اسے مار دیا ہے' اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو برباد کرے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ نے مٹی کو (راوی کو شک ہے) تیمم کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

راوی نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں پہلے شک کا اظہار کیا' پھر اس کے بعد انہوں نے اسے ثابت قرار دیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ لِرَدِّ السَّلَامِ، وَاِنْ كَانَ الْمَاءُ مَوْجُوْدًا

باب 213: سلام کا جواب دینے کے لئے حضر کے دوران تیمم کرنا مستحب ہے' اگرچہ پانی موجود ہو

274 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اَقْبَلْتُ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْاَنْصَارِيِّ، فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ: اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب بن لیث -- لیث -- جعفر بن ربیعہ --

حدیث 274: صحیح البخاری' کتاب التیمم' باب التیمم فی الحضر' رقم الحدیث: 334 'صحیح مسلم' کتاب الحیض' باب التیمم' رقم الحدیث: 580 'صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الاذکار' ذکر خبر قد یوھم عالما من الناس ان ذکر العبد ربه' رقم الحدیث: 805 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب التیمم فی الحضر' رقم الحدیث: 281 ' السنن الصغرٰی' سؤر الھرۃ' صفة الوضوء' باب التیمم فی الحضر' رقم الحدیث: 310 'السنن الکبرٰی للنسائی' بدء التیمم' التیمم فی الحضر' رقم الحدیث: 298 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ذکر الجنب الحائض والذی لیس علی وضوء وقراء تھم القرآن' رقم الحدیث: 335 'سنن الدارقطنی' کتاب الطھارۃ' باب التیمم' رقم الحدیث: 581 'مسند احمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث ابی جھیم بن الحارث بن الصمة' رقم الحدیث: 17227 'مسند الشافعی' باب ما خرج من کتاب الوضوء' رقم الحدیث: 28

عبدالرحمٰن بن ہرمز -- عمیر مولیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں اور سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام عبداللہ بن یسار آئے ہم لوگ حضرت ابوجہیم انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب نہیں دیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیوار کے پاس تشریف لے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کیا (یعنی تیمم کیا) پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ تَطْهِيرِ الثِّيَابِ بِالْغَسْلِ مِنَ الْاَنْجَاسِ

ابواب کا مجموعہ: نجاست کو دھو کر کپڑوں کو پاک کرنا

بَابُ حَتِّ دَمِ الْحَيْضَةِ مِنَ الثَّوْبِ، وَقَرْصِهِ بِالْمَاءِ وَرَشِّ الثَّوْبِ بَعْدَهُ

باب 214: کپڑے سے حیض کے خون کو کھرچ دینا اور پانی کے ذریعے اسے رگڑ کر صاف کرنا اور اس کے بعد اس پر پانی چھڑکنا

275 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُمْ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُو اُسَامَةَ، نَا هِشَامٌ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ،

---

(275) (سے پہلے) لفظ نجاست' طہارت کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کا لغوی معنی گندگی ہے۔

جو چیز ذاتی طور پر ناپاک ہو اس کو نجس یعنی جیم پر زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور جو چیز خود پاک ہو اور نجاست اس کے ساتھ لگ جائے تو اسے نجس کہتے ہیں جیسے حیض کا خون نجس ہے' جس میں جیم پر زبر پڑھی جائے گی۔

فقہاء نے نجاستوں کو دو قسم میں تقسیم کیا ہے ایک وہ نجاست ہے' جس کا حکم سخت ہوتا ہے۔ اسے نجاست غلیظہ کہا جاتا ہے۔

اور دوسری وہ نجاست ہے' جس کا حکم سخت نہیں ہوتا۔ اسی لئے اسے نجاست خفیفہ کہا جاتا ہے۔

فقہاء کے نزدیک نجاست غلیظہ میں شراب، بہتا ہوا خون، مردار کا گوشت' اس کا چمڑا، جن جانوروں کو گوشت نہیں کھایا جاتا ان کا پیشاب ان کا پاخانہ وغیرہ شامل ہیں۔

جب کہ خفیف نجاست میں گھوڑے کا پیشاب اور وہ جانور جن کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا پیشاب شامل ہے۔

اسی طرح پرندوں کی بیٹ بھی نجاست خفیفہ شمار ہوتا ہے۔

نجاست کے بارے میں عمومی حکم یہ ہے' نجاست غلیظہ اگر ایک درہم سے زیادہ مقدار میں کپڑے یا جسم پر لگ جائے تو جسم یا کپڑے کو دھونا فرض ہے۔ اور اگر کوئی شخص اسے دھوئے بغیر نماز ادا کر لیتا ہے' تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

تاہم اگر نجاست غلیظہ ایک درہم کے برابر ہو تو پھر اسے دھونا واجب ہے۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

متنِ حدیث: اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: حُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِيهِ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَفِي خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: ثُمَّ رُشِّي وَصَلِّي فِيهِ . وَفِي خَبَرِ يَحْيَى: ثُمَّ تَنْضَحِيهِ وَتُصَلِّيْ فِيهِ . وَلَمْ يَذْكُرِ الْآخَرُونَ النَّضْحَ وَلَا الرَّشَّ، إِنَّمَا ذَكَرُوا الْحَتَّ، وَالْقَرْصَ بِالْمَاءِ، ثُمَّ الصَّلَاةَ فِيهِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيثِ وَكِيعٍ: وَحُتِّيهِ، ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم -- ابن عیینہ (یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع (یہاں تحویلِ سند ہے) یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- امام مالک -- ہشام بن عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ -- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عبداللہ مخرمی -- ابومعاویہ -- ہشام بن عروہ -- فاطمہ بنت منذر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں:

ایک عورت نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا' جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے رگڑ کر پانی چھڑک کر (صاف کرو) پھر اسے پانی سے دھوؤ۔

روایت کے یہ الفاظ حماد کے نقل کردہ ہیں۔

ابن عیینہ کے روایت کردہ الفاظ ہیں" پھر تم اس پر پانی چھڑکو اور نماز ادا کرلو"۔

یحییٰ کے روایت کردہ یہ الفاظ ہیں: " پھر تم اس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کرلو"۔

دیگر راویوں نے پانی چھڑکنے کا پانی کے چھینٹے مارنے کا تذکرہ نہیں کیا ہے' انہوں نے صرف رگڑنے کا کھرچنے کا اور نماز ادا کرنے کا ذکر کیا ہے' تاہم وکیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: " تم اسے رگڑ کر اسے پانی کے ذریعے کھرچ دو" انہوں نے اس

(بقیہ حاشیہ) اگر کوئی شخص اسے دھوئے بغیر نماز ادا کرے تو اس کی نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا اور اگر نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم ہو' تو اسے پاک کرنا سنت ہے۔

اگر کوئی اسے صاف کئے بغیر نماز پڑھ لیتا ہے' تو وہ سنت کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوگا اس کی نماز ہو جائے گی تاہم اسے دوبارہ دہرانا بہتر ہوگا۔

نجاست خفیفہ کے حکم میں فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے' وہ کپڑے یا جسم کے جس حصے میں لگ جائے اگر وہ عضو یا کپڑے کے اس مخصوص حصے کے چوتھائی حصے سے کم ہے' تو وہ معاف ہے اور اگر اس کے ہمراہ نماز ادا کرلی تو نماز ہو جائے گی اگر وہ اس عضو یا کپڑے کے چوتھائی حصے کے برابر ہو' تو پھر دھوئے بغیر نماز نہیں ہوگی۔

نجاست خفیفہ اور غلیظہ کا یہ حکم کپڑے کے بارے میں ہے۔

اگر نجاست کسی مائع چیز میں جیسے پانی یا سرکے میں گر جاتے ہیں' تو نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ ہو' وہ مائع چیز ناپاک ہو جائے گی خواہ اس نجاست کا ایک قطرہ اس میں گرے' تاہم اس کے لئے یہ بات شرط ہے' وہ نجاست ایسی مائع چیز میں گری ہو کہ وہ چیز فقہی اعتبار سے کثیر چیز کی حدود میں نہ آتی ہو یعنی 10X10 نہ ہو۔

سے زیادہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّضْحَ الْمَامُوْرَ بِهٖ هُوَ نَضْحُ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ

باب 215: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانی کو چھڑکنے کا یہ حکم اس کپڑے کے لئے ہے (یعنی کپڑے کے اس حصے کے لئے ہے) جہاں خون نہ لگا ہوا ہو۔

276 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ الْمُنْذِرِ تُحَدِّثُ، عَنْ جَدَّتِهَا اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهَا سَمِعَتِ امْرَاَةً تَسْاَلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: اِحْدَانَا اِذَا طَهُرَتْ كَيْفَ تَصْنَعُ بِثِيَابِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَلْبَسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ رَاَتْ فِيْهِ شَيْئًا فَلْتَحُكَّهُ، ثُمَّ لِتَقْرُصْهُ بِشَيْءٍ مِنْ مَّاءٍ، وَتَنْضَحُ فِيْ سَائِرِ الثَّوْبِ مَاءً وَتُصَلِّيْ فِيْهِ

توضیحِ روایت: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ بِهٰذَا مِثْلَهُ وَقَالَ: اِنْ رَاَيْتِ فِيْهِ دَمًا فَحُكِّيْهِ، ثُمَّ اقْرُصِيْهِ بِالْمَاءِ، ثُمَّ انْضَحِيْ سَائِرَهُ، ثُمَّ صَلِّيْ فِيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یحییٰ بن حکیم--عمر بن علی--محمد بن اسحاق--فاطمہ بنت منذر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ان کی دادی سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں:

انہوں نے ایک خاتون کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے سنا اس نے عرض کی: ہم (خواتین) میں سے جب کوئی بھی عورت پاک ہوتی ہے تو وہ اپنے ان کپڑوں کے ساتھ کیا طریقہ کار اختیار کرے؟ جو اس نے (حیض کے) دوران پہنے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر عورت کو اس میں کوئی چیز نظر آتی ہے تو پھر رگڑے کچھ پانی کے ذریعے اسے کھرچ دے اور پھر سارے کپڑے پر پانی چھڑک کر اس میں نماز ادا کرے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ ہیں: ''اگر تم اس میں خون دیکھتی ہو تو اسے رگڑو اور پانی کے ذریعے اسے صاف کر دو پھر سارے کپڑے کو پانی کے ذریعے دھو کر اس میں نماز ادا کر لو''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

وَحَكِّهِ بِالْاَضْلَاعِ اِذْ هُوَ اَحْرَى اَنْ يَّذْهَبَ اَثَرُهُ مِنَ الثَّوْبِ اِذَا حُكَّ بِالضِّلَعِ، وَغُسِلَ بِالسِّدْرِ مَعَ الْمَاءِ، مِنْ اَنْ يُّغْسَلَ بِالْمَاءِ بَحْتًا

باب 216: کپڑے سے حیض کے خون کو پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھونا مستحب ہے

اور اسے ہڈی کے ذریعے صاف کرنا' کیونکہ اس طرح کپڑے سے اس کا نشان زیادہ بہتر طور پر ختم ہو جاتا ہے' جب اسے ہڈی کے ذریعے کھرچا جائے اور پھر اسے پانی کے ہمراہ بیری کے پتوں سے دھو لیا جائے۔ ایسا کرنا اس سے زیادہ

بہتر ہے کہ آدمی صرف پانی کے ذریعے اسے دھوئے۔

277 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا سُفْيَانُ، عَنْ ثَابِتٍ وَهُوَ الْحَدَّادُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِينَارٍ مَوْلٰى أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ:

متنِ حدیث: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ، فَقَالَ: اغْسِلِيهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ، وَحُكِّيهِ بِضِلَعٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- سفیان -- ثابت -- حداد -- عدی بن دینار کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا: جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے اسے دھولو اور ہڈی کے ذریعے اسے کھرچ دو''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى أَنَّ الِاقْتِصَارَ مِنْ غَسْلِ الثَّوْبِ الْمَلْبُوسِ

فِي الْمَحِيضِ عَلٰى غَسْلِ أَثَرِ الدَّمِ مِنْهُ جَائِزٌ وَإِنْ لَمْ يُحَكَّ مَوْضِعُ الدَّمِ بِضِلَعٍ، وَلَا قُرِصَ مَوْضِعُهُ بِالْأَظْفَارِ، وَإِنْ لَمْ يُغْسَلْ بِسِدْرٍ أَيْضًا، وَلَا رُشَّ مَا لَمْ يُصِبِ الدَّمُ مِنَ الثَّوْبِ، وَأَنَّ جَمِيعَ مَا أُمِرَ بِهِ مِنْ قَرْصٍ بِالْأَظْفَارِ، وَحَكٍّ بِالْأَضْلَاعِ، وَغَسْلٍ بِالسِّدْرِ، أَمْرُ اخْتِيَارٍ وَاسْتِحْبَابٍ، وَأَنَّ غَسْلَ الدَّمِ مِنَ الثَّوْبِ مُطَهِّرٌ لِلثَّوْبِ وَتُجْزِئُ الصَّلَاةُ فِيهِ

باب 217: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حیض کے دوران جو کپڑا پہنا ہوا تھا

اس سے صرف خون کے نشان کو دھو لینے پر اکتفاء کرنا بھی جائز ہے۔ اگرچہ خون جس جگہ لگا ہوا سے ہڈی کے ذریعے نہ کھرچے یا اس جگہ کو ناخنوں کے ذریعے نہ کھرچے۔

اور نہ ہی اسے بیری کے پتوں کے ذریعے دھوئے۔

اور جس جگہ پر خون نہیں لگا تھا' وہاں پانی نہ چھڑکے' تو یہ تمام احکام' جن کا حکم دیا گیا ہے' یعنی ناخن کے ذریعے کھرچنا' یا ہڈی کے ذریعے رگڑنا' یا بیری کے پتوں کے ذریعے دھونا۔

یہ تمام حکم اختیار اور استحباب کے حوالے سے ہیں' کپڑے سے خون کو دھو دینا' کپڑے کو پاک کر دیتا ہے' اور اس میں نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے۔

278 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، نَا الْمِنْهَالُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ،

متنِ حدیث: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: - أَوْ قِيلَ لَهَا - كَيْفَ كُنْتُنَّ تَصْنَعْنَ بِثِيَابِكُنَّ إِذَا طَمِثْتُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنْ كُنَّا لَنَطْمِثُ فِي ثِيَابِنَا، وَفِي دُرُوعِنَا فَمَا نَغْسِلُ مِنْهَا إِلَّا أَثَرَ مَا

اَصَابَهُ الدَّمُ، وَاِنَّ الْخَادِمَ مِنْ خَدَمِكُمُ الْيَوْمَ لَيَتَفَرَّغُ يَوْمَ طُهْرِهَا لِغَسْلِ ثِيَابِهَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن ابوسریج رازی -- ابواحمد -- منہال بن خلیفہ -- خالد بن سلمہ -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں یا شاید ان سے دریافت کیا گیا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں جب آپ (خواتین) کو حیض آیا کرتا تھا' تو آپ خواتین کیا' کیا کرتی تھیں' تو انہوں نے بتایا: ہمیں کپڑے اور جن قمیضوں میں حیض آتا تھا ہم ان میں سے اس جگہ کو دھوتے تھے جہاں خون کا نشان ہوتا ہے' جبکہ آج (یہ صورتحال ہو چکی ہے) کسی خاتون کے پاک ہونے کے دن خادم اس کے کپڑے دھو کر فارغ ہوتا ہے یعنی پورا کپڑا دھوتا ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي غَسْلِ الثَّوْبِ مِنْ عَرَقِ الْجُنُبِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى اَنَّ عَرَقَ الْجُنُبِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

باب 218: جنبی کے پسینے والے کپڑے کو دھونے کی اجازت ہے اور اس بات کی دلیل کہ جنبی کا پسینہ پاک ہوتا ہے' نجس نہیں ہوتا

279 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ

متنِ حدیث: قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يَاْتِي اَهْلَهُ ثم يَلْبَسُ الثَّوْبَ فَيَعْرَقُ فِيْهِ نَجِسًا ذٰلِكَ؟ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تُعِدُّ خِرْقَةً اَوْ خِرَقًا، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ مَسَحَ بِهَا الرَّجُلُ الْاَذٰى عَنْهُ، وَلَمْ يَرَ اَنَّ ذٰلِكَ يُنَجِّسُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- یحییٰ بن سعید -- قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں:

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اس نے جو لباس پہنا ہوا ہوتا ہے اس میں اسے پسینہ بھی آجاتا ہے' تو کیا وہ کپڑا ناپاک ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے ایک عورت کپڑے کا ایک ٹکڑا بناتی تھی' جب اس طرح کی صورت حال پیش آتی تھی' تو مرد عورت اس کپڑے کے ذریعے اپنے پسینے کو صاف کر لیتے تھے وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ اس نے اسے ناپاک کر دیا ہے۔

280 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ، نَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ اَبِيْهِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: قَالَتْ: تَتَّخِذُ الْمَرْاَةُ الْخِرْقَةَ، فَاِذَا فَرَغَ زَوْجُهَا نَاوَلَتْهُ فَيَمْسَحُ عَنْهُ الْاَذٰى، وَمَسَحَتْ عَنْهَا ثُمَّ صَلَّيَا فِي ثَوْبَيْهِمَا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن میمون مکی -- ولید ابن مسلم -- اوزاعی -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- اپنے

والد کے حوالے سے قاسم بن محمد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک عورت ایک کپڑا بناتی (یعنی تیار رکھتی تھی) جب اس کا شوہر فارغ ہوتا تھا' وہ کپڑا اس کی طرف بڑھا دیتی تھی وہ شخص اس کپڑے کے ذریعے اپنے جسم پر لگی نجاست اور اس عورت کی نجاست کو صاف کر دیتا تھا' پھر وہ دونوں اپنے کپڑوں میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ عَرَقَ الْاِنْسَانِ طَاهِرٌ غَيْرُ نَجِسٍ

باب 219: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ انسان کا پسینہ پاک ہوتا ہے نجس نہیں ہوتا

281 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ مُعَاذٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، نَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متنِ حدیث: قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ فُلَانٍ فَتَبْسُطُ لَهٗ نِطَعًا، فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ، فَتَاْخُذُ مِنْ عَرَقِهٖ فَتَجْعَلُهٗ فِيْ طِيْبِهَا

نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بِمِثْلِهٖ، وَقَالَ: يَدْخُلُ عَلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن معاذ -- عبدالوہاب ثقفی -- ایوب -- انس بن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ فلاں رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے وہ خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بچھونا بچھا دیتی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دوپہر کے وقت آرام کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ نکلتا تھا' وہ خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے کو اکٹھا کر کے اپنی خوشبو میں ملا دیتی تھی۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ مِنَ الثَّوْبِ

باب 220: کپڑے پر لگے ہوئے بچی کے پیشاب کو دھونا

282 - سندِ حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، نَا اَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَابُوْسَ بْنِ الْمُخَارِقِ، عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ

حدیث **281**: صحیح البخاری' کتاب الاستئذان' باب من زار قوما فقال عندهم' رقم الحدیث: **5934** 'صحیح ابن حبان' کتاب السیر' باب فی الخلافة والامارة' ذکر الاباحة للائمة ان یقیلوا عند بعض نساء رعیتهم اذا کن' رقم الحدیث: **4598** 'السنن الصغرٰی' کتاب الزینة' ما جاء فی الانطاع' رقم الحدیث: **5300** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الزینة' الانطاع' رقم الحدیث: **9473** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه' رقم الحدیث: **2118**

الْحَارِثِ قَالَتْ:

متن حدیث: بَالَ الْحُسَيْنُ فِي حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: هَاتِ ثَوْبَكَ هَاتِ اَغْسِلْهُ، فَقَالَ: اِنَّمَا يُغْسَلُ بَوْلُ الْاُنْثَى، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الذَّكَرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --نصر بن مرزوق-- اسد بن موسیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری-- علی بن معبد-- ابوالاحوص-- سماک-- قابوس بن مخارق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پیشاب کر دیا' میں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا کپڑا مجھے دیجئے' تاکہ میں اسے دھو دوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

283 - سندِ حدیث: نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو السَّمْحِ قَالَ:

متن حدیث: كُنْتُ خَادِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجِيءَ بِالْحَسَنِ، اَوِ الْحُسَيْنِ فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهِ، فَاَرَادُوْا اَنْ يَغْسِلُوْهُ، فَقَالَ: رُشُّوْهُ رَشًّا؛ فَاِنَّهُ يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ بَوْلُ الْغُلَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عباس بن عبدالعظیم عنبری-- عبدالرحمٰن بن مہدی-- یحییٰ بن ولید-- محل بن خلیفہ طائی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسمح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم تھا۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا' تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر پیشاب کر دیا' لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو دھونے کا ارادہ کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر کچھ پانی چھڑک دو' کیونکہ لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا' لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

حدیث **282**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب بول الصبی یصیب الثوب' رقم الحدیث: **323** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم' رقم الحدیث: **519** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **538** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' فی بول الصبی الصغیر یصیب الثوب' رقم الحدیث: **1275** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب حکم بول الغلام والجاریة قبل ان یاکلا الطعام' رقم الحدیث: **355** 'مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن لبابة بنت الحارث عن رسول الله صلی الله' رقم الحدیث: **2038**

حدیث **283**: سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم' رقم الحدیث: **523** ' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **539**

بَابُ غَسْلِ بَوْلِ الصَّبِيَّةِ، وَإِنْ كَانَتْ مُرْضَعَةً وَالْفَرْقُ بَيْنَ بَوْلِهَا، وَبَيْنَ بَوْلِ الصَّبِيِّ الْمُرْضَعِ

باب 221: بچی کے پیشاب کو دھونا جب وہ دودھ پیتی ہو اور اس بارے میں اس بچی اور دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے درمیان فرق کا حکم

284 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْمُرْضَعِ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ نا أَبُو مُوسَى بِمِثْلِهِ، وَزَادَ: قَالَ قَتَادَةُ: هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ، فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- قتادہ -- ابوحرب بن ابوالاسود -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا اور لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: قتادہ کہتے ہیں۔

''یہ حکم اس وقت ہے جب وہ دونوں کچھ کھاتے نہ ہوں جب کھانا شروع کر دیں تو ان دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا''۔

---

(284) اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے دودھ پیتی بچی کا پیشاب بڑے آدمی کی طرح ناپاک ہوتا ہے البتہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک جو بچہ دو سال سے کم عمر کا ہو اور دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب پر صرف پانی چھڑک دینا کافی ہوگا باقاعدہ طور پر دھونا ضروری نہیں ہے۔

جبکہ احناف اور مالکیہ کے نزدیک بچے اور بچی دونوں کے پیشاب کا حکم ایک جیسا ہے۔

حدیث **284**: الجامع للترمذي- باب ما ذكر في نضح بول الغلام الرضيع' رقم الحديث: **586** 'سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم' رقم الحديث: **522** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الطهارة' واما حديث عائشة' رقم الحديث: **537** 'صحيح ابن حبان' كتاب الطهارة' باب النجاسة وتطهيرها' ذكر البيان بأن هذا الحكم انما هو مخصوص في بول الصبي' رقم الحديث: **1391** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب الحكم في بول الصبي والصبية ما لم يأكلا الطعام' رقم الحديث: **406** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **746** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روى ابو الاسود الدؤلي' رقم الحديث: **645** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **291** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' ومن نساء اهل البصرة' ام الحسن' رقم الحديث: **19695**

بَابُ نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ، وَرَشِّهِ قَبْلَ اَنْ يَّطْعَمَ

باب 222: لڑکے کے پیشاب کو چھینٹے مارنا اور پانی چھڑک دینا جبکہ وہ ابھی کچھ کھاتا نہ ہو

285 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ قَالَتْ:

متنِ حدیث: دَخَلْتُ بِابْنٍ صَبِيٍّ لِّيْ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--ابن شہاب زہری--عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

---

285 اس روایت کی راوی سیّدہ اُم قیس ہیں' یہ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کی بہن ہے' انہوں نے آغاز ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام جذامہ اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام آمنہ ہے۔ انہوں نے اپنے صاحبزادے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر کہتے ہیں: مجھے ان کے نام کا پتا نہیں چل سکا' تاہم امام نسائی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ان کے وہ صاحبزادے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کم سنی میں ہی انتقال کر گئے تھے۔

روایت میں جو یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں' کہ وہ بچہ کچھ کھاتا نہیں تھا' اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دودھ کے علاوہ کچھ کھاتا نہیں تھا' اس میں وہ کھجور شامل نہیں ہوگی جو گھٹی دیتے ہوئے بچے کو چوسنے کے لیے دی جاتی ہے اور وہ شہد بھی شامل نہیں ہوگا' جو بچے کو دوا کے طور پر چٹایا جاتا ہے' یعنی اس سے مراد یہ ہوگی کہ جب بچے کی مستقل غذا دودھ کے علاوہ اور کچھ نہ ہو۔

یہ وضاحت امام نووی نے کی ہے۔

روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "نضح" سے مراد صرف پانی چھڑکنا ہے' جب پانی چھڑکنے کے بعد کپڑے کو ملا نہ جائے اور دھونے سے مراد یہ ہے کہ مبالغے کے بغیر پانی بہایا جائے۔ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں یہ بات بیان کی ہے کہ بچے اور بچی کے پیشاب کو دھونے کے بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے' اس بارے میں تین مذہب ہیں۔

اس بارے میں صحیح' مشہور اور مختار مذہب یہ ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دینا کافی ہے اور بچی کے پیشاب کے لیے محض چھڑکنا کافی نہیں ہوگا' بلکہ دیگر نجاسات کی طرح اسے دھونا ضروری ہوگا۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ بچے اور بچی دونوں کے پیشاب میں پانی چھڑک دینا کافی ہے۔

تیسرا مذہب یہ ہے کہ بچی اور بچے کے پیشاب میں محض پانی چھڑکنا کافی نہیں ہوگا' بلکہ اس کپڑے کو باقاعدہ طور پر دھویا جائے گا۔

جن حضرات کے نزدیک بچے اور بچی کے پیشاب کے حکم میں فرق ہے۔ ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ' عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ' حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ' امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسلاف کی ایک جماعت شامل ہے۔ اس کے علاوہ محدثین بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ وہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' تاہم مستند طور پر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بارے میں یہ بات منقول ہے کہ بچے اور بچی دونوں کے پیشاب کو دھونا لازم ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور روایت بھی یہی ہے۔

''میں اپنے چھوٹے بچے کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' جو ابھی کچھ کھاتا نہیں تھا' اس نے نبی کریم ﷺ پر پیشاب کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا''۔

286 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي يُونُسُ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ

متنِ حدیث: اَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ، فَاَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ

نَا يُونُسُ مَرَّةً قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَاللَّيْثُ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَيُونُسُ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُمْ بِمِثْلِهِ سَوَاءً الْاِسْنَادُ وَالْمَتْنُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- یونس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابن شہاب نے انہیں حدیث بیان کی -- عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کہتے ہیں -- سیّدہ ام قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ خاتون اپنے کم سن بچے کو لے کر' جو کچھ کھاتا نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے

حدیث **285**: صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب بول الصبیان' رقم الحدیث: **219** 'صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب حکم بول الطفل الرضیع وکیفیۃ غسلہ' رقم الحدیث: **458** 'موطا مالك' کتاب الطھارۃ' باب ما جاء فی بول الصبی' رقم الحدیث: **139** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطھارۃ' باب النجاسۃ وتطھیرھا' ذکر البیان بان قول عائشۃ فاتبعہ الماء' رقم الحدیث: **1389** 'سنن الدارمی' کتاب الطھارۃ' باب بول الغلام الذی لم یطعم' رقم الحدیث: **774** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطھارۃ' باب بول الصبی یصیب الثوب' رقم الحدیث: **322** 'سنن ابن ماجہ' کتاب الطھارۃ وسننھا' باب ما جاء فی بول الصبی الذی لم یطعم' رقم الحدیث: **521** 'الجامع للترمذی' ابواب الطھارۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی نضح بول الغلام قبل ان یطعم' رقم الحدیث: **69** 'السنن الصغرٰی' سؤر الھرۃ' صفۃ الوضوء' باب بول الصبی الذی لم یاکل الطعام' رقم الحدیث: **301** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب بول الصبی' رقم الحدیث: **1429** ' مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الطھارات' فی بول الصبی الصغیر یصیب الثوب' رقم الحدیث: **1274** ' السنن الکبرٰی للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضہ' بول الصبی الذی لم یاکل الطعام ویصیب الثوب' رقم الحدیث: **282** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب حکم بول الغلام والجاریۃ قبل ان یاکلا الطعام' رقم الحدیث: **356** ' مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حدیث ام قیس بنت محصن اخت عکاشۃ بن محصن' رقم الحدیث: **26422** ' مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما روت ام قیس بنت محصن الانصاریۃ عن النبی صلی اللہ' رقم الحدیث: **1728** ' مسند الحمیدی' احادیث ام قیس بنت محصن الاسدیۃ اسد خزیمۃ رضی اللہ عنھا' رقم الحدیث: **338** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمہ احمد' رقم الحدیث: **2277** ' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الفاء' ام قیس بنت محصن الاسدیۃ اخت عکاشۃ' عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ' رقم الحدیث: **21332**

اپنی گود میں بٹھالیا' اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا' تو نبی کریم ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھڑک دیا آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب 223: کپڑے سے منی کو دھو دینا مستحب ہے

287 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنُ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ مُبَارَكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، انا عَمْرُو بْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰى بُقْعَةٍ مِنْ اَثَرِ الْغَسْلِ فِيْ ثَوْبِهٖ

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ الصَّنْعَانِيِّ وَفِيْ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْسِلُ ثَوْبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَنِيِّ، فَيَخْرُجُ وَفِيْ ثَوْبِهٖ اَثَرُ الْمَاءِ. وَفِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی --بشر ابن مفضل --عمرو بن میمون

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن علاء بن کریب --ابن مبارک --عمرو بن میمون

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عبداللہ مخرمی -- یزید بن ہارون --عمرو بن میمون --سلیمان بن یسار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر جب منی لگ جاتی تھی' تو آپ ﷺ اسے دھو دیتے تھے' اور نماز کے لئے تشریف لے جاتے تھے' حالانکہ میں آپ ﷺ کے کپڑے پر دھونے کے نشان کو دیکھ رہی ہوتی تھی۔

یہ الفاظ صنعانی کے نقل کردہ ہیں۔

ابن مبارک کی روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھو دیتی تھی' آپ ﷺ تشریف لے جاتے' تو آپ ﷺ کے کپڑے پر پانی کا نشان موجود ہوتا تھا۔

یزید بن ہارون کی روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں: سلیمان بن یسار نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' وہ کہتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا ہے۔

حدیث **287**: سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب ما ورد في طهارة المني وحكمه رطبا ويابسا' رقم الحديث: **391**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ

وَالرُّخْصَةُ فِي فَرْكِهِ إِذَا كَانَ يَابِسًا مِنَ الثَّوْبِ، اِذِ النَّجَسُ لَا يُزِيلُهُ عَنِ الثَّوْبِ الْفَرْكُ دُوْنَ الْغَسْلِ، وَفِيْ صَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوْبِ الَّذِيْ قَدْ اَصَابَهُ مَنِيٌّ بَعْدَ فَرْكِهِ يَابِسًا مَا بَانَ، وَثَبَتَ اَنَّ الْمَنِيَّ لَيْسَ بِنَجَسٍ

باب 224: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ منی' نجس نہیں ہوتی ہے

اور جب وہ کپڑے میں لگی' خشک ہو' تو اسے کھرچنے کی اجازت ہے' حالانکہ کپڑے پر لگی ہوئی نجاست دھوئے بغیر کھرچنے سے زائل نہیں ہوتی ہے' اور نبی اکرم ﷺ کا اس کپڑے میں نماز ادا کر لی تھی' جس پر منی لگی ہوئی تھی اور اس کے خشک ہونے کے بعد اسے کھرچ لیا گیا۔

اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ منی' نجس نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر یہ انعام کیا ہے کہ ان کے درمیان ایسے نبی علیہ السلام کو مبعوث کیا ہے' جو آسانی فراہم کرنے والا ہے۔ تنگی کا شکار کرنے والا نہیں ہے۔

288 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ - وَقَالَ سَعِيْدٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا زِيَادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيَّ، نَا مَنْصُوْرٌ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيْسَى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا اَسَدٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ زَيْدٍ اللَّخْمِيُّ التِّنِّيْسِيُّ، نَا عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنِ النَّخَعِيِّ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا يَعْلٰى، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَعْلٰى، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، نَا مَهْدِيٌّ هُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُسَدَّدٌ، نَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ مِقْسَمٍ، وَحَمَّادِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حدیث **288**: المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' رقم الحدیث: **5214**' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب حکم المنی هل هو طاهر ام نجس ؟' رقم الحدیث: **188**

يَحْيَى، نَا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ، وَابْنُ الطَّبَّاعِ قَالَا: اَخْبَرَنَا هَاشِمٌ، انا الْمُغِيرَةُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا اَبُو الْوَلِيدِ، نَا حَمَّادٌ - يَعْنِيْ ابْنَ سَلَمَةَ -، عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْاَسْوَدِ، ح وَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ قَالَ: نَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ، وَحَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْمِصْرِيُّ، نَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، نَا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نَا حُمَيْدٌ الْاَعْرَجُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى،

---

288 امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک منی ناپاک ہے اور اسے خشک یا تر ہر حالت میں دھونا ضروری ہے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک بھی یہ نجس ہے لیکن اس کی نجاست زائل کرنے کا حکم مختلف ہے اگر تر ہو تو اسے دھونا ضروری ہے اور اگر خشک ہو تو اسے کھرچ کر ختم کیا جا سکتا ہے۔

امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ اور امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بلغم اور رینٹ کی طرح منی بھی پاک ہے' تاہم احادیث میں اسے دھونے کا حکم موجود ہے اس لیے اسے دھونا یا کھرچ دینا مستحب ہے۔

شوافع یہ دلیل پیش کرتے ہیں' یہ نطفہ انسان کی اصل ہے اس لیے اسے نجس قرار دینا درست نہیں ہے لیکن اس کے جواب میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں' انسان کی اصل ' جما ہوا خون ' بھی ہے' تو پھر آپ کو چاہیے کہ آپ خون کو بھی پاک قرار دیں حالانکہ آپ بھی خون کو نجس قرار دیتے ہیں۔

امام طحاوی نے اس موضوع پر بحث کرتے ہوئے پہلے فریقین کے موقف کی تائید میں روایات نقل کی ہیں پھر احناف کی موید روایات کی ترجیح ثابت کی ہے اور آخر میں اس مسئلے کے بارے میں عقلی اعتبار سے احناف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے۔

عقلی اعتبار سے جب اس مسئلے کا جائزہ لیا جائے تو ہم دیکھتے ہیں' منی کا خروج سب سے بڑا حدث ہے یعنی اس کے خروج کی وجہ سے غسل واجب ہو جاتا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم ان تمام چیزوں کے حکم کا جائزہ لیں جن کا خروج حدث کا باعث بنتا ہے اور وہ دو چیزیں ہیں' بول و براز اور یہ دونوں نجس ہیں اسی طرح حیض اور استحاضہ کے خون کا خروج بھی حدث کا باعث ہے اور یہ دونوں ہی نجس ہیں اسی طرح کسی اور رگ سے خون نکل کر بہہ جانا بھی حدث کا باعث ہے اور یہ بھی ناپاک ہوتا ہے۔ ہمارے اس بیان سے یہ واضح ہو گیا کہ جس چیز کا خروج حدث کا باعث ہوتا ہے' وہ بذاتِ خود ناپاک ہوتی ہے لہٰذا کیونکہ منی کا خروج بھی حدث کا باعث ہے اس لیے وہ بھی بذاتِ خود ناپاک ہو گی تاہم خشک منی کو کھرچ دینے کا حکم احادیث سے ثابت ہے اس بارے میں حدیث کے حکم پر عمل کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیں گے۔

امام ابوحنیفہ' امام ابویوسف اور امام محمد اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابن خزیمہ کیونکہ امام شافعی کے پیروکار ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس روایت کی کم و بیش پچیس اسناد یہاں ذکر کی ہیں' جن میں یہ بات مذکور ہے' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر لگی ہوئی منی کو کھرچ دیتی تھیں۔

نَا هَانِیءُ بْنُ يَحْيٰى، نَا قَزَعَةُ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، وَحُمَيْدِ الْاَعْرَجِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نَا قَزَعَةُ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، وَحَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، انا الْقَاسِمُ، وَنا عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِیُّ، نَا زَيْدٌ يَعْنِیْ ابْنَ اَبِی الزَّرْقَاءِ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ عُرْوَةَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا حُسَيْنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نَا اَبُو الْاَحْوَصِ، حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الْخَوْلَانِیِّ كُلُّ هٰؤُلَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّهَا كَانَتْ تَفْرُكُ الْمَنِیَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنِ اخْتَصَرَ الْحَدِيثَ،

توضیح روایت: وَمِنْهُمْ مَنْ ذَكَرَ نُزُوْلَ الضَّيْفِ بِهَا وَغَسْلَهُ مِلْحَفَتَهَا، وَقَوْلُهَا: وَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَاَنَا اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالجبار بن علاء--سفیان--سعید--منصور --ابراہیم--ہمام

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوہاشم زیاد بن ایوب--زیاد بن عبداللہ بکائی--منصور--ابراہیم--ہمام

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن علاء بن کریب--ابواسامہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) عبداللہ بن سعید اشج--ابن نمیر

(یہاں تحویلِ سند ہے) بندار--یحییٰ بن سعید--اعمش--ابراہیم--ہمام

(یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم--عیسیٰ بن یونس--اعمش--ابراہیم--ہمام

(یہاں تحویلِ سند ہے) نصر بن مرزوق مصری--اسد بن موسیٰ--شعبہ--حکم--ابراہیم--ہمام بن حارث

(یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن عیسیٰ بن زید لخمی تیمی--عمرو بن ابوسلمہ--اوزاعی--یحییٰ بن سعید انصاری--قاسم

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن ولید قرشی--عبدالاعلیٰ--ہشام بن حسان عن ابومعشر--نخعی--اسود بن یزید

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن ولید--یعلی--اعمش--ابراہیم--اسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ--یعلی--اعمش--ابراہیم--ہمام--عبدالوارث بن عبدالصمد--اپنے والد--مہدی ابن میمون--واصل--ابراہیم--اسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ--مسدد--ابوعوانہ--مغیرہ بن مقسم اور حماد بن ابوسلیمان--ابراہیم--اسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ--خضر بن محمد بن شجاع اور ابن طباع--ہاشم--مغیرہ--ابراہیم--اسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ--ابوولید--حماد بن سلمہ--حماد بن ابوسلیمان--ابراہیم--اسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم--محمد بن ابوعدی--سعید بن ابوعروبہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق ہمدانی --عبدہ --سعید --ابومعشر --ابراہیم --اسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوبشر واسطی -- خالد بن عبداللہ -- خالد -- حذاء --ابومعشر --ابراہیم --علقمہ اور الاسود

(یہاں تحویلِ سند ہے) نصر بن مرزوق --اسد --مسعودی --حکم اور حماد --ابراہیم --ہمام بن حارث

(یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم --ابوداؤد --مسعودی --حماد --ابراہیم --ہمام بن حارث

(یہاں تحویلِ سند ہے) بشر بن معاذ عقدی --حماد بن زید اور ابوہاشم رمانی --ابومجلز لاحق بن حمید --عبداللہ بن حارث بن نوفل

(یہاں تحویلِ سند ہے) نصر بن مرزوق مصری --اسد بن موسیٰ --قزعہ بن سوید --حمید اعرج اور عبداللہ بن ابونجیح --مجاہد
(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ --ہانی بن یحییٰ --قزعہ --ابن ابونجیح اور حمید اعرج --مجاہد
(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ --مسلم بن ابراہیم --قزعہ بن سوید --حمید --مجاہد --یحییٰ بن حکیم --ابوداؤد --عباد بن منصور --قاسم

(یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن سہل الرملی --زید ابن ابوالزرقاء --جعفر --ابن برقان --زہری --عروہ --محمد بن یحییٰ -- حسن بن ربیع --ابوالاحوص --شبیب بن غرقدہ --عبداللہ بن شہاب خولانی

ان تمام راویوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان نقل کیا ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھیں۔
ان میں سے بعض راویوں نے حدیث کو مختصر بیان کیا ہے اور بعض راویوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں مہمان آنے کا تذکرہ کیا ہے جس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا لحاف دھو دیا تھا۔

"سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی"۔

289 - سندِ حدیث: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ سَلَمَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَقَدْ كُنْتُ آخُذُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَصَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل --اپنے والد --ان والد سلمہ کے حوالے سے --ابراہیم --اسود کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:
میں کنکری کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی کو) کھرچ دیا کرتی تھی۔

290 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا اِسْحَاقُ يَعْنِي الْاَزْرَقَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ،

متنِ حدیث: عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا كَانَتْ تَحُتُّ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) -- حسن بن محمد -- اسحاق الازرق -- محمد بن قیس -- محارب بن دثار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم (وہی کپڑا پہن کر نماز ادا کر) لیتے تھے۔

بَابُ نَضْحِ الثَّوْبِ مِنَ الْمَذْيِ اِذَا خَفِيَ مَوْضِعُهُ فِي الثَّوْبِ

باب 225: کپڑے پر لگی ہوئی مذی پر پانی چھڑک دینا' جب کپڑے پر اس کے لگنے کی جگہ واضح نہ ہو

291 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اَلْقَى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً وَعَنَاءً، وَكُنْتُ اُكْثِرُ الِاغْتِسَالَ مِنْهُ، فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اِنَّمَا يُجْزِيْكَ الْوُضُوْءُ . قُلْتُ: فَكَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ؟ قَالَ: يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ تَنْضَحُ بِهٖ مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ

وَقَالَ ابْنُ اَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ

توضیحِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الْمَذْيِ قَالَ: فِيْهِ الْوُضُوْءُ . قُلْتُ اَرَاَيْتَ بِمَا يُصِيْبُ ثِيَابَنَا؟ قَالَ: يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ قَدْ اَمْلَيْتُهٗ قَبْلَ اَبْوَابِ الْمَذْيِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- محمد بن اسحاق (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن ابان -- محمد بن ابوعدی -- محمد بن اسحاق -- سعید بن عبید بن سباق -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مجھے مذی کی وجہ سے شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور مجھے اس وجہ سے بکثرت غسل کرنا پڑتا تھا' میں نے اس بارے میں

حدیث **291**: الجامع للترمذی' ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب فی المذی یصیب الثوب' رقم الحدیث: **110** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی المذی' رقم الحدیث: **183** 'سنن ابن ماجه' کتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء من المذی' رقم الحدیث: **503** 'سنن الدارمی' کتاب الطهارة' باب فی المذی' رقم الحدیث: **757** ' صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذکر الخبر الدال علی ان غسل الذکر للمذی لا یجزء به' رقم الحدیث: **1109** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الطهارات' فی المنی والمذی والودی' رقم الحدیث: **961** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المکیین' حدیث سهل بن حنیف' رقم الحدیث: **15691** 'مسند عبد بن حمید' سهل بن حنیف' رقم الحدیث: **469** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' من اسمه علی' رقم الحدیث: **4293** 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه سهل' ما اسند سهل بن حنیف' ابو امامة بن سهل بن حنیف عن ابیه' رقم الحدیث: **5453**

نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: تمہارے لئے وضو کر لینا کافی ہے میں نے کہا: اگر وہ میرے کپڑے پر لگ جائے؟ تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: تم ایک ہتھیلی میں پانی لے کر اپنے اس کپڑے پر چھڑک دو' جس جگہ تمہیں وہ نظر آئے کہ وہ لگی ہوئی ہے۔

ابن ابان نامی راوی نے یہ الفاظ بیان کئے ہیں: سعید بن عبید نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے مذی کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے' تو میں نے عرض کی: اس بارے میں آپ ﷺ کی کیا رائے ہے؟ اگر وہ ہمارے کپڑوں پر لگ جائے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے لئے اتنا کافی ہے کہ تم ایک چلو میں پانی لے کر اپنے کپڑے کی اس جگہ پر چھڑک لو' جہاں تمہیں نظر آتا ہے کہ یہ لگی ہوئی ہے۔

یہ روایت میں اس سے پہلے مذی سے متعلق ابواب میں املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ وَطْيءِ الْاَذَى الْيَابِسِ بِالْخُفِّ

وَالنَّعْلِ وَالدَّلِيْلُ عَلَى اَنَّ ذٰلِكَ لَا يُوْجِبُ غَسْلَ الْخُفِّ وَلَا النَّعْلِ، وَاَنَّ تَطْهِيْرَهُمَا يَكُوْنُ بِالْمَشْيِ عَلَى الْاَرْضِ الطَّاهِرَةِ بَعْدَهَا

باب 226: خشک نجاست کو موزے یا جوتے کے نیچے دینے کا تذکرہ

(یعنی خشک نجاست پر موزہ یا جوتا پہن کر چلنا) اور اس بات کی دلیل کہ یہ عمل موزے یا جوتے کو دھونے کو لازم نہیں کرتا ہے اور یہ دونوں (موزہ اور جوتا' نجاست والی اس جگہ) کے بعد آنے والی پاک زمین پر چلنے سے' پاک ہو جاتے ہیں

292 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُوْرٍ الْاَنْطَاكِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا وَطِيءَ اَحَدُكُمُ الْاَذَى بِخُفِّهِ اَوْ نَعْلِهِ فَطَهُوْرُهُمَا التُّرَابُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ اَبِيْ نَصْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ فِيْ قِصَّةِ النَّعْلَيْنِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن عبداللہ بن منصور انطاکی-- محمد بن کثیر-- اوزاعی-- محمد بن عجلان--سعید مقبری-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ

حدیث **292**: سنن ابی داؤد' کتاب الطهارة' باب فی الاذی یصیب النعل' رقم الحدیث: **331** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الطهارة' واما حدیث عائشة' رقم الحدیث: **540** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب تطهیر النجاسة' ذکر الاخبار ان النعال اذا وطئت فی الاذی یطهرها تعقیب التراب' رقم الحدیث: **1419** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب حکم المنی هل هو طاهر ام نجس ؟ رقم الحدیث: **189**

نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص موزے یا جوتے کے ذریعے نجاست کو پاؤں کے نیچے دے تو مٹی ان دونوں کو دور کر دیتی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونصر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے جوتوں کے بارے میں جو واقعہ نقل کیا ہے وہ اس باب سے تعلق رکھتا ہے اس کو میں نے کتاب الصلوٰۃ میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ النَّهِيَ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَسَاجِدِ وَتَقْذِيرِهَا

باب 227: مساجد میں پیشاب کرنے اور انہیں آلودہ کرنے کی ممانعت

293 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَاشِمٍ، وَنَا بَهْزٌ يَعْنِي ابْنَ اَسَدِ الْعَمِّيَّ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نَا اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِي الْمَسْجِدِ وَاَصْحَابُهُ مَعَهُ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ اَصْحَابُهُ: مَهْ مَهْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهِ: لَا تُزْرِمُوهُ دَعُوهُ، ثُمَّ دَعَاهُ، فَقَالَ: اِنَّ هٰذَا الْمَسْجِدَ لَا يَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنَ الْقَذَرِ وَالْبَوْلِ - اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِنَّمَا هُوَ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَذِكْرِ اللَّهِ، وَالصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ: قُمْ فَأْتِنَا بِدَلْوٍ مِنَ الْمَاءِ فَشُنَّهُ عَلَيْهِ فَاَتٰى بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن ہاشم اور بہز ابن اسد -- عکرمہ بن عمار -- اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ بھی تھے۔ اسی دوران مسجد میں ایک دیہاتی آیا اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے فرمایا: ٹھہر جاؤ ٹھہر جاؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم اسے نہ روکو' اسے کرنے دو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: مسجد میں گندگی پھیلانا یا پیشاب کرنا مناسب نہیں ہے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمایا) مسجد قرآن کی تلاوت' اللہ کے ذکر اور نماز کے لئے اور تمہارے لئے بنائی گئی ہے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین میں سے ایک آدمی سے فرمایا: تم جاؤ اور پانی کا ایک ڈول لے کر آؤ اور اس جگہ پر بہا دو' وہ شخص پانی کا ڈول لے کر آیا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

حدیث **293**: صحیح مسلم' کتاب الطھارۃ' باب وجوب غسل البول وغیرہ من النجاسات اذا حصلت فی المسجد' رقم الحدیث: **455** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ' رقم الحدیث: **12758**

بَابُ سَلْتِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ بِالْإِذْخِرِ إِذَا كَانَ رَطْبًا

باب 228: جب منی تر ہو تو اسے اِذخر (نامی گھاس) کے ذریعے صاف کرنا

294 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيَّ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْلُتُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِهِ بِعِرْقِ الْإِذْخِرِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَحُتُّهُ مِنْ ثَوْبِهِ يَابِسًا، ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ

توضیحِ روایت: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُو الْوَلِيْدِ، نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: بِعِرْقِ الْإِذْخِرِ عَنْ ثَوْبِهِ وَيُصَلِّيْ فِيْهِ قَالَتْ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْصِرُهُ جَافًّا فَيَحُتُّهُ وَيُصَلِّيْ فِيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد -- معاذ بن معاذ عنبری -- عکرمہ بن عمار یمامی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبداللہ بن عبیداللہ بن عمیر لیثی بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کے ذریعے اپنے کپڑے پر لگی منی کو صاف کر دیا کرتے تھے اور پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم خشک ہونے پر اسے صاف کیا کرتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے۔

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر (گھاس کے ذریعے) منی کو صاف کر دیا کرتے تھے اور اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے تھے کہ وہ خشک ہے تو اسے کھرچ دیا کرتے تھے اور اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

295 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ يَحْيٰى، نَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ، نَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، نَا عَبْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَاَى الْجَنَابَةَ فِيْ ثَوْبِهِ جَافَّةً فَحَتَّهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ نے ابوقتیبہ -- عکرمہ بن عمار -- عبداللہ بن عبید بن عمیر کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے میں جنابت (یعنی منی کا) خشک نشان دیکھتے تھے تو اسے کھرچ دیتے تھے۔

حدیث **294**: مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضى الله عنها' رقم الحديث: **25521**

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَطْعِ الْبَوْلِ عَلَى الْبَائِلِ فِي الْمَسْجِدِ

قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ وَالدَّلِيْلُ عَلَى اَنَّ صَبَّ دَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ يُطَهِّرُ الْاَرْضَ، وَاِنْ لَّمْ يَحْفِرْ مَوْضِعَ الْبَوْلِ فَيَنْقُلُ تُرَابَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ عَلَى مَا زَعَمَ بَعْضُ الْعِرَاقِيِّيْنَ، اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْعَمَ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنْ بَعَثَ فِيْهِمْ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُيَسِّرًا لَا مُعَسِّرًا

باب 229: مسجد میں پیشاب کرنے والے شخص کے فارغ ہونے سے پہلے اسے درمیان میں روکنے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ پانی کا ایک ڈول بہانا' زمین کو پاک کر دیتا ہے' اگر چہ پیشاب کی جگہ کو کھود کر وہاں کی مٹی کو مسجد سے باہر منتقل نہ کیا جائے' جیسا کہ بعض اہلِ عراق اس بات کے قائل ہیں' (یعنی ان کے نزدیک پیشاب والی جگہ کو کھود کر اس مٹی کو مسجد سے باہر منتقل کیا جائے گا) اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں پر یہ انعام کیا ہے کہ ان کے درمیان اپنے نبی کو آسانی فراہم کرنے کے لئے مبعوث کیا ہے' تنگی کا شکار کرنے کے لئے (مبعوث نہیں کیا)۔

296 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، نَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ،

اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَوَثَبَ اِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزْرِمُوْهُ ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' لوگ اسے مارنے کے لیے بڑھے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے نہ روکو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس پر بہا دیا۔

297 - سندِ حدیث: نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ،

اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَثَارَ النَّاسُ اِلَيْهِ لِيَمْنَعُوْهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوْهُ، اَهْرِيْقُوْا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوْبًا مِنْ مَّاءٍ، اَوْ سَجْلًا مِنْ مَّاءٍ، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عتبہ بن عبداللہ یحمدی -- ابن مبارک -- یونس -- زہری -- عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا' تو لوگ اس کی طرف لپکے' تا کہ اسے روکیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کرنے دو اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے' تنگی کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

298 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْتُهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ، عَنْ

اَبِیْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ الْجَزَرِيِّ، نَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ صَدَقَةَ قَالَ: نا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حُصَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ، وَفِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ فِیْ دِيْنِكُمْ يُسْرًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان زہری -- سعید -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) فضل بن یعقوب بن جزری -- ابراہیم بن صدقہ -- سفیان بن حصین -- ابن شہاب زہری -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) مخزومی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سعید -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سفیان بن حصین کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "بے شک تمہارے دین میں آسانی ہے"۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ نَضْحِ الْاَرْضِ مِنْ رَبَضِ الْكِلَابِ عَلَيْهَا

باب 230: جب کتا کسی زمین پر بیٹھ جائے تو اس جگہ پر پانی چھڑکنا مستحب ہے

299 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ الْاَيْلِيُّ، اَنَّ سَلَامَةَ بْنَ رَوْحٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهُ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهُ، اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْبَحَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ وَاجِمٌ يُنْكَرُ مَا يُرٰى مِنْهُ، فَسَاَلَتْهُ عَمَّا اَنْكَرَتْ مِنْهُ، فَقَالَ لَهَا: وَعَدَنِيْ جِبْرِيْلُ اَنْ يَلْقَانِيَ اللَّيْلَةَ، فَلَمْ اَرَهُ اَمَا وَاللّٰهِ مَا اَخْلَفَنِيْ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ: وَكَانَ فِيْ بَيْتِيْ جَرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا، فَاَخْرَجَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَضَحَ مَكَانَهُ بِالْمَاءِ بِيَدِهِ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ لَقِيَهُ جِبْرِيْلُ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَدْتَنِيْ ، ثُمَّ لَمْ اَرَكَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عزیز ایلی -- سلامہ بن روح -- عقیل -- محمد بن مسلم -- عبیداللہ بن

حدیث **299**: صحیح مسلم' کتاب اللباس والزینة' باب لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة' رقم الحدیث: **4021** ' صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والاباحة' باب قتل الحیوان' ذکر السبب الذی من اجله امر المصطفی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **5727** 'السنن الصغرٰی' کتاب الصید والذبائح' امتناع الملائکة من دخول بیت فیه کلب' رقم الحدیث: **4232** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الصید' امتناع الملائکة من دخول بیت فیه کلب' رقم الحدیث: **4659** ' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الیاء' ما اسندت میمونة زوج النبی صلی الله علیه وسلم' ما روی ابن عباس' رقم الحدیث: **19864**

عبداللہ بن عتبہ -- عبداللہ بن عباس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک دن صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار تھے میں نے اس چیز کے بارے میں دریافت کیا: جس کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگواری محسوس ہو رہی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ گزشتہ رات مجھ سے ملاقات کریں گے' لیکن میں نے انہیں نہیں دیکھا (یعنی وہ مجھ سے ملنے نہیں آئے) حالانکہ اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی میرے ساتھ وعدہ خلافی نہیں کی' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے گھر میں ایک کتے کا بچہ تھا' جو سامان کے نیچے موجود تھا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باہر نکال دیا' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اس جگہ پر پانی چھڑکا جب اگلی رات آئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا' لیکن میں نے آپ کو نہیں دیکھا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: ہم (فرشتے) ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویر یا کتا موجود ہو۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مُرُوْرَ الْكِلَابِ فِى الْمَسَاجِدِ لَا يُوْجِبُ نَضْحًا وَّلَا غَسْلًا

باب 231: اس بات کی دلیل کہ مسجد میں سے کتے کے گزرنے کی وجہ سے پانی چھڑکنا یا اس جگہ کو دھونا واجب نہیں ہوتا

300 - سندِ حدیث: نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُنْقِذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُوَيْدٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ، اَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِى حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ فِى الْمَسْجِدِ بِاَعْلٰى صَوْتِهِ: اجْتَنِبُوا اللَّغْوَ فِى الْمَسْجِدِ

قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: كُنْتُ اَبِيْتُ فِى الْمَسْجِدِ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكُنْتُ فَتًى شَابًّا عَزَبًا، وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ، وَتُدْبِرُ فِى الْمَسْجِدِ، وَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَعْنِىْ تَبُوْلُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ، وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِى الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا بَالَتْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن منقذ بن عبداللہ خولانی -- ایوب بن سوید -- یونس بن یزید -- زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حمزہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں بلند آواز میں یہ کہا کرتے تھے: مسجد میں لغو چیزوں سے اجتناب کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں' میں رات مسجد میں بسر کرتا تھا (اس وقت) میں کنوارا نوجوان تھا۔ (اس زمانے میں) کتے مسجد میں پیشاب کر دیا کرتے تھے' وہ مسجد میں آیا جایا کرتے تھے' اور لوگ اس پر پانی وغیرہ نہیں چھڑکا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ کتے مسجد کے باہر پیشاب کرتے تھے' اور کرنے کے بعد مسجد میں آیا جایا کرتے تھے۔

كِتَابُ الصَّلَاةِ

(نماز کے بارے میں روایات)

اَلْمُخْتَصَرُ مِنَ الْمُخْتَصَرِ مِنَ الْمُسْنَدِ الصَّحِيحِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الشَّرْطِ الَّذِي اشْتَرَطْنَا فِي كِتَابِ الطَّهَارَةِ

یہ نبی اکرم ﷺ سے منقول مستند روایات (کے مجموعہ) مسند کے مختصر کا اختصار ہے جو اس شرط کے مطابق ہے جو ہم نے ''کتاب الطہارۃ'' میں بیان کی ہے

بَابُ بَدْءِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 1: پانچ نمازوں کی فرضیت کا آغاز

301 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ،

---

1 یہ حدیث بنیادی طور پر واقعہ معراج پر مشتمل ہے جسے نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک دوسرے صحابی حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کے مضامین اور اس سے ثابت ہونے والے فوائد بے شمار ہیں لیکن ہم یہاں صرف ایک پہلو کا ذکر کریں گے۔ ہمارے زمانے میں اکثر لوگ یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں جو شخص اس دنیا سے رخصت ہو چکا ہو وہ دنیا میں موجود افراد کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ دنیا سے رخصت ہو جانے والے کوئی بھی فرد دنیا میں رہنے والے کسی شخص کی مدد کر سکتا ہے تو یہ عقیدہ شرک ہوگا۔

بعض لوگ ہم سے بھی یہ سوال کرتے ہیں ہمارا ان سے پہلا سوال یہ ہوتا ہے: دنیاوی فائدہ زیادہ بہتر ہوتا ہے یا دینی فائدہ؟ اس کا لازمی جواب یہی ہے دینی فائدہ زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ ہم اگلا سوال یہ کرتے ہیں: نماز کب اور کیسے فرض ہوئی؟

ہر شخص یہ بات جانتا ہے کہ نماز معراج کی رات فرض ہوئی تھی اور ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے **50** نمازیں فرض کی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ **50** نمازوں کی فرضیت کا یہ حکم لے کر واپس تشریف لے آئے تھے۔ واپسی کے سفر میں آپ کی ملاقات چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ترغیب پر نبی اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چند مرتبہ واپس گئے اور نمازوں کی تخفیف کا حکم لے کر حضرت موسیٰ کی طرف آتے رہے۔ آخر کار **50** نمازوں کی فرضیت کا حکم **5** نمازوں کی فرضیت کے حکم میں تبدیل ہو گیا۔

سوال یہ ہے: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو یہ مشورہ دے کر ہماری یعنی دنیا میں موجود زندہ مسلمانوں کی مدد کی؟

اور جب انہوں نے یہ مشورہ دیا اس وقت وہ دنیا میں زندہ تھے یا دنیا سے رخصت ہو چکے تھے؟

آپ یہ کہہ سکتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے یہ درخواست کریں کہ اللہ تعالیٰ نمازوں کے حکم میں تخفیف کر دے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود تخفیف کا حکم جاری نہیں کیا تھا۔ ہم اس کے جواب میں یہ گزارش کریں گے کہ جب اللہ تعالیٰ نے (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

متن حدیث: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ الْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَالْیَقْظَانِ اِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا یَقُوْلُ: خُذْ بَیْنَ الثَّلَاثَةِ، فَاُوتِیتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِیْهَا مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ. قَالَ: فَشُرِحَ صَدْرِی اِلٰی کَذَا وَکَذَا - قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ: مَا یَعْنِیْ بِهٖ؟ قَالَ: اِلٰی اَسْفَلِ بَطْنِهٖ - فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِی، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ اُعِیْدَ مَکَانَهُ ثُمَّ حُشِیَ اِیْمَانًا وَّحِکْمَةً، ثُمَّ اُوتِیتُ بِدَابَّةٍ اَبْیَضَ یُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ، یَقَعُ خُطَاهُ اَقْصٰی طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَیْهِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰی اَتَیْنَا السَّمَاءَ الدُّنْیَا، وَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ، فَقِیْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ: مَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِیْلَ: وَبُعِثَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفُتِحَ لَنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ، فَاَتَیْتُ عَلٰی اٰدَمَ، فَقُلْتُ: یَا جِبْرِیْلُ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی اَتَیْنَا اِلَی السَّمَاءِ الثَّانِیَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِیْلُ. قِیْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِیْلَ: وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفُتِحَ لَنَا قَالَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ، فَاَتَیْتُ عَلٰی یَحْیٰی، وَعِیْسٰی فَقُلْتُ: یَا جِبْرِیْلُ مَنْ هٰذَانِ؟ قَالَ یَحْیٰی، وَعِیْسٰی - قَالَ سَعِیْدٌ: اِنِّیْ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ حَدِیْثِهٖ: ابْنَیِ الْخَالَةِ - فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِمَا فَقَالَا: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ. قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتّٰی انْتَهَیْنَا اِلَی السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِیْلُ قِیْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِیْلُ. قِیْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ اِلَیْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَفُتِحَ لَنَا، وَقَالَ: مَرْحَبًا بِهٖ وَلَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ قَالَ: فَاَتَیْتُ عَلٰی یُوْسُفَ، فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِیِّ الصَّالِحِ وَالْاَخِ الصَّالِحِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَی السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَکَانَ نَحْوٌ مِّنْ کَلَامِ جِبْرِیْلَ وَکَلَامِهِمْ، فَاَتَیْتُ عَلٰی اِدْرِیْسَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ انْتَهَیْنَا اِلَی السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاَتَیْتُ عَلٰی هَارُوْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا اِلَی السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاَتَیْتُ عَلٰی مُوْسٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْنَ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ، فَقَالَ مَرْحَبًا

(بقیہ حاشیہ) **50** نمازوں کی فرضیت کا حکم دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس میں تخفیف کروانے کا مشورہ دیا تو کیا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اس کی قدرت اس کے علم اس کی کبریائی اور اس کی عظمت کے خلاف تھا؟ کوئی بھی شخص یہ نہیں کہہ سکتا بلکہ ہر شخص یہی کہے گا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہماری آسانی کے لئے نبی اکرم ﷺ کو یہ ترغیب دی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ ترغیب بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق تھی۔ اس سے کم از کم یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص دنیا سے رخصت ہو چکا ہو وہ کسی نہ کسی حوالے سے دنیا میں موجود شخص کے کام آ سکتا ہے اور نمازوں میں تخفیف دینی فائدے کے ساتھ دنیاوی فائدہ بھی ہے۔ کیونکہ اگر ایک شخص پچاس نمازیں روزانہ ادا کرے تو اس کے دنیاوی معاملات متاثر ہونے کا قوی امکان موجود ہے۔

حدیث **301**: صحیح البخاری' کتاب بدء الخلق' باب ذکر الملائکة' رقم الحدیث: **3050** 'صحیح مسلم' کتاب الایمان' باب الاسراء برسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الی السماوات' رقم الحدیث: **264** 'الجامع للترمذی' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم' باب ومن سورة الم نشرح' رقم الحدیث: **3353** 'السنن الصغریٰ' کتاب الصلاة' فرض الصلاة ، وذکر اختلاف الناقلین فی اسناد حدیث انس بن' رقم الحدیث: **446** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الصلاة' فرض الصلاة' رقم الحدیث: **304** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الشامیین' حدیث مالك بن صعصعة عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم' رقم الحدیث: **17526**

بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا جَاوَزْتُ بَكَى قَالَ: ثُمَّ رَجَعْتُ اِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، فَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَبِقَهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ وَوَرَقَهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ رَاَى اَرْبَعَةَ اَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ اَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ مَا هٰذِهِ الْاَنْهَارُ؟ قَالَ: اَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ، فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَاَمَّا الظَّاهِرَانِ: فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ، ثُمَّ رُفِعَ لَنَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَا؟ قَالَ: هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ اَلْفَ مَلِكٍ اِذَا خَرَجُوا مِنْهَا لَمْ يَعُودُوا فِيهِ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِمْ قَالَ: ثُمَّ اُوتِيتُ بِاِنَاءَيْنِ اَحَدُهُمَا خَمْرٌ، وَالْاٰخَرُ لَبَنٌ يُعْرَضَانِ عَلَيَّ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقِيلَ: اَصَبْتَ اَصَابَ اللّٰهُ بِكَ اُمَّتَكَ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَفُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً فَاَقْبَلْتُ بِهِنَّ حَتّٰى اَتَيْتُ عَلٰى مُوسٰى فَقَالَ: بِمَا اُمِرْتَ؟ قُلْتُ: بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ اِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ، فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ فَرَجَعْتُ، فَخَفَّفَ عَنِّي خَمْسًا فَمَا زِلْتُ اَخْتَلِفُ بَيْنَ رَبِّي وَبَيْنَ مُوسٰى يَحُطُّ عَنِّي وَيَقُولُ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ حَتّٰى رَجَعْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذٰلِكَ قَدْ بَلَوْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيفَ لِاُمَّتِكَ . قَالَ: لَقَدِ اخْتَلَفْتُ اِلٰى رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ لٰكِنِّي اَرْضٰى وَاُسَلِّمُ، فَنُودِيتُ اِنِّي قَدْ اَجَزْتُ اَوْ اَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَجَعَلْتُ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ اَمْثَالِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار--محمد بن جعفر اور ابن ابوعدی--سعید بن ابوعروبہ--قتادہ --حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب نینداور بیداری کی درمیانی کیفیت میں تھا' اسی دوران میں نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا: تین کے درمیان والے کو لے لو' پھر ایک سونے کا بنا ہوا طشت لایا گیا' جس میں آب زم زم موجود تھا' پھر میرے سینے کو یہاں تک کشادہ کر دیا گیا۔

قتادہ کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے' تو انہوں نے بتایا: پیٹ کے نیچے تک (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) پھر میرے دل کو نکالا گیا اور اسے آب زم زم کے ذریعے دھویا گیا' پھر اسے اس کی جگہ پر رکھ دیا گیا اور اسے ایمان اور حکمت کے ساتھ بھر دیا گیا' پھر سفید رنگ کا ایک جانور لایا گیا' جس کا نام ''براق'' تھا وہ گدھے سے کچھ بڑا تھا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا' جہاں تک نگاہ جاتی تھی' وہاں تک اس کا ایک قدم ہوتا تھا' مجھے اس پر سوار کیا گیا۔

پھر میں روانہ ہوا' یہاں تک آسمان دنیا کے پاس ہم آگئے' جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا: کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

دریافت کیا گیا: انہیں بلوایا گیا انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا اس نے کہا: خوش آمدید ہے اور یہ آنے والے کتنے اچھے ہیں' پھر میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: یہ آپ ﷺ کے جدامجد ہیں' میں نے انہیں سلام کیا' تو وہ بولے: نیک بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' پھر ہم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم دوسرے آسمان کے پاس آگئے' جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا۔ اس (دروازہ کھولنے والے نے) کہا انہیں خوش آمدید! یہ آنے والے کتنے اچھے ہیں' پھر میں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ دونوں کون صاحبان ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔

سعید نامی راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں خالہ زاد بھائی تھے میں نے ان دونوں کو سلام کیا' تو ان دونوں نے فرمایا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید!

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں' پھر ہم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ ہم تیسرے آسمان کے پاس آئے جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ۔ دریافت کیا گیا: انہیں بلوایا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں ہمارے لئے دروازہ کھول دیا گیا اور اس شخص نے یہ کہا: یہ خوش آمدید ہے یہ کتنے اچھے آنے والے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے کہا: نیک نبی اور نیک بھائی کو خوش آمدید۔

پھر یہ دونوں روانہ ہو کر چوتھے آسمان پر آئے وہاں بھی حضرت جبرائیل علیہ السلام اور فرشتوں کے درمیان یہی مکالمہ ہوا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس گیا میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید! پھر ہم پانچویں آسمان کے پاس آئے وہاں میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید!

پھر ہم روانہ ہوئے' یہاں تک کہ چھٹے آسمان پر آئے' تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آکر انہیں سلام کیا' تو انہوں نے کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید! جب میں ان سے آگے گزرنے لگا' تو وہ رو پڑے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کے پاس واپس آیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سدرۃ المنتہیٰ کے پھل ہجر (نامی جگہ کے بنے ہوئے) گھڑوں کی مانند تھے' اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' وہاں آپ ﷺ نے چار نہریں دیکھیں جو اس درخت کی جڑ سے نکل رہی تھیں دو نہریں ظاہری تھیں اور دو باطنی تھیں میں نے یہ دریافت کیا: اے جبرائیل! یہ کون سی نہریں ہیں؟ انہوں نے بتایا: جہاں تک باطنی نہروں کا تعلق ہے' تو یہ دو جنت میں ہیں اور جہاں تک ظاہری نہروں

کا تعلق ہے تو یہ نیل اور فرات ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر ہمارے سامنے بیت المعمور آیا میں نے دریافت کیا: اے جبرائیل یہ کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ ''بیت المعمور ہے'' روزانہ اس میں ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب وہ اس میں سے نکل جاتے ہیں تو پھر دوبارہ انہیں کبھی اس میں داخلے کا موقع نہیں ملے گا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں پھر میرے سامنے دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا وہ دونوں میرے سامنے پیش کیے گئے تو میں نے دودھ کو اختیار کر لیا تو یہ بات بیان کی گئی کہ آپ ﷺ نے درست فیصلہ کیا ہے اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی امت کو فطرت پر گامزن رکھے گا (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں میں انہیں لے کر آیا جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے؟ میں نے جواب دیا: روزانہ پچاس نمازوں کا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی امت اس کی طاقت نہیں رکھے گی میں آپ ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں اور میں نے بنی اسرائیل کو اچھی طرح پرکھ لیا ہے آپ ﷺ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں واپس جائیں اور اس سے اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں۔ میں واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں اسی طرح میں اپنے پروردگار اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف آتا جاتا رہا اور پروردگار کمی کرتا رہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بات دوبارہ کہتے رہے یہاں تک کہ میں روزانہ پانچ نمازوں کا حکم لے کر واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ کی امت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی میں آپ ﷺ سے پہلے لوگوں کو آزما چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو اچھی طرح پرکھ چکا ہوں آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیے اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کیجئے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں کئی مرتبہ اپنے پروردگار کی طرف واپس گیا۔ اس لئے مجھے شرم آنے لگی تو میں اس بات سے راضی ہوں اور اسے تسلیم کرتا ہوں تو یہ ندا کی گئی: میں نے اپنے فرض کو لازم قرار دے دیا ہے اور اپنے بندوں پر تخفیف بھی کر دی ہے اور میں ہر نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا۔

302 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى الْعَوْذِيُّ، ثُمَّ الْمُحَمَّلِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ مَالِكَ بْنَ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُمْ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

توضیحِ مصنف: وَقَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ وَهُوَ اِلٰى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهٖ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ، وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مِنْ قُصَّتِهٖ اِلٰى شِعْرَتِهٖ فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ.

توضیحِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ قَتَادَةَ فِي خَبَرِ سَعِيْدٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: لَمْ يُرِدْ بِهٖ. فَقُلْتُ لِاَنَسٍ اِنَّمَا اَرَادَ فَقُلْتُ لِلْجَارُوْدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عفان بن مسلم-- ہمام بن یحییٰ عوذی --قتادہ --حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا: جس میں آپ ﷺ کو معراج کروائی گئی تھی (اس کے بعد راوی نے

طویل حدیث ذکر کی ہے)

قتادہ کہتے ہیں: میں نے جارود سے دریافت کیا: وہ اس وقت میرے پہلو میں موجود تھے اس سے مراد کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: گلے کے نیچے والے حصے میں ہنسلی سے لے کر ناف کے نیچے تک میں نے انہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا: سینے کے بالوں سے لے کر ناف کے نیچے تک۔

پھر محمد بن یحییٰ نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں سعید نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں قتادہ کا یہ کہنا ''میں نے ان سے دریافت کیا:'' اس سے مراد یہ نہیں ہے: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ میں نے جارود سے دریافت کیا:

بَابُ ذِكْرِ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ مِنْ عَدَدِ الرَّكْعَةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ، بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 2: پانچ نمازوں کی فرض رکعات کی تعداد کا تذکرہ

جو ''مجمل'' الفاظ والی روایت کے ذریعے ثابت ہے جو ''مفسر'' نہیں ہے جس کے الفاظ عام ہیں لیکن مراد مخصوص ہے

303 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ:

متنِ حدیث: اِنَّ الصَّلَاةَ اَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَيْنِ فَاُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ، وَاُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ فَقُلْتُ لِعُرْوَةَ فَمَا لَهَا كَانَتْ تُتِمُّ؟ فَقَالَ: اِنَّهَا تَاَوَّلَتْ مَا تَاَوَّلَ عُثْمَانُ

نا بِهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي كُلِّهَا: عَنْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء العطار--سفیان-- زہری --عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ابتداء میں دو رکعات فرض کی گئی تھیں پھر سفر کی حالت میں اسے برقرار رکھا گیا اور حضر کی حالت میں اسے مکمل کر دیا گیا۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے عروہ سے دریافت کیا: پھر کیا وجہ ہے؟ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا خود (مکہ آ کر) مکمل نماز ادا کرتی تھیں تو

حدیث **303**: صحیح البخاری، کتاب الجمعة، ابواب تقصیر الصلاة، باب یقصر اذا خرج من موضعه، رقم الحدیث: **1054** صحیح مسلم، کتاب صلاة المسافرین وقصرها، باب صلاة المسافرین وقصرها، رقم الحدیث: **1142**، سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب قصر الصلاة فی السفر، رقم الحدیث: **1525**، السنن الصغرٰی، کتاب الصلاة، باب کیف فرضت الصلاة، رقم الحدیث: **452**، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما اختلف فیه اهل العلم من اباحة اتمام، رقم الحدیث **3614**، مسند اسحاق بن راهویه، ما یروی عن عروة بن الزبیر، رقم الحدیث: **507**

عروہ نے بتایا: وہ وہی تاویل کرتی تھیں' جو تاویل حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے یہ روایت ہمیں سنائی ہے' وہ کہتے ہیں: سفیان نے اس کی مانند حدیث ہمیں بیان کی ہے' تاہم انہوں نے اس کی پوری سند میں لفظ ''عن'' استعمال کیا ہے۔

304 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ: فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ابوعوانہ -- بکیر بن اخنس -- مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کی زبانی حضر کی حالت میں چار رکعات اور سفر کی حالت میں دو رکعات اور خوف کی حالت میں ایک رکعت فرض کی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهَا: اِنَّ الصَّلَاةَ اَوَّلَ مَا افْتُرِضَتْ رَكْعَتَانِ اَرَادَتْ بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا اَرَادَتِ الصَّلَوَاتِ الْاَرْبَعَةِ دُوْنَ الْمَغْرِبِ، وَكَذٰلِكَ اَرَادَتْ، ثُمَّ زِيْدَ فِيْ صَلَاةِ الْحَضَرِ ثَلَاثَ صَلَوَاتٍ خَلَا الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ، وَالدَّلِيْلُ عَلٰى اَنَّ قَوْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ فِي الْحَضَرِ اَرْبَعًا، اِنَّمَا اَرَادَ خَلَا الْفَجْرِ وَالْمَغْرِبِ، وَكَذٰلِكَ اَرَادُوْا فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ خَلَا الْمَغْرِبِ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ نَقُوْلُ فِيْ كُتُبِنَا مِنْ اَلْفَاظِ الْعَامِّ الَّتِيْ يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ

حدیث **304**: صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب صلاة المسافرين وقصرها' رقم الحديث: **1144** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' تفريع صلاة السفر' باب من قال : يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون' رقم الحديث: **1069** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب تقصير الصلاة في السفر' رقم الحديث: **1064** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب صلاة الخوف' ذكر وصف الخوف عند التقاء المسلمين واعداء الله الكفرة' رقم الحديث: **2920** ' السنن الصغرٰى' كتاب الصلاة' باب كيف فرضت الصلاة' رقم الحديث: **453** 'سنن سعيد بن منصور' كتاب الجهاد' باب صلاة الخوف' رقم الحديث: **2327** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب الصلاة' كيف فرضت الصلاة وذكر الاختلاف في ذلك' رقم الحديث: **309** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب صلاة المسافر' رقم الحديث: **1569** 'مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2117** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2290** 'المعجم الصغير للطبراني' من اسمه محمد' رقم الحديث: **777** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' مجاهد' رقم الحديث: **10836**

باب 3: میری ذکر کردہ ''مجمل'' الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: نماز پہلے دو رکعات فرض ہوئی

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس سے مراد بعض نمازیں ہیں' تمام نمازیں مراد نہیں ہیں۔
سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کے ذریعے ''چار'' نمازیں' مراد لی ہیں' جو ''مغرب'' کی نماز کے علاوہ ہیں۔
اس طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا: پھر حضر کی نماز میں اضافہ ہوگیا۔ اس سے بھی ان کی مراد تین نمازیں ہیں' یعنی فجر اور مغرب کے علاوہ (باقی نمازیں مراد) ہیں۔
اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ قول
''اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی علیہ السلام کی زبانی حضر میں چار رکعات فرض کی ہیں''۔
اس سے مراد فجر اور مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں ہیں۔
اسی طرح انہوں نے سفر کے دوران دو رکعات ادا کرنے کے حوالے سے مغرب کی نماز کے علاوہ نمازیں مراد لی ہیں۔
یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں ہم اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کر چکے ہیں'' عام'' الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں' لیکن اس کے ذریعے'' خاص'' مفہوم مراد ہوتا ہے۔

305 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُقْرِءُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ الْبَصْرِیُّ قَالَ اَحْمَدُ: اَخْبَرَنَا، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا دَاوُدُ يَعْنِیْ ابْنَ اَبِیْ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: فُرِضَ صَلَاةُ السَّفَرِ وَالْحَضَرِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ زِيْدَ فِیْ صَلَاةِ الْحَضَرِ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ الْفَجْرِ لِطُوْلِ الْقِرَاءَةِ، وَصَلَاةُ الْمَغْرِبِ لِاَنَّهَا وِتْرُ النَّهَارِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَمْ يُسْنِدْهُ اَحَدٌ اَعْلَمُهُ غَيْرُ مَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ رَوَاهُ اَصْحَابُ دَاوُدَ فَقَالُوْا: عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ خَلَا مَحْبُوْبِ بْنِ الْحَسَنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن نصر مقریٔ اور عبداللہ بن صباح عطار بصری -- محبوب بن حسن -- داؤد بن ابو ہند -- شعبی نے مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے

''(پہلے) سفر اور حضر کی حالت میں دو دو رکعات فرض کی گئی تھیں' جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہوئے' تو حضر کی حالت میں دو دو رکعات کا اضافہ کر دیا گیا تھا اور فجر کی نماز کو طویل قرأت کی وجہ سے چھوڑ دیا گیا اور مغرب کی نماز کو اس لئے چھوڑ دیا گیا' کیونکہ وہ دن کے وتر ہیں''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب ہے' میرے علم کے مطابق محبوب بن حسن کے علاوہ اور کسی نے بھی اس کی

سند بیان نہیں کی ہے داؤد کے شاگردوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت شعبی کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے البتہ محبوب بن حسن کے علاوہ (داؤد کے شاگردوں نے یہ نقل کی ہے)

بَابُ فَرْضِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

وَالدَّلِيلُ عَلَى أَنْ لَا فَرْضَ مِنَ الصَّلَاةِ إِلَّا الْخَمْسَ، وَأَنَّ كُلَّ مَا سِوَى الْخَمْسِ مِنَ الصَّلَاةِ فَتَطَوُّعٌ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا فَرْضٌ إِلَّا الْخَمْسُ فَقَطْ

باب 41: پانچ نمازیوں کی فرضیت اور اس بات کی دلیل کہ صرف پانچ نمازیں ہی فرض ہیں

پانچ نمازوں کے علاوہ (کوئی بھی نماز) نفل شمار ہوگی۔ اس میں سے کوئی بھی چیز فرض شمار نہیں ہوگی صرف پانچ نمازیں فرض ہیں۔

306 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا أَبُو سُهَيْلٍ وَهُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ،

متنِ حدیث: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ: أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ؟ قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا، وَلَا أَنْقُصُ شَيْئًا مِمَّا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل ابن جعفر-- ابوسہیل-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض کی ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں البتہ اگر تم نفلی نماز پڑھ لو (تو

حدیث **306**: صحيح البخاري' كتاب الايمان' باب : الزكاة من الاسلام' رقم الحديث: **46** 'صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب بيان الصلوات التي هي احد اركان الاسلام' رقم الحديث: **37** 'موطا مالك' باب جامع الترغيب في الصلاة' رقم الحديث: **428** 'صحيح ابن حبان' كتاب الزكاة' باب الوعيد لمانع الزكاة' ذكر الخبر المصرح بان الكنز الذي يستوجب صاحبه المكتنز العقوبة من' رقم الحديث: **3321** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الوتر' رقم الحديث: **1592** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب فرض الصلاة' رقم الحديث: **335** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب كم فرضت في اليوم والليلة' رقم الحديث: **457** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' كم فرضت الصلاة في اليوم والليلة ؟' رقم الحديث: **310** 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة" مسند ابي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: **1357**

تمہاری مرضی ہے) اس نے دریافت کیا: آپ ﷺ مجھے بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے؟ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسے اسلامی احکام کی تعلیم دی اس نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو عزت عطا کی ہے میں کوئی نفلی کام نہیں کروں گا' لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہے' میں اس میں کوئی کمی بھی نہیں کروں گا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو اس کے باپ کی قسم! یہ کامیاب ہوگیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو اس کے باپ کی قسم! یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ اِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْاِيْمَانِ

باب 5: اس بات کی دلیل کہ نماز قائم کرنا' ایمان کا حصہ ہے

307 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، نَا قُرَّةُ جَمِيعًا، عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ وَهُوَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ جَرَّةً لِيْ اَنْتَبِذُ فِيْهَا فَاَشْرَبُ مِنْهُ، فَاِذَا اَطَلْتُ الْجُلُوْسَ مَعَ الْقَوْمِ خَشِيتُ اَنْ اَفْتَضِحَ مِنْ حَلَاوَتِهِ قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى . فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ مُضَرَ، وَاِنَّا لَا نَصِلُ اِلَيْكَ اِلَّا فِي الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَحَدِّثْنَا جُمَلًا مِنَ الْاَمْرِ اِذَا اَخَذْنَا عَمِلْنَا بِهِ، اَوْ اِذَا اَحَدُنَا عَمِلَ بِهِ دَخَلَ بِهِ الْجَنَّةَ، وَنَدْعُوْ اِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ: آمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ: الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ، وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ؟ قَالُوْا: اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَتُعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْمَغَانِمِ، وَاَنْهَاكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- محمد بن بشار -- ابوعامر -- ابوجمرہ ضبعی بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: میرے پاس ایک گھڑا ہے' جس میں' میں نبیذ تیار کرتا ہوں اور اس میں سے پی لیتا ہوں پھر جب میں کچھ دیر تک لوگوں کے ساتھ بیٹھا رہتا ہوں' تو مجھے اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں اس کی مٹھاس کی وجہ سے مجھے رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے (یعنی نشہ نہ ہو جائے) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وفد کو کسی رسوائی اور پشیمانی کے بغیر خوش آمدید! ان لوگوں

حدیث **307**: صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب : اداء الخمس من الایمان' رقم الحدیث: **53** 'صحیح ابن حبان' کتاب الایمان' باب فرض الایمان' ذکر وصف قوله صلى الله عليه وسلم : " وحد الله' رقم الحدیث: **172** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الایمان والرؤیا' ما ذکر فی الایمان والاسلام' رقم الحدیث: **29698**

نے عرض کی: یارسول اللہ! ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان معنر قبیلے کے مشرکین حائل ہیں اس لئے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ ﷺ تک پہنچ سکتے ہیں تو آپ ﷺ ہمیں کچھ احکام تعلیم کر دیجئے کہ جب ہم انہیں حاصل کر کے ان پر عمل کریں تو ان کی وجہ سے ''جنت میں داخل ہو جائیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب کوئی شخص ان پر عمل کرے تو ان کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جائے اور ہم اپنے پیچھے لوگوں کو بھی ان کی طرف دعوت دے سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تمہیں چار چیزوں سے منع کرتا ہوں (میں تمہیں یہ حکم دیتا ہوں) کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ! کیا تم جانتے ہو اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے مراد کیا ہے؟ ان لوگوں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں (اس کے علاوہ میں تمہیں ان باتوں کا حکم دیتا ہوں) نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور مال غنیمت میں سے پانچویں حصے کی ادائیگی کرنا اور میں تمہیں دباء نقیر حنتم اور مزفت (شراب بنانے کے لیے استعمال ہونے والے مختلف قسم کے برتنوں کو) استعمال کرنے سے منع کرتا ہوں۔

روایت ہے کہ یہ الفاظ قرہ بن خالد نامی راوی کے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ اِقَامَ الصَّلَاةِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اِذِ الْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ اِسْمَانِ بِمَعْنًى وَّاحِدٍ خَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ مَسْاَلَةِ جِبْرِيْلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَمْلَيْتُهُ فِيْ كِتَابِ الطَّهَارَةِ.

باب 6: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز قائم کرنا' اسلام کی تعلیمات (میں سے ہے)

کیونکہ ایمان اور اسلام دو اسم ہیں' جن کا مفہوم ایک ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ روایت منقول ہے' جس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ سے اسلام کے بارے میں دریافت کیا: میں وہ روایت کتاب طہارت میں املاء کروا چکا ہوں۔[1]

308 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدِ بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ طَاوُسًا،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: اَلَا تَغْزُوْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

---

[1] یہاں امام ابن خزیمہ نے یہ بات ذکر کی ہے ایمان اور اسلام ایک ہی مفہوم کے لئے استعمال ہونے والے یہ دو لفظ ہیں' لیکن اس سے مراد یہ ہے: بعض اوقات یہ دونوں الفاظ ایک ہی مفہوم کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یہ الفاظ دو الگ الگ مفاہیم کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں اور ایمان سے مراد اعتقادی کیفیت لی جاتی ہے اور اسلام سے مراد عملی احکام مراد لئے جاتے ہیں۔

سورہ حجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''دیہاتی لوگ یہ کہتے ہیں: ہم لوگ ایمان لے آئے ہیں' تم یہ فرما دو: تم لوگ ایمان نہیں لائے بلکہ تم یہ کہو: ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔''

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَحَجُّ الْبَيْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- روح بن عبادہ -- حنظلہ -- عکرمہ بن خالد بن العاص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) طاؤس بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ جہاد میں کیوں حصہ نہیں لیتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا"۔

309 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا اَبُو النَّضْرِ، نَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، وَاِقَامُ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحَجُّ الْبَيْتِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ

نَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ،

نَا عَاصِمٌ، اَخْبَرَنِيْ وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْحَدِيثِ فِي كِتَابِ الْإِيمَانِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی -- ابونضر -- عاصم بن محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر بن خطاب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حديث**308**:صحيح البخاري' كتاب الايمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم : " بني الاسلام' رقم الحديث:**8** 'صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب قول النبي صلى الله عليه وسلم بني الاسلام على خمس' رقم الحديث:**44** 'صحيح ابن حبان' كتاب الايمان' باب فرض الايمان' ذكر البيان بان الايمان والاسلام اسمان لمعنى واحد' رقم الحديث:**158** 'الجامع للترمذي' ابواب الايمان عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء بني الاسلام على خمس' رقم الحديث: **2597**' السنن الصغرى' كتاب الايمان وشرائعه' على كم بني الاسلام' رقم الحديث:**4939** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' رقم الحديث:**4659** 'مسند الحميدي' احاديث عبد الله بن عمر بن الخطاب رضي الله عنه' رقم الحديث:**679** 'مسند عبد بن حميد' احاديث ابن عمر' رقم الحديث:**824** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن عمر' رقم الحديث:**5653** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' باب من اسمه ابراهيم' رقم الحديث:**2990** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' سالم عن ابن عمر' رقم الحديث: **12982**

''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے' اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' بیت اللہ کا حج کرنا' رمضان کے روزے رکھنا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الایمان میں ذکر کردیے ہیں۔

بَابٌ فِيْ فَضَائِلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 7: پانچ نمازوں کے فضائل

310 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ سَعْدًا وَنَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ: كَانَ رَجُلَانِ اَخَوَانِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلَ مِنَ الْاٰخَرِ، فَتُوُفِّيَ الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُهُمَا، ثُمَّ عَمَّرَ الْاٰخَرُ بَعْدَهُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ تُوُفِّيَ، فَذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضِيلَةُ الْاَوَّلِ عَلَى الْاٰخَرِ، فَقَالَ: اَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّي؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَكَانَ لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَمَا يُدْرِيكُمْ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ؟ اِنَّمَا مَثَلُ الصَّلَاةِ كَمَثَلِ نَهَرٍ جَارٍ بِبَابِ رَجُلٍ غَمْرٍ عَذْبٍ يَقْتَحِمُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ فَمَا تَرَوْنَ ذٰلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ لَا تَدْرُوْنَ مَاذَا بَلَغَتْ بِهِ صَلَاتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی مصری -- عبداللہ بن وہب -- مخرمہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عامر بن سعد کہتے ہیں: میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو اور نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں دو بھائی تھے' جن میں ایک دوسرے سے افضل تھا' ان میں سے جو افضل تھا اس کا انتقال ہوگیا۔

جبکہ دوسرا بھائی اس کے بعد چالیس دن تک زندہ رہا' پھر اس کا بھی انتقال ہوگیا' تو پہلے شخص کی دوسرے پر فضیلت کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے کیا گیا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا اس (دوسرے نے پہلے کے مرنے کے بعد کی زندگی میں) نمازیں ادا نہیں کی تھیں؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ (ﷺ)! اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اسے کہاں پہنچادیا ہے؟ نماز کی مثال اس طرح ہے' جیسے کسی شخص کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو' جو گہری ہو' میٹھے پانی کی ہو' اور وہ شخص روزانہ اس میں پانچ مرتبہ نہاتا ہو' تو تمہارا کیا خیال ہے؟ اس کے میل میں سے کوئی

حدیث **310**: موطا مالك' كتاب قصر الصلاة في السفر' باب جامع الصلاة' رقم الحديث: **425** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة' باب في فضل الصلوات الخمس' رقم الحديث: **665** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **6594**

چیز باقی رہے گی؟ تم کیا جانو؟ اس کی نماز نے اس کو کہاں پہنچا دیا؟

311 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ، نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمَّارٍ وَهُوَ شَدَّادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُمَامَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: أَتَى رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: هَلْ تَوَضَّأْتَ حِينَ أَقْبَلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اذْهَبْ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن میمون -- ولید ابن مسلم -- اوزاعی -- ابوعمار شداد بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد جاری کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ موڑ لیا' پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس شخص نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حد جاری کیجئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: جب تم آئے تھے' تو تم نے وضو کیا تھا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْحَدَّ الَّذِي أَصَابَهُ

هٰذَا السَّائِلُ فَأَعْلَمَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ بِوُضُوئِهِ وَصَلَاتِهِ كَانَ مَعْصِيَةً ارْتَكَبَهَا دُونَ الزِّنَا الَّذِي يُوجِبُ الْحَدَّ إِذْ كُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ حَدٍّ، وَلَيْسَ اسْمُ الْحَدِّ إِنَّمَا يَقَعُ عَلَى مَا يُوجِبُ جَلْدًا أَوْ رَجْمًا أَوْ قَطْعًا قَطُّ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي ذِكْرِ الْمُطَلَّقَةِ: (لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ) (الطلاق: 1) قَالَ: (تِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا) (البقرة: 229)، فَكُلُّ مَا زَجَرَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاسْمُ الْحَدِّ وَاقِعٌ عَلَيْهِ، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَ بِالْوُقُوفِ عِنْدَهُ فَلَا يُجَاوَزُ وَلَا يُتَعَدَّى

حدیث **311**: صحیح مسلم' کتاب التوبۃ' باب قولہ تعالی: ان الحسنات یذھبن السیئات' رقم الحدیث: **5073**' سنن ابی داؤد' کتاب الحدود' باب فی الرجل یعترف بحد ولا یسمیہ' رقم الحدیث: **3829**' مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث ابی امامۃ الباھلی الصدی بن عجلان بن عمرو ویقال:' رقم الحدیث: **21611**' السنن الکبری للنسائی' کتاب الرجم' ذکر من اعترف بحد ولم یسمہ' رقم الحدیث: **7075**' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الصاد' ما اسند ابو امامۃ شداد ابو عمار' رقم الحدیث: **7466**

باب 8: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اس سائل نے جس قابل حد جرم کا ارتکاب کیا تھا

اور نبی اکرم ﷺ نے اسے یہ بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے وضو کرنے اور نماز پڑھنے کی وجہ سے اسے معاف کر دیا ہے یہ ایک ایسا گناہ تھا' جس کا اس نے ارتکاب کیا تھا' لیکن یہ زنا کے علاوہ تھا' جو حد کو واجب کر دیتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس کام سے بھی اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو اس پر لفظ ''حد'' کا اطلاق ہوتا ہے۔ اور لفظ ''حد'' کا اطلاق ہر ایسی چیز پر نہیں ہوتا' جو کوڑے مارنے یا سنگسار کرنے یا ہاتھ کاٹنے کی سزا کو لازم کرے۔

اللہ تعالیٰ نے طلاق یافتہ عورت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ ہی وہ نکلیں' البتہ اگر وہ واضح برائی کا ارتکاب کریں' تو حکم مختلف ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ حدود ہیں' تو جو شخص اللہ تعالیٰ کی حدود سے تجاوز کرے' وہ اپنے اوپر ظلم کرے گا''۔

ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں' تو تم ان سے تجاوز نہ کرو''۔

تو ہر وہ کام جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس پر لفظ ''حد'' کا اطلاق ہو سکتا ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کام سے رُکنے کا حکم دیا ہے' اس لئے اس سے تجاوز نہیں کیا جائے گا۔ اس کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔[1]

312 - انا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَاِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيْهِ، نَا اَبُوْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ لَهُ اَنَّهُ اَصَابَ مِنَ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً، اَوْ مَسًّا

---

[1] اس ترجمۃ الباب میں امام ابن خزیمہ نے اس بات کی وضاحت کی ہے لفظ ''حد'' بعض اوقات اپنے مخصوص اصطلاحی مفہوم میں استعمال ہوتا ہے اور بعض اوقات لغوی مفہوم میں استعمال ہو جاتا ہے اور ترجمۃ الباب کے بعد جو حدیث ذکر کی گئی ہے۔ اس میں قابل حد جرم سے مراد شرعی حد نہیں ہے۔

کیونکہ شرعی حد کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے' کوئی شخص اسے معاف نہیں کر سکتا اور جو شخص قابل حد جرم کا مرتکب ہو اور اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس پر شرعی طریقہ کار کے مطابق حد جاری کرنا حاکم وقت پر ضروری ہوتا ہے۔

حدیث **312**: صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب : الصلاۃ کفارۃ' رقم الحدیث: **512** 'صحیح مسلم' کتاب التوبۃ' باب قولہ تعالیٰ : ان الحسنات یذھبن السیئات' رقم الحدیث: **5070** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب فضل الصلوات الخمس' ذکر البیان بان الحد الذی اتی ھذا السائل لم یکن بمعصیۃ' رقم الحدیث: **1748** 'سنن ابی داؤد' کتاب الحدود' باب فی الرجل یصیب من المراۃ دون الجماع' رقم الحدیث: **3896** 'سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب ما جاء فی ان الصلاۃ کفارۃ' رقم الحدیث: **1394** 'الجامع للترمذی ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب : ومن سورۃ ھود' رقم الحدیث: **3120** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الطلاق' باب التعدی فی الحرمات العظام' رقم الحدیث: **13374** 'السنن الکبری للنسائی' کتاب الصلاۃ' تکفیر الصلاۃ' رقم الحدیث: **318** ' مسند احمد بن حنبل -' مسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ' رقم الحدیث: **3546** ' مسند الطیالسی' ما اسند عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **279** 'البحر الزخار مسند البزار' سماک بن حرب' رقم الحدیث: **1363**

بِيَدٍ، أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ) (هود: 114) قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: إِلَيَّ هٰذِهِ؟ قَالَ: هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي

قَالَ: وَحَدَّثَنَاهُ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ التَّيْمِيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، فَقَالَ: أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً وَلَمْ يَشُكَّ، وَلَمْ يَقُلْ كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی اور اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید--معتمر-- اپنے والد--ابوعثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ اس نے کسی (اجنبی) عورت کے حوالے سے جرم کا ارتکاب کیا ہے' اس کا بوسہ لیا ہے' یا اسے ہاتھ کے ذریعے چھو لیا ہے' یا اس طرح کا کوئی اور کام کیا ہے گویا وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

''دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو' بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس شخص نے دریافت کیا: کیا یہ حکم میرے لئے ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ میری امت کے ہر اس شخص کے لئے ہے' جو اس پر عمل کرے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا تھا'' اور اس راوی نے کسی شک کے بغیر یہ بات ذکر کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں'' وہ شخص اس عمل کا کفارہ دریافت کرنا چاہتا تھا''۔

313 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا وَكِيعٌ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي لَقِيتُ امْرَأَةً فِي الْبُسْتَانِ فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ وَبَاشَرْتُهَا وَقَبَّلْتُهَا، وَفَعَلْتُ بِهَا كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا أَنِّي لَمْ أُجَامِعْهَا، فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ) (هود: 114)، فَدَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَهُ خَاصَّةً أَوْ لِلنَّاسِ كَافَّةً؟ فَقَالَ: لَا، بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی-- وکیع --اسرائیل-- سماک بن حرب--

ابراہیم -- علقمہ اور الاسود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک باغ میں میرا سامنا ایک عورت سے ہوا' میں نے اسے اپنے ساتھ لگالیا اور اس کا بوسہ لے لیا اور میں نے اس کے ساتھ صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے' پھر یہ آیت نازل ہوئی:

''بیشک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ بات نصیحت حاصل کرنے والوں کے لئے نصیحت ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا یہ حکم بطور خاص اس شخص کے لیے ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ سب لوگوں کے لیے ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَوَاتِ الْخَمسَ اِنَّمَا تُكَفِّرُ صَغَائِرَ الذُّنُوبِ دُوْنَ كَبَائِرِهَا

باب 9: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ پانچ نمازیں (صرف) صغیرہ گناہوں کا کفارہ بنتی ہیں' کبیرہ گناہوں کا کفارہ نہیں بنتی ہیں

314 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

314: علامہ عینی تحریر کرتے ہیں' کبائر کبیرہ کی جمع ہے اور اس سے مراد ان قبیح افعال کا ارتکاب ہے جنہیں شریعت نے گناہ قرار دے کر ان سے باز رہنے کا حکم دیا ہو' ان گناہوں میں قتل' زنا' میدانِ جنگ سے فرار اور دیگر گناہ شامل ہیں۔

اہلِ علم کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ کبیرہ گناہ کون' کون سے ہیں؟ بعض اہلِ علم کے نزدیک ان کی تعداد سات ہے اور یہ سات وہ گناہ ہیں' جن کا ذکر صحیح بخاری و مسلم کی اس حدیث میں ہے' جسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہلاکت کا شکار کر دینے والے سات گناہوں سے بچو! عرض کی گئی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا' کسی کو اللہ کا شریک قرار دینا جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اس کو ناحق قتل کر دینا' جادو کرنا' سود کھانا' یتیم کا مال ہڑپ کر جانا' میدانِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنا' بھولی بھالی پاک دامن مسلمان عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا''۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ان سات کبیرہ گناہوں میں مزید دو گناہوں کا اضافہ کیا ہے' جن کا ذکر امام حاکم کی نقل کردہ طویل حدیث میں ہے' وہ دو گناہ یہ ہیں:

''مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور حدود حرم کی بے حرمتی کرنا''۔

بعض اہلِ علم کے نزدیک ہر نافرمانی کبیرہ گناہ ہے اور بعض کے نزدیک ہر وہ گناہ جو آگ میں ڈالے جانے' لعنت کا شکار ہونے' اللہ تعالیٰ کے غضب یا اس کے عذاب کا باعث بنے' وہ کبیرہ گناہ ہے۔

ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا' کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا' ان کی تعداد سات سو تک ہے۔

میں (علامہ عینی) یہ کہتا ہوں کہ کسی گناہ کا کبیرہ ہونا ایک اضافی پہلو ہے یعنی ہر وہ گناہ جس سے کوئی چھوٹا گناہ موجود ہو' وہ اس چھوٹے گناہ کے مقابلے میں کبیرہ شمار ہوگا اور اپنے سے بڑے گناہ کے مقابلے میں صغیرہ شمار ہوگا۔

يَعْقُوْبَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن جعفر-- علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''پانچ نمازیں ایک جمعہ دوسرے جمعے تک درمیان میں ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں' جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کیا جائے''۔

315 - سند حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، انا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اَنَّ ابْنَ اَبِيْ هِلَالٍ، حَدَّثَهُ اَنَّ نُعَيْمَ بْنَ الْمُجْمِرِ حَدَّثَهُ اَنَّ صُهَيْبًا مَوْلَى الْعُتْوَارِيِّيْنَ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يُخْبِرَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَسْكُتُ، فَاَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِيْ حَزِيْنًا لِيَمِيْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَاْتِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى اِنَّهَا لَتَصْطَفِقُ، ثُمَّ تَلَا (اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ) (النساء: 31)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- عمرو بن حارث -- ابن ابوہلال -- نعیم بن مجمر -- صہیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان

حدیث **314**: صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة' رقم الحديث: **368** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب فی فضل الصلوات الخمس' رقم الحديث: **203** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب فی فضل الجمعة' رقم الحديث: **1082** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذكر البيان بان الله جل وعلا انما يغفر بالصلوات الخمس ذنوب' رقم الحديث: **1753** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب العلم' ومنهم يحيى بن ابى المطاع القرشى' رقم الحديث: **373** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابى هريرة رضى الله عنه' رقم الحديث: **8532** 'مسند الطيالسى' ما اسند ابو هريرة' والحسن البصرى عن ابى هريرة' رقم الحديث: **2581** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عطاء بن ابى مسلم' رقم الحديث: **324**

حدیث **315**: السنن الصغرى' كتاب الزكاة' باب وجوب الزكاة' رقم الحديث: **2407** 'السنن الكبرى للنسائى' كتاب الزكاة' وجوب الزكاة' رقم الحديث: **2193** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذكر البيان بان الله جل وعلا انما يدخل الجنة صائم رمضان' رقم الحديث: **1766** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب التفسير' رقم الحديث: **2875**

ہے یہ بات آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے تو نبی اکرم ﷺ کے قسم اٹھانے کی وجہ سے ہر شخص پریشانی کے عالم میں رونے لگا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی بندہ پانچ نمازیں ادا کرے گا' رمضان کے روزے رکھے گا' سات کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرے گا' قیامت کے دن اس کے لیے جنت کے تمام دروازے کھول دیے جائیں گے' یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا گویا کہ وہ جوش میں آ گئی ہے۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

''اگر تم ان کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو' جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے' تو ہم تمہارے (صغیرہ) گناہوں کو ختم کر دیں گے''۔

بَابُ فَضِيلَةِ السُّجُوْدِ فِي الصَّلَاةِ وَحَطِّ الْخَطَايَا بِهَا مَعَ رَفْعِ الدَّرَجَاتِ فِي الْجَنَّةِ

باب 10: نماز کے دوران سجدہ کرنے کی فضیلت اور اس کے ذریعے گناہوں کا ختم ہو جانا اور جنت میں درجات کا بلند ہونا

316 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ اَوْ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً قَالَ: اَبُوْ عَمَّارٍ هٰكَذَا قَالَ: الْوَلِيْدُ يَعْنِي سَجْدَةً بِنَصْبِ السِّيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- ولید بن مسلم -- اوزاعی -- ولید بن ہشام معیطی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں:

میری ملاقات نبی اکرم ﷺ کے غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی' میں نے ان سے کہا: آپ کسی ایسے عمل کی طرف میری

حدیث **316**: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب فضل السجود والحث عليه' رقم الحديث: **782** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كثرة الركوع والسجود' رقم الحديث: **369** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في كثرة السجود' رقم الحديث: **1419** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذكر حط الخطايا ورفع الدرجات لمن سجد في صلاته لله عز' رقم الحديث: **1755** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' باب ثواب من سجد لله عز وجل سجدة' رقم الحديث: **1132** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' ثواب من سجد لله عز وجل سجدة' رقم الحديث: **714** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب فضل التطوع' رقم الحديث: **4693** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' ومن حديث ثوبان' رقم الحديث: **21812** 'مسند الطيالسي' وثوبان رحمه الله' رقم الحديث: **1067** 'مسند ابن الجعد' عمرو عن سالم بن ابي الجعد' رقم الحديث: **59**

رہنمائی کیجئے' جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ مجھے جنت میں داخل کردے۔ راوی کہتے ہیں: تو وہ کچھ دیر خاموش رہے میں نے تین مرتبہ یہ سوال دوہرایا پھر انہوں نے میری طرف رخ کیا اور فرمایا: تم پر سجدے کرنا لازم ہے (یعنی بکثرت نوافل ادا کرنا لازم ہے)' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے' اس کی وجہ سے اس کے ایک گناہ کو ختم کردیتا ہے''۔

ابوعمار کہتے ہیں: ولید نامی راوی نے یہ الفاظ اسی طرح نقل کیے ہیں: یعنی انہوں نے ''سین'' پر زبر پڑھی ہے۔

بَابُ فَضْلِ صَلاةِ الصُّبْحِ وَصَلاةِ الْعَصْرِ

باب 11: صبح کی نماز اور عصر کی نماز کی فضیلت

317 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا اِسْمَاعِيلُ، نَا قَيْسٌ قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ:

متنِ حدیث: كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار محمد بن بشار -- یحییٰ بن سعید -- اسماعیل -- قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اگر تم سے ہو سکے' تو تم سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز کے حوالے سے مغلوب

حدیث **317**: صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلاة' باب فضل صلاة الفجر' رقم الحدیث: **557** 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاتی الصبح والعصر' رقم الحدیث: **1036** 'الجامع للترمذی' ابواب صفة الجنة عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' باب ما جاء فی رؤیة الرب تبارك وتعالیٰ' رقم الحدیث: **2537** 'سنن ابی داؤد' کتاب السنة' باب فی الرؤیة' رقم الحدیث: **4125** 'سنن ابن ماجه' المقدمة' باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم' باب فیما انکرت الجهمیة' رقم الحدیث: **175** 'صحیح ابن حبان' کتاب اخبارہ صلی اللہ علیه وسلم عن مناقب الصحابة' ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان اسماعیل بن ابی خالد' رقم الحدیث: **7550** 'السنن الکبریٰ للنسائی' کتاب الصلاة' فضل صلاة الفجر' رقم الحدیث: **454** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' ومن حدیث جریر بن عبد اللہ' رقم الحدیث: **18814** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' من بقیة من اول اسمه میم من اسمه موسیٰ' رقم الحدیث: **8216** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الجیم' باب من اسمه جابر' باب بیان کفر الجهمیة الضلال برؤیة الرب عز وجل فی القیامة' رقم الحدیث: **2183**

نہ ہوتا''۔

318 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوبِهَا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ

وَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ اور یزید بن ہارون -- اسماعیل بن ابو خالد -- ابوبکر بن عمارہ بن رویبہ -- اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص سورج نکلنے سے پہلے والی اور اس کے غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اسے آگ کے لیے حرام قرار دے دیتا ہے''۔

بصرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے بات بیان کی ہے یہ بات میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

319 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- سفیان بن عیینہ -- عبدالملک بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جہنم میں ایسا شخص داخل نہیں ہوگا' جو سورج طلوع ہونے سے پہلے والی اور غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہو''۔

320 - سندِ حدیث: نَاهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا شَيْبَانُ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا،

فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ بِأَنَّكَ سَمِعْتَهُ

حدیث **319**: صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاتي الصبح والعصر' رقم الحديث: **1037** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب في المحافظة علي وقت الصلوات' رقم الحديث: **367** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب فضل صلاة العصر' رقم الحديث: **470** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذكر نفي دخول النار عمن صلى العصر والغداة' رقم الحديث: **1758** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' في فضل الصلاة' رقم الحديث: **7523** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' فضل صلاة العصر' رقم الحديث: **347** 'مسند احمد بن حنبل' حديث عمارة بن رويبة' رقم الحديث: **16908** 'مسند الحميدي' حديثا عمارة بن رويبة الثقفي رضي الله عنه' رقم الحديث: **831** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث: **1855**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- شیبان-- عبدالملک بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمارہ بن رویبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

راوی بیان کرتے ہیں: بصرہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: آپ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو وہ شخص بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ اجْتِمَاعِ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةِ النَّهَارِ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ جَمِيْعًا، وَدُعَاءُ الْمَلَائِكَةِ لِمَنْ شَهِدَ الصَّلَاتَيْنِ جَمِيْعًا

باب 12: رات اور دن کے فرشتوں کا فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہونا اور فرشتوں کا اس شخص کے لئے دعا کرنا جو ان دونوں نمازوں میں شریک ہوتا ہے

321 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ، فَاِذَا كَانَ صَلَاةُ الْفَجْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَشَهِدُوْا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ يُصَلُّوْنَ، فَاِذَا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ نَزَلَتْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ فَشَهِدُوْا مَعَكُمُ الصَّلَاةَ جَمِيْعًا، ثُمَّ صَعِدَتْ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ وَمَكَثَتْ مَعَكُمْ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ قَالَ: فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ، فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ يَصْنَعُوْنَ؟ قَالَ: فَيَقُوْلُوْنَ: جِئْنَا وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ قَالَ: فَحَسِبْتُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ-- جریر-- اعمش-- ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص فرشتے ہیں' جو باری باری تمہارے درمیان آتے ہیں جب فجر کی نماز کا وقت ہوتا ہے' تو دن کے

حدیث **321**: صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة' باب فضل صلاة العصر' رقم الحديث: **540** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب فضل صلاتي الصبح والعصر' رقم الحديث: **1035** 'موطا مالك' كتاب قصر الصلاة في السفر' باب جامع الصلاة' رقم الحديث: **416** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب فضل الصلوات الخمس' ذكر تعاقب الملائكة عند صلاة العصر والفجر' رقم الحديث: **1756** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب فضل صلاة الجماعة' رقم الحديث: **484** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' فضل صلاة الفجر' رقم الحديث: **453** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7322** 'مسند ابي يعلى الموصلي' الاعرج' رقم الحديث: **6210**

فرشتے نیچے اترتے ہیں اور پھر وہ سب تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں' پھر رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن والے فرشتے تمہارے ساتھ رہتے ہیں ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا تھا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم آئے تھے' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم نے انہیں چھوڑا تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

پھر عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے' تو رات کے فرشتے نیچے اترتے ہیں اور وہ (یعنی پھر دن اور رات کے فرشتے) سب تمہارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں' پھر دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے تمہارے ساتھ رہ جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے' حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ علم رکھتا ہے' تم نے میرے بندوں کو کیا کرتے ہوئے چھوڑا تھا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ فرشتے عرض کرتے ہیں: جب ہم (ان کے پاس) آئے تھے' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے' تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں: وہ فرشتے یہ کہتے ہیں: (اے اللہ!) تو قیامت کے دن ان لوگوں کی مغفرت کر دینا۔

322 - سندِ حدیث: نَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، وَهُوَ الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: يَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِىْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَيَجْتَمِعُوْنَ فِىْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِىْ صَلَاةِ الْعَصْرِ فَتَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ، وَتَثْبُتُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ: كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِىْ، فَيَقُوْلُوْنَ: اَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَتَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، فَاغْفِرْ لَهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن حماد -- ابوعوانہ -- سلیمان -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں یہ فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں اور رات کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور دن کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں پھر یہ عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' تو دن کے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور رات کے فرشتے ٹھہر جاتے ہیں' تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: جب ہم ان کے پاس سے آئے' تو وہ نماز ادا کر رہے تھے' اور جب ہم انہیں چھوڑ کر آئے ہیں' تو بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے (اے اللہ!) تو قیامت کے دن ان کی مغفرت کر دینا''۔

حدیث **322**: مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرة رضی اللّٰه عنه' رقم الحدیث: **8351**' السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب المواعظ' الملائکة' رقم الحدیث: **11445**'

بَابُ ذِكْرِ مَوَاقِيتِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

باب 13: پانچ نمازوں کے اوقات کا تذکرہ

323 - سند حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، وَمُوسَى بْنُ خَاقَانَ الْبَغْدَادِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، وَهُوَ ابْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، وَهَذَا حَدِيثُ الدَّوْرَقِيِّ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَوَاتِ، فَقَالَ: صَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَقَالَ: وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ نَقِيَّةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ بِغَلَسٍ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ الظُّهْرَ فَأَبْرَدَ بِهَا، فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، أَخَّرَ فَوْقَ الَّذِي كَانَ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا، ثُمَّ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ أَجِدْ فِي كِتَابِي عَنِ الزَّعْفَرَانِيِّ الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم اور حسن بن محمد اور علی بن حسین بن ابراہیم بن حسین اور احمد بن سنان واسطی اور موسیٰ بن خاقان بغدادی -- اسحاق بن یوسف الازرق -- علقمہ بن مرثد سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

"ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ہماری اقتداء میں نماز ادا کرو جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی۔ راوی

حدیث **323**: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب اوقات الصلوات الخمس' رقم الحدیث: **1001** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی مواقیت الصلاۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **144** 'سنن ابن ماجہ' کتاب الصلاۃ' ابواب مواقیت الصلاۃ' رقم الحدیث: **665** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب مواقیت الصلاۃ' ذکر الوقت الذی اسفر المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بصلاۃ الصبح' رقم الحدیث: **1508** 'السنن الصغریٰ' کتاب المواقیت' اول وقت المغرب' رقم الحدیث: **519** 'السنن الکبریٰ للنسائی' مواقیت الصلوات' ذکر اختلاف الناقلین للاخبار فی آخر وقت العشاء الآخرۃ' رقم الحدیث: **1496** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب مواقیت الصلاۃ' رقم الحدیث: **529** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب امامۃ جبرائیل' رقم الحدیث: **888** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث بریدۃ الاسلمی' رقم الحدیث: **22372** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمہ احمد' رقم الحدیث: **1800**

بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب عصر کی نماز ادا کی' تو سورج ابھی بلند روشن اور چمکدار تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز ادا کی' پھر شفق غروب ہونے کے بعد عشاء کی نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کر لی اگلے دن آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے ظہر کی اذان اس وقت ادا کی جب گرمی اچھی خاصی کم ہو چکی تھی' پھر آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی' تو انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج ابھی چمکدار تھا' تاہم آپ ﷺ نے پہلے دن کے مقابلے میں اسے ذرا تاخیر سے ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی' تو انہوں نے مغرب کی اقامت شفق غروب ہونے سے پہلے کہی' آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی' تو انہوں نے عشاء کی اقامت ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد کہی' آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی' تو انہوں نے فجر کی اقامت روشنی ہو جانے کے بعد کہی پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! میں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری نمازوں کا وقت ان کے درمیان ہے' جو تم نے دیکھا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں زعفرانی کے حوالے سے دوسرے دن مغرب کی نماز کے بارے میں کوئی چیز نہیں پائی۔

324 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاقِيتِ لَمْ يَزِدْنَا بُنْدَارٌ عَلٰى هٰذَا.

قَالَ بُنْدَارٌ: فَذَكَرْتُهُ لِاَبِيْ دَاوُدَ، فَقَالَ: صَاحِبُ هٰذَا الْحَدِيْثِ يَنْبَغِي اَنْ يُكَبَّرَ عَلَيْهِ. قَالَ بُنْدَارٌ: فَمَحَوْتُهُ مِنْ كِتَابِيْ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يَنْبَغِي اَنْ يُكَبَّرَ عَلٰى اَبِيْ دَاوُدَ حَيْثُ غَلَطَ، وَاَنْ يُضْرَبَ بُنْدَارٌ عَشَرَةً حَيْثُ مَحَا هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ كِتَابِهِ، حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلٰى مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ، غَلَطَ اَبُوْ دَاوُدَ، وَغَيْرُ بُنْدَارٍ، هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ اَيْضًا عَنْ عَلْقَمَةَ نا بِخَبَرِ حَرَمِيِّ بْنِ عُمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ شُعْبَةَ بِالْحَدِيْثِ تَمَامِهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ رَادٌّ عَلٰى زَعْمِ الْعِرَاقِيِّيْنَ اَنَّ الْمُقِرَّ عِنْدَ الْحَاكِمِ اَنَّ لِفُلَانٍ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ دِرْهَمٍ اِلٰى عَشَرَةِ دَرَاهِمَ اَنَّ عَلَيْهِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ، فَجَعَلُوا هٰذَا الْمُحَالَ مِنَ الْمَقَالِ بَابًا طَوِيْلًا فَرَّعُوا مَسَائِلَ عَلٰى هٰذَا الْخَطَاِ وَقَوْدُ مَقَالَتِهِمْ يُوْجِبُ اَنَّ جِبْرِيْلَ صَلّٰى بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِيْ غَيْرِ مَوَاقِيتِهَا؛ لِاَنَّ قَوْدَ مَقَالَتِهِمْ اَنَّ اَوْقَاتَ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ الْوَقْتِ الْاَوَّلِ، وَالْوَقْتِ الثَّانِيْ، وَاَنَّ الْوَقْتَ الْاَوَّلَ، وَالثَّانِيْ خَارِجَانِ مِنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ كَزَعْمِهِمْ اَنَّ الدِّرْهَمَ وَالْعَشَرَةَ خَارِجَانِ مِمَّا اَقَرَّ بِهِ الْمُقِرُّ، وَاَنَّ الثَّمَانِيَةَ هُوَ بَيْنَ دِرْهَمٍ اِلٰى عَشَرَةٍ، قَدْ اَمْلَيْتُ مَسْاَلَةً طَوِيْلَةً مِنْ هٰذَا الْجِنْسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- حرمی بن عمارہ -- شعبہ -- علقمہ بن مرثد (کے حوالے سے روایت

نقل کرتے ہیں:)

سلیمان بن بریدہ نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔

بندار نامی راوی نے اس سے زیادہ اور کچھ بیان نہیں کیا۔

بندار کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ امام ابوداؤد سے کیا' تو انہوں نے فرمایا: اس حدیث کونقل کرنے والے شخص کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ اس پر تکبیر کہی جائے بندار کہتے ہیں: تو میں نے اپنی کتاب (تحریر نوٹس) میں سے اسے مٹادیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مناسب تو یہ ہے کہ ابوداؤد پر تکبیر کہی جائے' کیونکہ انہوں نے غلطی کی ہے' اور بندار کو دس کوڑے لگائے جائیں گے' کیونکہ اس نے ایک حدیث کو مٹادیا تھا' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث ''صحیح'' ہے' جیسا کہ سفیان ثوری نے یہ روایت علقمہ کے حوالے سے نقل کی ہے' ابوداؤد نے غلطی کی اور بندار نامی راوی نے اسے متغیر کردیا' یہ حدیث ''صحیح'' ہے کہ اسے امام سفیان ثوری نے علقمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حرمی بن عمارہ کی نقل کردہ روایت' ہمیں محمد بن یحییٰ نے سنائی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: علی بن عبداللہ نے حرمی بن عمارہ کے حوالے سے شعبہ سے یہ روایت مکمل طور پر نقل کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت اہل عراق کے اس نظریے کی تردید کرتی ہے کہ جب کوئی شخص حاکم کے سامنے اس بات کا اقرار کرے کہ اس نے فلاں شخص کے ایک درہم سے لے کر دس درہم تک دینے ہیں' تو ایسے شخص پر آٹھ درہم کی ادائیگی لازم ہوگی۔

انہوں نے اس ناممکن مقولے کے بارے میں ایک طویل باب تحریر کردیا ہے۔ اور انہوں نے اس غلطی کی بنیاد پر بہت سے فروعی مسائل بیان کئے ہیں۔

ان کے اس نظریے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب حضرت جبرائیل نے دو دنوں اور دو راتوں میں نبی اکرم ﷺ کو پانچ نمازیں پڑھائیں' تو وہ ان نمازوں کے مخصوص وقت کے علاوہ وقت میں پڑھائی تھیں۔ کیونکہ ان کے موقف کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ نماز کا وقت' پہلے وقت اور دوسرے وقت کے درمیان میں ہونا چاہئے۔ اور پہلا وقت اور دوسرا وقت نماز کے مخصوص وقت سے خارج شمار ہوں گے۔

جیسا کہ ان کا یہ گمان ہے کہ ایک درہم اور دس درہم اقرار کرنے والے شخص کے اقرار سے خارج شمار ہوں گے۔ اور آٹھ درہم وہ تعداد ہے' جو ایک سے لے کر دس تک کے درمیان میں ہے۔

میں نے اس نوعیت کا ایک طویل مسئلہ املاء کروایا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ فَرْضَ الصَّلَاةِ

كَانَ عَلَى الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، كَمَا هِيَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمَّتِهِ، وَاَنَّ اَوْقَاتَ صَلَوَاتِهِمْ كَانَتْ اَوْقَاتَ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَاُمَّتِهٖ

باب 14: اس بات کی دلیل کہ حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے انبیاء پر بھی نماز ادا کرنا فرض تھا

اور یہ پانچ نمازیں تھیں' جس طرح یہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کی اُمت پر فرض ہیں' اوران انبیاء کی نمازوں کے اوقات بھی وہی تھے' جو حضرت محمد ﷺ اور آپ کی امت (کی نمازوں) کے اوقات ہیں۔

325 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ الزُّرَقِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُو اَحْمَدَ، نَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ قَالَ وَكِيعٌ: عَنِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ مَالَتِ الشَّمْسُ قَدْرَ الشِّرَاكِ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ، وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلّٰى بِيَ الْغَدَاةَ بَعْدَ مَا اَسْفَرَ، ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ هٰذَا وَقْتُكَ وَوَقْتُ الْاَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ وَفِي حَدِيْثِ وَكِيعٍ: حَكِيْمُ بْنُ حَكِيْمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- مغیرہ بن عبدالرحمٰن -- عبدالرحمٰن بن حارث بن عبداللہ (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- ابواحمد -- سفیان (تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- عبدالرحمٰن بن حارث (یہاں تحویلِ سند ہے) وکیع -- زرقی -- حکیم بن حکیم -- نافع بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت

حدیث **325**: الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **142** 'سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' باب في المواقيت' رقم الحديث: **336** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب المواقيت' رقم الحديث: **1958** 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الصلاة' في جميع مواقيت الصلاة' رقم الحديث: **3185** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب مواقيت الصلاة' رقم الحديث: **524** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب امامة جبرائيل' رقم الحديث: **873** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2983** 'مسند الشافعي' باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **96** 'مسند عبد بن حميد' مسند ابن عباس رضي الله عنه' رقم الحديث: **704** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2685** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' نافع بن جبير بن مطعم عن ابن عباس' رقم الحديث: **10561**

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بیت اللہ کے پاس دومرتبہ میری امامت کی انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ایک تسمے جتنا ڈھل چکا تھا انہوں نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کر لیتا ہے انہوں نے مجھے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق غروب ہو گئی تھی انہوں نے مجھے فجر کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے پھر اگلے دن انہوں نے مجھے ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے مجھے عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جاتا ہے اور انہوں نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب روزہ دار افطاری کرتا ہے انہوں نے مجھے عشاء کی نماز ایک تہائی رات گزر جانے کے بعد پڑھائی اور انہوں نے مجھے فجر کی نماز روشنی ہو جانے کے بعد پڑھائی پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان دو وقتوں کے درمیان وقت ہے یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے انبیاء کا وقت ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ہیں: احمد بن عبدہ کے نقل کردہ ہیں۔

وکیع نے اپنی روایت میں راوی کا نام حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف نقل کیا ہے۔

(اس کتاب کے راوی صابونی بیان کرتے ہیں) امام (ابن خزیمہ) کے کلام کو اس باب کے آخر میں زائد کر لیا جائے جو اس سے پہلے کے باب میں گزر چکا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِلْمَعْذُوْرِ

باب 15: معذور شخص کے لئے نماز کے وقت کا تذکرہ

326 - بُنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،
متن حدیث: اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلَّيْتُمُ الصُّبْحَ فَهُوَ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ قَرْنُ الشَّمْسِ الْاَوَّلِ، فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الظُّهْرَ فَهُوَ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تُصَلُّوا الْعَصْرَ، فَاِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، فَاِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَهُوَ وَقْتٌ اِلٰى اَنْ يَّغِيبَ الشَّفَقُ، فَاِذَا غَابَ الشَّفَقُ فَهُوَ وَقْتٌ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) بندار بن بشار -- معاذ بن ہشام -- اپنے والد -- قتادہ -- ابوایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ 'نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث **326**: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب اوقات الصلوات الخمس' رقم الحدیث: **996** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب فی المواقیت' رقم الحدیث: **339** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب مواقیت الصلاة' ذکر الاخبار عن اوائل الاوقات واواخرها' رقم الحدیث: **1489** 'البحر الزخار مسند البزار' حدیث عبد اللہ بن عمرو بن العاص' رقم الحدیث: **2120**

''جب تم صبح کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت اس وقت تک ہے' جب تک سورج کا کنارہ نہیں نکل آتا اور جب تم ظہر کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت اس وقت تک ہے' جب تک تم عصر کی نماز ادا نہیں کرتے اور جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت اس وقت تک ہے' جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا اور جب سورج غروب ہو جائے' اس سے لے کر شفق غروب ہونے تک (مغرب کا وقت ہے) اور جب شفق غروب ہو جائے' تو اس سے لے کر نصف رات تک (عشاء کا وقت ہے)''۔

بَابُ اخْتِيَارِ الصَّلَاةِ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا، بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 16: نماز کو اس کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا

یہ حکم ایک ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کے الفاظ ''عام'' ہیں' لیکن مراد ''خاص'' ہے

327 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار بن بشار -- عثمان بن عمر -- مالک بن مغول -- ولید بن عیزار -- ابوعمرو شیبانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرنا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: الصَّلَاةُ فِيْ اَوَّلِ وَقْتِهَا بَعْضَ الصَّلَاةِ دُوْنَ جَمِيْعِهَا، وَبَعْضَ الْاَوْقَاتِ دُوْنَ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ، اِذْ قَدْ اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَبْرِيْدِ الظُّهْرِ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَقَدْ اَعْلَمَ اَنْ لَّوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ، وَسَقَمُ السَّقِيْمِ لَاَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ

باب 17: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کیا جائے''

حدیث **327**: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب فی المحافظة علی وقت الصلوات' رقم الحدیث: **366** 'المستدرك علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصلاة' باب فی مواقیت الصلاة' رقم الحدیث: **624** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب مواقیت الصلاة' ذکر البیان بان قوله صلی الله علیه وسلم : " الصلاة' رقم الحدیث: **1491** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب تفریط مواقیت الصلاة' رقم الحدیث: **2142**

اس سے مراد بعض نمازیں ہیں تمام نمازیں مراد نہیں ہیں۔
اور اس سے مراد بعض مخصوص اوقات ہیں۔ تمام اوقات مراد نہیں ہیں۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گرمی کی شدت میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔
اور آپ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اگر کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار شخص کی بیماری کا خیال نہ ہوتا' تو آپ عشاء کی نماز کو نصف رات تک موخر کر دیتے۔

328 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْمُهَاجِرِ اَبِی الْحَسَنِ، اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِی ذَرٍّ قَالَ:

متن حدیث: اَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَبْرِدْ اَبْرِدْ، اَوْ قَالَ: انْتَظِرِ انْتَظِرْ، فَقَالَ: اِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ: حَتّٰى رَاَيْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- مہاجر ابوحسن -- زید بن وہب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا موذن ظہر کی اذان دینے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو ٹھنڈک ہو لینے دو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انتظار کرو' انتظار کرو' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' جب گرمی شدید ہو' تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے۔

329 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِیُّ، وَاَحْمَدَ بْنِ عَبْدَةَ الضَّبِّیِّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ

حدیث **328**: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر لمن یمضی الی جماعة' رقم الحدیث: **1009** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی تاخیر الظهر فی شدة الحر' رقم الحدیث: **150** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب فی وقت صلاة الظهر' رقم الحدیث: **344** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب مواقیت الصلاة' ذکر البیان بأن الحر کلما اشتد یجب ان یبرد بالظهر اکثر' رقم الحدیث: **1525** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' من کان یبرد بها ویقول الحر من فیح جهنم' رقم الحدیث: **3246** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الوقت الذی یستحب ان یصلی صلاة الظهر فیه' رقم الحدیث: **676** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث ابی ذر الغفاری' رقم الحدیث: **20854** 'مسند الطیالسی' احادیث ابی ذر الغفاری رضی الله عنه' رقم الحدیث: **440** 'البحر الزخار مسند البزار' زید بن وهب' رقم الحدیث: **3370**

فَيحِ جَهَنَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اوراحمد بن عبدہ ضبی -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب گرمی شدید ہو'تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہوتی ہے''۔

330 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ، نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرِدُوا الصَّلَاةَ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار بن بشار -- عبدالوہاب ثقفی -- عبیداللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہوتی ہے' تو گرمی کی شدت میں نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو''۔

331 - سندِ حدیث: نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، نَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيَّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبْرِدُوا الظُّهْرَ فِي الْحَرِّ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- قاسم بن محمد بن عباد مہلبی -- عبداللہ بن داؤد خریبی -- ہشام بن عروہ --

---

حدیث **329**: صحيح البخاری' كتاب مواقيت الصلاة' باب الابراد بالظهر في شدة الحر' رقم الحديث: **521** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب استحباب الابراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي الى جماعة' رقم الحديث: **1004** ' موطا مالك' كتاب وقوت الصلاة' باب النهي عن الصلاة بالهاجرة' رقم الحديث: **27** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب مواقيت الصلاة' ذكر البيان بان الابراد بالصلاة في الحر انما امر بذلك عند' رقم الحديث: **1522** 'سنن الدارمی' كتاب الصلاة' باب الابراد بالظهر' رقم الحديث: **1236** 'سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' باب في وقت صلاة الظهر' رقم الحديث: **345** 'سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة' ابواب مواقيت الصلاة' باب الابراد بالظهر في شدة الحر' رقم الحديث: **675** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في تاخير الظهر في شدة الحر' رقم الحديث: **149** 'السنن الصغرى' كتاب المواقيت' الابراد بالظهر اذا اشتد الحر' رقم الحديث: **499** 'السنن الكبرى للنسائی' مواقيت الصلوات' الابراد بالظهر اذا اشتد الحر' رقم الحديث: **1470** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' كتاب الصلاة' باب وقت الظهر' رقم الحديث: **1978** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7087** 'مسند الشافعی' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **99** 'مسند الحميدی' احاديث ابی هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **915** 'مسند ابی يعلى الموصلی' مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: **5133** ' المعجم الصغير للطبرانی' من اسمه الحسن' رقم الحديث: **385** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **5341**

حدیث **331**: مسند ابی يعلى الموصلی' مسند عائشة' رقم الحديث: **4534**

اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''گرمی میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرو''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 18: عصر کی نماز کا جلدی ادا کرنا مستحب ہے

332 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمَخْزُوْمِيِّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ قَالَ اَحْمَدُ: فِي حُجْرَتِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الظُّهُوْرُ عِنْدَ الْعَرَبِ يَكُوْنُ عَلٰى مَعْنَيَيْنِ اَحَدُهُمَا اَنْ يَظْهَرَ الشَّيْءُ حَتّٰى يُرٰى وَيَتَبَيَّنَ فَلَا خَفَاءَ، وَالثَّانِي اَنْ يَغْلِبَ الشَّيْءُ عَلَى الشَّيْءِ كَمَا يَقُوْلُ الْعَرَبُ: ظَهَرَ فُلَانٌ عَلٰى فُلَانٍ، وَظَهَرَ جَيْشُ فُلَانٍ عَلٰى جَيْشِ فُلَانٍ اَيْ غَلَبَهُمْ، فَمَعْنٰى قَوْلِهَا: لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ، اَيْ لَمْ يَتَغَلَّبِ الْفَيْءُ عَلَى الشَّمْسِ فِي حُجْرَتِهَا، اَيْ لَمْ يَكُنِ الظِّلُّ فِي الْحُجْرَةِ اَكْثَرَ مِنَ الشَّمْسِ حِيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری--عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن عبدہ ضبی اور سعید بن عبدالرحمٰن بن مخزومی--سفیان--ابن شہاب زہری--عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج (یعنی دھوپ) میرے حجرے میں نظر آ رہی ہوتی تھی اور ابھی سایہ ظاہر نہیں ہوتا تھا''۔

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہلِ عرب کے نزدیک ''ظاہر ہونے'' کے دو مفہوم ہیں: ایک مفہوم یہ ہے: ایک چیز اتنی

حدیث **332**: صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب وقت العصر' رقم الحدیث: **531** 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب اوقات الصلوات الخمس' رقم الحدیث: **983** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب الصلاۃ' من کان یعجل العصر' رقم الحدیث: **3261** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب ذکر بیان المواقیت واختلاف الروایات فی ذلک' رقم الحدیث: **861** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا' رقم الحدیث: **23568** 'مسند اسحاق بن راھویہ' ما یروی عن عروۃ بن الزبیر' رقم الحدیث: **516**

ظاہر ہو جائے کہ وہ نظر آنے لگے اور واضح ہو جائے اور پوشیدہ نہ رہے' اور دوسرا مفہوم یہ ہے: ایک چیز دوسری چیز پر غالب آ جائے' جیسا کہ عرب یہ کہتے ہیں: فلاں شخص فلاں پر ظاہر ہو گیا یعنی غالب آ گیا اور فلاں لشکر فلاں لشکر پر ظاہر ہو گیا یعنی وہ ان پر غالب آ گئے' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا ہے کہ اس کے بعد ابھی سایہ ظاہر نہیں ہوا' یعنی ان کے حجرے میں سایہ دھوپ پر غالب نہیں ہوتا تھا' اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے حجرے میں عصر کی نماز کے وقت سایہ دھوپ سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ التَّغْلِيظِ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى اصْفِرَارِ الشَّمْسِ

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَبَرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: فَإِذَا صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ فَهُوَ وَقْتٌ إِلَى أَنْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ إِنَّمَا أَرَادَ وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ وَالنَّاسِي لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَيَذْكُرُهَا قَبْلَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ أَوْ عِنْدَهُ. وَكَذَلِكَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْعَصْرِ رَكْعَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا، وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ وَالنَّاسِي لِصَلَاةِ الْعَصْرِ حِينَ يَذْكُرُهَا، وَقْتًا يُمْكِنُهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَةً مِنْهَا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، لَا أَنَّهُ أَبَاحَ لِلْمُصَلِّي فِي غَيْرِ الْعُذْرِ وَالضَّرُورَةِ، وَهُوَ ذَاكِرٌ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ، أَنْ يُؤَخِّرَهَا حَتَّى يُصَلِّيَ عِنْدَ اصْفِرَارِ الشَّمْسِ، أَوْ رَكْعَةً قَبْلَ الْغُرُوبِ وَثَلَاثًا بَعْدَهُ

باب 19: عصر کی نماز کو سورج کے زرد ہونے تک مؤخر کرنے کی شدید مذمت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''جب تم عصر کی نماز ادا کر لو تو اس کا وقت وہاں تک ہے' جب تک سورج زرد نہ ہو جائے''۔

اس سے مراد عذر' یا ضرورت یا عصر کی نماز کو بھولنے والے کا وقت ہے۔ جسے سورج زرد ہونے سے پہلے یا اس کے قریب یہ نماز یاد آ جاتی ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان:

''جو شخص عصر کی نماز کی ایک رکعت' سورج غروب ہونے سے پہلے پا لے' وہ اس نماز کو پالیتا ہے''۔

اس سے مراد یہ بھی ہے کہ یہ عذر' ضرورت اور عصر کی نماز کو بھولنے والے کے لئے حکم ہے کہ جب اسے یہ نماز یاد آ جائے۔

اور ایک ایسے وقت میں' یاد آئے' جب اس کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی ایک رکعت ادا کر سکتا ہو۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے: جس شخص کو کوئی عذر یا ضرورت لاحق نہیں ہے' ایسے ہر نمازی کے لئے اس وقت میں نماز ادا کرنا مباح ہے' جبکہ اسے عصر کی نماز یاد بھی ہو' اور وہ اسے اتنی دیر تک مؤخر کر دے۔

اور پھرا سے اس وقت ادا کرے جب سورج زرد ہو چکا ہوتا ہے۔
یا پھراس کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرے اور تین رکعات سورج غروب ہونے کے بعدادا کرے۔

333 -سندِحدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حَتَّى انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ: وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ: صَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ؟ قُلْنَا لَهُ: إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ قَالَ: فَصَلُّوا الْعَصْرَ، فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا، فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا أَرْبَعًا، لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّ مَالِكًا حَدَّثَهُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا نَحْوَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی-- اسماعیل بن جعفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب بیان کرتے ہیں:

وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بصرہ میں ان کے گھر میں حاضر ہوئے یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ ظہر کی نماز ادا کر چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا گھر مسجد کے پڑوس میں تھا جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے ان سے کہا: ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کر آئے ہیں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کرلو! ہم اٹھے اور ہم نے نماز ادا کر لی جب ہم نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ منافق کی نماز ہے کہ وہ بیٹھا سورج کو دیکھتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ زمین پر ٹھونگے مارتا ہے اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا بہت تھوڑا ذکر کرتا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

334 -سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ أَبُو بَحْرٍ، نَا شُعْبَةُ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَعْقُوبَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ: وَسَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي بِخَطِّ يَدِي فِيمَا نَسَخْتُ مِنْ كِتَابِ

حدیث **333**: صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب اوقات الصلوات الخمس' رقم الحديث: **996** ' صحيح ابن حبان' كتاب الايمان' باب ما جاء في الشرك والنفاق' ذكر البيان بان تاخير صلاة العصر الى ان يقرب اصفرار الشمس' رقم الحديث: **261** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند انس بن مالك الانصاري' الافراد عن انس' رقم الحديث: **2230** 'السنن الكبرى للنسائي' مواقيت الصلوات' ذكر التشديد في تاخير صلاة العصر' رقم الحديث: **1480**

عَنْ جَعْفَرٍ قَالَ: نا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ، يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، اَوْ عَلٰى قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِيْ مُوْسٰى وَقَالَ ابْنُ بَزِيعٍ: بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ اَوْ فِيْ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ: نَقَرَهَا اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن بزیع --عبدالرحمٰن بن عثمان البکر اوی ابوبحر-- شعبہ-- علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے اپنے ہاتھ کی تحریر میں اپنی کتاب میں یہ بات پڑھی ہے: یہ وہ تحریر ہے: جو میں نے جعفر کی کتاب سے نقل کی تھی: وہ بیان کرتے ہیں: شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے: وہ کہتے ہیں: علاء بن عبدالرحمٰن کو میں نے یہ کہتے ہوئے سنا انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''بیشک یہ منافق کی نماز ہے وہ انتظار کرتا رہتا ہے: یہاں تک کہ سورج زرد ہو جاتا ہے: اور وہ شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان کے دوسینگوں پر پہنچ جاتا ہے: تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ زمین پر ٹھونگے مارتا ہے: اور اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا بہت تھوڑا ذکر کرتا ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

ابن بزیع نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''شیطان کے دوسینگوں کے درمیان یا شاید شیطان کے دوسینگوں میں''۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: وہ چار مرتبہ ٹھونگے مارتا ہے: اور اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت تھوڑا کرتا ہے''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَاْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب 20: کسی ضرورت کے بغیر عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت ہے

335 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ

قَالَ مَالِكٌ: تَفْسِيْرُهُ ذَهَابُ الْوَقْتِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری
(یہاں تحویلِ سند ہے) سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اوراحمد بن عبدہ--سفیان-- ابن شہاب زہری -- سالم--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا ہے:
''جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے' گویا کہ اس کے اہل خانہ اور مال برباد ہو گئے''۔
امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وقت کا رخصت ہو جانا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَبْكِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِيْ يَوْمِ الْغَيْمِ، وَالتَّغْلِيظِ فِيْ تَرْكِ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب 21: جب بادل چھائے ہوئے ہوں' تو عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کا حکم ہونا اور عصر کی نماز ترک کرنے کی شدید مذمت

336 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا

حدیث **335**: صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة' باب اثم من فاتته العصر' رقم الحديث: **537** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب التغليظ في تفويت صلاة العصر' رقم الحديث: **1025** 'موطا مالك' كتاب وقوت الصلاة' باب ما جاء في دلوك الشمس وغسق الليل' رقم الحديث: **20** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الوعيد على ترك الصلاة' ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم : " من' رقم الحديث: **1485** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في السهو عن وقت صلاة العصر' رقم الحديث: **165** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب في وقت صلاة العصر' رقم الحديث: **355** 'سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة' ابواب مواقيت الصلاة' باب المحافظة على صلاة العصر' رقم الحديث: **683** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذى تفوته صلاة العصر' رقم الحديث: **1257** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب صلاة العصر في السفر' رقم الحديث: **477** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' ترك صلاة العصر' رقم الحديث: **357** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب وقت العصر' رقم الحديث: **2003** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في التفريط في الصلاة' رقم الحديث: **3406** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **903** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' رقم الحديث: **4407** 'مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **101** 'مسند الطيالسي' نوفل بن معاوية' رقم الحديث: **1319** 'مسند ابن الجعد' من حديث صخر بن جويرية' رقم الحديث: **2548** 'مسند عبد بن حميد' احاديث ابن عمر' رقم الحديث: **750** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن عمر' رقم الحديث: **5317** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث: **388**

حدیث **336**: صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة' باب من ترك العصر' رقم الحديث: **538** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب من ترك صلاة العصر' رقم الحديث: **473** 'سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة' ابواب مواقيت الصلاة' باب ميقات الصلاة في الغيم' رقم الحديث: **692** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الوعيد على ترك الصلاة' ذكر الزجر عن ترك المرء صلاة العصر وهو عامد له' رقم الحديث: **1486** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' من قال : اذا كان يوم غيم' رقم الحديث: **6204** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث بريدة الاسلمي' رقم الحديث: **22374** 'مسند الطيالسي' بريدة بن حصيب الاسلمي' رقم الحديث: **846**

قِلَابَةَ، حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الْمَلِيحِ الْهُذَلِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ فِيْ غَزْوَةٍ فِيْ يَوْمٍ غَيْمٍ، فَقَالَ: بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ، فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ اُحْبِطَ عَمَلُهُ

توضیح روایت: نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ، نَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيٰى، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ: بِهٰذَا مِثْلَهُ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- ابوداؤد -- ہشام -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوملیح ہذلی نے انہیں یہ بات بیان کی:

ہم ایک ابر آلود دن میں حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک جنگ میں شریک تھے انہوں نے فرمایا: نماز جلدی ادا کرلو کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

''جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے' اس کا عمل ضائع کردیا جاتا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کا عمل ضائع ہوجاتا ہے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب 22: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا مستحب ہے

337 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ نَاْتِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَنُبْصِرُ مَوَاقِعَ النَّبْلِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبیداللہ بن عبدالمجید -- ابن ابوذئب -- سعید مقبری -- قعقاع بن حکیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مغرب کی نماز ادا کرلیتے تھے' پھر ہم بنوسلمہ کے محلے میں آجاتے تھے (تو اتنی روشنی ہوتی تھی) کہ ہم تیر گرنے کی جگہ (یعنی اتنے فاصلے تک) دیکھ سکیں۔

338 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ،

متن حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ فَيَرٰى اَحَدُهُمْ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن مبارک مخرمی -- یحییٰ بن اسحاق -- حماد بن سلمہ --

ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''وہ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد جب واپس آتے تھے تو کوئی شخص اپنے تیر گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتا تھا''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِيْ تَاْخِيرِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

وَاِعْلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمَّتَهُ اَنَّهُمْ لَا يَزَالُوْنَ بِخَيْرٍ ثَابِتِيْنَ عَلَى الْفِطْرَةِ، مَا لَمْ يُؤَخِّرُوْهَا اِلَى اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

باب 23: مغرب کی نماز میں تاخیر کرنے کی شدید مذمت

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی اُمت کو اس بات سے آگاہ کرنا کہ وہ لوگ اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہیں گے اور فطرت پر ثابت قدم رہیں گے' جب تک وہ مغرب کی نماز کو ستاروں کے چمک جانے تک مؤخر نہیں کریں گے۔

339 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَزَرِيُّ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَزَنِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قَدِمَ عَلَيْنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ غَازِيًا، وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَوْمَئِذٍ عَلٰى مِصْرَ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ فَقَامَ اِلَيْهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَالَ: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ يَا عُقْبَةُ؟ فَقَالَ: شُغِلْنَا، فَقَالَ: اَمَا وَاللّٰهِ، مَا بِيْ اِلَّا اَنْ يَظُنَّ النَّاسُ اَنَّكَ رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ هٰكَذَا، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ، وَقَالَ الْمُؤَمَّلُ وَالْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ: اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ - ؟ نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ، نَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ اَوْ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ ؟ قَالَ: بَلٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور مؤمل بن ہشام یشکری -- ابن علیہ -- محمد بن اسحاق'

(یہاں تحویلِ سند ہے) فضل بن یعقوب جزری -- عبدالاعلیٰ -- محمد بن اسحاق -- یزید بن ابوحبیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ جنگ میں شرکت کے لیے تشریف لائے' حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ان دنوں مصر کے گورنر تھے انہوں نے مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کی' تو حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ ان کے پاس گئے اور فرمایا: اے عقبہ! یہ کون سی نماز کا وقت ہے؟

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں کچھ مصروف تھا' حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے صرف یہ پریشانی ہے' لوگ یہ سمجھیں گے کہ شاید تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے دیکھا ہے' حالانکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) فطرت پر گامزن رہے گی' جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کریں گے کہ ستارے روشن ہو جائیں''۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

مؤمل اور فضل بن یعقوب نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ''میری امت اس وقت تک''

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے' اور اس میں یہ الفاظ ہیں: کیا تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے۔

''میری امت اس وقت تک بھلائی پر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) فطرت پر گامزن رہے گی' جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کریں گے کہ ستارے روشن ہو جائیں' تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں''۔

340 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ زُرْعَةَ، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوْسٰى، نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ عَلَى الْفِطَرِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ قَوْلِهٖ: لَا تَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ حَتّٰى تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ: دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهٗ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ اِنَّمَا اَرَادَ وَقْتَ الْعُذْرِ وَالضَّرُوْرَةِ لَا اَنْ يَّتَعَمَّدَ تَاْخِيْرَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ اِلٰى اَنْ تَقْرُبَ غَيْبُوْبَةُ الشَّفَقِ؛ لِاَنَّ اشْتِبَاكَ النُّجُوْمِ يَكُوْنُ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ بِوَقْتٍ طَوِيْلٍ يُمْكِنُ اَنْ يُّصَلّٰى بَعْدَ اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ قَبْلَ غَيْبُوْبَةِ الشَّفَقِ رَكَعَاتٌ كَثِيْرَةٌ اَكْثَرُ مِنْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوزرعہ -- ابراہیم بن موسیٰ -- عباد بن عوام -- عمر بن ابراہیم -- قتادہ -- حسن -- احنف بن قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث **340**: سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة' ابواب مواقيت الصلاة' باب وقت صلاة المغرب' رقم الحديث: **687**' المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث: **1793**

''میری امت اس وقت تک فطرت پر گامزن رہے گی' جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کریں گے کہ ستارے روشن ہو جائیں''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''میری امت اس وقت تک بھلائی پر گامزن رہے گی' جب تک وہ مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا نہیں کرتے کہ کچھ ستارے جگمگانے لگیں''۔

اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان

''مغرب کا وقت اس وقت تک ہے' جب تک شفق کی سرخی ختم نہیں ہو جاتی''۔

اس سے مراد عذر اور ضرورت کا وقت ہے' اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آدمی مغرب کی نماز کو جان بوجھ کر اتنی تاخیر کے ساتھ ادا کرے کہ شفق غروب ہونے کے قریب کا وقت ہو جائے' اس کی وجہ یہ ہے کہ ستاروں کا چمکنا' شفق کے غروب ہونے سے کافی دیر پہلے ہوتا ہے' اور یہ بات ممکن ہے کہ آدمی شفق کے غروب ہونے سے پہلے اور ستاروں کے چمکنے کے بعد' مغرب کی کئی رکعات ادا کر سکے' جو چار رکعات سے زیادہ ہوں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ عِشَاءً، إِذِ الْعَامَّةُ أَوْ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يُسَمُّونَهَا عِشَاءً

باب 24: مغرب کی نماز کو ''عشاء'' کہنے کی ممانعت' کیونکہ عام یا بہت سے افراد اسے ''عشاء'' کہتے ہیں

341 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ قَالَ: قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ، نَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ: وَيَقُولُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ .

توضیحِ راوی: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَبْدُ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث عنبری -- اپنے والد -- حسین -- ابن بریدہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دیہاتی لوگ مغرب کی نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں''۔

(راوی کہتے ہیں: شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) دیہاتی کہا کرتے تھے یہ ''عشاء'' ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ (نامی یہ راوی) یہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث **341**: صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة' باب من كره ان يقال للمغرب : العشاء' رقم الحديث: **548** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند البصريين' حديث عبد الله بن مغفل المزني' رقم الحديث: **20063**

بَابُ اسْتِحْبَابِ تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِذَا لَمْ يَخَفِ الْمَرْءُ الرُّقَادَ قَبْلَهَا

وَلَمْ يَخَفِ الْإِمَامُ ضَعْفَ الضَّعِيفِ وَسَقَمَ السَّقِيمِ فَتَفُوتُهُمُ الْجَمَاعَةُ لِتَأْخِيرِ الْإِمَامِ الصَّلَاةَ، أَوْ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ حُضُورُ الْجَمَاعَةِ إِذَا أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ

باب 25: عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

جب آدمی کو اس سے پہلے سونے کا اندیشہ نہ ہو اور امام کو کمزور شخص کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ نہ ہو کہ امام کے اس نماز کو تاخیر سے ادا کرنے کی وجہ سے ان کی باجماعت نماز رہ جائے گی۔

یا ان لوگوں کے لئے اس وقت جماعت میں شریک ہونا مشقت کا باعث ہوگا' جب امام عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرتا ہے۔

342 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ، مَرَّةً قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَخَرَجَ عُمَرُ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ عَنْ رَأْسِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ عَنْ شِقَّيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هٰذِهِ السَّاعَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حِينَ جَمَعَ الْحَدِيثَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَقَالَ لَمَّا أَفْرَدَ خَبَرَ ابْنِ جُرَيْجٍ: إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوا هٰذِهِ الصَّلَاةَ هٰذِهِ السَّاعَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء العطار -- سفیان -- ابن جریج -- عطاء -- ابن عباس رضی اللہ عنہما -- احمد بن عبدہ -- سفیان بن عیینہ -- عمرو بن دینار -- ابن جریج -- عطاء -- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبدالجبار -- سفیان -- ابن جریج -- عطاء -- ابن عباس -- عمرو -- عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حدیث **342**: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب وقت العشاء وتاخیرها' رقم الحدیث: **1049** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارة' باب نواقض الوضوء' ذکر خبر اوهم عالما من الناس ان النوم لا یوجب الوضوء' رقم الحدیث: **1104** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب ما یستحب من تاخیر العشاء' رقم الحدیث: **1244** 'السنن الصغرٰی' کتاب المواقیت' ما یستحب من تاخیر العشاء' رقم الحدیث: **531** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب وقت العشاء الآخرة' رقم الحدیث: **2041**

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے رات کے وقت عشاء کی نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر آئے اور انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! نماز کا وقت ہو چکا ہے' خواتین اور بچے سو چکے ہیں' نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے' تو آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' اور آپ ﷺ دونوں پہلوؤں سے انہیں پونچھ رہے تھے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا' تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس وقت میں (عشاء کی نماز) ادا کریں۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا (تو عشاء کا) یہی وقت''۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں' اس وقت جب انہوں نے ابن جریج اور عمرو بن دینار کے حوالے سے منقول روایت کو جمع کر دیا تھا' لیکن جب انہوں نے ابن جریج کے حوالے سے روایت کو الگ سے ذکر کیا' تو اس میں یہ الفاظ تھے۔

''یہ وہ وقت ہے' اگر مجھے اپنی امت کو مشقت میں مبتلا کرنے کا اندیشہ نہ ہوتا''۔

احمد بن عبدہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''اگر مجھے اس بات کا اندیشہ نہ ہوتا کہ میں اہل ایمان کو مشقت کا شکار کر دوں گا' تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ اس نماز کو اس وقت میں ادا کریں''۔

343 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَنَادَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا يَنْتَظِرُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ

قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ يَوْمَئِذٍ اِلَّا مَنْ بِالْمَدِيْنَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سالم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: انہوں نے کہا: خواتین اور بچے سو چکے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی شخص اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا''۔

زہری کہتے ہیں: ان دنوں میں صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ادا کی جاتی تھی۔

344 - سندِحدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَخَرَجَ اِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَلَا نَدْرِيْ اَيُّ شَيْءٍ شَغَلَهُ فِيْ اَهْلِهِ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ دِيْنٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِيْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ، ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَاَقَامَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- حکم -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک رات ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے' جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی' ہمیں نہیں معلوم کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس وجہ سے مصروف رہے؟ اپنی اہلیہ کی وجہ سے؟ یا کسی اور وجہ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگ ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے علاوہ اور کسی دین کے ماننے والے اس کا انتظار نہیں کر رہے' اور اگر یہ بات میری امت کے لیے گرانی کا باعث نہ ہوتی' تو میں ان لوگوں کو اس وقت میں (یہ نماز) پڑھاتا''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو ہدایت کی' اس نے نماز کے لیے اقامت کہی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

345 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَنا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَی الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا دَاوُدُ، ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ:

متنِ حدیث: انْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ: خُذُوا مَقَاعِدَكُمْ فَاِنَّ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا مَضَاجِعَهُمْ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِیْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُوهَا، وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ وَحَاجَةُ ذِی الْحَاجَةِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰی شَطْرِ اللَّيْلِ

هٰذَا حَدِيثُ بُنْدَارٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- بن ابوعدی -- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- داؤد (یہاں تحویلِ سند ہے) اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید -- عبدالاعلیٰ -- داؤد -- ابونضرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم عشاء کی نماز کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو بہت سے لوگ اپنے بستروں پر لیٹ چکے ہیں اور جب سے تم نماز کا انتظار کر رہے تھے' نماز کی حالت میں شمار ہوئے' اگر کمزور شخص کی کمزوری، بیمار کی بیماری اور کام کاج والوں کے کام کا خیال نہ ہوتا' تو میں اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کرتا''۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

حدیث **345**: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فی وقت العشاء الآخرۃ' رقم الحدیث: **362**' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ' رقم الحدیث: **10802**

بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثِ بَعْدَهَا بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 26: عشاء کی نماز سے پہلے سونا اور اس کے بعد بات چیت کرنا مکروہ ہے

اور یہ حکم ایک "مجمل" روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو "مفسر" نہیں ہے

346 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عَوْفٌ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ عَوْفٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، وَابْنُ عُلَيَّةَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ، وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

هٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ بْنِ مَنِيعٍ

توضیح روایت: وَفِي حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ اَبُو الْمِنْهَالِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ فَسَاَلَهُ اَبِي: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ؟ قَالَ: كَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا، وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا

وَفِي حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَعَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، وَمَتْنُ حَدِيْثِهِمَا مِثْلُ مَتْنِ حَدِيْثِ يَحْيَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عوف (یہاں تحویلِ سند ہے) بندار -- محمد بن جعفر اور عبدالوہاب -- عوف (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن منیع -- ہشیم اور عباد بن عباد اور ابن علیہ -- عوف -- سیار بن سلامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن منیع کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ بن سعید کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: سیار بن سلامہ ابومنہال نے یہ بات بیان کی ہے' میں اپنے والد کے ہمراہ حضرت برزہ اسلمی کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے والد نے ان سے سوال کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں کس وقت ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کو' جسے تم لوگ "عتمہ" کہتے ہو' اسے تاخیر سے ادا

حدیث **346**: صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب ما یکرہ من النوم قبل العشاء' رقم الحدیث: **553** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی کراھیۃ النوم قبل العشاء والسمر بعدھا' رقم الحدیث: **157** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب النھی عن النوم قبل العشاء والحدیث بعدھا' رقم الحدیث: **1449** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' کتاب الکراھۃ' باب الحدیث بعد العشاء الآخرۃ' رقم الحدیث: **4772** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **3387** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث ابی برزۃ الاسلمی' رقم الحدیث: **19356** 'مسند ابی یعلی الموصلی' حدیث ابی برزۃ الاسلمی' رقم الحدیث: **7253**

کریں آپ اس سے پہلے سوجانے کواوراس کے بعد بات چیت کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

محمد بن جعفراور عبدالوہاب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یہ روایت ابومنہال سے منقول ہے اوران دونوں کی نقل کردہ روایت کا متن یحییٰ کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے۔

بَابُ ذِکْرِ الْخَبَرِ الدَّالِّ عَلَی الرُّخْصَةِ فِی النَّوْمِ

قَبْلَ الْعِشَاءِ اِذَا اُخِّرَتِ الصَّلَاۃُ، وَفِیْهِ مَا دَلَّ عَلٰی اَنَّ کَرَاهَةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّوْمَ قَبْلَهَا اِذَا لَمْ تُؤَخَّرْ

باب 27: اس روایت کا تذکرہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ عشاء کی نماز سے پہلے سوجانے کی اجازت ہے۔ جب عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا گیا ہو

اور جس میں اس بات پر بھی دلالت موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اس وقت ناپسندیدہ قرار دیا ہے جب اسے تاخیر کے ساتھ ادا نہ کیا گیا ہو۔

347 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِیمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ یَعْنِی الْبُرْسَانِیَّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شُغِلَ ذَاتَ لَیْلَةٍ، عَنْ صَلَاۃِ الْعَتَمَةِ حَتّٰی رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا، ثُمَّ رَقَدْنَا، ثُمَّ اسْتَیْقَظْنَا، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَیْسَ یَنْتَظِرُ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ هٰذِهِ الصَّلَاۃَ غَیْرُکُمْ

هٰذَا حَدِیْثُ مُحَمَّدِ بْنِ بَکْرٍ، وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَتّٰی رَقَدْنَا فِی الْمَسْجِدِ وَفِیْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، الصَّلَاۃُ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق-- ابن جریج --نافع --عبداللہ بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن حسن بن تسنیم --محمد بن بکر البرسانی --ابن جریج --نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حدیث **347**: صحیح البخاری' کتاب مواقیت الصلاۃ' باب النوم قبل العشاء لمن غلب' رقم الحدیث: **555** 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب وقت العشاء وتاخیرها' رقم الحدیث: **1045** 'سنن ابی داؤد' کتاب الطهارۃ' باب فی الوضوء من النوم' رقم الحدیث: **173** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الصلاۃ' فضل صلاۃ العشاء الآخرۃ' رقم الحدیث: **302** 'صحیح ابن حبان' کتاب الطهارۃ' باب نواقض الوضوء' ذکر الخبر الدال علی ان هذا الخبر کان فی اول الاسلام' رقم الحدیث: **1105**

ایک رات نبی اکرم ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے عشاء کی نماز کے لیے (کافی دیر تک) تشریف نہیں لائے' یہاں تک کہ ہم سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' پھر آپ ﷺ تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہلِ زمین میں سے کوئی بھی شخص تمہارے علاوہ' اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا تھا''۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن بکر کے نقل کردہ ہیں۔

ابن رافع نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''یہاں تک کہ ہم مسجد میں سو گئے''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر آئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! نماز (کا) وقت ہو چکا ہے' خواتین اور بچے سو چکے ہیں۔

348 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، انا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَ حَجَّاجٌ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ، اَنَّ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ، اَخْبَرَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتَمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ، وَحَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ: اِنَّهُ وَقْتُهَا لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ

وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ عَاصِمٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيْمٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَخَّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى نَامَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَمْ يَزْجُرْهُمْ عَنِ النَّوْمِ لَمَّا خَرَجَ عَلَيْهِمْ، وَلَوْ كَانَ نَوْمُهُمْ قَبْلَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ لَمَّا اَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ مَكْرُوْهًا لَاَشْبَهَ اَنْ يَزْجُرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فِعْلِهِمْ، وَيُوَبِّخَهُمْ عَلٰى فِعْلٍ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِعْلُهُ وَفِيْ خَبَرِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَوَاقِيْتِ قَالَ فِيْ وَقْتِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فِي اللَّيْلَةِ الثَّانِيَةِ، فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا مِرَارًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی--ابوعاصم--ابن جریج

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن حسن بن تسنیم--محمد بن بکر--ابن جریج

(یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن منصور رمادی--حجاج بن محمد اور عبدالرزاق--ابن جریج--مغیرہ بن حکیم--ام کلثوم بنت ابوبکر کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی' یہاں تک کہ رات کا کافی حصہ گزر گیا اور مسجد میں موجود لوگ سو گئے' نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ اس کا وقت ہے' اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا''۔

ابوعاصم اور محمد بن بکر کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: مغیرہ بن حکیم نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا' یہاں تک کہ اہل مسجد سو گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے پاس تشریف لانے کے بعد سونے کی وجہ سے انہیں ڈانٹا نہیں' کیونکہ جب نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا' تو عشاء کی نماز سے پہلے ان کا سونا' اگر مکروہ ہوتا' تو مناسب یہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ ان کے طرز عمل پر انہیں ڈانٹتے اور انہیں' جو کام نہیں کرنا چاہئے تھا' اس کے ارتکاب پر ان کی توبیخ کرتے۔

عطاء نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''دوسری رات میں عشاء کی نماز کے وقت کے بارے انہوں نے یہ فرمایا: پھر ہم سو گئے' پھر ہم بیدار ہو گئے' پھر سو گئے' پھر بیدار ہو گئے' ایسا کئی مرتبہ ہوا''۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَسْمِيَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ عَتَمَةً

باب 28: عشاء کی نماز کو ''عتمہ'' کہنے کا مکروہ ہونا

349 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَبِيدٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ، اِنَّهُمْ يُعْتِمُوْنَ عَلَى الْاِبِلِ اِنَّهَا صَلَاةُ الْعِشَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی --سفیان-- ابن ابولبید-- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے دیہاتی لوگ تم پر غالب نہ آ جائیں وہ لوگ اس وقت اونٹوں کے کام سے فارغ ہوتے ہیں (اس لئے اسے ''عتمہ'' کہتے ہیں:) حالانکہ یہ ''عشاء'' کی نماز ہے''۔

350 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَالْمَخْزُوْمِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَحْمَدُ: اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كُنَّ نِسَاءُ الْمُؤْمِنَاتِ يُصَلِّيْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ يَخْرُجْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ

زَادَ اَحْمَدُ: ثُمَّ ذَكَرَ الْغَلَسَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور مخزومی اور احمد بن عبدہ --سفیان-- ابن شہاب زہری

--عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''مومن خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں' پھر وہ اپنی چادریں لپیٹ کر (مسجد سے) باہر نکلتی تھیں' تو (اندھیرا زیادہ ہونے کی وجہ سے) انہیں پہچانا نہیں جا سکتا تھا''۔

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں ''پھر انہوں نے اندھیرے کا تذکرہ کیا''۔

351 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ: فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --ابن علیہ --عبدالعزیز بن صہیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ غزوہ خیبر کے لیے تشریف لے گئے' راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے خیبر کے قریب صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی۔

حدیث**350**:صحيح البخاري' كتاب الصلاة' باب : في كم تصلي المراة في الثياب' رقم الحديث: **368** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها' رقم الحديث: **1056** 'موطا مالك' كتاب وقوت الصلاة' باب وقوت الصلاة' رقم الحديث: **3** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب التغليس في الفجر' رقم الحديث: **1245** ' صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب مواقيت الصلاة' ذكر وصف صلاة الغداة التي كان يصليها المصطفى صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **1515** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب في وقت الصبح' رقم الحديث: **363** 'سنن ابن ماجه' كتاب الصلاة' ابواب مواقيت الصلاة' باب وقت صلاة الفجر' رقم الحديث: **667** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في التغليس بالفجر' رقم الحديث: **145** 'السنن الصغرى' كتاب المواقيت' التغليس في الحضر' رقم الحديث: **545** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من كان يغلس بالفجر' رقم الحديث: **3198** ' السنن الكبرى للنسائي' مواقيت الصلوات' التغليس في الحضر' رقم الحديث: **1510** ' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الوقت الذي يصلي فيه الفجر اى وقت هو ؟' رقم الحديث: **625** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: **23523** ' مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **106** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' علقمة بن قيس عن عائشة' عروة بن الزبير عن عائشة' رقم الحديث: **1549** 'مسند الحميدي' احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **171** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عروة بن الزبير' رقم الحديث: **519** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عائشة' رقم الحديث: **4299** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه : عبدان' رقم الحديث: **4618**

حدیث**351**:صحيح البخاري' كتاب الصلاة' باب ما يذكر في الفخذ' رقم الحديث: **367** 'صحيح مسلم' كتاب النكاح' باب فضيلة اعتاقه امته' رقم الحديث: **2639** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب النكاح' باب البناء في السفر' رقم الحديث: **5417** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **11783**

352 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ

متنِ حدیث: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ شَيْئًا، فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اعْلَمْ مَا تَقُولُ، فَقَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ، فَحَسَبَ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، وَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ. وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ، وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ بِهَا، ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِالْغَلَسِ حَتَّى مَاتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَذِهِ الزِّيَادَةُ لَمْ يَقُلْهَا أَحَدٌ غَيْرُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي هَذَا الْخَبَرِ كُلِّهِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الشَّفَقَ الْبَيَاضُ لَا الْحُمْرَةُ؛ لِأَنَّ فِي الْخَبَرِ: وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ، وَإِنَّمَا يَكُونُ اسْوِدَادُ الْأُفُقِ بَعْدَ ذَهَابِ الْبَيَاضِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَ سُقُوطِ الْحُمْرَةِ؛ لِأَنَّ الْحُمْرَةَ إِذَا سَقَطَتْ مَكَثَ الْبَيَاضُ بَعْدَهُ ثُمَّ يَذْهَبُ الْبَيَاضُ فَيَسْوَدُّ الْأُفُقُ،

وَفِي خَبَرِ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- ابن وہب -- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابن شہاب بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز منبر پر بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ بن زبیر نے کہا: حضرت

حدیث **352**: صحیح البخاری' کتاب بدء الخلق' باب ذکر الملائکۃ' رقم الحدیث: **3065** 'صحیح مسلم' کتاب المساجد' مواضع الصلاۃ' باب اوقات الصلوات الخمس' رقم الحدیث: **991** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فی المواقیت' رقم الحدیث: **337** 'السنن الصغریٰ' کتاب المواقیت' رقم الحدیث: **493** 'السنن الکبریٰ للنسائی' مواقیت الصلوات' رقم الحدیث: **1465** ' سنن ابن ماجہ' کتاب الصلاۃ' ابواب مواقیت الصلاۃ' رقم الحدیث: **666** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب فرض الصلاۃ' ذکر البیان بان الصلوات الخمس اخذھا محمد عن جبریل صلوات اللہ' رقم الحدیث: **1465** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب المواقیت' رقم الحدیث: **1974**

جبرائیل علیہ السلام نے حضرت محمد ﷺ کو نمازوں کے وقت کے بارے میں بتایا تھا' تو عمر بن عبدالعزیز نے ان سے کہا: آپ جانتے ہیں' آپ کیا کہہ رہے ہیں' تو عروہ نے کہا: میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے مجھے نماز کے وقت کے بارے میں بتایا: میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' پھر میں نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی' تو راوی نے اپنی انگلیوں کے ذریعے پانچ نمازوں کا حساب کر کے بتایا: (حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں)

پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا جب سورج ڈھل گیا تھا آپ ﷺ بعض اوقات اسے تاخیر کے ساتھ بھی ادا کیا کرتے تھے' جب گرمی زیادہ ہوتی تھی میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے ہوئے دیکھا جب سورج بلند اور روشن ہوتا ہے ابھی اس میں زردی داخل نہیں ہوئی ہوتی اور کوئی شخص نماز سے فارغ ہونے کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' مغرب کی نماز آپ ﷺ اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب افق سیاہ ہو جاتا تھا بعض اوقات آپ ﷺ اس نماز میں تاخیر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ لوگ اکٹھے ہو جاتے تھے صبح کی نماز کبھی آپ ﷺ نے اندھیرے میں ادا کی ہے' اور کبھی آپ ﷺ نے روشنی میں ادا کی ہے' اس کے بعد آپ ﷺ اس نماز کو اندھیرے میں ہی ادا کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دوبارہ یہ نماز روشنی میں نہیں پڑھی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اضافی الفاظ اسامہ بن زید نامی راوی کے علاوہ اور کسی نے بیان نہیں کیے ہیں۔

اس تمام روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ ''شفق'' سے مراد سفیدی ہے' سرخی نہیں ہے' کیونکہ اس روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب افق سیاہ ہو جاتا تھا''۔

افق کی سیاہی' سفیدی رخصت ہو جانے کے بعد ہوتی ہے' وہ سفیدی جو سرخی غروب ہو جانے کے بعد آتی ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ جب سرخی ختم ہو جاتی ہے' تو اس کے بعد سفیدی رہتی ہے' اور جب سفیدی رخصت ہو جاتی ہے' تو سارا (افق) سیاہ ہو جاتا ہے۔

353 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، نَا صَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ اَبِي وَهْبٍ وَهُوَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ الْكَلَاعِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فِي الْيَوْمَيْنِ وَاللَّيْلَتَيْنِ، وَقَالَ فِي اللَّيْلَةِ الْاُولٰى: ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارِ

وَاَمَرَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰی، وَقَالَ فِی اللَّیْلَةِ الثَّانِیَةِ: ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ الْعِشَاءَ حِیْنَ ذَهَبَ بَیَاضُ النَّهَارِ فَاَخَّرَهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنِمْنَا، ثُمَّ نِمْنَا مِرَارًا، ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَرَقَدُوْا وَاِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِیْ صَلَاةٍ مُنْذُ انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِیْثَ بِطُوْلِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ اور احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی -- عمرو بن ابوسلمہ -- صدقہ بن عبداللہ دمشقی -- ابووہب -- عبیداللہ بن عبید الکلاعی -- سلیمان بن موسیٰ -- عطاء بن ابورباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا۔

اس کے بعد راوی نے دو دنوں اور دو راتوں میں نماز کے اوقات کے بارے میں طویل حدیث ذکر کی ہے پہلی رات کے بارے میں راوی نے یہ بات بیان کی ہے: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان اس وقت دی جب دن کی سفیدی رخصت ہو چکی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی تو انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی۔

دوسری رات کے بارے میں راوی نے یہ بیان کیا ہے: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عشاء کی اذان اس وقت دی جب دن کی سفیدی رخصت ہو گئی تھی لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ ہم سو گئے پھر ہم سو گئے ایسا کئی مرتبہ ہوا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کچھ لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے اور تم لوگ جب سے نماز کے انتظار میں ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

354 - سندِ حدیث: نَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِیُّ، نَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ یَزِیْدَ وَهُوَ الْوَاسِطِیُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: وَقْتُ الظُّهْرِ اِلَی الْعَصْرِ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ اِلٰی اصْفِرَارِ الشَّمْسِ، وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ اِلٰی اَنْ تَذْهَبَ حُمْرَةُ الشَّفَقِ، وَوَقْتُ الْعِشَاءِ اِلٰی نِصْفِ اللَّیْلِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ اِلٰی طُلُوْعِ الشَّمْسِ

---

(354) اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے مغرب کی نماز کا وقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب سورج مکمل طور پر غروب ہو جائے اور اس بات پر بھی تمام فقہاء کا اتفاق ہے اس کا وقت شفق کے غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔

تاہم شفق سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔

جبکہ امام ابویوسف، امام محمد، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔

بعد کے زمانے کے فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: سرخی کے غروب ہونے کے بعد جو سفیدی نمودار ہوتی ہے وہ تقریباً 12 منٹ تک رہتی ہے۔

اور اس وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے آیا یہ مغرب کا شرعی وقت ہے یا نہیں ہے؟

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَلَوْ صَحَّتْ هٰذِهِ اللَّفْظَةُ فِي هٰذَا الْخَبَرِ لَكَانَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ بَيَانُ اَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَةُ، اِلَّا اَنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ تَفَرَّدَ بِهَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ اِنْ كَانَتْ حُفِظَتْ عَنْهُ، وَاِنَّمَا قَالَ اَصْحَابُ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: ثَوْرُ الشَّفَقِ مَكَانَ مَا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ: حُمْرَةُ الشَّفَقِ نا بُنْدَارٌ وَّاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَزْدِيَّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَا فِي الْخَبَرِ: وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ، وَلَمْ يَرْفَعَاهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمار بن خالد واسطی -- محمد -- ابن یزید -- واسطی -- شعبہ -- قتادہ -- ابوایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''ظہر کا وقت عصر تک ہوتا ہے' عصر کا وقت سورج کے زرد ہو جانے تک ہوتا ہے' مغرب کا وقت شفق کی سرخی رخصت ہو جانے تک ہوتا ہے' عشاء کا وقت نصف رات تک ہوتا ہے' اور صبح کی نماز کا وقت سورج نکلنے تک ہوتا ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر اس روایت کے الفاظ مستند طور پر ثابت ہوں' تو اس روایت میں اس بات کا بیان موجود ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہوتی ہے' تاہم یہ الفاظ نقل کرنے میں محمد بن یزید نامی راوی منفرد ہے اس کے حوالے سے یہ الفاظ محفوظ طور پر نقل کیے گئے ہوں' کیونکہ شعبہ کے شاگردوں نے اس روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''شفق کی ثور'' یہ محمد بن یزید کے ان الفاظ کی جگہ ہیں ''شفق کی سرخی'' ایک اور سند کے ساتھ یہ الفاظ منقول ہیں۔

''مغرب کی نماز کا وقت اس وقت تک ہے' جب تک شفق کی ثور غروب نہیں ہو جاتی''۔

ان دونوں راویوں نے یہ الفاظ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیے ہیں۔

355 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ لَبِيْدٍ، اَخْبَرَنِيْ عُقْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ شُعْبَةُ: رَفَعَهُ مَرَّةً، وَقَالَ بُنْدَارٌ: بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْاَوَّلِ.

وَرَوَاهُ اَيْضًا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ وَرَفَعَهُ، قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ، وَقَالَ: اِلٰى اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ، وَلَمْ يَقُلْ: ثَوْرٌ وَّلَا حُمْرَةٌ وَّرَوَاهُ اَيْضًا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْقُوْفًا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحُمْرَةَ عَنْ شُعْبَةَ ثَنَا بِهِمَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا اَيْضًا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيْدٍ كِلَيْهِمَا، عَنْ قَتَادَةَ، فَهٰذَا الْحَدِيْثُ مَوْقُوْفًا لَيْسَ فِيْهِ ذِكْرُ الْحُمْرَةِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَالْوَاجِبُ فِي النَّظَرِ اِذَا لَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الشَّفَقَ هُوَ الْحُمْرَةُ وَثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اَنْ لَّا يُصَلِّيَ الْعِشَاءَ حَتّٰى يَذْهَبَ بَيَاضُ الْاُفُقِ، لِاَنَّ مَا يَكُوْنُ مَعْدُوْمًا فَهُوَ مَعْدُوْمٌ، حَتّٰى يُعْلَمَ كَوْنُهُ بِيَقِيْنٍ، فَمَا لَمْ يُعْلَمْ بِيَقِيْنٍ اَنَّ وَقْتَ الصَّلَاةِ قَدْ دَخَلَ، لَمْ تَجِبِ الصَّلَاةُ، وَلَمْ يَجُزْ اَنْ يُّؤَدَّى الْفَرْضُ اِلَّا بَعْدَ يَقِيْنٍ اَنَّ الْفَرْضَ قَدْ وَجَبَ، فَاِذَا

غَابَتِ الْحُمْرَۃُ وَالْبَیَاضُ قَائِمٌ لَمْ یَغِبْ، فَدُخُوْلُ وَقْتِ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ شَكٌّ لَا یَقِیْنٌ؛ لِاَنَّ الْعُلَمَاءَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِی الشَّفَقِ قَالَ بَعْضُهُمْ: الْحُمْرَۃُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْبَیَاضُ، وَلَمْ یَثْبُتْ عِلْمِیًّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الشَّفَقَ الْحُمْرَۃُ، وَمَا لَمْ یَثْبُتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَتَّفِقِ الْمُسْلِمُوْنَ عَلَیْهِ، فَغَیْرُ وَاجِبٍ فَرْضُ الصَّلَاۃِ اِلَّا اَنْ یُوْجِبَهُ اللّٰهُ اَوْ رَسُوْلُهُ اَوِ الْمُسْلِمُوْنَ فِیْ وَقْتٍ، فَاِذَا کَانَ الْبَیَاضُ قَائِمًا فِی الْاُفُقِ، وَقَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ بِاِیْجَابِ فَرْضِ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ، وَلَمْ یَثْبُتْ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَبَرٌ بِاِیْجَابِ فَرْضِ الصَّلَاۃِ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ، فَاِذَا ذَهَبَ الْبَیَاضُ وَاسْوَدَّ فَقَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی اِیْجَابِ فَرْضِ صَلَاۃِ الْعِشَاءِ فَجَائِزٌ فِیْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَدَاءُ فَرْضِ تِلْكَ الصَّلَاۃِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِصِحَّۃِ هٰذِهِ اللَّفْظَۃِ الَّتِیْ ذُکِرَتْ فِیْ حَدِیْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن لبید--عقبہ--ابوداؤد--شعبہ--قتادہ--ابوایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے بزارہ کہتے ہیں: یہ پہلی روایت کی مانند ہے۔

یہی روایت ہشام دستوائی نے قتادہ کے حوالے سے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے' اسے میں پہلے املاء کروا چکا ہوں اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں:

''یہاں تک کہ شفق غروب ہو جائے'' تو انہوں نے لفظ ''ثور'' یا لفظ ''سرخی'' استعمال نہیں کیا۔

اسی روایت کو سعید بن ابوعروبہ نے بھی نقل کیا ہے' اور انہوں نے اسے ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا اور انہوں نے سرخی کا ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح اس روایت کو ابن ابوعدی نے شعبہ کے حوالے سے ''موقوف'' روایت کے طور پر نقل کیا ہے' انہوں نے شعبہ کے حوالے سے سرخی کا تذکرہ نہیں کیا۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے' اور ''موقوف'' روایت کے طور پر منقول ہے' جس میں سرخی کا ذکر نہیں ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ غور کرنا لازم ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت نہیں ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ عشاء کا ابتدائی وقت وہ ہوتا ہے جب شفق غائب ہو جاتی ہے۔ (تو اب ہونا یہ چاہئے) کہ عشاء کی نماز اس وقت تک ادا نہ کی جائے جب تک اُفق کی سفیدی رخصت نہیں ہو جاتی' کیونکہ جو چیز معدوم ہوتی ہے وہ اس وقت تک معدوم شمار ہوتی ہے جب تک اس کے موجود ہونے کا یقینی علم حاصل نہ ہو جائے' تو جب اس بات کا یقینی علم حاصل ہی نہیں ہوا کہ نماز کا ابتدائی وقت شروع ہو چکا ہے' تو پھر نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ اور فرض ادا کرنا اسی وقت جائز ہوگا جب یقینی علم حاصل ہو جائے کہ اب فرض واجب ہو چکا ہے۔

تو جب سرخی غروب ہو جائے اور سفیدی موجود ہو وہ رخصت نہ ہوئی ہو تو عشاء کا وقت شروع ہونے کے بارے میں شک ہوگا' یقین نہیں ہوگا' کیونکہ علماء نے شفق کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات کہتے ہیں: اس سے مراد سرخی ہے اور بعض یہ کہتے ہیں: اس سے مراد سفیدی ہے۔ میرے علم کے مطابق نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ بات ثابت نہیں ہے کہ شفق سے مراد سرخی ہے۔

تو جو بات نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہ ہو اور مسلمانوں کا اس پر اتفاق بھی نہ ہو تو اب نماز کو اس وقت میں فرض قرار دینا لازم نہیں ہوگا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول نے یا مسلمانوں نے کسی وقت میں اسے لازم قرار دیا ہو' تو پھر معاملہ مختلف ہے۔ جبکہ سفیدی ابھی اُفق میں موجود ہو' تو علماء نے عشاء کی نماز کی فرضیت لازم قرار دینے میں اختلاف کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے ایسی کوئی روایت ثابت نہیں ہے' جس میں اس وقت میں نماز کی فرضیت کو لازم قرار دیا گیا ہو۔

جب سفیدی رخصت ہو جاتی ہے اور اُفق سیاہ ہو جاتا ہے' تو علماء کا اس وقت میں عشاء کی نماز کی فرضیت لازم ہونے پر اتفاق ہے اور اس وقت میں عشاء کے فرض کو ادا کرنا جائز ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت ذکر کی گئی ہے' اس کے الفاظ کی درستگی کے بارے میں اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْفَجْرِ الَّذِىْ يَجُوْزُ صَلَاةُ الصُّبْحِ بَعْدَ طُلُوْعِهِ

اِذِ الْفَجْرُ هُنَا فَجْرَانِ، طُلُوْعُ اَحَدِهِمَا بِاللَّيْلِ، وَطُلُوْعُ الثَّانِىْ يَكُوْنُ بِطُلُوْعِ النَّهَارِ

باب 30/29: اس فجر کا تذکرہ جس کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی نماز ادا کرنا جائز ہوتا ہے

کیونکہ فجر دو قسم کی ہے' ان میں سے ایک رات میں ہی طلوع ہو جاتی ہے' اور دوسری دن نکلنے پر طلوع ہوتی ہے۔

356 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ اَصْلُهُ بَغْدَادِيٌّ بِالْفُسْطَاطِ، نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الصَّلَاةُ، وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِىْ هٰذَا الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ صَلَاةَ الْفَرْضِ لَا يَجُوْزُ اَدَاؤُهَا قَبْلَ دُخُوْلِ وَقْتِهَا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ فَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الطَّعَامُ يُرِيْدُ عَلَى الصَّائِمِ، وَيَحِلُّ فِيْهِ الصَّلَاةُ يُرِيْدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ، وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيْهِ الصَّلَاةُ يُرِيْدُ صَلَاةَ الصُّبْحِ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ الْاَوَّلُ لَمْ يَحِلَّ اَنْ يُّصَلِّىَ فِىْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ صَلَاةَ الصُّبْحِ، لِاَنَّ الْفَجْرَ الْاَوَّلَ يَكُوْنُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يُرِدْ اَنَّهُ لَا يَجُوْزُ اَنْ يَّتَطَوَّعَ بِالصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ،

حدیث **356**: المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة' باب في مواقيت الصلاة' رقم الحديث: **636**' سنن الدارقطني' كتاب الصيام' باب في وقت السحر' رقم الحديث: **1913**

وَقَوْلُهُ: وَيَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ يُرِيْدُ لِمَنْ يُّرِيْدُ الصِّيَامَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَرْفَعْهُ فِي الدُّنْيَا غَيْرُ اَبِي اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علی بن محرز-- ابواحمد زبیری-- سفیان-- ابن جریج-- عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''فجر دو طرح کی ہوتی ہے ایک وہ فجر ہے جس میں (روزہ دار کے لیے) کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس میں (فجر کی) نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اور ایک وہ فجر ہے جس میں نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اور (روزہ دار کے لیے) کھانا حلال ہوتا ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ فرض نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے اسے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''ایک وہ فجر ہے جس میں کھانا حرام ہو جاتا ہے'' اس سے مراد روزہ دار شخص کے لیے (کھانا حرام ہو جاتا ہے) اور اس میں نماز ادا کرنا جائز ہو جاتا ہے اس سے مراد صبح کی نماز ہے۔

اور ایک وہ فجر ہے جس میں نماز ادا کرنا حرام ہوتا ہے اس سے مراد صبح کی نماز ہے کہ جب پہلی فجر طلوع ہوتی ہے اس وقت میں صبح کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا' کیونکہ پہلی فجر' رات میں طلوع ہوتی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد نہیں ہے کہ پہلی فجر طلوع ہو جانے کے بعد نفل ادا کرنا ہی جائز نہیں ہوتا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''اس میں کھانا' کھانا حلال ہوتا ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اس کے لیے کھانا' کھانا حلال ہوتا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں ابواحمد زبیری کے علاوہ اور کسی راوی نے اس روایت کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

بَابُ فَضْلِ انْتِظَارِ الصَّلَاةِ وَالْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ
وَذِكْرِ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ الْجَالِسِ فِي الْمَسْجِدِ

باب **31**: نماز کا انتظار کرنے اور مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

اور مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے والے کے لئے فرشتوں کے دعا کرنے کا تذکرہ

357 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يُكَفِّرُ اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَزِيْدُ فِي الْحَسَنَاتِ؟ قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ:

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَيُصَلِّي مَعَ الْإِمَامِ، ثُمَّ يَجْلِسُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ الْأُخْرَى إِلَّا وَالْمَلَائِكَةُ تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَمْ يَرْوِ هٰذَا غَيْرُ اَبِي عَاصِمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ --- ضحاک بن مخلد --- سفیان --- عبداللہ بن ابوبکر --- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کیا میں تمہاری رہنمائی اس چیز کی طرف کروں؟ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو ختم کر دیتا ہے' اور نیکیوں میں اضافہ کر دیتا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب طبیعت آمادہ نہ ہو' اس وقت اچھی طرح وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا' جو شخص اپنے گھر سے نکل کر امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتا ہے' اور پھر بیٹھ کر اگلی نماز کا انتظار کرنے لگتا ہے' تو فرشتے یہی کہتے رہتے ہیں' اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! تو اس پر رحم کر!

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ابوعاصم کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا۔

358 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَاَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ: اِنِّي اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ اَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ

قَالَ لَنَا بُنْدَارٌ مَرَّةً امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ، فَقَالَ اِنِّي

حدیث **358**: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صلاة الجماعة والامامة' باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة وفضل المساجد' رقم الحديث: **640** 'صحيح مسلم' كتاب الزكاة' باب فضل اخفاء الصدقة' رقم الحديث: **1774** ' موطا مالك' كتاب الشعر' باب ما جاء في المتحابين في الله' رقم الحديث: **1726** 'صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب في الخلافة والامارة' ذكر اظلال الله جل وعلا الامام العادل في ظله يوم لا' رقم الحديث: **4550** 'الجامع للترمذي' ابواب الزهد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الحب في الله' رقم الحديث: **2371** 'السنن الصغرى' كتاب آداب القضاة' الامام العادل' رقم الحديث: **5309** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب القضاء' ثواب الاصابة في الحكم بعد الاجتهاد لمن له ان يجتهد' رقم الحديث: **5749** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **5113** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **9473** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وحفص بن عاصم' رقم الحديث: **2573** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **6437**

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ لَا تَعْلَمُ يَمِينُهُ مَا تُنْفِقُ شِمَالُهُ قَدْ خُولِفَ فِيهَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ فَقَالَ: مَنْ رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ غَيْرُ يَحْيَى، لَا يَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا يُنْفِقُ يَمِينُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- عبید اللہ بن عمر -- خبیب بن عبدالرحمٰن -- حفص بن عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سات لوگ ایسے ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سایہ رحمت میں رکھے گا' جس دن اس کے سایہ رحمت کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حکمران، وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے ہوئی، اور اسی وجہ سے دونوں جدا ہوتے ہوں۔ ایک وہ شخص جس کا دل مسجد کے ساتھ معلق رہے' اور دو ایسے آدمی جو اللہ تعالیٰ کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں۔ اسی وجہ سے وہ اکٹھے ہوتے ہوں ایک وہ شخص جسے کوئی صاحب حیثیت خوب صورت عورت (برائی کی) دعوت دے اور وہ شخص یہ کہے: میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ شخص جو صدقہ کرتے ہوئے اسے اتنا پوشیدہ رکھے کہ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چل سکے کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟ ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے' تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں''۔

ایک مرتبہ بندار نے یہ الفاظ نقل کئے'' کوئی صاحب حسب و جمال عورت (برائی کی دعوت دے) تو وہ شخص یہ کہے: بیشک میں''

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ'' الفاظ دائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے؟'' ان الفاظ میں یحییٰ بن سعید سے برخلاف بھی روایت نقل کی گئی ہے' یحییٰ کے علاوہ جن راویوں نے یہ روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''بائیں ہاتھ کو یہ پتہ نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے''

359 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْ رَجُلٍ كَانَ يُوَطِّنُ الْمَسَاجِدَ فَشَغَلَهُ اَمْرٌ اَوْ عِلَّةٌ، ثُمَّ عَادَ اِلَى مَا كَانَ اِلَّا تَبَشْبَشَ اللّٰهُ اِلَيْهِ كَمَا يَتَبَشْبَشُ اَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ اِذَا قَدِمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- بن عجلان -- سعید بن ابوسعید -- سعید بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص مسجد کو ٹھکانہ بنالے' پھر اسے کوئی معاملہ یا علت درپیش ہو' (اور وہ مسجد میں نہ آسکے) پھر وہ واپس اسی جگہ پر آجائے' جہاں وہ پہلے تھا' تو اللہ تعالیٰ اس شخص سے اس طرح خوش ہوتا ہے' جس طرح غائب شخص کے آنے پر گھر والے خوش ہوتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الشَّيْءَ قَدْ يُشَبَّهُ بِالشَّيْءِ اِذَا اشْتَبَهَ فِيْ بَعْضِ الْمَعَانِيْ لَا فِيْ جَمِيْعِهَا

اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الْعَبْدَ لَا يَزَالُ فِيْ صَلَاةٍ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُهَا، وَاِنَّمَا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ لَا يَزَالُ فِيْ صَلَاةٍ، اَيْ اَنَّ لَهُ اَجْرَ الْمُصَلِّي، لَا اَنَّهُ فِيْ صَلَاةٍ فِيْ جَمِيْعِ اَحْكَامِهِ، اِذْ لَوْ كَانَ مُنْتَظِرُ الصَّلَاةِ فِيْ صَلَاةٍ فِيْ جَمِيْعِ اَحْكَامِهِ، لَمَا جَازَ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ اَنْ يَتَكَلَّمَ بِمَا يَقْطَعُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ لَوْ تَكَلَّمَ بِهِ فِي الصَّلَاةِ، وَلَمَا جَازَ اَنْ يُوَلِّيَ وَجْهَهُ عَنِ الْقِبْلَةِ اَوْ يَسْتَقْبِلَ غَيْرَ الْقِبْلَةِ، وَلَكَانَ مَنْهِيًّا عَنْ كُلِّ مَا نُهِيَ عَنْهُ الْمُصَلِّي

باب 32: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ بعض اوقات ایک چیز کو دوسری کے مشابہ قرار دیا جاتا ہے

جبکہ وہ بعض حوالوں سے دوسری چیز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے' تمام حوالوں سے مشابہت نہیں رکھتی۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے: بندہ اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ نماز کے انتظار میں جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ "وہ شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے" اس سے مراد یہ ہے کہ اس شخص کو نمازی کا سا اجر ملتا رہتا ہے۔

اس سے یہ مراد نہیں ہے وہ تمام احکام کے حوالے سے نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر نماز کے تمام احکام کے حوالے سے نماز کا انتظار کرنے والا شخص نماز کی حالت میں شمار ہو' تو پھر اس وقت کے دوران اس انتظار کرنے والے شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہوگی کہ وہ کوئی ایسا کلام کرے کہ اگر اس نے نماز کے دوران وہ کلام کیا ہوتا' تو اس کی نماز ٹوٹ جاتی۔

اور اس دوران اس شخص کے لئے یہ بات بھی جائز نہیں ہوگی کہ وہ اپنا چہرہ قبلہ سے پھیر دے' یا قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر دے اور اس کے لئے ہر وہ چیز ممنوع ہوگی' جو نمازی کے لئے ممنوع ہوگی۔

360 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، نَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث **360**: صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ' ابواب استقبال القبلۃ' باب الحدث فی المسجد' رقم الحدیث: **436**' صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب فضل صلاۃ الجماعۃ وانتظار الصلاۃ' رقم الحدیث: **1095**' موطا مالک' کتاب قصر الصلاۃ فی السفر' باب انتظار الصلاۃ والمشی الیہا' رقم الحدیث: **385**' صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب فضل الصلوات الخمس' ذکر دعاء الملائکۃ لمنتظری الصلاۃ بالغفران والرحمۃ' رقم الحدیث: **1773**' سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب فضل من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ' رقم الحدیث: **1427**' سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فیفضل القعود فی المسجد' رقم الحدیث: **401**' سنن ابن ماجہ' کتاب المساجد والجماعات' باب لزوم المساجد وانتظار الصلاۃ' رقم الحدیث: **797**

متن حدیث: لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، تَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يَنْصَرِفْ أَوْ يُحْدِثْ قَالُوا: مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ: يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي يَقُولُ إِنَّ ذِكْرَهُمَا لِعِلَّةٍ؛ لِأَنَّهُمَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الِانْفِرَادِ يَنْقُضُ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ، وَكُلُّ مَا نَقَضَ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ مِنَ الْأَحْدَاثِ كُلِّهَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ هَذَيْنِ الْحَدَثَيْنِ، وَهَذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي أَجَبْتُ بَعْضَ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ مِنَ الْخَبَرِ الْمُعَلَّلِ الَّذِي يَجُوزُ أَنْ يُشَبَّهَ بِهِ مَا هُوَ مِثْلُهُ فِي الْحُكْمِ وَلَوْ كَانَ التَّشْبِيهُ وَالتَّمْثِيلُ لَا يَجُوزُ عَلَى أَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ خَالَفَنَا لَكَانَ الْبَائِلُ فِي كُوزٍ أَوْ قَارُورَةٍ وَالْمُتَغَوِّطُ فِي طَشْتٍ، أَوْ أَجَانَةٍ إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ كَانَ لَهُ أَجْرُ الْمُصَلِّي، وَالْمُحْدِثُ إِذَا خَرَجَتْ مِنْهُ رِيحٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ أَجْرُ الْمُصَلِّي، وَإِنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ خُرُوجِ الرِّيحِ مِنْهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَمَنْ فَهِمَ الْعِلْمَ وَعَقَلَهُ وَلَمْ يُعَانِدْ وَلَمْ يُكَابِرْ عَقْلَهُ عَلِمَ أَنَّ قَوْلَهُ: يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ إِنَّمَا أَرَادَ أَنَّ الْفُسَا وَالضُّرَاطَ يَنْقُضَانِ طُهْرَ الْمُتَوَضِّئِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لِمُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ بَعْدَ هَذَيْنِ الْحَدَثَيْنِ فَضِيلَةَ الْمُصَلِّي؛ لِأَنَّهُ غَيْرُ الْمُتَوَضِّئِ فَكُلُّ مُنْتَظِرِ الصَّلَاةِ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُ طَاهِرٍ طَهَارَةً تُجْزِيهِ الصَّلَاةُ مَعَهَا فَحُكْمُهُ حُكْمُ مَنْ خَرَجَتْ مِنْهُ رِيحٌ نَقَضَتْ عَلَيْهِ الطَّهَارَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد بن عبدالوارث عنبری-- اپنے والد-- حماد-- ثابت-- ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بندہ جب نماز کی جگہ نماز کے انتظار میں رہتا ہے' اس وقت تک نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کردے۔ اے اللہ! تو اس پر رحم کر! جب تک آدمی وہاں سے اٹھ کر نہیں چلا جاتا' یا اسے حدث لاحق نہیں ہوجاتا۔ لوگوں نے (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ کہ وہ آواز کے بغیر یا آواز کے ساتھ ہوا خارج کرے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ ''یفسو او یضرط'' یہ اس نوعیت کا کلام ہے' جس کے بارے میں ہم یہ ذکر کرچکے ہیں' ان دونوں کا تذکرہ علت کی وجہ سے ہے' کیونکہ یہ دونوں اور ان دونوں میں سے ہر ایک انفرادی طور پر باوضو شخص کی طہارت کو ختم کردیتے ہیں اور ہر وہ چیز جو باوضو شخص کی طہارت کو ختم کردے' یعنی ہر قسم کے حدث کا وہی حکم ہوگا جو ان دونوں قسم کے حدث کا ہے۔

یہ اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں نے اپنے بعض ساتھیوں کو یہ جواب دیا تھا کہ یہ معلل روایت ہے جس کے بارے میں یہ بات جائز ہے کہ اسے اس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جائے جو حکم میں اس کی مانند ہے۔

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایات میں تشبیہ دینا اور مثال بیان کرنا جائز نہ ہوتا' جیسا کہ ہمارے بعض مخالفین اس غلط فہمی کا شکار ہیں' تو پھر کوزے یا شیشے کی بوتل میں پیشاب کرنے والا شخص یا طشت یا ٹب میں پاخانہ کرنے والا شخص اگر مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کررہا ہوتا تو اسے نمازی کا سا اجر ملتا اور بے وضو شخص کی جب ہوا خارج ہو جاتی تو اسے نمازی کا اجر نہ ملتا' اگرچہ وہ ہوا خارج ہونے کے بعد مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کررہا ہوتا۔

جو شخص علم کا فہم اور اس کی سمجھ بوجھ رکھتا ہے' اور وہ عناد نہیں رکھتا اور غفلت کی وجہ سے خواہ مخواہ مقابلہ نہیں کرتا وہ یہ بات جان لے گا کہ روایت کے یہ الفاظ ''یفسو او یضرط'' سے مراد ہوا خارج ہونے کی وہ دو صورتیں ہیں' جو باوضو شخص کے وضو کو توڑ دیتی ہیں۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونوں حدث لاحق ہونے کے بعد نماز کا انتظار کرنے والے شخص کو نمازی کی فضیلت (کا مستحق) قرار نہیں دیا ہے' کیونکہ اب وہ شخص بے وضو ہے۔ تو ہر وہ شخص جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کررہا ہو' اور اسے ایسی طہارت حاصل نہ ہو جس کے ہمراہ نماز جائز ہوتی ہے (یعنی وہ باوضو نہ ہو) تو اس کا حکم اس شخص کے حکم کی مانند ہوگا جس کی ہوا خارج ہونے کی وجہ سے اس کا وضو ٹوٹ گیا ہو۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

ابواب کا مجموعہ: اذان اور اقامت کا بیان[1]

بَابٌ فِيْ بَدْءِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ

باب 33: اذان اور اقامت کا آغاز

361 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ تَسْنِيمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَفَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا بِلَالُ، فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

---

[1] لفظ اذان کا لغوی معنی اعلان کرنا ہے۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لئے اعلان ہے۔'' (سورہ توبہ: 2)

شریعت کی اصطلاح میں اذان سے مراد مخصوص کلمات کو بلند آواز میں پڑھنا ہے۔

تاکہ لوگوں کو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لئے اکٹھا کیا جاسکے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں' اذان اور اقامت کہنا مردوں کے لئے سنت ہے۔

اذان اور اقامت پانچ فرض نمازوں کے لئے اور جمعے کی نماز کے لئے کہی جائیں گی۔

عید کی نماز، سورج گرہن کی نماز، نماز تراویح یا جنازے کی نماز کے لئے نہ اذان کہی جائے گی نہ اقامت کہی جائے گی البتہ ان کے لئے ''باجماعت نماز ہونے لگی ہے''۔ اعلان کیا جاسکتا ہے' کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث سے یہ بات ثابت ہے جب نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی تھی تو آپ نے اس سے پہلے اعلان کروایا تھا کہ باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔

حدیث **361**: صحيح البخاري' كتاب الاذان' باب بدء الاذان' رقم الحديث: **588** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب بدء الاذان' رقم الحديث: **594** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في بدء الاذان' رقم الحديث: **180** 'السنن الصغرىٰ' كتاب الاذان' بدء الاذان' رقم الحديث: **625** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' رقم الحديث: **6184**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد اور احمد بن منصور رمادی --حجاج بن محمد --ابن جریج --عبداللہ بن اسحاق جوہری --ابوعاصم --ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن حسن بن تسنیم --محمد بن بکر --ابن جریج کے حوالے سے نافع سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''جب مسلمان مدینہ منورہ آئے' وہ اکٹھے ہو کر نماز کا انتظار کیا کرتے تھے' کوئی شخص انہیں نماز کے لیے بلاتا نہیں تھا۔ ایک دن وہ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے' تو کسی نے کہا: تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجانا شروع کر دو! کسی نے کہا: یہودیوں کے قرن کی طرح قرن بجانا شروع کر دو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ کسی شخص کو اس بات کے لیے مقرر کیوں نہیں کرتے؟ جو نماز کے لیے اعلان کیا کرے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو۔

362 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ بِلَالًا كَانَ يَقُوْلُ اَوَّلَ مَا اَذَّنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: قُلْ فِيْ اَثَرِهَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ كَمَا اَمَرَكَ عُمَرُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار --ابوبکر حنفی --عبداللہ بن نافع --اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ جب اذان دیتے تھے' تو یہ کہا کرتے تھے۔

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' نماز کی طرف آ جاؤ! تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اس کے بعد یہ بھی کہا کرو! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ویسا ہی کہو' جس طرح عمر نے تمہیں ہدایت کی ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ مَنْ كَانَ اَرْفَعَ صَوْتًا وَّاَجْهَرَ، كَانَ اَحَقَّ بِالْاَذَانِ مِمَّنْ كَانَ اَخْفَضَ صَوْتًا، اِذِ الْاَذَانُ اِنَّمَا يُنَادٰى بِهٖ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ لِلصَّلَاةِ

باب **34**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جس شخص کی آواز بلند اور اونچی ہو وہ اس شخص کے مقابلے میں اذان دینے کا زیادہ حق دار ہے' جس کی آواز پست ہوتی ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان کے ذریعے لوگوں کو نماز کے لئے اکٹھا کرنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔

363 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ، نَا اَبِيْ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا اَصْبَحْنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا، فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا

حَقٌّ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدَى - أَوْ أَمَدُّ صَوْتًا - مِنْكَ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ فَيُنَادِي بِذَلِكَ قَالَ: فَفَعَلْتُ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلَاةِ خَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ وَهُوَ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِلَّهِ الْحَمْدُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سعید بن یحیٰی بن سعید اموی--اپنے والد--محمد بن اسحاق--محمد بن ابراہیم بن حارث--محمد بن عبداللہ بن زید--اپنے والد (حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے بیان کرتے ہیں:

جب صبح ہوئی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس خواب کے بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ خواب حق ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ کیونکہ اس کی آواز تمہارے مقابلے میں زیادہ بلند ہے اور دور تک جانے والی ہے تو جو تمہیں کہا گیا ہے وہ اسے بتا دینا وہ اس کے مطابق اذان دیدے گا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے ایسا ہی کیا جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی نماز کے لیے اذان سنی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے آئے اور وہ یہ کہہ رہے تھے: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے میں نے بھی اسی طرح خواب دیکھا ہے جس طرح اس نے کہا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ لِلصَّلَاةِ قَائِمًا لَا قَاعِدًا، إِذِ الْأَذَانُ قَائِمًا أَحْرَى أَنْ يَسْمَعَهُ مَنْ بَعُدَ عَنِ الْمُؤَذِّنِ مِنْ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ

باب **35**: نماز کے لئے کھڑے ہو کر اذان دینے کا حکم ہے بیٹھ کر اذان نہیں دی جائے گی

کیونکہ کھڑے ہو کر دی جانے والی اذان اس لائق ہے کہ دور موجود شخص بھی اس کی آواز کو سن لے بہ نسبت اس شخص کے جو بیٹھ کر اذان دیتا ہے (کیونکہ اس کی آواز زیادہ دور نہیں جائے گی)

364 - توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي خَبَرِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ يَا بِلَالُ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ہیں: ''اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو''۔

حدیث **363**: الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في بدء الاذان' رقم الحديث: **179** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب : في بدء الاذان' رقم الحديث: **1218** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات فيها' رقم الحديث: **802** 'مسند احمد بن حنبل' حديث عبد الله بن زيد بن عبد ربه صاحب الاذان عن' رقم الحديث: **16182**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ بَدْءَ الْاَذَانِ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، وَاَنَّ صَلَاتَهُ بِمَكَّةَ اِنَّمَا كَانَتْ مِنْ غَيْرِ نِدَاءٍ لَهَا وَلَا اِقَامَةٍ

باب 36: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اذان کا آغاز نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد ہوا تھا اور نبی اکرم ﷺ مکہ میں جو نمازیں ادا کیا کرتے تھے وہ کسی اذان اور اقامت کے بغیر ہوتی تھیں۔

365 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ اِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِيْنِ مَوَاقِيْتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے' تو لوگ کسی باقاعدہ بلاوے کے بغیر نماز کے لیے' اس کے وقت میں اکٹھے ہو جایا کرتے تھے''۔

بَابُ تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ وَاِفْرَادِ الْاِقَامَةِ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 37: اذان کے کلمات کا دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کا ایک مرتبہ حکم ہونا

یہ حکم ''مجمل'' روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو ''مفسر'' نہیں ہے' جس کے الفاظ عام ہیں' لیکن مراد ''خاص'' ہے

366 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ

---

(366) اذان اور اقامت کے کلمات کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' اذان کے کلمات پندرہ ہیں اور ان میں ترجیع نہیں کی جائے گی۔

جبکہ مالکیہ اور شوافع کے نزدیک ترجیع کے ہمراہ اذان کے کلمات کی تعداد انیس ہے۔

اسی طرح اقامت کے کلمات کے بارے میں بھی فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' اقامت میں تکبیر چار مرتبہ کی جائے گی اور باقی تمام کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

اس میں ''حی علی الفلاح'' کے بعد ''قد قامت الصلوٰۃ'' کے الفاظ دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

اس اعتبار سے احناف کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے تمام کلمات ایک' ایک مرتبہ کہے جائیں گے اور ''قد قامت الصلوٰۃ'' کو بھی ایک مرتبہ کہا جائے گا۔

انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں یہ روایت پیش کی ہے' جسے امام ابن خزیمہ نے یہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

''حضرت بلال کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے الفاظ طاق تعداد میں کہیں''۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے تمام کلمات ایک' ایک مرتبہ کہے جائیں گے۔ البتہ ''قد قامت الصلوٰۃ'' کو دو مرتبہ کہا جائے گا۔

اس اعتبار سے ان کے نزدیک اقامت کے کلمات گیارہ ہیں۔

الْوَهَّابِ، نَا اَبُوْ اَيُّوْبَ، ح ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا خَالِدٌ، ح عَنْ مُحَمَّدٍ، غَيْرُ مُفَسَّرٍ وَحَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ، نَا بِشْرٌ يَعْنِىْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، نَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، كِلَيْهِمَا، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ، الْاَذَانَ وَيُوْتِرَ الْاِقَامَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بشر بن ہلال--عبدالوارث ابن سعید--ایوب کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) بندار--عبدالوہاب--ابوایوب--

(یہاں تحویلِ سند ہے)--بندار--عبدالوہاب--خالد

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد--ابوخطاب--بشر بن مفضل--خالد کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) زیاد بن ایوب--ہشام--خالد کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--خالد حذاء--ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں''۔

حدیث **366**: صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب بدء الاذان' رقم الحدیث: **587** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب الامر بشفع الاذان وایتار الاقامة' رقم الحدیث: **595** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب الاذان' ذکر وصف الاقامة التی کان یقام بها الصلاة فی ایام المصطفی' رقم الحدیث: **1696** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب الاذان مثنی مثنی' رقم الحدیث: **1223**' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب الصلاة' ومن ابواب الاذان' رقم الحدیث: **657** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب فی الاقامة' رقم الحدیث: **433** 'سنن ابن ماجه' کتاب الاذان' باب افراد الاقامة' رقم الحدیث: **727** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی افراد الاقامة' رقم الحدیث: **183** 'السنن الصغرٰی' کتاب الاذان' تثنیة الاذان' رقم الحدیث: **626** 'السنن الکبرٰی للنسائی' مواقیت الصلوات' تثنیة الاذان' رقم الحدیث: **1575** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب بدء الاذان' رقم الحدیث: **1731** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الاذان والاقامة' من کان یقول الاذان مثنی والاقامة مرة' رقم الحدیث: **2111** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الاقامة کیف هی ؟' رقم الحدیث: **475** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاة' باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها' رقم الحدیث: **789** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالک رضی الله تعالی عنه' رقم الحدیث: **11792** 'مسند الطیالسی' احادیث النساء' وما اسند انس بن مالک الانصاری' ابو قلابة عن انس' رقم الحدیث: **2195** ' مسند ابی یعلی الموصلی' ابو قلابة عبد الله بن زید الجرمی' رقم الحدیث: **2727** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' رقم الحدیث: **6092**

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْآمِرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

كَانَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ،

كَمَا ادَّعَى بَعْضُ الْجَهَلَةِ أَنَّهُ جَائِزٌ أَنْ يَكُونَ الصِّدِّيقُ أَوِ الْفَارُوقُ أَمَرَ بِلَالًا بِذٰلِكَ

باب 38: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کے کلمات جفت تعداد

اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہنے کا حکم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا تھا۔

آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں دیا تھا۔

جیسا کہ بعض جاہل لوگوں نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا تھا۔

367 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّهُمُ الْتَمَسُوا، شَيْئًا يُؤْذِنُونَ بِهِ عِلْمًا لِلصَّلَاةِ قَالَ فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی -- معتمر -- خالد -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لوگوں نے اس بات کی تلاش کی' جس کے ذریعے وہ نماز کے لیے لوگوں کو بلا سکیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

368 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا كَثُرَ النَّاسُ ذَكَرُوا أَنْ يَعْلَمُوا وَقْتَ الصَّلَاةِ بِشَيْءٍ يَعْرِفُونَهُ، فَذَكَرُوا أَنْ يُنَوِّرُوا نَارًا أَوْ يَضْرِبُوا نَاقُوسًا، فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالوہاب ثقفی -- خالد -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"جب لوگوں کی تعداد زیادہ ہوگئی اور انہوں نے اس بات کا ذکر کیا کہ انہیں نماز کے وقت کے بارے میں کسی چیز کے ذریعے پتہ چلنا چاہیے' تو ان لوگوں نے آگ روشن کرنے کا ذکر کیا یا ناقوس بجانے کا ذکر کیا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی گئی: وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں"۔

369 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَتِ الصَّلَاةُ إِذَا حَضَرَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى رَجُلٌ فِي الطَّرِيقِ فَنَادَى: الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوِ اتَّخَذْنَا نَاقُوسًا؟ قَالَ: ذَلِكَ لِلنَّصَارَى قَالَ: فَلَوِ اتَّخَذْنَا بُوقًا قَالَ: ذَلِكَ لِلْيَهُودِ قَالَ: فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ قطعی -- روح بن عطاء بن ابومیمونہ -- خالد حذاء -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں پہلے جب نماز کا وقت ہو جاتا تھا' تو ایک شخص راستے میں چلتا ہوا یہ اعلان کرتا تھا: نماز ہونے لگی ہے نماز ہونے لگی ہے' نماز ہونے لگی ہے۔ لوگوں کے لیے یہ بات مشکل کا باعث بنی انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر ہم ناقوس بجانا شروع کر دیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ عیسائیوں کا مخصوص طریقہ ہے' لوگوں نے عرض کیا: اگر ہم بوق بجانا شروع کر دیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ یہودیوں کا مخصوص طریقہ ہے' راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُشْفَعَ بَعْضُ الْأَذَانِ لَا كُلُّهَا، وَأَنَّهُ إِنَّمَا أَمَرَ بِأَنْ يُوتَرَ بَعْضُ الْإِقَامَةِ لَا كُلُّهَا، وَأَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِي فِي خَبَرِ أَنَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنْ أَخْبَارِ أَلْفَاظِ الْعَامِّ الَّتِي يُرَادُ بِهَا الْخَاصُّ، إِذِ الْأَذَانُ وِتْرٌ لَا شَفْعٌ، لِأَنَّ الْمُؤَذِّنَ إِنَّمَا يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فِي آخِرِ الْأَذَانِ مَرَّةً وَاحِدَةً. وَكَذَلِكَ الْمُقِيمُ يُثَنِّي فِي الِابْتِدَاءِ اللَّهُ أَكْبَرُ، فَيَقُولُهُ مَرَّتَيْنِ، وَكَذَلِكَ يَقُولُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ، وَيَقُولُ أَيْضًا: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ

باب **39**: ہماری ذکر کردہ روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا کہ اذان کے ''بعض کلمات'' کو جفت تعداد میں کہا جائے۔

پوری اذان مراد نہیں ہے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا' اقامت کے ''بعض کلمات'' کو طاق تعداد میں ادا کیا جائے' تمام اقامت کا یہ حکم نہیں ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کے یہ الفاظ بظاہر ''عام'' ہیں' لیکن اس سے ''خاص'' مفہوم مراد ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اذان کا ایک جزء طاق ہے' وہ جفت نہیں ہے' کیونکہ مؤذن ''لا الٰہ الا اللہ'' اذان کے آخر میں ایک مرتبہ کہتا ہے' اور اقامت کہنے والا شخص اقامت کے آغاز میں ''اللہ اکبر'' دو مرتبہ کہتا ہے۔

اسی طرح وہ "قد قامت الصلوٰۃ" بھی دو مرتبہ کہتا ہے اور پھر "اللہ اکبر"، "اللہ اکبر" بھی دو مرتبہ کہتا ہے۔

370 - وَاَخْبَرَنَا الْفَقِيهُ الْإِمَامُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ الْمُسْلِمِ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَحْمَدَ، انا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اَبُو طَاهِرٍ، نَا اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ:

متن حدیث: وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَهَا اِنَّمَا يَجْتَمِعُ النَّاسُ اِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ بِحِينِ مَوَاقِيتِهَا بِغَيْرِ دَعْوَةٍ، فَهَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَجْعَلَ بُوقًا كَبُوقِ الْيَهُودِ الَّذِي يَدْعُونَ بِهِ لِصَلَوَاتِهِمْ، ثُمَّ كَرِهَهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِالنَّاقُوسِ فَنُحِتَ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذٰلِكَ اُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ اَخُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ النِّدَاءَ، فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّهُ طَافَ بِي هٰذِهِ اللَّيْلَةَ طَائِفٌ مَرَّ بِي رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَتَبِيعُ هٰذَا النَّاقُوسَ؟ فَقَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ اِلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: تَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ اسْتَاْخَرَ غَيْرَ كَثِيرٍ، ثُمَّ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، وَجَعَلَهَا وِتْرًا، اِلَّا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَلَمَّا خَبَّرْتُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَاَلْقِهَا عَلَيْهِ فَاِنَّهُ اَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ، فَلَمَّا اَذَّنَ بِهَا بِلَالٌ سَمِعَ بِهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ مِثْلَ مَا رَاَى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، فَذَاكَ اَثْبَتُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- فقیہ الامام ابوحسن علی بن مسلم -- عبدالعزیز بن احمد -- اسماعیل بن عبدالرحمٰن -- ابوطاہر -- ابوبکر محمد بن عیسیٰ -- سلمہ بن فضل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں:

"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو نماز کے اوقات میں لوگ کسی باقاعدہ بلاوے کے بغیر نماز کے لیے اکٹھے ہو جایا کرتے تھے پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارادہ کیا کہ یہودیوں کے بوق کی طرح ایک بوق استعمال کرنا شروع کر دیں جس کے ذریعے لوگوں کو نماز کے لیے بلا لیا کریں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس کے بارے میں ہدایت کی اسے بنایا گیا تاکہ اس کو بجا کر مسلمانوں کو بلایا جائے ابھی وہ اسی حالت میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو جن کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے ہے انہیں خواب میں اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! گزشتہ رات میں میرے گھر میں کوئی شخص آیا میرے پاس

سے ایک شخص گزرا اس نے دو سبز چادریں پہنی ہوئی تھیں اس نے اپنے ہاتھ میں ناقوس اٹھایا ہوا تھا میں نے کہا: اے اللہ! کے بندے کیا تم اس ناقوس کو فروخت کرو گے؟ اس نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ میں نے جواب دیا: ہم اس کے ذریعے نماز کے لیے بلایا کریں گے تو وہ بولا: کیا میں اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں میں نے دریافت کیا: وہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: تم یہ کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُـحَـمَّـدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر وہ تھوڑا سا پیچھے ہوا پھر اس نے اسی کی مانند کلمات کہے اور انہیں طاق تعداد میں کہا: البتہ قَـدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا۔

(راوی کہتے ہیں:) جب میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو یہ خواب سچ ثابت ہوگا' تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور اسے یہ کلمات سکھاؤ' کیونکہ تمہارے مقابلے میں اس کی آواز زیادہ بلند ہے' جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کے مطابق اذان دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں بیٹھ کر اسے سنا تو وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے' جو خواب اس نے دیکھا ہے اسی طرح کا خواب میں نے بھی دیکھا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اب بات زیادہ پختہ ہوگئی ہے۔

محمد بن اسحاق نے یہ روایت اپنی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

371 - سندِ حدیث: نَا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ يَـحْيٰى، نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مُـحَـمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَـمَّـا اَمَـرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوْسِ، فَعُمِلَ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ فِي الْجَمْعِ لِلصَّلَاةِ،

فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ مِثْلَ حَدِيْثِ سَلَمَةَ بْنِ الْفَضْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- یعقوب بن ابراہیم-- اپنے والد-- ابن اسحاق-- محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی-- محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان نقل کرتے ہیں:

''جب نبی اکرم ﷺ نے ناقوس کے بارے میں ہدایت کی' تو اسے بنایا جانے لگا' تاکہ لوگوں کو نماز کے لیے اکٹھا

کرنے کے لیے اسے بجایا جائے"۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جو سلمہ بن فضل کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے۔

372 - قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُوْلُ: لَيْسَ فِيْ اَخْبَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ قِصَّةِ الْاَذَانِ خَبَرٌ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا، لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

❁❁ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ بات کہتے ہوئے سنا ہے کہ اذان کے واقعہ کے بارے میں حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول سب سے زیادہ مستند روایت یہی ہے' کیونکہ محمد بن عبداللہ نے یہ بات اپنے والد سے سنی ہے' اور عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔

373 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ عَقِبِ حَدِيْثِهٖ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: فَذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ:

متنِ حدیث: فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ هٰذِهٖ لَرُؤْيَا حَقٌّ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ اَمَرَ بِالتَّاْذِيْنِ فَكَانَ بِلَالٌ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ

❁❁ محمد بن علی اپنی روایت کے آخر میں کہتے ہیں: (یہ روایت) -- یعقوب بن ابراہیم بن سعد -- میرے والد -- ابن اسحاق -- محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب زہری -- سعید بن میسب -- عبداللہ بن زید بن عبدربہ کے حوالے سے نقل کی ہے:

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بیشک یہ خواب حق ثابت ہوگا' اگر اللہ نے چاہا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان دینے کا حکم دیا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

374 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنّٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً، غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، فَاِذَا سَمِعْنَا ذٰلِكَ تَوَضَّاْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ: قَالَ شُعْبَةُ: لَمْ اَسْمَعْ مِنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيْثِ نا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْمُثَنّٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهٗ .

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابوجعفر -- مسلم بن مثنیٰ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھے جاتے تھے' البتہ قد

قامت الصلوة قد قامت الصلوة (دو مرتبہ پڑھا جاتا تھا) جب ہم یہ سن لیتے تھے تو ہم وضو کر لیتے تھے اور پھر (گھروں سے) نکل آتے تھے۔

محمد نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے: شعبہ نامی راوی یہ کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر نامی راوی سے صرف یہی روایت سنی ہے۔
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ تَثْنِيَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ فِي الْإِقَامَةِ

ضِدَّ قَوْلِ بَعْضِ مَنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَلَا يُمَيِّزُ بَيْنَ مَا يَكُوْنُ لَفْظُهُ عَامًّا مُرَادُهُ خَاصٌّ، وَبَيْنَ مَا لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ عَامٌّ، فَتَوَهَّمَ بِجَهْلِهِ اَنَّ قَوْلَهُ: وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ كُلَّ الْإِقَامَةِ لَا بَعْضَهَا مِنْ اَوَّلِهَا اِلَى اٰخِرِهَا، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ الْفَضْلِ

باب 40: اقامت میں ''قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ'' دو مرتبہ کہنا ہے
یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے

جو علم کا فہم نہیں رکھتا اور اس بارے میں تمیز نہیں کر سکتا کہ کون سی روایت کے الفاظ عام ہیں اور مراد ''خاص'' ہے اور کس روایت کے الفاظ عام ہیں اور مراد بھی عام ہے؟
تو وہ اپنی جہالت کی وجہ سے اس غلط فہمی کا شکار ہو گیا کہ یہ فرمان
''وہ اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہے''۔
اس سے مراد اقامت کے تمام کلمات ہیں۔ اس کے بعض کلمات سے مراد نہیں ہے۔ اسے شروع سے لے کر آخر تک (طاق تعداد میں کہا جائے گا)
اور یہ شخص حسن بن فضل ہے۔

375 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ

متنِ حدیث: بِلَالٌ يُثَنِّي الْاَذَانَ وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ، اِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَخَبَرُ ابْنِ الْمُثَنّٰى، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- ایوب -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ پڑھتے تھے البتہ قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة (دو مرتبہ پڑھتے تھے)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مثنیٰ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

376 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا سِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ، الْاَذَانَ وَاَنْ يُّوْتِرَ الْإِقَامَةَ، اِلَّا الْإِقَامَةَ يَعْنِيْ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی-- سلیمان بن حرب-- حماد بن زید-- سماک بن عطیہ-- ایوب-- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اس بات کا حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں' البتہ اقامت کے الفاظ کا حکم مختلف ہے یعنی قد قامت الصلوٰۃ (دو مرتبہ پڑھا جائے گا)

بَابُ التَّرْجِيعِ فِي الْاَذَانِ مَعَ تَثْنِيَةِ الْإِقَامَةِ

وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَمُبَاحٌ اَنْ يُّؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ فَيُرَجِّعَ فِي الْاَذَانِ وَيُثَنِّيَ الْإِقَامَةَ، وَمُبَاحٌ اَنْ يُّثَنِّيَ الْاَذَانَ وَيُفْرِدَ الْإِقَامَةَ، اِذْ قَدْ صَحَّ كِلَا الْاَمْرَيْنِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَّا تَثْنِيَةُ الْاَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فَلَمْ يَثْبُتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَمْرُ بِهِمَا

باب 41: اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنے کے ہمراہ اذان میں ترجیع کرنا

اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے

تو یہ بات مباح ہے کہ مؤذن اذان دیتے ہوئے اس میں ترجیع کرے' یا اقامت کے کلمات کو دو مرتبہ کہے' اور یہ بات بھی مباح کہ وہ اذان کے کلمات دو مرتبہ کہے' اور اقامت کے کلمات ایک مرتبہ کہے۔

کیونکہ دونوں طریقے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر منقول ہیں۔

جہاں تک اذان اور اقامت کے کلمات دو مرتبہ کہنے کا تعلق ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اس کا حکم دینا ثابت نہیں ہے۔

377 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ

---

(377) ترجیع کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ ترجیع کا مطلب یہ ہے "اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ" اور "اشہد ان محمدا الرسول اللّٰہ" کے کلمات بلند آواز میں کہنے سے پہلے ایک مرتبہ آہستہ آواز میں بھی کہے جائیں گے۔

مالکیوں اور شوافع کے نزدیک اذان میں ترجیع کی جائے گی۔

حنابلہ اور احناف کے نزدیک اذان میں ترجیع نہیں کی جائے گی۔

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ نَحْوًا مِنْ عِشْرِیْنَ رَجُلًا فَاَذَّنُوا فَاَعْجَبَہٗ صَوْتُ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ، فَعَلَّمَہُ الْاَذَانَ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَعَلَّمَہُ الْاِقَامَۃَ مَثْنٰی

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- سعید بن عامر -- ہمام -- عامر الاحول -- مکحول -- ابن محیریز کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس کے قریب آدمیوں کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی آواز پسند آئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اذان کے کلمات سکھائے (جو درج ذیل ہیں)

اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اقامت کے کلمات (قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ) دو مرتبہ پڑھنا سکھایا۔

378 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ، نَا اِبْرَاہِیمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِکِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ مُؤَذِّنُ مَسْجِدِ الْحَرَامِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَبْدُ الْعَزِیزِ، وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْمَلِکِ جَمِیعًا عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ،

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَہٗ فَاَلْقٰی عَلَیْہِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا، قَالَ بِشْرٌ: قَالَ لِیْ اِبْرَاہِیمُ: ھُوَ مِثْلُ اَذَانِنَا ھٰذَا، فَقُلْتُ لَہٗ اَعِدْ عَلَیَّ، فَقَالَ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ قَالَ بِصَوْتٍ دُوْنَ ذٰلِکَ الصَّوْتِ یُسْمِعُ مَنْ حَوْلَہٗ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ، اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ، ثُمَّ رَفَعَ صَوْتَہٗ فَقَالَ: حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ مَرَّتَیْنِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

توضیحِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ لَمْ یَسْمَعْ ھٰذَا الْخَبَرَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ، اِنَّمَا رَوَاہُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَیْرِیزٍ، عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- بشر بن معاذ عقدی -- ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ' جو مسجد الحرام کے مؤذن تھے -- اپنے والد عبدالعزیز اور عبدالملک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابومحذورہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے انہیں بٹھایا اور انہیں حرف بہ حرف اذان دینے کا طریقہ سکھایا۔
بشر نامی راوی کہتے ہیں: ابراہیم نامی راوی نے مجھ سے کہا: یہ ہماری اذان کی مانند تھے۔
میں نے ان سے کہا: آپ یہ کلمات دوبارہ میرے سامنے بیان کیجئے تو انہوں نے یہ کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اشھد ان لا الہ الا اللہ دومرتبہ اشھد ان محمدا رسول اللہ دومرتبہ پھر انہوں نے اس سے ہلکی آواز میں کہ جس کے ذریعے وہ اپنے اردگرد کے افراد کو یہ الفاظ سنا سکیں اشھد ان لا الہ الا اللہ دومرتبہ اور اشھد ان محمدًا رسول اللہ دومرتبہ کہا پھر انہوں نے بلند آواز میں حی علی الصلوۃ دومرتبہ حی علی الفلاح دومرتبہ کہا پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ کہا۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالعزیز بن عبدالملک نامی نے یہ روایت حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنی ہے۔ انہوں نے یہ روایت عبداللہ بن محیریز کے حوالے سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

379 - سندِ حدیث: نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ، وَحَدَّثَنَاهُ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِىُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ، اَخْبَرَهُ، وَكَانَ يَتِيْمًا فِىْ حِجْرِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ بْنِ مِعْيَرٍ حِيْنَ جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ، فَقُلْتُ لِاَبِىْ مَحْذُوْرَةَ: اِنِّىْ خَارِجٌ اِلَى الشَّامِ، وَاِنِّىْ اُسْاَلُ عَنْ تَاْذِيْنِكَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ اِلَّا اَنَّ بُنْدَارًا قَالَ فِى الْخَبَرِ: مِنْ اَوَّلِ الْاَذَانِ وَاَلْقَى عَلَىٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّاْذِيْنَ هُوَ نَفْسِهِ، فَقَالَ: قُلْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ،

توضیحِ روایت: ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْاَذَانِ مِثْلَ خَبَرِ مَكْحُوْلٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْاِقَامَةَ، وَزَادَ فِى الْحَدِيْثِ زِيَادَةً كَثِيْرَةً قَبْلَ ذِكْرِ الْاَذَانِ وَبَعْدَهُ، وَقَالَ الدَّوْرَقِىُّ قَالَ فِىْ اَوَّلِ الْاَذَانِ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَبَاقِىْ حَدِيْثِهِ مِثْلُ لَفْظِ بُنْدَارٍ،

وَهٰكَذَا رَوَاهُ رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ، عَنْ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ فِىْ اَوَّلِ الْاَذَانِ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَمْ يَقُلْهُ اَرْبَعًا، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِىْ بَابِ التَّثْوِيْبِ فِىْ اَذَانِ الصُّبْحِ،

وَرَوَاهُ اَبُوْ عَاصِمٍ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَقَالَا فِىْ اَوَّلِ الْاَذَانِ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ ابْنِ اَبِىْ مَحْذُوْرَةَ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَخَبَرُ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[379] احناف کے نزدیک صحیح قول یہ ہے تمام نمازوں کی اذانوں کے بعد "تثویب" مستحب ہے یعنی ایسے الفاظ کے ذریعے جماعت کھڑی ہونے کا اعلان کرنا جو نماز کی طرف دعوت بھی دیں اور اذان کے مخصوص کلمات سے ہٹ کر ہوں۔

اِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ، عَنْ اَبِيْ ثَابِتٌ صَحِيْحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، لِاَنَّ ابْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ اَبِيْهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ قَدْ سَمِعَهُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، وَلَيْسَ هُوَ مِمَّا دَلَّسَهُ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَخَبَرُ اَيُّوْبَ وَخَالِدٍ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ صَحِيْحٌ لَا شَكَّ وَلَا ارْتِيَابَ فِيْ صِحَّتِهٖ، وَقَدْ دَلَّلْنَا عَلٰى اَنَّ الْاَمِرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَيْرُهُ، فَاَمَّا مَا رَوَى الْعِرَاقِيُّوْنَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَقَدْ ثَبَتَ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَقَدْ خَلَطُوْا فِيْ اَسَانِيْدِهِمُ الَّتِيْ رَوَوْهَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ جَمِيْعًا، فَرَوَاهُ الْاَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ لَمَّا رَاَى الْاَذَانَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ: عَلِّمْهُ بِلَالًا، فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَاَقَامَ مَثْنٰى مَثْنٰى، وَقَعَدَ قَعْدَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار--ابوعاصم--ابن جریج--عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ--عبداللہ بن محیریز--یعقوب بن ابراہیم دورقی--روح--ابن جریج--عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ--عبداللہ بن محیریز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبداللہ بن محیریز نے انہیں یہ بتایا: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش تھے اس وقت کی بات ہے جب وہ شام جانے لگے تھے (وہ بیان کرتے ہیں) میں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا میں شام جانے لگا ہوں مجھ سے آپ کے اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا جائے گا: (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے) تاہم بندار نامی راوی نے اپنی روایت میں اذان سے پہلے یہ کلمات نقل کیے ہیں۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے کلمات بذات خود مجھے سکھائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: تم یہ کہو"۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اس کے بعد راوی نے اذان کے بقیہ الفاظ اسی طرح نقل کیے ہیں جس طرح مکحول نے ابن محیریز کے حوالے سے نقل کیے ہیں: انہوں نے اقامت کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

انہوں نے اس روایت میں اذان کے تذکرے سے پہلے اور اس کے بعد کافی اضافے نقل کیے ہیں۔

دورقی نے اذان کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر

اس کے بعد اس کی باقی حدیث بندار کے الفاظ کی مانند ہے۔

روح نے ابن جریج کے حوالے سے عثمان بن سائب کے حوالے سے اُمّ عبدالملک کے حوالے سے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے اذان کے آغاز میں یہ کلمات نقل کیے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر انہوں نے یہ کلمات چار مرتبہ نقل نہیں کیے ہیں۔

میں نے یہ روایت ''صبح کی اذان میں تثویب'' کے باب میں نقل کردی ہے۔

ابوعاصم اور عبدالرزاق نے ابن جریج کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' ان دونوں نے اذان کے آغاز میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت نقل کے اعتبار سے ثابت اور صحیح ہے۔

محمد بن اسحاق کی محمد بن ابراہیم کے حوالے سے محمد بن عبداللہ بن زید کے حوالے سے' ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایت بھی نقل کے اعتبار سے ثابت اور صحیح ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ محمد بن عبداللہ بن زید کے صاحب زادے نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی ہے' اور محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے یہ حدیث سنی ہے' اور یہ وہ شخص نہیں ہے کہ جس کا تذکرہ محمد بن اسحاق ''تدلیس'' کے طور پر کرتے ہیں۔

ایوب اور خالد نے ابوقلابہ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت نقل کی ہے' جس کے صحیح ہونے کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے' اور ہم اس بات کی طرف رہنمائی کر چکے ہیں' اس بات کا حکم دینے والے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔

جہاں تک اہلِ عراق کی حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' تو وہ نقل کے اعتبار سے ثابت نہیں ہے' انہوں نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے' جو روایت انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اذان اور اقامت کے کلمات دو' دو مرتبہ کہنے کے بارے میں نقل کی ہے۔

اعمش نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جب (خواب میں) اذان دینے کا طریقہ دیکھا تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بلال کو اس کی تعلیم دو تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے' تو انہوں نے اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ کہے' اور اقامت کے کلمات بھی دو' دو مرتبہ کہے' اور وہ (درمیان میں) ایک مرتبہ بیٹھے۔

380 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نُمَيْرٍ، نَا ابْنُ اَبِي لَيْلَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ کہتے ہیں:) --- سلم بن جنادہ --- وکیع --- اعمش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

جبکہ ابن ابولیلیٰ -- عمرو بن مرہ -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ -- حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ حدیث بیان کی عبداللہ بن سعید اشج نے عقبہ بن خالد کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن قزعہ -- حصین بن نمیر -- ابن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

381 - وَرَوَاهُ الْمَسْعُودِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَهٰكَذَا، رَوَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، فَقَالَ: عَنْ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بِخَبَرِ الْمَسْعُودِيِّ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا الْمَسْعُوْدِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادٌ اَيْضًا نَا عَاصِمٌ، يَعْنِي ابْنَ عَلِيٍّ، نَا الْمَسْعُوْدِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا بِخَبَرِ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ الْحَسَنُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مِهْرَانَ الزَّيَّاتُ، نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ مُعَاذٍ

❁❁ یہ روایت مسعودی نے عمرو بن مرہ -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ -- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے جبکہ ابوبکر بن عیاش نے اعمش -- عمرو بن مرہ -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے اسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور یہ مسعودی کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے -- زیاد بن ایوب -- یزید بن ہارون -- مسعودی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) زیاد نے عاصم بن علی -- مسعودی کے حوالے سے بھی اسے نقل کیا ہے۔

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوبکر بن عیاش کی نقل کردہ روایت کو حسن بن یونس بن مہران الزیات -- اسود بن عامر -- ابوبکر بن عیاش -- اعمش -- عمرو بن مرہ -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

382 - وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى مُرْسَلًا، فَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا عَنْ مُعَاذٍ، وَلَا ذَكَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّمَا قَالَ: لَمَّا رَاَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ مِنَ النِّدَاءِ مَا رَاَى قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى

وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَعَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ مُعَاذٍ، وَلَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا، وَلَا اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ، بَلْ اَرْسَلَهُ. نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَاهَمَهُ الْاَذَانُ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ. قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ، وَابْنُ اَبِي لَيْلٰى لَمْ يُدْرِكِ ابْنَ زَيْدٍ.

وَرَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ شَرِيْكٌ عَنْ حُصَيْنٍ فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، فَذَكَرَ

الْحَدِيثَ. حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، وَلَمْ يَقُلْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَلَا عَنْ مُعَاذٍ، وَقَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا، وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنْهُمْ

❁❁ حصین بن عبدالرحمٰن نے عبدالرحمٰن نے ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی کا ذکر نہیں کیا ہے انہوں نے یہ بات بیان کی ہے۔

جب حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

مخزومی نے سفیان کے حوالے سے حصین کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

یہ روایت ثوری نے حصین اور عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ یہ روایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہ ہی یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہ ہی یہ بات کہی ہے کہ ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ نہ ہی یہ کہا ہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے بلکہ انہوں نے یہ روایت مرسل حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

محمد بن یحییٰ نے عبدالرزاق کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے عمر بن مرہ اور حصین بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے حوالے سے فکرمند تھے اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابولیلیٰ نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

اس روایت کو شریک نے حصین کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یحییٰ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے وہ کہتے ہیں: یزید بن ہارون نے ہمیں یہ بتایا ہے شریک نے حصین کے حوالے سے ہمیں اس بات کی خبر دی ہے اس روایت کو شعبہ نے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ یہ روایت حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے نہ ہی یہ کہا ہے: یہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: انہوں نے یہ کہا ہے: ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے انہوں نے ان میں سے کسی کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

383 - سند حدیث: نَاهُ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: اُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، وَالصِّيَامُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، فَحَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقَدْ اَعْجَبَنِي اَنْ تَكُونَ صَلَاةُ الْمُؤْمِنِينَ اَوِ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةً حَتّٰى لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبُثَّ رِجَالًا

فِي الدُّورِ فَيُؤْذِنُونَ النَّاسَ بِحِينِ الصَّلَاةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنِي بِهٰذَا حُصَيْنٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ شُعْبَةُ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عمرو بن مرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں:

نماز تین حالتوں میں تبدیل ہوئی ہے اور روزہ بھی تین حالتوں میں تبدیل ہوا ہے۔ ہمارے اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے یہ بات پسند ہے کہ اہل ایمان (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسلمانوں کی نماز ایک ہو یہاں تک کہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ میں چند لوگوں کو مختلف محلوں میں بھیجوں جو نماز کے وقت لوگوں کو اس بارے میں اطلاع دیں۔

اس کے بعد راوی نے طویل احادیث ذکر کی ہے۔

عمرو کہتے ہیں: یہ روایت حصین نے ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے ہمیں بیان کی ہے۔

شعبہ کہتے ہیں: میں نے یہ روایت حصین کی زبانی ابن ابولیلیٰ کے حوالے سے سنی ہے۔

384 - وَرَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، فَقَالَ: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنْ رَجُلٍ، بَعْضُ هٰذَا الْخَبَرِ - اَعْنِي قَوْلَهُ: اُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ، وَلَا مُعَاذًا. ناه يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، وَرَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ: اُحِيلَتِ الصَّلَاةُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، وَاُحِيلَ الصَّوْمُ ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ، وَلَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَلَا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا قَالَ: حَدَّثَنَا اَصْحَابُنَا، وَلَمْ يَقُلْ اَيْضًا: عَنْ رَجُلٍ. ناه هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَهٰذَا خَبَرُ الْعِرَاقِيِّينَ الَّذِينَ احْتَجُّوا بِهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فِي تَثْنِيَةِ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ، وَفِي اَسَانِيدِهِمْ مِنَ التَّخْلِيطِ مَا بَيَّنْتُهُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي لَيْلٰى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَلَا مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ صَاحِبِ الْاَذَانِ، فَغَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يُحْتَجَّ بِخَبَرٍ غَيْرِ ثَابِتٍ عَلٰى اَخْبَارٍ ثَابِتَةٍ، وَسَاُبَيِّنُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ بِتَمَامِهَا فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ الْمُسْنَدُ الْكَبِيرُ لَا الْمُخْتَصَرُ

❁❁ جریر نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے ایک صاحب کے حوالے سے اس حدیث کا کچھ حصہ منقول ہے۔

ان کی مراد روایت کے یہ الفاظ ہیں: ''نماز تین حالتوں میں تبدیل ہوئی ہے''۔

یہاں راوی نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ یا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

یوسف بن موسیٰ نے جریر کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

فضیل کے صاحب زادے نے یہ روایت اعمش کے حوالے سے عمرو بن مرہ کے حوالے سے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے نقل کی ہے وہ یہ فرماتے ہیں۔

''نماز کی تین حالتوں میں تبدیلی ہوئی ہے اور روزے کی بھی تین حالتوں میں تبدیلی ہوئی ہے''۔

اس کے بعد راوی نے تاویل حدیث ذکر کی ہے' لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ یا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی اور صحابی کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی یہ بات کہی ہے: ہمارے اصحاب نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے' انہوں نے یہ بھی نہیں کہا: یہ روایت ایک شخص کے حوالے سے منقول ہے۔

یہ روایت ہارون بن اسحاق ہمدانی نے ہمیں بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: ابن فضیل نے ہمیں خبر دی ہے یہ روایت اعمش کے حوالے سے منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تو یہ اہل عراق کی نقل کردہ روایت ہے' جس کے ذریعے وہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول روایت سے استدلال کرتے ہیں' اذان اور اقامت کے کلمات دو' دو مرتبہ کہے جائیں گے' ان کی سند میں جو اختلاف ہے اسے میں نے بیان کر دیا ہے۔

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔ یہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں' جن کا اذان کا واقعہ ہے۔

تو یہ بات جائز نہیں ہے کہ جو روایت ثابت نہ ہو' اس کے ذریعے اس روایت کے خلاف استدلال کیا جائے جو ثابت ہے' اور میں اس مسئلے کو کتاب الصلوٰۃ میں مکمل طور پر نقل کروں گا' تاہم وہ المسند الکبیر میں ہوگا اس مختصر میں نہیں ہوگا۔

بَابُ التَّثْوِيبِ فِيْ اَذَانِ الصُّبْحِ

باب 42: صبح کی نماز میں تثویب

385 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ، وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلَاهُمْ، عَنْ اَبِيهِ مَوْلَى اَبِي مَحْذُورَةَ، وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ، اَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ، مِنْ اَبِي مَحْذُورَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نَا اَبُو عَاصِمٍ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ، اَخْبَرَنِي اَبِي، وَاُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ - وَهٰذَا حَدِيثُ الدَّوْرَقِيِّ - قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِنْ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ، فَسَمِعْتُهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ، فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ سَمِعْتُ فِي هٰؤُلَاءِ تَاذِيْنَ اِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا، فَاَذَّنَّا رَجُلًا رَجُلًا، فَكُنْتُ اٰخِرَهُمْ، فَقَالَ حِيْنَ اَذَّنْتُ: تَعَالَ،

فَاَجْلَسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ فَمَسَحَ عَلٰی نَاصِیَتِیْ وَبَارَكَ عَلَیَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَاَذِّنْ عِنْدَ الْبَیْتِ الْحَرَامِ، قُلْتُ: كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَعَلَّمَنِی الْاَذَانَ كَمَا یُؤَذِّنُوْنَ الْاٰنَ بِهَا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فِی الْاَوَّلِ مِنَ الصُّبْحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَعَلَّمَنِی الْاِقَامَةَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

توضیح روایت: قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَتَ ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَیَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ فِی الْحَدِیْثِ فِیْ اَوَّلِ الْاَذَانِ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَذَكَرَ یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ الْاِقَامَةَ مَرَّتَیْنِ كَذِكْرِ الدَّوْرَقِیِّ سَوَاءً وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ حَدِیْثِهِ: وَاِذَا اَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَیْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَسَمِعْتَ؟ وَزَادَ: فَكَانَ اَبُوْ مَحْذُوْرَةَ لَا یَجُزُّ نَاصِیَتَهُ، وَلَا یَفْرُقُهَا، لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَیْهَا وَزَادَ یَزِیْدُ بْنُ سِنَانٍ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِهِ: قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ: اَخْبَرَنِیْ عُثْمَانُ هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ، عَنْ اَبِیْهِ، وَعَنْ اُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا ذٰلِكَ مِنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- روح -- ابن جریج -- عثمان بن سائب -- ام عبدالملک بن ابومحذورہ -- ابومحذورہ -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- عثمان بن سائب -- اپنے والد کے حوالے سے -- ام عبدالملک بن ابومحذورہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ان دونوں نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

(یہاں تحویلِ سند ہے) یزید بن سنان -- ابوعاصم -- ابن جریج -- عثمان بن سائب -- میرے والد اور ام عبدالملک بن ابومحذورہ -- ابومحذورہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے' تو ہم دس آدمی مکہ سے ان لوگوں کی تلاش میں نکلے' میں نے ان لوگوں کو نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے سنا' تو ہم لوگ کھڑے ہوئے اور ان کا مذاق اڑانے کے لیے اذان دینے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ان میں ایک شخص کی اذان سنی ہے' جس کی آواز بہت اچھی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بلوایا ہم میں سے ہر شخص نے الگ الگ اذان دی' میں ان میں سب سے آخر میں تھا' جب میں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم آگے آؤ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھالیا

آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے تین مرتبہ برکت کی دعا کی' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ بیت الحرام کے پاس اذان دیا کرو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! کیسے (اذان دوں)؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اذان دینے کا یہ طریقہ تعلیم دیا جس طرح آج کل اذان دی جاتی ہے (وہ درج ذیل ہے)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، (یہ الفاظ صبح کی پہلی اذان میں ہوں گے)، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہنے کی تعلیم دی (جو درج ذیل ہیں)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ

ابن جریج کہتے ہیں: عثمان نے مجھے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے اور عبدالملک کی والدہ کے حوالے سے نقل کی ہے اس خاتون نے یہ روایت حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے (یہ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں)

ابن رافع اور یزید بن سنان نے اس روایت میں اذان کے آغاز میں یہ کلمات نقل کیے ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ،

یزید بن سنان نامی نے اقامت کے کلمات دو مرتبہ بیان کیے ہیں' جس طرح دورقی نے ذکر کیے ہیں۔

ابن رافع نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''جب تم اقامت کہو' تو یہ کلمات دو مرتبہ کہو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ۔

کیا تم نے سن لیا ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ بھی زائد نقل کیے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال کٹواتے نہیں تھے' اور مانگ نہیں نکالا کرتے تھے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان پر ہاتھ پھیرا تھا۔

یزید بن سنان نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ابن جریج کہتے ہیں: عثمان نے مجھے تمام روایت کے بارے میں اپنے والد کے حوالے سے' سیدہ اُمّ عبدالملک رضی اللہ عنہا کے حوالے سے خبر دی ہے ان دونوں نے یہ روایت حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے۔

386 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ ابْنِ عَوْفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ

حدیث **386**: سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها' رقم الحدیث: **810**

انس قَالَ:

متن حدیث: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عثمان عجلی-- ابواسامہ-- ابن عوف--محمد بن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کہنے کے بعد الصلوۃ خیر من النوم کہے گا۔

بَابُ الْاِنْحِرَافِ فِي الْاَذَانِ

عِنْدَ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّهُ اِنَّمَا يَنْحَرِفُ بِفِيْهِ لَا بِبَدَنِهِ كُلِّهِ وَاِنَّمَا يُمْكِنُ الْاِنْحِرَافُ بِالْفَمِ بِانْحِرَافِ الْوَجْهِ

باب 43: مؤذن کا ''حی علی الصلوۃ'' اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے اذان کے دوران انحراف کرنا (یعنی دائیں بائیں منہ پھیرنا)

اور اس بات کی دلیل کہ مؤذن صرف اپنا منہ گھمائے گا' اپنے پورے جسم کو نہیں گھمائے گا اور منہ کو گھمانا اس وقت ممکن ہو گا' جب وہ چہرے کو گھمائے گا۔

387 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَوْنٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ فَيَتَّبِعُ بِفِيْهِ، وَوَصَفَ سُفْيَانُ: يَمِيْلُ بِرَاْسِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا

نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ، وَعِنْدَهُ نَاسٌ يَسِيْرٌ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ، ثُمَّ حَوَّلَ يَتَّبِعُ فَاهُ هٰهُنَا - يَعْنِيْ بِقَوْلِهِ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. وَقَالَ وَكِيْعٌ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ: فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ اَذَانِهِ هٰكَذَا، وَيُحَرِّفُ رَاْسَهُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا بِحَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اسنادِ دیگر: نَاهُ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ--عبدالرحمٰن--سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عون بن ابوجحیفہ-- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنا منہ موڑا تھا۔

سفیان نامی راوی نے اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف موڑ کر دکھایا۔

''میں بطحا میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' آپ ﷺ اس وقت سرخ خیمے میں تشریف فرما تھے' آپ ﷺ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اذان دی' انہوں نے اپنے منہ کو اس طرف موڑا' یعنی حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے (منہ کو دائیں اور بائیں طرف پھیرا)

وکیع نامی راوی نے ثوری کے حوالے سے اس روایت میں یہ بات نقل کی ہے: انہوں نے اپنی اذان میں اس طرح کیا' پھر راوی نے اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف موڑا جو حی علی الفلاح کہنے کے وقت تھا۔

سلم بن جنادہ نے یہ بات بیان کی ہے ہمیں وکیع نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ اِدْخَالِ الْاِصْبَعَيْنِ فِي الْاُذُنَيْنِ عِنْدَ الْاَذَانِ

اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ هٰذِهِ اللَّفْظَةَ لَسْتُ اَحْفَظُهَا اِلَّا عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ، وَلَسْتُ اَفْهَمُ اَسَمِعَ الْحَجَّاجُ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَمْ لَا، فَاَشُكُّ فِيْ صِحَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ لِهٰذِهِ الْعِلَّةِ

باب 44: اذان کے دوران انگلیاں کان میں داخل کرنا

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو' کیونکہ روایت کے یہ الفاظ مجھے صرف حجاج بن ارطاۃ کے حوالے سے یاد ہیں' اور مجھے اس بات کا علم حاصل نہیں ہے کہ حجاج نے یہ روایت عون بن جحیفہ سے سنی ہے' یا نہیں سنی ہے؟

تو اس علت کی وجہ سے مجھے اس روایت کے مستند ہونے پر شک ہے۔

388 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا هِشَامٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ، وَقَدْ جَعَلَ اُصْبُعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَهُوَ يَلْتَوِيْ فِيْ اَذَانِهٖ يَمِينًا وَّشِمَالًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی --ہشام-- حجاج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عون بن ابوجحیفہ-- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں رکھی ہوئی تھیں اور وہ اذان کے دوران (اپنے چہرے کو) دائیں طرف اور بائیں طرف موڑ رہے تھے۔

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَرَفْعِ الصَّوْتِ بِهٖ وَشَهَادَةِ مَنْ يَّسْمَعُهُ مِنْ حَجَرٍ وَمَدَرٍ وَشَجَرٍ وَجِنٍّ وَاِنْسٍ لِلْمُؤَذِّنِ

باب 45: اذان کی فضیلت اور اسے بلند آواز میں دینا

اور اسے سننے والے ہر پتھر اور ڈھیلے اور درخت اور جن اور انسان کا (قیامت کے دن) مؤذن کے حق میں گواہی دینا

389 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ:

متنِ حدیث: اِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ، وَلَا مَدَرٌ، وَلَا حَجَرٌ، وَلَا جِنٌّ، وَلَا اِنْسٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ

وَقَالَ مَرَّةً: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي صَعْصَعَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ اَبِي سَعِيْدٍ، وَكَانَتْ اُمُّهُ عِنْدَ اَبِي سَعِيْدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ -- اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جب تم ویرانے میں ہو تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:'' (اذان دینے والے) کی آواز کو جو بھی درخت، اینٹ، پتھر، جن و انسان سنتا ہے' وہ اس کے حق میں گواہی دے گا''۔

ایک مرتبہ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے مجھے حدیث بیان کی ہے وہ مجھے کہتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ حدیث بیان کی تھی حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کے زیر پرورش یہ تین لڑکے تھے' اور ان کی والدہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں۔

390 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا يَحْيَى يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حدیث **389**: صحيح البخاری' كتاب الاذان' باب رفع الصوت بالنداء' رقم الحديث: **593** 'موطا مالك' كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة' رقم الحديث: **149** 'السنن الصغرى' كتاب الاذان' رفع الصوت بالاذان' رقم الحديث: **643** 'سنن ابن ماجه' كتاب الاذان' باب فضل الاذان' رقم الحديث: **721** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب فضل الاذان' رقم الحديث: **1801** ' السنن الكبرى للنسائي' مواقيت الصلوات' رفع الصوت بالاذان' رقم الحديث: **1591** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' رقم الحديث: **10817** 'مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **121** 'مسند الحميدي' احاديث ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' رقم الحديث: **705** 'مسند عبد بن حميد' من مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: **998** 'مسند ابي يعلى الموصلي' من مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: **946** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الباء' من اسمه بكر' رقم الحديث: **3199**

حدیث **390**: صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الاذان' ذكر مغفرة الله جل وعلا للمؤذن مدى صوته باذانه' رقم الحديث: **1687** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب رفع الصوت بالاذان' رقم الحديث: **437** 'سنن ابن ماجه' كتاب الاذان' باب فضل الاذان' رقم الحديث: **722** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب فضل الاذان' رقم الحديث: **1799** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7444** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الصاد' ما اسند ابو امامة' جعفر بن الزبير' رقم الحديث: **7827**

متن حدیث:اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ، وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حَسَنَةً، وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا

توضیح روایت:قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار محمد--عبدالرحمٰن--شعبہ--موسیٰ بن ابوعثمان--ابو یحییٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اتنی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی اور نماز میں شریک ہونے والے کے نامہ اعمال میں پچیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دو (نمازوں) کے درمیان کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد دو نمازوں کے درمیان کے گناہ ہیں۔

بَابُ الِاسْتِهَامِ عَلَى الْاَذَانِ اِذَا تَشَاجَرَ النَّاسُ عَلَيْهِ

باب 46: جب لوگوں کے درمیان اذان دینے کے حوالے سے اختلاف ہوجائے تو ان کا اذان کے لئے قرعہ اندازی کرنا

391 -سند حدیث:نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، اَخْبَرَهُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نَا مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث:لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِى الْاَذَانِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ

اسنادِ دیگر:هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ نا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيُحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

391:صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الاستهام فی الاذان' رقم الحدیث:**598** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب تسویة الصفوف' رقم الحدیث:**690** 'موطا مالك' کتاب الصلاة' باب ما جاء فی النداء للصلاة' رقم الحدیث:**147** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی فضل الصف الاول' رقم الحدیث:**214** ' صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب الاذان' ذکر الترغیب فی الاذان بالاستهام علیه' رقم الحدیث:**1680** ' السنن الصغری' کتاب المواقیت' الرخصة فی ان یقال للعشاء العتمة' رقم الحدیث:**540** 'السنن الکبری للنسائی' مواقیت الصلوات' الرخصة فی ان یقال : للعشاء العتمة' رقم الحدیث:**1504** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب فضل الصلاة فی جماعة' رقم الحدیث:**1936** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' رقم الحدیث:**829** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث:**7067**

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک --
(یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- بشر بن عمر -- مالک -- سمی مولیٰ ابوبکر -- ابوصالح سمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں (کتنا اجر وثواب) ہے' اور پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع ملے' تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کریں گے''۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ بن حکیم نے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عتبہ بن عبداللہ یحمدی فرماتے ہیں' میں نے امام مالک رحمہ اللہ کے سامنے یہ حدیث پڑھی تھی یہ روایت ''سمی'' کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ تَبَاعُدِ الشَّيْطَانِ عَنِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ اَذَانِهِ وَهَرَبِهِ كَيْ لَا يَسْمَعَ الْاَذَانَ

باب 47: مؤذن کے اذان دینے کے وقت شیطان کا مؤذن سے دور ہو جانا اور اس کا بھاگ جانا تاکہ وہ اذان کی آواز کو نہ سن سکے

392 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، نَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْاَذَانَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ وَلَهُ ضِرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسین بن عیسیٰ بسطامی -- انس بن عیاض -- کثیر بن زید -- ولید بن رباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب شیطان نماز کے لیے اذان کی آواز سنتا ہے' تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اتنی دور چلا جاتا ہے کہ اس آواز کو نہ سن سکے''۔

393 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، وَاَبُو مُعَاوِيَةَ، وَاللَّفْظُ لِجَرِيرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي

392: صحيح البخاري' كتاب الاذان' باب فضل التاذين' رقم الحديث: **592** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب فضل الاذان وهرب الشيطان عند سماعه' رقم الحديث: **608** 'صحيح ابن حبان' ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان امر لنبي صلى الله' رقم الحديث: **16** 'موطا مالك' كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة' رقم الحديث: **150** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب الشيطان اذا سمع النداء فر' رقم الحديث: **1233** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب رفع الصوت بالاذان' رقم الحديث: **438**

393: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب فضل الاذان وهرب الشيطان عند سماعه' رقم الحديث: **607** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الاذان' ذكر قدر تباعد الشيطان عند النداء بالاقامة' رقم الحديث: **1685** 'مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: **14145** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند جابر' رقم الحديث: **1849**

سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: إِنَّ الشَّيْطَانَ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَاءِ

قَالَ سُلَيْمَانُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى سِتَّةٍ وَثَلَاثِيْنَ مِيْلًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر اور ابو معاویہ -- اعمش -- ابوسفیان حضرت جابر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بیشک شیطان جب نماز کے لیے اذان کی آواز کو سنتا ہے' تو وہ چلا جاتا ہے' یہاں تک کہ روحا کے مقام تک چلا جاتا ہے''۔
سلیمان کہتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے روحاء کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: یہ مدینہ منورہ سے چھتیس میل کے فاصلے پر ہے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ كُلِّهَا ضِدَّ

قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ لَا يُؤَذَّنُ فِي السَّفَرِ لِلصَّلَاةِ إِلَّا لِلْفَجْرِ خَاصَّةً

قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ أَبِيْ ذَرٍّ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْرِدْ

باب **48**: سفر کے دوران تمام نمازوں کے لئے اذان اور اقامت کا حکم ہونا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ سفر کے دوران نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔ صرف فجر کی نماز کے لئے اذان دی جائے گی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ایک مرتبہ ہم سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے مؤذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو۔

394 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ مُهَاجِرٍ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ:

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَقَالَ: أَبْرِدْ قَالَ شُعْبَةُ: حَتّٰى سَاوَى الظِّلُّ التُّلُوْلَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرِدُوْا بِالصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سنان واسطی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- شعبہ -- مہاجر ابوحسن -- زید بن وہب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے مؤذن نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو پھر (کچھ دیر بعد) اس نے اذان دینے کا ارادہ کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھنڈک ہو لینے دو۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا غالب گمان یہی ہے کہ راوی نے تیسری مرتبہ ایسا ہونے کا بھی تذکرہ کیا ہے۔
(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کے سائے دیکھ لئے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے' تو تم ٹھنڈے وقت میں نماز ادا کرو''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ فِي السَّفَرِ، وَاِنْ كَانَا اثْنَيْنِ لَا اَكْثَرَ بِذِكْرِ خَبَرٍ لَفْظُهُ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 49: سفر کے دوران اذان اور اقامت کہنے کا حکم

اگرچہ صرف دو آدمی ہوں' زیادہ نہ ہو' یہ ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد مخصوص ہے

395 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَرَجُلٌ فَوَدَّعَنَا، ثُمَّ قَالَ: اِذَا سَافَرْتُمَا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذِّنَا وَاَقِيمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

قَالَ الْحَذَّاءُ: وَكَانَا مُتَقَارِبَيْنِ فِي الْقِرَاءَةِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --حفص بن غیاث-- خالد حذاء-- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اور ایک اور شخص تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں رخصت کیا' تو ارشاد فرمایا: ''جب تم سفر کرو' اور نماز کا وقت ہو جائے' تو تم دونوں اذان دینا اور دونوں اقامت کہنا اور تم میں جو عمر میں بڑا ہو' وہ تمہاری امامت کرے''۔

حذاء نامی راوی کہتے ہیں: یہ دونوں صاحبان قرأت میں برابر کی حیثیت رکھتے تھے۔

396 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكٍ

395: صحيح البخاري' كتاب الاذان' باب الاذان للمسافر' رقم الحديث: **612** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب من احق بالامامة' رقم الحديث: **1116** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب من احق بالامامة' رقم الحديث: **503** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب من احق بالامامة' رقم الحديث: **975** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة' ذكر البيان بان القوم اذا استووا في القراءة يجب ان يؤمهم' رقم الحديث: **2152** 'السنن الصغرى' كتاب الاذان' اذان المنفردين في السفر' رقم الحديث: **633** 'السنن الكبرى للنسائي' ذكر الامامة' تقديم ذوي السن' رقم الحديث: **841**

بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:

متن حدیث: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي، فَقَالَ: اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع --سفیان-- خالد حذاء--ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے میں اور میرا ایک چچازاد تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب تم سفر پر جاؤ' تو تم دونوں اذان دینا اور دونوں اقامت کہنا اور جس کی عمر زیادہ ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُ اَنَّهَا لَفْظَةٌ عَامٌّ مُرَادُهَا خَاصٌّ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ اَنْ يُؤَذِّنَ اَحَدُهُمَا لَا كِلَيْهِمَا

باب **50**: میں نے مجمل الفاظ والی جو روایت ذکر کی ہے کہ جس کے الفاظ عام ہیں اور اس کی مراد خاص ہے' اس کے مجمل الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کا حکم دیا تھا کہ ان دونوں میں سے کوئی ایک شخص اذان دے' ایسا نہیں ہے کہ دونوں اذان دیں

397 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ

متن حدیث: قَالَ: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَاَقَمْنَا عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلِيْنَا، اَوِ اشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا بَعْدَنَا، فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوْا اِلٰى اَهْلِيْكُمْ، فَاَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ، وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا وَاَشْيَاءَ لَا اَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِي اُصَلِّي، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

اسنادِ دیگر: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ، وَرُبَّمَا خَالَفَهُ فِي بَعْضِ اللَّفْظَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار-- عبدالوہاب-- ایوب-- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نوجوان تھے' اور ایک دوسرے کے ہم عمر تھے' ہم نے بیس دن وہاں

قیام کیا' نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے' جب آپ ﷺ کو یہ گمان ہوا کہ ہمیں اپنے اہل خانہ کی طلب ہو رہی ہے' یا ہمیں ان کا اشتیاق ہو رہا ہے' تو آپ ﷺ نے ہم سے دریافت کیا: ہم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کر آئے ہیں؟ جب ہم نے آپ ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلے جاؤ اور ان کے درمیان مقیم رہو اور انہیں تعلیم دو اور انہیں حکم دو! نبی اکرم ﷺ نے کچھ اشیاء کا تذکرہ کیا' جنہیں میں نے یاد رکھا اور کچھ اشیاء مجھے یاد نہیں رہ سکیں۔

(آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا)

''تم لوگ اس طرح نماز ادا کرو' جس طرح مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے رہے ہو' جب نماز کا وقت آ جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہارے لیے اذان دے اور جس شخص کی عمر زیادہ ہو وہ تمہاری امامت کرے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جو بندار کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے' تاہم انہوں نے اس کے بعض الفاظ مختلف نقل کیے ہیں۔

398 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَاَبُو هَاشِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ، نَا اَيُّوبُ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِتَمَامِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- یعقوب بن ابراہیم اور ابو ہاشم --- اسماعیل --- ایوب --- ابوقلابہ --- مالک بن حویرث (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' انہوں نے اس روایت کو مکمل طور پر ذکر کیا ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ

وَاِنْ كَانَ الْمَرْءُ وَحْدَهُ لَيْسَ مَعَهُ جَمَاعَةٌ وَّلَا وَاحِدٌ طَلَبًا لِفَضِيلَةِ الْاَذَانِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ سُئِلَ عَنِ الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: لِمَنْ يُؤَذِّنُ؟ فَتَوَهَّمَ اَنَّ الْاَذَانَ لَا يُؤَذَّنُ اِلَّا لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ جَمَاعَةً، وَالْاَذَانُ وَاِنْ كَانَ الْاَعَمُّ اَنَّهُ يُؤَذَّنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ اِلَى الصَّلَاةِ جَمَاعَةً فَقَدْ يُؤَذَّنُ اَيْضًا طَلَبًا لِفَضِيلَةِ الْاَذَانِ، اَلَا تَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَابْنَ عَمِّهِ اِذَا كَانَا فِي السَّفَرِ بِالْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ، وَاِمَامَةِ اَكْبَرِهِمَا اَصْغَرَهُمَا، وَلَا جَمَاعَةَ مَعَهُمْ تَجْتَمِعُ لِاَذَانِهِمَا وَاِقَامَتِهِمَا.

باب 51: سفر کے دوران اذان دینا

اگرچہ آدمی اکیلا ہی ہو' اس کے ساتھ جماعت نہ ہو' بلکہ کوئی ایک شخص بھی نہ ہو' وہ اذان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے (اذان دے گا)

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جس سے سفر کے دوران اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو

اس نے کہا: ایسی حالت میں اذان دینے والا شخص کھیل کود (مذاق) کرنے والا شمار ہوگا۔

تو وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ اذان صرف اس لئے دی جاتی ہے' تا کہ لوگوں کو باجماعت نماز کی طرف بلایا جائے' تو اذان اگرچہ عام طور پر لوگوں کو باجماعت نماز کے لئے اکٹھا کرنے کے لئے' بلانے کے لئے دی جاتی ہے' لیکن اسی طرح اذان کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے بھی اذان دی جاتی ہے۔

کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور ان کے چچازاد کو اس بات کا حکم دیا تھا کہ وہ سفر کے دوران ہوں' تو وہ اذان دیں اور اقامت کہیں اور ان میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو' وہ کم عمر شخص کی امامت کرے' حالانکہ ان کے ساتھ کوئی جماعت نہیں تھی' جو ان کی اذان اور اقامت میں ان کے ساتھ شریک ہوتی۔

398/1 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ: اِذَا كُنْتَ فِي الْبَوَادِيْ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ شَجَرٌ وَّلَا مَدَرٌ وَّلَا حَجَرٌ وَّلَا جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ اِلَّا شَهِدَ لَهُ فَالْمُؤَذِّنُ فِي الْبَوَادِيْ وَاِنْ كَانَ وَحْدَهُ اِذَا اَذَّنَ طَلَبًا لِهٰذِهِ الْفَضِيْلَةِ كَانَ خَيْرًا وَّاَحْسَنَ وَاَفْضَلَ مِنْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ. وَكَذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ. وَالْمُؤَذِّنُ فِي الْبَوَادِيْ وَالْاَسْفَارِ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ هُنَاكَ مَنْ يُّصَلِّيْ مَعَهُ صَلَاةَ جَمَاعَةٍ، كَانَتْ لَهُ هٰذِهِ الْفَضِيْلَةُ لِاَذَانِهِ بِالصَّلَاةِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَخُصَّ مُؤَذِّنًا فِيْ مَدِيْنَةٍ وَّلَا فِيْ قَرْيَةٍ دُوْنَ مُؤَذِّنٍ فِيْ سَفَرٍ وَّبَادِيَةٍ، وَّلَا مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ اِلَيْهِ لِلصَّلَاةِ جَمَاعَةً دُوْنَ مُؤَذِّنٍ لِصَلَاةٍ يُصَلِّيْ مُنْفَرِدًا

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب تم ویرانے میں ہو' تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''(اذان دینے والے) کی آواز جو بھی درخت، اینٹ، پتھر، جن اور انسان سنتا ہے' وہ آدمی کے حق میں گواہی دیتا ہے''۔

تو ویرانے میں اذان دینے والا شخص اگرچہ تنہا ہو' لیکن جب وہ اس فضیلت کے حصول کی طلب میں اذان دے گا' تو یہ بہتر احسن اور افضل عمل ہوگا' بہ نسبت اس کے کہ آدمی اذان اور اقامت کے بغیر نماز ادا کرے۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ''اذان دینے والے کی آواز جہاں تک جاتی ہے اتنی اس کی مغفرت ہو جاتی ہے' اور ہر خشک وتر چیز اس کے حق میں گواہی دے گی''۔

تو ویرانے اور سفر میں اذان دینے والا شخص اگر اس کے ساتھ ایسا شخص نہ ہو' جس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر سکے' تو بھی اسے نماز کے لیے اذان دینے کی یہ فضیلت حاصل ہوگی' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو کسی شہر یا بستی کے لیے مخصوص نہیں کیا' جس میں سفر یا ویرانے کے مؤذن کو چھوڑ دیا گیا ہو' اور نہ ہی نبی اکرم ﷺ نے اس مؤذن کو مخصوص کیا ہے' جو لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کے لیے اکٹھا کرنے کے لیے اذان دیتا ہے' اور اس مؤذن کو چھوڑ دیا ہو' جو تنہا نماز ادا کرنے کے لیے اذان دیتا ہے۔

399 - سندِ حدیث: نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ السُّلَيْمِيُّ، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ فِي مَسِيرٍ لَهُ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: خَرَجَ مِنَ النَّارِ، فَاسْتَبَقَ الْقَوْمُ إِلَى الرَّجُلِ، فَإِذَا رَاعِيْ غَنَمٍ حَضَرَتْهُ الصَّلَاةُ فَقَامَ يُؤَذِّنُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن بشر بن منصور سلیمی -- عبدالاعلی -- حمید -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کہیں جا رہے تھے وہ شخص الله اکبر کہہ رہا تھا (یعنی ویرانے میں اذان دے رہا تھا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (یہ) فطرت پر ہے اس شخص نے کہا: اشھد ان لا الٰہ الا الله تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جہنم سے نکل گیا' لوگ تیزی سے اس شخص کی طرف گئے' تو وہ بکریوں کا ایک چرواہا تھا' جس کی نماز کا وقت ہو گیا تھا' تو وہ کھڑا ہو کر اذان دے رہا تھا۔

400 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي صَفْوَانَ الْعَلِيُّ، نَا بَهْزٌ، يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغِيرُ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ، فَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ: عَلَى الْفِطْرَةِ، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِذَا كَانَ الْمَرْءُ يَطْمَعُ بِالشَّهَادَةِ بِالتَّوْحِيدِ لِلّٰهِ فِي الْأَذَانِ وَهُوَ يَرْجُو أَنْ يُخَلِّصَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ بِالشَّهَادَةِ بِاللّٰهِ بِالتَّوْحِيدِ فِي أَذَانِهِ فَيَنْبَغِي لِكُلِّ مُؤْمِنٍ أَنْ يَتَسَارَعَ إِلَى هٰذِهِ الْفَضِيلَةِ طَمَعًا فِي أَنْ يُخَلِّصَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ، خَلَا فِي مَنْزِلِهِ أَوْ فِي بَادِيَةٍ أَوْ قَرْيَةٍ أَوْ مَدِينَةٍ طَلَبًا لِهٰذِهِ الْفَضِيلَةِ، وَقَدْ خَرَّجْتُ أَبْوَابَ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ أَيْضًا فِي مَوَاضِعَ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ فِي نَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلَاةِ

399: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب الامساك عن الاغارة على قوم في دار الكفر' رقم الحديث: **601** 'الجامع للترمذي' ابواب السير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في وصيته صلى الله عليه وسلم في القتال' رقم الحديث: **1585** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ثواب من قال : الله اكبر الله اكبر' رقم الحديث: **10257** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **12132** 'مسند ابن الجعد' اخبار حماد بن سلمة' رقم الحديث: **2845** 'مسند عبد بن حميد' مسند انس بن مالك' رقم الحديث: **1302** 'مسند ابي يعلى الموصلي' ثابت البناني عن انس' رقم الحديث: **3217** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **6068**

الصُّبحِ حَتّٰی طَلَعَتِ الشَّمسُ، وَاَمرُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا بِالاَذَانِ لِلصُّبحِ بَعدَ ذَهَابِ وَقتِ تِلكَ الصَّلَاةِ، وَتِلكَ الاَخبَارُ اَيضًا خِلَافُ قَولِ مَن زَعَمَ اَن لَّا يُؤَذَّنَ لِلصَّلَاةِ بَعدَ ذَهَابِ وَقتِهَا، وَاِنَّمَا يُقَامُ لَهَا بِغَيرِ اَذَانٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابوصفوان علی -- بہز بن اسد -- حماد بن سلمہ -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے وقت (دشمن پر) حملہ کرتے تھے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس بستی کو) اذان کی آواز سن لیتے تھے تو رک جاتے ورنہ حملہ کردیتے تھے ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا (یعنی اذان دیتے ہوئے سنا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ فطرت پر ہے اس شخص نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم جہنم سے نکل گئے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب آدمی اذان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دے کر یہ لالچ رکھتا ہو اور اسے یہ امید بھی ہو کہ اذان میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے بچالے گا تو ہر مومن کے لئے یہ بات مناسب ہے کہ وہ اس فضیلت کی طرف جلدی کرے یہ طمع رکھتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے بچالے گا آدمی اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے (اذان دے گا) خواہ وہ اپنے گھر میں تنہا ہو یا ویرانے میں بستی میں یا شہر میں موجود ہو۔

میں نے دوسرے مقام پر سفر کے دوران اذان دینے سے متعلق ابواب بھی نقل کیے ہیں جن میں یہ روایت مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (اور آپ کے ساتھی) فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صبح کی نماز کے لئے اس نماز کا وقت رخصت ہوجانے کے بعد اذان دینے کا حکم دیا۔

یہ روایات اس شخص کے موقف کے خلاف ہیں جو اس بات کا قائل ہے کہ نماز کا وقت رخصت ہوجانے کے بعد نماز کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔ اس کے لئے اذان کی بجائے صرف اقامت کہہ دی جائے گی۔

بَابُ اِبَاحَةِ الاَذَانِ لِلصُّبحِ قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ

اِذَا كَانَ لِلمَسجِدِ مُؤَذِّنَانِ لَا مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ، فَيُؤَذِّنُ اَحَدُهُمَا قَبلَ طُلُوعِ الفَجرِ، وَالاٰخَرُ بَعدَ طُلُوعِهِ بِذِكرِ خَبَرٍ مُجمَلٍ غَيرِ مُفَسَّرٍ

باب 52: صبح صادق ہونے سے پہلے صبح کی نماز کے لئے اذان دینا مباح ہے

جبکہ مسجد میں دو موذن ہوں صرف ایک موذن نہ ہو اور ان میں سے ایک صبح صادق ہونے سے پہلے اذان دیدے اور دوسرا صبح صادق ہونے کے بعد دے۔ یہ حکم ایک ''مجمل'' روایت میں مذکور ہے جو ''مفسر'' نہیں ہے۔

401 - سندِ حدیث: نَا عَبدُ الجَبَّارِ بنُ العَلَاءِ، نَا سُفيَانُ قَالَ: سَمِعتُ الزُّهرِيَّ يُحَدِّثُ بِقَولٍ، اَخبَرَنِي سَالِمٌ، عَن اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى تَسْمَعُوا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

نَا بِهِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ وَقَالَ فِي كُلِّهَا: عَنْ، عَنْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری--سالم--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بلال رات کے وقت میں اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ (سحری کرتے ہوئے) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک تم ابن اُمّ مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کی پوری سند میں لفظ ''عن'' ذکر کیا گیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ كَانَ لَهَا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

باب 53: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے

402 - سند حدیث: نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ، نَا اَبُوْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: لَا يَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سَحُوْرِهٖ؛ فَاِنَّهٗ يُؤَذِّنُ اَوْ يُنَادِيْ لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ وَيَنْتَبِهَ نَائِمُكُمْ، وَلَيْسَ اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، حَتّٰى يَقُوْلَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا

---

(401) جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے نماز کے لئے اذان دینا درست نہیں ہے۔

کیونکہ اذان دینے کا بنیادی مقصد نماز کا وقت کے شروع ہونے کے بارے میں اطلاع دینا ہے اس لئے نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دینا حرام ہے۔

اگر کوئی شخص نماز کا مخصوص وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دے دیتا ہے تو نماز کا وقت شروع ہونے پر دوبارہ اذان دینا لازم ہوگا۔

البتہ فجر کا مخصوص وقت شروع ہونے سے پہلے اور نصف شب گزر جانے کے بعد رات کے آخری چھٹے حصے میں اذان دینا سنت سے ثابت ہے۔

تاہم یہ اذان کسی نماز کے لئے نہیں ہوتی بلکہ یہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کرنے کے لئے ہوتی ہے اور نوافل ادا کرنے والے کو متنبہ کرنے کے لئے ہوتی ہے۔

اسی لئے صبح صادق ہو جانے کے بعد فجر کی نماز کے لئے دوبارہ اذان دی جاتی ہے۔

401:صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب اذان الاعمی اذا کان له من یخبره' رقم الحدیث:**600** 'صحیح مسلم' کتاب الصیام' باب بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر' رقم الحدیث:**1892** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصوم' باب السحور' ذکر الامر باکل السحور لمن یسمع الاذان للصبح باللیل' رقم الحدیث:**3529** 'موطا مالك' کتاب الصلاة' باب قدر السحور من النداء' رقم الحدیث:**159** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب فی وقت اذان الفجر' رقم الحدیث: **1219**'السنن الصغرٰی' کتاب الاذان' المؤذنان للمسجد الواحد' رقم الحدیث:**637**

حَدَّثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ، عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ بِهٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید-- معتمر-- اپنے والد-- ابوعثمان--
ابن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال کی اذان کسی بھی شخص کو سحری کھانے سے نہ روکے' کیونکہ وہ اس لئے اذان دیتا ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) تاکہ نوافل ادا کرنے والا شخص (اپنے گھر سحری کھانے کے لیے) واپس چلا جائے اور سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے وہ (یعنی صبح صادق) اس طرح اور اس طرح نہیں ہوتی' بلکہ اس طرح اور اس طرح ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا كَانَ بَيْنَ اَذَانِ بِلَالٍ وَاَذَانِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ

باب 54: (وقت کی) اس مقدار کا تذکرہ

جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور حضرت ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی اذان کے درمیان تھی

403 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ سَعِيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا قَدْرُ مَا يَرْقٰى هٰذَا وَيَنْزِلُ هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم-- یحیٰی بن سعید-- عبیداللہ-- قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بلال رات کے وقت میں اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک ابن اُمّ مکتوم اذان نہیں دیتا۔

(راوی بیان کرتا ہے:) ان دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ اوپر چڑھ رہے ہوتے اور وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَاٰى بَعْضُ اَهْلِ الْجَهْلِ اَنَّهٗ يُضَادُّ هٰذَا الْخَبَرَ الَّذِيْ ذَكَرْنَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ

باب 55: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول روایت کا تذکرہ

اس کے بارے میں بعض جاہل یہ سمجھتے ہیں' یہ اس روایت کے برخلاف ہے' جس کا ہم نے ذکر کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ فرمایا ہے:

''بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے''۔

404 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمَّتِهِ اُنَيْسَةَ بِنْتِ خُبَيْبٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا، فَاِنْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ مِنَّا لَيَبْقَى عَلَيْهَا شَيْءٌ مِنْ سُحُوْرِهَا، فَتَقُوْلُ لِبِلَالٍ: اَمْهِلْ حَتّٰى اَفْرُغَ مِنْ سُحُوْرِي

توضیحِ روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا خَبَرٌ قَدِ اخْتُلِفَ فِيْهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْهُ، عَنْ عَمَّتِهِ اُنَيْسَةَ، فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَوْ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوہاشم زیاد بن ایوب -- ہشام -- منصور بن زاذان -- خبیب بن عبدالرحمٰن -- اپنی پھوپھی سیّدہ انیسہ بنت خبیب رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب ابن اُمّ مکتوم اذان دے تو تم کھاتے پیتے رہو اور جب بلال اذان دے تو تم کچھ کھاؤ پیو نہیں''۔

(راوی خاتون کہتی ہیں:) اگر کسی خاتون کے کھانے میں سے کوئی چیز باقی رہ گئی ہوتی تھی تو وہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ کہتی تھی کہ ابھی آپ ٹھہر جائیں میں سحری کھا کر فارغ ہو جاؤں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں خبیب بن عبدالرحمٰن سے منقول ہونے کے حوالے سے اختلاف کیا گیا ہے شعبہ نے یہ روایت ان کے حوالے سے ان کی پھوپھی سیّدہ انیسہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے وہ یہ کہتی ہیں: حضرت ابن اُمّ مکتوم یا شاید حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کے وقت اذان دے دیتے تھے۔

405 - سندِ حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ خُبَيْبٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمَّتِهِ اُنَيْسَةَ وَكَانَتْ مُصَلِّيَةً عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ اَوْ بِلَالًا يُنَادِي بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ بِلَالٌ اَوِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ، وَمَا كَانَ اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ اَحَدُهُمَا وَيَصْعَدَ الْاٰخَرُ فَتَاْخُذُ بِثَوْبِهِ، فَتَقُوْلُ: كَمَا اَنْتَ حَتّٰى اَتَسَحَّرَ

نَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ الْعِجْلِيُّ، نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِمِثْلِهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَخَبَرُ اُنَيْسَةَ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ، وَلٰكِنْ قَدْ رَوَى الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ مَعْنٰى خَبَرِ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- خبیب بن عبدالرحمٰن -- اپنی پھوپھی سیّدہ انیسہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

ابن اُمّ مکتوم (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) بلال رات کے وقت ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان

دے دیتا ہے تو تم اس وقت تک (سحری) کھاتے پیتے رہو جب تک بلال (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ابن ام مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

(راوی بیان کرتے ہیں) ان دونوں کے درمیان اتنا فرق تھا کہ یہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور وہ چڑھ رہے ہوتے تھے تو وہ خاتون ان کا کپڑا پکڑ کر کہتی تھی: ابھی تم ٹھہر جاؤ تا کہ میں سحری کر لوں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سیدہ انیسہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کہ ان الفاظ میں محدثین نے نقل کرتے ہوئے اختلاف کیا ہے راوی نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جو منصور بن زاذان نے ان الفاظ میں نقل کی ہے۔

406 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ بِلَالٌ؛ فَاِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَرَى الْفَجْرَ

وَرَوٰى شَبِيهًا بِهٰذَا الْمَعْنٰى اَبُو اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حمزہ -- عبدالعزیز بن محمد -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں -- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابن اُم مکتوم رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تو تم لوگ اس وقت تک کھاتے پیتے رہو جب تک بلال اذان نہیں دیتا۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یا شاید راوی کے یہ الفاظ ہیں) حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی۔

ابواسحاق نے اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مشابہت رکھنے والی روایت نقل کی ہے (جو کہ درج ذیل ہے)

407 - سندِ حدیث: نَاهُ اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نَا اَبُو الْمُنْذِرِ، نَا يُونُسُ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَيَّ سَاعَةٍ تُوتِرِينَ؟ قَالَتْ: مَا اُوتِرُ حَتّٰى يُؤَذِّنُونَ، وَمَا يُؤَذِّنُونَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ، قَالَتْ: وَكَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ، فُلَانٌ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوا وَاشْرَبُوا فَاِنَّهُ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَارْفَعُوا اَيْدِيَكُمْ فَاِنَّ بِلَالًا لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يُصْبِحَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی -- ابومنذر -- یونس -- ابواسحاق (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:) اسود بن یزید بیان کرتے ہیں:

میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: آپ وتر کب پڑھتی تھیں انہوں نے جواب دیا: میں اس وقت تک وتر نہیں پڑھتی تھی جب تک وہ لوگ اذان نہیں دے دیتے تھے اور وہ لوگ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی۔

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے ایک فلاں اور دوسرے عمرو بن اُمّ مکتوم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جب عمرو اذان دے تو تم لوگ (سحری) کھاتے پیتے رہو کیونکہ وہ ایک ایسا شخص ہے جو نابینا ہے لیکن جب بلال اذان دے تو تم اپنے ہاتھ اٹھالو کیونکہ بلال اس وقت تک اذان نہیں دیتا جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی"۔

408 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةُ مُؤَذِّنِينَ بِلَالٌ وَّاَبُو مَحْذُورَةَ وَعَمْرُو بْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا اَذَّنَ عَمْرٌو فَاِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَلَا يَغُرَّنَّكُمْ، وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا يَطْعَمَنَّ اَحَدٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَمَّا خَبَرُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ فَاِنَّ فِيهِ نَظَرًا، لِاَنِّي لَا اَقِفُ عَلٰى سَمَاعِ اَبِي اِسْحَاقَ هٰذَا الْخَبَرَ مِنَ الْاَسْوَدِ، فَاَمَّا خَبَرُ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فَصَحِيحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ، وَلَيْسَ هٰذَا الْخَبَرُ يُضَادُّ خَبَرَ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَخَبَرَ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ، اِذْ جَائِزٌ اَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ جَعَلَ الْاَذَانَ بِاللَّيْلِ نَوَائِبَ بَيْنَ بِلَالٍ وَبَيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاَمَرَ فِي بَعْضِ اللَّيَالِي بِلَالًا اَنْ يُؤَذِّنَ اَوَّلًا بِاللَّيْلِ، فَاِذَا نَزَلَ بِلَالٌ صَعِدَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ، فَاِذَا جَاءَتْ نَوْبَةُ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ بَدَاَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ فَاَذَّنَ بِلَيْلٍ، فَاِذَا نَزَلَ صَعِدَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ بَعْدَهُ بِالنَّهَارِ،

وَكَانَتْ مَقَالَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتِ النَّوْبَةُ لِبِلَالٍ فِي الْاَذَانِ بِلَيْلٍ وَكَانَتْ مَقَالَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فِي الْوَقْتِ الَّذِي كَانَتِ النَّوْبَةُ فِي الْاَذَانِ بِاللَّيْلِ نَوْبَةَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُومٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْلِمُ النَّاسَ فِي كُلِّ الْوَقْتَيْنِ اَنَّ الْاَذَانَ الْاَوَّلَ مِنْهُمَا هُوَ اَذَانٌ بِلَيْلٍ لَا بِنَهَارٍ، وَاَنَّهُ لَا يَمْنَعُ مَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ طَعَامًا وَّلَا شَرَابًا، وَاَنَّ اَذَانَ الثَّانِي اِنَّمَا يَمْنَعُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ اِذْ هُوَ بِنَهَارٍ لَا بِلَيْلٍ

فَاَمَّا خَبَرُ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ وَمَا يُؤَذِّنُونَ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَاِنَّ لَهُ اَحَدَ مَعْنَيَيْنِ اَحَدُهُمَا لَا يُؤَذِّنُ جَمِيعُهُمْ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ لَا اَنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ اَحَدٌ مِنْهُمْ، اَلَا تَرَاهُ اَنَّهُ قَدْ قَالَ فِي الْخَبَرِ: اِذَا اَذَّنَ عَمْرٌو فَكُلُوا وَاشْرَبُوا، فَلَوْ كَانَ عَمْرٌو لَا يُؤَذِّنُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ لَكَانَ الْاَكْلُ وَالشُّرْبُ عَلَى الصَّائِمِ بَعْدَ اَذَانِ عَمْرٍو مُحَرَّمَيْنِ، وَالْمَعْنَى الثَّانِي اَنْ تَكُونَ عَائِشَةُ اَرَادَتْ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ الْاَوَّلُ فَيُؤَذِّنَ الْبَادِي مِنْهُمْ بَعْدَ طُلُوعِ

الْفَجْرِ الْاَوَّلِ لَا قَبْلَهُ، وَهُوَ الْوَقْتُ الَّذِىْ يَحِلُّ فِيْهِ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ لِمَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ اِذْ طُلُوْعُ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ بِلَيْلٍ لَا بِنَهَارٍ، ثُمَّ يُؤَذِّنُ الَّذِىْ يَلِيْهِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ الثَّانِىْ الَّذِىْ هُوَ نَهَارٌ لَا لَيْلٌ، فَهٰذَا مَعْنٰى هٰذَا الْخَبَرِ عِنْدِىْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن سعید دارمی اور محمد بن عثمان عجلی -- عبید اللہ بن موسیٰ -- اسرائیل -- ابواسحاق -- اسود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مؤذن تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عمرو اذان دے' تو وہ ایک نابینا شخص ہے' تو وہ تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے اور جب بلال اذان دے' تو پھر (روزہ رکھنے والا) کوئی شخص کوئی چیز ہرگز نہ کھائے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابواسحاق کی اسود کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت میں غور و فکر کی گنجائش ہے' کیونکہ میرے علم کے مطابق ابواسحاق نے یہ روایت اسود سے نہیں سنی ہے۔

جہاں تک ہشام بن عروہ کی نقل کردہ روایت کا تعلق ہے' تو وہ نقل کے اعتبار سے درست ہے' تاہم یہ روایت سالم کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے' اور قاسم کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کے خلاف نہیں ہے' کیونکہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ رات کے وقت (یعنی صبح صادق ہو جانے سے پہلے) دی جانے والی اذان حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ نے باری باری دی ہو' تو کسی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ یہ حکم دیا ہو کہ وہ پہلے اذان دے دیں' تو جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے' تو حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ اوپر چڑھ رہے ہوتے تھے' اور وہ صبح صادق ہو جانے کے بعد' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بعد اذان دیتے تھے' اور جب حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ عنہ کی باری ہوتی تھی' تو وہ پہلے اذان دے دیتے تھے' وہ رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتے تھے' پھر جب وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اوپر چڑھ جاتے تھے' اور اس کے بعد دن کے وقت (یعنی صبح صادق ہو جانے کے بعد) اذان دیا کرتے تھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ''بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے'' وہ اس وقت کے بارے میں ہوگا' جس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی باری تھی کہ وہ صبح صادق سے پہلے اذان دے دیں' اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''ابن اُمّ مکتوم رات میں ہی اذان دے دیتا ہے'' یہ اس وقت کے بارے میں ہے' جس وقت صبح صادق سے پہلے اذان دینے کی باری حضرت ابن اُمّ مکتوم کی تھی۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں وقتوں میں ان لوگوں کو اس بات کے بارے میں بتا دیا کہ پہلی اذان صبح صادق سے پہلے دی جاتی ہے' صبح صادق کے بعد نہیں دی جاتی ہے' تو جو شخص روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ یہ اذان اُسے کھانے پینے سے نہ روکے اور دوسری اذان کھانے پینے سے روک دے گی' کیونکہ وہ صبح صادق ہونے کے بعد دی جاتی ہے' صبح صادق سے پہلے نہیں دی جاتی۔

جہاں تک اسود کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت کا تعلق ہے۔

''وہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی''۔

تو اس کا ان دو میں سے کوئی ایک مفہوم ہو سکتا ہے' ایک مفہوم یہ ہے کہ یہ تمام حضرات اس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے' جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی تھی اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی ایک شخص بھی اس وقت تک اذان نہیں دیتا تھا' کیا آپ نے اس بارے میں غور نہیں کیا کہ انہوں نے روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''جب عمرو اذان دیدے' تو تم لوگ کھاتے پیتے رہو''۔

اگر حضرت عمرو رضی اللہ عنہ صبح صادق ہو جانے کے بعد اذان دیا کرتے تھے' تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد روزہ دار کے لیے کھانا پینا حرام ہو چکا ہوتا تھا۔

دوسرا مفہوم یہ ہے: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ ہو کہ یہاں تک کہ پہلی فجر طلوع ہو جاتی تو ان میں سے پہلے اذان دینے والا شخص پہلی فجر طلوع ہونے کے بعد اذان دیتا تھا' اس سے پہلے نہیں دیتا تھا اور یہ وہ وقت ہے' جس میں روزے کا ارادہ رکھنے والے شخص کے لئے کھانا پینا جائز ہوتا ہے' کیونکہ پہلی فجر رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) طلوع ہو جاتی ہے' یہ دن میں نہیں ہوتی' پھر اس کے بعد دوسری فجر (یعنی صبح صادق) طلوع ہونے کے بعد دوسرے صاحب اذان دیتے تھے۔ یہ فجر دن میں ہوتی ہے' رات میں نہیں ہوتی۔

میرے نزدیک اس روایت کا یہی مفہوم ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ الْاَذَانِ لِلصَّلَوَاتِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

باب 56: (نماز کا) وقت رخصت ہو جانے کے بعد نماز کے لئے اذان دینا

409 - سندِ حدیث: نَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ

---

(409) شوافع اس بات کے قائل ہیں: تنہا نماز ادا کرنے والا شخص' خواہ اس وقت کی نماز ادا کر رہا ہو یا قضا نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا دونوں سنت ہیں۔

خواہ اس نے اپنے محلے کی مسجد کی اذان سنی ہو یا نہ سنی ہو اور وہ شخص بلند آواز میں اذان دے گا البتہ اگر وہ مسجد کے اندر موجود ہو اور وہاں پہلے با جماعت نماز ہو چکی ہو' تو وہاں بلند آواز میں اذان نہیں دی جا سکتی۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: قضا نمازوں کو ادا کرنے والا شخص ہر نماز کے لئے اذان دے اور اقامت کہے' تو یہ زیادہ بہتر ہے۔

اور اگر وہ چاہے' تو صرف پہلی نماز کے لئے اذان دیدے اور باقی نمازوں کے لئے اقامت کہتا رہے۔

احناف کے نزدیک بنیادی اصول یہ ہے: اپنے مخصوص وقت کے دوران نماز کی ادائیگی کے لئے جو چیز سنت ہے' وہ قضا ہونے کی صورت میں ادا کی جانے والی نماز کے لئے بھی مسنون شمار ہوگی۔

امام مالک اس بات کے قائل ہیں: قضا نماز ادا کرنے والا شخص اذان نہیں دے گا' وہ صرف اقامت کہے گا۔

409:صحيح البخاري' كتاب مواقيت الصلاة' باب الاذان بعد ذهاب الوقت' رقم الحديث: **579** 'السنن الصغرى' كتاب الامامة' الجماعة للفائت من الصلاة' رقم الحديث: **841** 'السنن الكبرى للنسائي' ذكر الامامة' الجماعة للفائت من الصلاة' رقم الحديث: **903** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' فصل في الاوقات المنهي عنها' ذكر خبر اوهم غير المتبحر في صناعة العلم ان الصلاة الفائتة' رقم الحديث: **1598**

اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ:

متن حدیث: سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، وَقَالَ: فَاسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَاَذِّنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- حصین بن عبدالرحمٰن -- عبداللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ رات کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے' کچھ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر آپ ہمیں رات کے آخری حصے میں آرام کروادیں (تو یہ مناسب ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ نماز کے وقت سوتے رہ جاؤ گے (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں راوی کے الفاظ یہ ہیں) راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''اے بلال! اٹھو اور نماز کے لئے لوگوں کو اطلاع دو (یعنی اذان دو)''۔

410 - مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، نَا بَهْزٌ يَعْنِیْ ابْنَ اَسَدٍ، ثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِیْ ابْنَ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ،

متن حدیث: اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَبَاحٍ، حَدَّثَ الْقَوْمَ فِی الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ وَفِی الْقَوْمِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَقَالَ عِمْرَانُ: مَنِ الْفَتٰى؟ فَقَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ عِمْرَانُ: الْقَوْمُ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِهِمْ انْظُرْ كَيْفَ تُحَدِّثُ فَاِنِّیْ سَابِعُ سَبْعَةٍ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عِمْرَانُ: مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا بَقِیَ يَحْفَظُ هٰذَا الْحَدِيْثَ غَيْرِیْ، فَقَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ، فَقَالَ: اِنَّكُمْ اِلَّا تُدْرِكُوا الْمَاءَ مِنْ غَدٍ تَعْطَشُوا، فَانْطَلَقَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ: وَلَزِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، فَنَعَسَ فَنَامَ فَدَعَمْتُهٗ، ثُمَّ نَعَسَ اَيْضًا، فَمَالَ فَدَعَمْتُهٗ، ثُمَّ نَعَسَ فَمَالَ اُخْرٰى حَتّٰى كَادَ يَنْجَفِلُ، فَاسْتَيْقَظَ فَقَالَ: مَنِ الرَّجُلُ؟ فَقُلْتُ: اَبُوْ قَتَادَةَ، فَقَالَ: مِنْ كَمْ كَانَ مَسِيْرُكَ هٰذَا؟، قُلْتُ: مُنْذُ اللَّيْلَةِ، فَقَالَ: حَفِظَكَ اللّٰهُ بِمَا حَفِظْتَ بِهٖ نَبِيَّهٗ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ عَرَّسْنَا، فَمَالَ اِلٰى شَجَرَةٍ وَمِلْتُ مَعَهٗ فَقَالَ: هَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ؟، قُلْتُ: نَعَمْ، هٰذَا رَاكِبٌ، هٰذَانِ رَاكِبَانِ، هٰؤُلَاءِ ثَلَاثَةٌ، حَتّٰى صِرْنَا سَبْعَةً، فَقَالَ: احْفَظُوْا عَلَيْنَا صَلَاتَنَا لَا نَرْقُدُ عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ حَتّٰى اَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَاقْتَادُوْا هُنَيَّةً ثُمَّ نَزَلُوْا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَعَكُمْ مَاءٌ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، مَعِیْ مِيْضَاةٌ لِیْ فِيْهَا مَاءٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

410: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب قضاء الصلاة الفائتة' رقم الحدیث: **1134**

ائْتِ بِهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: مَسُّوا مِنْهَا، مَسُّوا مِنْهَا، فَتَوَضَّأْنَا وَبَقِيَ مِنْهَا جُرْعَةٌ، فَقَالَ: ازْدَهِرْهَا يَا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّ لِهَذِهِ نَبَأً، فَأَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، ثُمَّ صَلَّوْا الْفَجْرَ، ثُمَّ رَكِبُوا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَقُولُونَ؟ إِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ بِهِ، وَإِنْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا، فَقَالَ: إِنَّهُ لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ، وَإِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، وَإِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ عَنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَذْكُرُهَا وَمِنَ الْغَدِ لِلْوَقْتِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن ابوصفوان ثقفی -- بہز بن اسد -- حماد بن سلمہ -- ثابت بنانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبداللہ بن رباح نے جامع مسجد میں لوگوں کے سامنے حدیث بیان کی۔ حاضرین میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ انہوں نے بتایا: یہ انصار سے تعلق رکھنے والا ایک فرد ہے، تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: متعلقہ لوگوں کو اپنے واقعے کے بارے میں زیادہ علم ہوتا ہے۔ تم اس بات کا جائزہ لو کہ تم کس بنیاد پر یہ بات بیان کر رہے ہو؟ کیونکہ اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود آٹھ افراد میں سے ایک "میں" تھا۔ حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں یہ نہیں سمجھتا تھا کہ اب کوئی ایسا شخص بھی باقی ہوگا، جسے میرے علاوہ یہ بات یاد ہوگی، تو اس نوجوان نے بتایا: میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم کل تک پانی تک نہ پہنچ پائے، تو پیاسے رہ جاؤ گے، تو جلد باز لوگ چلے گئے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونگھ آ گئی اور آپ سو گئے، تو میں نے آپ کو ٹیک فراہم کی، پھر آپ کو اونگھ آ گئی پھر آپ ایک طرف جھکے، تو میں نے آپ کو ٹیک فراہم کی، پھر آپ کو اونگھ آ گئی پھر آپ ایک طرف جھکے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ گر جاتے، تو اسی دوران آپ نیند سے بیدار ہو گئے۔ آپ نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے عرض کی: ابوقتادہ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم کب سے چل رہے ہو؟ میں نے عرض کی: رات سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری بھی اسی طرح حفاظت کرے جس طرح تم نے اس کے نبی کی حفاظت کی ہے، پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر ہم رات کے آخری پہر (پڑاؤ کر لیں، تو یہ مناسب ہوگا) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک درخت کی طرف تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے ساتھ چلا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہیں کوئی نظر آ رہا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! یہ ایک سوار ہے، وہ دو سوار ہیں اور وہ تین لوگ ہیں، یہاں تک کہ ہم سات افراد ہو گئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ہماری نماز کا دھیان رکھنا، ایسا نہ ہو کہ ہم نماز کے وقت سوتے رہ جائیں، لیکن وہ سب لوگ بھی سو گئے، یہاں تک کہ سورج کی تپش نے انہیں بیدار کیا، تو یہ لوگ اٹھے اور اپنی سواریاں لے کر کچھ آگے جا کر پھر پڑاؤ کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! میرے پاس وضو کا ایک برتن ہے جس میں کچھ پانی موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے لے آؤ۔ میں وہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے استعمال کرو! اسے استعمال کرو تو ہم سب نے وضو کرلیا' پھر بھی ایک گھونٹ باقی رہ گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوقتادہ! اسے سنبھال کے رکھنا' کیونکہ اس کے حوالے سے ایک واقعہ (رونما ہوگا) پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ ان حضرات نے دو رکعت نماز فجر ادا کی (یعنی فجر کی سنتیں پڑھیں) پھر فجر کی نماز ادا کی' پھر یہ لوگ سوار ہوئے۔ ان میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کہا: ہم سے ہماری نماز میں کوتاہی ہوگئی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کیا بات کہہ رہے ہو؟ اگر تو تمہارے کسی دنیاوی معاملے سے متعلق ہے' تو تم خود اسے بھگتا لو اور اگر کوئی دینی معاملے سے متعلق بات ہے' تو وہ میری طرف آئے گی۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہم سے نماز کے بارے میں کوتاہی ہوگئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوتے رہ جانے میں کوتاہی نہیں ہوتی' کوتاہی بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص نماز کے حوالے سے سہو کا شکار ہو جائے (یعنی نماز پڑھنا بھول جائے) تو جیسے ہی اسے وہ یاد آئے' وہ اسے ادا کرلے اور اگلے دن اس وقت کا خیال رکھے۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاَنْ يُّقَالَ مَا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ اِذَا سَمِعَهُ يُنَادِیْ بِالصَّلَاةِ، بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 57: اس بات کا حکم ہے کہ (اذان کا جواب دیتے ہوئے) وہی کلمات کہے جائیں جو مؤذن کہتا ہے

جب آدمی اسے نماز کے لئے اذان دیتے ہوئے سنے' یہ حکم ''عام'' الفاظ کے ذریعے ثابت ہے' جس کی مراد مخصوص ہے۔

411 - سندِ حدیث: نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا مَالِكٌ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، وَيُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُنَادِیَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عمرو بن علی --یحییٰ بن سعید --مالک --زہری کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) عمرو بن علی --عثمان بن عمر --یونس بن یزید الایلی --زہری کے حوالے سے

(یہاں تحویلِ سند ہے) یونس بن عبدالاعلیٰ --ابن وہب --مالک بن انس اور یونس --ابن شہاب زہری --عطاء بن یزید لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

حدیث [411] احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان سننے والے کے لئے اذان کا جواب دینا واجب ہے' البتہ اقامت سننے والے کے لئے اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔

اور جواب دینے کا طریقہ یہ ہے: مؤذن جو کلمہ کہتا ہے اسی کلمے کو دہرایا جائے گا اور جب مؤذن ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کہے گا تو اس کے جواب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہا جائے گا۔

جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک اذان اور اقامت دونوں کا جواب دینا سنت ہے۔

''جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہہ رہا ہو''۔

412 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ عِنْدَهَا فِيْ يَوْمِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابو ہاشم زیاد بن ایوب -- ہشیم -- ابوبشر -- ابوملیح -- عبداللہ بن عتبہ بن ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب ان کی باری کے مخصوص دن میں ان کے ہاں ہوتے تھے اور مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے تو آپ وہی کلمات پڑھا کرتے تھے جو مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا تھا۔

413 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَبَهْزُ بْنُ اَسَدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ، عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَسْكُتَ الْمُؤَذِّنُ

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمٰن بن مہدی اور بہز بن اسد -- شعبہ -- ابوبشر -- ابوملیح -- عبداللہ بن عتبہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہی کلمات پڑھا کرتے تھے جو مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ مؤذن خاموش ہو جاتا تھا''۔

بَابُ ذِكْرِ الْاَخْبَارِ الْمُفَسِّرَةِ لِلَّفْظَتَيْنِ اللَّتَيْنِ

ذَكَرْتُهُمَا فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاُمِّ حَبِيْبَةَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنْ يُّقَالَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ، وَكَذَاكَ كَانَ يَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَسْكُتَ، خَلَا قَوْلِهٖ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

413: مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حديث ام حبيبة بنت ابى سفيان رضى الله عنها' رقم الحديث: **26207**' شرح معانى الآثار للطحاوى' باب ما يستحب للرجل ان يقوله اذا سمع الاذان' رقم الحديث: **513**' السنن الكبرىٰ للنسائى' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول اذا سمع المؤذن يتشهد' رقم الحديث: **9528**' مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الاذان والاقامة' ما يقول الرجل اذا سمع الاذان' رقم الحديث: **2342**' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة' باب فى فضل الصلوات الخمس' رقم الحديث: **679**' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ام حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **1838**' مسند ابى يعلى الموصلى' حديث ام حبيبة بنت ابى سفيان ام المؤمنين' رقم الحديث: **6981**' المعجم الكبير للطبرانى' باب الياء' ما اسندت ام حبيبة زوج النبى صلى الله عليه وسلم' عبد الله بن عتبة بن ابى سفيان' رقم الحديث: **19329**

باب 58: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول میری ذکر کردہ دو روایات کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایات

اور اس بات کی دلیل کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے کہ اسی طرح کلمات پڑھے جائیں جس طرح مؤذن کہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اذان دے کر) فارغ ہو جائے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کلمات کہا کرتے تھے۔ جو مؤذن کہتا تھا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو جاتا تھا لیکن یہ حکم ''حی علی الصلوٰۃ'' اور ''حی علی الفلاح'' کے علاوہ کے لئے ہے۔

414 - سندِ حدیث: يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ہشام دستوائی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- محمد بن ابراہیم -- عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں:

ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مؤذن نے نماز کے لئے اذان دینا شروع کی اس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں پھر مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا

414: صحیح البخاری، کتاب الجمعة، باب: یجیب الامام علی المنبر اذا سمع النداء، رقم الحدیث: **887**، صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب الاذان، ذکر وصف قوله صلی الله علیه وسلم " وانا وانا "، رقم الحدیث: **1705**، سنن الدارمی، کتاب الصلاة، باب ما یقال عند الاذان، رقم الحدیث: **1231**، السنن الصغری، کتاب الاذان، القول اذا قال المؤذن: حی علی الصلاة، حی علی، رقم الحدیث: **674**، مصنف عبد الرزاق الصنعانی، کتاب الصلاة، باب القول اذا سمع الاذان، رقم الحدیث: **1780**، السنن الکبری للنسائی، مواقیت الصلوات، ذکر اختلاف الناقلین لهذا الخبر عن معاویة، رقم الحدیث: **1621**، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ما یستحب للرجل ان یقوله اذا سمع الاذان، رقم الحدیث: **516**، مسند احمد بن حنبل، مسند الشامیین، حدیث معاویة بن ابی سفیان، رقم الحدیث: **16531**، مسند الشافعی، باب: ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلاة، رقم الحدیث: **125**، المعجم الکبیر للطبرانی، باب المیم، من اسمه محمود، عیسی بن طلحة، رقم الحدیث: **16500**

پھر مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم لوگوں کے نبی علیہ السلام کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

415 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا حَرْمَلَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ قَالَ مُعَاوِيَةُ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء--حرملہ بن عبدالعزیز--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن یوسف (جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں) بیان کرتے ہیں:

مؤذن نے اذان دیتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ پڑھا۔ مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشھد ان محمدا رسول اللہ پڑھا' پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے اللہ کے رسول کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

416 - سندِ حدیث: بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ هٰذَا الْبَابِ اَيْضًا، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابٍ اٰخَرَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: مَعْنٰى خَبَرِ اُمِّ حَبِيبَةَ: قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتّٰى يَفْرُغَ، اَيْ اِلَّا قَوْلَهُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، وَكَذٰلِكَ مَعْنٰى خَبَرِ اَبِي سَعِيدٍ، فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ: اَيْ خَلَا قَوْلِهِ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمُعَاوِيَةَ مُفَسِّرَيْنِ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ،

وَقَدْ بُيِّنَ فِي خَبَرِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ اَنَّ مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْمُنَادِيَ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ اِنَّمَا يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ، خَلَا قَوْلِهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، وَيَقُولُ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ: لَا حَوْلَ

وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، الْمُصَلِّي، وَالْمُؤَذِّنُ لَا يَقُوْلُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِيْ اَذَانِهٖ، فَهٰذَا الْقَوْلُ مِنْ سَامِعِ الْمُؤَذِّنِ لَيْسَ هُوَ مِمَّا يَقُوْلُهُ الْمُؤَذِّنُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) بندار--یحییٰ بن سعید--محمد بن عمرو--اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا۔ مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا۔ مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ پڑھا۔ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ پڑھا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے' جس کو میں نے دوسرے باب میں نقل کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے یہ الفاظ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کلمات پڑھتے تھے' جس طرح مؤذن کہتا تھا' یہاں تک کہ وہ فارغ ہو جاتا''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کا معاملہ مختلف ہے۔ اسی طرح حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کا مفہوم بھی یہی ہے۔ ''تم وہی کہو جیسے وہ کہتا ہے'' اس سے مراد یہ ہے کہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کے علاوہ کلمات میں یہ حکم ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایات ان دونوں روایات کی وضاحت کرتی ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ جو شخص مؤذن کو نماز کے لئے اذان دیتے ہوئے سنے' تو وہ اسی کی مانند کلمات کہے' جیسے وہ مؤذن کہتا ہے' البتہ حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کا حکم مختلف ہے' کیونکہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے گا' تو مؤذن لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے گا۔ مؤذن لا حول ولا قوۃ الا باللہ اپنی اذان میں نہیں پڑھے گا یہ جملہ اذان سننے والا شخص کہے گا یہ مؤذن نہیں کہے گا۔

بَابُ ذِكْرِ فَضِيْلَةِ هٰذَا الْقَوْلِ عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ اِذَا قَالَهُ الْمَرْءُ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ

باب 59: اذان سن کر یہ کلمات کہنے کی فضیلت کا تذکرہ' جب آدمی سچے دل سے انہیں کہے

417 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ اَحَدُكُمْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یحییٰ بن محمد بن سکن --محمد بن جہضم --اسماعیل بن جعفر --عمارہ بن غزیہ-- خبیب بن عبدالرحمٰن --حفص بن عاصم --اپنے والد --اپنے دادا حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جب مؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو آدمی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے۔ جب مؤذن اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے تو آدمی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہے۔ جب وہ کہے تو آدمی اشھد ان محمدا رسول اللہ کہے۔ جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے تو آدمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے۔ جب وہ حی علی الفلاح کہے تو آدمی لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے پھر جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو آدمی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے پھر جب وہ لا الہ الا اللہ کہے تو آدمی سچے دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے تو آدمی جنت میں داخل ہو جائے گا۔

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَرَاغِ سَمَاعِ الْاَذَانِ

باب 60: اذان سن کے فارغ ہونے پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی فضیلت

418 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَسْلَمَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ، نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا اَبُوْ هَارُوْنَ مُوْسَى بْنُ النُّعْمَانِ بِالْفُسْطَاطِ، نَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي الْمُقْرِءَ، نَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

417: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه' رقم الحديث: **604** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الاذان' ذكر ايجاب دخول الجنة لمن قال مثل ما يقول المؤذن في' رقم الحديث: **1706** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب ما يقول اذا سمع المؤذن' رقم الحديث: **448** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول اذا قال المؤذن : حي على الصلاة' رقم الحديث: **9533** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب ما يستحب للرجل ان يقوله اذا سمع الاذان' رقم الحديث: **516** 'البحر الزخار مسند البزار' عاصم بن عمر عن ابيه' رقم الحديث: **259**

متن حدیث: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ، ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ، وَإِنَّهَا دَرَجَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَيْوَةَ، وَفِي خَبَرِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسلم -- عبداللہ بن یزید مقری -- سعید بن ابوایوب -- کعب بن علقمہ -- عبدالرحمٰن بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوہارون موسیٰ بن نعمان -- ابوعبدالرحمٰن مقری -- حیوہ -- کعب بن علقمہ -- عبدالرحمٰن بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی کی مانند کلمات کہو جو وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو' یہ جنت میں ایک

(418) اذان سننے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور اذان کے بعد کی مسنون دعا پڑھنا سنت ہے۔

اس دعا کے کلمات مختلف روایات میں مختلف ہیں' جن میں کچھ کمی و بیشی پائی جاتی ہے۔

اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور دعا بھی منقول ہے' جو بنیادی طور پر دعا نہیں ہے' بلکہ ایک کلمہ ہے۔

ابن خزیمہ نے اس روایت کو آگے چل کر حدیث: **421** کے تحت نقل کیا ہے۔

احادیث کی بعض کتابوں میں مغرب کی نماز کی اذان سن کر ایک اور دعا پڑھنے کا بھی ذکر منقول ہے۔

اسی طرح کی ایک ملتی جلتی دعا فجر کی اذان سننے کے بارے میں بھی ہے۔

روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے' اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

418:صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه' رقم الحدیث:**603** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب ما یقول اذا سمع المؤذن' رقم الحدیث:**444** 'الجامع للترمذی' ابواب المناقب عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم' باب' رقم الحدیث:**3632** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب الاذان' ذکر ایجاب الشفاعة فی القیامة لمن سال اللّٰه جل وعلا لنبیه' رقم الحدیث:**1711** 'السنن الصغرٰی' کتاب الاذان' الصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بعد الاذان' رقم الحدیث:**675** 'السنن الکبرٰی للنسائی' مواقیت الصلوات' الصلاة علی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم بعد الاذان' رقم الحدیث:**1623**'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ما یستحب للرجل ان یقوله اذا سمع الاذان' رقم الحدیث:**512** ' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص رضی اللّٰه عنهما' رقم الحدیث:**6396** 'مسند عبد بن حمید' مسند عبد اللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنه' رقم الحدیث:**355** 'البحر الزخار مسند البزار' حدیث عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص' رقم الحدیث:**2140**'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب الهاء' من اسمه : هارون' رقم الحدیث:**9511**

درجہ ہے' جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا۔ جو شخص میرے لئے وسیلے کی دعا مانگے گا' اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی''۔

روایت کے یہ الفاظ حیوہ کے نقل کردہ ہیں۔

سعید بن ایوب کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''مجھے یہ امید ہے کہ وہ (ایک ہی) بندہ ''میں'' ہوں گا''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْاَذَانِ وَرَجَاءِ اِجَابَةِ الدَّعْوَةِ عِنْدَهُ

باب 61: اذان کے وقت دعا مانگنا مستحب ہے' اور اس وقت دعا کے قبول ہونے کی اُمید کی جاسکتی ہے

419 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، نَا مُوْسَى بْنُ يَعْقُوْبَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَازِمٍ، اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِثْنَتَانِ لَا تُرَدَّانِ اَوْ قَلَّ مَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِيْنَ يَلْتَحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور زکریا بن یحییٰ بن ابان-- ابن ابو مریم-- موسیٰ بن یعقوب-- ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''دو دعائیں مسترد نہیں کی جاتی ہیں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کم ہی مسترد کی جاتی ہیں۔ اذان کے وقت کی جانے والی دعا اور جہاد شروع ہونے کے وقت کی جانے والی دعا جب ایک دوسرے کے مدمقابل آیا جاتا ہے''۔

بَابُ صِفَةِ الدُّعَاءِ عِنْدَ مَسْاَلَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٍ الْوَسِيلَةَ، وَاسْتِحْقَاقِ الدَّاعِي بِتِلْكَ الدَّعْوَةِ الشَّفَاعَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب 62: اللہ تعالیٰ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وسیلہ کی دعا مانگنے کا طریقہ اور یہ دعا مانگنے والے شخص کا اس دعا کی وجہ سے قیامت کے دن (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی) شفاعت کا مستحق ہونا

419: موطا مالك' كتاب الصلاة' باب ما جاء في النداء للصلاة' رقم الحديث: **151** 'سنن ابي داؤد' كتاب الجهاد' باب الدعاء عند اللقاء' رقم الحديث: **2191** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب الدعاء عند الاذان' رقم الحديث: **1229** ' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة' ومن ابواب الاذان' رقم الحديث: **659** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر استحباب الاجتهاد في الدعاء للمرء عند القيام الى الصلاة' رقم الحديث: **1784** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب الدعاء بين الاذان والاقامة' رقم الحديث: **1842** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الدعاء' الساعة التي يستجاب فيها الدعاء' رقم الحديث: **28649** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ومما اسند سهل بن سعد' موسى بن يعقوب الزمعي عن ابي حازم' رقم الحديث: **5621** 'الادب المفرد للبخاري' باب الدعاء عند الصف في سبيل الله' رقم الحديث: **681**

420 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ، اِلَّا حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن سہل رملی -- علی بن عیاش -- شعیب بن ابوحمزہ -- محمد بن منکدر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اذان سن کر یہ دعا پڑھے:

''اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر فائز کردے' جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو ایسے شخص کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوجائے گی۔

بَابُ فَضِيلَةِ الشَّهَادَةِ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِوَحْدَانِيَّتِهِ وَلِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِسَالَتِهِ وَعُبُودِيَّتِهِ وَبِالرِّضَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا عِنْدَ سَمَاعِ الْاَذَانِ وَمَا يُرْجَى مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ بِذٰلِكَ

باب 63: اذان سن کر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور بندگی کی گواہی دینا

اللہ تعالیٰ کے، پروردگار ہونے سے راضی ہونے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے (راضی ہونے کا اعتراف کرنا)

اور اس وجہ سے گناہوں کی بخشش ہونے کی اُمید ہونا۔

421 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِيْ ابْنَ اللَّيْثِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

420: صحیح البخاری' کتاب الاذان' باب الدعاء عند النداء' رقم الحدیث: **597** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب منہ ایضا' رقم الحدیث: **200** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب ما جاء فی الدعاء عند الاذان' رقم الحدیث: **450** 'سنن ابن ماجہ' کتاب الاذان' باب ما یقال اذا اذن المؤذن' رقم الحدیث: **720** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب الاذان' ذکر ایجاب الشفاعۃ فی القیامۃ لمن سال اللہ جل وعلا لصفیہ' رقم الحدیث: **1710** 'السنن الصغرٰی' کتاب الاذان' الدعاء عند الاذان' رقم الحدیث: **677** 'السنن الکبرٰی للنسائی' مواقیت الصلوات' الدعاء عند الاذان' رقم الحدیث: **1625** 'مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **14554** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' من اسمہ : عبد الرحمن' رقم الحدیث: **4756** 'المعجم الصغیر للطبرانی' باب من اسمہ عبد الرحمن' رقم الحدیث: **671**

اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نَا اَبِي، وَشُعَيْبٌ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب ابن لیث

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عبداللہ بن عبدحکم -- میرے والد اور شعیب -- لیث -- حکیم بن عبداللہ بن قیس -- عامر بن سعد بن ابووقاص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص اذان کو سن کر یہ کہے:

''میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) ''تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

422 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اِيَاسٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ فَالْتَفَتَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِينًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

421: صحيح مسلم' كتاب الصلاة: باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه' رقم الحديث: **605** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب ما يقول اذا سمع المؤذن' رقم الحديث: **446** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما يقول اذا اذن المؤذن' رقم الحديث: **199** 'سنن ابن ماجه' كتاب الاذان' باب ما يقال اذا اذن المؤذن' رقم الحديث: **719** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة' باب في فضل الصلوات الخمس' رقم الحديث: **674** ' السنن الصغرى' كتاب الاذان' الدعاء عند الاذان' رقم الحديث: **676** 'السنن الكبرى للنسائي' مواقيت الصلوات' الدعاء عند الاذان' رقم الحديث: **1624** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الدعاء' ما يدعى به اذا سمع الاذان' رقم الحديث: **28656** ' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب ما يستحب للرجل ان يقوله اذا سمع الاذان' رقم الحديث: **519** 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرين بالجنة" مسند ابي اسحاق سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه' رقم الحديث: **1522** 'مسند عبد بن حميد' مسند سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه' رقم الحديث: **143** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روى الحكيم بن عبد الله بن قيس' رقم الحديث: **1008** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند سعد بن ابي وقاص' رقم الحديث: **694**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --زکریا بن یحییٰ بن ایاس-- سعید بن عفیر-- یحییٰ بن ایوب-- عبیداللہ بن مغیرہ-- حکیم بن عبداللہ بن قیس-- عامر بن سعد بن ابووقاص-- اپنے والد کے حوالے سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جو شخص مؤذن کو کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے سنے اور وہ مؤذن کی طرف رُخ کر کے یہ کہے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی اور معبود نہیں ہے' وہ ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے' اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں' میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے' اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَى الْاَذَانِ

باب 64: اذان دینے کا معاوضہ وصول کرنے کی ممانعت

423- سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا هِشَامُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا حَمَّادٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي الْقُرْآنَ وَاجْعَلْنِي إِمَامَ قَوْمِي قَالَ: فَقَالَ: اقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلَى اَذَانِهِ اَجْرًا

---

[423] اس بات پر علماء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے: اذان دینے والے شخص کو اللہ کی رضا کے حصول کے لئے یہ خدمت سرانجام دینی چاہئے اور اذان دینے اور اقامت کہنے کا معاوضہ وصول نہیں کرنا چاہئے۔

متقدمین احناف اور حنابلہ نے اذان کا معاوضہ وصول کرنے کو جائز قرار نہیں دیا تاہم متاخرین نے ان امور کی انجام دہی پر معاوضہ لینے کو درست قرار دیا ہے۔

423: الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في كراهية ان ياخذ المؤذن على الاذان اجرا' رقم الحديث: **198** 'سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' باب اخذ الاجر على التاذين' رقم الحديث: **452** 'السنن الصغرىٰ' كتاب الاذان' اتخاذ المؤذن الذی لا ياخذ على اذانه اجرا' رقم الحديث: **669** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الصلاة' ومن ابواب الاذان' رقم الحديث: **662** 'السنن الكبرىٰ للنسائی' مواقيت الصلوات' اتخاذ المؤذن الذی لا ياخذ على اذانه اجرا' رقم الحديث: **1617** 'مصنف ابن ابی شيبة' كتاب الاذان والاقامة' من كره للمؤذن ان ياخذ على اذانه اجرا' رقم الحديث: **2352** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' كتاب الاجارات' باب الاستئجار على تعليم القرآن' رقم الحديث: **3968** 'مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **5237** 'مسند احمد بن حنبل' حديث عثمان بن ابی العاص الثقفی' رقم الحديث: **15976** 'مسند الحميدی' حديثا عثمان بن ابی العاص رضی الله عنه' رقم الحديث: **875** 'المعجم الكبير للطبرانی' باب من اسمه عمر' ما اسند عثمان بن ابی العاص' مطرف بن عبد الله بن الشخير' رقم الحديث: **8240**

توضیح روایت: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُو النُّعْمَانِ، نَا حَمَّادٌ، نَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ يَزِيْدَ اَبِي الْعَلَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: عَلِّمْنِي الْقُرْآنَ، وَقَالَ: قَالَ: اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- ہشام بن ولید-- حماد-- جریری--- ابوعلاء-- مطرف بن عبداللہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت عثمان بن ابوالعاص بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے قرآن کی تعلیم دیجئے اور مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم ان میں سے سب سے زیادہ کمزور شخص کی پیروی کرنا (یعنی اتنی طویل نماز پڑھانا کہ وہ شخص آسانی سے نماز پڑھ سکے) اور ایسے شخص کو مؤذن مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

''آپ مجھے قرآن کی تعلیم دیجئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا:

''تم ان کے امام ہو اور تم ان میں سے سب سے زیادہ کمزور شخص کی پیروی کرنا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اَذَانِ الْاَعْمٰى اِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُّعْلِمُهُ الْوَقْتَ

باب 65: نابینا شخص کے اذان دینے کی رخصت

جب اس کے پاس کوئی ایسا شخص موجود ہو جو اسے (نماز کے) وقت کے بارے میں بتادے

424- سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

توضیح روایت: قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَسَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ بِذٰلِكَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ: وَاِنَّمَا كَانَ بَيْنَهُمَا قَدْرُ مَا يَنْزِلُ هٰذَا، وَيَصْعَدُ هٰذَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار-- حماد بن مسعدہ-- عبید اللہ-- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلال رات کے وقت میں (یعنی صبح صادق ہونے سے کچھ دیر پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم اس وقت تک کھاتے پیتے

424: السنن الصغرٰی' کتاب الاذان' هل يؤذنان جميعا او فرادى' رقم الحديث: **638** 'السنن الكبرٰى للنسائى' مواقيت الصلوات' يؤذنان جميعا او فرادى' رقم الحديث: **1586** 'شرح معانى الآثار للطحاوى' باب التاذين للفجر ، اى وقت هو ؟ بعد طلوع الفجر' رقم الحديث: **496** 'مسند الطيالسى' احاديث النساء' وانيسة عن النبى صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **1754** 'سند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عمة خبيب' رقم الحديث: **2090**

رہو جب تک ابن اُمّ مکتوم اذان نہیں دیتا''۔

عبیداللہ کہتے ہیں: میں نے قاسم کو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:
''ان دونوں کے درمیان صرف اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ وہ (مینارے سے) نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور یہ چڑھ رہے ہوتے تھے''۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ رَجَاءَ اَنْ تَكُوْنَ الدَّعْوَةُ غَيْرَ مَرْدُوْدَةٍ بَيْنَهُمَا

باب 66: اذان اور اقامت کے دوران دعا مانگنا مستحب ہے

اور یہ امید ہے کہ ان دونوں کے درمیان مانگی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوگی

425 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا اِسْرَائِيلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ، فَادْعُوا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن مقدام عجلی-- یزید بن زریع-- اسرائیل بن یونس-- ابواسحاق-- برید بن ابومریم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے' تو تم (اس وقت میں) دعا مانگا کرو''۔

426 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خِدَاشٍ الزَّهْرَانِيُّ، نَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا يُرَدُّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن خالد بن خداش زہران-- سلم بن قتیبہ-- یونس بن ابواسحاق-- برید

425: الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في ان الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة' رقم الحديث: **201** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب ما جاء في الدعاء بين الاذان والاقامة' رقم الحديث: **442** ' صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الاذان' ذكر استحباب الاكثار من الدعاء بين الاذان والاقامة اذ الدعاء بينهما' رقم الحديث: **1717** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب الدعاء بين الاذان والاقامة' رقم الحديث: **1841** ' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' في اى الساعات يستجاب الدعاء ؟ رقم الحديث: **8335** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' الترغيب في الدعاء بين الاذان والاقامة' رقم الحديث: **9558** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **11986** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند انس بن مالك الانصاري' يزيد بن ابان عن انس' رقم الحديث: **2206** 'مسند ابي يعلى الموصلي' بريد بن ابي مريم' رقم الحديث: **3578** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه علي' رقم الحديث: **4148** 'مسند الشهاب القضاعي' الدعاء بين الاذان والاقامة لا يرد' رقم الحديث: **114**

بن ابومریم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے''۔

427 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّمَادِيُّ، نَا اَبُو الْمُنْذِرِ هُوَ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ، نَا يُوْنُسُ، نَا بُرَيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلدَّعْوَةُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ لَا تُرَدُّ فَادْعُوا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ الدَّعْوَةَ الْمُجَابَةَ نا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا اِسْرَائِيْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منصور رمادی -- ابومنذر اسماعیل بن عمر واسطی -- یونس -- برید بن ابومریم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی ہے تو تم (اس وقت میں) دعا مانگا کرو۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ دعا اس وقت میں مستجاب ہوتی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ كَانَتْ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَبْلَ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ، اِذِ الْقِبْلَةُ فِيْ ذٰلِكَ الْوَقْتِ بَيْتُ الْمَقْدِسِ لَا الْكَعْبَةُ

باب 67: اس بات کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے

بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی جاتی تھی' کیونکہ اس وقت میں ''قبلہ'' بیت المقدس تھا خانہ کعبہ نہیں تھا

428 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ -- یحییٰ بن سعید -- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

428: صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب تحويل القبلة من القدس الى الكعبة' رقم الحديث: **851** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب فرض القبلة' رقم الحديث: **487** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الصلاة' فى الرجل يصلى بعض صلاته لغير القبلة من قال : يعتد' رقم الحديث: **3337** 'السنن الكبرى للنسائى' سورة البقرة' قوله تعالى : سيقول السفهاء من الناس ما ولاهم عن قبلتهم' رقم الحديث: **10559**

ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے سولہ ماہ یا شاید سترہ ماہ تک نماز ادا کی' پھر ہمارا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا۔

429 - سندِ حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، نَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَ مِنْ أَعْلَمِ الْأَنْصَارِ، حَدَّثَنِي أَنَّ أَبَاهُ كَعْبًا حَدَّثَهُ، وَخَبَرُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ فِي خُرُوجِ الْأَنْصَارِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فِي بَيْعَةِ الْعَقَبَةِ، وَذَكَرَ فِي الْخَبَرِ

متنِ حدیث: أَنَّ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُورٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَرَجْتُ فِي سَفَرِي هٰذَا وَقَدْ هَدَانِيَ اللهُ لِلْإِسْلَامِ، فَرَأَيْتُ أَلَّا أَجْعَلَ هٰذِهِ الْبَنِيَّةَ مِنِّي بِظَهْرٍ فَصَلَّيْتُ إِلَيْهَا، وَقَدْ خَالَفَنِي أَصْحَابِي فِي ذٰلِكَ حَتّٰى وَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ شَيْءٌ، فَمَاذَا تَرٰى؟ قَالَ: قَدْ كُنْتَ عَلٰى قِبْلَةٍ لَوْ صَبَرْتَ عَلَيْهَا قَالَ: فَرَجَعَ الْبَرَاءُ إِلٰى قِبْلَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلّٰى مَعَنَا إِلَى الشَّامِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عیسیٰ--سلمہ بن فضل--محمد بن اسحاق--معبد بن کعب بن مالک نے مجھے بتایا' جو انصار کے بڑے عالم تھے' ان کے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نقل کردہ روایت میں یہ بات ہے کہ بیعت عقبہ کے موقع پر انصار مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر مکہ آئے تھے۔

اور انہوں نے اس روایت میں یہ بات ذکر کی ہے: حضرت براء بن معرور رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا: میں اس سفر پر نکلا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے اسلام کی ہدایت دے دی ہے' تو میں نے یہ مناسب گمان کیا کہ میں اس عمارت (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف اپنی پشت نہ کروں' اس لئے میں نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر لی ہے۔ میرے ساتھیوں نے اس بارے میں میرے برخلاف کام کیا ہے' تو اس وجہ سے میرے ذہن میں اس حوالے سے کچھ الجھن ہے' تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پہلے ہی قبلہ کی طرف تھے' اگر تم اس پر صبر کر لیتے (تو یہ مناسب تھا)

راوی بیان کرتے ہیں: تو حضرت براء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے قبلہ کی طرف واپس آگئے اور انہوں نے شام کی طرف رُخ کر کے ہمارے ساتھ نمازیں ادا کیں۔

بَابُ بَدْءِ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْكَعْبَةِ لِلصَّلَاةِ وَنَسْخِ الْأَمْرِ بِالصَّلَوَاتِ إِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ مِنْ هٰذَا الْبَابِ

باب 68: نماز کے لئے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنے کے حکم کا آغاز اور بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نمازیں پڑھنے کے حکم کا منسوخ ہونا

429: مسند احمد بن حنبل' بقية حديث كعب بن مالك الانصاري' رقم الحديث: **15518**' صحيح ابن حبان' كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البراء بن معرور بن صخر بن خنساء رضوان الله عليه' رقم الحديث: **7121**

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت براء بن عازب سے منقول روایت اس باب سے تعلق رکھتی ہے

430 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ الثَّقَفِیُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ يَعْنِی ابْنَ اَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نَا ثَابِتٌ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144) مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَنَادَاهُمْ وَهُمْ رُكُوعٌ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ اَلَا اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ اِلَى الْكَعْبَةِ، فَمَالُوا رُكُوعًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی-- بہز بن اسد-- حماد بن سلمہ-- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو''۔

تو بنو سلمہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گزر (کچھ صحابہ کرام) کے پاس سے ہوا' اس نے انہیں بلند آواز میں پکارا' جبکہ وہ لوگ فجر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے (اس نے یہ کہا) خبردار! قبلہ تبدیل ہو کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گیا ہے' تو وہ لوگ رکوع کی حالت میں ہی (خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے)

431 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، نَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانُوا يُصَلُّونَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ وَاعْتَدُّوا بِمَا مَضَى مِنْ صَلَاتِهِمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد-- اپنے والد-- حماد-- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پہلے لوگ بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے

(اس کے بعد راوی نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں)

''اس سے پہلے جو نمازیں ادا کر چکے تھے' انہوں نے اسے شمار کیا ہے (یعنی وہ صحیح ادا ہوئی تھیں)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْقِبْلَةَ اِنَّمَا هِیَ الْكَعْبَةُ لَا جَمِيْعُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

وَاَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّمَا اَرَادَهُ بِقَوْلِهٖ: (فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) (البقرة: 144)؛ لِاَنَّ الْكَعْبَةَ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَاِنَّمَا اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُصَلُّوا اِلَى

430: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب من صلی لغیر القبلة ثم علم' رقم الحدیث: **894**' السنن الکبرٰی للنسائی' سورة البقرة' قوله تعالٰی: فول وجهك شطر المسجد الحرام' رقم الحدیث: **10567**' مسند ابی یعلی الموصلی' حمید الطویل' رقم الحدیث: **3721**

الْـكَـعْبَةَ اِذِ الْقِبْلَةُ اِنَّمَا هِيَ الْكَعْبَةُ لَا الْمَسْجِدُ كُلُّهُ، اِذِ اسْمُ الْمَسْجِدِ يَقَعُ عَلٰى كُلِّ مَوْضِعٍ يُسْجَدُ فِيْهِ

باب 69: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ قبلہ صرف خانہ کعبہ ہے' تمام مسجد حرام (قبلہ) نہیں ہے

اور اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان:

''اور تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی سمت پھیر لو''۔

اس سے یہی مفہوم مراد لیا ہے' کیونکہ خانہ کعبہ' مسجد حرام کے اندر ہے' اور نبی اکرم ﷺ اور مسلمانوں کو ''خانہ کعبہ'' کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے' کیونکہ ''قبلہ'' خانہ کعبہ ہی ہے۔ تمام مسجد نہیں ہے۔

کیونکہ مسجد کا اطلاق ہر اس جگہ پر ہوتا ہے' جہاں سجدہ کیا جاتا ہو۔

432 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ دَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: هٰذِهِ الْقِبْلَةُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --عبدالرزاق --ابن جریج --عطاء --حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' تو آپ نے اس کے تمام گوشوں میں دعا مانگی۔ آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس سے باہر تشریف لے آئے۔ جب آپ باہر تشریف لے آئے' تو آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے دو رکعت نماز ادا کی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''یہ قبلہ ہے'' (یعنی اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی جاتی ہے)

433 - وَفِيْ خَبَرِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ: ثُمَّ صُرِفْنَا نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَقَالَ اِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ:

432: صحيح البخاري' كتاب الصلاة' ابواب استقبال القبلة' باب قول الله تعالى: واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى' رقم الحديث: **392** صحيح مسلم' كتاب الحج' باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره' رقم الحديث: **2440** السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' موضع الصلاة في البيت' رقم الحديث: **2874** السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' موضع الصلاة في البيت' رقم الحديث: **3764** مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب المناسك' باب دخول البيت والصلاة فيه' رقم الحديث: **8788** المستدرك على الصحيحين للحاكم' بسم الله الرحمن الرحيم اول كتاب المناسك' رقم الحديث: **1704** شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الصلاة في الكعبة' رقم الحديث: **1466** سنن الدارقطني' كتاب العيدين' باب صلاة النبي صلى الله عليه وسلم في الكعبة' رقم الحديث: **1528** مسند احمد بن حنبل' حديث اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **21219**

ثُمَّ وُجِّهَ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَکَانَ یُحِبُّ اَنْ یُوَجَّهَ اِلَی الْکَعْبَةِ ناه سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَکِیعٌ، عَنْ اِسْرَائِیلَ

❁❁ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ بات منقول ہے: ''پھر ہمارا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا''۔

اسرائیل نے ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند تھی کہ آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے۔

ابوطاہر کہتے ہیں: امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: سلم بن جنادہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: وکیع نے اسرائیل کے حوالے سے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔

434 - توضیح روایت: وَفِی خَبَرِ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ: اَلَا اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ اِلَی الْکَعْبَةِ، وَهٰکَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْکَاتِبُ، عَنْ اَنَسٍ اِذْ صُرِفَ اِلَی الْکَعْبَةِ، ناه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِیُّ، اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ اَشْهُرًا، فَبَیْنَمَا هُوَ ذَاتَ یَوْمٍ یُصَلِّی الظُّهْرَ، صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اِذْ صُرِفَ اِلَی الْکَعْبَةِ، فَقَالَ السُّفَهَاءُ (مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ کَانُوا عَلَیْهَا) (البقرة: 142)

❁❁ ثابت نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں)

''خبردار قبلہ کو خانہ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا ہے''۔

اسی طرح عثمان بن سعد کاتب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''جب آپ کا رُخ کعبہ کی طرف پھیر دیا گیا''۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مہینے تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔ ایک مرتبہ آپ ظہر کی نماز ادا کر رہے تھے' آپ نے دو رکعت ادا کر لی تھیں کہ اسی دوران آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' تو بعض بیوقوف لوگوں نے یہ بات کہی:

''ان (مسلمانوں) کو ان کے اس قبلے سے کس نے پھیر دیا ہے' جس پر یہ پہلے تھے''۔

435 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِسْحَاقَ الْجَوْهَرِیُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ، حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ اَهْلَ قُبَاءَ کَانُوا یُصَلُّوْنَ قِبَلَ بَیْتِ الْمَقْدِسِ فَاَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَیْهِ الْقُرْآنُ وَتَوَجَّهَ اِلَی الْکَعْبَةِ فَاسْتَقْبِلُوْهَا، فَاسْتَدَارُوْا کَمَا هُمْ

توضیح روایت: وَفِیْ خَبَرِ عِکْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا وُجِّهَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْکَعْبَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن اسحاق جوہری -- ابوعاصم -- مالک بن انس -- عبداللہ بن دینار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اہل قباء بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور اس نے یہ بتایا: نبی اکرم ﷺ پر قرآن نازل ہوا ہے۔ آپ نے اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر لیا ہے تو تم لوگ بھی اس کی طرف رخ کر لو تو وہ لوگ وہیں سے گھوم (خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے)

عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''نبی اکرم ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا''۔

436 - توضیح روایت: وَفِیْ خَبَرِ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ثُمَّ صُرِفَ اِلَی الْكَعْبَةِ،

وَفِیْ خَبَرِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسٍ جَاءَ مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ اِلَی الْكَعْبَةِ

قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ كُلَّهَا فِیْ كِتَابِ الصَّلَاةِ الْكَبِیْرِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَدَلَّتْ هٰذِهِ الْاَخْبَارُ كُلُّهَا عَلٰی اَنَّ الْقِبْلَةَ اِنَّمَا هِیَ الْكَعْبَةُ

وَفِیْ خَبَرِ اَبِیْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: انْطَلَقَ رَجُلٌ اِلٰی اَهْلِ قُبَاءَ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُمِرَ اَنْ یُّصَلِّیَ اِلَی الْكَعْبَةِ

وَفِیْ خَبَرِ عُمَارَةَ بْنِ اَوْسٍ قَالَ: فَاَشْهَدُ عَلٰی اِمَامِنَا اَنَّهٗ تَوَجَّهَ هُوَ وَالرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ نَحْوَ الْكَعْبَةِ،

وَفِیْ خَبَرِ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: لَمَّا وُجِّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْكَعْبَةِ

435:صحیح البخاری' کتاب الصلاۃ' ابواب استقبال القبلۃ' باب ما جاء فی القبلۃ' رقم الحدیث:**397** 'صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب تحویل القبلۃ من القدس الی الکعبۃ' رقم الحدیث:**852** 'موطا مالک' کتاب القبلۃ' باب ما جاء فی القبلۃ' رقم الحدیث:**460** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب فی تحویل القبلۃ من بیت المقدس الی الکعبۃ' رقم الحدیث:**1261** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب شروط الصلاۃ' ذکر البیان بان الامر بالصلاۃ فی ثوبین انما امر لمن وسع' رقم الحدیث:**1735** 'السنن الصغرٰی' کتاب الصلاۃ' باب استبانۃ الخطا بعد الاجتہاد' رقم الحدیث:**492** 'السنن الکبرٰی للنسائی' فرض استقبال القبلۃ' استبانۃ الخطا بعد الاجتہاد' رقم الحدیث:**932** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب التحویل الی الکعبۃ وجواز استقبال القبلۃ فی بعض الصلاۃ' رقم الحدیث:**920** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' رقم الحدیث:**5769** 'مسند الشافعی' باب : ومن کتاب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ' رقم الحدیث:**78**

436:سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب من صلی لغیر القبلۃ ثم علم' رقم الحدیث:**894** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب التحویل الی الکعبۃ وجواز استقبال القبلۃ فی بعض الصلاۃ' رقم الحدیث:**922** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ' رقم الحدیث:**13777** 'السنن الکبرٰی للنسائی' سورۃ البقرۃ' قولہ تعالی : فول وجھک شطر المسجد الحرام' رقم الحدیث:**10567**

مجاہد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے "پھر آپ کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا"۔
ثمامہ بن عبداللہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔
"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعلان کرنے والے شخص نے یہ کہا: قبلہ کو خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے"۔
میں نے یہ تمام روایات کتاب الصلوٰۃ الکبیر میں نقل کر دی ہیں۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ تمام روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں' اب "قبلہ" خانہ کعبہ ہی ہے۔
ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے ایک شخص اہل قبا کی طرف گیا اور اس نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ آپ خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کریں۔
عمارہ بن اوس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "میں اپنے امام کے بارے میں یہ بات گواہی دے کر کہتا ہوں کہ انہوں نے اور (ان کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے) سب مردوں اور خواتین نے خانہ کعبہ کی طرف رُخ کر دیا"۔
عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔
"جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا"۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الشَّطْرَ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْقِبَلُ لَا النِّصْفُ

وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي نَقُولُ اِنَّ الْعَرَبَ قَدْ يُوقِعُ الِاسْمَ الْوَاحِدَ عَلَى الشَّيْئَيْنِ الْمُخْتَلِفَيْنِ، قَدْ يُوقَعُ اسْمَ الشَّطْرِ عَلَى النِّصْفِ وَعَلَى الْقِبَلِ اَيِ الْجِهَةِ

باب 70: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اس مقام پر لفظ "شطر" "سمت" کے معنی میں استعمال ہوا ہے

"نصف" کے معنی میں استعمال نہیں ہوا اور یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں ہم یہ بیان کرتے ہیں: عرب بعض اوقات ایک ہی لفظ کو دو مختلف چیزوں کے لئے استعمال کرتے ہیں' تو لفظ "شطر" کبھی "نصف" کے لئے استعمال ہوتا ہے' اور کبھی "سمت" کے لئے استعمال ہوتا ہے خواہ وہ کسی بھی جہت میں ہو۔

437 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ: وَالشَّطْرُ فِينَا قِبَلَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- احمد بن خالد وہبی-- شریک-- ابواسحاق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

437: السنن الكبرى للنسائي' سورة البقرة' قوله تعالى : قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة' رقم الحديث: **10562**

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی ہے (اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں)

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہمارے محاورے میں لفظ ''شطر'' سے مراد ''سمت'' ہے۔

438 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ

متنِ حدیث: قَرَاَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَنُلْزِمُكُمُوهَا مِنْ شَطْرِ اَنْفُسِنَا: مِنْ تِلْقَاءِ اَنْفُسِنَا

قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهٖ فِيْ كِتَابِ التَّفْسِيْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

''کیا ہم اپنی طرف سے اسے تم پر لازم قرار دے دیں گے''۔

(یہاں شطر سے مراد) اپنی طرف سے ہے۔

میں نے یہ باب مکمل طور پر کتاب التفسیر میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّشْبِيكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ اِلَى الصَّلَاةِ

باب 71: نماز کے لئے نکلتے ہوئے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنے کی ممانعت

439 - سندِ حدیث: نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ اَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- اسماعیل بن امیہ -- سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کر کے پھر مسجد میں آئے' تو جب تک وہ واپس نہیں جاتا وہ نماز کی حالت میں ہی شمار ہوتا ہے' البتہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہئے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

440 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، نَا سَعِيْدٌ، عَنْ اَبِيْ

439: سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب النهی عن الاشتباك اذا خرج الی المسجد' رقم الحدیث: **1426** ' المستدرك علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' رقم الحدیث: **690** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب التشبیك بین الاصابع' رقم الحدیث: **3222** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **845**

هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ ثُمَّ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَلَا تُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم-- یحییٰ بن سعید-- ابن عجلان--سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم وضو کر کے پھر مسجد میں جاؤ' تو تم اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل نہ کرو۔

441 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَى هٰذَا الْخَبَرَ، دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ اَبِي ثُمَامَةَ، وَهُوَ الْخَيَّاطُ، اَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكْ بَيْنَ اَصَابِعِهِ؛ فَاِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ

اسنادِ دیگر: نَاهُ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت-- داؤد بن قیس الفراء-- سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:):

ابوثمامہ خیاط بیان کرتے ہیں: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں انہیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص وضو کرے اور پھر مسجد کی طرف جائے' تو وہ اپنی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر داخل نہ کرے' کیونکہ وہ نماز کی حالت میں ہوتا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

442 - سندِ حدیث: وَرَوَاهُ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي ثُمَامَةَ، وَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي ثُمَامَةَ قَالَ:

متن حدیث: لَقِيْتُ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ وَاَنَا اُرِيْدُ الْجُمُعَةَ، وَقَدْ شَبَّكْتُ بَيْنَ اَصَابِعِي، فَلَمَّا دَنَوْتُ ضَرَبَ

440: سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب النهي عن الاشتباك اذا خرج الى المسجد' رقم الحديث: **1425** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث كعب بن عجرة' رقم الحديث: **17800** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الفاء' عبد الرحمن بن ابي ليلى' سعيد بن ابي سعيد المقبري' رقم الحديث: **16078** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: **691** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة' ذكر السبب الذي من اجله قال صلى الله عليه وسلم هذا' رقم الحديث: **2173**

يَدَيَّ فَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِي. وَقَالَ: اِنَّا نُهِينَا اَنْ يُشَبِّكَ اَحَدٌ بَيْنَ اَصَابِعِهِ فِي الصَّلَاةِ، قُلْتُ: اِنِّي لَسْتُ فِي صَلَاةٍ
قَالَ: اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ وَاَنْتَ تُرِيدُ الْجُمُعَةَ؟ قُلْتُ: بَلَى قَالَ: فَاَنْتَ فِي صَلَاةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت انس بن عیاض نے --- سعد بن اسحاق بن کعب --- ابوسعید مقبری --- ابوثمامہ --- یونس بن عبدالاعلیٰ نے --- انس بن عیاض --- سعد بن اسحاق --- ابوسعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) --- ابوثمامہ بیان کرتے ہیں:

میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں جمعہ کی نماز کے لئے جا رہا تھا۔ میں نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی ہوئی تھیں۔ جب میں قریب ہوا تو انہوں نے میرے ہاتھ پر مارا اور میری انگلیوں کو ایک دوسرے سے الگ کروا دیا پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شخص نماز کے دوران اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرے۔ میں نے کہا: میں تو نماز نہیں پڑھ رہا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم وضو کر کے جمعہ کے ارادے سے نہیں نکلے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: پھر تم نماز کی حالت میں شمار ہوتے ہو۔

443 - وَرَوَاهُ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، نَا ابْنُ ذِئْبٍ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبٍ هُوَ مِنْ بَنِي سَالِمٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) سعد بن اسحاق بن کعب بنوسالم سے تعلق رکھنے والے فرد ہیں۔

444 - وَرَوَاهُ اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ كَعْبٍ، نَاهُ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، نَا اَبُو خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

445 - وَجَاءَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ بِطَامَّةٍ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَاهُ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّغْلِبِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ حَيَّانَ الرَّقِّيَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَلَا اُحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَرْوِيَ عَنِّي بِهَذَا الْخَبَرِ اِلَّا عَلَى هَذِهِ الصِّيغَةِ، فَاِنَّ هَذَا اِسْنَادٌ مَقْلُوبٌ فَيُشْبِهُ اَنْ يَكُونَ الصَّحِيحُ مَا رَوَاهُ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ؛ لِاَنَّ دَاوُدَ بْنَ قَيْسٍ اَسْقَطَ مِنَ الْاِسْنَادِ اَبَا سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيَّ، فَقَالَ: عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي ثُمَامَةَ وَاَمَّا ابْنُ عَجْلَانَ فَقَدْ وَهِمَ فِي الْاِسْنَادِ وَخَلَطَ فِيهِ، فَمَرَّةً يَقُولُ: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، وَمَرَّةً يُرْسِلُهُ، وَمَرَّةً يَقُولُ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ كَعْبٍ. وَابْنُ اَبِي ذِئْبٍ قَدْ بَيَّنَ اَنَّ الْمَقْبُرِيَّ سَعِيدَ بْنَ اَبِي سَعِيدٍ اِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَالِمٍ، وَهُوَ عِنْدِي سَعْدُ بْنُ اِسْحَاقَ اِلَّا اَنَّهُ غَلِطَ عَلَى سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ فَقَالَ: عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ كَعْبٍ. وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَاَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ جَمِيعًا قَدِ اتَّفَقَا عَلَى اَنَّ

الْخَبَرَ اِنَّمَا هُوَ عَنْ اَبِي ثُمَامَةَ

خالد بن حیان رقی نے جھوٹی روایت نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ روایت ابن عجلان --- سعید بن مسیب --- ابوسعید کے حوالے سے نقل کروی ہے جبکہ --- جعفر بن محمد ثعلبی نے --- خالد بن حیان رقی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں کسی شخص کے لئے یہ بات حلال قرار نہیں دیتا کہ وہ میرے حوالے سے اس روایت کو کسی اور طریقے سے نقل کرے' کیونکہ اس کی سند ''مقلوب'' ہے' اور اس بات کا امکان موجود ہے کہ ''صحیح'' روایت وہ ہو' جسے انس بن عیاض نامی راوی نے روایت کیا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ داؤد بن قیس نامی راوی نے اس کی سند میں سے ابوسعید مقبری نامی راوی کا ذکر نہیں کیا اور انہوں نے یہ بات کہی ہے: یہ روایت سعد بن اسحاق کے حوالے سے ابوثمامہ سے منقول ہے۔

جہاں تک ابن عجلان نامی راوی کا تعلق ہے' تو اسے اس کی سند میں وہم ہوا ہے' اور وہ اس کی سند میں اختلاط کا شکار ہوا ہے۔ ایک مرتبہ وہ یہ کہتا ہے کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' اور ایک مرتبہ وہ اسے ''مرسل'' روایت کے طور پر نقل کر دیتا ہے' اور ایک مرتبہ وہ یہ کہتا ہے کہ سعید کے حوالے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابن ابوذئب نے یہ بات بیان کی ہے: ''مقبری'' یعنی سعید بن ابوسعید نے یہ روایت بنوسالم سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نقل کی ہے اور وہ شخص میرے خیال میں سعد بن اسحاق ہے' البتہ انہوں نے سعد بن اسحاق کے حوالے سے' بات نقل کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: انہوں نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کعب سے نقل کی ہے''۔

داؤد بن قیس اور انس بن عیاض نامی دونوں راویوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ روایت ابوثمامہ سے منقول ہے۔

446 - وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى بَيْتِهِ، وَلَا يَقُوْلُ: هٰذَا يَعْنِي يُشَبِّكُ بَيْنَ اَصَابِعِهِ

اسنادِ دیگر: نَاهُ الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَرَوَاهُ شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص وضو کرنے کے بعد نماز کے ارادے سے نکلے' تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' جب تک وہ اپنے گھر واپس نہیں آ جاتا اور وہ اس طرح نہ کرے (راوی کہتے ہیں:) یعنی اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

447 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ، فَلَا يَقُلْ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- اسماعیل بن امیہ -- سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص اپنے گھر میں وضو کر کے پھر مسجد آئے' تو جب تک وہ واپس نہیں جاتا' وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' وہ اس طرح نہ کرے (راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کر کے (یہ بات ارشاد فرمائی)

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب 72: نماز کے لئے نکلتے وقت دعا مانگنا

448 - سند حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَأَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا، وَمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا، وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا، وَمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا، اللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا

توضیح راوی: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ: كَانَ فِي الْقَلْبِ مِنْ هٰذَا الْإِسْنَادِ شَيْءٌ؛ فَإِنَّ حَبِيْبَ بْنَ أَبِيْ ثَابِتٍ مُدَلِّسٌ، وَلَمْ أَقِفْ هَلْ سَمِعَ حَبِيْبٌ هٰذَا الْخَبَرَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَمْ لَا، ثُمَّ نَظَرْتُ فَإِذَا أَبُوْ عَوَانَةَ رَوَاهُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ أَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- حصین بن عبدالرحمٰن -- حبیب بن ابوثابت -- محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

448: صحیح البخاری' کتاب الدعوات' باب الدعاء اذا انتبه بالليل' رقم الحديث: **5967** 'صحیح مسلم' کتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه' رقم الحديث: **1314** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' ابواب قيام الليل' باب في صلاة الليل' رقم الحديث: **1161** 'السنن الصغرىٰ' کتاب التطبيق' باب الدعاء في السجود' رقم الحديث: **1114** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر اباحة الاضطجاع للمتهجد بعد فراغه من ورده قبل طلوع الفجر' رقم الحديث: **2678** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' کتاب الصلاة' باب الرجل يؤم الرجل' رقم الحديث: **3735** 'مصنف ابن ابی شيبة' کتاب الدعاء' ما رخص للرجل يدعو به في سجوده ؟' رقم الحديث: **28638** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' کتاب الصلاة' ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس في كيفية صلاة' رقم الحديث: **391** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2490** ' المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' كريب عن ابن عباس' رقم الحديث: **11979**

بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ہاں سو گئے۔ راوی کہتے ہیں: مؤذن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ یہ دعا مانگ رہے تھے:

''اے اللہ! میرے دل کو نور کر دے' میری زبان کو نور کر دے' میری سماعت کو نور کر دے' میری بصارت کو نور کر دے' میرے پیچھے نور کر دے' میرے آگے نور کر دے' میرے اوپر نور کر دے' میرے نیچے نور کر دے' اے اللہ! میرے لئے نور کو زیادہ کر دے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے' کیونکہ حبیب بن ابوثابت نامی راوی ''تدلیس'' کرتا ہے' اور میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ کیا حبیب نامی راوی نے یہ روایت محمد بن علی سے سنی ہے؟ یا نہیں سنی ہے؟ پھر میں نے اس بات کی تحقیق کی' تو ابوعوانہ نامی راوی نے یہ روایت حصین کے حوالے سے حبیب بن ابوثابت کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: محمد بن علی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

449 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُو الْوَلِيدِ، نَا اَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي ثَابِتٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- ابوولید-- ابوعوانہ-- حصین-- حبیب-- ابوثابت-- محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)''۔

بَابُ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسَاجِدِ لِلصَّلَاةِ

باب 73: نماز کے لئے مسجد کی طرف پیدل چل کر جانے کی فضیلت

450 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا عَبَّادٌ يَعْنِي ابْنَ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيَّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي

450:صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد' رقم الحدیث: **1100** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب فضل الخطی الی المساجد' رقم الحدیث: **1309** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب ما جاء فیفضل المشی الی الصلاۃ' رقم الحدیث: **475** 'صحیح ابن حبان' باب الامامۃ والجماعۃ' فصل فی فضل الجماعۃ' ذکر السبب الذی من اجلہ قال صلی اللہ علیہ وسلم انطاك' رقم الحدیث: **2067** 'سنن ابن ماجہ' کتاب المساجد والجماعات' باب الابعد فالابعد من المسجد اعظم اجرا' رقم الحدیث: **781** 'مصنف ابن ابی شیبۃ' کتاب صلاۃ التطوع والامامۃ وابواب متفرقۃ' القرب من المسجد افضل ام البعد' رقم الحدیث: **5923** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حدیث ابی عثمان النہدی' رقم الحدیث: **20702** 'مسند الحمیدی' احادیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **371** ' مسند عبد بن حمید' حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **162**

عُثْمَانَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بَيْتُهُ أَقْصَى بَيْتٍ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ لَا تُخْطِئُهُ الصَّلَاةُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَجَّعْتُ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا فُلَانُ لَوْ أَنَّكَ اشْتَرَيْتَ حِمَارًا يَقِيكَ الرَّمْضَاءَ وَيَرْفَعُكَ مِنَ الرَّقْعِ وَيَقِيكَ هَوَامَّ الْأَرْضِ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَحَمَلْتُ بِهِ حَمْلًا حَتَّى أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ: فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ وَذَكَرَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرَ أَنَّهُ يَرْجُو فِي أَثَرِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ مَا احْتَسَبْتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ ضبی --عباد بن عباد مہلبی --عاصم --ابوعثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا گھر مدینہ منورہ میں (مسجد سے) سب سے زیادہ دور تھا' لیکن وہ باقاعدگی کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوتا تھا۔ مجھے اس سے بڑی ہمدردی محسوس ہوئی۔ میں نے اس سے کہا: اے فلاں شخص! اگر تم ایک گدھا خرید لو تو وہ تمہیں گرمی کی شدت سے بچائے گا' تمہیں جھاڑ جھنکار سے اوپر رکھے گا اور تمہیں حشرات الارض سے بچا کے رکھے گا' تو اس شخص نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو جواب دیا: اللہ کی قسم! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرا گھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے بالکل ساتھ ہو۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے اس حوالے سے بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بات کا تذکرہ کیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا' اس سے اس بارے میں دریافت کیا: اس نے آپ کے سامنے بھی یہی بات بیان کی۔ اس نے یہ بات بیان کیا: وہ اپنے قدموں کے نشانات (کے اجر وثواب کے حصول) کی امید رکھتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تم جس چیز کے حصول کی امید رکھتے ہو وہ تمہیں ملے گی۔

451 - سند حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متن حدیث: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ فَأَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ قُرْبَ الْمَسْجِدِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ أَرَدْتُمْ أَنْ تَحَوَّلُوا قُرْبَ الْمَسْجِدِ؟ فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ: يَا بَنِي سَلِمَةَ دِيَارَكُمْ تُكْتَبْ آثَارُكُمْ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

قَدْ خَرَّجْتُ بَابَ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ بِتَمَامِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمران بن موسیٰ قزاز --عبدالوارث --داؤد --ابونضرہ (کے حوالے سے

451: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب فضل کثرۃ الخطا الی المساجد' رقم الحدیث: **1103** 'صحیح ابن حبان' باب الامامۃ والجماعۃ' فصل فی فضل الجماعۃ' ذکر البیان بان الابعد فالابعد فی اتیان المساجد اعظم اجرا من' رقم الحدیث: **2068** 'مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **14301** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند جابر' رقم الحدیث: **2101** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' من اسمہ عبد اللہ' رقم الحدیث: **4478**

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''مسجد کے قریب کچھ گھر خالی ہوئے' تو بنوسلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ جب اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! کیا تم لوگوں نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بنوسلمہ! تم اپنے گھروں میں رہو' تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جائیں گے۔

راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

میں نے یہ روایت کتاب الامامت میں مسجد کی طرف چل کر جانے کے باب میں مکمل طور پر نقل کی ہے۔

بَابُ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسْأَلَةِ اللّٰهِ فَتْحَ اَبْوَابِ الرَّحْمَةِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْمَسْجِدِ

باب 74: مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنا اور اللہ تعالیٰ سے رحمت کے دروازے کھولنے کی دعا مانگنا

452 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، نَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي سَعِيْدٌ الْمُقْرِءُ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ، وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ، وَلْيَقُلِ: اللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابوبکر حنفی -- ضحاک -- ابن عثمان -- سعید مقری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ دعا مانگے:

''اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب وہ مسجد سے باہر جائے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور یہ پڑھے:

''اے اللہ! تو مجھے مردود شیطان سے پناہ دے''۔

452: صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' فصل فی فضل الجماعة' ذکر ما یقول المرء عند دخول المسجد یرید الصلاة' رقم الحدیث: **2073**' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' رقم الحدیث: **693**

بَابُ الْقَوْلِ عِنْدَ الانْتِهَاءِ إِلَى الصَّفِّ قَبْلَ تَكْبِيرَةِ الافْتِتَاحِ

باب 75: صف تک پہنچنے کے بعد اور تکبیر تحریمہ سے پہلے کچھ کلمات پڑھنا

453 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَائِذٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى الصَّلاةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا فَقَالَ حِينَ انْتَهَى إِلَى الصَّفِّ: اللَّهُمَّ آتِنِي أَفْضَلَ مَا تُؤْتِي عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلاةَ قَالَ: مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟ قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذًا تُعْقَرُ جَوَادُكَ وَتُسْتَشْهَدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- سہیل بن ابوصالح -- محمد بن مسلم بن عایذ -- عامر بن سعد بن ابووقاص -- اپنے والد حضرت سعد رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ایک شخص نماز کے لئے آیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے۔ جب وہ شخص صف تک پہنچا' تو اس نے یہ کہا:

''اے اللہ! تو نے اپنے بندوں کو سب سے زیادہ فضیلت والی جو چیز عطا کی ہے وہ مجھے بھی عطا کر''۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے دریافت کیا: کچھ دیر پہلے کلام کرنے والا شخص کون تھا؟ ان صاحب نے عرض کی: میں تھا' یارسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر اس صورت میں تمہیں اپنے گھوڑے کے پاؤں کاٹنے ہوں گے اور اللہ کی راہ میں شہادت حاصل کرنا ہوگی۔

بَابُ إِيجَابِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ لِلصَّلاةِ

باب 76: نماز کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کرنا واجب ہے

454 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ،

453: صحيح ابن حبان' كتاب السير' باب فضل الجهاد' ذكر البيان بان الله جل وعلا يعطي من عقر جواده' رقم الحديث: **4711** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: **694** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب عمل اليوم والليلة' ما يقول اذا انتهى الى الصف' رقم الحديث: **9582** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روى مسلم بن عائذ' رقم الحديث: **992** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند سعد بن ابي وقاص' رقم الحديث: **670**

وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن عیسیٰ -- عبداللہ بن نمیر (یہاں تحویل سند ہے) حسن بن جنید -- عیسیٰ بن یونس -- عبیداللہ بن عمر -- سعید مقبری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز ادا کی' پھر وہ آیا۔ اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: جب تم وضو کے لئے کھڑے ہو' تو اچھی طرح وضو کرو' پھر تم قبلہ کی طرف رُخ کرو اور تکبیر کہو۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ابن نمیر کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ اِحْدَاثِ النِّيَّةِ عِنْدَ دُخُوْلِ كُلِّ صَلَاةٍ يُرِيْدُهَا الْمَرْءُ

فَيَنْوِيهَا بِعَيْنِهَا فَرِيْضَةً كَانَتْ اَوْ نَافِلَةً، اِذِ الْاَعْمَالُ اِنَّمَا تَكُوْنُ بِالنِّيَّةِ، وَاِنَّمَا يَكُوْنُ لِلْمَرْءِ مَا يَنْوِي بِحُكْمِ النَّبِيِّ الْمُصْطَفٰى

باب 77: آدمی جو بھی نماز ادا کرنا چاہتا ہے اسے شروع کرنے سے پہلے نئے سرے سے نیت کرے گا اور متعین طور پر اس نماز کی نیت کرے گا (جو وہ ادا کرنے لگا ہے)

کہ کیا وہ فرض ہے' یا نفل ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے' اور آدمی کو وہی اجروثواب حاصل

---

[454] اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے: نماز کے صحیح ہونے کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''اور تم جہاں کہیں بھی ہو' تو اپنا رخ مسجد حرام کی سمت پھیر لو۔''

تاہم یہ شرط دو صورتوں میں باقی نہیں رہتی۔

(1) جب جنگ کے دوران شدید خوف ہو اور دوسری صورت یہ ہے' جب مسافر شخص سواری پر نفل نماز ادا کر رہا ہو' تو اس کے لئے قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط نہیں ہوتا۔

بعض فقہاء نے تیسری صورت کی نشاندہی کی ہے' اگر کوئی شخص قبلہ کی طرف رخ کرنے سے عاجز ہو' جیسے کوئی شخص بندھا ہوا ہو اور وہ قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو' یا کوئی مریض ایسی حالت میں ہے' اسے الٹایا' پلٹایا نہیں جا سکتا اور کوئی اس کا رخ قبلہ کی طرف کرنے والا نہیں ہے۔ تو یہ لوگ جہت قبلہ کے علاوہ دوسری طرف رخ کر کے نماز ادا کر سکتے ہیں' جس طرف رخ کرنا ان کے لئے ممکن ہو۔

علماء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے: جو شخص براہ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہو' اس کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: مکہ کے رہنے والے تمام لوگوں کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔

جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جو شخص براہ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہے' تو اس کے لئے قبلہ کی جہت کی طرف رخ کرنا فرض ہے۔

البتہ اس بارے میں شوافع کی رائے کچھ مختلف ہے۔

ہوتا ہے جو اس نے نیت کی ہو اور یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے ثابت ہے۔

455 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَدِيٍّ الْحَارِثِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ زَادَ يَحْيَى بْنِ حَبِيبٍ: وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حبیب بن عدی حارثی اور احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- یحییٰ بن سعید -- محمد بن ابراہیم -- علقمہ بن وقاص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

---

(455) احناف اور حنابلہ کے نزدیک نیت کا تعلق نماز کی شرائط سے ہے اور راجح قول کے مطابق مالکی فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔
البتہ شوافع کے نزدیک نیت نماز کے فرائض یا نماز کے بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور بعض مالکیوں نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔
ان حضرات کا یہ کہنا ہے: نیت نماز کے ایک حصے میں لازم ہوتی ہے پوری نماز میں لازم نہیں ہوتی۔ اس لئے تکبیر تحریمہ اور رکوع کی طرح یہ بھی رکن شمار ہوگی۔

اس بات پر علماء کا اتفاق ہے نماز کے آغاز میں نیت کرنا واجب ہے تاکہ عام طور پر کئے جانے والے کام اور عبادت کے درمیان امتیاز ہو سکے۔
اور یہ بات ظاہر ہو جائے کہ یہ نماز خالص طور پر صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ادا کی جارہی ہے۔
احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کی نیت نماز کے ساتھ ہونی چاہئے۔ درمیان میں کوئی اور عمل رکاوٹ نہیں بننا چاہئے۔
یعنی کوئی ایسا عمل جو نماز کی جنس سے تعلق نہیں رکھتا جیسے کھانا پینا وغیرہ
البتہ درمیان میں اگر کوئی ایسا عمل ہو جو نماز کے ساتھ نسبت رکھتا ہے جیسے وضو کرنا یا مسجد کی طرف جانا تو یہ عمل رکاوٹ شمار نہیں ہوگا۔
تاہم مستحب یہ ہے نیت تکبیر تحریمہ سے پہلے کی جائے اور صحیح قول یہ ہے اگر کوئی شخص تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد نیت کرتا ہے تو یہ درست نہیں ہوگا۔
نیت کا محل تمام فقہاء کے نزدیک دل ہے تاہم جمہور فقہاء کے نزدیک نیت کو زبان کے ذریعے ادا کرنا مستحب ہے۔
صرف مالکیوں کی رائے مختلف ہے ان کے نزدیک زبانی طور پر نیت کے الفاظ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔
اس بات پر بھی فقہاء کا اتفاق ہے نیت میں اس بات کی تعیین کرنی چاہئے کہ آدمی فرض ادا کر رہا ہے یا نفل ادا کر رہا ہے؟
وہ فرض کون سی نماز کے ادا کر رہا ہے۔

455: صحیح البخاری' کتاب الایمان' باب : ما جاء ان الاعمال بالنیة والحسبة' رقم الحدیث: **54** 'صحیح مسلم' کتاب الامارة' باب قوله صلی الله علیه وسلم : " انما الاعمال بالنیة' رقم الحدیث: **3621** 'الجامع للترمذی' ابواب فضائل الجهاد' باب ما جاء فیمن یقاتل ریاء وللدنیا' رقم الحدیث: **1614** 'السنن الصغری' سؤر الهرة' باب النیة فی الوضوء' رقم الحدیث: **74** 'السنن الکبری للنسائی' کتاب الطهارة' النیة فی الوضوء' رقم الحدیث: **76** 'سنن الدارقطنی' کتاب الطهارة' باب النیة' رقم الحدیث: **109** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدین' اول مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه' رقم الحدیث: **168** 'مسند الطیالسی' الافراد عن عمر' رقم الحدیث: **36** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روی علقمة بن وقاص اللیثی' رقم الحدیث: **258**

''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے''۔

یحییٰ بن حبیب نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ''آدمی کو وہی ملتا ہے' جو اس نے نیت کی ہو''۔

بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ قَبْلَ التَّكْبِيرِ

باب 78: نماز کے آغاز میں تکبیر سے پہلے رفع یدین سے آغاز کرنا

456 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا بِحَذْوِ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَاِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- ابن شہاب -- سالم بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کر لیتے تھے' یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر آ جایا کرتے تھے' پھر آپ تکبیر کہتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جانے لگتے تھے' تو ایسا ہی کرتے تھے' پھر جب رکوع سے اٹھتے تھے' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے سر اٹھاتے تھے' اس وقت آپ ایسا نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ تَحْتَ الثِّيَابِ فِي الْبَرْدِ وَتَرْكِ اِخْرَاجِهِمَا مِنَ الثِّيَابِ عِنْدَ رَفْعِهِمَا

456: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب رفع اليدين اذا كبر واذا ركع واذا رفع' رقم الحديث: **715**' صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام' رقم الحديث: **613**' موطأ مالك' كتاب الصلاة' باب افتتاح الصلاة' رقم الحديث: **161** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب : القول بعد رفع الراس من الركوع' رقم الحديث: **1331** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين' رقم الحديث: **2430** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح' رقم الحديث: **958**' السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' باب رفع اليدين قبل التكبير' رقم الحديث: **871** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' ما يقول الامام اذا رفع راسه من الركوع' رقم الحديث: **637** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' رقم الحديث: **4933** 'مسند الشافعي' ومن كتاب اختلاف مالك والشافعي رضي الله عنهما' رقم الحديث: **949** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن عمر' رقم الحديث: **5437**

باب 79: سردی کے موسم میں کپڑوں کے نیچے ہی رفع یدین کرنے کی اجازت اور رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو کپڑوں سے باہر نہ نکالنا

457 - سندِ حدیث: نَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَرَاَيْتُهُمْ يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي الْبَرَانِسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان-- عاصم بن کلیب-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ میں نے ان حضرات کو ''برنس'' کے اندر ہی رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

باب 80: نماز میں رفع یدین کرتے ہوئے انگلیاں کھلی رکھنا

458 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا مَا لَا اُحْصِي مِنْ مَرَّةٍ اِمْلَاءً وَقِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْشُرُ اَصَابِعَهٗ فِي الصَّلَاةِ نَشْرًا

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَبْلَ رِحْلَتِنَا اِلَى الْعِرَاقِ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْكِنْدِيُّ غَيْرُ اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ نَشْرًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج-- یحییٰ بن یمان-- ابن ابوذئب-- سعید بن سمعان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

457: السنن الصغرٰی' كتاب التطبيق' باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول' رقم الحديث: **1152** 'السنن الكبرٰى للنسائي' التطبيق' موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الاول' رقم الحديث: **735** 'مسند الشافعي' من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق' رقم الحديث: **793** 'مسند الحميدي' حديثا وائل بن حجر الحضرمي رضى الله عنه' رقم الحديث: **855**

458: صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر ما يستحب للمرء نشر الاصابع عند التكبير لافتتاح الصلاة' رقم الحديث: **1789** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **808**

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے عراق جانے سے پہلے محمد بن رافع نامی راوی نے یہ روایت اسی حوالے سے نقل کی تھی۔ انہوں نے یہ کہا: عبداللہ بن سعید اشج ابوسعید کندی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے تھے:

''نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ اپنی انگلیاں اچھی طرح کشادہ کر لیتے تھے''۔

459- سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: هٰكَذَا،

وَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ بِيَدِهِ وَلَمْ يُفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَلَمْ يَضُمَّهَا، وَقَالَ: هٰكَذَا اَرَانَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَشَارَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ تَفْرِيجًا لَيْسَ بِالْوَاسِعِ، وَلَمْ يَضُمَّ بَيْنَ اَصَابِعِهِ، وَلَا بَاعَدَ بَيْنَهُمَا، رَفَعَ يَدَيْهِ فَوْقَ رَاْسِهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الشَّبَكَةُ شَبَكَةٌ سَمِجَةٌ بِحَالٍ، مَا اَدْرِي مِمَّنْ هِيَ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اِنَّمَا هِيَ: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ وَّلَا ارْتِيَابٌ اَنْ يَّرْفَعَ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَوْقَ رَاْسِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوعامر -- ابن ابوذئب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں مسجد بنوزریق میں تشریف لائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں' جنہیں۔ نبی اکرم ﷺ سرانجام دیا کرتے تھے' اور (اب) لوگوں نے وہ چھوڑ دیئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ اس طرح کرتے تھے۔

ابوعامر نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بتایا تھا' تاہم انہوں نے اپنی انگلیوں کو بالکل ملا کے بھی نہیں رکھا اور مکمل کشادہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے یہ بات بیان کی: ہمارے استاد ابن ابوذئب نے ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے استاد یحییٰ بن حکیم نے بھی ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اپنی انگلیوں کو اچھی طرح کشادہ رکھا' لیکن وہ زیادہ کھلی نہیں تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلیوں کو زیادہ ملا کے بھی نہیں رکھا اور ان کے درمیان زیادہ فاصلہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ سر تک بلند کئے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے تھے' جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرتے تھے (اور تیسری بات یہ ہے) نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اپنی انگلیاں کشادہ رکھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے عراق جانے سے پہلے محمد بن رافع نامی راوی نے یہ روایت اسی حوالے سے نقل کی تھی۔ انہوں نے یہ کہا: عبداللہ بن سعید اشج ابوسعید کندی نے ہمیں حدیث بیان کی ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے تھے:

''نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ اپنی انگلیاں اچھی طرح کشادہ کر لیتے تھے''۔

459 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ:

متنِ حدیث: دَخَلَ عَلَيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ قَالَ: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ قَالَ: هٰكَذَا،

وَاَشَارَ اَبُوْ عَامِرٍ بِيَدِهٖ وَلَمْ يُفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَلَمْ يَضُمَّهَا، وَقَالَ: هٰكَذَا اَرَانَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاَشَارَ لَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَفَرَّجَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ تَفْرِيجًا لَيْسَ بِالْوَاسِعِ، وَلَمْ يَضُمَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ، وَلَا بَاعَدَ بَيْنَهُمَا، رَفَعَ يَدَيْهِ فَوْقَ رَاْسِهٖ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْاَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ فَضْلِهٖ، وَكَانَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا سَجَدَ وَرَفَعَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ الشَّبَكَةُ شَبَكَةٌ سَمِجَةٌ بِحَالٍ، مَا اَدْرِي مِمَّنْ هِيَ، وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ اِنَّمَا هِيَ: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، لَيْسَ فِيْهِ شَكٌّ وَّلَا ارْتِيَابٌ اَنْ يَّرْفَعَ الْمُصَلِّي يَدَيْهِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ فَوْقَ رَاْسِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوعامر -- ابن ابوذئب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں مسجد بنو زریق میں تشریف لائے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: تین کام ایسے ہیں' جنہیں۔ نبی اکرم ﷺ سرانجام دیا کرتے تھے' اور (اب) لوگوں نے وہ چھوڑ دیئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ اس طرح کرتے تھے۔

ابوعامر نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بتایا تھا' تاہم انہوں نے اپنی انگلیوں کو بالکل ملا کے بھی نہیں رکھا اور مکمل کشادہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے یہ بات بیان کی: ہمارے استاد ابن ابوذئب نے ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے استاد یحییٰ بن حکیم نے بھی ہمیں اسی طرح کر کے دکھایا تھا۔

انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے اور اپنی انگلیوں کو اچھی طرح کشادہ رکھا' لیکن وہ زیادہ کھلی نہیں تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلیوں کو زیادہ ملا کے بھی نہیں رکھا اور ان کے درمیان زیادہ فاصلہ بھی نہیں رکھا اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ سر تک بلند کئے۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے تھے' جس میں آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا کرتے تھے (اور تیسری بات یہ ہے) نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران ہر مرتبہ سجدے میں جاتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ طریقہ واضح نہیں ہے اور مجھے یہ معلوم نہیں ہے یہ کس سے منقول ہے اور روایت کے یہ الفاظ کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اوپر تک لے جایا کرتے تھے" ۔ان میں کوئی شک اور کوئی شبہ نہیں ہے کہ نمازی نماز کے آغاز میں اپنے ہاتھ سر سے اوپر تک لے جا سکتا ہے۔

460 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْبِسْطَامِیُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

توضیح روایت: فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ قَالَا: رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا وَّلَمْ يُشَبِّكَا، وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا قِصَّةُ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ اَنَّهُ اَرَاهُمْ صِفَةَ تَفْرِيْجِ الْاَصَابِعِ اَوْ ضَمِّهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحییٰ --ابن ابوذئب (یہاں تحویل سند ہے) ابن ابوفدیک--ابن ابوذئب--سعید بن سمعان--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ بلند کیا کرتے تھے اور ان دونوں راویوں نے ان الفاظ میں کوئی شک نہیں کیا۔ان دونوں کی نقل کردہ روایت میں ابن ابی ذئب کا واقعہ منقول نہیں ہے کہ انہوں نے لوگوں کو انگلیاں کشادہ کرنے اور ملانے کا طریقہ کر کے دکھایا تھا۔

بَابُ التَّكْبِيْرِ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب 81: نماز کے آغاز کے لئے تکبیر کہنا

461 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِی الْمَقْبُرِیِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

461:صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب وجوب القراء ة للامام والماموم في الصلوات كلها' رقم الحديث:**736** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة' رقم الحديث:**629** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر البيان بان المرء يكتب له بعض صلاته اذا قصر في' رقم الحديث:**1912** ' المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث عبد الرحمن بن مهدي' رقم الحديث:**833** ' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذي لا يتم الركوع والسجود' رقم الحديث:**1351** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود' رقم الحديث:**737** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في وصف الصلاة' رقم الحديث:**285** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' فرض التكبيرة الاولى' رقم الحديث:**878** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' الرخصة في ترك الذكر في الركوع' رقم الحديث:**631** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في الرجل ينقص صلاته وما ذكر فيه وكيف يصنع' رقم الحديث: **2925**'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي صلاة لا يكملها' رقم الحديث:**3613** ' مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل الوجه فيما ذكرناه من الاختلاف في الصلاة علي' رقم الحديث:**1869** ' مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث:**9443** مسند ابي يعلى الموصلي' شهر بن حوشب' رقم الحديث:**6449**

اَبِی هُرَیْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی، ثُمَّ سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَعْلَمُ غَیْرَ هٰذَا، فَقَالَ: اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاةِ فَکَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلَاتِکَ کُلِّهَا

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: هٰذَا حَدِیْثُ بُنْدَارٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار اور احمد بن عبدہ اور یحییٰ بن حکیم اور عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- یحییٰ بن سعید -- عبیداللہ بن عمر -- سعید بن ابومقبری -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے ایک شخص آیا اس نے نماز ادا کی پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو تم نے نماز ادا نہیں کی ہے۔ راوی کہتے ہیں: یہاں تک کہ ایسا تین مرتبہ ہوا تو اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ معبوث کیا ہے مجھے تو صرف اسی طرح کا علم ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اس تلاوت کرو پھر رکوع میں جاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے رکوع کرو پھر اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو پھر اٹھو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ اسی طرح اپنی تمام نماز ادا کرو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِکْرِ الدُّعَاءِ بَیْنَ تَکْبِیْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ وَبَیْنَ الْقِرَاءَ ةِ

باب 82: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دعا مانگنے کا تذکرہ

462 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، وَاَبُوْ صَالِحٍ کَاتِبُ اللَّیْثِ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهٗ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ کَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ (اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ) (الأنعام: 163)، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَنْتَ رَبِّیْ، وَاَنَا عَبْدُکَ، ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا، اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ، وَاهْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا

يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ، وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ قَالَ أَبُو صَالِحٍ لَا إِلَهَ لِي إِلَّا أَنْتَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- حجاج بن منہال اور ابوصالح کاتب لیث یہ سب لوگ عبدالعزیز بن ابوسلمہ--ان کے چچا ماجشون بن ابوسلمہ--اعرج--عبیداللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر آپ پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رُخ ہر طرف سے موڑ کر اس ذات کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں' بے شک میری نماز' میری قربانی' میری زندگی' میری موت اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو میرا پروردگار ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں۔ میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔ میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں' تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر' کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی صرف تو ہی کر سکتا ہے' اور تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے' کیونکہ برے کو اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں سعادت تیری بارگاہ سے ہی حاصل ہوتی ہے ہر طرح کی بھلائی تیرے دست قدرت میں ہے۔ برائی تیری طرف نہیں جا سکتی۔ میں تیری مدد سے (ہر کام کرتا ہوں) اور تیری ہی طرف (رجوع کرتا ہوں) تو برکت والا ہے بلند و برتر ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں''۔

ابوصالح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: ''تیرے علاوہ میرا کوئی اور معبود نہیں ہے''۔

462: الجامع للترمذي' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب منه' رقم الحديث: **3426** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' رقم الحديث: **656** 'سنن ابن ماجه' كتاب الاضاحي' باب اضاحي رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **3119** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب : ما يقال بعد افتتاح الصلاة' رقم الحديث: **1265** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' نوع آخر من الذكر والدعاء بين التكبير والقراءة' رقم الحديث: **891** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' نوع آخر من الذكر' رقم الحديث: **954** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' باب فيما يفتتح به الصلاة' رقم الحديث: **2379** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **1345** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **792** 'مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **130** 'مسند الطيالسي' احاديث علي بن ابي طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن' رقم الحديث: **145** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **551** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه : عبدان' رقم الحديث: **4656**

463 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، وَعَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُونِ، عَنِ الْاَعْرَجِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

توضیح روایت: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: وَاَحَدُهُمْ يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ الْحَرْفَ وَالشَّيْءَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ وَالشَّرُّ لَيْسَ اِلَيْكَ: اَیْ لَيْسَ مِمَّا يُتَقَرَّبُ بِهِ اِلَيْكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- احمد بن خالد وہبی -- عبدالعزیز -- عبداللہ بن فضل اور اپنے چچا ماجشون کے حوالے سے اعرج سے نقل کرتے ہیں:

محمد بن یحییٰ کہتے ہیں: ان راویوں میں سے بعض حضرات نے دوسرے سے کچھ مختلف الفاظ میں روایات نقل کی ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ "برائی تیری طرف نہیں جاسکتی" اس سے مراد یہ ہے کہ برائی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کے ذریعے تیرا قرب حاصل کیا جائے۔

بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ اِغْفَالِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ

غَيْرُ جَائِزٍ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الثَّابِتَةِ، قَدْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ صَلَاتِهِ وَوَسَطِهَا وَآخِرِهَا بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ

باب 83: اس شخص کی غفلت کا بیان جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ دعا جو قرآن کا حصہ نہ ہو

فرض نماز میں اسے مانگنا جائز نہیں ہے اور یہ بات نبی اکرم ﷺ کی ثابت شدہ سنت کے خلاف ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے آغاز میں اس کے درمیان میں اور اس کے آخر میں وہ دعائیں مانگی ہیں جو قرآن (کے الفاظ کا) حصہ نہیں ہیں۔

464 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ، وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ: وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يَذْكُرْ وَاهْدِنِي لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ، وَلَا وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر بن سابق خولانی -- ابن وہب -- ابن ابوالزناد -- موسیٰ بن عقبہ -- عبداللہ بن فضل -- عبدالرحمن اعرج -- عبیداللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ نماز کے آغاز میں تکبیر کہنے کے

بعد آپ یہ پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رُخ اس ذات کی طرف کرلیا ہے' جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' اور دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں مسلمانوں میں سے ایک ہوں''۔

ان دونوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''تو اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر' کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف رہنمائی صرف تو ہی کرسکتا ہے' اور تو برے اخلاق کو مجھ سے دور کردے' کیونکہ برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کرسکتا ہے''۔

بَابُ اِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَقَبْلَ الْقِرَاءَةِ بِغَيْرِ مَا ذَكَرْنَا فِي خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الِاخْتِلَافَ فِي الِافْتِتَاحِ مِنْ جِهَةِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَّفْتَتِحَ بِكُلِّ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِهٖ بَعْدَ التَّكْبِيرِ مِنْ حَمْدٍ وَثَنَاءٍ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُعَاءٍ مِمَّا هُوَ فِي الْقُرْآنِ وَمِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب 84: تکبیر تحریمہ کے بعد اور قرأت سے پہلے دعا مانگنا مباح ہے' اور یہ اس دعا کے علاوہ ہے

جس کو ہم حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں ذکر کرچکے ہیں۔

اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آغاز میں دعا کے بارے میں یہ اختلاف مباح اختلاف کی نوعیت کا ہے' اور نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت' کسی بھی دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کرسکتا ہے' وہ تکبیر تحریمہ کے بعد ایسی دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کرسکتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء پر مشتمل ہے۔

خواہ وہ دعا ایسی ہو' جو قرآن میں موجود ہو' یا وہ ایسی ہو' جو قرآن میں موجود نہ ہو۔

465 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَغَيْرُهُمْ قَالَ عَلِيٌّ: اَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْاٰخَرُونَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

متنِ حدیث: قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِاَبِي وَاُمِّي مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: اَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ

465: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب ما يقول بعد التكبير' رقم الحديث: **723** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراء ة' رقم الحديث: **972** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الاباحة للمرء ان يفتتح الصلاة بغير ما وصفنا من الدعاء' رقم الحديث: **1795** 'السنن الصغرىٰ' كتاب الطهارة' ذكر الفطرة' باب الوضوء بالثلج' رقم الحديث: **60** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب الطهارة' الوضوء بالثلج والبرد' رقم الحديث: **59** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **10201**

خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ اور علی بن خشرم اور دیگر حضرات جریر بن عبدالحمید -- عمارہ بن قعقاع -- ابوزرعہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے آغاز میں جب تکبیر کہتے تھے' تو ذرا سی دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان جو خاموش رہتے ہیں' اس دوران آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اے اللہ! تو میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کردے' جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے میری خطاؤں سے اس طرح پاک کردے' جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو برف' پانی اور اولوں کے ذریعے دھودے''۔

466 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ

466:صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب فضل اللهم ربنا لك الحمد' رقم الحديث: **776** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة' رقم الحديث: **974** 'صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الاذكار' ذكر وصف الحمد لله جل وعلا الذى يكتب للحامد ربه به' رقم الحديث: **845** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم' ذكر مناقب رافع بن مالك الزرقى رضى الله عنه' رقم الحديث: **4976** 'موطا مالك' كتاب القرآن' باب ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى' رقم الحديث: **494** 'سنن الدارمي' ومن كتاب الاطعمة' باب الدعاء بعد الفراغ من الطعام' رقم الحديث: **2001** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' رقم الحديث: **657** 'سنن ابن ماجه' كتاب الادب' باب فضل الحامدين' رقم الحديث: **3800** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة' رقم الحديث: **364** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' نوع آخر من الذكر بعد التكبير' رقم الحديث: **895** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' ما يقول الماموم' رقم الحديث: **640** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع' رقم الحديث: **2826** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **4912** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضى الله تعالى عنه' رقم الحديث: **11824** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند انس بن مالك الانصاري' ما روى عنه قتادة' رقم الحديث: **2099** 'مسند عبد بن حميد' مسند انس بن مالك' رقم الحديث: **1198** 'البحر الزخار مسند البزار' ما اسند عامر بن ربيعة عن النبي' رقم الحديث: **3224** 'مسند ابى يعلى الموصلي' قتادة' رقم الحديث: **2845** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **7092** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الخاء' باب من اسمه خزيمة' ابو محمد الحضرمي' رقم الحديث: **3979**

اَنَسٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، نَا بَهْزٌ يَعْنِيْ ابْنَ اَسَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، وَقَتَادَةُ، عَنْ اَنَسٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ: اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ، فَقَالَ: اَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَاْسًا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهُنَّ، فَقَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا

هٰذَا حَدِيْثُ بَهْزِ بْنِ اَسَدٍ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ:

اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، وَقَالَ اَيْضًا: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اَنَا قُلْتُهَا وَمَا اَرَدْتُ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا، فَمَا دَرَوْا كَيْفَ يَكْتُبُوْنَهَا حَتّٰى سَاَلُوْا رَبَّهُمْ، فَقَالَ: اكْتُبُوْهَا كَمَا قَالَ عَبْدِيْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ رُوِيَتْ اَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي افْتِتَاحِهٖ صَلَاةَ اللَّيْلِ بِدَعَوَاتٍ مُخْتَلِفَةِ الْاَلْفَاظِ، قَدْ خَرَّجْتُهَا فِيْ اَبْوَابِ صَلَاةِ اللَّيْلِ، اَمَّا مَا يَفْتَتِحُ بِهِ الْعَامَّةُ صَلَاتَهُمْ بِخُرَاسَانَ مِنْ قَوْلِهِمْ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، فَلَا نَعْلَمُ فِيْ هٰذَا خَبَرًا ثَابِتًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ، وَاَحْسَنُ اِسْنَادٍ نَعْلَمُهُ رُوِيَ فِيْ هٰذَا خَبَرُ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- عبدالصمد -- ہمام -- قتادہ -- حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے -- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- بہز بن اسد -- حماد بن سلمہ -- ثابت اور قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص آیا اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے کہا:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اور اس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے تھے تو لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم میں سے یہ کلمات کس نے کہے تھے؟ اس نے کوئی بری بات نہیں کی۔ ان صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے۔ میں آیا تو میرا سانس چڑھا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات پڑھ دیئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا وہ تیزی سے ان کی طرف لپکے کہ ان میں سے کون انہیں اٹھا کر اوپر لے جاتا ہے؟

روایت کے یہ الفاظ بہز بن اسد کے نقل کردہ ہیں۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

ایک شخص نماز کے دوران (مسجد میں) داخل ہوا' تو اس نے یہ کہا:

''ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو''۔

اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: میں نے یہ کلمات کہے ہیں اور میں نے ان کے ذریعے صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے ان کی طرف لپکے تھے انہیں یہ سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ ان کلمات کو کس طرح نوٹ کریں؟ یہاں تک کہ انہوں نے اپنے پروردگار سے اس بارے میں دریافت کا تو پروردگار نے انہیں فرمایا: تم انہیں اسی طرح نوٹ کراؤ جس طرح میرے بندے نے کہے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز (نفل) کے آغاز میں جو دعائیں مانگا کرتے تھے وہ مختلف الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہیں۔ میں نے وہ تمام روایات رات کی نفل نماز سے متعلق ابواب میں نقل کر دی ہیں' البتہ خراسان میں عام طور پر لوگ نماز کا آغاز اس دعا کے ساتھ کرتے ہیں:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا نام برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے' اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

جو لوگ علم حدیث کی معرفت رکھتے ہیں' ان کے نزدیک ہمارے علم کے مطابق' اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر کوئی روایت ثابت نہیں ہے' اور ان دعاؤں میں علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک سند کے اعتبار سے سب سے بہترین روایت وہ ہے' جو ابومتوکل نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

467 - سند حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، نَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الرِّفَاعِيُّ، عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَقُولُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ، ثُمَّ يَقْرَاُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ لَمْ يُسْمَعْ فِي الدُّعَاءِ لَا فِي قَدِيمِ الدَّهْرِ وَلَا فِي حَدِيثِهٖ، اسْتُعْمِلَ هٰذَا الْخَبَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ، وَلَا حُكِيَ لَنَا عَنْ مَنْ لَمْ نُشَاهِدْهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ لِافْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اِلٰى قَوْلِهٖ: وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، ثُمَّ يُهَلِّلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ يُكَبِّرُ ثَلَاثًا

467: سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب من رای الاستفتاح بسبحانك اللّٰهم وبحمدك' رقم الحديث: **665** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' كتاب الصلاة' باب استفتاح الصلاة' رقم الحديث: **2463**

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن موسیٰ حرشی -- جعفر بن سلیمان ضبعی -- علی بن علی رفاعی -- ابومتوکل ناجی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے۔ تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کرتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے اور اس کے تھوکے اس کے پھونک مارنے اور اس کے وسوسے سے پناہ مانگتا ہوں''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت شروع کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (نماز کے آغاز میں) دعا کے بارے میں یہ روایت نہ تو پہلے کسی زمانے میں سنی گئی نہ بعد کے کسی زمانے میں سنی گئی کہ کسی حوالے سے اس روایت پر عمل کیا گیا ہو۔ جن علماء کی ہم نے زیارت نہیں کی ہے ان میں سے بھی کسی کے بارے میں ہمارے سامنے یہ بات بیان نہیں کی گئی کہ وہ نماز کے آغاز میں تین مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے اور پھر سبحانک اللھم پڑھتے تھے یعنی پوری دعا کو پڑھتے تھے پھر وہ لا الہ الا اللہ تین مرتبہ پڑھتے تھے اور پھر تین مرتبہ تکبیر کہا کرتے تھے۔

468 - وَقَدْ رُوِیَ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: اللّٰهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا ثَلَاثَ مِرَارٍ، سُبْحَانَ اللّٰهِ بُکْرَةً وَّاَصِیْلًا ثَلَاثَ مِرَارٍ،

ثُمَّ یَتَعَوَّذُ بِشَبِیْهٍ مِنَ التَّعَوُّذِ الَّذِیْ فِیْ خَبَرِ اَبِیْ سَعِیْدٍ، اِلَّا اَنَّهُمْ قَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ اِسْنَادِ خَبَرِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْعَنَزِیِّ، عَنِ ابْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِیْهِ، ناه بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

468:سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' ابواب تفریع استفتاح الصلاة' باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء' رقم الحدیث: **658**'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب الاستعاذة فی الصلاة' رقم الحدیث:**805** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' اما حدیث انس' رقم الحدیث:**809** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر خبر ثان یصرح بصحة ما ذکرناه' رقم الحدیث:**1800** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' باب فیما یفتتح به الصلاة' رقم الحدیث:**2377** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث جبیر بن مطعم' رقم الحدیث:**16443** 'مسند الطیالسی' وما اسند عن جبیر بن مطعم' رقم الحدیث:**976** 'مسند ابن الجعد' عمرو' رقم الحدیث:**81** 'البحر الزخار مسند البزار' حدیث جبیر بن مطعم عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث:**2912** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عبد الله بن عمر' رقم الحدیث:**5595** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الجیم' نافع بن جبیر بن مطعم' رقم الحدیث:**1549**

468- حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے (وہ بیان کرتے ہیں)
جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تین مرتبہ اللہ اکبر کبیرًا کہتے تھے پھر تین مرتبہ الحمدللہ کثیرًا کہتے تھے پھر تین مرتبہ سبحان اللہ بکرۃ واصیلا کہتے تھے پھر آپ اس تعوذ سے مشابہ تعوذ سے پناہ مانگتے تھے جس کا تذکرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں کیا گیا ہے تاہم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے منقول روایت کی سند میں محدثین نے اختلاف کیا ہے۔ (اس کی اسناد درج ذیل ہیں)
یہ روایت شعبہ نے عمرو بن مرہ -- عاصم عنزی -- جبیر بن مطعم کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے
جبکہ بندار نے محمد بن جعفر -- شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔
(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ -- وہب بن جریر -- شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

469 - وَرَوَاهُ حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ فَقَالَ: عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، ح حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، وَابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيْعًا عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَعَاصِمٌ الْعَنَزِيُّ وَعَبَّادُ بْنُ عَاصِمٍ مَجْهُوْلَانِ، لَا يَدْرِيْ مَنْ هُمَا، وَلَا يَعْلَمُ الصَّحِيْحَ، مَا رَوٰى حُصَيْنٌ اَوْ شُعْبَةُ

469- یہ روایت حصین بن عبدالرحمٰن نے عمرو بن مرہ -- عباد بن عاصم -- نافع بن جبیر بن مطعم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے (یہاں تحویلِ سند ہے) عبداللہ بن سعید اشج -- ابن ادریس (یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق اور ابن فضیل -- حصین بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عاصم عنزی اور عباس بن عاصم یہ دونوں مجہول ہیں۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ دونوں کون ہیں؟ اور نہ ہی یہ پتہ چل سکا ہے کہ اس روایت کو کس نے نقل کیا ہے حصین نے یا شعبہ نے؟

470 - وَرَوٰى حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ فَكَبَّرَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) حارثہ بن محمد -- عمرہ -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:
"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لئے مخصوص ہے تیرا اسم برکت والا ہے تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ

اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

471 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ مُؤَمَّلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، غَيْرُ اَنَّ سَلْمًا لَمْ يَقُلْ: فَكَبَّرَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَحَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ، لَيْسَ مِمَّنْ يَحْتَجُّ اَهْلُ الْحَدِيْثِ بِحَدِيْثِهِ، وَهٰذَا صَحِيْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ مِثْلَ حَدِيْثِ حَارِثَةَ، لَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَسْتُ اَكْرَهُ الِافْتِتَاحَ بِقَوْلِهِ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ عَلٰى مَا ثَبَتَ عَنِ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ، غَيْرُ اَنَّ الِافْتِتَاحَ بِمَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَغَيْرِهِمَا بِنَقْلِ الْعَدْلِ عَنِ الْعَدْلِ مَوْصُوْلًا اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ، وَاَوْلٰى بِالِاسْتِعْمَالِ اِذِ اتِّبَاعُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ وَخَيْرٌ مِنْ غَيْرِهَا

471 - یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے' تاہم سلم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''آپ تکبیر کہتے تھے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حارثہ بن محمد نامی راوی پر اللہ تعالیٰ رحم کرے' وہ ایسا شخص نہیں ہے' جس کی نقل کردہ روایت سے محدثین نے استدلال کیا ہو۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ وہ نماز کا آغاز اس طرح سے کیا کرتے تھے' جس طرح حارثہ سے منقول روایت میں ہے' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ منقول نہیں ہے۔ میں نماز کے آغاز میں اس دعا کو پڑھنے کو مکروہ قرار نہیں دیتا: سبحانك اللهم وبحمدك اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات مستند طور پر منقول ہے کہ وہ اس دعا کے ذریعے نماز کا آغاز کیا کرتے تھے' البتہ ان کلمات کے ذریعے نماز کا آغاز کرنا' جو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہیں' جنہیں عادل راویوں نے عادل راویوں کے حوالے سے نقل کیا ہے' اور اس کی سند نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ''موصول'' ہے' اس دعا کو پڑھنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے' اور اس پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا' کسی بھی دوسرے طریقے کی پیروی کرنے سے افضل اور زیادہ بہتر ہے۔

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) (سورة: النحل، آية رقم: 98)

باب 85: نماز میں قرأت سے پہلے ''اعوذ باللہ'' پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم قرآن کی تلاوت کرو تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ لو''۔

472 -سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَنَفْخِهِ وَهَمْزِهِ وَنَفْثِهِ قَالَ: وَهَمْزِهِ الْمُوتَةُ، وَنَفْثِهِ الشِّعْرُ، وَنَفْخِهِ الْكِبْرِيَاءُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن عیسیٰ مروزی -- ابن فضیل -- عطاء کے حوالے سے -- ابوعبد الرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''اے اللہ! میں مردود شیطان اس کے ہمز (یعنی مرگی) نفث (یعنی شعر کہنے) اور نفخ (یعنی تکبر کرنے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی کہتے ہیں: اس کے ''ہمز'' سے مراد ''مرگی'' اس کے ''نفث'' سے مراد ''شعر کہنا'' اور اس کے ''نفخ'' سے مراد ''تکبر کرنا'' ہے۔

بَابُ ذِكْرِ سُؤَالِ الْعَبْدِ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

مِنْ فَضْلِهِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الدُّعَاءَ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْفَرِيضَةِ

باب 86: فرض نماز میں تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان بندے کا اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے: جو دعا قرآن میں نہ ہو وہ فرض نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔

473 -سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَمْعَانَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَسْاَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ

توضیح روایت: قَالَ بُنْدَارٌ فِي حَدِيثِهِ: ثَلَاثٌ كَانَ يَعْمَلُ بِهِنَّ، تَرَكَهُنَّ النَّاسُ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ مَدًّا، وَكَانَ يَقِفُ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ هُنَيَّةً يَقُولُ: اَسْاَلُ اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهِ، وَكَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَكَعَ وَوَضَعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- ابن ابوذئب

---

[472] احناف اس بات کے قائل ہیں صرف پہلی رکعت میں تعوذ پڑھا جائے گا اور اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

شوافع اور حنابلہ کے نزدیک ہر رکعت میں قرأت سے پہلے تعوذ پڑھنا سنت ہے اور اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

جبکہ مالکیہ کے ہاں نماز کے دوران تعوذ یا تسمیہ دونوں کو پڑھنا مکروہ ہے۔

(یہاں تحویلِ سند ہے) حسین بن عیسیٰ بسطامی --- محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک --- ابن ابوذئب --- سعید بن سمعان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

تین چیزیں ایسی ہیں' جنہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے' اور لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ دونوں ہاتھ کھینچ کر بلند کرتے تھے' اور آپ قرأت کرنے سے کچھ دیر پہلے سکوت کرتے تھے (اس دوران) آپ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتے تھے' اور آپ ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے۔

بندار نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں' جن پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عمل کیا کرتے تھے' اور لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو ہاتھ کھینچ کر بلند کرتے تھے' اور آپ قرأت سے پہلے کچھ دیر خاموشی اختیار کرتے تھے' جس میں آپ رضی اللہ عنہ یہ پڑھتے تھے:

''میں اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگتا ہوں'' اور آپ رکوع میں جاتے ہوئے (اور سجدے کے لئے) نیچے جاتے ہوئے تکبیر کہا کرتے تھے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ

اِذِ الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ، وَالْمُنَاجِي رَبَّهُ يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يُفَرِّغَ قَلْبَهُ لِمُنَاجَاةِ خَالِقِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَشْغَلَ قَلْبَهُ التَّعَلُّقُ بِشَيْءٍ مِنْ اُمُورِ الدُّنْيَا يَشْغَلُهُ عَنْ مُنَاجَاةِ خَالِقِهِ

باب **87**: نماز میں خشوع اختیار کرنے کا حکم ہونا

کیونکہ نمازی اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہوتا ہے' اور جو شخص اپنے پروردگار کی بارگاہ مناجات کر رہا ہو' اس پر یہ بات لازم ہے کہ وہ اپنی مناجات کے لئے اپنے ذہن کو مکمل طور پر اپنے خالق کی طرف متوجہ رکھے اور اس کا دل دنیاوی امور سے متعلق کسی ایسی چیز میں مشغول نہ ہو' جو اسے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات سے غافل کر دے۔

474 - سندِ حدیث: نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادٰى رَجُلًا كَانَ فِي اٰخِرِ الصُّفُوْفِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، اَلَا تَتَّقِي اللّٰهَ اَلَا تَنْظُرُ كَيْفَ تُصَلِّي؟ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي اِنَّمَا يَقُوْمُ يُنَاجِي رَبَّهُ، فَلْيَنْظُرْ كَيْفَ يُنَاجِيهِ، اِنَّكُمْ تَرَوْنَ اَنِّي لَا اَرَاكُمْ، اِنِّي وَاللّٰهِ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِ ظَهْرِي كَمَا اَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ

474: صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب الامر بتحسین الصلاة واتمامها والخشوع فیها' رقم الحدیث: **671**' السنن الصغریٰ' کتاب الامامة' الرکوع دون الصف' رقم الحدیث: **866**' السنن الکبریٰ للنسائی' ذکر الامامة' الرکوع دون الصف' رقم الحدیث: **928**' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' اما حدیث انس' رقم الحدیث: **812**' مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث: **9606**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --فضل بن یعقوب جزری-- عبدالاعلیٰ-- محمد بن اسحاق -- سعید بن ابوسعید-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ نے آخری صف میں موجود ایک شخص کو بلند آواز میں مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے فلاں! کیا تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے نہیں ہو؟ کیا تم اس بات کا جائزہ نہیں لیتے کہ تم کس طرح نماز ادا کر رہے ہو؟ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب کی بارگاہ میں کھڑا مناجات کر رہا ہوتا ہے تو اسے اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کس کے ساتھ مناجات کر رہا ہے؟ تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ میں تمہیں نہیں دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اپنی پشت کے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنے سامنے دیکھ لیتا ہوں"۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّظَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب 88: نماز کے دوران آسمان کی طرف نظر کرنے کی شدید مذمت

475 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، نَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ، فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی-- یزید بن زریع-- سعید-- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ نماز کے دوران اپنی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھا لیتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حوالے سے شدید الفاظ میں (مذمت کی) یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ یا تو اس سے

475: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب رفع البصر الى السماء في الصلاة' رقم الحديث: **729** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الزجر عن رفع المرء الى السماء بصره في الصلاة' رقم الحديث: **2315** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب : كراهية رفع البصر الى السماء في الصلاة' رقم الحديث: **1325** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب النظر في الصلاة' رقم الحديث: **792** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب الخشوع في الصلاة' رقم الحديث: **1040** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلاة' رقم الحديث: **1185** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' النهي عن رفع البصر الى السماء في الصلاة' رقم الحديث: **538** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' في الرجل رفع بصره الى السماء في الصلاة' رقم الحديث: **6229** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **11853** ' مسند الطيالسي' احاديث النساء' وما اسند انس بن مالك الانصاري' ما روى عنه قتادة' رقم الحديث: **2117** 'مسند عبد بن حميد' مسند انس بن مالك' رقم الحديث: **1199** 'مسند ابي يعلى الموصلي' قتادة' رقم الحديث: **2848**

بازآجائیں گے یاان کی بینائی رخصت ہوجائے گی۔

476 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، يَعْنِي الْاَنْصَارِيَّ، نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ،

توضیح روایت: اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: فَاشْتَدَّ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --محمد بن عبداللہ انصاری --سعید بن ابوعروبہ --قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:):

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے انہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے اسی کی مانند حدیث بیان کی ہے' تاہم اس میں ان کے یہ الفاظ ہیں: ''اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ انتہائی سخت تھے''۔

بَابُ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ

باب 89: قرأت کا آغاز کرنے سے پہلے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا

477 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَيْتُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَعْنِي يَدَيْهِ فَرَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ، ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابن ادریس --عاصم بن کلیب --اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

477 حنابلہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں: دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر کلائی کے قریب رکھا جائے گا' جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھا جائے گا اور شہادت کی انگلی اور انگوٹھی کے ذریعے کلائی پر حلقہ بنالیا جائے گا۔

البتہ عورت حلقہ بنائے بغیر اپنے سینے پر ہاتھ رکھ دے گی کیونکہ اس میں اس کے لئے زیادہ پردہ ہے۔

477: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ' باب رفع الیدین فی الصلاۃ' رقم الحدیث: **628** 'السنن الصغرٰی' کتاب السھو' موضع المرفقین' رقم الحدیث: **1253** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاۃ' موضع حد المرفق الایمن' رقم الحدیث: **1165** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفۃ الصلاۃ' ذکر العلۃ التی من اجلھا کان یشیر المصطفٰی صلی اللہ علیہ' رقم الحدیث: **1969** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' حدیث وائل بن حجر' رقم الحدیث: **18492** 'المعجم الکبیر للطبرانی' بقیۃ المیم' باب الواو' کلیب بن شھاب ابو عاصم الجرمی' رقم الحدیث: **17949**

میں مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا' تو میں نے دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنے کانوں کے برابر تک (اٹھایا) پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑ لیا' پھر آپ نے تلاوت کرنا شروع کی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

478 - سندِ حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ فِيمَنْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَيْفَ يُصَلِّي، فَرَاَيْتُهُ حِيْنَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَاَمْسَكَهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا' جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' تو میں نے دیکھا کہ آپ جب تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے' یہاں تک کہ انہیں کانوں کے برابر کر لیا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر اسے پکڑ لیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

479 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا مُؤَمَّلٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- مؤمل -- سفیان -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھ لیا۔

بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيْعًا

باب 90: دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پہونچے اور کلائی سب پر رکھنا

480 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نَا زَائِدَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- معاویہ بن عمرو -- زائدہ -- عاصم بن کلیب جرمی -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کا جائزہ لیا تو جب آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کئے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پہنچے اور کلائی پر رکھا۔

بَابٌ فِي الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِ الْمُصَلِّي إِذَا الْتَفَتَ فِي صَلَاتِهِ

باب 91: نماز میں خشوع کا تذکرہ اور نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت' کیونکہ جب بندہ نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھتا ہے' تو پروردگار اپنا چہرہ نمازی سے پھیر لیتا ہے

481 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- یونس -- زہری -- ابوالاحوص -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

482 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يَزَالُ اللّٰهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

---

481 سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب الالتفات في الصلاة' رقم الحديث **788** السنن الصغرى' كتاب السهو' باب التشديد في الالتفات في الصلاة' رقم الحديث **1187** السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' النهي عن الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **523** سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب كراهية الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **1443** المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث **813** مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث **1238** مسند احمد بن حنبل حديث ابي ذر الغفاري' رقم الحديث: **20980**

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابوصالح -- لیث -- یونس -- ابن شہاب زہری -- ابوالاحوص محدث ابن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے' جب تک بندہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹالیتا ہے''۔

483 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا اَبُوْ تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ، اَنَّ اَبَا سَلَامٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَفْعَلُ بِهِنَّ وَيَاْمُرُ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَنْ يَفْعَلُوا بِهِنَّ، يُوعَظُ النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا نَصَبْتُمْ وُجُوهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ حِينَ يُصَلِّي لَهُ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَكُونَ الْعَبْدُ هُوَ يَنْصَرِفُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابومحمد فہد بن سلیمان مصری -- ابوتوبہ ربیع بن نافع -- معاویہ بن سلام -- زید بن سلام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوسلام نے انہیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں اور لوگوں کو اس بات کی نصیحت کی جائے۔

پھر انہوں نے بتایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے' تو جب تم اپنے چہرے سیدھے کرلو' تو اِدھر اُدھر توجہ نہ کرو' کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کررہا ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی طرف رُخ کرلیتا ہے' اور اس شخص سے اس وقت تک منہ نہیں پھیرتا جب تک بندہ خود منہ نہیں پھیر لیتا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ لَا اَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهَا

باب 92: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا نماز کو ناقص کردیتا ہے یہ نماز کو اس طرح فاسد نہیں کرتا کہ آدمی پر اسے دہرانا واجب ہو

484 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ اَيْضًا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوسُفُ

بْنُ عَدِيٍّ، نَا اَبُو الْاَحْوَصِ جَمِيْعًا عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:
متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

توضیح روایت: وَفِي خَبَرِ اَبِي الْاَحْوَصِ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عثمان عجلی --عبیداللہ بن موسیٰ --شیبان --محمد بن عثمان --عبیداللہ بن موسیٰ --اسرائیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری-- یوسف بن عدی-- ابوالاحوص-- اشعث بن ابوشعثاء-- اپنے والد--مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اچکنا ہے اس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

ابواحوص نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران آدمی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الِالْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ

عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُوْنُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ اَنْ يَّلْوِيَ الْمُلْتَفِتُ عُنُقَهُ، لَا اَنْ يَّلْحَظَ بِعَيْنِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّلْوِيَ عُنُقَهُ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّلْوِيَ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس اِدھر اُدھر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے

484:صحیح البخاری' کتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث:**730** 'الجامع للترمذی' ابواب السفر' باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث:**569** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث:**789** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' اما حدیث انس' رقم الحدیث:**816** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من قصد اتمام صلاته بترك' رقم الحدیث:**2318** 'السنن الصغرٰی' کتاب السهو' باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث:**1188** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب السهو' النهی عن الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث:**521** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' من کره الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث:**4476** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث:**23886** 'سند اسحاق بن راهویه' ما یروی' رقم الحدیث:**1311** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عائشة' رقم الحدیث:**4512**

جس کی وجہ سے آدمی کی نماز ناقص ہو جاتی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اِدھر اُدھر دیکھنے والا شخص اپنی گردن کو بھی موڑ لے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے' جو شخص گردن کو موڑے بغیر محض آنکھ کے ذریعے دائیں بائیں دیکھ لیتا ہے۔ (اس کا بھی یہی حکم ہے) اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی گردن کو موڑے بغیر نماز کے دوران پیچھے التفات کرلیا کرتے تھے۔

485 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهٗ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهٖ - يَعْنِيْ يَلْحَظُ بِعَيْنِهٖ يَمِنًا وَّشِمَالًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- عبداللہ بن سعید -- ثور بن زید -- عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں' توجہ کرلیا کرتے تھے' تاہم آپ پیچھے کی طرف گردن نہیں موڑتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران توجہ کرلیتے تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنی آنکھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھ لیتے تھے (چہرہ نہیں موڑتے تھے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِلْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ

هُوَ الْاِلْتِفَاتُ فِي الصَّلَاةِ فِيْ غَيْرِ الْوَقْتِ الَّذِيْ يَحْتَاجُ الْمُصَلِّيْ اَنْ يَّعْرِفَ فِعْلَ الْمَاْمُوْمِيْنَ اَوْ بَعْضِهِمْ لِيَاْمُرَهُمْ بِفِعْلٍ اَوْ يَزْجُرَهُمْ عَنْ فِعْلٍ بِاِشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ يُفْهِمُهُمْ مَا يَاْتُوْنَ وَمَا يَذَرُوْنَ فِيْ صَلَوَاتِهِمْ

باب 94: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس التفات سے منع کیا گیا ہے

اس سے مراد نماز کے دوران وہ التفات ہے' جو اس وقت کے علاوہ ہو' جس میں نمازی کو اس بات کی ضرورت پیش آتی

485: الجامع للترمذي' ابواب السفر' باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **567** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' باب الرخصة في الالتفات في الصلاة يميناً وشمالاً' رقم الحديث: **1191** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' الرخصة في الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **525** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **815** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر البيان بان المصلي له الالتفات يمنة ويسرة في صلاته لحاجة' رقم الحديث: **2319** 'سنن الدارقطني' كتاب الجنائز' باب الالتفات في الصلاة بعذر' رقم الحديث: **1628** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2407** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2535** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عكرمة عن ابن عباس' رقم الحديث: **11351**

ہے۔ وہ مقتدیوں کے طرز عمل یا ان میں سے بعض حضرات کے طرز عمل سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے انہیں کسی اشارے یا کنائے کے ذریعے کسی کام کو کرنے کا حکم دے یا کسی کام کے کرنے سے منع کرے اور اس بات کی سمجھ دے کہ ان لوگوں کو نماز کے دوران کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے؟

486 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ فَيُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا تَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ، فَلَا تَفْعَلُوا، ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ، إِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَفِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ فِي بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ لِيَحْرُسَهُمْ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب بن لیث -- لیث -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے اور وہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی آپ نے ہمیں قیام کی حالت میں دیکھا تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ نے سلام پھیر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''ابھی تم لوگ اہل فارس اور اہل روم کا سا عمل کر رہے تھے۔ وہ لوگ بھی اپنے بادشاہوں کے لئے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم لوگ ایسا نہ کیا کرو تم اپنے اماموں کی پیروی کیا کرو اگر امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

سہل بن حنظلیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن ابومرثد رضی اللہ عنہ کو پہرا دینے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف توجہ دیتے رہے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو مجھے فرمایا: تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہارا سوار تمہارے پاس آ گیا ہے۔

487 - سندِ حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ حَدَّثَنَاهُ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

486: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب ائتمام المأموم بالإمام' رقم الحديث: **653** 'صحيح ابن حبان' باب الإمامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة' ذكر الخبر المفسر للألفاظ المجملة التي تقدم ذكرنا لها في خبر' رقم الحديث: **2146**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' الإشارة في الصلاة' رقم الحديث: **531**

قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى اَبِىْ تَوْبَةَ الرَّبِيعِ بْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ فِىْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- معمر بن یعمر -- معاویہ بن سلام -- زید بن سلام -- ابوسلام -- ابوکبشہ سلولی -- نے انہیں حدیث بیان کی کہ سہل بن حنظلیہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی فہد بن سلیمان نے ہمیں یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے ابوتوبہ ربیع بن نافع کے سامنے یہ حدیث پڑھی وہ کہتے ہیں: معاویہ بن سلام نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

بَابُ اِيجَابِ الْقِرَاءَةِ فِى الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا

باب 95: نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دینا اور اس کی قرأت کے بغیر نماز کی نفی کرنا

488 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْقُرَشِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری

(یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد اور احمد بن عبدہ اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور محمد بن ولید قرشی -- سفیان -- ابن شہاب

488: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب وجوب القراءة للامام والمأموم في الصلوات كلها' رقم الحديث: **735** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة' رقم الحديث: **621** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر البيان بان قوله جل وعلا : فاقرء وا ما تيسر منه' رقم الحديث: **1802** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب' رقم الحديث: **707** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراءة خلف الامام' رقم الحديث: **834** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب' رقم الحديث: **236** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة' رقم الحديث: **905** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب قراءة ام القرآن' رقم الحديث: **2532** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال وشيء معها' رقم الحديث: **3577** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة' رقم الحديث: **965** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة ام الكتاب في الصلاة وخلف الامام' رقم الحديث: **1058** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث عبادة بن الصامت' رقم الحديث: **22091** ' مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **132** 'مسند الحميدي' احاديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه' رقم الحديث: **380**

زہری -- محمود بن ربیع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔

حسن بن محمد کہتے ہیں: انہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پتہ چلی ہے۔ احمد اور عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن ولید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

بَابُ ذِكْرِ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِيْ تَرْكِ قِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بِلَفْظٍ ادَّعَتْ فِرْقَةٌ اَنَّهَا دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ قِرَاءَ ةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يَنْقُصُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ لَا تُبْطِلُ صَلَاتَهُ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهَا

باب 96: سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کے الفاظ کا تذکرہ

جس کی وجہ سے ایک گروہ نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنا نمازی کی نماز کو ناقص کر دیتا ہے۔ اس کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے' اور اس شخص پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوتا ہے۔

489- سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ، اَخْبَرَهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَامٍّ،

---

(488) احناف اس بات کے قائل ہیں' نماز میں مطلق طور پر قرأت کرنا فرض ہے۔

البتہ نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اس کی وجہ احناف کا یہ اصول ہے' جو چیز ''دلیل ظنی'' سے ثابت ہوا سے فرض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسے واجب قرار دیا جائے گا اور واجب کا حکم یہ ہے' جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص بھول کے اسے چھوڑ دیتا ہے' تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا وہ تمام احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے' جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی' کیونکہ یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

اس لئے ہم خبر واحد کی بنیاد پر سورۃ فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ اس موضوع پر تفصیلی مباحث فقہاء نے اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔

احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز کی تمام رکعات میں' ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

البتہ شوافع کے نزدیک مطلق طور پر یہ ہر نمازی کے لئے فرض ہے۔

جبکہ مالکیوں کے نزدیک جہری نمازوں میں مقتدیوں کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے۔

فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَّرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- ابن جریج -- علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب -- ابوسائب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے' اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا' تو اس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔ ناقص ہوتی ہے' وہ ناقص ہوتی ہے' وہ مکمل نہیں ہوتی''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکا دیا اور بولے: اے ایرانی تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِيْ اَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ النَّقْصُ الَّذِيْ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَهُ، اِذِ النَّقْصُ فِي الصَّلَاةِ يَكُوْنُ نَقْصَيْنِ، اَحَدُهُمَا لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ، وَالْاٰخَرُ تَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَائِزَةً مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ لَا يَجِبُ اِعَادَتُهَا، وَلَيْسَ هٰذَا النَّقْصُ مِمَّا يُوْجِبُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَعَ جَوَازِ الصَّلَاةِ

باب 97: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ''خداج'' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں استعمال کیا ہے اس سے مراد ایسا نقص ہے' جس کے ہمراہ نماز جائز نہیں ہوتی ہے

489: موطا مالك' كتاب الصلاة' باب القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة' رقم الحديث: **186** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة' رقم الحديث: **624** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب' رقم الحديث: **706** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر وصف المناجاة التي يكون المرء في صلاته بها مناجيا لربه' رقم الحديث: **1804** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراءة خلف الامام' رقم الحديث: **835** 'الجامع للترمذي' ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب: ومن سورة فاتحة الكتاب' رقم الحديث: **2956** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' ترك قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في فاتحة الكتاب' رقم الحديث: **903** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب: لا صلاة الا بقراءة' رقم الحديث: **2650** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال وشيء معها' رقم الحديث: **3578** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب فضائل القرآن' فضل فاتحة الكتاب' رقم الحديث: **7748** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراءة خلف الامام' رقم الحديث: **804** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **925** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة' رقم الحديث: **1026** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7242** 'مسند الشافعي' باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **133** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وابو السائب' رقم الحديث: **2673** 'مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **943** 'مسند ابي يعلى الموصلي' شهر بن حوشب' رقم الحديث: **6321**

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں دو قسم کے نقص ہوتے ہیں' ایک وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہوتی ہے' اور اسے دہرانا لازم نہیں ہوتا اور یہ وہ نقص نہیں ہے' جو نماز کے جائز ہونے کے ہمراہ سجدہ سہو کو واجب کر دیتا ہے۔

490 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَاُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ: فَاِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ. فَاَخَذَ بِيَدِيْ، وَقَالَ: اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ يَا فَارِسِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- وہب بن جریر -- شعبہ -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔

بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

باب 98: قرأت کا آغاز ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے کرنا

491 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، نَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

491: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب ما يقول بعد التكبير' رقم الحديث: **722**' صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة' رقم الحديث: **634**' صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الاباحة للمرء ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم عند ارادته' رقم الحديث: **1820**' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب كراهية الجهر ببسم الله الرحمن الرحيم' رقم الحديث: **1267**' سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب من لم ير الجهر ب " بسم الله الرحمن الرحيم' رقم الحديث: **671**' سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب افتتاح القراء ة' رقم الحديث: **811**' الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب في افتتاح القراء ة ب الحمد لله رب العالمين' رقم الحديث: **235**' السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' باب البداء ة بفاتحة الكتاب قبل السورة' رقم الحديث: **896**' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب قراء ة " بسم الله الرحمن الرحيم "' رقم الحديث: **2507**' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من كان لا يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم' رقم الحديث: **4077**' السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' البداية بفاتحة الكتاب قبل السورة' رقم الحديث: **958**' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة' رقم الحديث: **737**' مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **11782**' مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **2073**

میں مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا' تو میں نے دیکھا جب آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ آپ نے اپنے انگوٹھے کو اپنے کانوں کے برابر تک (اٹھایا) پھر آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ذریعے پکڑ لیا' پھر آپ نے تلاوت کرنا شروع کی۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

478 - سندِ حدیث: نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ فِيمَنْ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ كَيْفَ يُصَلِّي، فَرَاَيْتُهُ حِيْنَ كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا اُذُنَيْهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَمِيْنِهِ عَلٰى شِمَالِهِ فَاَمْسَكَهَا ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا' جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم ﷺ کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' تو میں نے دیکھا کہ آپ جب تکبیر کہی تو اپنے دونوں ہاتھ بلند کئے' یہاں تک کہ انہیں کانوں کے برابر کر لیا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ کر اسے پکڑ لیا۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

479 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا مُؤَمَّلٌ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى صَدْرِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- مؤمل -- سفیان -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنا دایاں دست مبارک بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھ لیا۔

بَابُ وَضْعِ بَطْنِ الْكَفِّ الْيُمْنٰى عَلٰى كَفِّ الْيُسْرٰى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ جَمِيْعًا

باب 90: دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پہونچے اور کلائی سب پر رکھنا

480 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نَا زَائِدَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ اَخْبَرَهُ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، قَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- معاویہ بن عمرو -- زائدہ -- عاصم بن کلیب جرمی -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔

میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: میں نے آپ کا جائزہ لیا تو جب آپ کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کئے پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہتھیلی کی پشت پہونچے اور کلائی پر رکھا۔

بَابٌ فِي الْخُشُوعِ فِي الصَّلَاةِ أَيْضًا، وَالزَّجْرِ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ إِذِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَصْرِفُ وَجْهَهُ عَنْ وَجْهِ الْمُصَلِّي إِذَا الْتَفَتَ فِي صَلَاتِهِ

باب 91: نماز میں خشوع کا تذکرہ اور نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھنے کی ممانعت' کیونکہ جب بندہ نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھتا ہے تو پروردگار اپنا چہرہ نمازی سے پھیر لیتا ہے

481 - سند حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ يُحَدِّثُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- یونس -- زہری -- ابوالاحوص -- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

482 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ ابْنَ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا يَزَالُ اللَّهُ مُقْبِلًا عَلَى الْعَبْدِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا صَرَفَ وَجْهَهُ انْصَرَفَ عَنْهُ

481- سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب الالتفات في الصلاة' رقم الحديث **788** السنن الصغرىٰ' كتاب السهو' باب التشديد في الالتفات في الصلاة' رقم الحديث **1187** السنن الكبرىٰ للنسائي' كتاب السهو' النهي عن الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **523** سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب كراهية الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **1443** المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث **813** مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث **1738** مسند احمد بن حنبل' حديث ابي ذر الغفاري' رقم الحديث: **20980**

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابوصالح -- لیث -- یونس -- ابن شہاب زہری -- ابوالاحوص محدث ابن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی طرف متوجہ رہتا ہے جب تک بندہ اِدھر اُدھر نہیں دیکھتا۔ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنا منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتا ہے''۔

483 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا اَبُوْ تَوْبَةَ يَعْنِيْ الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ،

متنِ حدیث: اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَفْعَلُ بِهِنَّ وَيَاْمُرُ بَنِيْ اِسْرَائِيلَ اَنْ يَفْعَلُوا بِهِنَّ، يُوعَظُ النَّاسُ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا نَصَبْتُمْ وُجُوهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ حِيْنَ يُصَلِّيْ لَهُ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ الْعَبْدُ هُوَ يَنْصَرِفُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابومحمد فہد بن سلیمان مصری -- ابوتوبہ ربیع بن نافع -- معاویہ بن سلام -- زید بن سلام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوسلام نے انہیں حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی یہ ہدایت کریں کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں اور لوگوں کو اس بات کی نصیحت کی جائے۔

پھر انہوں نے بتایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے تو جب تم اپنے چہرے سیدھے کر لو تو اِدھر اُدھر توجہ نہ کرو کیونکہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی طرف رُخ کر لیتا ہے اور اس شخص سے اس وقت تک منہ نہیں پھیرتا جب تک بندہ خود منہ نہیں پھیر لیتا''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ يَنْقُصُ الصَّلَاةَ لَا اَنَّهُ يُفْسِدُهَا فَسَادًا يَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهَا

باب 92: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنا نماز کو ناقص کر دیتا ہے یہ نماز کو اس طرح فاسد نہیں کرتا کہ آدمی پر اسے دہرانا واجب ہو

484 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ شَيْبَانَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ اَيْضًا نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ اِسْرَائِيلَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوْسُفُ

بْنُ عَدِيٍّ، نَا اَبُو الْاَحْوَصِ جَمِيعًا عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ

توضیح روایت: وَفِي خَبَرِ اَبِي الْاَحْوَصِ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عثمان عجلی -- عبیداللہ بن موسیٰ -- شیبان -- محمد بن عثمان -- عبیداللہ بن موسیٰ -- اسرائیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عمرو بن تمام مصری -- یوسف بن عدی -- ابوالاحوص -- اشعث بن ابوشعثاء -- اپنے والد -- مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اچکنا ہے اس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

ابواحوص نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران آدمی کے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الِالْتِفَاتَ الْمَنْهِيَّ

عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي تَكُونُ صَلَاةُ الْمَرْءِ بِهِ نَاقِصَةً هُوَ اَنْ يَلْوِيَ الْمُلْتَفِتُ عُنُقَهُ، لَا اَنْ يَلْحَظَ بِعَيْنِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَلْوِيَ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

باب 93: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس اِدھر اُدھر دیکھنے سے منع کیا گیا ہے

484: صحیح البخاری' کتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث: **730** 'الجامع للترمذی' ابواب السفر' باب ما ذکر فی الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث: **569** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث: **789** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' اما حدیث انس' رقم الحدیث: **816** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من قصد اتمام صلاته بترک' رقم الحدیث: **2318** 'السنن الصغری' کتاب السهو' باب التشدید فی الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث: **1188** 'السنن الکبری للنسائی' کتاب السهو' النهی عن الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث: **521** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' من کره الالتفات فی الصلاة' رقم الحدیث: **4476** 'مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرک من مسند الانصار' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث: **23886** 'مسند اسحاق بن راهویه' ما یروی' رقم الحدیث: **1311** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عائشة' رقم الحدیث: **4512**

جس کی وجہ سے آدمی کی نماز ناقص ہو جاتی ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ اِدھر اُدھر دیکھنے والا شخص اپنی گردن کو بھی موڑ لے۔
اس سے یہ مراد نہیں ہے' جو شخص گردن کو موڑے بغیر محض آنکھ کے ذریعے دائیں بائیں دیکھ لیتا ہے۔(اس کا بھی یہی حکم ہے)
اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی گردن کو موڑے بغیر نماز کے دوران پیچھے التفات کرلیا کرتے تھے۔

485 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِىْ هِنْدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِىْ صَلَاتِهٖ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، وَلَا يَلْوِىْ عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهٗ يَلْتَفِتُ فِىْ صَلَاتِهٖ - يَعْنِىْ يَلْحَظُ بِعَيْنِهٖ يَمِنًا وَّشِمَالًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعمار حسین بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- عبداللہ بن سعید -- ثور بن زید -- عکرمہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران دائیں بائیں' توجہ کرلیا کرتے تھے' تاہم آپ پیچھے کی طرف گردن نہیں موڑتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران توجہ کرلیتے تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنی آنکھ کے ذریعے دائیں طرف اور بائیں طرف دیکھ لیتے تھے (چہرہ نہیں موڑتے تھے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِلْتِفَاتَ الْمَنْهِىَّ عَنْهُ فِى الصَّلَاةِ

هُوَ الْاِلْتِفَاتُ فِى الصَّلَاةِ فِىْ غَيْرِ الْوَقْتِ الَّذِىْ يَحْتَاجُ الْمُصَلِّىْ اَنْ يَّعْرِفَ فِعْلَ الْمَاْمُوْمِيْنَ اَوْ بَعْضِهِمْ لِيَاْمُرَهُمْ بِفِعْلٍ اَوْ يَزْجُرَهُمْ عَنْ فِعْلٍ بِاِشَارَةٍ اَوْ اِيْمَاءٍ يُفْهِمُهُمْ مَا يَاْتُوْنَ وَمَا يَذَرُوْنَ فِىْ صَلَوَاتِهِمْ

باب 94: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران جس التفات سے منع کیا گیا ہے

اس سے مراد نماز کے دوران وہ التفات ہے' جو اس وقت کے علاوہ ہو' جس میں نمازی کو اس بات کی ضرورت پیش آتی

485: الجامع للترمذي' ابواب السفر' باب ما ذكر في الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **567** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' باب الرخصة في الالتفات في الصلاة يمينا وشمالا' رقم الحديث: **1191** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' الرخصة في الالتفات في الصلاة' رقم الحديث: **525** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **815** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر البيان بان المصلى له الالتفات يمنة ويسرة في صلاته لحاجة' رقم الحديث: **2319** 'سنن الدارقطني' كتاب الجنائز' باب الالتفات في الصلاة بعذر' رقم الحديث: **1628** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2407** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2535** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما اسند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عكرمة عن ابن عباس' رقم الحديث: **11351**

ہے۔ وہ مقتدیوں کے طرز عمل یا ان میں سے بعض حضرات کے طرز عمل سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے انہیں کسی اشارے یا کنائے کے ذریعے کسی کام کو کرنے کا حکم دے یا کسی کام کے کرنے سے منع کرے اور اس بات کی سمجھ دے کہ ان لوگوں کو نماز کے دوران کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے؟

486 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكَبِّرُ فَيُسْمِعُ النَّاسَ تَكْبِيرَهُ قَالَ: فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَأَشَارَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: إِنْ كِدْتُمْ آنِفًا تَفْعَلُونَ فِعْلَ فَارِسَ وَالرُّومِ، يَقُومُونَ عَلَى مُلُوكِهِمْ وَهُمْ قُعُودٌ، فَلَا تَفْعَلُوا، ائْتَمُّوا بِأَئِمَّتِكُمْ، إِنْ صَلَّى الْإِمَامُ قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا وَفِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ فِي بَعْثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ لِيَحْرُسَهُمْ قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ إِلَى الشِّعْبِ حَتَّى إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ فَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: أَبْشِرُوا فَقَدْ جَاءَكُمْ فَارِسُكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب بن لیث -- لیث -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تکبیر کہتے رہے اور وہ لوگوں کو تکبیر کی آواز سناتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف توجہ کی آپ نے ہمیں قیام کی حالت میں دیکھا تو آپ نے ہمیں اشارہ کیا تو ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ نے سلام پھیر لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

"ابھی تم لوگ اہل فارس اور اہل روم کا سا عمل کر رہے تھے۔ وہ لوگ بھی اپنے بادشاہوں کے لئے کھڑے رہتے ہیں اور بادشاہ بیٹھے رہتے ہیں۔ تم لوگ ایسا نہ کیا کرو تم اپنے اماموں کی پیروی کیا کرو اگر امام کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اگر امام بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو۔

سہل بن حنظلیہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت انس بن ابومرثد رضی اللہ عنہ کو پہرا دینے کے لئے بھیجا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کی طرف توجہ دیتے رہے یہاں تک کہ جب آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو مجھ سے فرمایا: تم لوگوں کے لئے خوشخبری ہے کہ تمہارا سوار تمہارے پاس آ گیا ہے۔

487 - سندِ حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ سَهْلُ بْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ حَدَّثَنَاهُ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

486: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب ائتمام المأموم بالامام' رقم الحديث: **653** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' فصل في فضل الجماعة' ذكر الخبر المفسر للالفاظ المجملة التي تقدم ذكرنا لها في خبر' رقم الحديث: **2146**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' الاشارة في الصلاة' رقم الحديث: **531**

قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى اَبِى تَوْبَةَ الرَّبِيعِ بْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَامٍ فِى حَدِيثٍ طَوِيلٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن یحییٰ--معمر بن یعمر--معاویہ بن سلام--زید بن سلام--ابوسلام--ابوکبشہ سلولی--نے انہیں حدیث بیان کی کہ سہل بن حنظلیہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی فہد بن سلیمان نے ہمیں یہ حدیث بیان کی وہ کہتے ہیں: میں نے ابوتوبہ ربیع بن نافع کے سامنے یہ حدیث پڑھی' وہ کہتے ہیں: معاویہ بن سلام نے ہمیں حدیث بیان کی۔ اس کے بعد طویل حدیث ہے۔

بَابُ اِيجَابِ الْقِرَاءَةِ فِى الصَّلَاةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَنَفْيِ الصَّلَاةِ بِغَيْرِ قِرَاءَتِهَا

باب 95: نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کو واجب قرار دینا اور اس کی قرأت کے بغیر نماز کی نفی کرنا

488 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يَقْرَاُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ وَقَالَ اَحْمَدُ وَعَبْدُ الْجَبَّارِ: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رِوَايَةً وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ: لَا صَلَاةَ اِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری

(یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد اور احمد بن عبدہ اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور محمد بن ولید قرشی--سفیان--ابن شہاب

488:صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب وجوب القراء ة للامام والماموم في الصلوات كلها' رقم الحديث:**735** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب وجوب قراء ة الفاتحة في كل ركعة' رقم الحديث:**621** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر البيان بان قوله جل وعلا : فاقرء وا ما تيسر منه' رقم الحديث:**1802** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب من ترك القراء ة في صلاته بفاتحة الكتاب' رقم الحديث: **707**'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراء ة خلف الامام' رقم الحديث:**834** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب' رقم الحديث:**236** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' ايجاب قراء ة فاتحة الكتاب في الصلاة' رقم الحديث:**905** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب قراء ة ام القرآن' رقم الحديث:**2532** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال وشيء معها' رقم الحديث:**3577** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' ايجاب قراء ة فاتحة الكتاب في الصلاة' رقم الحديث:**965** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب وجوب قراء ة ام الكتاب في الصلاة وخلف الامام' رقم الحديث:**1058** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث عبادة بن الصامت' رقم الحديث:**22091** 'مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث :**132** 'مسند الحميدي' احاديث عبادة بن الصامت رضي الله عنه' رقم الحديث:**380**

زہری--محمود بن ربیع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا''۔

روایت کے یہ الفاظ مخزومی کے نقل کردہ ہیں۔

حسن بن محمد کہتے ہیں: انہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ روایت پتہ چلی ہے۔ احمد اور عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن ولید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بغیر نماز نہیں ہوتی''۔

بَابُ ذِكْرِ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي تَرْكِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ بِلَفْظٍ ادَّعَتْ فِرْقَةٌ اَنَّهَا دَالَّةٌ عَلٰى اَنَّ تَرْكَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ يَنْقُصُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْ لَا تُبْطِلُ صَلَاتَهٗ وَلَا يَجِبُ عَلَيْهِ اِعَادَتُهَا

باب 96: سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت کے الفاظ کا تذکرہ

جس کی وجہ سے ایک گروہ نے اس بات کا دعویٰ کیا ہے کہ یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں' سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرنا نمازی کی نماز کو ناقص کر دیتا ہے۔ اس کی نماز باطل نہیں ہوتی ہے' اور اس شخص پر نماز کو دہرانا لازم نہیں ہوتا ہے۔

489- سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ، اَنَّ اَبَا السَّائِبِ، اَخْبَرَهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَامٍّ،

---

(488) احناف اس بات کے قائل ہیں' نماز میں مطلق طور پر قرأت کرنا فرض ہے۔

البتہ نماز کے دوران سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ اس کی وجہ احناف کا یہ اصول ہے' جو چیز ''دلیل ظنی'' سے ثابت ہوا سے فرض قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اسے واجب قرار دیا جائے گا اور واجب کا حکم یہ ہے' جو شخص جان بوجھ کر اسے چھوڑتا ہے وہ عذاب کا مستحق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے چھوٹ جانے کی وجہ سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

اگر کوئی شخص بھول کے اسے چھوڑ دیتا ہے' تو اس پر سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا وہ تمام احادیث جن میں یہ بات مذکور ہے' جو شخص سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی' کیونکہ یہ خبر واحد ہے اور خبر واحد ظن کا فائدہ دیتی ہے۔

اس لئے ہم خبر واحد کی بنیاد پر سورۂ فاتحہ پڑھنے کو فرض قرار نہیں دے سکتے۔

اس کے علاوہ اس موضوع پر تفصیلی مباحث فقہاء نے اپنی کتابوں میں تحریر کی ہیں۔

احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: نماز کی تمام رکعات میں' ہر ایک رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا فرض ہے۔

البتہ شوافع کے نزدیک مطلق طور پر یہ ہر نمازی کے لئے فرض ہے۔

جبکہ مالکیوں کے نزدیک جہری نمازوں میں مقتدیوں کے لئے سورہ فاتحہ پڑھنا فرض نہیں ہے۔

فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اِنِّيْ اَكُوْنُ اَحْيَانًا وَّرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِيْ وَقَالَ: يَا فَارِسِيُّ اقْرَاْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)---یعقوب بن ابراہیم دورقی---ابن علیہ---ابن جریج---علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب---ابوسائب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص نماز ادا کرتا ہے' اور اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا' تو اس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔ ناقص ہوتی ہے' وہ ناقص ہوتی ہے' وہ مکمل نہیں ہوتی''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکا دیا اور بولے: اے ایرانی تم دل میں اسے پڑھ لیا کرو۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْخِدَاجَ الَّذِيْ اَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ هُوَ النَّقْصُ الَّذِيْ لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَهُ، اِذِ النَّقْصُ فِي الصَّلَاةِ يَكُوْنُ نَقْصَيْنِ، اَحَدُهُمَا لَا تُجْزِءُ الصَّلَاةُ مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ، وَالْاٰخَرُ تَكُوْنُ الصَّلَاةُ جَائِزَةً مَعَ ذٰلِكَ النَّقْصِ لَا يَجِبُ اِعَادَتُهَا، وَلَيْسَ هٰذَا النَّقْصُ مِمَّا يُوْجِبُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ مَعَ جَوَازِ الصَّلَاةِ

باب 97: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ لفظ ''خداج'' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں استعمال کیا ہے اس سے مراد ایسا نقص ہے' جس کے ہمراہ نماز جائز نہیں ہوتی ہے

489: موطا مالك' كتاب الصلاة' باب القراءة خلف الامام فيما لا يجهر فيه بالقراءة' رقم الحديث: **186** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة' رقم الحديث: **624** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب' رقم الحديث: **706** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر وصف المناجاة التي يكون المرء في صلاته بها مناجيا لربه' رقم الحديث: **1804** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراءة خلف الامام' رقم الحديث: **835** 'الجامع للترمذي' ابواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب: ومن سورة فاتحة الكتاب' رقم الحديث: **2956** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' ترك قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في فاتحة الكتاب' رقم الحديث: **903** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب: لا صلاة الا بقراءة' رقم الحديث: **2650** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال وشيء معها' رقم الحديث: **3578** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب فضائل القرآن' فضل فاتحة الكتاب' رقم الحديث: **7748** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراءة خلف الامام' رقم الحديث: **804** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **925** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة' رقم الحديث: **1026** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7242** 'مسند الشافعي' باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **133** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وابو السائب' رقم الحديث: **2673** 'مسند الحميدي' احاديث ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **943** 'مسند ابي يعلى الموصلي' شهر بن حوشب' رقم الحديث: **6321**

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز میں دو قسم کے نقص ہوتے ہیں' ایک وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہی نہیں ہوتی اور دوسرا وہ ہے کہ اس نقص کے ہمراہ نماز جائز ہوتی ہے' اور اسے دہرانا لازم نہیں ہوتا اور یہ وہ نقص نہیں ہے' جو نماز کے جائز ہونے کے ہمراہ سجدہ سہو کو واجب کر دیتا ہے۔

490 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَاُ فِيْهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قُلْتُ: فَاِنْ كُنْتُ خَلْفَ الْاِمَامِ. فَاَخَذَ بِيَدِىْ، وَقَالَ: اقْرَاْ بِهَا فِىْ نَفْسِكَ يَا فَارِسِىُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- وہب بن جریر -- شعبہ -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''وہ نماز درست نہیں ہوتی جس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھی جاتی''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اگر میں امام کے پیچھے ہوں؟ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اے فارسی! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو۔

بَابُ افْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

باب 98: قرأت کا آغاز ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ'' سے کرنا

491 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِىُّ، نَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

491: صحیح البخاری' کتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب ما یقول بعد التکبیر' رقم الحدیث: **722** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب حجة من قال لا یجھر بالبسملة' رقم الحدیث: **634** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر الاباحة للمرء ترك الجھر ببسم الله الرحمن الرحیم عند ارادته' رقم الحدیث: **1820** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب کراھیة الجھر ببسم الله الرحمن الرحیم' رقم الحدیث: **1267** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' ابواب تفریع استفتاح الصلاة' باب من لم یر الجھر ب " بسم الله الرحمن الرحیم' رقم الحدیث: **671** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب افتتاح القراء ة' رقم الحدیث: **811** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب فی افتتاح القراء ة ب الحمد لله رب العالمین' رقم الحدیث: **235** 'السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' باب البداء ة بفاتحة الکتاب قبل السورة' رقم الحدیث: **896** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب قراء ة " بسم الله الرحمن الرحیم " رقم الحدیث: **2507** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' من کان لا یجھر ببسم الله الرحمن الرحیم' رقم الحدیث: **4077** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاة' البدایة بفاتحة الکتاب قبل السورة' رقم الحدیث: **958** ' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب قراء ة بسم الله الرحمن الرحیم فی الصلاة' رقم الحدیث: **737** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضی الله تعالی عنه' رقم الحدیث: **11782** 'مسند الشافعی' باب : ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلاة' رقم الحدیث: **2073**

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَکْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ کَانُوا یَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَ ةَ بِـ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ابوعوانہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (نماز میں بلند آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ سے کرتے تھے۔

492 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبَا بَکْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ کَانُوا یَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَ ةَ بِـ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (نماز میں بلند آواز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ سے کرتے تھے۔

بَابُ ذِکْرِ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آیَةٌ مِنْ فَاتِحَةِ الْکِتَابِ

باب 99: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ'' سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے

493 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّغَانِیُّ، اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِی الصَّلَاةِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ) (الفاتحة: 1) فَعَدَّهَا آیَةً، وَ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِینَ) (الفاتحة: 2) آیَتَیْنِ، (وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ) (الفاتحة: 5) وَجَمَعَ خَمْسَ اَصَابِعِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسحاق صغانی -- خالد بن خداش -- عمر بن ہارون -- ابن جریج --

---

(493) احناف اس بات کے قائل ہیں سورہ نمل کے درمیان میں جو ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' تحریر ہے صرف وہ قرآن کا جزء ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید میں سورتوں کے آغاز میں جو ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' تحریر ہوتی ہے وہ سورت کا جزء نہیں ہے نہ سورہ فاتحہ کا جزء ہے اور نہ ہی کسی اور سورت کا جزء ہے۔

یہی وجہ ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات مذکور ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم قرأت کا آغاز ''الحمد للہ رب العلمین'' سے کیا کرتے تھے جیسا کہ یہی روایت اس سے پہلے امام ابن خزیمہ نقل کر چکے ہیں۔

493: المستدرک علی الصحیحین للحاکم، ومن کتاب الامامة، اما حدیث انس، رقم الحدیث: 799

ابن ابوملیکہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی ہے اور اسے ایک آیت شمار کیا ہے اور (اس کے ساتھ) الحمدلله رب العالمين پڑھی ہے (اور انہیں دو آیتیں شمار کیا ہے) اور اياك نستعين تک راوی نے اپنی پانچ انگلیوں کو جمع کیا (یعنی اياك نستعين تک یہ پانچ آیتیں بنتی ہیں)

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ غَلِطَ فِي الِاحْتِجَاجِ بِهِ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرْ بِالْعِلْمِ فَتَوَهَّمَ

اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْرَاُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَلَا فِيْ غَيْرِهَا مِنَ السُّوَرِ

باب 100: اس روایت کا تذکرہ جس سے استدلال کرنے میں اس شخص نے غلطی کی ہے

جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران سورہ فاتحہ یا کوئی بھی دوسری سورت تلاوت کرتے ہوئے "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" نہیں پڑھتے تھے۔

494 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ اَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (الفاتحة: 1)

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ وَاَلْفَاظَهَا فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيْرِ، وَفِيْ مَعَانِي الْقُرْآنِ وَاَمْلَيْتُ مَسْاَلَةً قَدْرَ جُزْءَيْنِ فِي الِاحْتِجَاجِ فِيْ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةِ اَنَّ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (الفاتحة: 1) آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فِيْ اَوَائِلِ سُوَرِ الْقُرْآنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز اقتداء کی ہے۔ میں نے ان میں سے کسی کو بھی (بلند آواز سے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق اور الفاظ "کتاب الکبیر" کی کتاب الصلوۃ اور "معانی القرآن" میں نقل کر دیے ہیں اور میں نے دو اجزاء میں اس مسئلہ کے دلائل املاء کروائے ہیں، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

494: صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب حجة من قال لا یجهر بالبسملة' رقم الحدیث: **632** سنن الدارقطنی' کتاب الصلاة' باب ذکر اختلاف الروایة فی الجهر ب بسم الله الرحمن الرحیم' رقم الحدیث: **1038** مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضی الله تعالی عنه' رقم الحدیث: **12584**

قرآن کی تمام سورتوں کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی آیت شمار ہوتی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ أَنَسًا

إِنَّمَا أَرَادَ بِقَوْلِهِ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. أَيْ لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ جَهْرًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَأَنَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّونَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ، لَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ لَمْ يَشْتَغِلْ بِطَلَبِ الْعِلْمِ مِنْ مَظَانِّهِ وَطَلَبَ الرِّئَاسَةَ قَبْلَ تَعَلُّمِ الْعِلْمِ

باب 101: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے ان الفاظ

''میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا''

اس سے مراد انہوں نے یہ لیا ہے کہ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک کو بلند آواز میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ'' پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

یہ حضرات نماز کے دوران پست آواز میں ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ'' پڑھا کرتے تھے۔ ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص نے گمان کیا ہے' جس نے علم حدیث کو اس کے اجل مصادر سے حاصل نہیں کیا ہے' اور علم حاصل کرنے سے پہلے ہی ریاست طلب کی ہے۔ (یعنی خود کو عالم سمجھنے لگ گیا ہے)

495 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ قرشی -- وکیع -- شعبہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ یہ

---

(495) اس ترجمۃ الباب میں امام ابن خزیمہ نے احناف پر طنز کرنے کی کوشش کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی یہ توجیہہ پیش کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پست آواز میں پڑھا کرتے تھے' جہر میں نہیں پڑھتے تھے۔

اس سے پہلے ایک ترجمۃ الباب میں امام ابن خزیمہ یہ بیان کر چکے ہیں' ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔

لیکن سوال یہ ہے' اگر ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے جیسا کہ امام ابن خزیمہ اس بات کے قائل ہیں تو پھر ہونا یہ چاہیے تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین جس طرح بلند آواز میں سورہ فاتحہ کی آیات کی تلاوت کرتے تھے۔ اسی طرح ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' بھی بلند آواز میں پڑھتے تو ان حضرات کا ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' کو جہری میں ترک کرنا اور سورہ فاتحہ کی آیات بلند آواز میں پڑھنا اس بات کی دلیل ہے' ''بسم اللہ'' سورہ فاتحہ کا جزء نہیں ہے۔

بلکہ اس کا حکم تعوذ اور اس سے پہلے مانگی جانے والی دعا کی مانند ہوگا' جنہیں پست آواز میں پڑھا جاتا ہے۔

حضرات بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

496 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ اَبِي عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْهَرْ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (الفاتحۃ: 1) وَلَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَلَا عُمَرُ، وَلَا عُثْمَانُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوسعید اشج -- ابن ادریس -- سعید بن ابوعروبہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز میں) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ (بھی بلند آواز میں بسم اللہ نہیں پڑھتے تھے)

497 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، نَا اَبُو الْجَوَّابِ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) (الفاتحۃ: 1)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسحاق صنعانی -- ابوالجواب -- عمار بن رزیق -- اعمش -- شعبہ -- ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے یہ حضرات (نماز کے دوران) بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہیں پڑھتے تھے۔

498 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِي شُرَيْحٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَصِيرُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسِرُّ بِـ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) فِي الصَّلَاةِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ بِخِلَافِ مَا تَوَهَّمَ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ وَادَّعٰى اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَرَادَ بِقَوْلِهِ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) وَبِقَوْلِهِ: لَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَاُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) اَنَّهُمْ لَمْ يَكُوْنُوا يَقْرَءُوْنَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) جَهْرًا وَّلَا خَفِيًّا، وَهٰذَا الْخَبَرُ يُصَرِّحُ اَنَّهُ اَرَادَ اَنَّهُمْ كَانُوا يُسِرُّوْنَ بِهِ وَلَا يَجْهَرُوْنَ بِهِ عِنْدَ اَنَسٍ اَبُو الْجَوَّابِ هُوَ الْاَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن ابوشریح رازی --سوید بن عبدالعزیز --عمران القصیر --حسن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران پست آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے۔ حضرت ابوبکر' حضرت عمر رضی اللہ عنہ (بھی ایسا ہی کرتے تھے)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس شخص کے مؤقف کے خلاف تصریح ہے' جو علم میں مہارت نہیں رکھتا اور اسے یہ وہم لاحق ہوا ہے اور اس نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (نماز میں) قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سے کیا کرتے تھے''۔

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ:

''میں نے ان حضرات میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا ہے''۔

(اس شخص کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے) کہ یہ حضرات شروع سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے ہی نہیں تھے' نہ بلند آواز میں پڑھتے تھے' نہ پست آواز میں پڑھتے تھے۔

حالانکہ یہ روایت اس بات کی صراحت کرتی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے: یہ حضرات پست آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے' بلند آواز میں نہیں پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوجواب نامی راوی احوص بن جواب ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالْمُخَافَتَةَ بِهٖ جَمِيْعًا مُبَاحٌ، لَيْسَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا مَحْظُوْرًا، وَهٰذَا مِنِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

باب 102: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ'' کو بلند آواز میں پڑھنا' یا پست آواز میں پڑھنا

دونوں مباح ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک طریقہ بھی ممنوع نہیں ہے' اور یہ مباح اختلاف کی ایک قسم ہے۔

499 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِیْ وَشُعَيْبٌ يَعْنِیْ ابْنَ اللَّيْثِ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، نَا خَالِدٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ

499: السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم' رقم الحديث: **899** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاة' باب وجوب قراء ة بسم الله الرحمن الرحيم في الصلاة' رقم الحديث: **1007** 'صحيح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر ما يستحب للمرء الجهر ب بسم الله الرحمن الرحيم في' رقم الحديث: **1823** 'المستدرك على الصحيحين للحاکم' ومن کتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **800**

يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمِ الْمُجْمِرِ قَالَ

متن حدیث: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَرَأَ: (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى بَلَغَ (وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ: آمِينَ، وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ، وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَيَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا،

30
30

غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ: وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اسْتَقْصَيْتُ ذِكْرَ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحہ 1) فِي كِتَابِ مَعَانِي الْقُرْآنِ، وَبَيَّنْتُ فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ أَنَّهُ مِنَ الْقُرْآنِ بِبَيَانٍ وَاضِحٍ غَيْرِ مُشْكِلٍ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ صِنَاعَةَ الْعِلْمِ، وَيَتَدَبَّرُ مَا بَيَّنْتُ فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ، وَيَرْزُقُهُ اللَّهُ فَهْمَهُ وَيُوَفِّقُهُ لِإِدْرَاكِ الصَّوَابِ وَالرَّشَادِ بِمَنِّهِ وَفَضْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم-- اپنے والد اور شعیب ابن لیث --لیث-- خالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) محمد بن یحییٰ --سعید بن ابومریم --لیث-- خالد بن یزید--ابن ابو ہلال (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نعیم المجمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (بلند آواز میں) پڑھی پھر انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھی یہاں تک جب ولا الضالین پڑھ لیا تو آمین بھی کہا۔ لوگوں نے بھی آمین کہا تو وہ جب بھی سجدے میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب وہ بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو یہ بات بیان کی۔

''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز پڑھتا ہوں''۔

اس کے بعد دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک جیسے ہیں تاہم ابن عبدالحکم نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''جب وہ دو رکعت کے بعد بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کے تذکرے سے متعلق تمام روایات میں نے کتاب ''معانی القرآن'' میں نقل کر دی ہیں اور میں نے اس کتاب میں یہ بات بیان کر دی ہے کہ یہ قرآن کا حصہ ہے یہ ایسے واضح دلائل کے ذریعے ثابت ہے جس میں کوئی اشکال نہیں ہے لیکن اس شخص کے نزدیک جو اس علم سے بہرہ مند ہو اور میں نے اس کتاب میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ شخص اس میں غور و فکر کر سکتا ہو اللہ تعالیٰ نے اسے فہم عطا کی ہو اور صحیح بات تک پہنچنے کی توفیق دی ہو اور اپنے فضل اور کرم کے ذریعے اس کی رہنمائی کی ہو۔

بَابُ فَضْلِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مَعَ الْبَيَانِ اَنَّهَا السَّبْعُ الْمَثَانِيْ، وَاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُنْزِلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَهَا

باب **103**: سورہ فاتحہ پڑھنے کی فضیلت اوراس بات کا بیان کہ یہی ''سبع مثانی'' ہے

اوراللہ تعالیٰ نے تورات انجیل یا قرآن میں اس کی مانند اورکوئی سورت نازل نہیں کی ہے

500 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيِّ الْقَيْسِيُّ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْاَنْصَارِيُّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحُرَقِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَةً مَا اُنْزِلَ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ، وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا، قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: لَعَلَّكَ اَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ حَتّٰى اُحَدِّثَكَ بِهَا، فَقُمْتُ مَعَهُ فَجَعَلَ يُحَدِّثُنِيْ، وَيَدِيْ فِيْ يَدِهِ، فَجَعَلْتُ اَتَبَاطَأُ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُخْبِرَنِيْ بِهَا، فَلَمَّا دَنَوْتُ مِنَ الْبَابِ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، السُّوْرَةُ الَّتِيْ وَعَدْتَنِيْ قَالَ: كَيْفَ تَبْدَاُ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ؟ قَالَ: فَقَرَاْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ، فَقَالَ: هِيَ، هِيَ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ: (وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ) (الحجر: **87**) هُوَ الَّذِيْ اُوْتِيتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر بن ربعی قیسی -- ابواسامہ حماد بن اسامہ -- عبدالحمید بن جعفر انصاری -- علاء بن عبدالرحمٰن -- بن یعقوب حرقی -- اپنے والد -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

کیا میں تمہیں ایسی سورت کی تعلیم نہ دوں کہ تورات انجیل یا قرآن میں اس کی مانند کوئی سورہ نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے اس دروازے سے باہر جانے سے پہلے میں تمہیں اس کے بارے میں بتادوں گا۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں آپ کے ساتھ اٹھا آپ میرے ساتھ بات چیت کرتے رہے میرا ہاتھ آپ کے دست مبارک میں تھا۔ میں آہستہ آہستہ چلنے لگا' کیونکہ مجھے یہ بات پسند نہیں تھی کہ آپ مجھے اس سورت کے بارے میں بتانے سے پہلے باہر

500: الجامع للترمذی' ابواب تفسیر القرآن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب : ومن سورۃ الحجر' رقم الحدیث: **3133** 'صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب قراءۃ القرآن' ذکر البیان بان فاتحۃ الکتاب مقسومۃ بین القاریء وبین ربہ' رقم الحدیث: **775** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' کتاب فضائل القرآن' اخبار فی فضائل القرآن جملۃ' رقم الحدیث: **1990** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث ابی ہریرۃ الدوسی' رقم الحدیث: **20616** 'مسند عبد بن حمید' حدیث ابی بن کعب رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **166**

تشریف لے جائیں۔ جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ نے ایک سورت کے بارے میں مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو تلاوت کا آغاز کس سے کرتے ہو۔ راوی کہتے ہیں: میں سورۂ فاتحہ پڑھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی وہی۔ یہی وہ سات آیات ہیں جنہیں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''اور ہم نے تمہیں سات ایسی آیات عطا کی ہیں جنہیں دو مرتبہ پڑھا جاتا ہے اور عظیم قرآن بھی عطا کیا ہے''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) یہی مجھے عطا کی گئی ہیں۔

501 - سندِ حدیث: نَا حَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو الْاَزْهَرِ، نَا اَبُو اُسَامَةَ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ، وَلَا فِي الْاِنْجِيلِ، وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلَ اُمِّ الْكِتَابِ، وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حوثرہ بن محمد ابوالازہر -- ابواسامہ -- عبدالحمید بن جعفر -- علاء بن عبدالرحمٰن بن یعقوب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل یا قرآن میں سورۂ فاتحہ جیسی کوئی سورہ نازل نہیں کی اور یہی سبع مثانی ہے''۔

502 - سندِ حدیث: نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ قَالَ: قَرَاْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ، فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ، فَقُلْتُ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اِنِّي اَكُونُ اَحْيَانًا وَرَاءَ الْاِمَامِ، فَغَمَزَ ذِرَاعِي، وَقَالَ: اقْرَاْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ، فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) (الفاتحة: 2) يَقُولُ اللّٰهُ: حَمِدَنِي عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) (الفاتحة: 1)، يَقُولُ اللّٰهُ: اَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ)، يَقُولُ اللّٰهُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، وَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، يَقُولُ الْعَبْدُ: (اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) (الفاتحة: 5)، فَهٰذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَاَلَ، يَقُولُ الْعَبْدُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) (الفاتحة: 7)، فَهُوَ لِعَبْدِي، وَلِعَبْدِي مَا سَاَلَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عتبہ بن عبداللہ تحمدی -- مالک بن انس -- علاء بن عبدالرحمٰن -- ابوسائب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص نماز پڑھتا ہے اور سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا' تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے۔ وہ ناقص ہوتی ہے وہ ناقص ہوتی ہے' وہ مکمل نہیں ہوتی''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے ہوتا ہوں' تو انہوں نے میری کلائی کو ٹھوکا دے کر فرمایا: اے فارسی! تم اسے دل میں پڑھ لیا کرو' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اس کا نصف حصہ میرے لئے ہے اور نصف میرے بندے کے لئے ہے' بندہ کہتا ہے: تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے' بندہ پڑھتا ہے: وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی ہے' بندہ پڑھتا ہے: وہ مالک روز جزا کا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے نے میری بزرگی بیان کی ہے۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے۔

بندہ پڑھتا ہے: ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں' تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے' اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

بندہ کہتا ہے' تو صراط مستقیم پر مجھے ثابت قدم رکھ' ان لوگوں کے راستے پر' جن پر تو نے انعام کیا' نہ کہ ان لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا اور جو گمراہ ہیں۔

(تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میرے بندے کو یہ ملے گا اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اسے ملے گا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ

وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصَلِّيَ ظُهْرًا اَوْ عَصْرًا مُخَيَّرٌ بَيْنَ اَنْ يَقْرَاَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَيْنَ اَنْ يُسَبِّحَ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا، وَخِلَافَ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يُسَبِّحُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ وَلَا يَقْرَاُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا . وَهٰذَا الْقَوْلُ خِلَافُ سُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي وَلَّاهُ اللّٰهُ بَيَانَ مَا اَنْزَلَ عَلَيْهِ مِنَ الْفُرْقَانِ، وَاَمَرَهُ عَزَّ وَجَلَّ بِتَعْلِيمِ اُمَّتِهِ صَلَاتَهُمْ

باب 104: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت کرنا اور آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ ظہر' یا عصر کی نماز ادا کرنے والے شخص کو اس بات

کا اختیار ہے کہ وہ آخری دو رکعات میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے یا پھر آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھ لے۔ اور یہ بات اس شخص کے موقف کے بھی خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ایسا شخص آخری دو رکعات میں تسبیح پڑھے گا وہ ان دونوں نمازوں کی آخری دو رکعات میں قرأت نہیں کرے گا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کی اس سنت کے خلاف ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا نگران مقرر کیا ہے کہ آپ اس چیز کو بیان کریں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن آپ پر نازل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی امت کو نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیں۔

503 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ، وَاَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ، وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا، وَيَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: كُنْتُ اَحْسَبُ زَمَانًا اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ ذِكْرِ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ اَبَانَ بْنِ يَزِيْدَ، وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى عَلٰى مَا كُنْتُ اَسْمَعُ اَصْحَابَنَا مِنْ اَهْلِ الْاٰثَارِ يَقُوْلُوْنَ، فَاِذَا الْاَوْزَاعِيُّ مَعَ جَلَالَتِهٖ قَدْ ذَكَرَ فِيْ خَبَرِهٖ هٰذِهِ الزِّيَادَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمد بن رافع -- یزید بن ہارون -- ہمام اور ابان بن یزید -- یحییٰ بن ابوکثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عبداللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور ایک سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ کسی آیت کی تلاوت بلند آواز میں کر لیتے تھے۔

جبکہ آخری دو رکعات میں آپ صرف سورۂ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک زمانے تک میں یہی گمان کرتا رہا کہ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنے کا تذکرہ جو اس روایت میں مذکور ہے۔

اسے صرف ابان بن عزیز اور ہمام بن یحییٰ نے نقل کیا ہے جیسا کہ میں نے اپنے اساتذہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے لیکن مجھے پھر پتہ چلا کہ امام اوزاعی نے اپنے بلند مرتبہ و مقام کے باوجود اس روایت میں یہ اضافی الفاظ نقل کرتے ہیں۔

504 - قَالَ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ

503: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **715** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراءة خلف الامام' رقم الحديث: **840** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' واما حديث علي بن ابي طالب' رقم الحديث: **826** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر خبر قد يوهم غير المتبحر في صناعة الحديث انه مضاد' رقم الحديث: **1851**

قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، فَيَقْرَأُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُوْرَةٍ مَعَهَا، وَفِي الْاُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْاُوْلٰى وَيُسْمِعُنَا الْاٰيَةَ اَحْيَانًا

504-امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اسی طرح محمد بن میمون کی-- یحییٰ بن ابوکثیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) عبداللہ بن ابوقتادہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ظہر اور عصر کی نماز پڑھاتے ہوئے ابتدائی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے' جبکہ آخری دو رکعت میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ آپ پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے' اور بعض اوقات کوئی آیت بلند آواز میں بھی پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الْمُخَافَتَةِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ

باب 105: ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کرنا اور ان دونوں نمازوں میں بلند آواز کو ترک کرنا

505- سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، نَا الْاَعْمَشُ، وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ قَالَ:

متن حدیث: سَاَلْنَا خَبَّابًا، اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْنَا: بِاَيِّ شَيْءٍ عَلِمْتُمْ؟ قَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ وَالْمَخْزُوْمِيُّ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ -

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- محمد بن علاء بن کریب-- ابواسامہ-- اعمش-- عمارہ بن عمیر

(یہاں تحویلِ سند ہے) عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- اعمش-- احمد بن عبدہ اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی-- سفیان بن

505: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب رفع البصر الى الامام في الصلاة' رقم الحديث: **725**' سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما جاء في القراءة في الظهر' رقم الحديث: **686**' سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **824**' صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر العلة التي من اجلها حرز قراءة المصطفى صلى الله عليه' رقم الحديث: **1848**' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب القراءة في الظهر' رقم الحديث: **2586**' مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' ما تعرف به القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **3594**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' رفع البصر الى الامام في الصلاة' رقم الحديث: **526**' شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **770**' مسند احمد بن حنبل' حديث خباب بن الارت عن النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **20585**' مسند الحميدي' احاديث خباب بن الارت رضي الله عنه' رقم الحديث: **153**' البحر الزخار مسند البزار' ابو معمر عن خباب' رقم الحديث: **1876**

عیینہ --اعمش -- کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) یعقوب بن ابراہیم دورقی --- ابومعاویہ --- اعمش --- عمارہ بن عمیر -- ابومعمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وہ بیان کرتے ہیں:

ہم نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں تلاوت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے دریافت کیا: آپ لوگوں کو کس چیز کے ذریعے اس بات کا پتہ چلتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے۔

دورقی، مخزومی اور ابوکریب نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "آپ کی داڑھی کے ہلنے کی وجہ سے"۔

506 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، وَقَالَ سَلْمٌ: عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ،

وَقَالَ: بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ

نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: لِحْيَتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی اور سلم بن جنادہ -- وکیع -- اعمش کی (روایت کے الفاظ یہ ہیں) "آپ کی داڑھی کی حرکت کی وجہ سے"۔

بشر بن خالد عسکری -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- سلیمان -- عمارہ بن عمیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) "آپ کی داڑھی کی وجہ سے"۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْجَهْرِ بِبَعْضِ الْاٰيِ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب **106**: ظہر اور عصر کی نمازوں میں بعض آیتوں کو بلند آواز میں پڑھنا مباح ہے

507 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، نَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، ح وَحَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نَا الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ، حَدَّثَنِي اَبِي،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، وَسُورَتَيْنِ مَعَهَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ اَحْيَانًا، وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

توضیحِ روایت: قَالَ عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ اَبِيهِ وَقَالَ اَيْضًا: يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُولَى مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن سہل رملی -- ولید بن مسلم -- ابوعمرو اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر

(یہاں تحویل سند ہے) بحر بن نصر خولانی -- بشر بن بکر -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- عبداللہ بن ابوقتادہ -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ اور اس کے ہمراہ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورہ) پڑھا کرتے تھے اور بعض اوقات آپ کوئی آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے۔ آپ ظہر کی پہلی رکعت میں طویل قرأت کیا کرتے تھے۔

علی بن سہل نے اپنے والد کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''آپ ظہر کی پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے''۔

بَابُ تَطْوِيلِ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَحَذْفِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنْهُمَا

باب 107: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات کو طویل ادا کرنا اور آخری دو رکعات کو ان کے مقابلے میں مختصر ادا کرنا

508 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ شَكَوْا سَعْدًا اِلٰى عُمَرَ، فَذَكَرُوا مِنْ صَلَاتِهِ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ عُمَرُ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ، فَذَكَرَ لَهُ مَا عَابُوهُ مِنْ اَمْرِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: اِنِّي لَاُصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ، فَمَا اَخْرِمُ عَنْهَا، اِنِّي لَاَرْكُدُ بِهِمْ فِي الْاُولَيَيْنِ، وَاَحْذِفُ بِهِمْ فِي الْاُخْرَيَيْنِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا اَبَا اِسْحَاقَ هٰذَا حَدِيثُ الدَّوْرَقِيِّ، وَقَالَ الْمَخْزُومِيُّ: وَاُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ

508: صحیح البخاری' کتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب وجوب القراءة للامام والماموم فی الصلوات کلها' رقم الحدیث: **734** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب القراءة فی الظهر والعصر' رقم الحدیث: **718** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر خبر ثان یصرح بصحة ما ذکرناه' رقم الحدیث: **1861** 'السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' الرکود فی الرکعتین الاولیین' رقم الحدیث: **996** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب الصلاة ما یطول منها وما یحذف' رقم الحدیث: **3580** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' من کان یطیل فی الاولیین فی کل صلاة' رقم الحدیث: **7644** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاة' الرکود فی الرکعتین الاولیین' رقم الحدیث: **1057** 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرین بالجنة" مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰه عنه' رقم الحدیث: **1468** 'مسند الطیالسی' احادیث سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰه عنه' رقم الحدیث: **210** 'مسند الحمیدی' احادیث سعد بن ابی وقاص رضی اللّٰه عنه' رقم الحدیث: **71** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند سعد بن ابی وقاص' رقم الحدیث: **713** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه: محمد' رقم الحدیث: **6318** ' المعجم الکبیر للطبرانی' سن سعد بن ابی وقاص' رقم الحدیث: **312**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) - - یعقوب بن ابراہیم دورقی - - - ہشیم - - - عبدالملک بن عمیر
(یہاں تحویل سند ہے) سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی - - - سفیان بن عیینہ - - - عبدالملک بن عمیر (اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اہل کوفہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور ان کی نماز کا تذکرہ کیا (کہ وہ نماز ٹھیک نہیں پڑھاتے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں بلوایا جب وہ ان کے پاس آئے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا جو ان لوگوں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی نماز کے حوالے سے اعتراض کیا تھا' تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا میں ان لوگوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں۔ میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا۔ میں انہیں پہلی دو رکعت طویل پڑھاتا ہوں اور آخری دو رکعت مختصر پڑھاتا ہوں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: ابوسعد! آپ کے بارے میں یہی امید تھی۔

یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں' جبکہ مخزومی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:
''میں آخری دو رکعت مختصر پڑھاتا ہوں''۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْقِرَاءَةِ فِي الْاُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِاَكْثَرَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

وَهٰذَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ لَا مِنَ اخْتِلَافِ الَّذِي يَكُوْنُ اَحَدُهُمَا مَحْظُوْرًا وَّالْاٰخَرُ مُبَاحًا، فَجَائِزٌ اَنْ يُّقْرَاَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَيُقْصَرَ مِنَ الْقِرَاءَةِ عَلَيْهَا، وَمُبَاحٌ اَنْ يُّزَادَ فِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 108: ظہر اور عصر کی آخری دو رکعات میں سورہ فاتحہ کے علاوہ مزید قرأت کرنا بھی مباح ہے

اور یہ مباح اختلاف کی ایک قسم ہے۔ یہ اس اختلاف کا قسم نہیں ہے' جس میں سے ایک صورت ممنوع ہوتی ہے' اور دوسری مباح ہوتی ہے۔ اس لئے یہ بات جائز ہے کہ آخری دو رکعات میں سے ہر ایک میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کی جائے اور آدمی صرف اسی کی تلاوت پر اکتفاء کرے اور یہ بات بھی مباح ہے کہ آخری دو رکعات میں سورۃ فاتحہ کے علاوہ مزید (کسی سورت کی) تلاوت کی جائے۔

509 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ وَّهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ وَهُوَ اَبُوْ بِشْرٍ، عَنْ اَبِي الصِّدِّيْقِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ قَدْرَ قِرَاءَةِ ثَلَاثِيْنَ اٰيَةً قَدْرَ قِرَاءَةِ الٓمٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْاُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ: وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ زِيَادِ بْنِ اَيُّوْبَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور ابو ہاشم زیاد بن ایوب اور احمد بن منیع -- ہشیم -- منصور -- ابن زاذان -- ولید بن مسلم -- ابوالصدیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ ظہر کی ابتدائی دو رکعت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا یہ اندازہ لگاتے تھے کہ آپ تقریباً تیس آیات کی تلاوت جتنا قیام کرتے تھے یعنی جتنی دیر میں سورۂ الم تنزل السجدہ کی تلاوت کی جاسکے۔

راوی کہتے ہیں: پھر آخری دو رکعت کے قیام کے بارے میں اندازہ لگایا کہ وہ اس سے نصف ہوتا تھا' اسی طرح ہم نے عصر کی ابتدائی دو رکعت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کے بارے میں یہ اندازہ لگایا کہ یہ اس سے بھی نصف ہوتا تھا۔

روایت کے یہ الفاظ زیاد بن ایوب کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب 109: ظہر اور عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قرآن کی تلاوت کا تذکرہ

510 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِـ اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى، وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهَا، وَيَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِاَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ

509:صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب القراء ة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **716** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب تخفيف الاخريين' رقم الحديث: **689** 'السنن الصغرى' كتاب الصلاة' باب عدد صلاة العصر في الحضر' رقم الحديث: **474** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر البيان بان المرء جائز له ان يزيد على ما وصفنا' رقم الحديث: **1850** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في القراء ة في الظهر قدر كم ؟' رقم الحديث: **3528** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب الصلاة' عدد صلاة العصر في الحضر' رقم الحديث: **344** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراء ة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **763** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي سعيد الخدري رضي الله عنه' رقم الحديث: **10772** 'مسند عبد بن حميد' من مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: **942** 'مسند ابي يعلى الموصلي' من مسند ابي سعيد الخدري' رقم الحديث: **1088**

510:صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب القراء ة في الصبح' رقم الحديث: **729** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' القراء ة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر' رقم الحديث: **974** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' القراء ة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر' رقم الحديث: **1034** 'مسند احمد بن حنبل' حديث جابر بن سمرة السوائي' رقم الحديث: **20491** 'مسند الطيالسي' جابر بن سمرة' رقم الحديث: **792** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الجيم' باب من اسمه جابر' شعبة بن الحجاج' رقم الحديث: **1862**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم اور یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابوداؤد -- شعبہ -- سماک بن حرب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں سورۂ واللیل اور سورۂ شمس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ آپ صبح کی نماز میں اس سے طویل قرأت کرتے تھے۔

511 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَاضِي مَرْوَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الظُّهْرِ بِـ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَنَحْوِهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن حرب واسطی -- زید بن حباب -- حسین بن واقد -- عبداللہ بن بریدہ اسلمی -- اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز میں سورۂ انشقاق اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

512 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نَا قَتَادَةُ، وَثَابِتٌ، وَحُمَيْدٌ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متنِ حدیث: اَنَّهُمْ كَانُوا يَسْمَعُونَ مِنْهُ النَّغَمَةَ فِي الظُّهْرِ بِـ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى، وَهَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر بن ربعی قیسی -- روح بن عبادہ -- حماد بن سلمہ -- قتادہ اور ثابت اور حمید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں:

وہ لوگ ظہر کی نماز میں سورۂ الاعلیٰ یا سورۂ الغاشیہ کی تلاوت (کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دھیمی آواز) سن لیتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الصَّلَاةَ بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ جَائِزَةٌ دُوْنَ غَيْرِهَا مِنَ الْقِرَاءَةِ

وَاَنَّ مَا زَادَ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ فَضِيْلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ فِيْ خَبَرِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ: لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَاَ بِهَا لَهُ صَلَاةٌ. وَفِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَمْ يَقْرَاْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِيَ خِدَاجٌ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ مَنْ قَرَاَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ خِدَاجًا

باب 110: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ صرف سورہ فاتحہ کی تلاوت کے ذریعے ہی نماز درست ہوتی ہے

(اگر سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے) تو محض کسی اور سورت کی تلاوت کے ذریعے نماز جائز نہیں ہوتی۔

512: صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر ما یقرا به في صلاة الظهر' رقم الحدیث: **1846**

نیز سورہ فاتحہ کے علاوہ نماز میں جو اضافی قرأت کی جاتی ہے وہ فضیلت کے اعتبار سے ہے۔فرض کے طور پر نہیں ہے
اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں:
''اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا''
اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو شخص اس کی تلاوت کر لیتا ہے اس کی نماز ہو جاتی ہے۔
اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔
''جو شخص نماز ادا کرے اور اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت نہ کرے تو وہ نماز ناقص ہوتی ہے''۔
اس میں بھی اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ پڑھ لیتا ہے اس کی نماز ناقص نہیں ہوتی ہے۔

513 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُوْ مَعْمَرٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا حَنْظَلَةُ السَّدُوسِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعِكْرِمَةَ: رُبَّمَا قَرَاْتُ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِـ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ، وَاَنَّ نَاسًا يَعِيبُونَ ذَاكَ عَلَيَّ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَمَا بَاْسُ ذَاكَ؟ اقْرَاْ بِهِمَا فَاِنَّهُمَا مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَاءَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَاْ فِيْهِمَا اِلَّا بِاُمِّ الْكِتَابِ هٰذَا حَدِيْثُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: وَاَنَّ اَقْوَامًا يَعِيبُونَ، وَلَمْ يَقُلْ: وَمَا بَاْسُ ذَاكَ؟

وَقَالَ: حَدَّثَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يَقْرَاْ فِيْهِمَا اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ شَيْئًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن زیاد بن عبید اللہ -- عبدالوارث -- محمد بن یحییٰ -- ابومعمر -- عبدالوارث -- حنظلہ سدوسی بیان کرتے ہیں:

میں نے عکرمہ سے کہا بعض اوقات میں مغرب کی نماز میں سورۃ الناس اور سورۃ فلق کی تلاوت کر لیتا ہوں تو لوگ اس حوالے سے مجھ پر اعتراض کرتے ہیں تو عکرمہ بولے: سبحان اللہ اس میں حرج کیا ہے؟ تم پڑھ لیا کرو یہ دونوں قرآن کا حصہ ہیں پھر انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی۔آپ نے ان دونوں رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔

روایت کے یہ الفاظ محمد بن یحییٰ کے نقل کردہ ہیں۔

محمد بن زیاد نامی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں''۔اس میں انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''اس میں کیا حرج ہے''۔انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے دو رکعت پڑھائیں۔آپ نے ان میں صرف سورۃ فاتحہ کی تلاوت کی۔مزید کسی (سورہ کی) تلاوت نہیں کی۔

بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِی صَلاةِ الْمَغْرِبِ

باب111: مغرب کی نماز میں تلاوت کرنا

514 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ الطُّوْرِ

نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ

514-(سندحدیث)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری یقول--محمد بن جبیر بن مطعم--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

''انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے''۔

515 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

514:صحیح البخاری' کتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب الجهر فی المغرب' رقم الحدیث: **744** 'صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب القراء ة فی الصبح' رقم الحدیث: **734** 'موطا مالك' کتاب الصلاة' باب القراء ة فی المغرب والعشاء' رقم الحدیث: **169** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر الاباحة للمرء ان یقرا فی صلاة المغرب بغیر ما وصفناه' رقم الحدیث: **1855** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاة' باب فی قدر القراء ة فی المغرب' رقم الحدیث: **1318** ' السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' القراء ة فی المغرب بالطور' رقم الحدیث: **981** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' ابواب تفریع استفتاح الصلاة' باب قدر القراء ة فی المغرب' رقم الحدیث: **696** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب القراء ة فی صلاة المغرب' رقم الحدیث: **830** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب القراء ة فی المغرب' رقم الحدیث: **2600** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' ما یقرا به فی المغرب' رقم الحدیث: **3549** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاة' القراء ة فی المغرب بالطور' رقم الحدیث: **1041** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب القراء ة فی صلاة المغرب' رقم الحدیث: **782** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث جبیر بن مطعم' رقم الحدیث: **16437** 'مسند الشافعی' ومن کتاب اختلاف مالك والشافعی رضی الله عنهما' رقم الحدیث: **967** 'مسند الطیالسی' وما اسند عن جبیر بن مطعم' رقم الحدیث: **977** 'مسند الحمیدی' احادیث جبیر بن مطعم رضی الله عنه' رقم الحدیث: **539** 'البحر الزخار مسند البزار' حدیث جبیر بن مطعم عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **2889** 'مسند ابی یعلی الموصلی' حدیث جبیر بن مطعم' رقم الحدیث: **7226** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **1187** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب الجیم' باب محمد بن جبیر بن مطعم' رقم الحدیث: **1475** '

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار--ابوعاصم--ابن جریج--ابن ابوملیکہ--عروہ بن زبیر--مروان بن حکم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں طویل سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

516 -سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: مَا لَكَ تَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا طُولَى الطُّولَيَيْنِ؟ قَالَ: الْأَعْرَافُ فَسَأَلْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَمَا الطُّولَيَانِ؟ فَقَالَ - مِنْ قِبَلِ رَأْيِهِ: الْأَنْعَامُ وَالْأَعْرَافُ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . وَفِي خَبَرِ رَوْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ: قَالَ لِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ نَصْرٍ الْمُقْرِءَ يَقُولُ: أَشْتَهِي أَنْ أَقْرَأَ فِي الْمَغْرِبِ مَرَّةً بِالْأَعْرَافِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر قیسی--روح بن عبادہ--ابن جریج--حسین بن مہدی--

---

[515] فقہاء کے محاورے میں قرآن کی سورتوں کے لئے تین الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

طوال مفصل، اوساط مفصل، قصار مفصل۔

ان کے تعین کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ البتہ احناف اس بات کے قائل ہیں: سورہ حجرات سے لے کر سورہ بروج کے آخر تک کی سورتیں طوال مفصل ہوں گی۔

سورہ طارق سے لے کر سورہ بینہ تک کی سورتیں اوساط مفصل ہوں گی۔

اور سورہ بینہ سے لے کر قرآن کریم کے اختتام تک کی سورتیں قصار مفصل ہوں گی۔

515:صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب القراءة في المغرب' رقم الحديث: **743** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب قدر القراءة في المغرب' رقم الحديث: **697** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' القراءة في المغرب بألمص' رقم الحديث: **983** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الاباحة للمرء ان يزيد في القراءة في صلاة المغرب على' رقم الحديث: **1858** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب القراءة في المغرب' رقم الحديث: **2599** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' القراءة في المغرب بالمص' رقم الحديث: **1044** شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراءة في صلاة المغرب' رقم الحديث: **785** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث زيد بن ثابت' رقم الحديث: **21119** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن ثابت الانصاري يكنى ابا سعيد ويقال ابو خارجة' مروان بن الحكم' رقم الحديث: **4675**

عبدالرزاق -- ابن جریج -- عبداللہ بن ابوملیکہ -- عروہ بن زبیر -- مروان بن حکم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (مروان کو کہا)

کیا وجہ ہے کہ تم مغرب کی نماز میں ''قصار اور مفصل'' کی تلاوت کر لیتے ہو حالانکہ مغرب کی نماز میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طویل سورہ کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: طویل سورہ سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سورۂ الاعراف۔

میں نے ابن ملیکہ سے دریافت کیا: دو طویل سورتوں سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے اپنی رائے سے یہ بات بیان کی کہ سورۂ انعام اور سورۂ اعراف مراد ہیں۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالرزاق کے نقل کردہ ہیں۔

روح نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ ابن ابوملیکہ نے مجھے یہ خبر دی ہے۔ عروہ بن زبیر کے حوالے سے مروان بن حکم نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا:

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن نصر مقری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے میری یہ خواہش ہے کہ میں بھی ایک مرتبہ مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف کی تلاوت کروں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يَقْرَاُ بِطُوْلَى الطُّوْلَيَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ لَا فِيْ رَكْعَةٍ وَاحِدَةٍ

باب 112: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طویل سورتوں میں سے دو طویل سورتوں کی تلاوت مغرب کی دو ابتدائی رکعات میں کیا کرتے تھے۔ صرف ایک رکعت میں ایسا نہیں کرتے تھے

517 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُحَاضِرٌ، نَا هِشَامٌ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ مُحَاضِرَ بْنَ الْمُوَرِّعِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَصْحَابُ هِشَامٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَوْ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، شَكَّ هِشَامٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحیٰی -- محاضر -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

517: السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' القراءة في المغرب بالمص' رقم الحديث: **985** 'السنن الكبرٰی للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' القراءة في المغرب بالمص' رقم الحديث: **1045** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **818**

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۂ اعراف کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے اس کی سند میں محاضر بن مورع کی متابعت نہیں کی ہے۔

اس کی سند کے بارے میں ہشام کے شاگردوں کا یہ کہنا ہے: یہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یا شاید حضرت ابوایوب بن انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے اور یہ شک ہشام نامی راوی کو ہے۔

518 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُو اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ، اَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ - شَكَّ هِشَامٌ - قَالَ لِمَرْوَانَ - وَهُوَ اَمِيرُ الْمَدِيْنَةِ - اِنَّكَ تُخِفُّ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَوَاللّٰهِ، لَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهِمَا بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا، فَقُلْتُ لِاَبِي: مَا كَانَ مَرْوَانُ يَقْرَاُ فِيْهِمَا؟ قَالَ: مِنْ طُوَلِ الْمُفَصَّلِ

وَهٰكَذَا رَوَاهُ وَكِيْعٌ، وَشُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ قَالَا: عَنْ زَيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب روایت کرتے ہیں:

ابواسامہ نے ہشام کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ (راوی کو یہ شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) یا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ (یہ شک ہشام نامی راوی کو ہے) نے مروان سے کہا' جو مدینہ منورہ کا گورنر تھا' تم مغرب کی نماز میں ابتدائی دو رکعت میں مختصر تلاوت کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو رکعتوں میں سورۂ اعراف کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ ان دونوں رکعتوں میں اس سورہ کی تلاوت کر لیتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: میں نے اپنے والد سے دریافت کیا: مروان ان دو رکعتوں میں کون سی سورہ کی تلاوت کرتا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: طوال مفصل سے تعلق رکھنے والی سورتوں کی۔

یہ روایت اسی طرح وکیع اور شعیب بن اسحاق نے ہشام کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ دونوں بیان کرتے ہیں: یہ روایت حضرت زید رضی اللہ عنہ' یا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس کے بعد اس کی دوسری سند ہے۔

519 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، ح نا اَبُوْ كُرَيْبٍ، نَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحَاقَ، ح نا عَبْدُ الْجَبَّارِ

519: صحيح البخاري' كتاب المغازي' باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته' رقم الحديث: **4175**' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في قدر القراءة في المغرب' رقم الحديث: **1317**' السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' القراءة في المغرب بالمرسلات' رقم الحديث: **980**' سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب القراءة في صلاة المغرب' رقم الحديث: **829**' السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' القراءة في المغرب بالمرسلات' رقم الحديث: **1040**' مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حديث ام الفضل امراة عباس' رقم الحديث: **26299**' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن ام الفضل بنت الحارث' رقم الحديث: **1931**' مسند عبد بن حميد' من حديث ام الفضل' رقم الحديث: **1589**' المعجم الكبير للطبراني' باب الفاء' باب اللام' ما اسندت ام الفضل عبد الله بن عباس عن امه ام' رقم الحديث: **20933**

بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ، نَا الزُّهْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ

متنِ حدیث: اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الدَّوْرَقِيِّ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ لَمْ يَقُلْ: فِي الْمَغْرِبِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع --ابوکریب--شعیب بن اسحاق--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابن شہاب زہری کے حوالے سے--عبیداللہ بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--زہری

(یہاں تحویلِ سند ہے) عبداللہ بن محمد زہری--سفیان--زہری

(یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم--ابن عیینہ--ابن شہاب زہری--عبیداللہ بن عبداللہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) یعقوب بن ابراہیم دورقی--سفیان--ابن شہاب زہری--عبیداللہ بن عبداللہ--حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

وہ اپنی والدہ سیّدہ اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورۂ مرسلت کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے:

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں' تاہم عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں: ''مغرب کی نماز میں''۔

520 -سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، انا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ، لِاَمِيْرٍ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ: فَصَلَّيْتُ اَنَا وَرَاءَهُ فَكَانَ يُطِيْلُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَكَانَ يَقْرَاُ فِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَفِي الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الْعِشَاءِ بِوَسَطِ

520:صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفۃ الصلاۃ' ذکر الاباحۃ للمرء ان یقتصر علی قصار المفصل فی القراء ۃ فی' رقم الحدیث:**1859** 'سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب القراء ۃ فی الظھر والعصر' رقم الحدیث:**825** 'السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' تخفیف القیام والقراء ۃ' رقم الحدیث:**976** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاۃ' تخفیف القیام والقراء ۃ' رقم الحدیث:**1036** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **7807**

الْمُفَصَّلِ، وَفِي الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الِاخْتِلَافُ فِي الْقِرَاءَةِ مِنْ جِهَةِ الْمُبَاحِ، جَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَقْرَاَ فِي الْمَغْرِبِ وَفِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا الَّتِي يُزَادُ عَلٰى فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِيْهَا بِمَا اَحَبَّ، وَشَيْئًا مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ، لَيْسَ بِمَحْظُوْرٍ عَلَيْهِ اَنْ يَقْرَاَ بِمَا شَاءَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ، غَيْرَ اَنَّهُ اِذَا كَانَ اِمَامًا فَالِاخْتِيَارُ لَهُ اَنْ يُخَفِّفَ فِي الْقِرَاءَةِ، وَلَا يُطَوِّلَ بِالنَّاسِ فِي الْقِرَاءَةِ فَيَفْتِنَهُمْ كَمَا قَالَ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا، وَكَمَا اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَئِمَّةَ اَنْ يُخَفِّفُوا الصَّلَاةَ،

فَقَالَ: مَنْ اَمَّ مِنْكُمُ النَّاسَ فَلْيُخَفِّفْ وَسَاُخَرِّجُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ اَوْ بَعْضَهَا فِيْ كِتَابِ الْاِمَامَةِ؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مَوْضِعُ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- ابوبکر حنفی --ضحاک بن عثمان-- بکیر بن عبداللہ بن اشج --سلیمان بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: میں نے ایسا کوئی شخص کوئی نہیں دیکھا' جو فلاں شخص سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مشابہہ نماز پڑھتا ہو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات مدینہ منورہ کے (اس وقت کے) گورنر کے بارے میں کہی تھی۔

سلیمان نامی راوی کہتے ہیں: میں نے اس شخص کے پیچھے نماز ادا کی' تو وہ صاحب پہلے دو رکعات طویل ادا کرتے تھے' اور آخری دو رکعت مختصر ادا کرتے تھے' اور عصر کی نماز مختصر ادا کرتے تھے' اور مغرب کی ابتدائی دو رکعت میں قصار مفصل کی تلاوت کرتے تھے' اور عشاء کی ابتدائی دو رکعت میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے' اور صبح کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قرأت میں یہ اختلاف مباح ہونے کے حوالے سے ہے نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ مغرب کی نماز میں' بلکہ دیگر تمام نمازوں میں' سورۂ فاتحہ کے بعد جو چاہے سورت تلاوت کر لے' اس کے لئے یہ بات ممنوع نہیں ہے کہ وہ قرآن کی جو سورہ چاہے تلاوت کرے' البتہ جب وہ امام ہو' تو اس کے لئے مختار بات یہ ہے کہ وہ قرأت کو مختصر کرے اور لوگوں کو طویل قرأت والی نماز پڑھا کر انہیں آزمائش کا شکار نہ کرے۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: "کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ائمہ کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نماز مختصر پڑھایا کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم میں سے جو شخص لوگوں کی امامت کرے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہئے"۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں یہ روایات' یا ان میں سے کچھ روایات "کتاب الامامت" میں نقل کروں گا' کیونکہ اس طرح کی روایات کے لئے مخصوص جگہ وہی باب ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَ ةِ فِيْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب 113: عشاء کی نماز میں تلاوت کرنا

521 - سندِحدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، سَمِعْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ، فَأَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَرَجَعَ مُعَاذٌ يَؤُمُّهُمْ، فَقَرَأَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ انْحَرَفَ إِلَى نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى وَحْدَهُ، فَقَالُوا: أَنَافَقْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّنَا، وَإِنَّكَ أَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَجَاءَ فَأَمَّنَا فَقَرَأَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَإِنِّي تَأَخَّرْتُ عَنْهُ فَصَلَّيْتُ وَحْدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّا نَحْنُ أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، وَإِنَّمَا نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اقْرَأْ سُورَةَ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ

توضیحِ روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هَذَا الْخَبَرِ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- سفیان -- عمرو بن دینار اور ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے' پھر وہ اپنی قوم کی طرف واپس جا کر انہیں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے اور ان لوگوں کو

521: صحيح البخاري' كتاب الادب' باب من لم ير اكفار من قال ذلك متاولا او جاهلا' رقم الحديث: **5761** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب القراءة في العشاء' رقم الحديث: **738** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان هذا الخبر تفرد به' رقم الحديث: **1862** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب قدر القراءة في العشاء' رقم الحديث: **1319** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب في تخفيف الصلاة' رقم الحديث: **678** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب من ام قوما فليخفف' رقم الحديث: **982** 'السنن الصغرى' كتاب الامامة' خروج الرجل من صلاة الامام وفراغه من صلاته في ناحية المسجد' رقم الحديث: **826** 'السنن الكبرى للنسائي' ذكر الامامة' خروج الرجل من صلاة الامام وفراغه من صلاته في ناحية المسجد' رقم الحديث: **889** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراءة في صلاة المغرب' رقم الحديث: **796** 'مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: **13932** 'مسند الشافعي' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: **224** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند جابر بن عبد الله الانصاري' محارب بن دثار عن جابر' رقم الحديث: **1823** 'مسند الحميدي' احاديث جابر بن عبد الله الانصاري رضي الله عنه' رقم الحديث: **1188** 'مسند عبد بن حميد' من مسند جابر بن عبد الله' رقم الحديث: **1103** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' باب من اسمه ابراهيم' رقم الحديث: **2714**

نماز پڑھانے لگے انہوں نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے جب یہ بات دیکھی تو وہ پیچھے ہٹ کر مسجد کے ایک گوشے میں گئے اور انہوں نے تنہا نماز ادا کی۔ لوگوں نے ان سے کہا: کیا تم منافق ہو گئے ہو؟ اس نے کہا: جی نہیں! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتاؤں گا' پھر وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آپ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں' پھر وہ واپس جا کر ہمیں نماز پڑھاتے ہیں۔ گزشتہ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے میں تاخیر کر دی تھی' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی' انہوں نے سورۂ بقرہ پڑھنی شروع کر دی۔ تو میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے تنہا نماز ادا کر لی' یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم اونٹوں کے ذریعے (کھیتوں کو پانی دینے والے) لوگ ہیں' ہم اپنے ہاتھوں کے ذریعے یہ کام کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اے معاذ! کیا تم آزمائش کا شکار کرنا چاہتے ہو؟ تم سورۂ اللیل' سورۂ الاعلیٰ اور سورۂ بروج کی تلاوت کیا کرو''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے اس روایت کے تمام طرق ''کتاب الامامت'' میں نقل کر دیے ہیں۔

522 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمِسْعَرٍ، سَمِعْنَا عَدِيَّ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِـالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فِيْ عِشَاءِ الْاٰخِرَةِ فَمَا سَمِعْتُ اَحْسَنَ قِرَاءَةً مِنْهُ

523 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، وَابْنِ لَهِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْاَسْوَدِ،

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم-- ابن عیینہ-- یحییٰ بن سعید اور مسعر-- عدی بن ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عشاء کی نماز میں سورۂ التین کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے' میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت قرأت اور کسی کی نہیں سنی''۔

523:صحيح البخاري' كتاب الصلاة' ابواب استقبال القبلة' باب ادخال البعير في المسجد للعلة' رقم الحديث:**454**' صحيح مسلم' كتاب الحج' باب جواز الطواف على بعير وغيره' رقم الحديث:**2313**'موطأ مالك' كتاب الحج' باب جامع الطواف' رقم الحديث:**824**'صحيح ابن حبان' كتاب الحج' باب دخول مكة' ذكر الاباحة للحاج العليل ان يطاف به' رقم الحديث:**3896**'سنن ابي داؤد' كتاب المناسك' باب الطواف الواجب' رقم الحديث:**1619**'سنن ابن ماجه' كتاب المناسك' باب المريض' رقم الحديث:**2959**'السنن الصغرى' كتاب مناسك الحج' كيف طواف المريض' رقم الحديث:**2890**'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب المناسك' باب طواف الرجال والنساء معا' رقم الحديث:**8752**' السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناسك' اشعار الهدى' باب الطواف على الراحلة' رقم الحديث:**3775**' مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حديث ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**25941**'سند اسحاق بن راهويه' زيادات رواية اهل مكة والمدينة وغيرهم' رقم الحديث:**1733**'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث:**6818**'المعجم الكبير للطبراني' باب الياء' هذا ما اسند النساء' ابو الاسود' رقم الحديث: **19639**

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ:

متن حدیث: شَكَوْتُ اَوِ اشْتَكَيْتُ فَذَكَرْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: طُوفِي مُرُورَ النَّاسِ وَاَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: فَطُفْتُ عَلٰى جَمَلٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلٰى صُقْعِ الْبَيْتِ، فَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَسْطُوْرٍ قَالَ ابْنُ لَهِيعَةَ، وَقَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ: يَقْرَاُ وَيُرَتِّلُ اِذَا قَرَاَ، اِلَّا اَنَّ مَالِكًا قَالَ: يُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- مالک اور ابن لہیعہ -- ابن اسود -- عروہ بن زبیر -- سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

میں بیمار ہوگئی۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں سے پرے (ہوکر) سوار ہوکر طواف کرلو۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں نے اونٹ پر بیٹھ کر طواف کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے ایک گوشے کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے' میں نے آپ کو عشاء کی نماز میں لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے' سورۂ طور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

ابن لہیعہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ابواسود نامی راوی کہتے ہیں: (سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بھی بیان کی:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت کرتے تھے' اور قرأت کرتے ہوتے ترتیل کے ساتھ (یعنی ٹھہر ٹھہر کر) قرأت کرتے تھے۔

تاہم امام مالک رحمہ اللہ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے ایک پہلو کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ فِي السَّفَرِ

باب 114: سفر کے دوران عشاء کی نماز میں تلاوت کرنا

524 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيٍّ، وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، فَقَرَاَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِـ التِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار محمد بن بشار -- محمد بن جعفر اور عبدالرحمٰن بن مہدی -- شعبہ -- عدی بن ثابت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سفر کے دوران عشاء کی نماز پڑھاتے ہوئے' ایک رکعت میں سورۂ التین کی تلاوت کی تھی۔

525 - اَنَا اَبُوْ طَالِبٍ زَيْدُ بْنُ اَخْزَمَ الطَّائِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ، فَقَرَاَ فِيْهَا بِـ التِّيْنِ

وَالزَّيْتُونِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ابوطالب زید بن اخزم طائی -- محمد بن بکر -- شعبہ -- ابواسحاق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران نماز ادا کی۔ آپ نے عشاء کی نماز ادا کی' تو آپ نے اس میں سورۂ التین کی تلاوت کی۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ

باب 115: فجر کی نماز میں تلاوت کرنا

526 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، نَا زَائِدَةُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِقَافٍ، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- ابوموسیٰ محمد بن مثنی -- زائدہ -- سماک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں سورۂ ق کی تلاوت کیا کرتے تھے بعد میں آپ مختصر نماز ادا کرنے لگے تھے''۔

527 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ،

متنِ حدیث: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِسُورَةِ ق، وَسَمِعْتُهُ يَقْرَاُ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ -- سفیان بن عیینہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم -- ابن عیینہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) زیاد بن علاقہ -- اپنے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں سورہ ''ق'' کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' میں نے آپ کو وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

528 - سندِحدیث: نَا الصَّغَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ اَبِيهِ، حَدَّثَنِي اَبُو الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِي بَرْزَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالْمِائَةِ اِلَى السِّتِّينَ، اَوْ

526: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب القراءة في الصبح' رقم الحديث: **727** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر ما يقرا المرء في صلاة الغداة من السور' رقم الحديث: **1838** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' ما يقرا في صلاة الفجر' رقم الحديث: **3504** 'مسند احمد بن حنبل' حديث جابر بن سمرة السوائي' رقم الحديث: **20528** 'مسند ابي يعلى الموصلي' حديث جابر بن سمرة السوائي' رقم الحديث: **7290**

السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُو الْمِنْهَالِ هُوَ سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ بَصْرِيٌّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--صغانی--معتمر--اپنے والد کے حوالے سے--ابومنہال (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ایک سو سے لے کر ساٹھ آیات کی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ساٹھ سے لے کر ایک سو آیات تک کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابومنہال نامی راوی سیار بن سلامہ ہے۔

529 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَزِيْدُ، اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ: مِثْلَهُ،

توضیح روایت: وَقَالُوا بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--احمد بن عبدہ--زیاد بن عبداللہ--سلیمان تیمی

(یہاں تحویلِ سند ہے) بندار--یزید--سلیمان تیمی

(یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن عبدہ--یزید بن ہارون--سلیمان تیمی

(یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ--جریر--سلیمان تیمی بیان کرتے ہیں:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''ساٹھ سے لے کے ایک سو تک''۔

530 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الصُّبْحِ بِمَا بَيْنَ السِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابوعمار اور سلم بن جنادہ--وکیع--سفیان--خالد--ابومنہال (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو آیات تک کی تلاوت کرتے تھے۔

531 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، نَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيْدِ، نَا اِسْرَائِيْلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ

528: صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب القراءۃ فی الصبح' رقم الحدیث: **731**' سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب فی وقت صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکیف کان' رقم الحدیث: **341**' سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب القراءۃ فی صلاۃ الفجر' رقم الحدیث: **816**' مسند احمد بن حنبل' حدیث ابی برزۃ الاسلمی' رقم الحدیث: **19368**' مسند ابی یعلی الموصلی' حدیث ابی برزۃ الاسلمی' رقم الحدیث: **7259**

سَمُرَۃَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ، كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ بِالْوَاقِعَةِ وَنَحْوِهَا مِنَ السُّوَرِ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْ لَيْسَ الْحَدِيثُ صِنَاعَتَهُ فَجَاءَ بِطَامَّةٍ، رَوَاهُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، فَقَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- خلف بن ولید -- اسرائیل -- سماک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً تم لوگوں کی طرح ہی نماز ادا کیا کرتے تھے' البتہ آپ مختصر نماز ادا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں ''سورۂ واقعہ'' اور اس جیسی سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو اس شخص نے نقل کیا ہے' جو علم حدیث میں ماہر نہیں ہے' اور اس نے ایک قیامت برپا کر دی ہے۔ اس نے یہ روایت سلیمان تیمی کے حوالے سے نقل کرتے ہوئے یہ کہا ہے: یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

532 - سند حدیث: نَاهُ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا.

توضیح مصنف: وَهٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ، وَالْخَبَرُ إِنَّمَا هُوَ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، كَذَا رَوَاهُ هٰؤُلَاءِ الْحُفَّاظُ الَّذِينَ الْحَدِيثُ صِنَاعَتُهُمْ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- یعقوب بن ابراہیم -- سلیمان تیمی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ انتہائی فحش غلطی ہے' کیونکہ یہ روایت سلیمان کے حوالے سے ابومنہال سیار بن سلامہ کے حوالے سے حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ علم حدیث کے ماہرین نے یہ روایت اسی طرح ان حضرات کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب 116: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تلاوت کرنا

533 - سند حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، عَنْ مُرَّةَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُخَوَّلِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ

531: صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر خبر ثان يصرح بصحة ما ذكرناه رقم الحديث: **1845**' المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' واما حديث علي بن ابي طالب' رقم الحديث: **827**

الْبَطِيْنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ، وَهَلْ اَتٰى

نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُخَوَّلٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ، ح وَحَدَّثَنَا الصَّغَانِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، انا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِي مُخَوَّلٌ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ الم تَنْزِيلُ، وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَفِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ، وَالْمُنَافِقُوْنَ

نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الم تَنْزِيلُ، وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر سعدی--شریک--مخول بن راشد--مسلم البطین--سعید بن جبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ الدھر کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

(یہاں ایک اور سند ہے)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن صبح کی نماز میں الم تنزیل اور سورۂ الدھر کی تلاوت کیا کرتے تھے' جبکہ جمعہ کی نماز میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون کی تلاوت کرتے تھے''۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں سورۂ الم تنزیل اور سورۂ الدھر کی تلاوت کرتے تھے''۔

533:صحیح مسلم' کتاب الجمعة' باب ما یقرا فی یوم الجمعة' رقم الحدیث:**1501** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' تفریع ابواب الجمعة' باب ما یقرا فی صلاۃ الصبح یوم الجمعة' رقم الحدیث:**921** 'السنن الصغریٰ' کتاب الافتتاح' القراء ۃ فی الصبح یوم الجمعة' رقم الحدیث:**951** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاۃ' باب القراء ۃ فی صلاۃ الفجر یوم الجمعة' رقم الحدیث:**819** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفة الصلاۃ' ذکر ما یستحب للامام ان یقتصر علی قراء ۃ سورتین معلومتین یوم' رقم الحدیث:**1842** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الجمعة' باب القراء ۃ فی یوم الجمعة' رقم الحدیث:**5077** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الجمعة' من کان یستحب ان یقرا فی الفجر یوم الجمعة بسورۃ فیها' رقم الحدیث:**5370** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاۃ'القراء ۃ فی الصبح یوم الجمعة' رقم الحدیث:**1011** ' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب التوقیت فی القراء ۃ فی الصلاۃ' رقم الحدیث:**1537** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث:**1938** 'مسند الطیالسی' احادیث النساء' وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' وسعید بن جبیر' رقم الحدیث:**2745**

بَابُ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ لَيْسَتَا مِنَ الْقُرْآنِ

باب 117: نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جواس بات کا قائل ہے کہ معوذتین قرآن کا حصہ نہیں ہے

534 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ عَمَّارٍ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قُدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فِي نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ، فَقَالَ: اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقَيْبُ؟ فَاَجْلَلْتُ اَنْ اَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا تَرْكَبُ يَا عُقَيْبُ؟ فَاَشْفَقْتُ اَنْ تَكُوْنَ مَعْصِيَةً، فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً، ثُمَّ نَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: يَا عُقَيْبُ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُوْرَتَيْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ؟ قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَاَقْرَاَنِي قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ، ثُمَّ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى وَقَرَاَ بِهِمَا، ثُمَّ مَرَّ بِي، فَقَالَ: كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقَيْبُ؟ اقْرَاْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ نا اَبُو الْخَطَّابِ، نَا الْوَلِيْدُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَقَالَ: عَنِ الْقَاسِمِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذِهِ اللَّفْظَةُ كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ اَنَّ الْعَرَبَ يُوْقِعُ اسْمَ النَّائِمِ عَلَى الْمُضْطَجِعِ، وَيُوْقِعُهُ عَلَى النَّائِمِ الزَّائِلِ الْعَقْلِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهِ فِي هٰذَا الْخَبَرِ: اقْرَاْ بِهِمَا اِذَا نِمْتَ، اَيْ اِذَا اضْطَجَعْتَ، اِذِ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ مُحَالٌ اَنْ يُخَاطَبَ، فَيُقَالَ لَهُ: اِذَا نِمْتَ - وَزَالَ عَقْلُهُ - فَاقْرَاْ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ، وَكَذٰلِكَ خَبَرُ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: صَلَاةُ النَّائِمِ عَلٰى نِصْفِ صَلَاةِ الْقَاعِدِ، وَاِنَّمَا اَرَادَ بِالنَّائِمِ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ الْمُضْطَجِعَ لَا النَّائِمَ الزَّائِلَ الْعَقْلِ، اِذِ النَّائِمُ الزَّائِلُ الْعَقْلِ غَيْرُ مُخَاطَبٍ بِالصَّلَاةِ، وَلَا يُمْكِنُهُ الصَّلَاةُ لِزَوَالِ الْعَقْلِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوعمار اور علی بن سہل رملی-- ولید بن مسلم--عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر-- قاسم ابوعبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام پکڑ کے ایک گھاٹی میں سے گزر رہا تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا تم سوار نہیں ہوگے' تو میں نے اسے بہت بڑی بات خیال کیا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر سوار ہو جاؤں۔ آپ نے پھر ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا تم سوار نہیں ہوگے؟ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ گناہ کا کام نہ ہو' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اتر گئے اور میں تھوڑی دیر کے لئے سوار ہو گیا' پھر میں اتر گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہو گئے' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں دو ایسی سورتوں کے

534: السنن الصغرٰی' کتاب آداب القضاة' کتاب الاستعاذة' رقم الحدیث: **5365** 'السنن الکبرٰی للنسائی' کتاب الاستعاذة' ذکر فضل ما یتعوذ به المتعوذون' رقم الحدیث: **7584** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله علیه السلام فی' رقم الحدیث: **105** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عقبة بن عامر الجهنی' رقم الحدیث: **1694**

بارے میں تعلیم نہ دوں، جو دو سب سے بہتر سورتیں ہیں، جنہیں لوگ تلاوت کرتے ہیں، تو میں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ تو آپ نے مجھے سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھنی سکھائی۔

پھر نماز قائم ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی، تو آپ نے اس میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی، پھر آپ میرے پاس سے گزرے، تو آپ نے فرمایا: اے عقبہ! تم نے کیسا دیکھا؟ تم جب بھی سونے لگو اور جب بھی بیدار ہو، تو ان دونوں کو پڑھ لیا کرو۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ ''تم جب بھی سونے لگو اور جب بھی اٹھو'' یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں، جس کے بارے میں یہ بات بتا چکا ہوں کہ عرب بعض اوقات لیٹنے والے شخص کو بھی سونے والے کا نام دے دیتے ہیں اور سونے والے کو بھی یہ نام دے دیتے ہیں اور اس شخص کو بھی یہ نام دے دیتے ہیں، جس کی عقل زائل ہو چکی ہو۔ اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان ''تم جب سو جاؤ، تو ان دونوں کو پڑھ لیا کرو''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ جب تم لیٹ جاؤ، کیونکہ سونے والے شخص سے تو عقل زائل ہو چکی ہوتی ہے، اور یہ بات محال ہے کہ اسے مخاطب کیا جائے اور اس سے یہ کہا جائے کہ جب تم سو جاؤ اور تمہاری عقل زائل ہو چکی ہو، اس وقت تم معوذتین پڑھ لینا۔

اسی طرح ابن بریدہ نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

''سونے والے شخص کی نماز بیٹھ کر نماز پڑھنے والے سے نصف ہوتی ہے''۔

اس مقام پر انہوں نے سونے والے شخص سے مراد لیٹنے والا شخص لیا ہے۔ ایسا سونے والا شخص مراد نہیں لیا ہے، جس کی عقل زائل ہو چکی ہو، کیونکہ ایسا سونے والا شخص جس کی عقل زائل ہو چکی ہو، وہ نماز کا مخاطب نہیں ہوگا اور عقل کے زائل ہونے کی وجہ سے اس کے لئے نماز پڑھنا ممکن نہیں ہوگا۔

535 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، ح وَنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ، كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ قَالَ عَبْدَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَضْرَمِيُّ، وَقَالَ ابْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلٰى مُعَاوِيَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: يَا عُقْبَةُ، اَلَا اُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمَّا نَزَلَ صَلّٰى بِهِمَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ قَالَ: كَيْفَ رَاَيْتَ يَا عُقْبَةُ؟

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَلَمْ يَقُلْ عَبْدَةُ: فِي السَّفَرِ، وَقَالَ: فَلَمْ يَرَنِيْ اُعْجِبْتُ بِهِمَا، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ الصُّبْحَ، فَقَرَاَ بِهِمَا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَاَيْتَ؟

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن ہاشم -- عبدالرحمن بن مہدی

(یہاں تحویل سند ہے) عبدہ بن عبداللہ خزاعی -- زید بن حباب -- معاویہ -- ابن صالح -- علاء بن حارث حضرمی -- قاسم مولی معاویہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کو لے کر چل رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عقبہ! کیا میں تمہیں ایسی دو سب سے بہتر سورتوں کی تعلیم نہ دوں' جن کی تلاوت کی جاتی ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سورۃ الفلق اور سورۃ الناس۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے اترے اور آپ نے فجر کی نماز میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عقبہ تمہاری کیا رائے ہے؟

روایت کے یہ الفاظ عبدالرحمٰن کے نقل کردہ ہیں۔ عبدہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ''سفر میں''۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اندازہ ہوگیا کہ میں نے ان دونوں کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی اس لیے آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے ہوئے' ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: اے عقبہ! اب تمہاری کیا رائے ہے؟

536 - سندِ حدیث: نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْرُوقِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ الْمُوَفَّقِ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، وَزَيْدُ بْنُ اَبِي الزَّرْقَاءِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَبِي الزَّرْقَاءِ وَفِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، اَمِنَ الْقُرْآنِ هُمَا؟ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَصْحَابُنَا يَقُولُونَ: الثَّوْرِيُّ اَخْطَاَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَاَنَا اَقُولُ غَيْرُ مُسْتَنْكَرٍ لِسُفْيَانَ اَنْ يَرْوِيَ هٰذَا عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَعَنْ غَيْرِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن عبدالرحمٰن مسروقی اور عبدالرحمٰن بن فضل بن موفق -- ابواسامہ اور زید بن ابوالزرقاء -- سفیان -- معاویہ بن صالح -- عبدالرحمٰن بن جبیر بن نفیر حضرمی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ یزید بن ابوزرقاء کے نقل کردہ ہیں۔

ابواسامہ کے نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا: کیا یہ قرآن کا حصہ ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز میں ہماری امامت کرواتے ہوئے ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (محدثین) نے یہ کہا ہے: ثوری نے اس روایت کو نقل کرنے میں غلطی کی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں: سفیان کی یہ حرکت قابل انکار نہیں ہے کہ انہوں نے یہ روایت معاویہ اور دوسرے راوی کے حوالے سے نقل کر دی ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْدَادِ الْمُصَلِّيْ قِرَاءَ ةَ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

باب 118: نمازی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ فرض نماز کی دو رکعات میں ایک ہی سورت کو دہرا کر پڑھ لے

537 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حَمْزَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَؤُمُّهُمْ فِيْ مَسْجِدِ قُبَاءَ قَالَ: وَكَانَ كُلَّمَا افْتَتَحَ سُوْرَةً يَقْرَاُ لَهُمْ بِهَا فِي الصَّلَاةِ مِمَّا يَقْرَاُ بِهِ افْتَتَحَ بِـ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، ثُمَّ يَقْرَاُ بِسُوْرَةٍ اُخْرٰى مَعَهَا، وَكَانَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ فَلَمَّا اَتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرُوْهُ بِالْخَبَرِ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ، مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى لُزُوْمِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ؟ قَالَ: اِنِّيْ اُحِبُّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُبُّهَا اَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حمزہ -- عبدالعزیز بن محمد -- عبیداللہ -- ثابت بنانی -- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص مسجد قبا میں انصار کی امامت کیا کرتا تھا۔ راوی کہتے ہیں: وہ شخص نماز میں جب بھی کوئی سورہ پڑھتا تھا' تو اس سے پہلے سورۂ اخلاص کی تلاوت ضرور کرتا تھا' یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جاتا تھا' پھر اس کے ساتھ کوئی اور سورہ پڑھا کرتا تھا وہ ہر رکعت میں ایسا ہی کرتا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے' تو لوگوں نے آپ کو اس بارے میں بتایا' تو آپ نے دریافت کیا: اے فلاں! تم ہر رکعت میں اس سورہ کو باقاعدگی سے کیوں پڑھتے ہو؟ اس نے عرض کی: میں اس سورہ سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں' جنت میں داخل کر دے گی۔

537: الجامع للترمذي' ابواب فضائل القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في سورة الاخلاص' رقم الحديث: **2902** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: **830** 'مسند ابي يعلى الموصلي' ثابت البناني عن انس' رقم الحديث: **3244**

بَابُ اِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ

باب 119: ایک رکعت میں دوسورتوں کی تلاوت کرنا مباح ہے

538 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ، نَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ:

متن حدیث: جَاءَ نَهِيكُ بْنُ سِنَانٍ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدُ هٰذَا الْحَرْفَ (مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ) (محمد: 15) اَوْ يَاسِنٍ؟ فَقَالَ: اَكُلَّ الْقُرْآنِ اَحْصَيْتَ اِلَّا هٰذَا؟ قَالَ: اِنِّيْ لَاَقْرَاُ الْمُفَصَّلَ فِيْ رَكْعَةٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ اِنَّ اَقْوَامًا يَقْرَئُوْنَ الْقُرْآنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ لَا يَعْدُوْ تَرَاقِيَهُمْ، وَلٰكِنَّهُ اِذَا دَخَلَ فِيْ قَلْبٍ فَرَسَخَ فِيْهِ نَفَعَ، وَاِنَّ اَخْيَرَ الصَّلَاةِ الرُّكُوْعُ وَالسُّجُوْدُ، وَاِنِّيْ اَعْلَمُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِنَّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَعَدَّهُنَّ عَلَيْنَا قَالَ الْاَعْمَشُ: وَهِيَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً عَلٰى تَاْلِيْفِ عَبْدِ اللّٰهِ اَوَّلُهُنَّ الرَّحْمٰنُ وَاٰخِرَتُهُنَّ الدُّخَانُ: الرَّحْمٰنُ، وَالنَّجْمُ، وَالذَّارِيَاتُ، وَالطُّوْرُ هٰذِهِ النَّظَائِرُ، وَاقْتَرَبَتْ وَالْحَاقَّةُ، وَالْوَاقِعَةُ، وَن وَالنَّازِعَاتُ وَسَاَلَ سَائِلٌ، وَالْمُدَّثِّرُ، وَالْمُزَّمِّلُ، وَوَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ، وَعَبَسَ وَلَا اُقْسِمُ، وَهَلْ اَتٰى، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ، وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَالدُّخَانُ نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا الْاَعْمَشُ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ: فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، اِلٰى قَوْلِهِ: فَدَخَلَ عَلْقَمَةُ، فَسَاَلَهُ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَيْنَا، فَقَالَ: عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ فِيْ تَاْلِيْفِ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ يَزِيْدُوْا عَلٰى هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب ہمدانی --ابوخالد--اعمش --شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نہیک بن سنان' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا: آپ اس حرف کو کیسا پاتے ہیں؟

''مِنْ مَّاءٍ غَيْرِ آسِنٍ '' یہ لفظ ''آسن'' ہے یا ''یاسن'' ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس لفظ کے علاوہ تم نے سارا قرآن یاد کرلیا ہے؟ اس نے عرض کی: میں ایک رکعت میں ایک مفصل سورہ کی تلاوت کر لیتا ہوں' تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کے مانند ہو گیا' لوگ زبان کے ذریعے قرآن کی تلاوت کر لیتے ہیں' لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں جاتا لیکن جب وہ دل میں داخل ہو کر اس میں رسوخ حاصل کر لیتا ہے' تو پھر نفع ہوتا ہے۔ بے شک سب سے بہتر نماز رکوع اور سجدے والی نماز ہوتی ہے' اور مجھے ان سورتوں کا علم ہے' جو تقریباً ایک جتنی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت میں' ان میں سے دو سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے' پھر وہ باہر تشریف لائے' تو انہوں نے ہمیں ان سورتوں کے نام گنوائے۔

اعمش کہتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ترتیب کے مطابق وہ بیس سورتیں ہیں' جن میں سب سے پہلے سورۂ رحمٰن

اور سب سے آخر میں سورۂ دخان ہے (وہ سورتیں درج ذیل ہیں)

الرَّحْمٰنُ، وَالنَّجْمُ، وَالذَّارِيَاتُ، وَالطُّوْرُ هٰذِهِ النَّظَائِرُ، وَاقْتَرَبَتِ وَالْحَاقَّةُ، وَالْوَاقِعَةُ، وَن وَالنَّازِعَاتُ وَسَأَلَ سَائِلٌ، وَالْمُدَّثِّرُ، وَالْمُزَّمِّلُ، وَوَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِيْنَ، وَعَبَسَ وَلَا اُقْسِمُ، وَهَلْ اَتٰى، وَالْمُرْسَلَاتُ، وَعَمَّ يَتَسَاءَ لُوْنَ، وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ، وَالدُّخَانُ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ان راویوں نے یہ طویل حدیث ذکر کی ہے اور یہاں تک ذکر کی ہے۔

"علقمہ اندر گئے اور انہوں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا: پھر وہ ہمارے پاس واپس تشریف لائے اور بتایا: یہ بیس سورتیں ہیں' جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی ترتیب کے مطابق مفصل کی ابتدائی سورتیں ہیں۔

ان حضرات نے اس سے زیادہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ جَمْعِ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ الْمُفَصَّلِ

باب 120: ایک رکعت میں مفصل سورتوں میں سے کئی سورتوں کو جمع کرنا مباح ہے

539 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نَا كَهْمَسٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، انا وَكِيْعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ السُّوَرِ فِي الرَّكْعَةِ؟ قَالَتِ: الْمُفَصَّلُ

هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ

توضیح روایت: وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ فِيْ حَدِيْثِهٖ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَتْ: اِذَا جَاءَ مِنْ مَّغِيْبِهٖ؟ قُلْتُ: اَكَانَ يَقْرِنُ السُّوَرَ؟ قَالَتِ: الْمُفَصَّلُ، قُلْتُ: اَكَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا؟ قَالَتْ: بَعْدَمَا حَطَمَهُ النَّاسُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- عثمان بن عمر -- کہمس -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- کہمس بن حسن -- عبداللہ بن شقیق عقیلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی رکعت میں دو سورتیں اکٹھی پڑھ لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: مفصل (سورتوں سے تعلق رکھنے والی سورتیں ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے)

روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

539: مسند احمد بن حنبل' الملحق المستدرك من مسند الانصار' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: **25145**

دورقی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب (سفر سے) واپس تشریف لاتے تھے (اس وقت ادا کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مختلف سورتیں ملا کر (ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیتے تھے؟) انہوں نے جواب دیا: مفصل (سورتوں کو ساتھ ملا کر ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیتے تھے) میں نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جب لوگوں نے آپ پر بھیڑ کی (یعنی جب آپ کی عمر زیادہ ہوگئی) تو اس کے بعد آپ بیٹھ کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ تَرْدِيدِ الْاٰيَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الصَّلَاةِ مِرَارًا عِنْدَ التَّدَبُّرِ

وَالتَّفَكُّرِ فِي الْقُرْآنِ اِنْ صَحَّ الْخَبَرُ؛ فَاِنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دَجَاجَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ:

متن حدیث: قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ حَتّٰى اَصْبَحَ يُرَدِّدُهَا وَالْاٰيَةُ (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) (المائدة: 118)

باب 121: نماز کے دوران قرآن میں غور وفکر کرتے ہوئے ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا مباح ہے

بشرطیکہ یہ روایت مستند ہو۔

کیونکہ جسرہ بنت دجاجہ یہ بیان کرتی ہیں میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں صبح تک ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے وہ آیت یہ ہے:

(اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) (المائدة: 118)

"اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو' تو غالب اور حکمت والا ہے"۔

بَابُ اِبَاحَةِ قِرَاءَةِ السُّوْرَةِ الْوَاحِدَةِ فِي رَكْعَتَيْنِ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ

باب 122: فرض نماز کی دو رکعات میں ایک ہی سورت تلاوت کرنا مباح ہے

540 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ، اَوْ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب ہمدانی ابواسامہ -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے (یہ روایت نقل کی ہے) اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

541 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، اَنَا عَمِّيْ، اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ:

متن حدیث: قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ لِمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ: يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ، اَتَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، وَاِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ، فَقَالَ: نَعَمْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: فَمَحْلُوفَةٌ، لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فَيَبْدَاُ بِاَطْوَلِ الطُّولَيَيْنِ المص

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِي الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، بِخَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْ قَوْلِهِ: يَقْرَاُ فِيْهِمَا، يُرِيْدُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَمِيْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- عمرو بن حارث -- محمد بن عبدالرحمٰن -- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مروان بن حکم سے کہا: اے ابوعبدالملک! کیا تم مغرب کی نماز میں سورۂ اخلاص اور سورۂ الکوثر کی تلاوت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات قسم اٹھا کر بیان کی جاسکتی ہے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (مغرب کی نماز میں) تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے: آپ نے دو طویل سورتوں میں سے زیادہ طویل سورہ کے ذریعے آغاز کیا تھا یعنی المص۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے ہشام کے حوالے سے منقول روایت املاء کروادی ہے جوانہوں نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز میں سورۂ اعراف کی تلاوت کرتے تھے۔ آپ دونوں رکعات میں اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

یہ روایت محمد بن عبدالرحمٰن نے عروہ کے حوالے سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں اس کی تلاوت کیا کرتے تھے''۔

ان کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں رکعات میں ایک ہی سورہ پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَسْاَلَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الرَّحْمَةِ

وَالِاسْتِعَاذَةِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ الْعَذَابِ، وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ قِرَاءَةِ آيَةِ التَّنْزِيهِ

باب **123**: نماز کے دوران رحمت سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس رحمت کو مانگنا

اور عذاب سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس عذاب سے پناہ مانگنا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے متعلق آیت کی تلاوت کے وقت اس کی پاکی بیان کرنا

542 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَافْتَتَحَ الْقِرَاءَةَ، فَقَرَأَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَى الْمِائَةِ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ، ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى بَلَغَ الْمِائَتَيْنِ، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ، ثُمَّ قَرَأَ حَتّٰى خَتَمَهَا، فَقُلْتُ: يَرْكَعُ، ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ، فَقَرَأَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، وَقَالَ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ، ثُمَّ سَجَدَ، وَكَانَ سُجُودُهُ مِثْلَ رُكُوعِهِ، فَقَالَ فِي سُجُودِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَأَلَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ تَعَوَّذَ، وَإِذَا مَرَّ بِآيَةٍ فِيهَا تَنْزِيهٌ لِلّٰهِ سَبَّحَ هٰذَا لَفْظُ مُؤَمَّلٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ--ابو معاویہ--اعمش--

(یہاں تحویل سند ہے) مؤمل بن ہشام--ابو معاویہ--اعمش--سعد بن عبیدہ--مستورد بن احنف--صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت شروع کی۔ آپ نے تلاوت شروع کی' یہاں تک کہ ایک سو آیات کی تلاوت کر لی۔ میں نے سوچا اب آپ رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن آپ مسلسل تلاوت کرتے رہے۔ آپ نے دو سو آیات کی تلاوت کر لی' میں نے سوچا اب آپ رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن آپ پھر بھی تلاوت کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ نے اس سورۃ کو ختم کر لیا' تو میں نے سوچا اب آپ رکوع میں چلے جائیں گے' لیکن پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ نساء پڑھنا شروع کر دی۔ آپ اس کی تلاوت کرتے رہے' پھر آپ رکوع میں گئے' تو آپ کا رکوع بھی اتنا ہی لمبا تھا جتنا آپ نے قیام کیا تھا۔ آپ رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتے رہے' پھر آپ سجدے میں چلے گئے' تو آپ کا سجدہ بھی آپ کے رکوع کی مانند تھا۔ آپ سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے رہے۔

آپ جب بھی رحمت کے مفہوم سے متعلق آیت کی تلاوت کرتے تھے' تو اس رحمت کا سوال کرتے تھے' اور جب بھی عذاب سے متعلق آیت کی تلاوت کرتے تھے' تو اس عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے' اور جب کسی ایسی آیت کی تلاوت کرتے تھے' جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کی گئی ہوتی تھی' تو آپ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ مؤمل نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

543 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، مَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا،

542: صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا' باب استحباب تطویل القراءۃ فی صلاۃ اللیل' رقم الحدیث: **1331**' صحیح ابن حبان' باب الامامۃ والجماعۃ' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر اباحۃ التطویل فی الرکوع' رقم الحدیث: **2651**' المستدرک علی الصحیحین للحاکم' من کتاب صلاۃ التطوع' فاما حدیث عبد اللہ بن فروخ' رقم الحدیث: **1133**' السنن الصغرٰی' کتاب التطبیق' نوع آخر' رقم الحدیث: **1126**' السنن الکبرٰی للنسائی' التطبیق' نوع آخر' رقم الحدیث: **708**

فَسَأَلَ، وَلَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ عِنْدَهَا فَتَعَوَّذَ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ أَبِي مُوْسَى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- عبدالرحمٰن بن مہدی (یہاں تحویل سند ہے) ابن ابوعدی -- شعبہ -- ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن بن مہدی

(یہاں تحویل سند ہے) بشر بن خالد عسکری -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- اعمش -- سعد بن عبیدہ -- مستورد بن احنف -- صلہ بن زفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ جب بھی رحمت کے مفہوم سے متعلق آیت کی تلاوت کرتے تھے تو وہاں ٹھہر کر وہ رحمت مانگا کرتے تھے اور جب بھی عذاب کے مضمون سے متعلق کسی آیت کی تلاوت کرتے تھے تو وہاں ٹھہر کر اس عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ ابوموسیٰ کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ إِجَازَةِ الصَّلَاةِ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّهْلِيلِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

باب 124: جو شخص اچھی طرح قرآن کی تلاوت نہ کر سکتا ہو اس کے لئے تسبیح، تکبیر، تحلیل اور تحمید کے ہمراہ نماز ادا کرنا جائز ہے

544 - سندِ حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَهَّابِ السُّكَّرِيَّ، وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ جَمِيْعًا عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

544: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' ابواب تفریع استفتاح الصلاة' باب ما یجزء الامی والاعجمی من القراء ة' رقم الحدیث: **715**' السنن الصغری' کتاب الافتتاح' ما یجزء من القراء ة لمن لا یحسن القرآن' رقم الحدیث: **919** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة" رقم الحدیث: **832** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذکر الاخبار عما یعمل المصلی فی قیامه عند عدم قراء ة فاتحة' رقم الحدیث: **1830** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب : لا صلاة الا بقراء ة' رقم الحدیث: **2653** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الدعاء' فی ثواب التسبیح' رقم الحدیث: **28823** 'السنن الکبری للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاة' ما یجزء من القرآن لمن لا یحسن القرآن' رقم الحدیث: **979** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاة' باب ما یجزیه من الدعاء عند العجز عن قراء ة فاتحة الکتاب' رقم الحدیث: **1033** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الکوفیین' بقیة حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی' رقم الحدیث: **18725** ' مسند الطیالسی' عبد اللہ بن ابی اوفی' رقم الحدیث: **843** 'مسند الحمیدی' احادیث عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنه' رقم الحدیث: **690** 'مسند عبد بن حمید' الاحزاب' رقم الحدیث: **525** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه اسحاق' رقم الحدیث: **3093**

متنِ حدیث: قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ، فَإِنِّي لَا أَقْرَأُ، فَقَالَ: قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ قَالَ: هٰذَا لِرَبِّي، فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي، وَعَافِنِي قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا بِيَدِهِ الْأُخْرَى وَقَامَ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيثُ الْمَخْزُومِيِّ وَقَالَ هَارُونُ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ: عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ، وَلَمْ يَقُلْ: فَضَمَّ عَلَيْهَا الرَّجُلُ بِيَدِهِ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: قَالَ مِسْعَرٌ: كُنْتُ عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَاسْتَثْبَتُّهُ مِنْ عِنْدِهِ

544-(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ہارون بن اسحاق ہمدانی--محمد بن عبدالوہاب سکری--سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی--سفیان--مسعر--ابراہیم سکسکی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جو میرے لئے قرآن کی تلاوت کی جگہ کافی ہو' کیونکہ میں قرآن کی تلاوت نہیں کر سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

''اللہ تعالیٰ پاک ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور معبود نہیں ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا''۔

وہ شخص ان کلمات کو اپنے ہاتھ پر شمار کرتا رہا۔ اس نے کہا: یہ تو میرے پروردگار کی حمد ہو گئی۔ میرے لئے کیا ہو گا؟ (یعنی مجھے اپنے لئے کیا مانگنا چاہیے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ کہو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کر' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ' تو مجھے رزق عطا کر اور تو مجھے عافیت عطا کر''۔

راوی کہتے ہیں: اس نے دوسرے ہاتھ پر انہیں شمار کیا' پھر وہ اٹھ گیا۔

روایت کے یہ الفاظ مخزومی نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

ہارون نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ اس نے عرض کی: آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے' جو مجھے قرآن کی جگہ کافی ہو۔ اس راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں' اس شخص نے اپنے ہاتھوں پر ان کلمات کو شمار کیا۔

اس راوی نے اس روایت کے آخر میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: مسعر نامی راوی کہتے ہیں: میں ابراہیم کے پاس موجود تھا۔ وہ حدیث بیان کر رہے تھے۔ میں نے اس روایت کی ان سے اچھی طرح تحقیق کی۔

545-سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ - يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - نَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا - قَالَ رِفَاعَةُ:

وَنَحْنُ مَعَهُ - إِذْ جَاءَ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَّ صَلَاتَهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: وَعَلَيْكَ، فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ أَنْ يَكُونَ مَنْ أَخَفَّ صَلَاتَهُ لَمْ يُصَلِّ، فَقَالَ الرَّجُلُ فِي آخِرِ ذٰلِكَ: فَأَرِنِي أَوْ عَلِّمْنِي فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أُصِيبُ وَأُخْطِئُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَجَلْ، إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمْ، ثُمَّ كَبِّرْ، فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ بِهِ وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللَّهَ، وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا، ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ قُمْ، فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُكَ، وَإِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهَا شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلَاتِكَ قَالَ: وَكَانَتْ هٰذِهِ أَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْأُولَى، أَنَّ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلَاتِهِ وَلَمْ يَذْهَبْ كُلُّهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر سعدی--اسماعیل--ابن جعفر--یحییٰ بن علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع زرقی--اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے۔ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے اسی دوران ایک شخص آیا جو بدوی لگ رہا تھا' اس نے نماز ادا کی اور مختصر نماز ادا کی' پھر وہ نماز ختم کر کے آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو' تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس گیا اس نے نماز ادا کی' پھر وہ آیا اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا: اور ارشاد فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس نے ایسا دو مرتبہ' یا تین مرتبہ کیا۔ ہر مرتبہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو سلام کرتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: تم پر بھی سلام ہو' تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ لوگ اس بارے میں خوفزدہ ہو گئے اور ان کے لئے یہ بات بڑی پریشانی کا باعث بنی کہ جو شخص مختصر نماز ادا کرتا ہے گویا اس نے نماز ادا کی ہی نہیں۔ آخر

545: الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في وصف الصلاة' رقم الحديث: **284**'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذي لا يتم الركوع والسجود' رقم الحديث: **1351** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع' رقم الحديث: **1048** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب الرجل يصلي صلاة لا يكملها' رقم الحديث: **3613** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في الرجل ينقص صلاته وما ذكر فيه وكيف يصنع' رقم الحديث: **2925** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' الرخصة في ترك الذكر في الركوع' رقم الحديث: **631**'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **1374** 'سنن الدارقطني' كتاب الطهارة' باب وجوب غسل القدمين والعقبين' رقم الحديث: **276** 'مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث رفاعة بن رافع الزرقي' رقم الحديث: **18627** 'البحر الزخار مسند البزار' حديث رفاعة بن رافع' رقم الحديث: **3144** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الذال' رفاعة بن رافع الزرقي الانصاري عقبي بدري' رقم الحديث: **4393**

میں اس شخص نے یہ عرض کی: آپ مجھے بتائیں (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) آپ مجھے تعلیم دیجئے' کیونکہ میں ایک انسان ہوں۔ میں کام ٹھیک بھی کر لیتا ہوں اور مجھ سے غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے۔ جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو وضو کرو' جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے' پھر تم کلمہ شہادت پڑھو' پھر تم کھڑے ہو کر تکبیر کہو۔ اگر تمہیں قرآن آتا ہے' تو تم اس کی تلاوت کرو' ورنہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو۔ اس کی کبریائی کا تذکرہ کرو۔ لا الٰـہ الا اللہ پڑھو' تم رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر تم بیٹھ جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ' پھر تم کھڑے ہو جاؤ' جب تم ایسا کرو گے' تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی۔ اگر تم اس میں کمی کرتے ہو' تو اسی حساب سے تمہاری نماز میں کمی ہو جائے گی۔

(راوی کہتے ہیں:) لوگوں کے لئے پہلی صورت کے مقابلے میں یہ صورت زیادہ آسان تھی کہ جو شخص نماز میں کوئی کمی کرے گا' اسی حساب سے اس کی نماز میں کمی ہو جائے گی' اس کی ساری نماز ضائع ہو گی۔

بَابُ اِبَاحَةِ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّورَةِ فِي الرَّكْعَةِ الْوَاحِدَةِ لِلْعِلَّةِ تَعْرِضُ لِلْمُصَلِّي

باب 125: نمازی کو پیش آنے والی کسی علت کی وجہ سے ایک رکعت میں کسی صورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا مباح ہے

546 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا حَجَّاجٌ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ سُفْيَانَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْعَابِدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ الصُّبْحَ، وَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى اِذَا جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى، وَهَارُوْنَ، اَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى - مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ شَكَّ اَوِ اخْتَلَفُوْا عَلَيْهِ - اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ قَالَ: فَرَكَعَ قَالَ: وَابْنُ السَّائِبِ حَاضِرٌ ذٰلِكَ

اسنادِ دیگر: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِمِثْلِهِ سَوَاءً لَفْظًا وَّاحِدًا، غَيْرُ اَنَّهُ قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: فَحَذَفَ وَرَكَعَ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

546: صحیح مسلم' کتاب الصلاة' باب القراءة في الصبح' رقم الحديث: **722** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب الصلاة في النعل' رقم الحديث: **559** 'السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' قراءة بعض السورة' رقم الحديث: **1001** 'صحيح ابن حبان' کتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الاباحة للمرء ان يقرا بعض السورة في الركعة الواحدة' رقم الحديث: **1837** ' مصنف عبد الرزاق الصنعاني' کتاب الصلاة' باب كيف القراءة في الصلاة' رقم الحديث: **2577** 'مصنف ابن ابي شيبة' کتاب المغازي' حديث فتح مكة' رقم الحديث: **36268** 'السنن الكبرٰى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' قراءة بعض السورة' رقم الحديث: **1061** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب جمع السور في ركعة' رقم الحديث: **1292** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المكيين' عبد الله بن السائب' رقم الحديث: **15121** 'مسند الشافعي' ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' رقم الحديث: **698**

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ هُوَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ السَّهْمِيَّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم-- حجاج بن محمد-- ابن جریج --محمد بن عباد بن جعفر --ابوسلمہ بن سفیان اور عبداللہ بن عمرو بن عاص اور عبداللہ بن مسیب العابدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں فجر کی نماز ادا کی' آپ نے سورۂ مومنون پڑھنا شروع کی' یہاں تک کہ جب آپ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرے پر پہنچے' یہ شک محمد بن عباد نامی راوی کو ہے' یا اس سے نقل کرنے والے راویوں نے اس کے حوالے سے یہ اختلاف کیا ہے (آگے روایت کے یہ الفاظ ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی آ گئی۔ راوی کہتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں چلے گئے۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود تھے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہی بات منقول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی''۔

یہاں راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مختصر کیا اور رکوع میں چلے گئے۔

اس کے بعد کے الفاظ راوی نے نقل نہیں کیے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سہمی نہیں ہیں۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُخَافَتَةِ بِهَا

باب 126: نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور پست آواز میں قرأت کرنا

547 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ اَبُوْ بَكْرٍ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: فِيْ كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَاُ، فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ، وَمَا اَخْفَى عَنَّا

547: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب القراءة في الفجر' رقم الحديث: **751** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة' رقم الحديث: **626** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الاخبار المفسرة لقوله جل وعلا : فاقرء وا ما تيسر منه' رقم الحديث: **1801** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما جاء في القراءة في الظهر' رقم الحديث: **684** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' باب قراءة النهار' رقم الحديث: **963** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب : لا صلاة الا بقراءة' رقم الحديث: **2649** ' السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' قراءة النهار' رقم الحديث: **1023** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' ما تعرف به القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **3597** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب القراءة في الظهر والعصر' رقم الحديث: **768** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7334**

[illegible]

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ فِي كِتَابِ الْإِمَامَةِ جَمِيعَ مَا يَنْبَغِي لِلْمُصَلِّي أَنْ يُعْلِنَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا مِنَ الصَّلَوَاتِ وَمَا عَلَيْهِ أَنْ يُخَافِتَ بِهَا عَلَى مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْلِنُ وَيُخَافِتُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء، عطاء ابوبکر -- سفیان -- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) عطاء بیان کرتے ہیں

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ نماز جس میں قرأت کی جاتی ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بلند آواز میں قرأت کر کے سنائی ہم اس میں تمہیں بلند آواز میں کر کے قرأت سنا دیتے ہیں اور جس میں نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں قرأت کی ہم تمہارے لیے پست آواز میں قرأت کر لیتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے کتاب الامامت میں وہ تمام روایات نقل کر دی ہیں' نمازی کو کون سی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرنی چاہیے اور کون سی نماز میں پست آواز میں قرأت کرنی چاہیے؟ اس بنیاد پر کہ نبی اکرم ﷺ کون سی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتے تھے اور کون سی نماز میں پست آواز میں قرأت کرتے تھے؟

بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب 127: رکوع اور سجدے میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے

548 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبَدٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ، يَرَاهَا الْمُسْلِمُ، أَوْ تُرَى لَهُ، أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا أَوْ سَاجِدًا، فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

---

548 صحیح ابن حبان' کتاب الحظر والاباحة' کتاب الرؤیا' ذکر اخبار المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عما یبقی من مبشرات' رقم الحدیث: **6137** سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب النهی عن القراءة فی الرکوع والسجود' رقم الحدیث: **1247** سنن ابی داود' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب فی الدعاء فی الرکوع والسجود' رقم الحدیث: **765** السنن الصغری' کتاب التطبیق' تعظیم الرب فی الرکوع' رقم الحدیث: **1040** السنن الکبری للنسائی' التطبیق' تعظیم الرب تبارک وتعالی فی الرکوع' رقم الحدیث: **624** مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث: **1848** مسند الشافعی' باب ؛ ومن کتاب استقبال القبلة فی الصلاۃ' رقم الحدیث: **147** مسند الحمیدی' احادیث ابن عباس رضی اللہ عنہ ایضا' رقم الحدیث: **478** مسند ابی یعلی الموصلی' اول مسند ابن عباس' رقم الحدیث: **2331**

هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر سعدی--اسماعیل بن جعفر--سفیان بن عیینہ--عبدالجبار بن علاء--سفیان--سلیمان بن سحیم--ابراہیم بن عبداللہ بن معبد اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر بیٹھے نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی مبشرات میں سے اب صرف وہ سچے خواب باقی بچے رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: اسے دکھائے جاتے ہیں' خبردار! مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں' یا سجدے کی حالت میں قرأت کروں' جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو تم اس میں اپنے پروردگار کی عظمت کا اقرار کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو' کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے۔

روایت کے یہ الفاظ عبدالجبار کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ فَضْلِ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ وَبُكَاءِ الشَّيْطَانِ وَدُعَائِهِ بِالْوَيْلِ لِنَفْسِهِ عِنْدَ سُجُوْدِ الْقَارِیءِ السَّجْدَةَ

باب 128: آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنے کی فضیلت

اس پر شیطان کا رونا اور قرأت کرنے والے کے سجدہ تلاوت کے وقت' شیطان کا اپنے لئے بربادی کا اعتراف کرنا

549 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، اَنَا جَرِيْرٌ، ح وَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَرَاَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِی، وَيَقُوْلُ: يَا وَيْلَهُ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَاَبَيْتُ فَلِیَ النَّارُ فِیْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ: فَعَصَيْتُهُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یوسف بن موسیٰ--جریر

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ--ابومعاویہ--اعمش--ابوصالح کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب ابن آدم آیت سجدہ تلاوت کرنے کے بعد سجدہ تلاوت کرتا ہے' تو شیطان روتا ہوا الگ ہو جاتا ہے' اور وہ یہ کہتا

549: صحيح مسلم' كتاب الايمان' باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة' رقم الحديث: **140** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب سجود القرآن' رقم الحديث: **1048** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذكر رجاء دخول الجنان لمن سجد لله في تلاوته' رقم الحديث: **2804** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هريرة رضی الله عنه' رقم الحديث: **9521**

ہے جب ابن آدم سجدے والی آیت تلاوت کرتا ہے اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا اس نے سجدہ کر لیا تو اس کے لیے جنت ہے مجھے سجدوں کا
حکم دیا گیا تو میں نے یہ بات نہیں مانی اب میرے لیے جہنم ہے۔
جریر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: شیطان کہتا ہے میں نے اس کی نافرمانی کی۔

بَابُ السَّجْدَةِ فِيْ ص

باب 129: سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت

550 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوبَ، وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا اَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ: ص لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ، وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيْهَا

هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَهَّابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ--حماد بن زید (یہاں تحویلِ سند ہے) بشر بن معاذ عقدی--حماد بن زید (یہاں تحویلِ سند ہے) عبدالجبار بن علاء--سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن بشار اور یحییٰ بن حکیم--عبدالوہاب--ایوب--عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت لازم نہیں ہے تاہم میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سورہ میں سجدۂ تلاوت کرتے دیکھا ہے۔
روایت کے یہ الفاظ عبدالوہاب کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِيْ لَهَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ص

باب 130: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ ص میں سجدۂ تلاوت کیا تھا

551 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، اَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَاَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِيْ سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ

550: صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب سجود القرآن' باب سجدة ص' رقم الحديث: **1033** "الجامع للترمذي" باب ما جاء في السجدة في ص' رقم الحديث: **557** "سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب السجود' باب السجود في ص' رقم الحديث: **1213** "مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **2350** "مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **3286** "مسند الحميدي' احاديث ابن عباس رضي الله عنه التي قال فيها سمعت رسول' رقم الحديث: **461** "مسند عبد بن حميد' مسند ابن عباس رضي الله عنه' رقم الحديث: **595** "المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' وما استند عبد الله بن عباس رضي الله عنهما' عكرمة عن ابن عباس' رقم الحديث: **11656**

الْاَحْمَرُ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّـهُ كَـانَ يَسْجُدُ فِيْ ص، فَقِيْلَ لَهُ، فَقَالَ: (اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: 90)، وَقَالَ: سَجَدَهَا دَاوُدُ، وَسَجَدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --حفص بن غیاث اور ابو خالد سلیمان بن حیان الاحمر -- عوام بن حوشب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سعید بن جبیر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کیا کرتے تھے۔ ان سے اس بارے میں دریافت کیا گیا: تو انہوں نے بتایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت عطا کی ہے تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں سجدہ کیا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس جگہ سجدہ کیا ہے۔

552 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنِ الْعَوَّامِ، عَنِ الْمُجَاهِدِ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: سَجْدَةُ ص مِنْ اَيْنَ اَخَذْتَهَا؟ قَالَ: فَتَلَا عَلَيَّ (وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبَ)، حَتّٰى بَلَغَ اِلٰى قَوْلِهٖ (اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ) (الأنعام: 90) قَالَ: كَانَ دَاوُدُ سَجَدَ فِيْهَا، فَلِذٰلِكَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نادِ دیگر: نَا الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ اَبِيْ غَنِيَّةَ، نَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ بِهٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب اور عبداللہ بن سعید اشج -- ابو خالد -- عوام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --مجاہد بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا: سورۂ ص میں سجدہ تلاوت کا حکم آپ نے کہاں سے حاصل کیا؟ راوی کہتے ہیں: انہوں نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ان کی ذریت میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب''۔

انہوں نے یہاں تک تلاوت کی:

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہدایت نصیب کی تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو''۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: حضرت داؤد علیہ السلام نے یہاں سجدہ کیا تھا اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی (یہاں) سجدہ کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ فِي النَّجْمِ

باب 131: سورۂ نجم میں سجدہ تلاوت

553 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، انا شُعْبَةُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ يُحَدِّثُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شَيْخًا اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى اَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِيْنِيْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- ابواسحاق -- اسود (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے اس میں سجدہ تلاوت کیا آپ کے ساتھ موجود تمام افراد نے بھی سجدہ تلاوت کیا' تاہم ایک عمر رسیدہ شخص نے ایسا نہیں کیا اس نے مٹھی میں کچھ کنکریاں' یا مٹی لی اور اسے اپنی پیشانی تک بلند کیا اور بولا: میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں' میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا۔

بَابُ السُّجُوْدِ فِيْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ

باب 132: سورہ انشقاق اور سورہ العلق میں سجدہ تلاوت

554 - سند حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، انا سُفْيَانُ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى، عَنِ ابْنِ

553:سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب السجود' باب من رای فیها السجود' رقم الحدیث:**1210** 'السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' السجود فی والنجم' رقم الحدیث:**954** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب السجود فی النجم' رقم الحدیث:**1485** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب المفصل هل فیه سجود ام لا ؟' رقم الحدیث:**1334** 'مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضی الله تعالٰی عنه' رقم الحدیث:**4095**

554:الجامع للترمذی' باب فی السجدة فی : اقرا باسم ربك الذی خلق' رقم الحدیث:**554** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب السجود' باب السجود فی اذا السماء انشقت' رقم الحدیث:**1211** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاۃ' باب عدد سجود القرآن' رقم الحدیث:**1054** 'السنن الصغرٰی' کتاب الافتتاح' باب السجود فی اذا السماء انشقت' رقم الحدیث:**958** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر ما یستحب للمرء ان یسجد عند قراء ته سورة اقرا باسم' رقم الحدیث:**2812** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب صلاۃ العیدین' باب کم فی القرآن من سجدة' رقم الحدیث:**5701** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاۃ' من کان یسجد فی المفصل' رقم الحدیث:**4181** 'السنن الکبرٰی للنسائی' العمل فی افتتاح الصلاۃ' السجود فی اذا السماء انشقت' رقم الحدیث:**1018** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' رقم الحدیث:**3068** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث:**9747** 'مسند الحمیدی' احادیث ابی هریرة رضی الله عنه' رقم الحدیث:**958** 'مسند ابی یعلی الموصلی' الاعرج' رقم الحدیث:**6248** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' باب المیم من اسمه : محمد' رقم الحدیث: **5109**

مِينَاءَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متن حدیث: سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ، وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

554-(سند حدیث)-- ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- سفیان -- ایوب بن موسیٰ -- عطاء بن میناء -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- ایوب بن موسیٰ -- ابن میناء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورۂ علق' سورۂ انشقاق میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

555-سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰی، اَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِينَاءَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: سَجَدْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَفِیْ اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

توضیح راوی: وَزَعَمَ اَيُّوْبُ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ مِينَاءَ كَانَ مِنْ صَالِحِی النَّاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن بشر بن حکم -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- ایوب بن موسیٰ -- عطاء بن میناء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سورۂ انشقاق میں اور سورۂ علق میں سجدہ تلاوت کیا ہے''۔

ایوب نے یہ بات بیان کی ہے: عطاء نامی راوی نیک لوگوں میں سے ایک تھے۔

بَابُ صِفَةِ سُجُوْدِ الرَّاكِبِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

باب **133**: سوار شخص کا آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت سجدہ کرنے کا طریقہ

556-سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بِخَبَرٍ غَرِيْبٍ غَرِيْبٍ، انا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِیُّ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، فَمِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ فِی الْاَرْضِ، حَتّٰی اِنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰی يَدِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- محمد بن عثمان دمشقی -- عبدالعزیز بن محمد -- مصعب بن ثابت -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے سال آیت سجدہ تلاوت کی تو تمام لوگوں نے سجدہ کیا۔ ان میں سوار بھی تھے اور زمین پر بھی سجدہ کرنے والے تھے یہاں تک کہ سواروں نے اپنے ہاتھ پر سجدہ کیا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ سُجُوْدِ الْمُسْتَمِعِ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقَارِءِ السَّجْدَةَ اِذَا سَجَدَ

باب 134: جب قاری آیت سجدہ کی تلاوت کر کے سجدے میں جائے تو قرآن کی تلاوت کو سننے والے شخص کے لئے سجدہ کرنا مستحب ہے

557 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَيَقْرَاُ السُّورَةَ فِيهَا السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهُ، حَتّٰى لَا يَجِدُ اَحَدُنَا مَكَانًا لِجَبِينِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عبید اللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم ﷺ ہمارے سامنے قرآن کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ ایسی سورہ کی تلاوت کرتے جس میں آیت سجدہ موجود ہوتی' تو آپ بھی سجدہ کرتے اور آپ کے ساتھ ہم بھی سجدہ کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم میں سے کسی شخص کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں ملتی تھی۔

558 - سندِ حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا ابْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَقْرَاُ السَّجْدَةَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ حَتّٰى يَزْحَمَ بَعْضُنَا بَعْضًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ہشام -- ابن ادریس -- عبید اللہ بن عمر -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں آیت سجدہ تلاوت کر لیتے تھے' اور آپ بھی سجدہ تلاوت کرتے تھے' اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ تلاوت کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ ہم ایک دوسرے سے مزاحم ہو جاتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي الْمُفَصَّلِ بَعْدَ هِجْرَتِهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ

باب 135: اس بات کی دلیل کا تذکرہ جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کے بعد کسی بھی مفصل سورت میں سجدہ تلاوت نہیں کیا

559 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ

اللّٰهِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ، اَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَقَرَاَ اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فِيهَا، وَقَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا قَدْ خَرَّجْتُ طُرُقَ هٰذَا الْخَبَرِ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيرِ، مَنْ قَالَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَوْ سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَاَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّمَا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ بَعْدَ الْهِجْرَةِ بِسِنِينَ قَالَ فِي خَبَرِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَيْبَرَ قَدِ اسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ سِبَاعَ بْنَ عُرْفُطَةَ وَقَالَ قَيْسُ بْنُ اَبِي حَازِمٍ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَحِبْتُ النَّبِيَّ ثَلَاثَ سَنَوَاتٍ، وَقَدْ اَعْلَمَ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ، وَقَدْ اَعْلَمْتُ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا اَنَّ الْمُخْبِرَ وَالشَّاهِدَ الَّذِي يَجِبُ قَبُولُ شَهَادَتِهِ وَخَبَرِهِ مَنْ يُخْبِرُ بِكَوْنِ الشَّيْءِ، وَيَشْهَدُ عَلَى رُؤْيَةِ الشَّيْءِ وَسَمَاعِهِ، لَا مَنْ يَنْفِي كَوْنَ الشَّيْءِ وَيُنْكِرُهُ وَمَنْ قَالَ: لَمْ يَفْعَلْ فُلَانٌ كَذَا لَيْسَ بِمُخْبِرٍ وَلَا شَاهِدٍ، وَاِنَّمَا الشَّاهِدُ مَنْ يَشْهَدُ وَيَقُولُ: رَاَيْتُ فُلَانًا يَفْعَلُ كَذَا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ كَذَا،

وَهٰذَا لَا يَخْفَى عَلَى مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ وَالْفِقْهَ، وَقَدْ بَيَّنْتُ هٰذِهِ الْمَسْاَلَةَ فِي غَيْرِ مَوْضِعٍ مِنْ كُتُبِنَا. وَتَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّ خَبَرَ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْجُدْ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِينَةِ حُجَّةٌ مَنْ زَعَمَ اَنْ لَا سُجُودَ فِي الْمُفَصَّلِ، وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِي اَعْلَمْتُ اَنَّ الشَّاهِدَ مَنْ يَشْهَدُ بِرُؤْيَةِ الشَّيْءِ اَوْ سَمَاعِهِ لَا مَنْ يُنْكِرُهُ وَيَدْفَعُهُ،

وَاَبُو هُرَيْرَةَ قَدْ اَعْلَمَ اَنَّهُ قَدْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَجَدَ فِي اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ بَعْدَ تَحَوُّلِهِ اِلَى الْمَدِينَةِ اِذْ كَانَتْ صُحْبَتُهُ اِيَّاهُ اِنَّمَا كَانَ بَعْدَ تَحَوُّلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمَدِينَةِ لَا قَبْلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب بن لیث -- لیث -- بکر بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نعیم بن عبداللہ مجمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں اس مسجد پر (یعنی چھت پر) نماز ادا کی انہوں نے سورۂ انشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدۂ تلاوت کیا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں نے اس روایت کے تمام طرق کتاب الکبیر کی کتاب الصلوۃ میں نقل کر دیے ہیں۔ ایک راوی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے یہ روایت بھی نقل کی ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' یا یہ الفاظ ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سورۂ انشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہجرت کے کئی سال بعد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہوئے تھے۔

عراک بن مالک نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے' اس میں یہ الفاظ ہیں: ''میں مدینہ منورہ آیا' تو نبی اکرم ﷺ اس وقت خیبر میں موجود تھے' آپ نے اپنے پیچھے سباع بن عرفطہ کو مدینہ منورہ کا نگران مقرر کیا تھا''۔

قیس بن ابو حازم نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بات بیان کرتے سنا ہے کہ میں تین سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہا ہوں۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ بات بیان کر رہے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سورۂ انشقاق اور سورۂ العلق میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں اپنی کتابوں میں دوسرے مقامات پر یہ بات بیان کر چکا ہوں کہ خبر دینے والے اور گواہی دینے والے جس شخص کی گواہی' یا خبر کو قبول کرنا لازم ہوتا ہے' یہ وہ شخص ہے' جو کسی چیز کے ہونے کی خبر دیتا ہے' یا کسی چیز کو دیکھنے' یا سننے کی گواہی دیتا ہے۔ وہ شخص مراد نہیں ہے' جو کسی چیز کے ہونے کی نفی یا انکار کرتا ہے۔ جو شخص یہ کہتا ہے: ''فلاں نے اس طرح نہیں کیا'' وہ خبر دینے والا یا گواہ شمار نہیں ہوتا۔ گواہ وہ شخص ہوتا ہے' جو یہ گواہی دیتا ہے اور یہ کہتا ہے: میں نے فلاں شخص کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا۔

جو شخص علم اور فقہ کا فہم رکھتا ہے اس سے یہ بات مخفی نہیں ہوگی۔ میں یہ مسئلہ اپنی کتابوں میں دوسری جگہ پر بیان کر چکا ہوں۔

ایک ایسا شخص جو علم میں تبحر نہیں رکھتا وہ اس غلط فہمی کا شکار ہوا کہ حارث بن عبید نے مطر' اور عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے:

''نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد کسی بھی مفصل سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں کیا''۔

(وہ یہ سمجھتا ہے) اس میں اس شخص کے مؤقف کی دلیل ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ کسی مفصل سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

یہ مسئلہ اس نوعیت کا ہے' جس کے بارے میں' میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ گواہ وہ شخص ہوتا ہے' جو کسی چیز کو دیکھنے' یا اسے سننے کی گواہی دیتا ہے۔ وہ شخص نہیں ہوتا جو کسی چیز کا انکار کرتا ہے' یا اسے پرے کرتا ہے۔

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بتائی ہے' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سورۂ انشقاق اور سورۂ العلق میں سجدۂ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد ہی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہیں۔

560 - سندِ حدیث: نَا بِخَبَرِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا اَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ، نَا اَبُوْ قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ، وَرَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَوْ غَيْرِهٖ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ السُّجُوْدِ عِنْدَ قِرَاءَ ةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ

ضِدَّ قَوْلِ بَعْضِ اَهْلِ الْجَهْلِ مِمَّنْ لَّا يَفْهَمُ الْعِلْمَ مِنْ اَهْلِ عَصْرِنَا مِمَّنْ زَعَمَ اَنَّ السَّجْدَةَ عِنْدَ قِرَاءَ ةِ السَّجْدَةِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ غَيْرُ جَائِزَةٍ

باب 136: فرض نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنا

یہ بات ہمارے زمانے سے تعلق رکھنے والے ان بعض جاہلوں کے موقف کے خلاف ہے' جو علم کا فہم نہیں رکھتے ہیں اور اس بات کے قائل ہیں: فرض نماز میں آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے۔

561 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ الشَّهِيدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَاَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالُوْا: نا الْمُعْتَمِرُ قَالَ الشَّهِيدِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ: وَحَدَّثَنِيْ بَكْرٌ، عَنْ اَبِيْ، عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ

متنِ حدیث: قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ، وَقَرَاَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) (الانشقاق: 1) فَسَجَدَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذِهِ السَّجْدَةُ؟ قَالَ: سَجَدْتُ بِهَا خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیحِ روایت: وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: عَنْ اَبِيْهِ، وَزَادَ فِيْ اٰخِرِ الْخَبَرِ: فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَاهُ. وَقَالَ اَبُو الْاَشْعَثِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي الْقَاسِمِ، فَسَجَدَ بِهَا، فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- اسحاق بن ابراہیم بن شہید اور محمد بن اعلیٰ صنعانی اور ابواشعث احمد بن مقدام عجلی-- معتمر-- بکر-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی۔ انہوں نے سورۂ انشقاق کی تلاوت کی اور سجدہ تلاوت کیا۔ میں نے کہا: یہ کون سا سجدہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اس سورہ میں سجدہ تلاوت کیا ہے۔

صنعانی نے اپنے والد سے یہ روایت نقل کی ہے انہوں نے اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''تو میں اس سورہ میں مسلسل سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میری ان سے (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے ملاقات ہو جائے''۔

ابواشعث نے اپنے والد اور بکر بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''میں نے حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ میں سجدہ تلاوت کیا تھا' تو

میں بھی اس سورہ میں مسلسل سجدہ کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ میری حضرت ابوالقاسم ﷺ سے ملاقات ہو جائے''۔

بَابُ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ

باب 137: آیت سجدہ کی تلاوت کرتے وقت ذکر کرنا اور دعا مانگنا

562 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ،

متنِ حدیث: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي رَاَيْتُ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنِّي اُصَلِّي خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَرَاَيْتُ كَاَنِّي قَرَاْتُ سَجْدَةً فَسَجَدْتُ، فَرَاَيْتُ الشَّجَرَةَ كَاَنَّهَا تَسْجُدُ بِسُجُودِي، فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ سَاجِدَةٌ، وَهِيَ تَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا اَجْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاقْبَلْهَا مِنِّي كَمَا قَبِلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ السَّجْدَةَ، ثُمَّ سَجَدَ، فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَ الرَّجُلُ عَنْ كَلَامِ الشَّجَرَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن محمد -- محمد بن یزید بن خنیس -- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ جیسے ہی میں نے آیت سجدہ تلاوت کی' اور سجدہ تلاوت کیا' تو میں نے درخت کو دیکھا کہ وہ بھی میرے سجدے کے ساتھ سجدہ کر رہا ہے میں نے اسے سجدے کی حالت میں یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو اس کے عوض میں' اپنی بارگاہ میں میرے لئے اجر نوٹ کر لے اور اسے اپنی بارگاہ میں میرے لئے ذخیرہ بنا دے اور اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کر دے اور میری طرف سے اسے اسی طرح قبول کر لے' جس طرح تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے (سجدے کو قبول کیا تھا)''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے آیت سجدہ تلاوت کی' پھر آپ سجدے میں چلے گئے تو میں نے آپ کو سجدے کے دوران وہی کلمات کہتے ہوئے سنا جو اس شخص نے درخت کے کلام کے طور پر بیان کئے تھے۔

563 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْحُلْوَانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ

متنِ حدیث: صَلَّى بِنَا فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ - يَعْنِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ - فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَكَانَ يَقْرَاُ السَّجْدَةَ

فَيَسْجُدُ فَيُطِيلُ السُّجُوْدَ، فَقِيْلَ لَهُ فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْ جَدُّكَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ،

توضیح روایت: وَقَالَ: وَاحْطُطْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَلَمْ يَقُلِ اقْبَلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاِنَّمَا كُنْتُ تَرَكْتُ اِمْلَاءَ خَبَرِ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ؛

لِاَنَّ بَيْنَ خَالِدِ الْحَذَّاءِ وَبَيْنَ اَبِي الْعَالِيَةِ رَجُلًا غَيْرَ مُسَمًّى لَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن جعفر حلوانی -- محمد بن یزید بن خنیس بیان کرتے ہیں:

حسن بن محمد نے ہمیں اس مسجد میں نماز پڑھائی: راوی کہتے ہیں: یعنی مسجد حرام میں' یہ رمضان کے مہینے کی بات ہے' جب وہ آیت سجدہ تلاوت کرتے تھے' تو سجدے میں چلے جاتے اور طویل سجدہ کرتے تھے ان سے اس بارے میں بات کی گئی تو انہوں نے بتایا: ابن جریج نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ تمہارے دادا عبیداللہ بن ابویزید نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے اس کے بعد انہوں نے حسب سابق یہ حدیث نقل کی ہے۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''تو اس کی وجہ سے میرے گناہ کو ختم کردے''۔

اور انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں'' تو مجھ سے اس سجدے کو اسی طرح قبول کرلے جس طرح تو نے اپنے بندے داؤد سے قبول کیا تھا''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوعالیہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے اسے میں نے املا نہیں کروایا۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت سجدہ تلاوت میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''میرا چہرہ اس کی بارگاہ میں' سجدہ کی حالت میں ہے' جس نے اسے پیدا کیا اور جس نے اپنی طاقت اور قوت کے ذریعے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے''۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ خالد حذاء اور ابوالعالیہ کے درمیان ایک شخص ہے' جس کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ عبدالوہاب بن عبدالمجید اور خالد بن عبداللہ نامی راوی نے اس شخص کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

564 - سند حدیث: نَاهُ بُنْدَارٌ، اَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، اَنَا خَالِدٌ وَهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ،

توضیح روایت: غَيْرَ اَنَّ اَبَا بِشْرٍ لَمْ يَقُلْ: بِاللَّيْلِ، وَزَادَ: يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالوہاب -- خالد حذاء -- ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوبشر واسطی -- خالد بن عبداللہ -- خالد حذاء -- ابوالعالیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تاہم ابوبشر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں:

''رات کے وقت''۔

انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: ''یہ کلمات تین بار پڑھا کرتے تھے''۔

565 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ،

توضیح روایت: غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: يَقُوْلُ فِي السَّجْدَةِ مِرَارًا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَاِنَّمَا اَمْلَيْتُ هٰذَا الْخَبَرَ وَبَيَّنْتُ عِلَّتَهُ فِي هٰذَا الْوَقْتِ مَخَافَةَ اَنْ يُفْتَنَ بَعْضُ طُلَّابِ الْعِلْمِ بِرِوَايَةِ الثَّقَفِيِّ، وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، فَيَتَوَهَّمَ اَنَّ رِوَايَةَ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَخَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَحِيْحَةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- خالد حذاء -- ایک صاحب کے حوالے سے -- ابوالعالیہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

یہ روایت بندار کی نقل کردہ روایت کی مانند ہے' تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں کئی بار یہ الفاظ پڑھتے تھے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت املاء کروادی ہے' اور میں نے اس میں موجود علت کو بھی بیان کر دیا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں بعض طالب علم ثقفی اور خالد بن عبداللہ کی روایت کی وجہ سے غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائیں اور انہیں یہ وہم نہ ہو کہ عبدالوہاب اور خالد بن عبداللہ کی روایت مستند ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ السُّجُوْدَ عِنْدَ قِرَاءَةِ السَّجْدَةِ فَضِيلَةٌ لَا فَرِيْضَةٌ

اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ وَسَجَدَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَهُ وَالْمُشْرِكُوْنَ جَمِيْعًا، اِلَّا الرَّجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَرَادَا الشُّهْرَةَ، وَقَدْ قَرَاَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ وَلَمْ يَاْمُرْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَوْ كَانَ السُّجُوْدُ فَرِيْضَةً لَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، وَلَوْ لَمْ تَكُنْ فِي النَّجْمِ سَجْدَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ النَّاسِ لِعِلَّةِ هٰذَا الْخَبَرِ الَّذِيْ سَنَذْكُرُهُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَمَا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّجْمِ

باب 128: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ آیت سجدہ کی تلاوت کے وقت سجدہ کرنا فضیلت (والا عمل) ہے

یہ فرض نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے سجدہ تلاوت کیا تھا۔ آپ کے ہمراہ مسلمانوں نے اور مشرکین نے سب نے سجدہ کیا تھا صرف دو آدمیوں نے ایسا نہیں کیا تھا ان دونوں نے شہرت ہونے کا ارادہ کیا تھا۔

اسی طرح حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تھی اور انہوں نے سجدہ تلاوت نہیں کیا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس کا حکم بھی نہیں دیا تھا اگر سجدہ تلاوت کرنا فرض ہوتا تو نبی اکرم ﷺ انہیں سجدہ تلاوت کرنے کا حکم دیتے۔ اور اگر سورۂ نجم میں سجدہ تلاوت نہ ہوتا جیسا کہ بعض لوگوں نے یہ وہم کیا ہے کہ اس روایت میں علت پائی جاتی ہے جس کو ہم عنقریب ''ان شاء اللہ'' ذکر کریں گے۔

تو پھر نبی اکرم ﷺ سورۂ نجم میں سجدہ تلاوت نہ کرتے۔

566 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: عَرَضْتُ النَّجْمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا اَحَدٌ

قَالَ اَبُوْ صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، وَاَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- ابوصخر -- ابن قسیط -- خارجہ بن زید بن ثابت -- اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

566: صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب سجود القرآن' باب من قرا السجدة ولم يسجد' رقم الحديث: **1035** سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب السجود' باب من لم ير السجود في المفصل' رقم الحديث: **1209** سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذي يسمع السجدة فلا يسجد' رقم الحديث: **1492** صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر اباحة ترك السجود عند قراءة سورة والنجم' رقم الحديث: **2807** الجامع للترمذي' باب ما جاء من لم يسجد فيه' رقم الحديث: **556** مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب صلاة العيدين' باب كم في القرآن من سجدة' رقم الحديث: **5713** مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من قال ليس في المفصل سجود ولم يسجد فيه' رقم الحديث: **4177** شرح معاني الآثار للطحاوي' باب المفصل هل فيه سجود ام لا ؟' رقم الحديث: **1319** مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **3079** سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' سجود القرآن' رقم الحديث: **1330** مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث زيد بن ثابت' رقم الحديث: **21069** مسند الشافعي' ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها' رقم الحديث: **701** مسند الطيالسي' احاديث زيد بن ثابت رضي الله عنه' رقم الحديث: **608** مسند عبد بن حميد' مسند زيد بن ثابت رضي الله عنه' رقم الحديث: **252** المعجم الكبير للطبراني' باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن ثابت الانصاري يكنى ابا سعيد ويقال ابو خارجة عطاء بن يسار' رقم الحديث: **4693**

ابوصخر کہتے ہیں: میں نے عمر بن عبدالعزیز کی اقتداء میں نماز ادا کی اور ابوبکر بن حزم کی اقتداء میں نماز ادا کی لیکن ان دونوں حضرات نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

567 - بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهُدَيْرِ التَّيْمِيِّ - قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ: وَكَانَ رَبِيعَةُ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ مِمَّنْ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - قَالَ رَبِيعَةُ:

متن حدیث: قَرَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ سُوْرَةَ النَّحْلِ حَتّٰى اِذَا اَتَى السَّجْدَةَ، فَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ اَصَابَ وَاَحْسَنَ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ، وَلَمْ يَسْجُدْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) بن ابوملیکہ -- عثمان بن عبدالرحمٰن تیمی -- ربیعہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

ابوبکر بن ابوملیکہ کہتے ہیں: ربیعہ نیک آدمی تھے اور یہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

ربیعہ کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر سورۂ نحل کی تلاوت کی' یہاں تک کہ جب وہ آیت سجدہ کے مقام پر پہنچے' تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! ہم آیت سجدہ تلاوت کرنے لگے ہیں' تو جو شخص سجدہ تلاوت کرلے گا وہ ٹھیک کرے گا اور اچھا کرے گا اور جو شخص سجدہ تلاوت نہیں کرے گا' تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدۂ تلاوت نہیں کیا۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلَى الْمُنْصِتِ السَّامِعِ قِرَاءَةَ السَّجْدَةِ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ السُّجُوْدُ اِذَا لَمْ يَسْجُدِ الْقَارِئُ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ السَّجْدَةَ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَ لَهَا وَاَنْصَتَ

باب 139: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ خاموشی سے آیت سجدہ کی تلاوت سننے والے شخص پر

سجدہ تلاوت اس وقت واجب نہیں ہوتا' جب قرات کرنے والے نے سجدہ تلاوت نہ کیا ہو' یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ خاموشی سے تلاوت سننے والے شخص پر بھی سجدہ تلاوت لازم ہوتا ہے۔

568 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مَرَّةً، حَدَّثَنَا يَحْيٰى، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ:

متن حدیث: قَرَاْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ يَسْجُدْ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَرَوَى اَبُوْ صَخْرٍ هٰذَا الْخَبَرَ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ جَمِيْعًا، حَدَّثَنَا بِهِمَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي عَنْ اَبِي صَخْرٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ مُنْفَرِدَيْنِ وَرَوَاهُ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَزَعَمَ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى فَلَمْ يَسْجُدْ

اسنادِ دیگر: نَاهُ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--یحییٰ--ابن ابوذئب

(یہاں تحویلِ سند ہے) بندار مرہ--یحییٰ اور عثمان بن عمر--ابن ابوذئب--یزید بن عبداللہ بن قسیط--عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو آپ نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوصخر نے یہ روایت کی ابن قسیط خارجہ بن زید اور عطاء بن یسار کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ دونوں یہ کہتے ہیں: انہیں احمد بن عبدالرحمان نے یہ روایت نقل کی ہے وہ کہتے ہیں: میرے چچا نے مجھے خبر دی ہے ابوصخر کے حوالے سے تو یہ دو منفرد سندوں کے ساتھ منقول ہے۔

یہ روایت یزید بن خصیفہ نے یزید بن عبداللہ کے حوالے سے عطا بن یسار کے حوالے سے نقل کی ہے کہ انہوں نے انہیں یہ بتایا ہے کہ انہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سورۂ نجم کی تلاوت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ تلاوت نہیں کیا۔

علی بن حجر نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے وہ کہتے ہیں: اسماعیل بن جعفر نے یزید بن خصیفہ کے حوالے سے خبر دی ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِآمِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي يَجْهَرُ الْإِمَامُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ

باب 140: جس نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو

اس میں سورہ فاتحہ کی تلاوت ختم ہونے پر بلند آواز میں ''آمین'' کہنا

569 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، - وَهٰذَا حَدِيْثُ الْمَخْزُوْمِيِّ - نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ مَرَّةً قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمن مخزومی اور علی بن خشرم--یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) مخزومی کے نقل کردہ ہیں--سفیان--ابن شہاب زہری--سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب قرأت کرنے والا آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو' تو فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ میں نے زہری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

570 - أَنا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوا، فَمَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوا، مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّ الْاِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِينَ، اِذْ مَعْلُوْمٌ عِنْدَ مَنْ يَفْهَمُ الْعِلْمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْمُرُ الْمَاْمُوْمَ اَنْ يَّقُوْلَ: آمِينَ، عِنْدَ تَاْمِيْنِ الْاِمَامِ اِلَّا وَالْمَاْمُوْمُ يَعْلَمُ اَنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُهُ، وَلَوْ كَانَ الْاِمَامُ يُسِرُّ آمِيْنَ لَا يَجْهَرُ بِهٖ لَمْ يَعْلَمِ الْمَاْمُوْمُ اَنَّ اِمَامَهُ قَالَ: آمِيْنَ، اَوْ لَمْ يَقُلْهُ، وَمُحَالٌ اَنْ يُّقَالَ لِلرَّجُلِ: اِذَا قَالَ فُلَانٌ كَذَا فَقُلْ مِثْلَ مَقَالَتِهٖ، وَاَنْتَ لَا تَسْمَعُ مَقَالَتَهُ، هٰذَا عَيْنُ الْمُحَالِ، وَمَا لَا يَتَوَهَّمُهُ عَالِمٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ الْمَاْمُوْمَ اَنْ يَّقُوْلَ آمِيْنَ اِذَا قَالَهُ اِمَامُهُ وَهُوَ لَا يَسْمَعُ تَاْمِيْنَ اِمَامِهٖ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَاسْمَعِ الْخَبَرَ الْمُصَرِّحَ بِصِحَّةِ مَا ذَكَرْتُ اَنَّ الْاِمَامَ يَجْهَرُ بِآمِيْنَ عِنْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- سہیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب امام آمین کہے' تو تم بھی آمین کہو' جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوگا اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی''۔

570: اس روایت کا مرکزی مضمون نماز باجماعت کے دوران امام کے سورۂ فاتحہ کی تلاوت ختم کرنے پر آمین کہنا ہے۔

روایت کے یہ الفاظ ''جب امام آمین کہے'' اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے کہ امام کو بھی آمین کہنی چاہیے' تاہم اس مسئلے کے بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

شیخ ابن قاسم نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ امام آمین نہیں' کہے گا' بلکہ مقتدی آمین کہیں گے۔

امام مالک رحمہ اللہ کے شاگردوں میں سے مصر سے تعلق رکھنے والے افراد اسی بات کے قائل ہیں' لیکن جمہور اہلِ علم کا موقف یہ ہے کہ جس طرح منفرد شخص آمین کہتا ہے' اس طرح آمین امام بھی کہے گا۔

اہلِ مدینہ کی روایت کے مطابق امام مالک رحمہ اللہ بھی اسی بات کے قائل ہیں' امام شافعی' امام سفیان ثوری' امام اوزاعی' امام ابن مبارک' امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ' امام ابوعبید' امام ابوثور' امام داؤد ظاہری' امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ حضرات نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو" اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ جب امام بلند آواز میں آمین کہے کیونکہ جو شخص علم سے واقف ہے اس کے نزدیک یہ بات طے شدہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو آمین کہنے کا حکم اسی وقت دیں گے جب امام نے آمین کہا ہو اور مقتدی کو یہ پتہ چل جائے کہ امام نے آمین کہہ دیا ہے۔ اگر امام پست آواز میں آمین کہتا ہے اور بلند آواز میں نہیں کہتا تو مقتدی کو یہ پتہ نہیں چل سکے گا کہ امام نے آمین کہا ہے یا ابھی آمین نہیں کہا ہے؟ تو یہ بات ناممکن ہے کہ کسی شخص سے یہ کہا جائے کہ فلاں شخص اس طرح کہے گا تو تم بھی اس کی بات کی مانند کہہ دینا حالانکہ اس وقت تم نے اس کی بات نہ سنی ہو یہ بالکل ناممکن ہے اور کسی عالم کو یہ غلط فہمی نہیں ہو سکتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی کو آمین کہنے کا اس وقت حکم دیں گے جب امام نے آمین کہہ دی ہو لیکن مقتدی نے اپنے امام کی آمین نہ سنی ہو۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تو اب آپ اس روایت کو سن لیں جو میری ذکر کردہ بات کے صحیح ہونے کی صراحت کرتی ہے کہ جب امام سورۂ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوگا تو وہ بلند آواز میں آمین کہے گا۔

571 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ابْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، حَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِى الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، وَسَعِيدٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ اُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهٗ قَالَ: آمِينَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- اسحاق بن ابراہیم -- عمرو بن حارث -- عبداللہ بن سالم -- زبیدی -- زہری -- ابوسلمہ اور سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سورۂ فاتحہ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے"۔

572 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُوْ سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِىْ ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ، وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ اِذَا

متنِ حدیث: كَانَ مَعَ الْاِمَامِ يَقْرَاُ بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَاَمَّنَ النَّاسُ اَمَّنَ ابْنُ عُمَرَ، وَرَاَى تِلْكَ السُّنَّةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابوسعید جعفی -- ابن وہب -- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں بیان کرتے ہیں: جب وہ امام کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور امام سورۂ فاتحہ پڑھتا تھا اور لوگ آمین کہتے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی آمین کہتے تھے اور وہ اسے سنت قرار دیتے تھے۔

573 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْاَزْرَقُ بِخَبَرٍ غَرِيبٍ غَرِيبٍ اِنْ كَانَ حَفِظَ اتِّصَالَ الْاِسْنَادِ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِىْ عُثْمَانَ، عَنْ بِلَالٍ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقْنِىْ بِآمِينَ

اسنادِدیگر: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰكَذَا اَمْلٰى عَلَيْنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ اَصْلِهٖ - الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ فَقَالَ: عَنْ بِلَالٍ، وَالرُّوَاةُ اِنَّمَا يَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ: اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن حسان الازرق-- ابن مہدی-- سفیان-- عاصم-- ابوعثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھ سے پہلے آمین نہیں کہتے (یعنی میں بھی آپ کے ساتھ آمین کہتا ہوں)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شیخ محمد بن حسان نے یہ روایت اسی طرح ہمیں املا کروائی ہے جو انہوں نے اپنی تحریر سے املا کروائی ہے۔ ثوری نے یہ روایت عاصم کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔

جبکہ باقی راویوں نے اس کی سند کے بارے میں یہ بات ذکر کی ہے کہ ابوعثمان کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔

بَابُ ذِكْرِ حَسَدِ الْيَهُوْدِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى التَّاْمِيْنِ

اَنْ يَكُوْنَ زَجْرُ بَعْضِ الْجُهَّالِ الْاَئِمَّةَ وَالْمَاْمُوْمِيْنَ عَنِ التَّاْمِيْنِ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْاِمَامِ شُعْبَةً مِنْ فِعْلِ الْيَهُوْدِ وَحَسَدًا مِنْهُمْ لِمُتَّبِعِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **141**: آمین کہنے کے حوالے سے یہودیوں کا اہلِ ایمان سے حسد کرنے کا تذکرہ

اور اس حوالے سے بعض جاہل لوگوں کا امام کی قرأت کے وقت امام اور مقتدی کو آمین کہنے سے روکنا یہودیوں کے فعل کی ایک قسم ہے اور وہ لوگ اس حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکاروں سے حسد کرتے ہیں۔

574 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: دَخَلَ يَهُوْدِيٌّ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَعَلَيْكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ فَسَكَتُّ، ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ، فَهَمَمْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَعَلِمْتُ كَرَاهِيَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذٰلِكَ، ثُمَّ دَخَلَ الثَّالِثُ، فَقَالَ: السَّامُ عَلَيْكَ، فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰى قُلْتُ: وَعَلَيْكَ السَّامُ وَغَضَبُ اللّٰهِ وَلَعْنَتُهٗ اِخْوَانَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِيْرِ، اَتُحَيُّوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا لَمْ يُحَيِّهِ اللّٰهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَلَا التَّفَحُّشَ قَالُوا قَوْلًا فَرَدَدْنَا عَلَيْهِمْ، اِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ حُسَّدٌ، وَهُمْ لَا يَحْسُدُوْنَا عَلٰى شَيْءٍ كَمَا يَحْسُدُوْنَا عَلَى السَّلَامِ، وَعَلٰى آمِيْنَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: خَبَرُ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ فِيْ هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَدْ خَرَّجْتُهُ فِيْ كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوبشر واسطی --- خالد بن عبداللہ --- سہیل بن ابوصالح --- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ایک یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: السام علیک یا محمد! اے محمد! (نعوذ باللہ) آپ کو موت آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: میں نے کوئی بات کہنے کا ارادہ کیا لیکن مجھے اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئے گی اس لئے میں خاموش رہی پھر ایک اور یہودی آیا اور اس نے بھی یہی کہا السام علیک یعنی آپ کو موت آئے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بھی آئے۔ میں نے پھر بات کرنے کا ارادہ کیا لیکن میں نے اندازہ لگا لیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئے گی۔ تیسرا شخص آیا اور اس نے بھی یہ کہا السام علیک (یعنی) آپ کو موت آئے' (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:) اب مجھ سے صبر نہیں ہوا' تو میں نے کہا: تمہیں بھی موت آئے اور تم پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور لعنت نازل ہو۔ (اے) بندروں اور خنزیروں کے بھائیو! کیا تم اللہ کے رسول کو ایسے الفاظ کے ذریعے سلام کر رہے ہو' جن الفاظ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں سلام نہیں کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بدزبانی اور فحش گوئی کی گفتگو کو پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے ایک بات کہی ہم نے وہ بات ان پر لوٹا دی یہودی حسد کرنے والی قوم ہے وہ کسی بھی چیز میں اتنا حسد نہیں کرتے' جتنا سلام کرنے اور آمین کہنے کے حوالے سے ہم سے حسد کرتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابن ابی ملیکہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس واقعہ کے بارے میں جو روایت نقل کی ہے اسے میں نے کتاب الکبیر میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِمَامَ اِذَا جَهِلَ

فَلَمْ يَقُلْ آمِيْنَ اَوْ نَسِيَهُ كَانَ عَلَى الْمَاْمُوْمِ اِذَا سَمِعَهُ يَقُوْلُ وَلَا الضَّالِّيْنَ عِنْدَ خَتْمِهِ قِرَاءَةَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ، اَنْ يَّقُوْلَ: آمِيْنَ. اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ الْمَاْمُوْمَ اَنْ يَّقُوْلَ: آمِيْنَ، اِذَا قَالَ اِمَامُهُ: وَلَا الضَّالِّيْنَ، كَمَا اَمَرَهُ اَنْ يَّقُوْلَ آمِيْنَ اِذَا قَالَهُ اِمَامُهُ

باب 142: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب امام لاعلمی کی وجہ سے آمین نہ کہے' یا آمین کہنا بھول جائے

تو مقتدی پر یہ لازم ہے کہ وہ امام کو' ولا الضالین' پڑھتے ہوئے سنے' یعنی سورہ فاتحہ کی تلاوت کے اختتام پر یہ پڑھتے ہوئے سنے' تو مقتدی آمین کہے' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو آمین کہنے کا حکم دیا ہے۔ اس وقت جب امام "ولا الضالین" پڑھتا ہے۔ جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو اس وقت آمین کہنے کا حکم دیا ہے' جب امام بھی آمین کہتا ہے۔

575 - سندِ حدیث: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (الفاتحة: 7) فَقُوْلُوْا: آمِينَ، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ: آمِينَ، وَالْإِمَامُ يَقُوْلُ: آمِينَ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

هٰذَا حَدِيْثُ الصَّنْعَانِيِّ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی اور عمرو بن علی -- یزید بن زریع -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھ لے' تو تم آمین کہو' کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں: اور امام بھی آمین کہتا ہے' تو جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

یہ روایت صنعانی کی نقل کردہ ہے۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَكْبِيرِهِ فِي الصَّلَاةِ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

باب 143: اس روایت کا تذکرہ جو نماز کے دوران تکبیر کہنے کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے کہ یہ تکبیر ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے کہی جاتی ہے' یہ روایت ''عام'' الفاظ کے ذریعے منقول ہے' جس کی مراد ''خاص'' ہے۔

576 - سندِ حدیث: نا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، انا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَيْضًا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَوَضَعَ، وَزَادَ ثُمَّ يَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَمِينِهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَنْ يَسَارِهِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اخْتَلَفَ اَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ، فَقَالَ: إِنَّهُ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ

عَاصِمٍ، خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن منیع -- روح -- بن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد -- روح -- ابن جریج (یہاں تحویلِ سند ہے) حسن -- زعفرانی -- حجاج بن محمد -- ابن جریج -- عمرو بن یحییٰ -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- اپنے چچا واسع بن حیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ جھکتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے تھے اور ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے بھی اللہ اکبر کہتے تھے۔

یہ روایت حسن بن محمد کی نقل کردہ ہے۔

ابن منیع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے اور جھکتے ہوئے اللہ اکبر کہا کرتے تھے۔

اس راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں: پھر آپ دائیں طرف (منہ کرکے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے اور پھر بائیں طرف (منہ کرکے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عمرو بن یحییٰ کے شاگردوں نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی: انہوں نے عبداللہ بن زید بن عاصم سے سوال کیا تھا۔

میں نے یہ الفاظ کتاب الکبیر میں نقل کردیے ہیں۔

577 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَجُلًا عِنْدَ الْمَقَامِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: إِنِّي رَأَيْتُ رَجُلًا يُصَلِّي يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ تِلْكَ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا أُمَّ لَكَ؟

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ہشیم -- ابوبشر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عکرمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے ایک شخص کو مقام ابراہیم کے پاس دیکھا جو ہر مرتبہ اٹھتے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہہ رہا تھا۔ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے کہا: میں نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جو نماز کے دوران ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے جھکتے ہوئے تکبیر کہہ رہا تھا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہاری ماں نہ رہے' کیا یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ هَذِهِ اللَّفْظَةَ الَّتِي ذَكَرْتُهَا لَفْظٌ عَامٌّ مُرَادُهُ خَاصٌّ

وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي بَعْضِ الرَّفْعِ لَا فِي كُلِّهَا، وَلَمْ يُكَبِّرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ عَنِ الرُّكُوعِ وَإِنَّمَا كَانَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ خَلَا عِنْدَ رَفْعِهِ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 144: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ میں نے روایت کے جو الفاظ نقل کئے ہیں اس کے الفاظ عام ہیں لیکن اس کی مراد ''خاص'' ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض مقامات پر اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے تمام مقامات پر اٹھتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے تھے۔ جیسا کہ آپ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے تکبیر نہیں کہتے تھے۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھانے کے علاوہ ہر مرتبہ اٹھتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

578 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، انا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، يَقُوْلُ وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِي سَاجِدًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا وَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الْمَثْنٰى بَعْدَ الْجُلُوْسِ ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: اِنِّي لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- ابن شہاب -- ابوبکر بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو جیسے ہی آپ کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے پھر آپ سمع اللہ الحمد ربنا لك الحمد اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی' پڑھتے تھے' جب آپ رکوع سے اپنی پشت کو اٹھاتے' تو آپ کھڑے ہو کر یہ پڑھتے تھے ''اے ہمارے پروردگار ہر طرح کی حمد تیرے لئے مخصوص ہے'' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لئے جھکتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے' پھر جب آپ سر کو اٹھاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' پھر جب سجدے میں جاتے' تو تکبیر کہتے تھے' پھر جب اپنے سر کو اٹھاتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے۔ اسی طرح آپ پوری نماز میں کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ نماز کو مکمل کر لیتے تھے۔ جب آپ دو رکعات کے بعد بیٹھنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو اس وقت بھی تکبیر کہتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں (یعنی بہتر طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں)۔

579 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يُصَلِّي بِنَا فَيُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ، وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ، وَبَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ بَعْدَ مَا يَرْفَعُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَاِذَا جَلَسَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُوْمَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ

كَبَّرَ، وَيُكَبِّرُ مِثْلَ ذَلِكَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ، فَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَعْنِي صَلَاتَهُ - مَا زَالَتْ هَذِهِ صَلَاتُهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق--معمر--ابن شہاب زہری --ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ کھڑے ہوئے' تو انہوں نے تکبیر کہی۔ جب وہ رکوع میں گئے اس وقت بھی تکبیر کہی پھر جب سجدے میں جانے لگے' تو اس وقت بھی تکبیر کہی۔ جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا اور جب انہوں نے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوبارہ سجدے میں گئے اس وقت بھی تکبیر کہی' جب دوبارہ بیٹھے اس وقت بھی تکبیر کہی اور جب وہ دو رکعات کے بعد کھڑے ہونے لگے انہوں نے اس وقت بھی تکبیر کہی۔ اسی طرح انہوں نے آخری دو رکعات میں تکبیر کہی پھر انہوں نے سلام پھیرا' تو یہ بات بیان کی: ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میں تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں: یعنی نماز کے حوالے سے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا یہی طریقہ رہا' یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

580 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ، نَا أَبُو عَامِرٍ، أنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ:

متنِ حدیث: اشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ، أَوْ غَابَ فَصَلَّى بِنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ افْتَتَحَ، وَحِينَ رَكَعَ، وَحِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ، وَحِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ عَلَى ذَلِكَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اخْتَلَفُوا فِي صَلَاتِكَ، فَخَرَجَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُبَالِي اخْتَلَفَتْ صَلَاتُكُمْ أَوْ لَمْ تَخْتَلِفْ، هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَحِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، إِنَّمَا أَرَادَ حِينَ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَأَرَادَ الْإِهْوَاءَ لِلسُّجُودِ كَبَّرَ، لَا أَنَّهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ كَبَّرَ، وَكَذَلِكَ أَرَادَ فِي خَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ حِينَ ذَكَرَ صَلَاتَهُ خَلْفَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: وَإِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ كَبَّرَ إِنَّمَا أَرَادَ نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ فَأَرَادَ الْإِهْوَاءَ إِلَى السُّجُودِ كَبَّرَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن معمر--ابوعامر--فلیح بن سلیمان--سعید بن حارث بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے' یا وہاں موجود نہیں تھے' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی انہوں نے نماز کے آغاز میں بلند آواز میں تکبیر کہی پھر رکوع میں جاتے ہوئے بھی سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے بعد بھی اور سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے بھی اور سجدے میں جاتے ہوئے بھی اور دوبارہ اٹھتے ہوئے بھی اور جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے'

اس وقت بھی بلند آواز سے تکبیر کہی' یہاں تک کہ اسی طرح انہوں نے اپنی نماز کو مکمل کیا۔ ان سے کہا گیا: آپ کے نماز کے طریقے کے بارے میں لوگوں میں اختلاف ہو گیا ہے' تو تشریف لائے اور منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں ہے کہ تمہاری نماز مختلف ہے' یا مختلف نہیں ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے دیکھا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ جب انہوں نے سمع الله لمن حمده کہا اس سے مراد یہ ہے کہ سمع الله لمن حمده پڑھنے کے بعد جب سجدے میں جانے کے لئے جھکے' تو انہوں نے تکبیر کہی' اس سے یہ مراد نہیں ہے' جب رکوع سے سر اٹھایا اس وقت تکبیر کہی' اسی طرح حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں انہوں نے جہاں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کا ذکر کیا ہے اس سے مراد بھی یہی ہے۔ انہوں نے یہ کہا ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رکوع سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہی تو اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ رکوع سے اٹھے اور سجدے میں جانے کے لئے جھکے اس وقت تکبیر کہی۔

581 - وَالدَّلِيْلُ عَلٰى صِحَّةِ مَا تَاَوَّلْتُ اَنَّ هَارُوْنَ بْنَ اِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَنَا قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جُرَيْرٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ خَلْفَ عَلِيٍّ فَكَانَ يُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: صَلّٰى بِنَا هٰذَا مِثْلَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِيْ هٰذَا الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ اللَّفْظَةَ الَّتِيْ ذَكَرَهَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ، وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ كَبَّرَ، اِنَّمَا اَرَادَ وَاِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ فَاَرَادَ السُّجُوْدَ كَبَّرَ، عَلٰى مَا ذَكَرَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُوْلُ - وَهُوَ قَائِمٌ -: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا،

وَكَذٰلِكَ خَبَرُ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ ذَكَرَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَيْ اَنَّهُ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، ذَكَرَ تَكْبِيْرَ اُخْرٰى عِنْدَ الْاِهْوَاءِ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَمَّا ذَكَرَ التَّكْبِيْرَةَ عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ السُّجُوْدِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ بَانَ وَثَبَتَ اَنَّهُ اِنَّمَا اَرَادَ التَّكْبِيْرَ حِيْنَ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اِذَا اَرَادَ الْاِهْوَاءَ اِلَى السُّجُوْدِ،

وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ سَلَمَةَ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: وَحِيْنَ يَرْكَعُ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَسْجُدَ بَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَفِيْ هٰذَا مَا بَانَ اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاَرَادَ السُّجُوْدَ لَا اَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَلَوْ اَبَحْنَا لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يُكَبِّرَ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَكَانَ عَلَيْهِ اَنْ يُكَبِّرَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ عِنْدَ الْاِهْوَاءِ اِلَى السُّجُوْدِ لَكَانَ عَدَدُ التَّكْبِيْرِ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ سِتَّةً وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً لَا اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً، وَفِيْ خَبَرِ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّ عَدَدَ التَّكْبِيْرِ فِيْ اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ اثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ تَكْبِيْرَةً لَا اَكْثَرَ مِنْهَا

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں نے جو مفہوم بیان کیا ہے اس کے صحیح ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ہارون بن اسحاق اپنی سند کے ساتھ مطرف بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی' وہ جب بھی سجدے میں گئے' یا سجدے سے سر اٹھایا' تو انہوں نے تکبیر کہی۔
جب انہوں نے نماز مکمل کر لی' تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: انہوں نے ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی مانند نماز پڑھائی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ وہ الفاظ جن کا حماد بن زید نے غیلان بن جریر کے حوالے سے تذکرہ کیا ہے' اور اس روایت میں یہ الفاظ ہیں: جب وہ رکوع سے اٹھتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ رکوع سے اٹھنے کے بعد سجدے کا ارادہ کرتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' جیسا کہ زہری نے ابوبکر بن عبدالرحمن کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' پھر جب انہوں نے رکوع سے اپنی کمر کو اٹھایا اور سمع اللہ لمن حمدہ کہا' تو پھر کھڑے ہو کر انہوں نے ربنا لک الحمد پڑھا اور پھر جب سجدے میں جانے کے لئے جھکے' تو انہوں نے تکبیر کہی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اسی طرح ابوعامر نے فلیح --سعید بن حارث-- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جس میں انہوں نے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے وقت تکبیر کا تذکرہ کیا ہے۔ یعنی جب انہوں نے رکوع سے سر اٹھایا' تو تکبیر کہی۔ پھر انہوں نے سجدے کی طرف جھکتے ہوئے دوسری تکبیر کا تذکرہ کیا ہے۔ تو جب انہوں نے سجدے سر اٹھانے کے وقت تکبیر کا تذکرہ کیا جو سمع اللہ لمن حمدہ کے وقت کہی جانے والی تکبیر کے بعد تھی۔ تو اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو گئی کہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھنے کے وقت کہی جانے والی تکبیر سجدے کی طرف جانے کے لئے تھی۔

اسی طرح ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اور جب وہ رکوع میں جاتے اور جب رکوع سے اُٹھنے کے بعد سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے"۔

اس روایت میں بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے میں جانے کا ارادہ کرتے' تو اس وقت تکبیر کہا کرتے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت تکبیر کہتے تھے۔

اگر ہم نمازی کے لئے یہ بات مباح قرار دیں کہ وہ (نماز کے دوران) ہر مرتبہ جھکتے ہوئے اور اٹھتے ہوئے تکبیر کہے گا کہ اب اس پر یہ بات لازم ہو گی کہ وہ رکوع سے سر اٹھاتے وقت ایک تکبیر کہے اور سجدے کی طرف جھکتے ہوئے دوسری تکبیر کہے' تو اس طرح چار رکعات میں تکبیروں کی تعداد چھبیس ہو جائے گی۔ بائیس نہیں رہے گی۔

جبکہ عکرمہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ چار رکعات میں تکبیرات کی تعداد بائیس ہے' اس سے زیادہ نہیں ہے۔

582 - قَالَ: حَدَّثَنَا بِخَبَرِ عِكْرِمَةَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ

كِلاهُمَا عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ بِالْبَطْحَاءِ خَلْفَ شَيْخٍ اَحْمَقَ، فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، اِذَا سَجَدَ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ اَبِي مُوْسَى. وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: تِلْكَ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ، اَوْ صَلَاةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - شَكَّ سَعِيدٌ. وَقَالَ نَصْرٌ: تِلْكَ صَلَاةُ اَبِي الْقَاسِمِ - وَلَمْ يَشُكَّ نا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) عبدالاعلیٰ --سعید (یہاں تحویل سند ہے) ابوموسیٰ --ابن ابوعدی --سعید-- علی بن خشرم --عیسیٰ بن یونس --قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عکرمہ بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا میں نے بطحاء میں ایک عمر رسیدہ احمق شخص کے پیچھے نماز ادا کی اس نے 22 تکبیریں کہیں جب بھی وہ رکوع میں گیا جب بھی وہ سجدے میں گیا یا جب سجدے سے سر اٹھایا تو ہر مرتبہ تکبیر کہی تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

ابوموسیٰ نامی راوی کے نقل کردہ الفاظ یہ ہیں۔

ابن خشرم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حضرت ابوالقاسم کی سنت ہے۔ راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے یہ شک سعید نامی راوی کو ہے۔

نضر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ ہے انہوں نے اس میں شک کا اظہار نہیں کیا۔

معاذ بن ہشام نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: میرے والد نے قتادہ کے حوالے سے اس سند کے ساتھ مجھے حدیث بیان کی ہے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْمُصَلِّي الرُّكُوعَ وَبَعْدَ رَفْعِ رَاْسِهِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 145: نمازی کے رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانے کے وقت رفع یدین کرنا

583 - سند حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَالِمًا يُخْبِرُ عَنْ اَبِيهِ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيُحْمِدِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَيُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَغَيْرُهُمْ قَالُوا: نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

هٰذَا لَفْظُ ابْنِ رَافِعٍ. سَمِعْتُ الْمَخْزُوْمِيَّ يَقُوْلُ: اَیُّ اِسْنَادٍ اَصَحُّ مِنْ هٰذَا قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَحْكِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ سُفْيَانُ: هٰذَا الْاِسْنَادُ مِثْلُ هٰذِهِ الْاُسْطُوَانَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء عطار--سفیان--زہری--سالم--اپنے والد کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن حجر سعدی اور علی بن خشرم اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور عتبہ بن عبداللہ یحمدی اور حسن بن محمد اور یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی اور محمد بن رافع اور علی بن ازہر اور دیگر حضرات--سفیان--ابن شہاب زہری--سالم--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے نماز کے آغاز میں دونوں ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ نے انہیں کندھوں تک اٹھایا پھر جب آپ رکوع میں جانے لگے پھر جب آپ رکوع سے اٹھے تو آپ نے اس وقت بھی رفع یدین کیا' آپ نے دو سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کیا۔

یہ الفاظ ابن رافع کے نقل کردہ ہیں:

میں نے مخزومی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے اس سے زیادہ مستند سند اور کون سی ہوگی؟

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو علی بن عبداللہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے وہ کہتے ہیں: سفیان نے یہ بات کہی ہے: یہ سند ستون کی مانند ہے۔

584 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي الزِّنَادِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا قَضٰى قِرَاءَتَهُ وَاَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ، وَيَصْنَعُهُ اِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَاِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ وَكَبَّرَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--ربیع بن سلیمان مرادی اور بحر بن نصر خولانی--ابن وہب--ابن ابوالزناد (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع--سلیمان بن داؤد ہاشمی--عبدالرحمٰن بن ابوالزناد--موسیٰ بن عقبہ--عبداللہ بن فضل ہاشمی--عبدالرحمٰن اعرج--عبیداللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔ جب آپ قرأت مکمل کر لیتے تھے تو اس وقت بھی اسی طرح کرتے تھے۔ جب رکوع میں جاتے تھے' تو بھی اسی طرح کرتے

تھے۔ جب رکوع سے اٹھتے تھے اس وقت بھی ایسا ہی کرتے تھے البتہ آپ بیٹھنے کے دوران نماز میں کسی جگہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات پڑھنے کے بعد کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے تھے اور تکبیر کہتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ اِرَادَةِ الرُّكُوْعِ وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب 146: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے رکوع میں جانے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے

585 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، اَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدٍ، وَهُوَ الْحَذَّاءُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّهٗ رَاٰى مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ اِذَا صَلّٰى كَبَّرَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰكَذَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر واسطی -- خالد بن عبداللہ -- خالد -- حذاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوقلابہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب انہوں نے نماز ادا کی تو انہوں نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ جب رکوع میں گئے تو انہوں نے رفع یدین کیا۔ جب وہ رکوع سے اٹھے تو انہوں نے رفع یدین کیا اور یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

586 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، وَهُوَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ، فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَّفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا اَهْلِيْنَا وَاشْتَقْنَا سَاَلَنَا عَمَّا تَرَكْنَا

586:صحيح البخاري' كتاب الاذان' باب الاذان للمسافر' رقم الحديث:**613** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب من احق بالامامة' رقم الحديث:**1115** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب الاذان' رقم الحديث:**1679** ' السنن الصغرى' كتاب الاذان' اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر' رقم الحديث:**634** 'السنن الكبرى للنسائي' مواقيت الصلوات' اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر' رقم الحديث:**1582** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث:**1495** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب في ذكر الامر بالاذان والامامة واحقهما' رقم الحديث:**917** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المكيين' حديث مالك بن الحويرث' رقم الحديث:**15322** ' المعجم الكبير للطبراني' باب الميم' ما اسند ابو اسيد' مالك بن الحويرث ابو سليمان الليثي' رقم الحديث:**16401** ' الادب المفرد للبخاري' باب الرجل راع في اهله' رقم الحديث:**216**

بَعْدَنَا فَاَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ارْجِعُوا اِلَى اَهْلِيكُمْ فَاَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ، وَذَكَرَ اَشْيَاءَ اَحْفَظُهَا وَاَشْيَاءَ لا اَحْفَظُهَا، وَصَلُّوا كَمَا رَاَيْتُمُونِي اُصَلِّي، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلاةُ فَلْيُؤَذِّنْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ بُنْدَارٍ.

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالِكَ بْنَ الْحُوَيْرِثِ وَالشَّبَبَةَ الَّذِيْنَ كَانُوا مَعَهُ اَنْ يُصَلُّوا كَمَا رَاَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، وَقَدْ اَعْلَمَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلاةِ، وَاِذَا رَكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ،

فَفِيْ هٰذَا مَا دَلَّ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ اِذَا اَرَادَ الْمُصَلِّي الرُّكُوعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَكُلُّ لَفْظَةٍ رُوِيَتْ فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ فَهُوَ مِنَ الْجِنْسِ الَّذِيْ اُعْلِمْتُ اَنَّ الْعَرَبَ قَدْ تُوقِعُ اسْمَ الْفَاعِلِ عَلَى مَنْ اَرَادَ الْفِعْلَ قَبْلَ اَنْ يَفْعَلَهُ كَقَوْلِ اللّٰهِ: (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ) (المائدة: 6) الْآيَةَ، فَاِنَّمَا اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَسْلِ اَعْضَاءِ الْوُضُوءِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَقُومَ الْمَرْءُ اِلَى الصَّلاةِ لا بَعْدَ الْقِيَامِ اِلَيْهَا،

فَمَعْنَى قَوْلِهِ: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلاةِ) (المائدة: 6) اَيْ اِذَا اَرَدْتُمُ الْقِيَامَ اِلَيْهَا، فَكَذٰلِكَ مَعْنَى قَوْلِهِ: يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ، اَيْ اِذَا اَرَادَ الرُّكُوعَ كَخَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، وَابْنِ عُمَرَ اللَّذَيْنِ ذَكَرَاهُ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ، خَرَّجْنَا هٰذِهِ الْاَخْبَارَ بِتَمَامِهَا فِيْ كِتَابِ الْكَبِيرِ،

وَكَذٰلِكَ قَوْلُهُ: (فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ) (النور: 61) اِنَّمَا اَمَرَ بِالسَّلامِ اِذَا اَرَادَ الدُّخُولَ لا بَعْدَ دُخُولِ الْبَيْتِ، هٰذِهِ لَفْظَةٌ اِذَا جُمِعَتْ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ طَالَ الْكِتَابُ بِتَقَصِّيهَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور یحییٰ بن حکیم -- عبدالوہاب -- ثقفی -- ایوب -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نوجوان اور ہم عمر لوگ تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں مدینہ منورہ میں بیس دن قیام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے مہربان اور بڑے نرم دل تھے۔ آپ کو اس بات کا اندازہ ہوا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی خواہش اور اشتیاق ہو رہا ہے تو آپ نے ہم سے دریافت کیا: ہم اپنے پیچھے کیا چھوڑ کے آئے ہیں؟ ہم نے آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کی طرف واپس چلے جاؤ ان کے درمیان قیام کرو انہیں تعلیم دو اور انہیں حکم دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ چیزوں کا تذکرہ کیا۔ ان میں سے کچھ باتیں مجھے یاد رہ گئیں کچھ باتیں مجھے یاد نہیں رہی ہیں۔ آپ نے یہ بھی فرمایا:

"تم لوگ اسی طرح نماز ادا کرو جس طرح تم مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔ جب نماز کا وقت آ جائے تو کوئی ایک شخص اذان دے اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے"۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کو اور ان کے ساتھی نوجوانوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اسی طرح نماز ادا کریں' جس طرح انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے دیکھا ہے' اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آغاز میں تکبیر کہتے اور جب رکوع میں جاتے' تو تکبیر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے' تو رفع یدین کیا کرتے تھے۔

تو اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے رفع یدین کرنے کا حکم دیا ہے' جب غازی رکوع میں جاتا ہے' اور جب رکوع سے سر اٹھاتا ہے اس وقت رفع یدین کرے گا۔

اس باب میں جتنے بھی الفاظ نقل کئے گئے ہیں' جن میں یہ مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' تو یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتے ہیں' جس کے بارے میں' میں یہ بیان کر چکا ہوں۔ بعض اوقات عرب اسم فاعل کے لفظ کا استعمال ایسے شخص کے لئے کرتے ہیں' جو کام کو کرنے کا ارادہ کرتا ہے' حالانکہ ابھی اس نے اس کام کو کیا نہیں ہوتا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے" اے ایمان والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہو جاؤ' تو اپنے چہروں کو دھولو"۔

تو اللہ تعالیٰ نے وضو کے اعضاء کو دھونے کا اس وقت حکم دیا ہے' جب آدمی نماز ادا کرنے کیلئے کھڑا ہونے کا ارادہ کرتا ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نماز کے لئے کھڑا ہونے کے بعد وہ ایسا کرے۔

تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان" جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو" اس سے مراد یہ ہے' جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو اسی طرح روایت کے یہ الفاظ" جب وہ رکوع میں جاتے' تو رفع یدین کرتے تھے" اس سے مراد یہ ہے' جب وہ رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے۔

یہ اس روایت کی مانند ہوگا' جو حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے ان دونوں حضرات نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جانے کا ارادہ کرتے تھے' تو رفع یدین کرتے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم نے یہ تمام روایات" کتاب الکبیر" میں نقل کر دی ہیں۔

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" جب تم گھر میں داخل ہو جاؤ' تو تم اپنے آپ کو سلام کرو"۔

تو اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کا حکم اس وقت دیا ہے' جب آدمی گھر میں داخل ہونے کا ارادہ کرے۔ گھر میں داخل ہونے کے بعد سلام کرنے کا حکم نہیں دیا۔

اگر کتاب وسنت میں سے ان مثالوں کو جمع کیا جائے' تو ان تمام کی تحقیق میں یہ کتاب طویل ہو جائے گی۔

بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي الرُّكُوعِ وَالتَّجَافِي وَوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

باب 147: رکوع میں اعتدال اختیار کرنا اور دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھنا اور دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا

587 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي

مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نَسَبُهُ إِلَى جَدِّهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، وَرَكَعَ، ثُمَّ اعْتَدَلَ وَلَمْ يَصُبَّ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ، وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ تَجَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ، وَفَتَحَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا، ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ، وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ، ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ صَنَعَ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا الصَّلَاةُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ نا بِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، أنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَهَكَذَا قَالَ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- یحییٰ بن سعید قطان-- عبدالحمید بن جعفر-- محمد بن عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ بالکل سیدھے کھڑے ہوتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے آگے چل کے وہ یہ کہتے ہیں: پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آپ رکوع میں جاتے تھے' تو اعتدال کے ساتھ رکوع کرتے تھے' آپ سر کو جھکاتے بھی نہیں تھے' اور اوپر اٹھا کر بھی نہیں رکھتے تھے' آپ دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے' پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے اور رفع یدین کرتے تھے' یا سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ بالکل ٹھیک آجاتی تھی' پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے' اور آپ اپنے دونوں بازوؤں کو پیٹ سے دور رکھتے تھے' اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھلا رکھتے تھے' پھر آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے' اور اس پر بیٹھ جاتے تھے' پھر آپ سیدھے بیٹھ جاتے تھے' یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھیک آجاتی تھی' پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے جھکتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے' پھر آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ سیدھے بیٹھ جاتے تھے' یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر ٹھیک آجاتی تھی' پھر آپ کھڑے ہوتے تھے اسی طرح آپ دوسری رکعت میں کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے' تو تکبیر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے تھے' یہاں تک کہ انہیں

[587] فقہاء نے رکوع کی مختلف سنتیں بیان کی ہیں' جن میں سے ایک چیز یہ ہے' گھٹنوں کو ہاتھوں کے ذریعے پکڑ لیا جائے اور کمر بالکل سیدھی رہے۔ مرد کے بازو اس کے پہلوؤں سے دور رہیں اور اس کی انگلیاں کھلی رہیں۔ اس کی پنڈلیاں سیدھی رہیں' سر اور کمر برابر رہیں' سر نہ زیادہ جھکایا جائے نہ اونچا کیا جائے۔

کندھوں تک بلند کر لیتے تھے۔ جس طرح آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا' پھر آپ اسی طرح نماز ادا کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ رکعت ہو جاتی جس کو ادا کرنے کے بعد نماز مکمل ہو جاتی ہے' تو آپ بائیں ٹانگ کو پیچھے کر کے بائیں پہلو پر تورک کے طور پر بیٹھ جاتے تھے' پھر آپ سلام پھیر دیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن عطاء نامی راوی محمد بن عمرو بن عطاء ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے بندار کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ وہ پہلی حدیث ہے' جو یحییٰ بن سعید نے بصرہ میں املا کروائی تھی' تو بیان کرتے ہوئے ان سے غلطی ہوگئی۔ انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا کی نسبت اس کے دادا کی طرف کر دی اور یہ کہا: محمد بن عطاء۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ہمیں عبدالرحمان بن بشر نے سنائی۔ وہ کہتے ہیں: ہمیں یحییٰ بن سعید نے خبر دی ہے۔

اسی طرح انہوں نے یہ کہا ہے یہ روایت محمد بن عطاء سے منقول ہے۔

588 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنِّيْ لَاَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهِ، وَقَالُوْا فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي النَّبِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید دارمی -- ابوعاصم -- عبدالحمید بن جعفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ (ساعدی) کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ان دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آپ سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔

اس کے بعد تمام راویوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ انہوں نے روایت کے آخر میں یہ الفاظ ذکر کیے ہیں:

''(دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا:) آپ نے سچ کہا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے''۔

589 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: دَعُوْنِيْ اُحَدِّثُكُمْ وَاَنَا اَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا قَالُوْا: فَحَدِّثْ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ وَكَبَّرَ

فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهَا فَلَمْ يَصُبَّ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ فَاسْتَوٰى قَائِمًا، حَتّٰى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ اِلٰى مَوْضِعِهٖ،

ثُمَّ ذَكَرَ بُنْدَارٌ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ: فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيٰى يَقُوْلُ: مَنْ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ، ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ - يَعْنِيْ اِذَا رَكَعَ - وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَصَلَاتُهُ نَاقِصَةٌ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوداؤد -- فلیح بن سلیمان -- عباس بن سہل ساعدی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

کچھ انصار اکٹھے ہوئے۔ ان میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید ساعدی نے فرمایا: آپ مجھے موقع دیں کہ میں آپ لوگوں کو بتاتا ہوں اور میں اس بارے میں آپ لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: آپ بیان کیجئے' تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ نے نماز پڑھنا شروع کی۔ آپ نے تکبیر کہی۔ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کئے' پھر آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھ لئے یوں جیسے آپ نے انہیں پکڑا ہوا ہو۔ آپ نے اپنے سر کو زیادہ جھکایا بھی نہیں اور اوپر بھی نہیں اٹھایا۔ آپ نے اپنے دونوں بازو پہلو سے دور رکھے پھر آپ نے اپنے سر کو اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

پھر بندار نامی راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی جس کے آخر میں وہ یہ کہتے ہیں: "تمام حاضرین نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح تھی"۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے محمد بن یحییٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے' جو شخص یہ حدیث سن لے اور رفع یدین نہ کرے یعنی رکوع میں جاتے ہوئے اور رکوع سے اٹھتے ہوئے (رفع یدین) نہ کرے تو اس کی نماز ناقص ہوتی ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ اِذَا لَمْ يَطْمَئِنَّ الْمُصَلِّيْ فِي الرُّكُوْعِ اَوْ لَمْ يَعْتَدِلْ فِي الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ

باب 148: جو نمازی رکوع کو اطمینان سے نہیں کرتا اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اعتدال سے کھڑا نہیں ہوتا' تو اسے دوبارہ نماز ادا کرنے کا حکم دینا

590 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، وَهٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، ثُمَّ سَلَّمَ عَلٰى

النَّبِيِّ فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَعْلَمُ غَيْرَ هٰذَا قَالَ: فَقَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: عَنْ سَعِيدٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: اَخْبَارُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

قَالَ اَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِمَّا رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِيهِ غَيْرُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اِنَّمَا قَالُوْا: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور احمد بن عبدہ اور یحییٰ بن حکیم اور عبدالرحمٰن بن بشر روایت کرتے ہیں: یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) بندار کے نقل کردہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید -- عبیداللہ بن عمر -- سعید بن ابوسعید مقبری -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے۔ ایک شخص بھی مسجد میں آیا۔ اس نے نماز ادا کی' پھر اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جواب دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ راوی کہتے ہیں: اس نے تین مرتبہ ایسا کیا۔ وہ شخص بولا اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے۔ میں اس کے علاوہ علم نہیں رکھتا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو' تو تکبیر کہو' پھر جتنا قرآن تمہیں آتا ہو اس کی تلاوت کرو' پھر تم رکوع میں جاؤ' اطمینان سے رکوع کرو' پھر تم اٹھو اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر تم سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' تم اٹھو اور سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ' اسی طرح تم اپنی پوری نماز میں کرو۔

احمد بن عبدہ کہتے ہیں: یہ روایت سعید سے منقول ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: علی بن یحییٰ نے اپنے والد کے حوالے سے رفاعہ بن رافع کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ میں نے "کتاب الکبیر" میں نقل کر دی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جن راویوں نے اس روایت کو نقل کیا ہے' ان میں سے کسی نے بھی یہ نہیں کہا: عبیداللہ بن عمر کے حوالے سے سعید کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے' صرف یحییٰ بن سعید نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ دیگر راویوں نے کہا ہے سعید کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ صَلَاةَ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ غَيْرُ مُجْزِئَةٍ، لَا اَنَّهَا نَاقِصَةٌ مُجْزِئَةٌ كَمَا تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ يَدَّعِي الْعِلْمَ

باب 149: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ جو شخص رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا اس کی نماز جائز نہیں ہوتی

ایسا نہیں ہے کہ اس کی نماز ناقص ہوتی ہے لیکن جائز ہوتی ہے جیسا کہ بعض ایسے افراد نے کہا ہے جو علم کے دعویدار ہیں۔

591 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نَا الْأَعْمَشُ، وَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، أنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، نَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُجْزِءُ صَلَاةُ مَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابومعاویہ -- اعمش اور ناہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- اعمش --

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- اعمش -- عمارہ بن عمیر -- ابومعمر -- حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ایسے شخص کی نماز درست نہیں ہوتی' جو رکوع یا سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا''۔

592 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لِأَحَدٍ - أَوْ لِرَجُلٍ - لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَلَا فِي السُّجُودِ

اسنادِ دیگر: نَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابن ابوعدی -- شعبہ -- سلیمان -- عمارہ -- ابومعمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

ایسے کسی ایک کی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) ایسے کسی فرد کی نماز درست نہیں ہوتی' جو رکوع میں اور سجدے میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں رکھتا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بشر بن خالد اسکری نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں: محمد بن جعفر نے شعبہ کے حوالے سے ہمیں خبر دی۔ وہ کہتے ہیں: میں نے سلیمان کو سنا وہ کہتے ہیں: میں نے عمارہ بن عمیر کو سنا۔ اس کے بعد اسی سند کے ساتھ اسی کی مانند روایت منقول ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''رکوع اور سجدے میں''۔

593 - سندِحدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِىْ جَدِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ - وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ - قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤَخَّرِ عَيْنَيْهِ اِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --ابوموسیٰ محمد بن مثنی اور احمد بن مقدام-- ملازم بن عمرو--عبداللہ بن بدر-- عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان-- اپنے والد علی بن شیبان کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وہ وفد کے ارکان میں سے ایک تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے اپنی آنکھ کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز میں رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر رہا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔

روایت کے الفاظ احمد بن مقدام کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ تَفْرِيْجِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ وَضْعِهِمَا عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِى الرُّكُوْعِ

باب 150: رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں کو کھول کر رکھنا

594 - سندِحدیث: نَا مُوْسٰى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنِىْ اَبُو الْحَسَنِ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ، - يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ فَرَّجَ اَصَابِعَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ بزاز-- ابوحسن حارث بن عبداللہ ہمدانی-- ہشیم--عاصم بن کلیب--علقمہ بن وائل-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے' تو اپنی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے۔

593: سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب الركوع في الصلاة' رقم الحديث: **867** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في الرجل ينقص صلاته وما ذكر فيه وكيف يصنع' رقم الحديث: **2923** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث علي بن شيبان' رقم الحديث: **16004**

594: صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر ما يستحب للمصلي ضم الاصابع في السجود' رقم الحديث: **1944** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب ذكر نسخ التطبيق' رقم الحديث: **1108** 'المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' باب الواو' عاصم بن كليب' رقم الحديث: **17897**

بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ فِي الرُّكُوعِ

وَالْبَيَانِ عَلَى أَنَّ وَضْعَ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ نَاسِخٌ لِلتَّطْبِيقِ، إِذِ التَّطْبِيقُ كَانَ مُقَدَّمًا وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ مُؤَخَّرًا بَعْدَهُ، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوخٌ وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

باب 151: رکوع میں تطبیق کے حکم کے منسوخ ہونے کا تذکرہ

اور اس بات کا بیان کہ گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے حکم نے تطبیق کے حکم کو منسوخ کر دیا ہے' کیونکہ تطبیق پہلے ہوا کرتی تھی اور گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کا طریقہ بعد میں آیا ہے' تو پہلے والا طریقہ منسوخ ہوگا اور بعد والا ناسخ ہوگا۔

595 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الْاَزْدِيُّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هُوَ ابْنُ اِدْرِيسَ بْنِ يَزِيْدَ الْاَزْدِيُّ نِسْبَةً اِلٰى جَدِّهِ - قَالَ نا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

متنِ حدیث: عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: فَكَبَّرَ، وَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ فَرَكَعَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ اَخِي، كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ اُمِرْنَا بِهٰذَا يَعْنِي الْاِمْسَاكَ بِالرُّكَبِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابان -- عبداللہ بن یزید الازدی -- عاصم بن کلیب -- عبدالرحمٰن بن اسود -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر کہی جب آپ رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے دونوں ہاتھ ملا کر گھٹنوں کے درمیان رکھ لئے اور آپ رکوع میں چلے گئے۔

جب یہ روایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے۔ پہلے ہم ایسا ہی کرتے تھے' پھر ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی گھٹنوں کو پکڑنے کا حکم دیا گیا۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ التَّطْبِيقَ غَيْرُ جَائِزٍ

بَعْدَ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ، وَاَنَّ التَّطْبِيقَ مَنْهِيٌّ عَنْهُ لَا اَنَّ هٰذَا مِنْ فِعْلِ الْمُبَاحِ، فَيَجُوزُ التَّطْبِيقُ وَوَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ جَمِيعًا كَمَا ذَكَرْنَا اَخْبَارَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَوَاتِ وَاخْتِلَافَهُمْ فِي السُّوَرِ الَّتِي كَانَ يَقْرَاُ فِيهَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ كَاخْتِلَافِهِمْ فِي عَدَدِ غَسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُبَاحٌ، فَاَمَّا التَّطْبِيقُ فِي الرُّكُوعِ فَمَنْسُوخٌ مَنْهِيٌّ عَنْهُ، وَالسُّنَّةُ وَضْعُ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ

---

[595] یہاں ترجمۃ الباب میں امام ابن خزیمہ نے لفظ تطبیق استعمال کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے' رکوع کے دوران آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو ملا کر دونوں رانوں کے درمیان رکھ لے۔

پہلے رکوع کا یہ طریقہ ہوا کرتا تھا' لیکن بعد میں اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا اور تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے' اب یہ طریقہ منسوخ ہے۔

باب 152 اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھنے کے حکم دینے کے بعد تطبیق جائز نہیں ہوئی اور اب تطبیق منسوخ ہو گئی

ایک قسم ہے کہ یہ ایک مباح فعل ہے تو تطبیق کرنا یا دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنا یہ دونوں ہی جائز ہوں جیسا کہ ہم نے نماز کے دوران قرأت کرنے کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول روایات ذکر کی ہیں۔

اور ان سورتوں کے بارے میں روایات کا اختلاف ذکر کیا ہے نبی اکرم ﷺ جنہیں نماز کے دوران تلاوت کیا کرتے تھے یا جس طرح نبی اکرم ﷺ کے وضو کے اعضاء کو دھونے کی تعداد کے بارے میں اختلاف مذکور ہے تو ان میں سے ہر ایک مباح ہے۔

لیکن جہاں تک رکوع میں تطبیق کا تعلق ہے تو یہ ایک منسوخ حکم ہے جس سے منع کر دیا گیا ہے۔

اور سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے جائیں۔

596 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِىْ خَالِدٍ، وَهُوَ اِسْمَاعِيْلُ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا وَكِيعٌ، وَاَبُو اُسَامَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ اِذَا رَكَعْتُ وَضَعْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رُكْبَتَيَّ، فَرَآنِىْ اَبِىْ سَعْدٌ، فَنَهَانِىْ، وَقَالَ: اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ، ثُمَّ نُهِيْنَا، ثُمَّ اُمِرْنَا اَنْ نَرْفَعَهُمَا اِلَى الرُّكَبِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- وکیع -- اسماعیل بن ابوخالد --(یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ-- وکیع اور ابواسامہ-- اسماعیل بن ابوخالد-- زبیر بن عدی-- مصعب بن سعد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

پہلے جب میں رکوع میں جاتا تھا' تو میں اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیتا تھا تو میرے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسا کرتے ہوئے دیکھا' تو انہوں نے مجھے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: پہلے ہم ایسا ہی کیا کرتے تھے' پھر ہمیں اس سے منع کر دیا گیا اور ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

597 - سندِ حدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِىُّ، نَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِىُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهٖ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ

متنِ حدیث: اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ، وَقَالَ: فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ اِذَا اَنْتَ رَكَعْتَ فَاَثْبِتْ يَدَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِّنْكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام یشکری-- اسماعیل بن علیہ-- محمد بن اسحاق-- علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الانصاری-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ان کے چچا حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اس نے نماز ادا کی۔ (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کر وہ یہ

کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم رکوع میں جاؤ تو تم اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر جماؤ یہاں تک کہ تمہاری ہڈی اطمینان کی حالت میں آ جائے"۔

بَابُ وَضْعِ الرَّاحَةِ عَلَى الرُّكْبَةِ فِي الرُّكُوعِ وَاَصَابِعِ الْيَدَيْنِ عَلٰى اَعْلَى السَّاقِ الَّذِيْ يَلِي الرُّكْبَتَيْنِ

باب 153: رکوع میں ہتھیلی کو گھٹنے پر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو پنڈلی کے اوپر والے حصے پر رکھنا جو گھٹنوں سے ملا ہوا ہوتا ہے

598 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَالِمٍ الْبَرَّادِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْنَا عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو اَبَا مَسْعُوْدٍ فَقُلْنَا: حَدِّثْنَا عَنْ صَلَاةِ، رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ بَيْنَ اَيْدِيْنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَكَبَّرَ، فَلَمَّا رَكَعَ كَبَّرَ، وَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَجَعَلَ اَصَابِعَهُ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ جَافٰى بِمِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- عطاء بن سائب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سالم البراد بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے کہا: آپ لوگ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں تو یہ حضرات ہمارے درمیان مسجد میں کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے تکبیر کہی۔ جب رکوع میں گئے تو انہوں نے تکبیر کہی اور انہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ لیں اور اپنی انگلیاں گھٹنوں سے نیچے کر لیں انہوں نے اپنی دونوں کہنیاں۔ پہلو سے دور رکھیں پھر یہ بات بیان کی: ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَعْظِيْمِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِي الرُّكُوْعِ

باب 154: رکوع میں پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرنے کا حکم

599 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ

---

(599) فقہاء اس بات کے قائل ہیں رکوع کے دوران کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ اس کی کوئی تعداد متعین نہیں ہے۔

تاہم مقتدیوں کا خیال رکھتے ہوئے امام کے لئے یہ بات مکروہ ہوگی کہ وہ تین سے زیادہ مرتبہ تسبیحات کہے۔

فقہائے مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک "سبحان ربی العظیم" کے ہمراہ "سبحان اللہ وبحمدہ" کا بھی اضافہ کیا جائے گا کیونکہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے۔

عبد الجبار بن العلاء، وسعید بن عبد الرحمن المخزومي قالا: حدثنا سفيان جميعا عن سليمان بن سحيم، عن إبراهيم بن عبد الله بن معبد، عن أبيه، عن ابن عباس

متن حدیث: عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: فاما الركوع فعظموا فيه الرب

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر سعدی -- اسماعیل بن جعفر اور سفیان بن عیینہ اور عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- سلیمان بن سحیم -- ابراہیم بن عبداللہ بن معبد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جہاں تک رکوع کا تعلق ہے تو تم اس میں اپنے پروردگار کی عظمت کا اعتراف کرو"۔

600 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، نَا مُوسَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي إِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ، يَقُولُ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) (الواقعة 74) قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن مثنیٰ -- عبداللہ بن یزید -- موسیٰ بن ایوب -- اپنے چچا ایاس بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"اور تم اپنے عظیم پروردگار کی پاکی بیان کرو"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تم اپنے رکوع میں شامل کرلو۔

601 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عیسیٰ -- عبداللہ بن مبارک -- موسیٰ بن ایوب -- اپنے چچا کے حوالے سے -- حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

---

599 صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع والسجود' رقم الحديث: **767** 'صحيح ابن حبان' كتاب الحظر والإباحة' كتاب الرؤيا' ذكر اخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم عما يبقى من مبشرات' رقم الحديث **6137** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب النهي عن القراءة في الركوع والسجود' رقم الحديث: **1347** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب في الدعاء في الركوع والسجود' رقم الحديث: **755** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' ما يقول الرجل في ركوعه وسجوده' رقم الحديث: **2535** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' تعظيم الرب تبارك وتعالى في الركوع' رقم الحديث: **624** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب ما ينبغي ان يقال في الركوع والسجود' رقم الحديث: **875** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **1848** 'مسند الشافعي' باب: ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **147** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2331**

602 - سندحدیث: نَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِى اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَشَفَ السِّتْرَ فَرَاَى النَّاسَ قِيَامًا وَّرَاءَ اَبِى بَكْرٍ يُصَلُّونَ. فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ لِنَفْسِهِ اَوْ تُرَى لَهُ، وَاِنِّى نُهِيتُ اَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا اَوْ سَاجِدًا، فَاَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ، وَاَمَّا السُّجُودُ فَاَكْثِرُوا فِيهِ الدُّعَاءَ؛ فَاِنَّهُ قَمِنٌ اَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

توضیح روایت: قَالَ لَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ مَرَّةً اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ السِّتْرَ وَالنَّاسُ قِيَامٌ يُصَلُّونَ وَرَاءَ اَبِى بَكْرٍ،

وَخَبَرُ اِسْمَاعِيلَ وَابْنِ عُيَيْنَةَ لَيْسَ هُوَ عَلَى هٰذَا التَّمَامِ وَاَنَا اخْتَصَرْتُهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوعاصم -- ابن جریج -- ابراہیم بن عبداللہ بن معبد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' آپ نے لوگوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے قیام کی حالت میں نماز ادا کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا' تو ارشاد فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اب نبوت کی مبشرات میں سے سچے خواب باقی رہ گئے ہیں' جنہیں کوئی مسلمان دیکھتا ہے' یا اسے دکھائے جاتے ہیں اور مجھے اس بات سے منع کر دیا گیا ہے کہ میں رکوع کی حالت میں' یا سجدے کی حالت میں تلاوت کروں' جہاں تک رکوع کا تعلق ہے' تو اس میں تم اپنے پروردگار کی عظمت بیان کرو اور جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو اس میں تم صرف دعا مانگو' کیونکہ یہ اس لائق ہوگی کہ اس کو قبول کر لیا جائے۔

محمد بن یحییٰ نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی: ایک مرتبہ ابوعاصم نے یہ الفاظ نقل کئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ اٹھایا لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑے نماز ادا کر رہے تھے۔

اسماعیل اور ابن عیینہ کی نقل کردہ یہ روایت مکمل نہیں ہے۔ میں نے اسے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ التَّسْبِيحِ فِى الرُّكُوعِ

باب 155: رکوع میں تسبیح پڑھنا

603 - سندحدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، انا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ رُكُوعُهُ مِثْلَ قِيَامِهِ، فَقَالَ فِى رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّىَ الْعَظِيمِ

توضیح روایت: قَالَ سَلْمٌ: عَنِ الْاَعْمَشِ. نَا اَبُوْ مُوْسٰى، وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

اسنادِ دیگر: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا نَحْوَهٗ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--مؤمل بن ہشام یشکری اور سلم بن جنادہ قرشی--ابومعاویہ--اعمش--سعد بن عبیدہ--مستورد بن احنف--صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ کا رکوع آپ کے قیام جتنا طویل تھا۔ آپ نے رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا (یعنی اسے بار بار پڑھتے رہے۔)

سلم نامی راوی نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوموسیٰ اور یعقوب بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: عبدالرحمٰن بن مہدی نے ہمیں یہ حدیث بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: شعبہ نے ہمیں خبر دی ہے اس سند کے ساتھ اعمش کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو آپ رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' پڑھتے رہے۔

یہاں ایک اور سند ہے۔

604 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یعقوب بن ابراہیم دورقی اور محمد بن ابان اور سلم بن جنادہ--حفص بن غیاث--ابن ابولیلیٰ--شعبی--صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تین مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ التَّحْمِيْدِ مَعَ التَّسْبِيْحِ وَمَسْاَلَةِ اللّٰهِ الْغُفْرَانَ فِي الرُّكُوْعِ

باب 156: رکوع میں تسبیح کے ہمراہ تحمید پڑھنا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگنا

605 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ يَتَاَوَّلُ الْقُرْآنَ نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ابوضحیٰ نے مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجدے میں بکثرت یہ دعا پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لئے مخصوص ہے اے اللہ! تو میری مغفرت کردے''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے حکم پر عمل کیا کرتے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: آپ اکثر یہ پڑھا کرتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے''۔

بَابُ التَّقْدِيسِ فِى الرُّكُوعِ

باب 157: رکوع میں تقدیس بیان کرنا

606 - سند حدیث: نَا الصَّنْعَانِىُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ - حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: اَنْبَاَنِىْ قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الِاخْتِلَافُ فِى الْقَوْلِ فِى الرُّكُوْعِ مِنَ الِاخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ لِلْمُصَلِّىْ اَنْ يَّقُوْلَ فِىْ رُكُوْعِهٖ كُلَّ مَا رُوِّيْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ فِىْ رُكُوْعِهٖ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- صنعانی محمد بن عبد الاعلیٰ -- خالد بن حارث -- شعبہ -- قتادہ -- مطرف -- کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں یہ پڑھا کرتے تھے:

''انتہائی پاک ہر قسم کے عیب سے پاک وہ ذات ہے' جو فرشتوں اور روح القدس کا پروردگار ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: رکوع میں کلمات کے بارے میں یہ اختلاف مباح اختلاف ہے نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ ہم نے جو بھی روایت نقل کی ہے اس میں سے کچھ بھی رکوع کے درمیان پڑھ لے جن کے بارے میں یہ منقول ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے دوران انہیں پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ الْمُصَلِّيَ إِذَا دَعَا فِي صَلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ اَنَّ صَلَاتَهُ تَفْسُدُ

باب 158: اس بات کی دلیل جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ نمازی جب فرض نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن کا حصہ نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے

607 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَاَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَزَّازُ قَالَا: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ اَسْلَمْتُ، اَنْتَ رَبِّي، خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمَيَّ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ،

توضیح روایت: جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَّاحِدًا، غَيْرُ اَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَقَالَ: وَعِظَامِي

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَخَبَرُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ.

وَكَذٰلِكَ خَبَرُ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ وَفِي خَبَرِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ،

مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّ لِلْمُصَلِّي فَرِيضَةً اَنْ يَدْعُوَ اَوْ يَجْتَهِدَ فِي سُجُودِهِ، وَاِنْ كَانَ مَا يَدْعُو بِهِ لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا خَاطَبَهُمْ بِهٰذَا الْاَمْرِ، وَهُمْ فِي مَكْتُوبَةٍ يُصَلُّونَهَا خَلْفَ الصِّدِّيقِ، لَا فِي تَطَوُّعٍ، وَفِي خَبَرِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ، وَعَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ، فَذَكَرَ الدُّعَاءَ بِتَمَامِهِ مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّ الدُّعَاءَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ - وَاِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ الدُّعَاءُ فِي الْقُرْآنِ - جَائِزٌ

لَا كَمَا قَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ مَنْ دَعَا فِي الْمَكْتُوبَةِ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ حَتّٰى زَعَمَ اَنَّ مَنْ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فِي الْمَكْتُوبَةِ فَسَدَتْ صَلَاتُهُ، وَزَعَمَ اَنَّهُ لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ: لَا حَوْلَ، وَزَعَمَ اَنَّهُ اِنِ انْفَرَدَ فَقَالَ: لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جَازَ؛ لِاَنَّ فِي الْقُرْآنِ (لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) (الكهف: 39) فَيُقَالُ لَهُ فَهٰذِهِ الْاَلْفَاظُ الَّتِي ذَكَرْنَاهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَفِي الرُّكُوعِ،

وَمَا سَنَذْكُرُهُ بِمَشِيئَةِ اللّٰهِ وَاِرَادَتِهِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ، وَفِي السُّجُودِ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ التَّشَهُّدِ قَبْلَ السَّلَامِ، وَاَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيَ بِاَنْ يَتَخَيَّرَ مِنَ الدُّعَاءِ مَا اَحَبَّ بَعْدَ

التَّشَهُّدِ فِي اَيِّ مَوْضِعٍ مِنَ الْقُرْآنِ، وَقَدْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَوَّلِ صَلَاتِهِ، وَفِي الرُّكُوْعِ، وَعِنْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَفِي السُّجُوْدِ، وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ بِاَلْفَاظٍ لَيْسَتْ تِلْكَ الْاَلْفَاظُ فِي الْقُرْآنِ،

فَجَمِيْعُ ذٰلِكَ يَنُصُّ عَلٰى ضِدِّ مَقَالَةِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ صَلَاةَ الدَّاعِيْ بِمَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ تَفْسُدُ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد اورابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز-- روح بن عبادہ-- ابن جریج-- موسیٰ بن عقبہ-- عبداللہ بن فضل-- عبدالرحمٰن اعرج-- عبیداللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا۔ میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے' میری سماعت' میری بصارت' میرا دماغ' میری ہڈیاں' میرے پٹھے جسے میرے دونوں قدموں نے اٹھایا ہوا ہے (یعنی میرا پورا وجود) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکا ہوا ہے' جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے''۔

دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک سے ہیں' تاہم محمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ موسیٰ بن عقبہ نے مجھے حدیث بیان کی انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے: ''میری ہڈیاں''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مسروق نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اس باب سے تعلق رکھتی ہے۔

اسی طرح سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بھی اسی کی مانند ہے۔

ابراہیم بن عبداللہ نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی ہے۔

''جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو''۔

اس سے یہ بات ظاہر اور ثابت ہو جاتی ہے کہ نمازی کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ وہ سجدے میں دعا مانگے اور اہتمام سے کوشش کرے اگرچہ وہ جو دعا مانگ رہا ہے' وہ قرآن کے الفاظ نہ ہوں' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس حکم کے ساتھ مخاطب کیا ہے' اور لوگ اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے فرض نماز ادا کر رہے تھے۔ نفل نماز نہیں پڑھ رہے تھے۔

ابن ابوزناد-- موسیٰ بن عقبہ-- عبداللہ بن فضل-- عبدالرحمٰن بن ہرمز-- عبیداللہ بن ابورافع-- نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت نقل کی ہے:

''جب آپ فرض نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ تکبیر کہہ کر رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ یہ پڑھتے تھے:

''میں نے اپنا رخ اُس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے''۔

اس کے بعد انہوں نے یہ پوری دعا نقل کی ہے۔

اس روایت سے یہ بات واضح اور ثابت ہو جاتی ہے کہ فرض نماز میں دعا مانگنا جائز ہے اگر چہ وہ دعا قرآن میں نہ ہو۔

ایسا نہیں ہے جیسا کہ اس شخص کا موقف ہے کہ جو شخص فرض (نماز کے دوران) ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

یہاں تک کہ وہ شخص اس بات کا قائل ہے کہ جو شخص فرض نماز میں لا حول و لا قوة الا باللہ پڑھتا ہے اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

وہ اس بات کا قائل ہے: لفظ ''لاحول'' قرآن میں نہیں ہے۔

وہ اس بات کا قائل ہے: اگر کوئی شخص صرف ''لاقوۃ الا باللہ'' پڑھ لے تو اس کی نماز جائز ہوگی' کیونکہ لاقوۃ الا باللہ قرآن میں ہے۔

تو ایسے شخص سے یہ کہا جائے گا' یہ الفاظ جنہیں ہم نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ آپ انہیں نماز کے آغاز میں اور رکوع میں پڑھتے تھے' اور اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہم آگے وہ روایات ذکر کریں گے کہ نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد' سجدوں میں' تشہد سے فارغ ہونے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے (ایسی دعائیں مانگا کرتے تھے' جو قرآن میں نہیں ہیں)۔

اسی طرح نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو یہ حکم دیا ہے: وہ تشہد کے بعد جو چاہے دعا مانگ لے۔

تو یہ سب (دعائیں) قرآن میں کون سی جگہ پر ہیں؟

نبی اکرم ﷺ نے نماز کے آغاز میں' رکوع میں' رکوع سے سر اٹھانے پر' سجدوں میں' دو سجدوں کے درمیان ایسی دعائیں مانگی ہیں' جن کے الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔

تو یہ تمام روایات اس شخص کے موقف کے خلاف نص ہیں' جو اس بات کا قائل ہے کہ جو شخص نماز کے دوران ایسی دعا مانگتا ہے جو قرآن میں نہ ہو' تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

بَابُ الِاعْتِدَالِ وَطُولِ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 159: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اعتدال کے ساتھ طویل قیام کرنا

608 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُمَيْدٌ: دَعُوْنِي اُحَدِّثْكُمْ فَاَنَا اَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا قَالُوْا: فَحَدِّثْ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ، وَكَبَّرَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَالْقَابِضِ عَلَيْهِمَا فَلَمْ يَصُبَّ رَاْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْهُ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَاسْتَوٰى قَائِمًا حَتّٰى عَادَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ اِلٰى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ،

فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوداؤد -- فلیح بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں:

کچھ انصار اکٹھے ہوئے ان میں حضرت سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ "حضرت ابوحمید بن ساعدی" حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بولے: آپ لوگ مجھے موقع دیجئے میں آپ کے سامنے حدیث بیان کروں۔ میں اس بارے میں آپ کے مقابلے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان حضرات نے کہا: آپ بیان کیجئے تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا پھر آپ نے نماز ادا کرنا شروع کی پھر تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کندھے تک بلند کئے پھر آپ رکوع میں گئے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر یوں رکھے جیسے آپ نے انہیں تھام رکھا ہو۔ آپ نے اپنے سر کو جھکایا نہیں اور اوپر بھی نہیں اٹھایا۔ آپ نے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھے پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی۔

اس کے بعد راوی نے باقی حدیث ذکر کی ہے امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس میں راوی کے یہ الفاظ ہیں: تمام حاضرین نے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز اسی طرح تھی۔

609 - سندِ حدیث: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اِنِّي لَا آلُو اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ،

آثارِ صحابہ: قَالَ ثَابِتٌ: وَكَانَ اَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ، كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ انْتَصَبَ قَائِمًا حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ نَسِيَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- حماد بن زید -- ثابت بنانی (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن مقدام -- حماد بن زید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ثابت بیان کرتے ہیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا: میں اس حوالے سے کوئی کوتاہی نہیں کرتا کہ میں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ایک ایسا کام کیا جو کرتے ہوئے میں نے تم لوگوں کو نہیں دیکھا وہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ وہ سجدے میں جانا بھول گئے ہیں۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الرُّكُوعِ وَالْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 160: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد رکوع اور (بعد والے) قیام (میں وقت) کا برابر ہونا

610 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رُكُوعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفْعُ رَأْسِهِ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَالسُّجُوْدُ، وَجُلُوْسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ

هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيعٍ

توضیح حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نَا يَزِيْدُ يَعْنِىْ ابْنَ زُرَيْعٍ، انا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَسُجُوْدُهُ، وَمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- سلم بن جنادہ-- وکیع-- شعبہ-- حکم-- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کرنا' رکوع کے بعد سر کو اٹھانا' سجدہ کرنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

یہ روایت وکیع کی نقل کردہ ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ منقول ہے: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع کرنا' آپ کا رکوع سے سر اٹھانا' سجدہ کرنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا''۔

610: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب حد اتمام الركوع والاعتدال فيه والطمانينة' رقم الحديث: **771** صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر وصف قدر الركوع والسجود للمصلي في صلاته' رقم الحديث: **1906** صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب اعتدال اركان الصلاة وتخفيفها في تمام' رقم الحديث: **753** سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب: كم قدر ما كان يمكث النبي صلى الله عليه' رقم الحديث: **1355** سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب طول القيام من الركوع وبين السجدتين' رقم الحديث: **733** الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في اقامة الصلب اذا رفع راسه من السجود' رقم الحديث: **263** السنن الصغرى' كتاب التطبيق' قدر القيام بين الرفع من الركوع والسجود' رقم الحديث: **1060** السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' قدر القيام بين الرفع من الركوع وبين السجود' رقم الحديث: **643** مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن البراء من قوله: "" رقم الحديث: **4414** مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب' رقم الحديث: **18130** مسند الطيالسي' البراء بن عازب' رقم الحديث: **765** مسند ابي يعلى الموصلي' مسند البراء بن عازب' رقم الحديث: **1643**

بَابُ قَوْلِ الْمُصَلِّی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ مَعَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّکُوْعِ مَعًا

باب 161: نمازی کا رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے ''سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہُ'' پڑھنا

611 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، انا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ:

متنِ حدیث: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ، ثُمَّ یَقُوْلُ، وَهُوَ قَائِمٌ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالرزاق-- ابن جریج-- ابن شہاب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوبکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں:

انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے کمر اٹھاتے تھے تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے پھر آپ قیام کی حالت میں ہی ربنا لک الحمد پڑھتے تھے۔

بَابُ التَّحْمِیْدِ وَالدُّعَاءِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّکُوْعِ

باب 162: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تحمید پڑھنا اور دعا مانگنا

612 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِی مِنْهَالٍ، وَاَبُوْ صَالِحٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، انا حُجَیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی اَبُوْ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ اَبِی سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی رَافِعٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ کَبَّرَ، فَذَکَرَا بَعْضَ الْحَدِیْثِ، وَقَالَا: فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ - یَعْنِی مِنَ الرُّکُوْعِ - قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَمِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- حجاج بن ابومنہال اور ابوصالح --عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ (یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن رافع --حجین بن مثنی ابوعمر-- عبدالعزیز بن ابوسلمہ-- اپنے چچا ماجشون بن ابوسلمہ-- اعرج-- عبیداللہ بن ابورافع حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے۔ اس کے بعد دونوں راویوں نے کچھ حدیث ذکر کی ہے۔ ان دونوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر اٹھاتے تھے یعنی رکوع سے سر اٹھاتے تو آپ یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ نے اس کی (بات) سن لی جس نے اس کی حمد بیان کی۔ اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے ہی مخصوص

ہے اتنی جو آسمان کو بھر دے اور جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھر دے"۔

613 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبَانَ، وَاَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَلِيلٍ الْمُقْرِئَانِ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَزَعَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ، وَمِلْءَ الْاَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، اَهْلَ الثَّنَا وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ، لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ لَفْظًا وَّاحِدًا،

توضیح روایت: غَيْرُ اَنَّ اَحْمَدَ قَالَ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا، وَزَادَ، وَقَالَ: وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ اَيْضًا، نَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ابان اور احمد بن یزید -- عبداللہ بن یوسف -- سعید بن عبدالعزیز -- عطیہ بن قیس -- قزعہ بن یحییٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سمع الله لمن حمده پڑھ لینے کے بعد یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے مخصوص ہے' جو آسمانوں کو بھر دے اور جو زمین کو بھر دے اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے اسے بھر دے۔ بندہ جو بھی تعریف اور بزرگی بیان کرتا ہے اس کا سب سے زیادہ حق دار تو ہے' اور ہم سب تیرے بندے ہیں' جسے تو عطا کر دے' اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے' اور تیرے مقابلے میں کسی صاحب حیثیت کی حیثیت اسے فائدہ نہیں دے سکتی"۔

یہاں الفاظ ایک جیسے ہیں' تاہم احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"اے ہمارے پروردگار حمد تیرے لئے مخصوص ہے"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

"جسے تو روک دے (یعنی نہ دے) اسے کوئی دینے والا نہیں"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ فَضِيلَةِ التَّحْمِيدِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ مَعَ الدَّلِيلِ

عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَنَّ الْاِمَامَ لَا يَجُوزُ لَهُ اَنْ يَزِيدَ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ عَلَى قَوْلِهِ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

باب 163: رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تحمید پڑھنے کی فضیلت

اوراس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان "جب امام سمع الله لمن حمده" کہے تو تم "ربنالك الحمد" کہو۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ مراد نہیں لی ہے کہ امام کے لئے یہ بات جائز ہی نہیں ہے کہ وہ رکوع سے سر اٹھانے کے بعد "ربنالك الحمد" کے علاوہ مزید کچھ پڑھے۔

614 - سندِ حدیث: نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، انا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرَقِيَّ، حَدَّثَهُ ح، وَحَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُجْمِرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى الزُّرَقِيِّ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، انا رَوْحُ بْنُ عِبَادَةَ، نَا مَالِكٌ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، اَنَّ عَلِيَّ بْنَ يَحْيَى الزُّرَقِيَّ، اَخْبَرَهُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ الَّذِي تَكَلَّمَ آنِفًا؟ قَالَ رَجُلٌ: اَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم الغافقی -- ابن وہب -- مالک -- نعیم بن عبداللہ -- علی بن یحییٰ الزرقی -- نے (یہاں تحویلِ سند ہے) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی -- ابن وہب -- مالک -- نعیم بن عبداللہ بن مجمر -- علی بن یحییٰ زرقی -- حسن بن محمد -- روح بن عبادہ -- مالک -- نعیم بن عبداللہ -- علی بن یحییٰ الزرقی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع الله لمن حمده پڑھا تو آپ کے پیچھے ایک شخص نے یہ کہا:

"اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لئے مخصوص ہے ایسی حمد جو زیادہ ہو پاکیزہ ہو اس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے دریافت کیا: ابھی کچھ دیر پہلے کس شخص نے کلام کیا تھا؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے اس (کلمے) کی طرف لپکے تھے کہ ان میں سے کون پہلے اسے نوٹ کرتا ہے؟

بَابُ الْقُنُوتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ لِلْاَمْرِ يَحْدُثُ، فَيَدْعُو الْاِمَامُ فِي الْقُنُوتِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الرَّكْعَةِ الْاَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْفَرِيضَةِ

باب 164: کسی پیش آنے والے معاملے کی وجہ سے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوت نازلہ پڑھنا

امام فرض نماز کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد قنوتِ نازلہ میں دعا مانگے گا۔

615 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: مَا حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، إِلَّا عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى الصُّبْحَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ مِنْ اٰخِرِ رَكْعَةٍ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ بِمَكَّةَ زَادَ اَحْمَدُ: مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . وَقَالُوْا: اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ .

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَقَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهِ فِيْ كِتَابِ الصَّلَاةِ، كِتَابِ الْكَبِيْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء--سفیان--زہری--سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز ادا کی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری رکعت (میں رکوع) سے سر اٹھایا تو آپ نے یہ دعا مانگی:

"اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ میں موجود کمزور لوگوں کو نجات عطا کر"۔

احمد نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "مسلمانوں"

پھر ان راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:

"اے اللہ! تو مضر (قبیلے) کے افراد پر سختی نازل کر اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی نازل کر دے"۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یہ باب مکمل طور پر کتاب الکبیر کی کتاب الصلوٰۃ میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ الْقُنُوْتِ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ

باب 165: مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا

616 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--محمد بن جعفر--شعبہ--عمرو بن مرہ--ابن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز اور مغرب کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

باب 166: عشاء کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا

617 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، انا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَنَتَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- ابوداؤد -- ہشام -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کرتے ہوئے رکوع سے سر اٹھایا تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر آپ نے قنوتِ نازلہ پڑھتے ہوئے یہ دعا مانگی:

> "اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا کر اے اللہ! اہل مکہ سے تعلق رکھنے والے کمزور اہل ایمان کو نجات عطا کر اے اللہ! تو مضر (قبیلے) کے افراد پر اپنی سختی نازل کر اے اللہ! تو ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی قحط سالی نازل کر دے"۔

---

[617] نماز میں دعائے قنوت پڑھنا، اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں، وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

تاہم ان کے درمیان اس حوالے سے اختلاف ہے، احناف کے نزدیک رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی جائے گی اور حنابلہ کے نزدیک رکوع کے بعد پڑھی جائے گی۔

ان حضرات کے نزدیک وتر کی نماز کے علاوہ اور کسی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی جاسکتی۔

مالکیہ اور شوافع کے نزدیک فجر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھی جائے گی۔

مالکیوں کے نزدیک رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا افضل ہے۔

اور مالکیوں کے نزدیک فجر کی نماز کے علاوہ کسی اور نماز میں دعائے قنوت پڑھنا مکروہ ہے۔

البتہ اگر مسلمانوں پر کوئی اجتماعی آفت آجاتی ہے تو جہری نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھی جاسکتی ہے۔

دعائے قنوت اور قنوت نازلہ کے حوالے سے فقہاء کے مابین اور بھی بہت سے مسائل میں ذیلی اختلافات پائے جاتے ہیں۔

بَابُ الْقُنُوتِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا وَتَأْمِينِ الْمَأْمُومِينَ عِنْدَ دُعَاءِ الْإِمَامِ فِي الْقُنُوتِ ضِدَّ مَا يَفْعَلُهُ الْعَامَّةُ فِي قُنُوتِ الْوِتْرِ فَيَضِجُّونَ بِالدُّعَاءِ مَعَ دُعَاءِ الْإِمَامِ

باب 167: تمام نمازوں میں قنوت نازلہ پڑھنا اور قنوت نازلہ میں امام کے دعا مانگنے کے وقت مقتدیوں کا آمین کہنا

یہ بات اس کے خلاف ہے' جو عام طور پر لوگ کرتے ہیں' وتر کی قنوت میں وہ امام کی دعا کے ہمراہ دعا مانگتے ہوئے چلا کر روتے ہیں۔

618 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، انا اَبُو النُّعْمَانِ، انا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ اَبُوْ زَيْدٍ الْاَحْوَلُ، حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: قَنَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَالصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ يَدْعُوْ عَلٰى حَيٍّ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلٰى رِعْلٍ وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ . قَالَ: اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ يَدْعُوهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَقَتَلُوْهُمْ.

قَالَ عِكْرِمَةُ: هٰذَا مِفْتَاحُ الْقُنُوتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابونعمان -- ثابت بن یزید ابوزید الاحول -- ہلال بن خباب -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نماز میں' ہر نماز کے بعد مسلسل ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی۔ جب آپ آخری رکعت (میں رکوع) کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ پڑھتے تھے' تو آپ بنوسلیم کے کچھ قبائل رعل' ذکوان' عصیہ کے خلاف دعائے ضرر کرتے تھے' اور آپ کے پیچھے موجود افراد ''آمین'' کہتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی طرف کچھ لوگ بھیجے تھے' جنہوں نے انہیں اسلام کی دعوت دینی تھی' تو ان لوگوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔

عکرمہ کہتے ہیں: یہ قنوت کی کنجی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْنُتُ دَهْرَهُ كُلَّهُ وَاِنَّهُ اِنَّمَا كَانَ يَقْنُتُ اِذَا دَعَا لِاَحَدٍ، اَوْ يَدْعُوْ عَلٰى اَحَدٍ

باب 168: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ قنوتِ نازلہ نہیں پڑھی ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قنوت نازلہ اس وقت پڑھتے تھے' جب آپ نے کسی شخص کے لئے' یا کسی شخص کے خلاف دعا کرنا ہوتی تھی۔

619 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ،

وَاَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَقْنُتُ اِلَّا اَنْ یَّدْعُوَ لِاَحَدٍ، اَوْ یَدْعُوَ عَلٰی اَحَدٍ، وَكَانَ اِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ وَذَكَرَ الْحَدِیْثَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ابوداؤد -- ابراہیم بن سعد -- ابن شہاب زہری -- سعید -- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعائے قنوت پڑھتے تھے تو آپ یا تو کسی کے لئے دعا کرتے تھے یا آپ کسی کے خلاف دعا ضرر کیا کرتے تھے۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد پڑھ لیتے تھے تو پھر یہ دعا مانگتے تھے:

"اے اللہ! نجات عطا کر"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

620 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوْقٍ الْبَاهِلِیُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ، حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا یَقْنُتُ اِلَّا اِذَا دَعَا لِقَوْمٍ اَوْ دَعَا عَلٰی قَوْمٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن محمد بن مرزوق باہلی -- محمد بن عبداللہ انصاری -- سعید بن ابوعروبہ -- قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی دعائے قنوت پڑھتے تھے تو آپ کچھ لوگوں کے حق میں دعا کرتے تھے اور کچھ لوگوں کے خلاف دعا ضرر کرتے تھے۔

بَابُ تَرْكِ الْقُنُوْتِ عِنْدَ زَوَالِ الْحَادِثَةِ الَّتِیْ لَهَا یَقْنُتُ

وَالدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ بَعْدَ شَهْرٍ لِزَوَالِ تِلْكَ الْحَادِثَةِ الَّتِیْ كَانَ لَهَا یَقْنُتُ، لَا نَسْخًا لِلْقُنُوْتِ، وَلَا كَمَا تَوَهَّمَ مَنْ قَالَ اِنَّهٗ لَا یَقْنُتُ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ

باب 169: جس صورتحال کی وجہ سے قنوت نازلہ پڑھی جاتی تھی اس کے ختم ہونے پر قنوت نازلہ پڑھنا ترک کر دینا

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کے بعد قنوت نازلہ پڑھنا ترک کر دی تھی کیونکہ جس واقعے کی وجہ سے آپ قنوتِ نازلہ پڑھتے تھے وہ ختم ہو گیا تھا۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قنوت نازلہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے اور یہ مطلب بھی نہیں ہے۔

جیسا کہ بعض لوگوں نے یہ وہم کیا ہے کہ ایک مہینے سے زیادہ قنوتِ نازلہ پڑھی نہیں جا سکتی ہے۔

621 - سندِ حدیث: نَا عَلِیُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِیُّ، نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِیُّ، عَنْ یَحْیٰی، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ:

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَتَ فِیْ صَلَاةٍ شَهْرًا، يَقُوْلُ فِیْ قُنُوْتِهٖ: اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِیْ رَبِيْعَةَ، اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِیْ يُوْسُفَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ، فَقَالَ: اَوَ مَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن سہل رملی-- ولید بن مسلم-- ابوعمرو اوزاعی-- یحییٰ-- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی آپ دعائے قنوت میں یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات عطا کر! اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات عطا کر! اے اللہ! عیاش بن ابوربیعہ کو نجات عطا کر! اے اللہ! کمزور مسلمانوں کو نجات عطا کر! اے اللہ! مضر قبیلے کے افراد پر اپنی سختی نازل کر! اے اللہ! ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی سی قحط سالی مسلط کر دے''۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن صبح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے حق میں دعا نہیں کی' میں نے اس بات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ لوگ آ گئے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اَخْبَارٍ غَلِطَ فِی الْاِحْتِجَاجِ بِهَا بَعْضُ مَنْ لَّمْ يُنْعِمِ النَّظَرَ فِیْ اَلْفَاظِ الْاَخْبَارِ وَلَمْ يَسْتَوْعِبْ اَخْبَارَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْقُنُوْتِ، فَاحْتَجَّ بِهَا وَزَعَمَ اَنَّ الْقُنُوْتَ فِی الصَّلَاةِ مَنْسُوْخٌ مَّنْهِیٌّ عَنْهُ

باب 170: ان روایات کا تذکرہ جن سے لوگوں نے غلط استدلال کیا ہے

جو روایات کے الفاظ میں غور و فکر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے ہیں اور قنوت نازلہ کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول تمام روایات کی تحقیق نہیں رکھتے ہیں۔ تو انہوں نے اس روایت کے ذریعے یہ استدلال کیا اور انہوں نے یہ گمان کیا کہ نماز کے دوران قنوتِ نازلہ پڑھنے کا حکم منسوخ ہے' اور اس سے منع کر دیا گیا ہے۔

622 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فِی الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَّفُلَانًا، دَعَا عَلٰى نَاسٍ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: **128**)

621: صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' فصل فی القنوت' ذکر الخبر الدال علی ان الحادثۃ اذا زالت لا یجب علی' رقم الحدیث: **2010** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب الوتر' باب القنوت فی الصلوات' رقم الحدیث: **1243**

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری -- سالم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ نے فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد جب سر اٹھایا اور ربنا لک الحمد پڑھا پھر آپ نے یہ کہا:

''اے اللہ! فلاں اور فلاں پر لعنت کر'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ منافقین کے خلاف دعا ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:
''تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے (یہ اللہ کی مرضی ہے کہ) وہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

623 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عَلٰى اَرْبَعَةِ نَفَرٍ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) قَالَ: فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اَيْضًا

اسنادِ دیگر: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عَلٰى اَحْيَاءٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128)

قَالَ: ثُمَّ هَدَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِيْ هٰذِهِ الْاَخْبَارِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ اللَّعْنَ مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ لَا اَنَّ الدُّعَاءَ الَّذِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ لِمَنْ كَانَ فِيْ اَيْدِيْ اَهْلِ مَكَّةَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُنَجِّيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَيْدِيْهِمْ، اِذْ غَيْرُ جَائِزٍ اَنْ تَكُوْنَ الْاٰيَةُ نَزَلَتْ (اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) فِيْ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ فِيْ يَدَيْ قَوْمٍ كُفَّارٍ يُعَذَّبُوْنَ،

وَاِنَّمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ (اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ) (آل عمران: 128) فِيْمَنْ كَانَ يَدْعُوْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكُفَّارِ، فَاَعْلَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فِيْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمْ فِيْ قُنُوْتِهِ، وَاَخْبَرَ اَنَّهُ اِنْ تَابَ عَلَيْهِمْ فَهَدَاهُمْ لِلْاِيْمَانِ اَوْ عَذَّبَهُمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ فَهُمْ ظَالِمُوْنَ وَقْتَ كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ

لَا مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ لَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يُّنَجِّيَهُمْ مِنْ اَيْدِيْ اَعْدَائِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ، فَالْوَلِيْدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَمْ يَكُوْنُوْا ظَالِمِيْنَ فِيْ وَقْتِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يُّنَجِّيَهُمْ مِنْ اَيْدِيْ اَعْدَائِهِمُ الْكُفَّارِ، وَلَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ مِنْ اَيْدِيْ كُفَّارِ اَهْلِ مَكَّةَ اِلَّا بَعْدَمَا نَجَوْا مِنْ اَيْدِيْهِمْ

لَا لِنُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا يَدْعُوْ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنِ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكُفَّارِ، فَاَعْلَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ فِيْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُهُمْ فِيْ قُنُوْتِهِ،

وَاَخْبَرَ اَنَّهُ اِنْ تَابَ عَلَيْهِمْ فَهَدَاهُمْ لِلْاِيْمَانِ اَوْ عَذَّبَهُمْ عَلٰى كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ فَهُمْ ظَالِمُوْنَ وَقْتَ كُفْرِهِمْ وَنِفَاقِهِمْ لَا مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ لَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يُّنَجِّيَهُمْ مِنْ اَيْدِيْ اَعْدَائِهِمْ مِنَ الْكُفَّارِ، فَالْوَلِيْدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ، وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفُوْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ لَمْ يَكُوْنُوْا ظَالِمِيْنَ فِيْ وَقْتِ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يُّنَجِّيَهُمْ مِنْ اَيْدِيْ اَعْدَائِهِمُ الْكُفَّارِ،

وَلَمْ يَتْرُكِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءَ لَهُمْ بِالنَّجَاةِ مِنْ اَيْدِيْ كُفَّارِ اَهْلِ مَكَّةَ اِلَّا بَعْدَمَا نَجَوْا مِنْ اَيْدِيْهِمْ لَا لِنُزُوْلِ هٰذِهِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ كَانُوْا ظَالِمِيْنَ لَا مَظْلُوْمِيْنَ، اَلَا تَسْمَعُ خَبَرَ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمْ يَدْعُ لَهُمْ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ: اَوَمَا تَرَاهُمْ قَدْ قَدِمُوْا،

فَاَعْلَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اِنَّمَا تَرَكَ الْقُنُوْتَ وَالدُّعَاءَ بِاَنْ نَجَّاهُمُ اللّٰهُ، اِذِ اللّٰهُ قَدِ اسْتَجَابَ لَهُمْ فَنَجَّاهُمْ لَا لِنُزُوْلِ الْاٰيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِيْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ هُوَ ضِدُّهُمْ، اِذْ مَنْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يُّنَجِّيَهُمْ مُؤْمِنُوْنَ مَظْلُوْمُوْنَ، وَمَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ بِاللَّعْنِ كُفَّارٌ وَمُنَافِقُوْنَ ظَالِمُوْنَ فَاَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنْ يَتْرُكَ لَعْنَ مَنْ كَانَ يَلْعَنُهُمْ،

وَاَعْلَمَ اَنَّهُمْ ظَالِمُوْنَ، وَاَنْ لَيْسَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَمْرِهِمْ شَيْءٌ، وَاَنَّ اللّٰهَ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ اَوْ تَابَ عَلَيْهِمْ، فَتَفَهَّمُوْا مَا بَيَّنْتُهُ تَسْتَيْقِنُوْا بِتَوْفِيْقِ خَالِقِكُمْ غَلَطَ مَنِ احْتَجَّ بِهٰذِهِ الْاَخْبَارِ اَنَّ الْقُنُوْتَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مَنْسُوْخٌ بِهٰذِهِ الْاٰيَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حبیب حارثی -- خالد بن حارث -- محمد بن عجلان -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار آدمیوں کے خلاف دعائے ضرر کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے (یہ اللہ کی مرضی ہے کہ) وہ انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب

دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے انہیں اسلام کی ہدایت نصیب کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت بھی غریب ہے۔

نبی اکرم ﷺ کچھ قبائل کے خلاف دعائے ضرر کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

''تمہارا اس معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے خواہ (اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اسلام کی ہدایت نصیب کی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) ان روایات میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ لعنت کرنا اس آیت کے حکم کے تحت منسوخ ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہ دعا منسوخ ہوئی جو نبی اکرم ﷺ ان مسلمانوں کے لئے کیا کرتے تھے جو اہل مکہ کے قبضے میں تھے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اہل مکہ سے نجات عطا کرے کیونکہ یہ بات جائز نہیں ہے کہ یہ درج ذیل آیت اہل ایمان کے بارے میں نازل ہوئی ہو جو کفار کے قبضے میں تھے اور انہیں تکلیف پہنچائی جاتی تھی۔ (وہ آیت یہ ہے:)

''خواہ (اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت:

''خواہ (اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک وہ لوگ ظالم ہیں''۔

ان منافقین اور کفار کے بارے میں نازل کی ہے جن کے خلاف نبی اکرم ﷺ لعنت کے ہمراہ دعائے ضرر کیا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتا دی کہ آپ کا ان لوگوں کے معاملے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے جن پر آپ دعائے قنوت میں لعنت کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات بھی بتا دی کہ یا تو اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے کر ایمان کی ہدایت دے گا یا ان کے کفر اور ان کے نفاق کی وجہ سے انہیں عذاب دے گا تو وہ لوگ اپنے کفر اور نفاق کے وقت ظالم ہیں۔

ایسا نہیں ہے کہ (وہ لوگ یہاں مراد ہیں) جن اہل ایمان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ انہیں ان کے کافر دشمنوں کے پنجے سے نجات عطا کرے۔

تو ولید بن ولید سلمہ بن ہشام عیاش بن ابوربیعہ اور مکہ سے تعلق رکھنے دیگر کمزور مسلمان اس وقت ظالم نہیں تھے جب نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی تھی: اللہ تعالیٰ انہیں ان کے کافر دشمنوں سے نجات عطا کرے۔

اور نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے کفار مکہ سے نجات حاصل کرنے کی دعا مانگنا اس وقت ترک کی تھی جب ان لوگوں کو (کفار مکہ سے) نجات مل گئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت نازل ہونے کی وجہ سے دعا مانگنا ترک نہیں تھی جو ان کفار اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی جو ظالم تھے مظلوم نہیں تھے۔

کیا آپ نے یحییٰ بن ابوکثیر کی ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ یہ روایت نہیں سنی:

''ایک دن نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں کے لئے دعا نہیں کی' میں نے اس بات کا تذکرہ آپ سے کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ وہ لوگ آ گئے ہیں؟''

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بتائی ہے: آپ نے قنوت نازلہ پڑھنا اور دعا مانگنا اس لئے ترک کیا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو نجات عطا کر دی' جب اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول کرتے ہوئے انہیں نجات عطا کر دی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے (یہ دعا مانگنا) اس آیت کے نزول کی وجہ سے ترک نہیں کیا' جو ان (کمزور اہلِ ایمان) کے متضاد لوگوں (یعنی کفار) کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جن لوگوں کی نجات کی دعا مانگی تھی' وہ مومن اور مظلوم تھے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے لعنت کے ہمراہ جن لوگوں کے لئے دعائے ضرر کی تھی' وہ کافر' منافق اور ظالم تھے۔

تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا: آپ پہلے جن لوگوں پر لعنت بھیجتے تھے ان پر لعنت بھیجنے کو ترک کر دیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ لوگ ظالم ہیں' اور نبی اکرم ﷺ کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اگر چاہے گا' تو انہیں عذاب دے گا' یا پھر انہیں توبہ کی توفیق دیدے گا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: تو میں نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے آپ لوگ یہ بات سمجھ گئے ہوں گے اور آپ کے خالق کی عطا کردہ توفیق کی وجہ سے آپ کو یہ یقین ہو گیا ہو گا کہ اس شخص نے غلطی کی ہے' جس نے ان روایات سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس آیت کی وجہ سے صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ پڑھنا منسوخ ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ مَعَ الْإِهْوَاءِ لِلسُّجُودِ

باب 171: سجدے کے لئے جھکتے ہوئے تکبیر کہنا

624 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- ابن جریج -- ابن شہاب -- ابوبکر بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ جب سجدے کے لئے جھکتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے۔

بَابُ التَّجَافِي بِالْيَدَيْنِ عِنْدَ الْإِهْوَاءِ إِلَى السُّجُودِ

باب 172: سجدے کی طرف جاتے ہوئے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھنا

625 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ - وَهٰذَا لَفْظُ بُنْدَارٍ - قَالَ:

حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ:

متن حدیث: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِيهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ، قَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ يَقُوْلُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ يَهْوِي اِلَى الْاَرْضِ، وَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: يَهْوِي اِلَى الْاَرْضِ مُجَافِيًا يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ زَادَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى: ثُمَّ يَسْجُدُ وَقَالُوا جَمِيعًا: قَالُوْا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور محمد بن یحییٰ اور احمد بن سعید دارمی --- ابوعاصم -- عبدالحمید بن جعفر -- محمد بن عمرو (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عطاء بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ان صحابہ میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سب کے مقابلے میں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں' زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہے:

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر کہتے ہوئے زمین کی طرف جھک جاتے تھے' تو آپ (سجدے میں) اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: آپ زمین کی طرف جھکتے تھے' اور اپنے دونوں بازو' دونوں پہلوؤں سے الگ رکھتے تھے۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں' پھر آپ سجدہ کرتے تھے۔

اس کے بعد تمام راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ الْبَدْءِ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ عَلَى الْاَرْضِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ اِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّي

اِذْ هٰذَا الْفِعْلُ نَاسِخٌ لِمَا خَالَفَ هٰذَا الْفِعْلَ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرِ بِهِ

باب 173: جب نمازی سجدے میں جائے' تو دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے

کیونکہ یہ فعل اس عمل کا ناسخ ہے' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس فعل کے برخلاف عمل کیا کرتے تھے' اور اس کا آپ نے حکم دیا تھا

626 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَرَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُوْنَ، اَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَضَعُ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ اِذَا سَجَدَ

توضیح روایت: وَقَالَ اَحْمَدُ، وَرَجَاءٌ : رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن مسلم اور احمد بن سنان اور محمد بن یحییٰ اور حضرت رجاء بن محمد عذری -- یزید بن ہارون -- شریک بن عبداللہ -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین پر رکھتے تھے)

احمد اور رجاء نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھے''۔

بَابُ ذِکْرِ خَبَرٍ رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فِیْ بَدْئِہٖ بِوَضْعِ الْیَدَیْنِ قَبْلَ الرُّکْبَتَیْنِ عِنْدَ اِھْوَائِہٖ اِلَی السُّجُوْدِ مَنْسُوْخٌ، غَلِطَ فِی الِاحْتِجَاجِ بِہٖ بَعْضُ مَنْ لَّمْ یَفْھَمْ مِنْ اَھْلِ الْعِلْمِ اَنَّہٗ مَنْسُوْخٌ، فَرَاَی اسْتِعْمَالَ الْخَبَرِ وَالْبَدْءَ بِوَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الْاَرْضِ قَبْلَ الرُّکْبَتَیْنِ

باب **174**: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول اس روایت کا تذکرہ کہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی طرف جاتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے تھے اور یہ روایت منسوخ ہے

بعض اہل علم جنہیں اس بات کی سمجھ نہیں ہے کہ یہ عمل منسوخ ہے وہ اس روایت پر عمل کے قائل ہیں اور دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کے قائل ہیں۔

627 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَامٍ الْمِصْرِیُّ، حَدَّثَنَا اَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متن حدیث: اَنَّہٗ کَانَ یَضَعُ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ، وَقَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ ذٰلِکَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عمرو بن تمام مصری -- اصبغ بن فرج -- عبدالعزیز بن محمد -- عبیداللہ

---

[627] جمہور فقہاء اس بات کے قائل ہیں سجدے میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر رکھے جائیں گے پھر ہاتھ رکھے جائیں گے اور پھر چہرہ رکھا جائے گا۔

اور سجدے سے اٹھتے ہوئے اس کے برعکس کرنا یعنی پہلے چہرہ زمین سے اٹھانا پھر ہاتھ اٹھانا اور پھر گھٹنے اٹھانا سنت ہے۔

جبکہ مالکیہ اس بات کے قائل ہیں سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر رکھے جائیں گے اور پھر گھٹنے رکھے جائیں گے۔ اسی طرح سجدے سے اٹھتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین سے اٹھائے جائیں گے اور پھر ہاتھ اٹھائے جائیں گے۔

بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین پر رکھتے تھے) اور یہ بیان کرتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ السُّجُودِ مَنْسُوخٌ وَأَنَّ وَضْعَ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ نَاسِخٌ، إِذْ كَانَ الْأَمْرُ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ مُقَدَّمًا، وَالْأَمْرُ بِوَضْعِ الرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ مُؤَخَّرًا، فَالْمُقَدَّمُ مَنْسُوخٌ، وَالْمُؤَخَّرُ نَاسِخٌ

باب 175: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ سجدے میں جاتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے

اور دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنے کا حکم ناسخ ہے' کیونکہ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ رکھنے کا حکم پہلے تھا' اور دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے رکھنے کا حکم بعد والا ہے۔ پہلے والا حکم منسوخ ہوگا اور بعد والا ناسخ ہوگا۔

628 - سندِ حدیث: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَضَعُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ، فَأُمِرْنَا بِالرُّكْبَتَيْنِ قَبْلَ الْيَدَيْنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- ابراہیم بن اسماعیل بن یحییٰ بن سلمہ بن کہیل --- اپنے والد --- ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سلمہ --- مصعب بن سعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

پہلے ہم لوگ دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین) پر رکھا کرتے تھے پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنوں کو زمین پر رکھیں۔

بَابُ الْبَدْءِ بِرَفْعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ الرُّكْبَتَيْنِ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السُّجُودِ

باب 176: سجدے سے سر اٹھاتے ہوئے دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ اٹھانا

629 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَرَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُذْرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ إِذَا رَفَعَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور احمد بن سنان اور رجاء بن محمد عذری اور علی بن مسلم-- سہل بن ہارون-- شریک بن عبداللہ-- عاصم بن کلیب-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھوں سے پہلے دونوں گھٹنے (زمین) پر رکھتے تھے اور جب آپ اٹھتے تھے تو دونوں گھٹنوں سے پہلے دونوں ہاتھ (زمین) سے اٹھاتے تھے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْاَرْضِ فِي السُّجُوْدِ اِذْ هُمَا يَسْجُدَانِ كَسُجُوْدِ الْوَجْهِ

باب 177: سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا' کیونکہ سجدے کی طرح دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں

630 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ، اَنَا اَيُّوْبُ، وَقَالَ: الْمُؤَمَّلُ: عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَفَعَهُ: قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ، فَاِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ وَجْهَهُ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ، وَاِذَا رَفَعَهُ فَلْيَرْفَعْهُمَا

جبکہ باقی فقہاء کے نزدیک سجدے کے دوران دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے مقابل رکھنا سنت ہے۔

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج اور زیاد بن ایوب اور مؤمل بن ہشام-- اسماعیل-- ایوب-- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''بے شک دونوں ہاتھ بھی اسی طرح سجدہ کرتے ہیں' جس طرح چہرہ سجدہ کرتا ہے' تو جب کوئی شخص اپنے چہرے کو

629: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ' باب کیف یضع رکبتیہ قبل یدیہ' رقم الحدیث: **720**' سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب اول ما یقع من الانسان علی الارض اذا اراد ان' رقم الحدیث: **1342**' صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفۃ الصلاۃ' ذکر ما یستحب للمصلی وضع الرکبتین علی الارض عند السجود قبل' رقم الحدیث: **1936**' سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب السجود' رقم الحدیث: **878**' الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود' رقم الحدیث: **253**' السنن الصغرٰی' کتاب التطبیق' باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ' رقم الحدیث: **1082**' السنن الکبرٰی للنسائی' التطبیق' اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجودہ' رقم الحدیث: **665**' شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ما' یبدا بوضعہ فی السجود' الیدین او الرکبتین ؟' رقم الحدیث: **956**' سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب ذکر الرکوع والسجود وما یجزی فیھما' رقم الحدیث: **1127**' المعجم الکبیر للطبرانی' بقیۃ المیم' باب الواو' کلیب بن شھاب ابو عاصم الجرمی' رقم الحدیث: **17965**

[630] احناف اس بات کے قائل ہیں' سجدے کے دوران چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا سنت ہے یعنی دونوں ہاتھ چہرے کے مقابل ہوں گے۔

(زمین) پر رکھے تو اسے اپنے دونوں ہاتھ بھی رکھنے چاہئیں اور جب وہ چہرے کو اٹھائے تو وہ دونوں ہاتھوں کو بھی اٹھا لے"۔

بَابُ ذِكْرِ عَدَدِ الْاَعْضَاءِ الَّتِیْ تَسْجُدُ مِنَ الْمُصَلِّیْ فِیْ صَلَاتِهٖ اِذَا سَجَدَ الْمُصَلِّی

باب 178: ان اعضاء کی تعداد کا تذکرہ' جو نمازی کی نماز کے دوران سجدہ کرتے ہیں' جب نمازی سجدہ کرتا ہے

631 - سندِ حدیث: نَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّیْثُ، حَدَّثَنِی ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ:

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهٗ سَبْعَةُ آرَابٍ: وَجْهُهٗ، وَكَفَّاهُ، وَرُكْبَتَاهُ، وَقَدَمَاهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- عبداللہ بن یوسف -- لیث -- ابن ہاد -- محمد بن ابراہیم -- عامر بن سعد بن ابووقاص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب بندہ سجدہ کرتا ہے' تو اس کے ہمراہ سات اعضاء سجدہ کرتے ہیں' اس کا چہرہ اس کے دونوں ہاتھ' اس کے دونوں گھٹنے اور اس کے دونوں پاؤں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالسُّجُوْدِ عَلَی الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ اللَّوَاتِیْ یَسْجُدْنَ مَعَ الْمُصَلِّیْ اِذَا سَجَدَ

باب 179: ان سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہونا' کہ نمازی جب سجدہ کرتا ہے' تو یہ (سات اعضاء بھی) اس کے ساتھ سجدہ کرتے ہیں

632 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِیُّ، اَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةٍ، وَلَا اَكُفُّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ابوعوانہ -- عمرو بن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات اعضاء پر سجدہ کروں (اور نماز کے دوران) بالوں یا کپڑے کو سمیٹوں نہیں"۔

633 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِیُّ، حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ، وَلَا اَكُفُّ شَعَرًا وَّلَا ثَوْبًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- یزید بن زریع -- شعبہ اور روح بن قاسم -- عمرو بن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بالوں اور کپڑے کو سمیٹوں نہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ تَسْمِيَةِ الْاَعْضَاءِ السَّبْعَةِ الَّتِيْ اُمِرَ الْمُصَلِّيْ بِالسُّجُوْدِ عَلَيْهِنَّ

باب 180: ان سات اعضاء کے نام کا تذکرہ نمازی کو جن پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے

634 - سند حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ: عَلٰى وَجْهِهٖ، وَكَفَّيْهِ، وَرُكْبَتَيْهِ، وَقَدَمَيْهِ، وَنُهِيَ اَنْ يَّكُفَّ شَعَرًا اَوْ ثَوْبًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- عمرو بن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ آپ سات اعضاء پر سجدہ کریں 'اپنے چہرے پر' دونوں ہاتھوں پر' دونوں گھٹنوں پر اور دونوں پاؤں پر اور آپ کو اس بات سے منع کیا گیا (کہ آپ نماز کے دوران) بال یا کپڑے کو سمیٹیں۔

635 - سند حدیث: نَا الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهٗ،

متن حدیث: اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ: اَوْ يَكُفَّ ثِيَابَهٗ اَوْ شَعَرَهٗ وَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ يُمِرُّ يَدَهٗ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ يَقُوْلُ: **هُوَ** وَاحِدٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- مخزومی -- سفیان -- ابن طاؤس -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''یا آپ اپنے کپڑے' یا بالوں کو سمیٹیں''۔

ابن طاؤس نے اپنا ہاتھ اپنے چہرے اور ناک پر پھیرتے ہوئے کہا (یہ ایک ہی عضو) ہے۔

636 - سند حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعٍ، وَلَا اَكُفُّ الشَّعَرَ وَلَا الثِّيَابَ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ، وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ، وَالْقَدَمَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- ابن جریج -- عبداللہ بن طاؤس -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں سات (اعضاء) پر سجدہ کروں اور میں (نماز کے دوران) بال یا کپڑے نہ سمیٹوں (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی' ناک' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں''۔

بَابُ اِمْكَانِ الْجَبْهَةِ وَالْاَنْفِ مِنَ الْاَرْضِ فِي السُّجُوْدِ

باب 181: چہرے اور پیشانی کو سجدے کے دوران زمین پر جما کر رکھا

637 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ، نَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: اجْتَمَعَ نَاسٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيهِمْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: دَعُوْنِي اُحَدِّثْكُمْ، فَاَنَا اَعْلَمُكُمْ بِهٰذَا قَالُوْا: فَحَدِّثْ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ دَخَلَ الصَّلَاةَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ جَبْهَتَهُ وَاَنْفَهُ مِنَ الْاَرْضِ، وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، فَقَالَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ: هٰكَذَا كَانَتْ صَلَاةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار بندار -- ابوداؤد -- فلیح بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ انصار اکٹھے ہوئے ان میں حضرت سعد بن سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ ان حضرات نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! آپ مجھے موقع دیں میں آپ کو بیان کروں' کیونکہ میں اس بارے میں آپ سب کے مقابلے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: آپ بیان کیجئے' تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اچھی طرح وضو کیا' پھر آپ نے نماز کا آغاز کیا (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں) جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنی پیشانی اور ناک زمین پر رکھے اور دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھے پھر آپ نے سر اٹھایا۔

تو تمام حاضرین نے یہ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی ہی تھی۔

بَابُ اِثْبَاتِ الْيَدَيْنِ مَعَ الْوَجْهِ عَلَى الْاَرْضِ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنَ الْمُصَلِّيْ اِلٰى مَوْضِعِهِ

باب 182: دونوں ہاتھوں کو چہرے کے ساتھ زمین پر رکھنا' یہاں تک کہ نمازی کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر اطمینان سے آجائے

638 - سندِ حدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، انا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ فِي الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي صَلَّى وَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِعَادَةِ الصَّلَاةِ قَالَ: ثُمَّ اِذَا اَنْتَ سَجَدْتَ فَاَثْبِتْ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ حَتّٰى يَطْمَئِنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْكَ اِلٰى مَوْضِعِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام-- اسماعیل بن علیہ-- محمد بن اسحاق-- علی بن یحییٰ بن خلاد-- اپنے والد کے حوالے سے ان کے چچا حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے طویل حدیث نقل کرتے ہیں (جس میں یہ مذکور ہے):

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کرنے والے شخص سے فرمایا اور اسے یہ حکم دیا کہ وہ دوبارہ نماز ادا کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سجدے میں جاؤ' تو اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو (زمین) پر جما کر رکھو یہاں تک کہ تمہاری ہر ہڈی اپنی جگہ پر اطمینان سے آجائے''۔

بَابُ السُّجُوْدِ عَلٰى اَلْيَتَيِ الْكَفِّ

باب 183: ہتھیلی کے ابھرے ہوئے گوشت پر سجدہ کرنا

639 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْحُسَيْنِ بْنَ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي اَبِي، حَدَّثَنِي اَبُوْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ عَلٰى اَلْيَتَيِ الْكَفِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالرحمن بن بشر بن حکم-- علی بن حسین بن واقد -- اپنے والد-- ابواسحاق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیلی کے ابھرے ہوئے حصے پر سجدہ کرتے تھے۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 184: سجدے میں دونوں ہاتھ دونوں کندھوں کے برابر رکھنا

640 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا اَبُوْ عَامِرٍ، انا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَاَبُوْ اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ،

639: المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **774**' مسند احمد بن حنبل' اول مسند الكوفيين' حديث البراء بن عازب' رقم الحديث: **18258**

فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَكَبَّرَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْكَنَ اَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ وَنَحَّى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ حَتّٰى فَرَغَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--بندار--ابوعامر--فلیح بن سلیمان مدنی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوئے تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے تکبیر کہی (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے۔ آگے چل کے یہ الفاظ ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنی ناک اور پیشانی زمین پر رکھی۔ آپ نے اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھے۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے مدمقابل رکھیں' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر واپس آ گئی' یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز) مکمل کر کے فارغ ہوئے۔

بَابُ اِبَاحَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ حِذَاءَ الْاُذُنَيْنِ، وَهٰذَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ

باب 185: سجدے میں دونوں ہاتھ دونوں کانوں کے برابر رکھنا بھی مباح ہے' اور یہ مباح اختلاف کی قسم ہے

641 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ، فَقُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاَيْتُهُ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ فَرَفَعَ يَعْنِيْ يَدَيْهِ فَرَاَيْتُ اِبْهَامَيْهِ بِحِذَاءِ اُذُنَيْهِ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوٰى فَسَجَدَ، فَصَارَ رَاْسُهُ بَيْنَ كَفَّيْهِ مِقْدَارَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبداللہ بن سعید اشج--ابن ادریس--عاصم بن کلیب--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ آیا میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا۔ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے نماز کا آغاز کیا' تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ میں نے دیکھا آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے دونوں کانوں کے برابر تھے۔ اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے' جس میں آگے چل کے یہ الفاظ ہیں:

پھر آپ نیچے جھکے اور سجدے میں چلے گئے' تو آپ کا سر مبارک آپ کی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا' بالکل اسی طرح جس طرح نماز کے آغاز میں (رفع یدین کرتے وقت دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا)

بَابُ ضَمِّ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 186: سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا

642 - سندِ حدیث: نَا مُوْسَى بْنُ هَارُوْنَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَمْدَانِيُّ يُعْرَفُ بِابْنِ الْخَازِنِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ ضَمَّ اَصَابِعَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- موسیٰ بن ہارون بن عبداللہ بزاز -- حارث بن عبداللہ ہمدانی -- ہشیم -- عاصم بن کلیب -- علقمہ بن وائل -- اپنے والد (حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے' تو آپ اپنی انگلیاں ملا لیا کرتے تھے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ اَطْرَافِ اَصَابِعِ الْيَدَيْنِ مِنَ الْقِبْلَةِ فِي السُّجُوْدِ

باب 187: سجدے میں ہاتھوں کی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف کرنا

643 - سندِ حدیث: نَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيِّ، وَيَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوْا صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، فَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوَى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ، وَلَا قَابِضَهُمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَجَلَسَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی مصری -- ابن وہب -- لیث بن سعد -- یزید بن محمد قرشی اور یزید بن ابوحبیب -- محمد بن عمرو بن حلحلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں:

---

642 :صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفة الصلاۃ' ذکر ما یستحب للمصلی ضم الاصابع فی السجود' رقم الحدیث: **1944** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' اما حدیث انس' رقم الحدیث: **776** 'سنن الدارقطنی' کتاب الصلاۃ' باب ذکر نسخ التطبیق' رقم الحدیث: **1106** 'المعجم الکبیر للطبرانی' بقیة المیم' باب الواو' عاصم بن کلیب' رقم الحدیث: **17897**

وہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں مجھے آپ سب سے زیادہ یاد ہے۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر (بلند کئے) جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے اور آپ نے اپنی پشت کو جھکا دیا۔ جب آپ نے اپنا سر اٹھایا' تو آپ سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ آپ کا ہر مہرہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ جب آپ نے سجدہ کیا' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ' بچھائے بغیر اور سمیٹے بغیر (زمین پر) رکھے۔ آپ کی انگلیوں کے کنارے قبلہ کی طرف تھے۔ دو رکعات ادا کرنے کے بعد جب آپ بیٹھے' تو آپ بائیں ٹانگ پر بیٹھے جب آپ آخری رکعت ادا کرنے کے بعد بیٹھے' تو آپ نے بائیں ٹانگ کو ایک طرف کر لیا اور اپنی تشریف گاہ پر بیٹھے۔

بَابُ الِاعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ وَالنَّهْيِ عَنِ افْتِرَاشِ الذِّرَاعَيْنِ الْاَرْضَ

باب 188: سجدے میں اعتدال اختیار کرنا اور دونوں بازوؤں کو زمین پر بچھانے کی ممانعت

644 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، وَالْاَشَجُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، وَوَكِيعٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ، وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب اور اشج -- ابوخالد

(یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- عبداللہ بن حکم بن ابوزیاد قطوانی -- ابن نمیر

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ قرشی -- وکیع

(یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ -- جریر اور وکیع' اعمش -- ابوسفیان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص سجدہ کرے' تو وہ اعتدال کے ساتھ کرے اور درندوں کی طرح اپنے بازو بچھا نہ لے''۔

645 - سندِ حدیث: نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّيْ، انا اَبِيْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنِيْ مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ الْهِلَالِيُّ، عَنْ اٰدَمَ بْنِ عَلِيٍّ الْبَكْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تَبْسُطْ ذِرَاعَيْكَ كَبَسْطِ السَّبُعِ، وَادَّعِمْ عَلٰى رَاحَتَيْكَ وَتَجَافَ، عَنْ ضَبْعَيْكَ، فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ سَجَدَ كُلُّ عُضْوٍ مِنْكَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبیداللہ بن سعد بن ابراہیم -- اپنے چچا -- اپنے والد -- ابن اسحاق -- مسعر بن کدام ہلالی -- آدم بن علی بکری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم درندوں کی طرح اپنے بازو نہ بچھالو اور اپنی ہتھیلیوں کے ذریعے سہارا لو اور اپنے بازو پہلو سے دور رکھو جب تم ایسا کرلو گے تو تمہارا ہر عضو سجدہ کرلے گا"۔

بَابُ رَفْعِ الْعَجِيزَةِ وَالْإِلْيَتَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 189: سجدے میں پشت اور سرین کو بلند رکھنا

646 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ:

متنِ حدیث: وَصَفَ لَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ السُّجُوْدَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ بِالْاَرْضِ وَرَفَعَ عَجِيزَتَهُ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن حجر--شریک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابواسحاق بیان کرتے ہیں:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کر کے دکھایا انہوں نے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے انہوں نے اپنی سرین کو اٹھا کر رکھا اور یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ تَرْكِ التَّمَدُّدِ فِي السُّجُوْدِ وَاسْتِحْبَابِ رَفْعِ الْبَطْنِ عَنِ الْفَخِذَيْنِ

باب 190: سجدے میں کمر کو لمبا نہ کرنا اور پیٹ کو زانوں سے بلند رکھنا مستحب ہے

647 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، وَاَحْمَدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ، وَالْيُسْرِيُّ بْنُ مَزْيَدٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى جَخّٰى

توضیح مصنف: قَالَ: سَمِعْتُ الْيُسْرِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ النَّضْرُ: جَخَّ الَّذِي لَا يَتَمَدَّدُ فِي رُكُوْعِهٖ، وَلَا فِي سُجُوْدِهٖ

قَالَ: سَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ مَنْصُوْرٍ الْمَرْوَزِيَّ يَقُوْلُ: قَالَ النَّضْرُ: وَالْعَرَبُ تَقُوْلُ: هُوَ جَخٌّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--احمد بن سعید دارمی اور احمد بن منصور اور یسری بن مزید--نضر بن شمیل--یونس بن ابواسحاق--ابواسحاق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے تو آپ بازو کو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یسری کو یہ کہتے ہوئے سنا نضر کہتے ہیں: جخ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص رکوع اور سجدہ کرتے ہوئے (اپنی کمر کو) کھینچتا نہیں ہے۔

احمد بن منصور مروزی کہتے ہیں: نضر کہتے ہیں: عرب یہ کہتے ہیں: وہ شخص جخ ہے۔

بَابُ التَّجَافِي فِي السُّجُوْدِ

باب 191: سجدے کے دوران دونوں بازو پہلو سے دور رکھنا

648 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدٌ، وَسَعْدٌ ابْنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيَّانِ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبِي، اَخْبَرَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا صَلّٰى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ اِبْطَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد اور سعد جو عبداللہ بن عبدالحکم کے صاحبزادے ہیں اور مصری ہیں وہ اپنے والد کے حوالے سے بکر بن مضر-- جعفر بن ربیعہ-- عبدالرحمٰن بن ہرمز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرتے تھے (اور سجدے میں جاتے) تو آپ اپنے دونوں بازوؤں کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ آپ کی بغلیں نظر آتی تھیں۔

649 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافٰى حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور محمد بن رافع اور عبدالرحمٰن بن بشر-- عبدالرزاق-- معمر-- منصور-- سالم بن ابوجعد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ اپنے دونوں بازو پہلوؤں سے دور رکھتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

650 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ قَالَ: هٰذَا مِمَّا كُنْتُ قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِي حَرِيزٍ، وَحَدَّثَنِي اَبُوْ حَرِيزٍ اَنَّ قَيْسَ بْنَ اَبِي حَازِمٍ حَدَّثَهُ، اَنَّ عَدِيَّ بْنَ عُمَيْرَةَ الْحَضْرَمِيَّ حَدَّثَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ

اسنادِ دیگر: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِي حَرِيزٍ بِمِثْلِهٖ، وَقَالَ: يُرٰى بَيَاضُ اِبْطِهٖ

649: مسند احمد بن حنبل' مسند جابر بن عبد الله رضي الله عنه' رقم الحديث: **13879** شرح معاني الآثار للطحاوي' باب التطبيق في الركوع' رقم الحديث: **864** مسند ابي يعلى الموصلي' مسند جابر' رقم الحديث: **1959** مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب السجود' رقم الحديث: **2831** المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه اسحاق' رقم الحديث: **3050** المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' من اسمه عدي' عدي بن عميرة الكندي' رقم الحديث: **14131**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یحیٰ بن صبیب حارثی --مغیرہ-- فضیل-- ابوحریز (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں) قیس بن ابوحازم نے انہیں حدیث بیان کی --حضرت عدی بن عمیرہ حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو آپ کے بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔
ایک اور سند کے ساتھ راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''آپ کی بغل کی سفیدی نظر آجاتی تھی''۔

بَابُ فَتْحِ اَصَابِعِ الرِّجْلَيْنِ فِي السُّجُوْدِ وَالاِسْتِقْبَالِ بِاَطْرَافِهِنَّ الْقِبْلَةَ

باب 192: سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھنا اور ان کے کناروں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا

651 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ اِمْلَاءً، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، وَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوَى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ، وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- یحیٰ بن سعید قطان املاء-- عبدالحمید بن جعفر-- محمد بن عطاء کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

محمد بن عطاء نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے انہیں دس صحابہ کرام جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی تھے' کی موجودگی میں یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے' تو آپ سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے) راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے' پھر آپ اللہ اکبر کہتے تھے (اور آپ سجدے میں) دونوں بازو بغلوں سے دور رکھتے تھے' اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کھول دیتے تھے۔

652 - سندِ حدیث: نَا اَبُو زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى التُّجِيبِيَّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ: اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رَاَيْتُهُ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، فَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مِنْهُ مَكَانَهُ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِاَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابوطاہر عبدالمجید بن ابراہیم مصری -- شعیب بن یحییٰ تجیبی -- یحییٰ بن ایوب -- یزید بن ابوحبیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن عمرو بن حلحلہ نے انہیں حدیث بیان کی محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں:

وہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا تذکرہ کیا' تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب لوگوں سے زیادہ میں یاد رکھے ہوئے ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک (بلند) کئے جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے پھر آپ نے اپنی کمر کو سیدھا کیا' پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا' تو آپ سیدھے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ آپ کا ہر مہرہ اپنی جگہ پر آ گیا۔ جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے اپنے دونوں بازو بچھائے بغیر اور سمیٹے بغیر (زمین) پر رکھے آپ نے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف کیا۔

بَابُ ضَمِّ الْفَخِذَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 193: سجدے میں زانوؤں کو ملا کر رکھنا۔

653 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نَا اَبِي، اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ، عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَفْتَرِشْ يَدَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ، وَلْيَضُمَّ فَخِذَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- سعید بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد -- لیث بن سعد -- دراج ابوالسمح -- ابن حجیرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

جب کوئی شخص سجدہ کرے' تو وہ اپنے بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے اور اپنی رانوں کو ملا لے۔

بَابُ ضَمِّ الْعَقِبَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 194: سجدے میں ایڑیوں کو ملانا

654 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ، وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ، سَكَنَ الْفُسْطَاطَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا النَّضْرِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ: قَالَتْ عَائِشَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ:

متنِ حدیث: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعِي عَلَى فِرَاشِي، فَوَجَدْتُهُ سَاجِدًا رَاصًّا

653: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب صفۃ السجود' رقم الحدیث: **779** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفۃ الصلاۃ' ذکر الامر بضم الفخذین عند السجود للمصلی' رقم الحدیث: **1941**

عَقِبَيْهِ مُسْتَقْبِلًا بِاَطْرَافِ اَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِعَفْوِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ، اُثْنِيْ عَلَيْكَ لَا اَبْلُغُ كُلَّ مَا فِيْكَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا عَائِشَةُ، اَخَذَكِ شَيْطَانُكِ؟، فَقَالَتْ: اَمَا لَكَ شَيْطَانٌ؟ قَالَ: مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا لَهٗ شَيْطَانٌ، فَقُلْتُ: وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاَنَا، وَلٰكِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبداللہ بن عبدالرحیم برقی اوراسماعیل بن اسحاق کوفی -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- عمارہ بن غزیہ -- ابونضر -- عروہ بن زبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

(ایک مرتبہ) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا حالانکہ آپ میرے ساتھ میرے بستر پر موجود تھے۔ میں نے آپ کو سجدے کی حالت میں پایا۔ آپ کی ایڑیاں ملی ہوئی تھیں اور آپ کی انگلیوں کے کناروں کا رُخ قبلہ کی طرف تھا۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

"میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی' تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی' تیرے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں' لیکن میں تیرے اندر موجود ہر خوبی تک نہیں پہنچ سکتا"۔

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تمہارے شیطان نے تمہیں گرفت میں لے لیا تھا۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا آپ کا شیطان نہیں ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر آدمی کے ساتھ اس کا مخصوص شیطان ہوتا ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ کا بھی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا بھی ہے' لیکن میں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی' تو وہ مسلمان ہوگیا۔

بَابُ نَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ: فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ

باب 195: سجدے میں پاؤں کو کھڑا رکھنا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ میرے ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے تلوے پر پڑے' تو وہ دونوں کھڑے ہوئے تھے

655 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَ عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ، فَجَعَلْتُ اَطْلُبُهٗ بِيَدِيْ، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِيْ مَدْحَكَ، وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی اور علی بن شعیب -- ابواسامہ -- عبیداللہ -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- عبدالرحمٰن اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر غیر موجود پایا۔ میں نے آپ کو ہاتھ کے ذریعے تلاش کیا' تو میرا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوے پر لگا۔ آپ کے دونوں پاؤں کھڑے ہوئے تھے' اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے مقابلے میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری تعریف کا شمار نہیں کرسکتا اور نہ ہی تیری (حقیقی) تعریف کرسکتا ہوں' تو ویسا ہی ہے' جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے''۔

بَابُ وَضْعِ الْكَفَّيْنِ عَلَى الْاَرْضِ وَرَفْعِ الْمِرْفَقَيْنِ فِي السُّجُوْدِ

باب 196: سجدے میں دونوں ہتھیلیاں زمین پر رکھنا اور دونوں کہنیاں بلند رکھنا

656 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابوصفوان ثقفی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- عبیداللہ بن ایاد بن لقیط -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم سجدے میں جاؤ' تو اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین) پر رکھو اور اپنی کہنیوں کو (زمین) سے اوپر کرلو''۔

657 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَخِي يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ مِنْ تَحْتِ يَدِهِ مَرَّتْ

اسنادِ دیگر: وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَصَمِّ، وَقَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَجَدَ جَافَى يَدَيْهِ حَتّٰى لَوْ اَنَّ بَهْمَةً اَرَادَتْ اَنْ تَمُرَّ تَحْتَهَا مَرَّتْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی اور عمر بن حفص شیبانی -- سفیان -- عبیداللہ بن عبداللہ اپنے چچا کے حوالے سے' اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے' تو اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازو کے نیچے سے گزرنا چاہتا' تو وہ گزر سکتا تھا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو دونوں بازو (پہلو سے) اتنی دور رکھتے تھے کہ اگر بکری کا کوئی بچہ آپ کے بازو کے نیچے سے گزرنا چاہتا' تو وہ گزر سکتا تھا''۔

658 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَا مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ، وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالُوا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: وَاِيَّايَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ، فَلَا يَاْمُرُنِي اِلَّا بِخَيْرٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- سفیان -- منصور -- سالم بن ابوالجعد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم میں سے ہر ایک شخص کے ساتھ ایک جن ہوتا ہے' اور ایک فرشتہ ہوتا ہے۔ لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ کے ساتھ بھی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی' لیکن اللہ تعالیٰ نے اس (جن) کے بارے میں میری مدد کی اور وہ (جن) مسلمان ہوگیا ہے' تو وہ مجھے صرف بھلائی کے بارے میں کہتا ہے''۔

بَابُ طُولِ السَّجْدَةِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرُّكُوعِ وَبَيْنَ الْقِيَامِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّاْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

باب 197: طویل سجدہ کرنا، سجدے اور رکوع کے درمیان اور رکوع سے سر اٹھانے کے بعد کھڑے ہونے کے درمیان برابری رکھنا

659 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رُكُوعُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَفْعُهُ رَاْسَهُ بَعْدَ الرُّكُوعِ، وَسُجُودُهُ وَجُلُوسُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- شعبہ -- حکم -- عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کا رکوع اور رکوع کے بعد آپ کا سر اٹھانا' آپ کا سجدہ کرنا اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا۔

660 - سندِ حدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ الْيَشْكُرِيُّ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ الْقُرَشِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا

الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَذَكَرَ اَنَّهُ قَرَاَ فِيْ رَكْعَةٍ الْبَقَرَةَ، وَالنِّسَاءَ، ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ مِثْلَ قِيَامِهٖ، ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُوْدُهُ مِثْلَ رُكُوْعِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --مؤمل بن ہشام یشکری اور سلم بن جنادہ قرشی --ابومعاویہ --اعمش --سعد بن عبیدہ --مستورد بن احنف --صلہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) انہوں نے یہ بات ذکر کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی رکعت میں سورۂ بقرہ اور سورۂ النساء کی تلاوت کی' پھر آپ رکوع میں چلے گئے' تو آپ کا رکوع بھی آپ کے قیام کی مانند تھا' پھر آپ سجدے میں گئے' تو آپ کا سجدہ بھی آپ کے رکوع کی مانند تھا۔

661 - سندِ حدیث: نَا عُبَيْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخُزَاعِيُّ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ قِيَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرُكُوْعُهُ، وَسُجُوْدُهُ، وَجُلُوْسُهُ، لَا يُدْرٰى اَيُّهُ اَفْضَلُ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: يُرِيْدُ اَفْضَلَ: اَطْوَلَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبیدہ بن عبداللہ خزاعی --یحییٰ بن آدم --مسعر --حکم بن عتیبہ --عبدالرحمن بن ابولیلیٰ --حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قیام آپ کا رکوع' آپ کا سجدہ اور آپ کا بیٹھنا' ان کے بارے میں یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ ان میں کون زیادہ لمبا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہاں افضل سے مراد طویل ہونا ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ فِي السُّجُوْدِ

باب 198: سجدے میں کوّے کی طرح ٹھونگ مارنے کی ممانعت

662 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، وَاَبُوْ عَاصِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ تَمِيْمِ بْنِ مَحْمُوْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ

662: صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الاباحة للمصلي تبريد الحصى بيده للسجود عليه عند شدة الحر' رقم الحديث: **2308** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **793** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في توطين المكان في المسجد يصلي فيه' رقم الحديث: **1425** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' باب النهي عن نقرة الغراب' رقم الحديث: **1105** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' النهي عن نقرة الغراب' رقم الحديث: **685**

جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ:

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ

توضیحِ روایت: قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ: فِي الْفَرَائِضِ، وَقَالَا جَمِيْعًا: وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ، وَاَنْ يُوْطِنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ كَمَا يُوْطِنُهُ الْبَعِيْرُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- بندار --- یحییٰ اور ابو عاصم --- عبدالحمید بن جعفر --- اپنے والد --- تمیم بن محمود --- عبدالرحمٰن بن شبل کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ --- وکیع --- عبدالحمید بن جعفر کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح ٹھونگا مارنے سے منع کیا ہے۔

سلم بن جنادہ نامی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''فرائض میں''۔

اس کے بعد دونوں راویوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اور درندے کی طرح بازو بچھانے اور کسی جگہ کو بیٹھنے کے لئے یوں مخصوص کرنے سے بھی منع کیا ہے، جس طرح اونٹ بیٹھنے کے لئے اپنی جگہ مخصوص کر لیتا ہے۔

بَابُ اِتْمَامِ السُّجُوْدِ وَالزَّجْرِ عَنِ انْتِقَاصِهِ وَتَسْمِيَةِ الْمُنْتَقِصِ رُكُوعَهُ وَسُجُوْدَهُ سَارِقًا اَوْ هُوَ سَارِقٌ مِنْ صَلَاتِهِ

باب 199: سجدے کو مکمل کرنا اور اسے ناقص کرنے کی ممانعت، رکوع اور سجدے میں کمی کرنے والے کو ''چور'' کا نام دینا۔ یا اسے ''نماز کا چور'' قرار دینا

663 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ يَحْيٰى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَزَّازُ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى اَبُوْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اَسْوَاُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَسْرِقُ صَلَاتَهُ؟ قَالَ: لَا يُتِمُّ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم بزاز --- الحکم بن موسیٰ ابو صالح --- ولید بن مسلم --- اوزاعی --- یحییٰ بن ابوکثیر --- عبداللہ بن ابوقتادہ --- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وہ بیان کرتے ہیں:

663: المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **785** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في الذي لا يتم الركوع والسجود' رقم الحديث: **1350** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث ابي قتادة الانصاري' رقم الحديث: **22061** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه الحارث' وما اسند ابو قتادة' رقم الحديث: **3208** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من بقية من اول اسمه ميم من اسمه موسى' رقم الحديث: **8341**

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں سب سے برا چور وہ ہے جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (ﷺ)! وہ اپنی نماز میں کیسے چوری کرتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ نماز کے رکوع اور سجدے کو مکمل ادا نہیں کرتا''۔

664 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَبَصُرَ بِرَجُلٍ يُصَلِّى، فَقَالَ: يَا فُلَانُ اتَّقِ اللّٰهَ، اَحْسِنْ صَلَاتَكَ، اَتَرَوْنَ اَنِّىْ لَا اَرَاكُمْ، اِنِّىْ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِىْ كَمَا اَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَىَّ، اَحْسِنُوا صَلَاتَكُمْ وَاَتِمُّوْا رُكُوْعَكُمْ وَسُجُوْدَكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابوخالد -- محمد بن اسحاق -- سعید بن ابوسعید -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر آپ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' تو ارشاد فرمایا: اے فلاں! تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اپنی نماز کو اچھا کرو۔ کیا تم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ میں تم کو دیکھ لیتا ہوں۔ میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ تم لوگ اپنی نمازوں کو اچھا کرو' رکوع اور سجود کو مکمل کرو۔

665 - سندِ حدیث: نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَةُ بْنُ الْاَحْنَفِ الْاَوْزَاعِىُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَّامٍ الْاَسْوَدُ، نَا اَبُوْ صَالِحٍ الْاَشْعَرِىُّ، عَنْ اَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِىِّ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهٖ، ثُمَّ جَلَسَ فِىْ طَائِفَةٍ مِّنْهُمْ، فَدَخَلَ رَجُلٌ، فَقَامَ يُصَلِّى، فَجَعَلَ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِىْ سُجُوْدِهٖ، فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَتَرَوْنَ هٰذَا، مَنْ مَّاتَ عَلٰى هٰذَا مَاتَ عَلٰى غَيْرِ مِلَّةِ مُحَمَّدٍ، يَنْقُرُ صَلَاتَهٗ كَمَا يَنْقُرُ الْغُرَابُ الدَّمَ، اِنَّمَا مَثَلُ الَّذِىْ يَرْكَعُ وَيَنْقُرُ فِىْ سُجُوْدِهٖ كَالْجَائِعِ لَا يَاْكُلُ اِلَّا التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ، فَمَاذَا تُغْنِيَانِ عَنْهُ، فَاَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ، وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، اَتِمُّوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: فَقُلْتُ لِاَبِىْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَشْعَرِىِّ: مَنْ حَدَّثَكَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ؟ فَقَالَ: اُمَرَاءُ الْاَجْنَادِ: عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَيَزِيْدُ بْنُ اَبِىْ سُفْيَانَ، وَشُرَحْبِيْلُ بْنُ حَسَنَةَ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ سَمِعُوْهُ مِنَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسماعیل بن اسحاق -- صفوان بن صالح -- ولید بن مسلم -- شیبہ بن احنف اوزاعی -- ابوسلام اسود -- ابوصالح اشعری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوعبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی پھر آپ ان میں سے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما ہو گئے۔ ایک

شخص (مسجد میں) آیا اور کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگا۔ وہ (تیزی) سے رکوع کرنے لگا اور سجدے میں ٹھونگے مارنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ دیکھ رہے ہو؟ جو شخص (اس) طرح نماز ادا کرتے ہوئے مرتا ہے' وہ حضرت محمد ﷺ کے دین (طریقے) کے علاوہ پر مرتا ہے۔ یہ اپنی نماز میں اس طرح ٹھونگے مار رہا ہے' جس طرح کوا خون پر ٹھونگے مارتا ہے' جو شخص (تیزی) سے رکوع کرتا ہے' اور سجدے میں ٹھونگے مارتا ہے اس کی مثال ایسے بھوکے شخص کی مانند ہے' جو صرف ایک یا دو کھجوریں کھالیتا ہے' تو یہ اسے کس چیز سے بے نیاز کریں گی؟ تم لوگ اچھی طرح وضو کرو اور بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے' اور تم لوگ رکوع اور سجود مکمل کرو۔

ابوصالح نامی راوی کہتے ہیں: میں نے ابوعبداللہ اشعری سے کہا: آپ کو یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو انہوں نے بتایا: لشکروں کے امیروں نے بتائی ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ' حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ' حضرت یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ' حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ ان تمام حضرات نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہے۔

بَابُ اِيجَابِ اِعَادَةِ الصَّلَاةِ الَّتِيْ لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّيْ فِيهَا سُجُوْدَهٗ

اِذِ الصَّلَاةُ الَّتِيْ لَا يُتِمُّ الْمُصَلِّيْ رُكُوعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا غَيْرُ مُجْزِئَةٍ عَنْهُ

باب 200: جو شخص نماز کے دوران سجدے کو مکمل نہیں کرتا اس پر اس نماز کو دہرانا واجب ہے' کیونکہ ایسے شخص کی نماز جائز نہیں ہوتی' جو رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کرتا

666 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، نَا ابْنُ اِدْرِيسَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْاَعْمَشِ، ح، وحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، انا الْاَعْمَشُ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابن ادریس اور محمد بن فضیل (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع (یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل جمیعا اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- اعمش -- (یہاں تحویلِ سند ہے) -- دورقی -- ابومعاویہ -- اعمش -- عمارہ بن عمیر -- ابومعمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

ایسے شخص کی نماز جائز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

667 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَحَ بِمُؤْخِرِ عَيْنِهِ اِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ، فَلَمَّا قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ اِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

هٰذَا حَدِيْثُ اَحْمَدَ بْنِ الْمِقْدَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن مثنیٰ اور احمد بن مقدام -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن بدر -- عبدالرحمٰن بن علی -- اپنے والد علی بن شیبان کے حوالے سے روایت کرتے ہیں' جو وفد کے اراکین میں سے ایک تھے' وہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی' تو آپ نے اپنی آنکھ کے گوشے سے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کر رہا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ ایسے شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں کرتا۔

روایت کے یہ الفاظ احمد بن مقدام کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ التَّسْبِيْحِ فِي السُّجُوْدِ

باب 201: سجدے میں تسبیح پڑھنا

668 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالُوْا: حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَّهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثًا، وَفِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلَاثًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم اور محمد بن ابان اور سلم بن جنادہ -- حفص بن غیاث -- ابن ابولیلیٰ -- شعبی -- صلہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھتے تھے اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

669 - سندِ حدیث: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْاَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ، فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

قَالَ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- مؤمل بن ہشام اور سلم بن جنادہ -- ابو معاویہ -- اعمش -- سعد بن عبیدہ -- مستورد بن احنف -- صلہ بن زفر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی (اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے) وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے اور آپ نے سجدے میں سبحان ربی الاعلی پڑھا۔

سلم بن جنادہ نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ یہ روایت اعمش سے منقول ہے۔

670 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ، نَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي اِيَاسَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى) (الاعلى: 1) قَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ

اسنادِ دیگر: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَيُّوْبَ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَقُلْ: لَنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- عبداللہ بن زید -- موسیٰ بن ایوب -- اپنے چچا ایاس بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''تم اپنے اعلیٰ پروردگار کی پاکی بیان کرو'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: اسے تم اپنے سجدے میں شامل کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

تاہم انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے ہیں ''ہم سے''۔

670: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب ما یقول الرجل فی رکوعه وسجوده' رقم الحدیث: **748** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاۃ' باب التسبیح فی الرکوع والسجود' رقم الحدیث: **883** 'سنن الدارمی' کتاب الصلاۃ' باب : ما یقال فی الرکوع' رقم الحدیث: **1328** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة' واما حدیث عبد الوهاب' رقم الحدیث: **765** 'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاۃ' باب صفة الصلاۃ' ذکر المرء بالتسبیح لله جل وعلا فی الرکوع والسجود للمصلی فی' رقم الحدیث: **1921** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب ما ینبغی ان یقال : فی الرکوع والسجود' رقم الحدیث: **881** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث عقبة بن عامر الجهنی عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **17105** 'مسند الطیالسی' وعقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم' رقم الحدیث: **1081** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عقبة بن عامر الجهنی' رقم الحدیث: **1696** 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمه عبد الله' من اسمه عقیل' ایاس بن عامر الغافقی' رقم الحدیث: **14718**

بَابُ الدُّعَاءِ فِي السُّجُوْدِ

باب 202: سجدے میں دعا مانگنا

671 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي الْفِرَاشِ، فَجَعَلْتُ اَطْلُبُهُ بِيَدِي، فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى بَاطِنِ قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَتَانِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الدَّوْرَقِيِّ وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالَ: لَا اُحْصِي مَدْحَكَ وَلَا ثَنَاءً عَلَيْكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم اور علی بن شعیب -- ابواسامہ -- عبیداللہ -- محمد بن یحییٰ بن حبان -- عبدالرحمٰن اعرج نے -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے بستر پر موجود نہیں پایا۔ میں نے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا' تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا' آپ نے اپنے دونوں پاؤں کھڑے کیے ہوئے تھے۔ میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری سزا کے مقابلے میں تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے مقابلے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ثناء کا احاطہ نہیں کرسکتا' تو ویسا ہی ہے جس طرح تو نے اپنی ثناء خود بیان کی ہے''۔

روایت کے یہ الفاظ دورقی کے نقل کردہ ہیں۔

علی بن شعیب نے یہ روایت عبداللہ سے نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''میں تیری تعریف اور تیری ثناء کا احاطہ نہیں کرسکتا''۔

672 - سندِحدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، أنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِهِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجُلَّهُ، وَاَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یحییٰ بن ایوب -- عمارہ بن غزیہ -- سمی مولی ابوبکر -- ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! تو میرے سارے گناہوں' چھوٹے' بڑے' پہلے' بعد والے' ظاہری' پوشیدہ سب کی مغفرت کر دے''۔

673 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ:

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: ثُمَّ إِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ: اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، وَأَنْتَ رَبِّي، سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان اور بحر بن نصر -- ابن وہب -- ابن ابوالزناد -- موسیٰ بن عقبہ -- عبداللہ بن فضل -- عبدالرحمٰن بن اعرج -- عبداللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز پڑھتے تھے' تو آپ تکبیر کہتے تھے (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے) وہ بیان کرتے ہیں: پھر جب آپ سجدے میں جاتے' تو سجدے میں یہ پڑھتے تھے۔

''اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا' میں تجھ پر ایمان لایا' میں نے تیرے لئے اسلام قبول کیا' تو میرا پروردگار ہے۔ میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سجدے کی حالت میں ہے' جس نے اسے پیدا کیا ہے' اور جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی ہے' تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے۔ جو سب سے عظیم خالق ہے''۔

بَابُ الْأَمْرِ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الدُّعَاءِ فِي السُّجُودِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَمَا يُرْجَى فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ مِنْ إِجَابَةِ الدُّعَاءِ

باب **203**: فرض نماز کے دوران سجدے میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم ہونا اور اس وقت مانگی جانے والی دعا کی قبولیت کی اُمید ہونا

674 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَشَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السِّتَارَةَ وَالنَّاسُ صُفُوفٌ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- اسماعیل بن جعفر اور سفیان بن عیینہ -- عبدالجبار بن علاء

اور سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان -- سلیمان بن سحیم -- ابراہیم بن عبداللہ بن معبد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ ہٹایا' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے صفیں بنا کر نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جہاں تک سجدے کا تعلق ہے' تو تم اس میں اہتمام کے ساتھ دعا مانگو' کیونکہ وہ اس لائق ہے کہ اسے قبول کیا جائے''۔

بَابُ اِبَاحَةِ السُّجُوْدِ عَلَى الثِّيَابِ اتِّقَاءَ الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب 204: گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے کپڑے پر سجدہ کرنا

675 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا: نَا بِشْرُ بْنُ مُفَضَّلٍ، نَا غَالِبٌ الْقَطَّانُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:
متنِ حدیث: كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِدَّةِ الْحَرِّ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَّسْجُدَ بَسَطَ ثَوْبَهُ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَسَجَدَ عَلَيْهِ
توضیح روایت: وَقَالَ الصَّنْعَانِيُّ: فَاِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ اَحَدُنَا اَنْ يُّمَكِّنَ وَجْهَهُ مِنَ الْاَرْضِ بَسَطَ ثَوْبَهُ فَسَجَدَ عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی اور محمد بن عبدالاعلیٰ -- بشر بن مفضل -- غالب قطان -- بکر بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں شدید گرمی میں نماز ادا کرتے تھے' تو جب کسی شخص نے سجدہ کرنا ہوتا تھا' تو وہ گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنا کپڑا بچھا دیتا تھا اور اس پر سجدہ کرتا تھا۔
صنعانی نامی راوی نے نقل کیا ہے: جب کسی شخص کے لئے زمین پر پیشانی رکھنا ممکن نہیں ہوتا تھا' تو وہ اپنا کپڑا بچھا کر اس پر سجدہ کرتا تھا۔

676 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبَةَ، حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ صَامِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ،
متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ، وَعَلَيْهِ كِسَاءٌ مُلْتَفٌّ بِهِ، يَضَعُ يَدَيْهِ، يَقِيهِ الْكِسَاءُ بَرْدَ الْحَصَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسحاق صنعانی -- سعید بن ابومریم -- ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ -- عبدالرحمٰن بن ثابت بن صامت -- اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبداشہل کی مسجد میں نماز ادا کی۔ آپ نے ایک چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ آپ اپنا ہاتھ اس پر رکھتے تھے۔ وہ چادر آپ کو کنکریوں کی ٹھنڈک سے بچا رہی تھی۔

بَابُ السُّنَّةِ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 205: دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے کا سنت طریقہ

677 - سندِحدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ اَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا: مَا كُنْتَ اَقْدَمَنَا لَهُ صُحْبَةً، وَلَا اَطْوَلَنَا لَهُ تَبَاعَةً قَالَ: بَلٰى قَالُوْا: فَاعْرِضْ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَاعْتَدَلَ قَائِمًا، حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقْرَاُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيُكَبِّرُ وَيَرْكَعُ فَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَلَا يَصُبُّ رَاْسَهُ، وَلَا يُقْنِعُهُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، حَتّٰى يَقِرَّ كُلُّ عَظْمٍ فِيْ مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَسْجُدُ فَيُجَافِيْ جَنْبَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ، فَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، وَيَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الْاُخْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَقُوْمُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ فَيَصْنَعُ مِثْلَ مَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبدالملک بن صباح مسمعی --عبدالحمید بن جعفر مدنی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں یہ بات کہتے ہوئے سنا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ ان لوگوں نے کہا: آپ ہم سے پرانے صحابی نہیں ہیں اور نہ ہی آپ زیادہ طویل عرصے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں' تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: پھر آپ پیش کیجئے' تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے' پھر آپ تکبیر کہتے تھے' پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے' یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال سے قرار حاصل کر لیتی تھی' پھر آپ تلاوت کرتے تھے' پھر رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاتے تھے' اور اپنی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے۔ آپ اپنے سر کو جھکاتے بھی نہیں تھے' اور اٹھاتے بھی نہیں تھے' پھر آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تھے (اور کھڑے ہو جاتے تھے) آپ دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے' اور اعتدال کے ساتھ (کھڑے ہوتے تھے)' یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال کے ساتھ آ جاتی تھی' پھر آپ تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جاتے تھے' اور

---

[677] احناف اس بات کے قائل ہیں' دوسجدوں کے درمیان بیٹھتے ہوئے مرد اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ کی طرف رخ کر کے اس طرح بیٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اس کے زانوں پر گھٹنوں کے قریب ہوں۔

البتہ عورت تورک کے طور پر یوں بیٹھے گی کہ بائیں پاؤں کو دائیں پاؤں کے نیچے سے نکال کر سرین کے بل بیٹھے گی۔

اپنے دونوں بازو اپنے پہلو سے دور رکھتے تھے پھر آپ اپنا سر اٹھاتے تھے اور بائیں ٹانگ کو بچھا دیتے تھے اور اس پر بیٹھ جاتے تھے۔ آپ دائیں ٹانگ کی انگلیاں کھول لیتے تھے پھر آپ کھڑے ہو جاتے تھے۔ اسی طرح آپ دوسری رکعت ادا کرتے تھے پھر آپ دو رکعات کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو اسی طرح کرتے تھے جیسے آپ نے نماز کے آغاز میں کیا تھا (یعنی رفع یدین کرتے تھے)

678 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ كُرَيْبٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا: أنا اَبُوْ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى إِذَا جَلَسْتَ فِي الصَّلَاةِ

هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوکریب اور عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل (یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع -- سفیان -- یحییٰ بن سعید -- قاسم بن محمد -- عبداللہ بن عبداللہ بن عمر -- اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں:

نماز میں سنت یہ ہے کہ تم اپنی بائیں ٹانگ کو بچھاؤ اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرو جب تم نماز کے دوران بیٹھتے ہو۔

یہ الفاظ ابن فضیل کے نقل کردہ ہیں۔

دیگر راویوں نے یہ روایت قاسم بن محمد کے حوالے سے عبداللہ بن عبداللہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کی ہے۔

679 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ اَنْ تُضْجِعَ رِجْلَكَ الْيُسْرٰى، وَتَنْصِبَ الْيُمْنٰى قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى

678:صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب سنة الجلوس في التشهد' رقم الحديث:**805** 'موطا مالك' كتاب الصلاة' باب العمل في الجلوس في الصلاة' رقم الحديث:**200** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب كيف الجلوس في التشهد' رقم الحديث:**834** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' باب كيف الجلوس للتشهد الاول' رقم الحديث:**1150** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' يفترش اليسرى' رقم الحديث:**2894** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' كيف الجلوس للتشهد الاول' رقم الحديث:**732** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب صفة الجلوس في الصلاة . كيف هو ؟' رقم الحديث:**968** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب صفة الجلوس للتشهد وبين السجدتين' رقم الحديث:**1141** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' من اسمه : عبدان' رقم الحديث:**4667**

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ : هٰذِهِ الزِّيَادَةُ الَّتِىْ فِىْ خَبَرِ ابْنِ عُيَيْنَةَ لَا اَحْسَبُهَا مَحْفُوظَةً - اَعْنِىْ قَوْلَهُ: وَكَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِى الصَّلَاةِ اَضْجَعَ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --سعید بن عبدالرحمن مخزومی- -سفیان-- یحییٰ بن سعید-- قاسم بن محمد-- عبداللہ بن عبداللہ بن عمر--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں:

نماز میں سنت یہ ہے کہ تم بائیں پاؤں کو بچھاؤ اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرلو۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے' تو آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے تھے' اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اضافہ جو ابن عیینہ سے منقول روایت میں ہے میرے خیال میں یہ محفوظ نہیں ہے' میری مراد روایت کے یہ الفاظ ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں بیٹھتے تھے' تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لیتے تھے' اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے''۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

وَهٰذَا مِنْ جِنْسِ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَجَائِزٌ اَنْ يُّقْعِيَ الْمُصَلِّىْ عَلَى الْقَدَمَيْنِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ، وَجَائِزٌ اَنْ يَّفْتَرِشَ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبَ الْيُمْنٰى

باب 206: دو سجدوں کے درمیان دونوں پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھنا مباح ہے

اور یہ مباح اختلاف کی قسم سے تعلق رکھتا ہے' اور یہ بات جائز ہے کہ آدمی دو سجدوں کے درمیان پاؤں پر اقعاء کے طور پر بیٹھے اور یہ بات بھی جائز ہے کہ وہ اپنی بائیں ٹانگ کو بچھا لے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کرے۔

680 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ: قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ، فَقَالَ: هِىَ السُّنَّةُ، فَقُلْنَا: اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ، فَقَالَ: بَلْ هِىَ سُنَّةُ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ--عبدالرزاق--ابن جریج--ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --طاؤس بیان کرتے ہیں:

ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پاؤں کے بل ''اقعاء'' بیٹھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ سنت ہے' ہم نے کہا: ہم تو اسے پاؤں کے ساتھ زیادتی سمجھتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: (جی نہیں) بلکہ یہ تمہارے نبی کی سنت ہے۔

681 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا اَبِىْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِىْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ صَلَاتِهِ اِذَا سَجَدَ الْعَبَّاسُ بْنُ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سَاعِدٍ قَالَ:

متن حدیث: جَلَسْتُ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ فِي الضُّحَى مَعَ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ وَمَعَ أَبِي حُمَيْدٍ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا مِنْ رَهْطِهِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ، وَمَعَ أَبِي قَتَادَةَ الْحَارِثِ بْنِ رِبْعِيٍّ . فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ - وَأَنَا أَسْمَعُ -: أَنَا أَعْلَمُ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمَا، كُلٌّ يَقُولُهَا لِصَاحِبِهِ، فَقَالُوا لِأَحَدِهِمْ: فَقُمْ فَصَلِّ بِنَا حَتَّى نَنْظُرَ أَتُصِيبُ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ لَا؟ فَقَامَ أَحَدُهُمَا فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ قَرَأَ بَعْضَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ رَكَعَ، فَأَثْبَتَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ حَتَّى اطْمَأَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاعْتَدَلَ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ وَقَعَ سَاجِدًا عَلَى جَبِينِهِ وَرَاحَتَيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ رَاجِلًا بِيَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ مَا تَحْتَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ ثَبَتَ حَتَّى اطْمَأَنَّ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَاعْتَدَلَ عَلَى عَقِبَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ حَتَّى رَجَعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ إِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ عَادَ لِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ: ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ أُخْرَى مِثْلَهَا قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ فَأَقْبَلَ عَلَى صَاحِبَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا: كَيْفَ رَأَيْتُمَا؟ فَقَالَا لَهُ: أَصَبْتَ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن ازہر -- یعقوب بن ابراہیم بن سعد -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- ابن اسحاق کہتے ہیں: (یہاں کتاب کے اصل متن میں عبارت کی کمی بیشی ہے جس کا مفہوم واضح نہیں ہوتا)

راوی بیان کرتے ہیں: میں چاشت کے وقت مدینہ منورہ کے بازار میں حضرت ابوسعید بن مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوحمید کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ یہ دونوں حضرات بنوسعد سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے ہمراہ حضرت ابوقتادہ حارث بن ربعی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسروں سے کہا اور میں یہ بات سن رہا تھا کہ میں آپ دونوں کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی سے یہی کہا' تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: آپ اٹھیں اور ہمیں نماز پڑھ کے دکھائیں تاکہ ہم اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے مطابق درست نماز ادا کرتے ہیں' یا نہیں' تو ان دونوں میں سے ایک صحابی کھڑے ہوئے انہوں نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور تکبیر کہی اور انہوں نے قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کیا' پھر وہ رکوع میں گئے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے' یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی اطمینان کی حالت میں آ گئی پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور سیدھے کھڑے ہو گئے' یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی واپس اپنی جگہ پر آ گئی' پھر انہوں نے سمع اللہ لمن حمدہ کہا پھر وہ سجدے میں چلے گئے۔ انہوں نے اپنی پیشانی' دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں اور پاؤں کے کناروں پر سجدہ کیا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو جمایا' یہاں تک کہ میں نے ان کے کندھوں کے نیچے سے ان کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ وہ اسی حالت میں ثابت رہے' یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی اطمینان کی حالت میں آ گئی پھر انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا پھر وہ ایڑیوں کے بل اور اپنے قدموں کے ابتدائی حصے کے بل اعتدال کے ساتھ بیٹھ گئے' یہاں تک کہ ان کی ہر ہڈی اپنی جگہ آ گئی پھر انہوں نے دوبارہ ایسا ہی کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے سلام پھیرا اپنے دونوں ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے دریافت کیا: آپ دونوں نے کیسا دیکھا؟ ان دونوں نے جواب دیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے (طریقے کے) مطابق نماز ادا کی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ طُوْلِ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 207: دو سجدوں کے درمیان زیادہ دیر بیٹھنا

682 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ لَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: اِنِّيْ لَا آلُو اَنْ اُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِنَا

آثارِ صحابہ: قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ اَنَسٌ يَصْنَعُ شَيْئًا لَا اَرَاكُمْ تَصْنَعُوْنَهُ، كَانَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ قَعَدَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى يَقُوْلَ الْقَائِلُ: قَدْ نَسِيَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ثابت بنانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ہم سے فرمایا:

میں اس بارے میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔ میں تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ثابت نامی راوی کہتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ وہ کام کیا کرتے تھے' جو کام میں نے تمہیں کرتے ہوئے نہیں دیکھا' جب وہ سجدے سے سر اٹھاتے تھے اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے تھے' تو میں یہ سوچتا تھا (شاید یہ دوبارہ سجدے میں جانا) بھول گئے ہیں۔

بَابُ التَّسْوِيَةِ بَيْنَ السُّجُوْدِ وَبَيْنَ الْجُلُوْسِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَوْ مُقَارَبَةِ مَا بَيْنَهُمَا

باب 208: سجدوں اور دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے میں برابری کرنا یعنی انہیں ایک دوسرے کے قریب رکھنا

683 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا اَبُوْ اَحْمَدَ يَعْنِي الزُّبَيْرِيَّ، نَا مِسْعَرٌ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ سُجُوْدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرُكُوْعُهُ وَقُعُوْدُهُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِنَ السَّوَاءِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار -- ابواحمد زبیری -- مسعر -- حکم -- عبدالرحمن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع آپ کا دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا تقریباً ایک جتنا ہوتا تھا''۔

بَابُ الدُّعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب 209: دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا

684 - سند حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، نَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ يُصَلِّي، فَجِئْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ، فَافْتَتَحَ الْبَقَرَةَ، فَقُلْتُ يُرِيدُ الْمِائَةَ، فَجَاوَزَهَا، فَقُلْتُ: يُرِيدُ الْمِائَتَيْنِ، فَجَاوَزَهَا، فَقُلْتُ: يَخْتِمُ، فَخَتَمَ ثُمَّ افْتَتَحَ النِّسَاءَ، فَقَرَأَهَا، ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ، ثُمَّ رَكَعَ قَرِيبًا مِمَّا قَرَأَ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، قَرِيبًا مِمَّا رَكَعَ، ثُمَّ سَجَدَ نَحْوًا مِمَّا رَفَعَ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِي نَحْوًا مِمَّا سَجَدَ، ثُمَّ سَجَدَ نَحْوًا مِمَّا رَفَعَ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ قَالَ الْأَعْمَشُ: فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ تَخْوِيفٍ إِلَّا اسْتَعَاذَ أَوِ اسْتَجَارَ، وَلَا آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ، وَلَا آيَةِ - يَعْنِي - تَنْزِيهٍ إِلَّا سَبَّحَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سلم بن جنادہ -- حفص بن غیاث -- علاء بن مسیب -- عمرو بن مرہ -- طلحہ بن یزید -- حذیفہ اور اعمش -- سعد بن عبیدہ -- مستورد بن احنف -- صلہ بن زفر -- حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے میں آیا اور آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کی۔ میں نے سوچا آپ ایک سو آیات پڑھیں گے آپ اس سے آگے گزر گئے۔ میں نے سوچا دو سو آیات پڑھیں گے لیکن آپ اس سے بھی آگے گزر گئے۔ میں نے سوچا آپ اس سورہ کو ختم کریں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ کو ختم کیا۔ پھر آپ نے سورۂ النساء شروع کر دی۔ آپ نے اسے بھی مکمل تلاوت کیا پھر آپ نے سورۂ آل عمران پڑھنی شروع کر دی پھر آپ نے تقریباً اتنا ہی لمبا رکوع کیا جتنی دیر آپ قرأت کرتے رہے پھر آپ نے سر اٹھایا سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہا اور آپ اتنی دیر کھڑے رہے جتنی دیر آپ نے رکوع کیا تھا پھر آپ نے اتنی دیر سجدہ کیا جتنی دیر آپ نے سر اٹھایا تھا پھر (رکوع کے بعد کھڑے رہے تھے) پھر آپ نے سر اٹھایا ربی اغفرلی پڑھا اور اتنی دیر بیٹھے رہے جتنی دیر آپ نے سجدہ کیا تھا پھر آپ نے اتنی دیر سجدہ کیا جتنی دیر آپ بیٹھے رہے پھر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو گئے۔

اعمش نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوف دلانے والی جس بھی آیت کی تلاوت کرتے تھے تو وہاں پناہ

---

(684) احناف اس بات کے قائل ہیں جس طرح رکوع سے اٹھنے کے بعد کوئی دعا منقول نہیں ہے اسی طرح دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا سنت نہیں ہے اور جن روایات میں یہ بات مذکور ہے رکوع اور سجدے کے دوران یا ان کے درمیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگا کرتے تھے وہ تہجد اور دیگر نفل نمازوں پر محمول ہوں گی۔

مالکیہ کے نزدیک بھی دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا مستحب نہیں ہے البتہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک دو سجدوں کے درمیان دعا مانگنا سنت ہے

مانگتے تھے اور رحمت کے مضمون والی آیت تلاوت کرتے تھے تو آپ اس رحمت کا سوال کرتے تھے اور جب ایسی کوئی آیت پڑھتے تھے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا بیان ہو تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے تھے۔

بَابُ الْجُلُوْسِ بَعْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ قَبْلَ الْقِيَامِ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَاِلَى الرَّكْعَةِ الرَّابِعَةِ

باب **210**: دوسرے سجدے سے سر اٹھانے کے بعد دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھنا (اور پھر کھڑا ہونا)

685 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُهُ فِي عَشَرَةٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ هَوَى اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ، وَفَتَحَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَقَعَدَ عَلَيْهَا، وَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ مِنْهُ اِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا، وَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ فَاعْتَدَلَ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ اِلَى مَوْضِعِهِ، ثُمَّ نَهَضَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عبدالحمید بن جعفر -- محمد بن عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

محمد بن عطا کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں جن میں ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو آپ بالکل سیدھے کھڑے ہوتے تھے (پھر اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے زمین کی طرف جھکتے تھے اور آپ اللہ اکبر کہتے تھے آپ اپنے دونوں بازو بغلوں سے دور رکھتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کو کشادہ رکھتے تھے پھر آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے تھے اور اس پر تشریف فرما ہو جاتے تھے اور سیدھے ہو کر بیٹھ جاتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی تھی پھر آپ سجدے میں جانے کے لئے جھکتے تھے اور اللہ اکبر کہتے تھے پھر آپ اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیتے تھے اور تشریف فرما ہو جاتے تھے اور سیدھے ہو کر بیٹھتے تھے یہاں تک کہ آپ کی ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی تھی (پھر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے)

686 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ،

متن حدیث: اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَاِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- علی بن حجر -- ہشیم -- خالد حذاء -- ابوقلابہ -- حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نماز ادا کرتے تھے تو آپ اس وقت تک کھڑے نہیں ہوتے تھے جب تک (پہلے) سیدھے بیٹھ نہیں جاتے تھے۔

بَابُ الِاعْتِمَادِ عَلَى الْيَدَيْنِ عِنْدَ النُّهُوضِ اِلَى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَاِلَى الرَّابِعَةِ

باب 211: دوسری یا چوتھی رکعت کے لئے کھڑے ہوتے وقت دونوں ہاتھوں سے سہارا لینا

687 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاَبُو مُوسٰى قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَا بَيْنَنَا، فَيَقُولُ: اَلَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَصَلَّى فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ فِي اَوَّلِ رَكْعَةٍ اسْتَوَى قَاعِدًا، ثُمَّ قَامَ وَاعْتَمَدَ عَلَى الْاَرْضِ

توضیح روایت: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: خَبَرُ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ خَرَّجْتُهُ فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن بشار اور ابوموسیٰ -- عبدالوہاب -- خالد -- ابوقلابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں بتاؤں؟ پھر انہوں نے ایسے وقت میں نماز ادا کی جو نماز کا وقت نہیں تھا جب انہوں نے پہلی رکعت میں دوسرے سجدے

686: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب من استوى قاعدا في وتر من صلاته ثم نهض' رقم الحديث: **801** سنن الترمذي الجامع الصحيح' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب كيف النهوض من السجود' رقم الحديث: **269** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب النهوض في الفرد' رقم الحديث: **725** صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر ما يستحب للمصلي ان يقعد في الركعة الاولى والثالثة بعد' رقم الحديث: **1958** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' باب الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين' رقم الحديث: **1145** السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' الاستواء للجلوس عند الرفع من السجدتين' رقم الحديث: **727** شرح معاني الآثار للطحاوي' كتاب الزيادات' باب ما يفعله المصلي بعد رفعه من السجدة الاخيرة من الركعة' رقم الحديث: **4851** مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **5299** ' سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب ذكر الركوع والسجود وما يجزي فيهما' رقم الحديث: **1130**

کے بعد سر اٹھایا' تو سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' پھر وہ کھڑے ہوئے' انہوں نے (اٹھتے ہوئے زمین کا سہارا بھی لیا)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوایوب نے ابوقلابہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے میں نے اسے کتاب الکبیر میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ النُّهُوضِ مِنَ الْجُلُوسِ مَعَ الْقِيَامِ مَعًا

باب 212: بیٹھنے سے اٹھتے ہوئے قیام کے ہمراہ تکبیر کہنا

688 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثَنَا عَمِّي، اَخْبَرَنِيْ حَيْوَةُ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَلَّيْتُ وَرَاءَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ)، ثُمَّ قَرَاَ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ، حَتّٰى بَلَغَ (وَلَا الضَّالِّيْنَ) (الفاتحة: 7)، فَقَالَ: آمِيْنَ، فَقَالَ النَّاسُ: آمِيْنَ، فَلَمَّا رَكَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهُ قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمَّا رَفَعَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَلَمَّا سَجَدَ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ قَائِمًا مَعَ التَّكْبِيْرِ، فَلَمَّا قَامَ مِنَ الثِّنْتَيْنِ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب -- اپنے چچا -- حیوہ -- خالد بن یزید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- ابن ابوہلال -- نعیم مجمر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی پھر سورۂ فاتحہ پڑھی' یہاں تک کہ ولا الضالین پڑھا' تو انہوں نے بھی آمین کہا اور لوگوں نے بھی آمین کہا۔ جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ جب انہوں نے اپنے سر کو اٹھایا' تو سمع اللہ لمن حمدہ پڑھا پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا اور سجدے میں چلے گئے' جب انہوں نے سر اٹھایا' تو اللہ اکبر کہا۔ جب سجدے میں گئے' تو اللہ اکبر کہا پھر وہ تکبیر کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جب وہ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوئے' تو انہوں نے اللہ اکبر کہا۔ انہوں نے سلام پھیرا' تو یہ بات بیان کی:

''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں' تم سب کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ

باب 213: پہلے تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ

689 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَهٰذَا، حَدِيْثُ بُنْدَارٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ، انا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ سَهْلٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ:

متن حدیث: اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَأَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ، وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار اور محمد بن رافع --ابوعامر-- فلیح بن سلیمان مدنی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --عباس بن سہل ساعدی بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ' حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ بیٹھے ہوئے تھے' تو حضرت ابوحمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں آپ سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں (اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی۔ آگے چل کر وہ بیان کرتے ہیں:)

پھر وہ بیٹھ گئے انہوں نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور دائیں پاؤں کے اگلے حصے کو قبلہ کی طرف کر دیا۔ انہوں نے اپنی دائیں ہتھیلی دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔

690 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متن حدیث: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: وَثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابن ادریس-- عاصم بن کلیب --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں مدینہ منورہ آیا۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا جائزہ لوں گا (پھر اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

691 - سندِ حدیث: نَا الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

---

[689] احناف شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں' پہلے تشہد میں افتراش کے طور پر بیٹھا جائے گا' یعنی بائیں پاؤں کو بچھا کر دائیں پاؤں کو کھڑا کر کے بیٹھا جائے گا۔

جبکہ احناف کے نزدیک خاتون تشہد کے دوران تورک کے طور پر بیٹھے گی۔

مالکیوں کے نزدیک پہلے تشہد میں بھی تورک کے طور پر بیٹھا جائے گا۔

جبکہ احناف کے علاوہ دیگر تمام فقہاء کے نزدیک دوسرے تشہد میں تورک کے طور پر بیٹھا جائے گا۔

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --مخزومی-- سفیان-- عاصم-- کلیب-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران بیٹھے ہوئے دیکھا' آپ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھالیا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِعْتِمَادِ عَلَى الْيَدِ فِي الْجُلُوْسِ فِي الصَّلَاةِ

باب 214: نماز میں بیٹھنے کے دوران ہاتھ کے ذریعے سہارا لینے کی ممانعت

692 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ اَنْ يَّعْتَمِدَ عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى

وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلٰى يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن سہل بن عسکر اور حسین بن مہدی-- عبدالرزاق-- معمر-- اسماعیل بن امیہ-- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ جب آدمی نماز کے دوران بیٹھے' تو وہ اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے سہارا لے۔

حسین بن مہدی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے ہاتھوں سے سہارا لے۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْقِيَامِ مِنَ الْجِلْسَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لِلتَّشَهُّدِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فِيْ خَبَرِ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَكَذٰلِكَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ، وَخَبَرِ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب 215: پہلی دو رکعات کے بعد تشہد میں بیٹھنے کے بعد کھڑے ہونے پر رفع یدین کرنا

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے: جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدوں کے بعد کھڑے ہوئے' تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔

اسی طرح حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے منقول روایت میں بھی ہے' اور حمید بن جعفر سے منقول روایت میں بھی ہے۔

693 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، اَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ

ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَعَ، وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- صنعانی -- معتمر -- عبیداللہ -- ابن شہاب زہری -- سالم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے تو آپ رفع یدین کرتے تھے جب رکوع میں جاتے تھے جب رکوع سے سر اٹھاتے تھے اور جب دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو ان تمام مقامات پر دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کرتے تھے۔

694 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ زُهَيْرٍ عَبْدُ الْمَجِيْدِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْمِصْرِيُّ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِيْ ابْنَ يَحْيَى التُّجِيْبِيَّ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَاِذَا رَكَعَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا سَجَدَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوزہیر عبدالمجید بن ابراہیم مصری -- شعیب بن یحییٰ تجیبی -- یحییٰ بن ایوب -- ابن جریج -- ابن شہاب زہری -- ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے آپ اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تو ایسا ہی کرتے تھے جب سجدے میں جاتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے پھر ایسا نہیں کرتے تھے۔ جب آپ دو رکعات ادا کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تھے تو بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

695 - وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ قَالَ: اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، اَخْبَرَهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، مِثْلَهُ، وَقَالَ:

متن حدیث: كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنِيْهُ اَبُو الْيَمَنِ يَاسِيْنُ بْنُ اَبِيْ زُرَارَةَ الْمِصْرِيُّ الْقِتْبَانِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَكَمِ الْجُذَامِيِّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: سَمِعْتُ يُوْنُسَ يَقُوْلُ: اَوَّلُ مَنْ قَدِمَ مِصْرَ بِعِلْمِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَوْ بِعِلْمِ مَالِكٍ عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَسَمِعْتُ اَحْمَدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْبَرْقِيَّ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنِيْ

عُثْمَانُ بْنُ الْحَكَمِ الْجُذَامِيُّ، وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) عثمان بن حکم جذامی نے یہ روایت --ابن جریج-- ابن شہاب کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کی ہے۔

تاہم اس روایت میں راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''آپ نے تکبیر کہی اور دونوں ہاتھ کندھوں تک بلند کئے''۔

یہ روایت ابویمن یٰسین بن ابوزرارہ مصری قتبانی عثمان بن حکم جذامی کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے یونس کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے ابن جریر کے علم اور مالک کے علم کو سب سے پہلے مصر میں لانے والے عثمان بن حکم جذامی ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے احمد بن عبداللہ برقی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابن ابومریم نے ہمیں حدیث سنائی۔ وہ کہتے ہیں: عثمان بن حکم نے مجھے حدیث سنائی۔ وہ نیک آدمی تھے۔

بَابُ إِدْخَالِ الْقَدَمِ الْيُسْرٰى بَيْنَ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى وَالسَّاقِ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 216: تشہد میں بیٹھنے کے دوران بائیں ٹانگ کو دائیں زانوں اور پنڈلی کے درمیان داخل کرنا

696 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ، حَدَّثَنِيْ عَامِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَعَدَ فِي الصَّلَاةِ جَعَلَ قَدَمَهُ الْيُسْرٰى بَيْنَ فَخِذِهِ وَسَاقِهِ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ، وَأَشَارَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ قطان-- علاء بن عبدالجبار-- عبدالواحد بن زیاد-- عثمان بن حکیم-- عامر بن عبداللہ بن زبیر-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران جب بیٹھتے تھے تو آپ اپنی بائیں ٹانگ کو ران اور پنڈلی کے درمیان کر دیتے تھے' اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے پر رکھتے تھے' اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے' اور انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔

عبدالواحد نامی راوی نے اپنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کر کے دکھایا۔

696: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب صفة الجلوس في الصلاة' رقم الحديث: **941** المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' ذكر من عبد الله بن الزبير' رقم الحديث: **13665**

بَابُ وَضْعِ الْفَخِذِ الْيُمْنٰى عَلَى الْفَخِذِ الْيُسْرٰى فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 217: تشہد میں بیٹھنے کے دوران دائیں زانوں کو بائیں زانوں پر رکھنا

697 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَبَّرَ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَحِيْنَ اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ وَجَافَى يَعْنِيْ فِي السُّجُوْدِ وَفَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَعْنِيْ فِي الْجُلُوْسِ فِي التَّشَهُّدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَفَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى، يُرِيْدُ لِلْيُمْنٰى، اَيْ فَرَشَ فَخِذَهُ الْيُسْرٰى لِيَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى كَخَبَرِ اٰدَمَ بْنِ اَبِيْ اِيَاسٍ: وَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب آپ نماز میں داخل ہوئے' تو آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا۔ جب آپ رکوع میں جانے لگے' تو آپ نے رفع یدین کیا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا' تو رفع یدین کیا۔ آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں (زمین) پر رکھیں (بازوؤں کو پہلو سے دور رکھا) راوی کہتے ہیں: یعنی سجدے کے دوران ایسا کیا آپ نے اپنی بائیں ران کو بچھا دیا اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا (راوی کہتے ہیں:) یعنی تشہد میں بیٹھنے کے دوران ایسا کیا۔

روایت کے یہ الفاظ ''آپ نے اپنے بائیں زانوں کو دائیں بچھا دیا''۔ اس سے مراد (دائیں زانوں کے لئے بچھا دیا) یعنی آپ نے اپنے بائیں زانوں کو بچھایا تا کہ آپ اپنا دایاں زانوں بائیں پر رکھ سکیں۔ یہ اس روایت کی مانند ہے' جسے آدم بن ابوایاس نے نقل کیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں زانوں بائیں زانوں پر رکھا۔

698 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ الْحَضْرَمِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ كَبَّرَ، وَحِيْنَ رَكَعَ، وَحِيْنَ رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَقَالَ حِيْنَ سَجَدَ: هٰكَذَا، وَجَافَى يَدَيْهِ عَنْ اِبْطَيْهِ، وَوَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَقَالَ: هٰكَذَا،

توضیح راوی: وَنَصَبَ وَهْبٌ السَّبَّابَةَ وَعَقَدَ بِالْوُسْطٰى، وَاَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى اَيْضًا بِسَبَّابَتِهِ وَحَلَّقَ بِالْوُسْطٰى وَالْاِبْهَامِ، وَعَقَدَ بِالْوُسْطٰى

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَوَضَعَ فَخِذَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى يُرِيْدُ فِي التَّشَهُّدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- وہب بن جریر--شعبہ--عاصم بن کلیب--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر حضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے جب تکبیر تحریمہ کہی تو آپ نے رفع یدین کیا۔ جب آپ رکوع میں گئے اس وقت کیا جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا اس وقت کیا اور راوی نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے سجدہ کیا' تو بھی اسی طرح کیا اور آپ نے (سجدے کے دوران) دونوں بازو بغلوں سے دور رکھے آپ نے اپنا دایاں زانوں بائیں زانوں پر رکھا۔ راوی کہتے ہیں: اور اس طرح کیا۔

وہب نامی راوی نے اپنی انگلیوں کو کھڑا کیا اور درمیانی انگلی کا حلقہ بنایا۔

محمد بن یحییٰ نامی راوی نے بھی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور درمیانی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنایا انہوں نے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنایا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ: ''آپ نے اپنا دایاں زانوں بائیں زانوں پر رکھا'' اس سے مراد ہے: تشہد میں ایسا کیا۔

699 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ اَبِى الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِى الرَّكْعَتَيْنِ: التَّحِيَّةَ، وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى تَحْتَ الْيُمْنٰى

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --احمد بن عبدہ-- یزید بن زریع-- حسین معلم-- یزید بن میسرہ--ابوالجوزاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ دو رکعات کے بعد التحیات پڑھا کرتے تھے۔ آپ اپنی بائیں ٹانگ کو دائیں (ٹانگ) کے نیچے بچھا لیتے تھے۔

بَابُ السُّنَّةِ فِى الْجُلُوْسِ فِى الرَّكْعَةِ الَّتِىْ يُسَلَّمُ فِيْهَا

باب **218**: جس رکعت کے بعد سلام پھیرنا ہو اس کے بعد والے تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

700 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُهُ فِىْ عَشْرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَحَدُهُمْ اَبُوْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِىْ تَنْقَضِىْ فِيْهَا الصَّلَاةُ، اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا، ثُمَّ سَلَّمَ

توضیح روایت: وَفِىْ خَبَرِ اَبِىْ عَاصِمٍ: اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَجَلَسَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ مُتَوَرِّكًا. وَفِىْ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ: فَاِذَا جَلَسَ فِى الرَّابِعَةِ اَخَّرَ رِجْلَيْهِ، فَجَلَسَ عَلٰى

وَرِكِهِ، هٰذَا فِي خَبَرِ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَقَالَ اللَّيْثُ فِي خَبَرِهِ: عَنْ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، وَيَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ: إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى، وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذِهِ الْأَخْبَارَ فِي غَيْرِ هٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عبدالحمید بن جعفر -- محمد بن عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

محمد بن عطاء، حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں، میں نے انہیں دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں، جن میں سے ایک حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے یہ کہتے ہوئے سنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس رکعت کے ذریعے نماز ختم کرتے تھے آپ اس کے بعد (بیٹھتے ہوئے) بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور اپنے پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھتے تھے پھر آپ سلام پھیر لیتے تھے۔

ابوعاصم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور بائیں پہلو کے بل تورک کے طور پر بیٹھتے تھے۔

محمد بن عمرو بن حلحلہ نے محمد بن عمرو بن عطاء کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے: جب آپ چوتھی رکعات کے بعد بیٹھتے تھے تو آپ اپنے دونوں پاؤں پیچھے کر لیتے تھے اور اپنے سرین کے بل بیٹھتے تھے۔

یحییٰ بن ایوب نے یزید بن ابوحبیب کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں بھی یہی منقول ہے۔

لیث نے اپنی روایت میں کہا ہے: یہ روایت خالد کے حوالے سے ابن ابی ہلال کے حوالے سے یزید بن ابوحبیب اور یزید بن محمد کے حوالے سے منقول ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں)

''جب آپ آخری رکعت میں بیٹھتے تھے تو اپنی بائیں ٹانگ کو پیچھے کر لیتے تھے اور دوسرے پاؤں کو کھڑا کر لیتے تھے اور آپ اپنے سرین کے بل بیٹھتے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے یہ روایت دوسرے باب میں نقل کر دی ہے۔

701 - سندِ حدیث: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْلِسُ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ عَلَى وَرِكِهِ الْيُسْرَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن سعید جوہری -- یعقوب بن ابراہیم بن سعد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابن اسحاق -- عبدالرحمٰن بن اسود -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز کے آخر میں اپنی بائیں سرین کے بل بیٹھتے تھے۔

702 - سندِ حدیث: نَا الْقُطَعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عَبْدُ الْأَعْلَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، انا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: كُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَمَا نَحْفَظُ حُرُوفَ الْقُرْآنِ الْوَاوَ وَالْأَلِفَ، فَإِذَا جَلَسَ عَلَى وَرِكِهِ الْيُسْرَى قَالَ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ وَيَنْصَرِفُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --قطعی محمد بن یحییٰ --عبدالاعلیٰ --محمد بن اسحاق --عبدالرحمٰن بن اسود --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے انہیں نماز کے دوران تشہد پڑھنے کا طریقہ تعلیم دیا (راوی کہتے ہیں:) ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زبانی اسے اسی طرح یاد کیا' جس طرح ہم قرآن کے حروف کو واؤ اور الف کے ساتھ یاد کرتے تھے (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب نبی اکرم ﷺ بائیں سرین کے بل بیٹھ جاتے' تو آپ یہ پڑھتے تھے۔

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے۔اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ہم پر بھی سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی ہو۔میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) آدمی اپنے لئے دعا کرے' پھر وہ سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَفِي الْجِلْسَةِ الْاَخِيرَةِ

باب 219: دو رکعات کے بعد اور آخری جلسے میں تشہد کا بیان

703 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى، نَا الْاَعْمَشُ، نَا شَقِيقٌ، نَا عَبْدُ اللَّهِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُو اُسَامَةَ، ح وَنَا هَارُونُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، وَابْنُ اِدْرِيسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى، نَا اَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُو حَصِينِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا جَلَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

لَا تَقُولُوا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، فَاِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، وَلَكِنْ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلَّهِ

وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذٰلِكَ أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَلْيَدْعُ بِهِ

39
39

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ بُنْدَارٍ، وَانْتَهٰى حَدِيثُ ابْنِ فُضَيْلٍ، وَعَبْثَرٍ، وَابْنِ إِدْرِيسَ عِنْدَ قَوْلِهِ: وَرَسُولُهُ، وَلَمْ يَقُولُوا: ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ إِلٰى آخِرِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ -- اعمش -- شقیق -- عبداللہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن علاء بن کریب -- ابواسامہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ -- وکیع اور ابن ادریس -- اعمش

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ -- ابومعاویہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوحصین بن احمد بن یونس -- عبثر -- اعمش -- ابووائل -- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ پہلے تشہد میں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں بیٹھتے تھے تو ہم یہ کہا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ پر اس کے بندوں کی طرف سے سلام ہو۔ فلاں پر سلام ہو اور فلاں پر سلام ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ یہ نہ کہو کہ اللہ تعالیٰ پر سلام ہو کیونکہ

703:صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد وليس بواجب' رقم الحديث: **812** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب التشهد في الصلاة' رقم الحديث: **637** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر وصف التشهد الذى يتشهد المرء في صلاته' رقم الحديث: **1972** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب : في التشهد' رقم الحديث: **1362** 'سنن ابى داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب التشهد' رقم الحديث: **838** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد' رقم الحديث: **895** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' كيف التشهد الاول' رقم الحديث: **1160** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب التشهد' رقم الحديث: **2972** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الصلاة' في التشهد في الصلاة كيف هو' رقم الحديث: **2949** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' التشهد الاول' رقم الحديث: **742** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب التشهد في الصلاة , كيف هو ؟' رقم الحديث: **976** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل الوجه فيما ذكرناه من الاختلاف في الصلاة علي' رقم الحديث: **1866** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب صفة التشهد ووجوبه واختلاف الروايات فيه' رقم الحديث: **1147** ' مسند احمد بن حنبل' مسند عبد الله بن مسعود رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **3514** 'مسند الطيالسي' ما اسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' رقم الحديث: **243** 'مسند ابن الجعد' حماد عن ابى وائل رقم الحديث: **320** 'البحر الزخار مسند البزار' ما روى ابو وائل شقيق بن سلمة' رقم الحديث: **1497** 'مسند ابى يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: **4949** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' ومن مسند عبد الله بن مسعود رضي الله عنه' باب' رقم الحديث: **9713**

اللہ تعالیٰ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے۔ جب کوئی شخص (تشہد میں) بیٹھے تو وہ یہ پڑھے۔

''تمام جسمانی زبانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی ہو''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب تم یہ الفاظ پڑھ لو گے تو آسمان اور زمین میں موجود ہر نیک بندے تک سلام پہنچ جائے گا (پھر تم یہ پڑھو)

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر دعا کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے اسے جو دعا اچھی لگے وہ اسے مانگ لے۔

روایت کہ یہ الفاظ بزار کے نقل کردہ ہیں۔

ابن فضیل اور عبثر اور ابن ادریس کی روایت ان الفاظ پر ختم ہو جاتی ہے ''اور اس کے رسول ہیں''۔

انہوں نے یہ الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

''پھر آدمی کو دعا کے بارے میں اختیار ہے'' یعنی اس کے بعد آخر تک کے الفاظ نقل نہیں کئے ہیں۔

704 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ حَصِينٍ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ، نَا حُصَيْنٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، اَيْضًا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، كُلُّهُمْ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

توضیح روایت: وَحَدِيْثُ الْاَعْمَشِ اِلٰى قَوْلِهِ: وَرَسُوْلُهُ، وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ: ثُمَّ يَتَخَيَّرُ فِي الْمَسْاَلَةِ مَا شَاءَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--- ابوحصین--- عبثر--- حصین--- سلم بن جنادہ--- ابن ادریس--- حصین

(یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ--- جریر--- منصور

(یہاں تحویلِ سند ہے) یوسف بن موسیٰ--- جریر--- مغیرہ نے--- ابووائل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے تشہد کے بارے حدیث نقل کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

اعمش کی روایت ان الفاظ تک ہے ''اور اس کے رسول ہیں''

جبکہ منصور کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں ''پھر مانگنے کے بارے میں آدمی کو اختیار ہے جو وہ چاہے مانگ لے''۔

705 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اللَّيْثِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ، وَكَانَ يَقُوْلُ: التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان -- شعیب بن لیث -- لیث -- ابوزبیر -- سعید بن جبیر -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد (کے کلمات) اسی طرح تعلیم دیا کرتے تھے' جس طرح آپ ہمیں قرآن (کے کلمات) کی تعلیم دیتے تھے۔ آپ یہ پڑھتے تھے:

''برکت والی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں''۔

بَابُ اِخْفَاءِ التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الْجَهْرِ بِهٖ

باب 220: تشہد کے الفاظ پست آواز میں پڑھنا انہیں بلند آواز میں نہ پڑھنا

706 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، نَا يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تُخْفِيَ التَّشَهُّدَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- یونس بن بکیر -- محمد بن اسحاق -- عبدالرحمن بن اسود -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

705: صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب التشهد في الصلاة' رقم الحديث: **639** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب التشهد' رقم الحديث: **841** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في التشهد' رقم الحديث: **896** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الاباحة للمرء ان يتشهد في صلاته بغير ما وصفنا' رقم الحديث: **1976** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب منه ايضا' رقم الحديث: **273** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' نوع آخر من التشهد' رقم الحديث: **1166** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' نوع آخر من التشهد' رقم الحديث: **748** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب التشهد في الصلاة' كيف هو ؟' رقم الحديث: **977** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب صفة التشهد ووجوبه واختلاف الروايات فيه' رقم الحديث: **1145**

(706) اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے' تشہد کے کلمات پست آواز میں پڑھے جائیں گے۔

کسی روایت سے یہ بات ثابت نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشہد کے کلمات بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

سنت یہ ہے کہ تشہد پست آواز میں پڑھا جائے۔

707 - سندِ حدیث: نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي التَّشَهُّدِ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) (الإسراء: 110)

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --سلم بن جنادہ-- حفص بن غیاث-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یہ آیت تشہد کے بارے میں نازل ہوئی۔

''اور تم اپنی نماز کو بلند آواز میں اور بالکل پست آواز میں نہ پڑھو''۔

بَابُ الِاقْتِصَارِ فِي الْجِلْسَةِ الْأُولٰى عَلَى التَّشَهُّدِ وَتَرْكِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ الْأَوَّلِ

باب **221**: پہلے قعدہ میں صرف تشہد کے الفاظ کہنے پر اکتفا کرنا اور پہلے تشہد کے بعد دعا نہ مانگنا

708 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِهِ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي عَنْ تَشَهُّدِ رَسُولِ اللّٰهِ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ، وَفِي اٰخِرِهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: وَكُنَّا نَحْفَظُهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَمَا نَحْفَظُ حُرُوفَ الْقُرْآنِ حِينَ أَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ إِيَّاهُ قَالَ فَكَانَ يَقُولُ إِذَا جَلَسَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ وَفِي اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ: ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسَطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشَهُّدِهِ، وَإِنْ كَانَ فِي اٰخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشَهُّدِهِ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدْعُوَ، ثُمَّ يُسَلِّمُ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: وَفِي اٰخِرِهَا عَلٰى وَرِكِهِ الْيُسْرٰى، إِنَّمَا كَانَ يَجْلِسُهَا فِي اٰخِرِ صَلَاتِهِ لَا فِي وَسَطِ صَلَاتِهِ وَفِي اٰخِرِهَا كَمَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيِّ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --احمد بن از ہر-- اپنے والد کے حوالے سے ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے درمیان والے تشہد کے بارے میں حدیث بیان کی اور اس کے آخری تشہد کے بارے میں بھی حدیث بیان کی۔

عبدالرحمٰن بن اسود بن یزید نخعی نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سن کر یہ کلمات اسی طرح یاد رکھے تھے جس طرح ہم قرآن کے الفاظ کو یاد کرتے

تھے۔ جب انہوں نے ہمیں اس بارے میں خبر دی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کلمات کی تعلیم انہیں دی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں:
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نماز کے درمیان میں' یا نماز کے آخر میں بیٹھتے تھے' تو بائیں سرین کے بل بیٹھتے تھے' اور یہ پڑھتے تھے:

''ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں۔ ہم پر سلام ہو' اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اگر وہ آدمی نماز کے دوران میں ہو' تو تشہد پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے گا اور اگر نماز کے آخر میں ہو' تو تشہد پڑھنے کے بعد جو اللہ کو منظور ہو وہ دعا مانگ لے اور پھر سلام پھیرے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ کہ نماز کے آخر میں آپ اپنے بائیں سرین کے بل بیٹھتے تھے (تو حقیقت یہ ہے) کہ نبی اکرم ﷺ صرف نماز کے آخر میں اس طرح بیٹھا کرتے تھے' ایسا نہیں ہے کہ آپ نماز کے درمیان میں بھی اس طرح بیٹھتے تھے' اور آخر میں بھی اسی طرح بیٹھتے تھے' جیسا کہ عبداعلیٰ نے محمد بن اسحاق اور ابراہیم بن سعید جوہری کے حوالے سے یعقوب بن ابراہیم سے روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

باب 222: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

709 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا عَمِّي، حَدَّثَنِي اَبُوْ هَانِءٍ، اَنَّ اَبَا عَلِيِّ الْجَنْبِيَّ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاةٍ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلْتَ اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ، ثُمَّ عَلَّمَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَمِعَ رَجُلًا يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا الْمُصَلِّيْ ادْعُ تُجَبْ، وَسَلْ تُعْطَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب قرشی -- اپنے چچا کے حوالے -- ابوہانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- ابوعلی جنبی نے انہیں حدیث بیان کی۔ انہوں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا:

---

[709] فقہائے احناف اور فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں' آخری تشہد میں درود ابراہیمی پڑھنا سنت ہے جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

درود شریف پڑھتے ہوئے آل پر درود بھیجنا شوافع کے نزدیک سنت ہے اور حنابلہ کے نزدیک واجب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے دوران دعا مانگتے ہوئے سنا۔ اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی تھی اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھی نہیں بھیجا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے نماز پڑھنے والے شخص! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو تعلیم دی (کہ اس طرح دعا مانگنی چاہئے)

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہوئے سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تم دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی' تم مانگو تمہیں دیا جائے گا۔

710 - سندِ حدیث: نَا بَكْرُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ هَارُونَ الْمُقْرِئُ، نَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، عَنْ اَبِیْ هَانِءٍ، عَنْ اَبِیْ عَلِيٍّ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّيْ لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُمَجِّدْهُ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْصَرَفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلَ هٰذَا، فَدَعَاهُ، وَقَالَ لَهُ وَلِغَيْرِهِ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِتَمْجِيدِ رَبِّهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بکر بن ادریس بن حجاج بن ہارون مقری -- ابوعبدالرحمٰن مقری -- ابوہانی -- ابوعلی عمرو بن مالک جنبی کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' حضرت فضالہ بن عبید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے نماز ادا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد بھی بیان نہیں کی اور اس کی بزرگی بھی بیان نہیں کی اور نبی ﷺ پر درود بھی نہیں بھیجا۔ اس نے نماز ختم کر لی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اس سے فرمایا یا شاید اس کی بجائے کسی اور سے یہ فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرے (تو دعا مانگتے ہوئے) اس کو پہلے اپنے پروردگار کی بزرگی بیان کرنی چاہئے' اس کی تعریف کرنی چاہئے' نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے' پھر وہ جو چاہے دعا مانگ لے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّشَهُّدِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُئِلَ: قَدْ عَلِمْنَا السَّلَامَ عَلَيْكَ، وَكَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكَ فِي التَّشَهُّدِ؟

باب 223: تشہد میں نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کا طریقہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ ہم جان چکے ہیں' تو ہم تشہد کے دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟

711 - سندِ حدیث: نَا اَبُو الْاَزْهَرِ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ اَصْلِهِ، نَا يَعْقُوْبُ، نَا اَبِیْ، عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ: وَحَدَّثَنِیْ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلّٰى عَلَيْهِ فِیْ صَلَاتِهِ، مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ،

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

متن حدیث: اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ عِنْدَهٗ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَمَّا السَّلَامُ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّىْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِىْ صَلَاتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْاَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: اِذَا اَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَىَّ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوالازہر -- یعقوب -- اپنے والد کے حوالے سے -- ابن اسحاق سے نقل کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بارے میں مجھے حدیث بیان کی ہے: جب مسلمان شخص نماز کے دوران نبی ﷺ پر درود بھیجتا ہے' تو محمد بن ابراہیم نے محمد بن عبداللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا: ایک شخص آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ ہم اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ اس نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! جہاں تک سلام بھیجنے کا تعلق ہے' تو اس کے بارے میں' تو ہمیں پتہ چل چکا ہے' تو جب ہم نماز پڑھ رہے ہوں' تو نماز کے دوران آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے۔ راوی کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خاموش رہے' یہاں تک کہ ہم نے یہ بات پسند کی کہ اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے یہ سوال نہ کیا ہوتا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجنے لگو تو یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو حضرت محمد ﷺ پر درود نازل کر! جو اُمی نبی ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر درود نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل کیا اور تو اُمی نبی حضرت محمد ﷺ پر برکت نازل کر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل کر' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر برکت نازل کی۔ بے شک تو لائق حمد و بزرگی کا مالک ہے''۔

بَابُ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِى التَّشَهُّدِ الْاَوَّلِ وَالثَّانِىْ وَالْاِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ مِنَ الْيَدِ الْيُمْنٰى

باب **224**: پہلے اور دوسرے تشہد میں دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھنا اور دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرنا

712 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ مُسْلِمٍ، ثُمَّ لَقِيْتُ مُسْلِمًا، فَحَدَّثَنِىْ مُسْلِمُ بْنُ اَبِىْ مَرْيَمَ، حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِىُّ قَالَ: صَلَّيْتُ الظُّهْرَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِىُّ قَالُوْا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِیِّ، وَقَالَ یَحْیَی بْنُ حَکِیْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ:

متن حدیث: صَلَّیْتُ اِلٰی جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ، فَقَلَّبْتُ الْحَصَا، فَقَالَ: لَا تُقَلِّبِ الْحَصَا، وَلٰکِنِ افْعَلْ کَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ، قُلْتُ: وَکَیْفَ رَاَیْتَہٗ یَفْعَلُ؟ قَالَ: ھٰکَذَا، فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی، وَیَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی، وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ ھٰذَا حَدِیْثُ یَحْیَی بْنِ حَکِیْمٍ، وَزَادَ یَحْیَی اَیْضًا: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ: کَانَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا بِھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ، فَلَقِیْتُ اَنَا مُسْلِمًا فَسَاَلْتُہٗ، فَحَدَّثَنِیْ بِہٖ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِیُّ فِیْ حَدِیْثِہٖ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی، وَعَقَدَ اُصْبُعَیْنِ وَحَلَّقَ الْوُسْطٰی وَاَشَارَ بِالَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ، وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- یحییٰ بن سعید-- مسلم-- کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' پھر میری ملاقات مسلم سے ہوئی تو مسلم بن ابو مریم نے مجھے حدیث بیان کی-- علی بن عبدالرحمٰن المعاوی

(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ اور یحییٰ بن حکیم اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی-- سفیان-- مسلم بن ابو مریم-- علی بن عبدالرحمٰن معاوی جبکہ یحییٰ بن حکیم کہتے ہیں: علی بن عبدالرحمٰن الانصاری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کی۔ میں نے (نماز کے دوران) کنکریوں کو الٹا پلٹا' تو انہوں نے فرمایا: تم کنکریوں کو الٹاؤ نہیں' بلکہ تم ویسا کرو' جس طرح میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے دریافت کیا: آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو انہوں نے فرمایا: اس طرح' پھر انہوں نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا اور دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور اپنی شہادت کی انگلی کو اٹھالیا۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ بن حکیم کے نقل کردہ ہیں۔

یحییٰ نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔ ہمیں حدیث بیان کی سفیان نے۔ وہ کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے ہمیں یہ حدیث مسلم بن ابو مریم کے حوالے سے بیان کی تھی' پھر میری ملاقات مسلم سے ہوئی۔ میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی۔

مخزومی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر انہوں نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا اور دو انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنایا۔ انہوں نے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنایا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنا بایاں

[712] احناف اس بات کے قائل ہیں' دو سجدوں کے درمیان جس طرح ہاتھ رکھ کر بیٹھا جاتا ہے یعنی دائیں ہاتھ کو بائیں زانوں پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں زانوں پر گھٹنوں کے قریب رکھا جاتا ہے اور جس میں انگلیاں کھلی رکھی جاتی ہیں' جن کے کنارے گھٹنے کے قریب ہوتے ہیں' لیکن آدمی گھٹنوں کو پکڑتا نہیں ہے' تو تشہد میں بھی اسی طرح بیٹھ کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ذریعے "لا الہ" پڑھتے ہوئے اشارہ شروع کرے گا اور "الا اللہ" پڑھتے ہوئے انگلی کو نیچے گرا دے گا۔

جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے اشارہ کرنے کا طریقہ مختلف ہے۔

ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا تھا۔

بَابُ التَّحْلِيقِ بِالْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ فِي التَّشَهُّدِ

باب **225**: تشہد میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے درمیانی انگلی کے ذریعے حلقہ بنانا

713 - سندِ حدیث: نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْأَشَجُّ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا كُلُّهُمْ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ،

وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ فِي مَنْ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي، فَلَمَّا جَلَسَ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْيُسْرَى، ثُمَّ وَضَعَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ عَقَدَ يَعْنِي ثِنْتَيْنِ ثُمَّ حَلَّقَ، وَجَعَلَ يُشِيرُ بِالسَّبَّاحَةِ يَدْعُو

توضیحِ روایت: وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: وَحَلَّقَ بِالْوُسْطَى وَالْإِبْهَامِ وَرَفَعَ الَّتِي بَيْنَهُمَا يَدْعُو بِهَا يَعْنِي الْمُسَبِّحَةَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل (یہاں تحویلِ سند ہے) اشج -- ابن ادریس (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم -- عبداللہ بن ادریس (یہاں تحویلِ سند ہے) -- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن -- عاصم بن کلیب -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں ان لوگوں میں شامل تھا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے یہ سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں؟ (تو میں نے دیکھا) کہ جب آپ بیٹھ گئے تو آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا' پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھا پھر آپ نے اپنی دائیں کہنی کے کنارے کو دائیں زانوں پر رکھا پھر آپ نے دو انگلیوں کے ذریعے حلقہ بنایا اور پھر شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے دعا مانگی۔

ابن خشرم نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے حلقہ بنایا اور ان کے درمیان والی انگلی کو اٹھا کر اس کے ساتھ دعا مانگی' یعنی تسبیح پڑھنے والی (یعنی شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا)

بَابُ صِفَةِ وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي التَّشَهُّدِ وَتَحْرِيكِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْإِشَارَةِ بِهَا

باب **226**: تشہد میں دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے اور شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے حرکت دینے کا طریقہ

714 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، نَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ:

متن حدیث: قُلْتُ: لَاَنْظُرَنَّ اِلٰی صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّيْ قَالَ: فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ يُصَلِّيْ، فَكَبَّرَ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَعَدَ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهٖ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرٰی، وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْاَيْمَنِ عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی، ثُمَّ قَبَضَ ثِنْتَيْنِ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَهٗ، فَرَاَيْتُهٗ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الْاَخْبَارِ يُحَرِّكُهَا اِلَّا فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ زَائِدٌ ذِكْرُهٗ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- معاویہ بن عمرو -- زائدہ -- عاصم بن کلیب الجرمی -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے سوچا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا ضرور جائزہ لوں گا کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' تو میں نے آپ کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے تکبیر کہی (اس کے بعد راوی نے بعض حدیث ذکر کی ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ بیٹھ گئے۔ آپ نے اپنی بائیں ٹانگ کو بچھالیا' آپ نے اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں زانوں اور گھٹنے پر رکھ لیا۔ آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کو بند کیا اور ان کا حلقہ بنایا پھر آپ نے ایک انگلی کو اٹھایا' تو میں نے دیکھا کہ آپ اس کو حرکت دیتے ہوئے اس کے ساتھ دعا مانگ رہے تھے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کسی بھی روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں ''آپ انہیں حرکت دے رہے تھے'' یہ الفاظ صرف اس روایت میں ہیں اور زائدہ نامی راوی نے یہ الفاظ ذکر کیے ہیں۔

بَابُ حَنْيِ السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ

باب 227: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اسے موڑ لینا

715 - سند حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ بَهْزٍ، عَنْ عِصَامِ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ مَالِكٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ وَاضِعًا يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی، وَهُوَ يُشِيْرُ بِاِصْبَعِهٖ

اسنادِ دیگر: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اٰدَمَ، عَنْ عِصَامٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- ابن بہز -- عصام بن قدامہ کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں' مالک خزاعی -- اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران دایاں ہاتھ' دائیں زانوں پر رکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کر رہے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

716 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی، نَا الْفَضْلُ، نَا عِصَامُ بْنُ قُدَامَةَ الْجَدَلِیُّ، حَدَّثَنِی مَالِكُ بْنُ نُمَيْرٍ الْخُزَاعِیُّ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاٰی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا فِی الصَّلَاةِ وَاضِعًا ذِرَاعَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی، رَافِعًا اُصْبُعَهُ السَّبَّابَةَ قَدْ اَحْنَاهَا شَيْئًا وَّهُوَ يَدْعُو

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ -- فضل -- عصام بن قدامہ جدلی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھا ہوا تھا اور آپ نے شہادت کی انگلی کو بند کیا ہوا تھا۔ آپ اسے تھوڑا سا جھکا دیتے تھے' اور آپ اس وقت دعا مانگ رہے تھے۔

بَابُ بَسْطِ يَدِ الْيُسْرٰی عِنْدَ وَضْعِهِ عَلَی الرُّكْبَةِ الْيُسْرٰی فِی الصَّلَاةِ

باب **228**: نماز کے دوران بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھتے ہوئے اسے کھلا رکھنا

717 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰی رُكْبَتَيْهِ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِی تَلِی الْاِبْهَامَ الْيُمْنٰی فَيَدْعُو بِهَا، وَيَدُهُ الْيُسْرٰی عَلٰی رُكْبَتِهِ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عبدالرزاق -- معمر -- عبیداللہ بن عمر -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے دوران بیٹھ جاتے تھے' تو آپ اپنے دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھ لیتے تھے' اور آپ دائیں انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کو بلند کر لیتے تھے' اور اس کے ہمراہ دعا مانگتے تھے۔ آپ اپنے بائیں ہاتھ کو اپنے گھٹنے پر رکھتے تھے اسے پھیلا کر رکھتے تھے۔

بَابُ النَّظَرِ اِلَی السَّبَّابَةِ عِنْدَ الْاِشَارَةِ بِهَا فِی التَّشَهُّدِ

باب **229**: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے ہوئے اس پر نظر رکھنا

718 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَی بْنُ سَعِيدٍ، نَا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اَبِيهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا تَشَهَّدَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُمْنٰی، وَاَشَارَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ لَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ اِشَارَتَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- عامر بن عبداللہ بن زبیر -- اپنے

والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو بایاں ہاتھ بائیں زانوں پر رکھتے تھے اور دایاں ہاتھ دائیں زانوں پر رکھتے تھے اور آپ شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے تھے۔ آپ کی نگاہ آپ کے اشارے سے آگے نہیں جاتی تھی۔

بَابُ الْإِشَارَةِ بِالسَّبَّابَةِ إِلَى الْقِبْلَةِ فِي التَّشَهُّدِ

باب 230: تشہد کے دوران شہادت کی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کرنا

719 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُعَاوِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يُحَرِّكُ الْحَصَا بِيَدِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا تُحَرِّكِ الْحَصَا وَأَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، وَلٰكِنِ اصْنَعْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ قَالَ: فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ إِلَى الْقِبْلَةِ وَرَمٰى بِبَصَرِهِ إِلَيْهَا أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --علی بن حجر-- اسماعیل بن جعفر-- مسلم بن ابومریم --علی بن عبدالرحمٰن المعاوی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں وہ بیان کرتے ہیں:

انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز کے دوران کنکریوں کو ہاتھ کے ذریعے حرکت دے رہا تھا۔ جب اس نے نماز مکمل کی تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو کنکریوں کو حرکت نہ دیا کرو' کیونکہ یہ شیطان کا کام ہے' تم ویسا کیا کرو' جیسا نبی اکرم ﷺ کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا دایاں ہاتھ زانوں پر رکھا اور انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے قبلہ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے اپنی نگاہ انگلی کی طرف رکھی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) انگلی کی سمت رکھی پھر انہوں نے یہ بات بیان کی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ بِمَا أَحَبَّ الْمُصَلِّي

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ غَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُدْعٰى فِي الْمَكْتُوبَةِ إِلَّا بِمَا فِي الْقُرْآنِ

باب 231: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے نمازی کو جو بھی دعا پسند ہو' وہ مانگنا مباح ہے

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ فرض نماز کے دوران صرف وہ دعا مانگی جا سکتی ہے جو قرآن میں ہو۔

720 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

متن حدیث: اَلَا وَاِنَّا كُنَّا لَا نَدْرِی مَا نَقُوْلُ فِی كُلِّ رَكْعَتَيْنِ اِلَّا اَنْ نُسَبِّحَ وَنُكَبِّرَ وَنَحْمَدَ رَبَّنَا، وَاِنَّ مُحَمَّدًا عَلَّمَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَجَوَامِعَهُ، فَقَالَ: اِذَا قَعَدْتُمْ فِی كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَقُوْلُوْا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ اَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ، فَلْيَدْعُ بِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- ابواسحاق-- ابوالاحوص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

خبردار! ہم یہ بات نہیں جانتے تھے کہ ہم دو رکعات کے بعد کیا پڑھیں؟ البتہ ہم تسبیح تکبیر پڑھ لیتے تھے اور اپنے پروردگار کی حمد بیان کر لیتے تھے تو حضرت محمد ﷺ نے بھلائی کو کھولنے والی چیزوں اور جمع کرنے والی چیزوں کی تعلیم دی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم دو رکعات ادا کرنے کے بعد بیٹھ جاؤ تو یہ پڑھو:

''تمام زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر آدمی کو دعا کے بارے میں اختیار ہے' جو دعا اسے اچھی لگے وہ اسے مانگ لے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالتَّعَوُّذِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

باب 232: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے پناہ مانگنے کا حکم

721 - سندِ حدیث: نَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيْسٰی يَعْنِی ابْنَ يُوْنُسَ، ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِیُّ، اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ، ح وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَرَّانِیُّ جَمِيْعًا عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِی عَائِشَةَ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

---

[720] احناف کے نزدیک نمازی کے لئے یہ بات مستحب ہے' وہ نماز کے آخر میں ماثور دعا مانگے' جو درود شریف پڑھنے کے بعد ہوگی اور سلام پھیرنے سے پہلے ہوگی۔ اس بارے میں احادیث میں مختلف کلمات کے ساتھ دعائیں مذکور ہیں' جن میں سے چند ایک روایات کا تذکرہ امام ابن خزیمہ نے یہاں کیا ہے۔

تاہم احناف کے نزدیک نماز کے دوران کوئی ایسی دعائیں مانگی جاسکتی جو لوگوں کے کلام کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو۔ یا کوئی ایسی چیز نہیں مانگی جاسکتی جو لوگوں سے بھی لی جاسکتی ہو' جو شخص اس طرح کی دعا مانگتا ہے' تو یہ مکروہ تحریمی ہوگی۔

جبکہ احناف کے علاوہ باقی تمام فقہاء نماز کے دوران ہر قسم کی دعا مانگنے کو جائز قرار دیتے ہیں۔

تاہم اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے' نماز کے آخر میں مانگی جانے والی دعا عربی زبان میں ہی مانگی جائے گی۔

متن حدیث: اِذَا تَشَهَّدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ يَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَمَنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اسنادِ دیگر: هٰذَا حَدِيْثُ وَكِيْعٍ. وَفِیْ حَدِيْثِ عِيْسٰى: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ نا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِیُّ، نَا وَكِيْعٌ، عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --علی بن خشرم--عیسیٰ بن یونس (یہاں تحویلِ سند ہے) --محمد بن اسماعیل احمسی--وکیع (یہاں تحویلِ سند ہے) ہارون بن اسحاق--مخلد بن یزید حرانی--اوزاعی--حسان بن عطیہ--محمد بن ابوعائشہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

جب کوئی شخص تشہد پڑھے' تو وہ چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگے۔ وہ یہ کہے:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے اور دجال کی آزمائش کے شر سے اور زندگی اور موت کی آزمائش کے شر سے (تیری پناہ مانگتا ہوں)''

روایت کے یہ الفاظ وکیع کے نقل کردہ ہیں۔

عیسیٰ نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا:

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

722 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِیُّ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ،

متن حدیث: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ كَلِمَاتٍ كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ جِدًّا، قُلْتُ فِی الْمَثْنٰى كِلَيْهِمَا؟ قَالَ: بَلْ فِی الْمَثْنٰى الْاٰخِيْرِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ: كَانَ يُعَظِّمُهُنَّ

قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: اَخْبَرَنِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --حسن بن محمد زعفرانی-- روح-- ابن جریج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

طاؤس کے صاحب زادے نے اپنے والد کے بارے میں مجھے یہ خبر دی ہے کہ وہ تشہد کے بعد کچھ کلمات پڑھتے تھے' جنہیں وہ بہت اہم سمجھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: کیا وہ دونوں قسم کے تشہد میں انہیں پڑھتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: وہ آخری تشہد کے بعد انہیں پڑھتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: وہ کلمات کون سے ہیں' تو انہوں نے بتایا: (یہ ہیں)

721: صحیح مسلم' کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ' باب ما یستعاذ منه فی الصلاۃ' رقم الحدیث: **956** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابی هریرۃ رضی اللہ عنه' رقم الحدیث: **9983**

''میں قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں' میں جہنم کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں دجال کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں میں قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' میں زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ انہیں عظیم شمار کرتے تھے۔

ابن جریج کہتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (کے فرمان کے طور پر یہ الفاظ) مجھے بیان کیے تھے۔

بَابُ الِاسْتِغْفَارِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ السَّلَامِ

باب 233: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے استغفار پڑھنا

723 - سندِ حدیث: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ، نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنْ اٰخِرِ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر -- یحییٰ بن حسان -- یوسف بن یعقوب ماجشون -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: اعرج -- عبید اللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے) آخر میں تشہد اور سلام پھیرنے کے درمیان یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو میرے ان تمام امور کی مغفرت کر دے جو میں پہلے کر چکا ہوں اور جو میں بعد میں کروں گا' جو میں نے پوشیدہ طور پر کیے ہیں: اور جو علانیہ طور پر کیے ہیں: اور جو کوئی میں نے اسراف کیا ہے' اور ہر وہ چیز جس کا تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' تو ہی آگے کرنے والا ہے' تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

724 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ عَلِيٍّ، اَنَّ مِحْجَنَ بْنَ الْاَدْرَعِ، حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدْ قَضٰى صَلَاتَهٗ وَهُوَ يَتَشَهَّدُ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ غُفِرَ لَهٗ، غُفِرَ لَهٗ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالوارث بن عبدالصمد -- اپنے والد -- حسین معلم -- ابن بریدہ --

حنظلہ بن علی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے وہاں ایک شخص نماز مکمل کر چکا تھا اور وہ تشہد میں یہ پڑھ رہا تھا:
''اے اللہ! میں تجھ سے اس اللہ کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو ایک ہے' جو بے نیاز ہے' جس نے کسی کو جنم نہیں دیا اور اسے جنم نہیں دیا گیا اور کوئی اس کا ہمسفر نہیں ہے (میں یہ سوال کرتا ہوں) کہ تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے بے شک تو مغفرت کرنے والا ہے' اور رحم کرنے والا ہے''۔
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ فرمایا اس شخص کی مغفرت ہوگی۔ اس شخص کی مغفرت ہوگی۔

بَابُ مَسْاَلَةِ اللّٰهِ الْجَنَّةَ بَعْدَ التَّشَهُّدِ وَقَبْلَ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِعَاذَةِ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ

باب 234: تشہد کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جنت مانگنا اور جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا

725 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:
متنِ حدیث: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ: مَا تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: اَتَشَهَّدُ ثُمَّ اَقُوْلُ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ، اَمَا وَاللّٰهِ مَا اُحْسِنُ دَنْدَنَتَكَ وَلَا دَنْدَنَةَ مُعَاذٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَوْلَهُمَا نُدَنْدِنُ
توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الدَّنْدَنَةُ الْكَلَامُ الَّذِيْ لَا يُفْهَمُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- اعمش -- ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے دریافت کیا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ اس نے بتایا: میں تشہد پڑھتا ہوں' پھر میں یہ پڑھتا ہوں:
''اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور جہنم سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔
(اس شخص نے عرض کی) اللہ کی قسم! میں آپ کی طرح اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی طرح (اچھے اور جامع کلمات والی دعا) نہیں مانگ سکتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم بھی اسی کے آس پاس دعا مانگتے ہیں۔
امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''دندنہ'' اس کلام کو کہا جاتا ہے' جس کا مفہوم سمجھ میں نہ آئے (یعنی اسے پست آواز میں کیا جائے)

725: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' ابواب تفریع استفتاح الصلاۃ' باب فی تخفیف الصلاۃ' رقم الحدیث: **679** ' سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب ما یقال بعد التشہد والصلاۃ علی النبی صلی اللّٰہ علیہ' رقم الحدیث: **906** 'صحیح ابن حبان' کتاب الرقائق' باب الادعیۃ' ذکر ما یجب ان یکون قصد المرء فی جوامع دعائہ وبیان' رقم الحدیث: **868** ' مسند احمد بن حنبل' حدیث بعض اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم' رقم الحدیث: **15617** 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمہ سلیم' سلیم الانصاری . ثم السلمی استشہد یوم احد' رقم الحدیث: **6265**

بَابُ التَّسْلِيمِ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ انْقِضَائِهَا

باب 235: نماز ختم ہونے کے وقت نماز سے سلام پھیرنا (یعنی سلام پھیر کر نماز ختم کرنا)

726 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ،

متنِ حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- عبداللہ بن جعفر زہری -- اسماعیل بن محمد -- عامر بن سعد -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں

نبی اکرم ﷺ دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی اور بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

727 - سندِ حدیث: نَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْيَحْمَدِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ

فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ: أَكُلَّ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتَ؟ قَالَ: لَا قَالَ: وَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَالنِّصْفُ قَالَ: لَا قَالَ: فَهٰذَا فِي النِّصْفِ الَّذِي لَمْ تَسْمَعْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عتبہ بن عبداللہ یحمدی -- عبداللہ بن مبارک -- مصعب بن ثابت -- اسماعیل بن محمد -- عامر بن سعد بن ابووقاص -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے دیکھا ہے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

زہری کہتے ہیں: ہم نے یہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے طور پر نہیں سنی ہے تو اسماعیل نے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کی ہر حدیث سنی ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں اسماعیل نے دریافت کیا: آپ نے دوتہائی سنی ہوئی ہیں؟

726: السنن الصغرى' كتاب السهو' باب السلام' رقم الحديث: 1305 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' السلام' رقم الحديث: 1217 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من كان يسلم في الصلاة تسليمتين' رقم الحديث: 3005 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب التسليم في الصلاة' رقم الحديث: 1367 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' فصل في القنوت' ذكر وصف التسليم الذي يخرج المرء به من صلاته' رقم الحديث: 2016 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب ذكر ما يخرج من الصلاة به وكيفية التسليم' رقم الحديث: 1164

انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اسماعیل نے دریافت کیا: آپ نے آدھی حدیثیں سنی ہوئی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں تو اسماعیل بولے یہ (روایت) اُن نصف روایات میں سے ہے جو آپ نے سنی نہیں ہیں۔

بَابُ صِفَةِ السَّلَامِ فِي الصَّلَاةِ

باب 236: نماز میں سلام پھیرنے کا طریقہ

728 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، وَزِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ اِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا عُمَرُ، وَقَالَ زِيَادٌ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَعَنْ شِمَالِهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ خَدِّهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید اور زیاد بن ایوب --- عمر بن عبید طنافسی -- ابواسحاق -- ابوالاحوص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی (اور آپ یہ کہتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور آپ بائیں طرف سلام پھیرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے رخسار کی سفیدی نظر آجاتی تھی (اور آپ یہ کہتے تھے) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بَابُ اِبَاحَةِ الِاقْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى تَسْلِيمَةٍ وَاحِدَةٍ مِنَ الصَّلَاةِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تُجْزِءُ، وَهٰذَا مِنَ اخْتِلَافِ الْمُبَاحِ، فَالْمُصَلِّي مُخَيَّرٌ بَيْنَ اَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً وَبَيْنَ اَنْ يُسَلِّمَ تَسْلِيمَتَيْنِ كَمَذْهَبِ الْحِجَازِيِّينَ

باب 237: نماز میں صرف ایک سلام پر اکتفاء کرنا بھی مباح ہے

اور اس سے بات کی دلیل کہ ایک سلام پر اکتفاء کرنا بھی مباح ہے اور اس بات کی دلیل کہ ایک مرتبہ سلام پھیرنا بھی جائز ہے اور یہ مباح اختلاف کی قسم ہے۔

تو نمازی کو اس بارے میں اختیار ہے کہ وہ ایک سلام پھیرے یا دو سلام پھیرے جس طرح اہل حجاز کا مذہب ہے۔

729 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْعَطَّارُ قَالُوْا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

729 الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب منه ايضا' رقم الحديث: **279** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب من يسلم تسليمة واحدة' رقم الحديث: **915** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب ذكر ما يخرج من الصلاة به وكيفية التسليم' رقم الحديث: **1170** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' اما حديث انس' رقم الحديث: **791** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب العين' باب الميم من اسمه : محمد' رقم الحديث: **6867**

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُسَلِّمُ فِی الصَّلَاةِ تَسْلِیمَةً وَّاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ یَمِیلُ اِلَی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ شَیْئًا قَالَ ابْنُ مَهْدِیٍّ قَالَ: انا زُهَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّیُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور محمد بن خلف عسقلانی اور محمد بن مہدی عطار-- عمرو بن ابوسلمہ-- زہیر بن محمد مکی-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں-- سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران ایک (ہی) مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے تھے۔ آپ (سلام کے کلمات کہتے ہوئے) تھوڑا سا دائیں طرف مائل ہوجاتے تھے۔

ابن مہدی کہتے ہیں: زہیر بن محمد مکی نے ہمیں خبر دی ہے۔

730- سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، نَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّیُّ، حَدَّثَنَا وُهَیْبٌ، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

متن حدیث: اَنَّهَا کَانَتْ تُسَلِّمُ تَسْلِیمَةً وَّاحِدَةً قُبَالَةَ وَجْهِهَا، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- معلّٰی بن اسدی-- وہیب-- عبیداللہ بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

قاسم سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک ہی مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہہ دیا کرتی تھیں۔

731- سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدٌ، نَا مُعَلًّی، نَا وُهَیْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیهِ

متن حدیث: اَنَّهٗ کَانَ یُسَلِّمُ وَاحِدَةً: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد-- معلّٰی-- وہیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک مرتبہ سلام پھیرتے ہوئے السلام علیکم کہتے تھے۔

732- سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا یَحْیٰی، عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ: رَاَیْتُ عَائِشَةَ تُسَلِّمُ وَاحِدَةً نا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ، نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا مِثْلَهٗ، وَزَادَ:

توضیح روایت: وَلَا تَلْتَفِتُ عَنْ یَمِینِهَا وَلَا، عَنْ شِمَالِهَا

---

(729) احناف کے نزدیک سلام پھیرنا واجب ہے جبکہ جمہور کے نزدیک یہ رکن ہے۔

سلام پھیرتے ہوئے دائیں طرف منہ اس طرح پھیرا جائے گا کہ رخسار کی سفیدی نظر آجائے۔

شوافع اور مالکیہ کے نزدیک پہلا سلام واجب ہے جبکہ احناف اور حنابلہ کے نزدیک دونوں سلام واجب ہیں۔

احناف کے نزدیک پہلا سلام پھیرتے ہوئے دائیں طرف منہ موڑنا اور دوسرا سلام پھیرتے ہوئے بائیں طرف منہ موڑنا سنت ہے۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں پہلے سلام کے الفاظ کے مقابلے میں دوسرے سلام کے الفاظ پست آواز میں ہوں گے۔ کیونکہ بنیادی مقصد نماز کو ختم کرنے کا اعلان تھا اور وہ پہلے سلام کے ساتھ پورا ہو چکا ہے۔

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- عبید اللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)
قاسم کہتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو ایک مرتبہ سلام کہتے ہوئے دیکھا ہے۔
یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔
تاہم انہوں نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں: ''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا دائیں طرف اور بائیں طرف منہ نہیں پھیرتی تھیں''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الْاِشَارَةِ بِالْيَدِ يَمِينًا وَّشِمَالًا عِنْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 238: نماز (کے آخر میں) سلام پھیرتے ہوئے ہاتھ کے ذریعے دائیں اور بائیں طرف اشارہ کرنے کی ممانعت

733 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ: اَخْبَرَنَا مِسْعَرٌ، ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَيْضًا نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقِبْطِيَّةِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بِاَيْدِيْنَا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَمِينًا وَّشِمَالًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لِيْ اَرٰى اَيْدِيَكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمُسٍ، لِيَسْكُنْ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ

توضیحِ روایت: هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ وَقَالَ اٰخَرُوْنَ: اَمَا يَكْفِيْ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَخِذِهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ، عَنْ يَّمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ

اِلَّا اَنَّ ابْنَ خَشْرَمٍ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ: ثُمَّ يُسَلِّمُ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ

وَفِيْ حَدِيْثِ وَكِيعٍ: عَلٰى اَخِيْهِ مَنْ عَنْ يَّمِيْنِهِ، وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ فِيْ حَدِيْثِ يَزِيْدَ: كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلٰى جِبْرَائِيْلَ، السَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيْلَ، وَاَشَارَ اَبُوْ خَالِدٍ - يَعْنِيْ يَزِيْدَ بْنِ هَارُوْنَ - بِيَدِهٖ فَرَمٰى بِهَا يَمِينًا وَّشِمَالًا قَالَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ يَعْنِيْ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور حسن بن محمد -- یزید بن ہارون -- مسعر
(یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- مسعر بن کدام
(یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد ایضا نا محمد بن عبید طنافسی -- مسعر -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- مسعر -- عبید اللہ بن قبطیہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:
ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کرتے ہوئے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ السلام علیکم کہا کرتے تھے؛ دائیں طرف بھی اور بائیں طرف بھی؛ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں دیکھتا ہوں تمہارے ہاتھ یوں ہیں جیسے وہ سرکش گھوڑوں کی دم

ہوں تم میں سے ہر ایک کو نماز کے دوران پرسکون رہنا چاہیے۔

روایت کے یہ الفاظ بزار کے نقل کردہ ہیں۔ دیگر راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''کیا کسی شخص کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے زانوں پر رکھے اور پھر دائیں طرف اور بائیں طرف سلام کہہ دے''۔

ابن خشرم نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''پھر وہ اپنے دائیں طرف موجود افراد اور بائیں طرف موجود افراد کو سلام کہہ دے''۔

وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اپنے دائیں طرف موجود بھائی اور بائیں طرف موجود بھائی کو سلام کہہ دے''۔

حسن بن محمد نے یزید کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''پہلے جب ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو ہم یہ کہا کرتے تھے:

''اللہ تعالیٰ پر سلام ہو حضرت جبرائیل علیہ السلام پر سلام ہو حضرت میکائیل علیہ السلام پر سلام ہو''۔

تو ابو خالد نے اشارہ کیا' یعنی انہوں نے یزید بن ہارون کو اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کیا' تو انہوں نے اپنا ہاتھ دائیں طرف اور بائیں طرف کیا۔

حسن بن محمد کہتے ہیں: اس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی ہے یعنی محمد بن عبید کی نقل کردہ روایت کی مانند حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ حَذْفِ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب **239**: نماز (کے آخر میں) سلام کو مختصر کرنا

734 - سندِ حدیث: نَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ الصَّيْرَفِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عمرو بن علی صیرفی--محمد بن یوسف فریابی--اوزاعی--قرہ بن عبدالرحمٰن--ابن شہاب زہری--ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''سلام کو حذف کرنا سنت ہے''۔

735 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرِ الْمِصِّيصِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ، وَابْنُ الْمُبَارَكِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْفِرْيَابِيِّ قَالُوا كُلُّهُمْ: عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ

اسنادِ دیگر: حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ عَمَّارٍ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَا: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ہمیں یہ حدیث بیان کی علی بن سہل رملی نے --عمارہ بن بشر مصیصی --اوزاعی کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''سلام کو حذف کرنا سنت ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان تمام راویوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''سلام کو حذف کرنا سنت ہے''۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ساتھ بھی منقول ہے۔

بَابُ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 240: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

736 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَوْسَجَةَ بْنِ الرَّمَّاحِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَجْلِسُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ: اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یعقوب دورقی --ابومعاویہ --عاصم الاحول --عوسجہ بن رماح --عبداللہ بن ابوہذیل (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں سلام پھیرتے تھے تو آپ اس کے بعد صرف اتنی دیر کے لئے بیٹھتے تھے جتنی دیر میں آپ یہ پڑھ لیں:

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے سلامتی تجھ سے ہی حاصل ہوتی ہے اے جلال اور اکرام والے تو برکت والا ہے''۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ مَعَ الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 241: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی تعریف کے ہمراہ استغفار پڑھنا

737 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ اِسْرَائِيلَ اللُّؤْلُؤِيُّ الرَّمْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا

بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اللُّؤْلُؤِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْيَمَامِيُّ قَالَ: اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمَّارٍ، حَدَّثَنِي اَبُوْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ، مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اسنادِ دیگر: نَا اَحْمَدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ عَلِيْلٍ الْعَنَزِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالُوْا: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ اَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَمِثْلِهِ سَوَاءً.

توضیح روایت: وَرَوَى عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، فَقَالَ: ذَكَرَ هٰذَا الدُّعَاءَ قَبْلَ السَّلَامِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن مسکین یمامی اور حسن بن اسرائیل لؤلؤی رملی--بشر بن بکر--اوزاعی--ابوعمار--ابواسماء رحبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا کرنے کے بعد اٹھنے لگتے تھے تو آپ تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے' سلامتی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے' اے جلال اور اکرام والے' تو برکت والا ہے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اوزاعی نے یہ دعا سلام سے پہلے ذکر کی ہے۔

738 - سند حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ الْمَكِّيُّ: نَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْبَيْرُوْتِيُّ، حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي اَبُوْ عَمَّارٍ، عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اَرَادَ اَنْ يُّسَلِّمَ مِنَ الصَّلَاةِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن میمون کی--عمرو بن ہاشم بیروتی--اوزاعی--ابوعمار--ابواسماء رحبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے آخر میں سلام پھیرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو تین مرتبہ استغفار پڑھتے تھے' پھر یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو سلامتی عطا کرنے والا ہے' سلامتی تجھ سے حاصل ہوسکتی ہے' اے جلال اور اکرام والے' تو برکت والا ہے''۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر دیتے تھے۔

739 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَإِنْ كَانَ عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ لَمْ يَغْلَطْ فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ - اَعْنِي قَوْلَهُ: قَبْلَ السَّلَامِ - فَإِنَّ هٰذَا الْبَابَ يُرَدُّ إِلَى الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر عمرو بن ہاشم اور محمد بن میمون نے اس روایت کے الفاظ نقل کرنے میں غلطی نہیں کی۔ میرا

مطلب ہے کہ روایت کے یہ الفاظ ''سلام پھیرنے سے پہلے'' تو یہ باب سلام پھیرنے سے پہلے دعا مانگنے کے باب کی طرف لوٹایا جانا چاہیے۔

بَابُ التَّهْلِيلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ بَعْدَ السَّلَامِ

باب 242: سلام پھیرنے کے بعد ''لا الہ الا اللہ'' پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنا

740 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَخْطُبُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ يَقُولُ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ، اَهْلَ النِّعْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالثَّنَاءِ الْحَسَنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اسماعیل بن علیہ -- حجاج بن ابوعثمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- ابوزبیر بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے آخر میں جب سلام پھیرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں وہ نعمت، فضل اور اچھی تعریف کا اہل ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے ہم دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے (اعتراف کرتے ہیں) اگرچہ یہ بات کافروں کو پسند نہ آئے''۔

741 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ، نَا آدَمُ يَعْنِي ابْنَ اَبِي اِيَاسٍ، نَا اَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ وَهُوَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ انْقِضَاءِ صَلَاتِهِ قَبْلَ اَنْ يَقُومَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا

740: صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب استحباب الذكر بعد الصلاة وبيان صفته' رقم الحديث: **967**' سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الوتر' باب ما يقول الرجل اذا سلم' رقم الحديث: **1301** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' باب التهليل بعد التسليم' رقم الحديث: **1327** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' فصل في القنوت' ذكر وصف تهليل آخر كان يهلل صلى الله عليه وسلم به' رقم الحديث: **2032** مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الدعاء' ما يقال في دبر الصلوات' رقم الحديث: **28668** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' التهليل بعد التسليم' رقم الحديث: **1239** 'مسند احمد بن حنبل' حديث عبد الله بن الزبير بن العوام' رقم الحديث: **15810** 'مسند الشافعي' باب : ومن كتاب استقبال القبلة في الصلاة' رقم الحديث: **176** 'البحر الزخار مسند البزار' وهب بن كيسان' رقم الحديث: **1941** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن الزبير رحمه الله' رقم الحديث: **6660** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه عبد الله' ومما اسند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما' ابو الزبير محمد بن مسلم المكي' رقم الحديث: **13732**

اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَالْفَضْلُ وَالثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن خلف عسقلانی -- آدم بن ابوایاس -- ابوعمر صنعانی -- یہ حفص بن میسرہ ہیں -- موسیٰ بن عقبہ -- ابوزبیر مکی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُٹھنے سے پہلے یہ دعا مانگتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے، اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا، ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں، نعمت، فضل اور اچھی تعریف اسی کے ساتھ مخصوص ہے، اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، ہم دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے (یہ اعتراف کرتے ہیں) اگرچہ کافروں کو یہ بات پسند نہ آئے''۔

742- سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لُبَابَةَ، سَمِعْتُهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ،

ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ، وَفِي حَدِيثِ أَسْبَاطٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَكَتَبْتُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ

توضیحِ روایت: فَأَمَّا أَبُو هَاشِمٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا بِحَدِيثِ هُشَيْمٍ فِي عَقِبِ خَبَرِ مُغِيرَةٍ، وَمُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ

اسنادِ دیگر: نَا بِهٰذَا الْخَبَرِ الدَّوْرَقِيُّ، وَاَبُو هِشَامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْهُمُ الْمُغِيرَةُ وَمُجَالِدٌ وَّرَجُلٌ ثَالِثٌ اَيْضًا، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، ثُمَّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ فِي عَقِبِ هٰذَا الْخَبَرِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)---عبداللہ بن محمد زہری---سفیان---عبدہ بن ابولبابہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) وراد بیان کرتے ہیں:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کر لیتے تھے۔

اس کے بعد دیگر اسناد ہیں جس میں یہ الفاظ ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور صاحب حیثیت شخص کی حیثیت تیری مرضی کے مقابلے میں کوئی فائدہ نہیں دیتی''۔

عبدالرحمٰن کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات مجھے املاء کروائے اور میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ خط میں لکھ کر بھیج دیئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے''۔

جہاں تک ابوہاشم نامی راوی کا تعلق ہے تو انہوں نے ہشیم کے حوالے سے یہ روایت مغیرہ اور مجالد کی شعبی سے نقل کردہ روایت کے بعد بیان کی ہے جو وراد سے منقول ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے انہیں خط میں لکھا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ پڑھتے ہوئے سنا ہے:

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قیل وقال (یعنی فضول بحث) بکثرت مانگنے اور مال کو ضائع کرنے اور روکنے اور لے آنے اور ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ گاڑنے سے منع کرتے تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ منقول ہے۔

بَابُ جَامِعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ السَّلَامِ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

باب 243: نماز کے بعد، سلام پھیرنے کے بعد (مانگی جانے والی) ایک جامع دعا

743 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، وَاَبُوْ صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنْ عَمِّهِ الْمَاجِشُوْنِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، عَنِ الْاَعْرَجِ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهٗ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ فَسَلَّمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَالْمُؤَخِّرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ: لَا اِلٰهَ لِيْ اِلَّا اَنْتَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ-- حجاج بن منہال اور ابوصالح --عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ-- اپنے چچا ماجشون بن ابوسلمہ-- اعرج-- یہ عبدالرحمٰن بن ہرمز ہیں-- عبیداللہ بن ابورافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہو جانے کے بعد سلام پھیر دیتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! جو میں نے پہلے کیا ہے اور جو بعد میں کروں گا' جو پوشیدہ طور پر کیا ہے اور جو علانیہ طور پر کیا ہے اور جو میں نے اسراف کیا ہے اور جس چیز کا تو مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے' تو ان سب کی مغفرت کر دے' بے شک تو ہی آگے کرنے والا ہے' اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

ابوصالح کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''تیرے علاوہ میرا اور کوئی معبود نہیں ہے''۔

744 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اٰدَمَ الْبَصْرِيُّ، انا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَغْدُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ وَتَجِيْءُ الْمَرْاَةُ، فَيَقُوْلُ:

743: صحيح مسلم' كتاب صلاة المسافرين وقصرها' باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه' رقم الحديث: **1330** 'الجامع للترمذي' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب منه' رقم الحديث: **3426** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' ابواب تفريع استفتاح الصلاة' باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء' رقم الحديث: **656** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر ما يدعو المرء في عقيب التشهد قبل السلام' رقم الحديث: **1990** 'سنن الدارقطني' كتاب الصلاة' باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير' رقم الحديث: **979** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **792** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند علي بن ابي طالب رضي الله عنه' رقم الحديث: **551**

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، كَيْفَ اَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي، وَارْحَمْنِي، وَاهْدِنِي، وَعَافِنِي، وَارْزُقْنِي، فَقَدْ جَمَعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَاٰخِرَتَكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں)--محمد بن عباد بن آدم بصری--مروان بن معاویہ فزاری--ابو مالک اشجعی--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں'وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں صبح کے وقت حاضر ہو جاتے تھے۔ بعض اوقات کوئی شخص آتا یا کوئی عورت آتی' مرد یہ کہتا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! جب میں نماز پڑھ لیا کروں' تو کیا پڑھا کروں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ تم یہ پڑھو:

''اے اللہ! تو میری مغفرت کردے' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت پر ثابت قدم رکھ' تو مجھے عافیت نصیب کر' تو مجھے رزق عطا کر''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس (دعا) نے تمہارے لئے دنیا اور آخرت کو جمع کر دیا۔

745 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَرْوَانَ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّ كَعْبًا، حَلَفَ لَهُ بِالَّذِيْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى، اِنَّا نَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ دَاوُدَ نَبِيَّ اللّٰهِ كَانَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ: اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً، وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ، اللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ، اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ كَعْبٌ اَنَّ صُهَيْبًا صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُهُنَّ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی--ابن وہب--حفص بن میسرہ--موسیٰ بن عقبہ--عطاء بن ابو مروان--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

کعب الاحبار نے ان کے سامنے اس ذات کے نام کی قسم اٹھائی' جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے سمندر کو چیر دیا تھا (اور یہ بات بیان کی) کہ ہم نے تورات میں یہ بات پائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا مانگتے تھے:

''اے اللہ! تو میرے دین کی اصلاح کردے جسے تو نے میرے لئے (جہنم سے) بچاؤ کا ذریعہ بنایا ہے' اور تو میری دنیا کی اصلاح کردے جسے تو نے میرے لئے زندگی بسر کرنے کا ذریعہ بنایا ہے' اے اللہ! میں تیری ناراضگی کے مقابلے

744: صحیح مسلم' کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار' باب فضل التہلیل والتسبیح والدعاء' رقم الحدیث: **4972**' سنن ابن ماجہ' کتاب الدعاء' باب الجوامع من الدعاء' رقم الحدیث: **3843**' مسند احمد بن حنبل' حدیث طارق بن اشیم الاشجعی ابی مالک' رقم الحدیث: **15597**' المعجم الکبیر للطبرانی' باب الصاد' باب الطاء' طارق بن اشیم الاشجعی' رقم الحدیث: **8065**' الادب المفرد للبخاری' باب دعاء الرجل علی من ظلمہ' رقم الحدیث: **670**

میں تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے انتقام لینے سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں اور تیری ذات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! جسے تو عطا کر دے اُسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جسے تو نہ دے اُسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور صاحب حیثیت شخص کی حیثیت تیری مرضی کے مقابلے میں فائدہ نہیں دیتی"۔

راوی بیان کرتے ہیں: کعب الاحبار نے ہمیں یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ کے صحابی حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ التَّعَوُّذِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 244: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد پناہ مانگنا

746 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، نَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ قَالَا:

متنِ حدیث: كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيهِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ إِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ إِلَى اَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عثمان عجلی -- عبید اللہ بن موسیٰ -- شیبان -- عبدالملک بن عمیر -- مصعب بن سعد کے حوالے سے اور عمرو بن میمون الاودی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کو ان کلمات کی تعلیم دیا کرتے تھے' یوں جیسے استاد (مدرسے کے) بچوں کو تعلیم دیتا ہے۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں' اور میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں اس چیز سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے سٹھیا جانے والی عمر تک لوٹا دیا جائے اور میں دنیا کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

746:صحیح البخاری' کتاب الجهاد والسیر' باب ما یتعوذ من الجبن' رقم الحدیث:**2687** 'الجامع للترمذی' ابواب الدعوات عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب فی دعاء النبی صلی الله علیه وسلم وتعوذه فی دبر' رقم الحدیث: **3575**'صحیح ابن حبان' کتاب الصلاة' فصل فی القنوت' ذکر ما یتعوذ المرء بالله جل وعلا منه فی عقیب الصلوات' رقم الحدیث:**2049** 'السنن الصغری' کتاب آداب القضاة' الاستعاذة من البخل' رقم الحدیث:**5375** 'السنن الکبری للنسائی' کتاب الاستعاذة' الاستعاذة من البخل' رقم الحدیث:**7623** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' رقم الحدیث:**4507** 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرة المبشرین بالجنة' مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه' رقم الحدیث:**1576** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روی عبد الملک بن عمیر' رقم الحدیث: **1019**'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند سعد بن ابی وقاص' رقم الحدیث.**688**

747 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْاَحْمَسِيُّ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن اسماعیل احمسی -- وکیع -- عثمان الشحام -- مسلم بن ابوبکرہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! میں کفر' غربت اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب 245: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد ''سبحان اللہ'' اور ''اللہ اکبر'' پڑھنے کی فضیلت

748 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ

متنِ حدیث: قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، ذَهَبَ اَهْلُ الْاَمْوَالِ الدُّثُوْرِ بِالْاُجُوْرِ، يَقُوْلُوْنَ كَمَا تَقُوْلُ وَيُنْفِقُوْنَ وَلَا نُنْفِقُ قَالَ: اَوَلَا اُخْبِرُكَ بِعَمَلٍ اِذَا اَنْتَ عَمِلْتَهُ اَدْرَكْتَ مَنْ قَبْلَكَ وَفُتَّ مَنْ بَعْدَكَ اِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ قَوْلِكَ، تَقُوْلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، تُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدُ وَتُكَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- بشر بن عاصم -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! مال و دولت والے لوگ اجر لے گئے ہیں' کیونکہ وہ اسی طرح (تسبیح وغیرہ) پڑھتے ہیں' جس طرح ہم پڑھتے ہیں' لیکن وہ لوگ خرچ کر دیتے ہیں اور ہم خرچ نہیں کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اسے عمل کے بارے نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اس پر عمل کرلو گے' تو اس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے' اور اس شخص کو پیچھے چھوڑ دو گے' جو تم سے پیچھے ہے' ماسوائے اس شخص کے جو تمہارے پڑھنے کی مانند پڑھ لے تم ہر نماز کے تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' پڑھو' الحمدللہ اور اللہ اکبر بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھ لیا کرو اور جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لئے) جاؤ' تو بھی ان کلمات کو (اتنی ہی تعداد میں) پڑھ لیا کرو۔

749 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا: ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ مِنَ الْاَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ، يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَلَهُمْ فُضُوْلٌ يَحُجُّوْنَ بِهَا

وَيَعْتَمِرُونَ وَيُجَاهِدُونَ وَيَتَصَدَّقُونَ، فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَمْرٍ اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ اَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ اَحَدٌ مِنْ بَعْدِكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ اَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَيْهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ بِمِثْلِ اَعْمَالِكُمْ تُسَبِّحُونَ وَتَحْمَدُونَ وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ قَالَ: فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمَدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ: تَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ حَتّٰى تَتِمَّ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی--معتمر--عبیداللہ--سمی--ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

کچھ غریب لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: صاحب حیثیت لوگوں نے بلند درجات اور ہمیشہ رہ جانے والی نعمتیں حاصل کر لی ہیں' وہ اسی طرح نماز ادا کرتے ہیں' جس طرح ہم نماز ادا کرتے ہیں وہ اسی طرح روزے رکھتے ہیں' جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں' تاہم ان کے پاس اضافی مال موجود ہے' جس کی مدد سے وہ حج کر لیتے ہیں اور عمرہ کر لیتے ہیں اور جہاد میں حصہ لیتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں کہ اگر تم اُسے اختیار کر لو گے' تو تم اس شخص تک پہنچ جاؤ گے' جو تم سے آگے ہے' اور تمہارے پیچھے والا شخص تم تک نہیں پہنچ سکے گا اور تم اپنے جیسے افراد میں سب سے بہتر ہو جاؤ گے' ماسوائے اس شخص کے' جو تمہارے اس عمل کی مانند عمل کر لے' تم لوگ ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر ہمارے درمیان اس بارے میں اختلاف ہو گیا' تو بعض حضرات نے یہ کہا: تینتیس مرتبہ سبحان اللہ' تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں گے' تو میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر ان سب کو تینتیس مرتبہ پڑھو۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ التَّهْلِيْلِ بَعْدَ التَّسْبِيْحِ وَالتَّحْمِيْدِ وَالتَّكْبِيْرِ بَعْدَ السَّلَامِ مِنَ الصَّلَاةِ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ، وَمَا يُرْجٰى فِيْ ذٰلِكَ مِنْ مَغْفِرَةِ الذُّنُوْبِ السَّالِفَةِ وَاِنْ كَانَتْ كَثِيْرَةً

باب 246: نماز کا سلام پھیرنے کے بعد سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر پڑھ کر 100 کی تعداد پوری کرنا مستحب ہے

اور اس عمل کی وجہ سے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کی امید کی جا سکتی ہے' اگرچہ وہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔

750 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ بِشْرٍ، نَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: مَنْ سَبَّحَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا

وَّثَلَاثِينَ، فَذٰلِكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُونَ، ثُمَّ قَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، غُفِرَتْ لَهُ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوبشر -- خالد بن عبداللہ -- سہیل -- ابوعبید -- عطاء بن یزید لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھتا ہے تو یہ ننانوے مرتبہ ہو جاتے ہیں پھر وہ سو کا عدد مکمل کرنے کے لئے (یہ کلمہ پڑھ لے)

''اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لئے مخصوص ہے حمد اسی کے لئے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے''۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

بَابُ الْاَمْرِ بِمَسْاَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَعُونَةَ عَلٰى ذِكْرِهٖ وَشُكْرِهٖ وَحُسْنِ عِبَادَتِهٖ، وَالْوَصِيَّةِ بِذٰلِكَ

باب 247: نماز کے بعد پروردگار سے اس کا ذکر کرنے اس کا شکر کرنے اور اس کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کے بارے میں اس کی مدد مانگنے کا حکم ہونا اور اس بات کی تلقین کرنا

751 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيِّ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِيَدِي، فَقَالَ لِي: يَا مُعَاذُ، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ، فَقُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي، وَاللّٰهِ اِنِّي لَاُحِبُّكَ قَالَ: يَا مُعَاذُ اِنِّي اُوصِيكَ، لَا تَدَعَنَّ اَنْ تَقُولَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ: اللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ،

وَاَوْصَى بِذٰلِكَ مُعَاذٌ الصُّنَابِحِيَّ، وَاَوْصَى بِهِ الصُّنَابِحِيُّ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ، وَاَوْصَى بِهِ اَبُو عَبْدِ

751: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب تفریع ابواب الوتر' باب فی الاستغفار' رقم الحدیث: **1314** 'السنن الصغریٰ' کتاب السهو' نوع آخر من الدعاء' رقم الحدیث: **1291** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة" رقم الحديث: **946** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' فصل في القنوت' ذكر الاستحباب للمرء ان يستعين بالله جل وعلا على ذكره وشكره' رقم الحديث: **2044** 'السنن الكبرىٰ للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' نوع آخر من الدعاء' رقم الحديث: **1203** 'مسند احمد بن حنبل' حديث معاذ بن جبل' رقم الحديث: **21570** 'مسند عبد بن حميد' مسند معاذ بن جبل رضي الله عنه' رقم الحديث: **121** 'البحر الزخار مسند البزار' اول الخامس والعشرين' رقم الحديث: **2306** ' المعجم الكبير للطبراني' بقية الميم' من اسمه معاذ' الصنابحي' رقم الحديث: **16937**

الرَّحْمٰنِ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- محمد بن مہدی عطار --- مقری --- حیوہ --- عقبہ بن مسلم --- ابوعبدالرحمٰن حبلی --- صنابحی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --- حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ کی قسم! میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اللہ کی قسم! میں بھی آپ سے محبت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں یہ تلقین کرتا ہوں کہ تم ہر نماز کے بعد یہ کلمات کہنا ہرگز نہ چھوڑنا۔

''اے اللہ! تو اپنے ذکر اپنے شکر اور اچھے طریقے سے اپنی عبادت کے بارے میں میری مدد کر''۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی نامی راوی کو اسی بات کی تلقین کی تھی۔ صنابحی نے ابوعبدالرحمٰن نامی راوی کو اسی بات کی تلقین کی تھی اور ابوعبدالرحمٰن نے عقبہ بن مسلم کو اسی بات کی تلقین کی تھی۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّهْلِيْلِ مَعَ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ تَمَامَ الْمِائَةِ وَاَنْ نَجْعَلَ كُلَّ وَاحِدٍ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ تَكْمِلَةَ الْمِائَةِ

باب **248**: (نماز کے بعد) سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمدللہ کے ہمراہ لا الٰہ الا اللہ پڑھ کر **100** کی تعداد پوری کرنا مستحب ہے اور وہ یوں کہ آپ ان میں سے ہر ایک کو **25** مرتبہ پڑھیں تا کہ **100** کی تعداد پوری ہو جائے

752 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ قُدَامَةَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ: اُمِرْنَا اَنْ نُسَبِّحَ، فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَاُتِيَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ نَوْمِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ: اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهِ التَّهْلِيْلَ، فَلَمَّا اَصْبَحَ

752: سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب التسبيح في دبر الصلاة' رقم الحديث: **1376** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة'' رقم الحديث: **869** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة فصل في القنوت' ذكر استحباب زيادة التهليل مع التسبيح والتحميد والتكبير' رقم الحديث: **2041** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' نوع آخر من عدد التسبيح' رقم الحديث: **1338** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' نوع آخر من عدد التسبيح' رقم الحديث: **1250** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **3460** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث زيد بن ثابت' رقم الحديث: **21077** 'مسند عبد بن حميد' مسند زيد بن ثابت رضي الله عنه' رقم الحديث: **246** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الزاي من اسمه زيد' زيد بن ثابت الانصاري يكنى ابا سعيد ويقال ابو خارجة' كثير بن افلح' رقم الحديث: **4764**

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَافْعَلُوا

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ الثَّقَفِيِّ وَقَالَ اَبُوْ قُدَامَةَ: فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي مَنَامِهِ، فَقِيْلَ لَهُ: اَمَرَكُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتَحْمَدَهُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَتُكَبِّرَهُ اَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَذَكَرَ بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید -- عثمان بن عمر -- ہشام بن حسان (یہاں تحویلِ سند ہے) حسین بن حسن -- ثقفی -- ہشام -- محمد بن سیرین -- کثیر بن افلح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا کہ ہم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہیں' پھر ایک انصاری کے خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ کے رسول نے تمہیں یہ حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد اس طرح تسبیح پڑھا کرو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو اس شخص نے کہا: تم اسے پچیس' پچیس مرتبہ کرلو اور اس میں لا الہ الا اللہ شامل کرلو (یعنی اسے بھی پچیس مرتبہ پڑھ لیا کرو) اگلے دن صبح وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایسا کرلو۔

روایت کے یہ الفاظ ثقفی کے نقل کردہ ہیں۔

ابوقدامہ کہتے ہیں: ایک شخص کے خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ تم ہر نماز کے بعد تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں!

اس کے بعد راوی نے بقیہ حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ فَضْلِ التَّحْمِيْدِ وَالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ يُوْصَفُ بِالْعَدَدِ الْكَثِيْرِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ اَوْ غَيْرِ خَلْقِهِ

باب **249**: اللہ تعالیٰ کی اس طرح سے حمد، پاکی اور کبریائی بیان کرنے کی فضیلت' جسے اس کی مخلوق اور اس کی مخلوق کے علاوہ (کسی اور چیز کے حوالے سے) کثیر تعداد کے ساتھ متصف کیا گیا ہو

753 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَتْ جُوَيْرِيَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ - وَكَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ - فَحَوَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَهَا، وَسَمَّاهَا جُوَيْرِيَةَ، وَكَرِهَ اَنْ يُقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ -

متنِ حدیث: قَالَتْ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا فِي مُصَلَّايَ فَرَجَعَ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ وَاَنَا فِيْهِ،

فَقَالَ: لَمْ تَزَالِي فِي مُصَلَّاكِ مُنْذُ خَرَجْتُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قَدْ قُلْتُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَّ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ، عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ حَكِيْمٍ وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجُوَيْرِيَةُ جَالِسَةٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنَ الْكَلَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یحیٰی بن حکیم -- سفیان بن عیینہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- محمد بن عبدالرحمٰن -- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس خاتون کا اصل نام ''برہ'' تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر کے ان کا نام ''جویریہ'' رکھ دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات کہی جانا (یعنی یہ بات سننا) پسند نہیں تھا کہ آپ ''برہ'' (یعنی نیکی) کے پاس سے تشریف لے گئے ہیں۔

سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ میں اس وقت اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ دن چڑھ جانے کے بعد آپ واپس تشریف لائے' تو میں وہیں بیٹھی ہوئی تھی۔ آپ نے دریافت کیا: جب میں گیا تھا تم اس وقت سے (اب تک) اپنی جائے نماز پر ہی بیٹھی ہوئی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: میں نے تین مرتبہ چار کلمات پڑھے' اگر ان کا وزن ان کلمات کے ساتھ کیا جائے جو تم نے پڑھے ہیں' تو یہ کلمات وزنی ہوں گے (جو میں نے پڑھے ہیں) وہ یہ ہیں:

753:صحيح مسلم' كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب التسبيح اول النهار وعند النوم' رقم الحديث: **5012** ' سنن ابى داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الوتر' باب التسبيح بالحصى' رقم الحديث: **1298** 'الجامع للترمذى' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب' رقم الحديث: **3563** 'سنن ابن ماجه' كتاب الادب' باب فضل التسبيح' رقم الحديث: **3806** 'صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الاذكار' ذكر التسبيح الذى يعطى الله جل وعلا المرء به زنة السماوات' رقم الحديث: **832** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' نوع آخر من عدد التسبيح' رقم الحديث: **1340**' السنن الكبرى للنسائى' العمل فى افتتاح الصلاة' نوع آخر من عدد التسبيح' رقم الحديث: **1252** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الدعاء' ما كان يدعو به النبى صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **28799** 'مشكل الآثار للطحاوى' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **5262** 'مسند احمد بن حنبل' مسند النساء' حديث جويرية بنت الحارث بن ابى ضرار' رقم الحديث: **26198** 'مسند الحميدى' احاديث ابن عباس رضى الله عنه ايضا' رقم الحديث: **480**'سند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن صفية وجويرية وزينب من ازواج النبى صلى الله' رقم الحديث: **1861** 'مسند عبد بن حميد' مسند ابن عباس رضى الله عنه' رقم الحديث: **705** 'مسند ابى يعلى الموصلى' حديث جويرية بنت الحارث' رقم الحديث: **6908** 'المعجم الكبير للطبرانى' باب الياء' ما اسندت جويرية' ابن عباس' رقم الحديث: **20040**

"اللہ کی ذات پاک ہے اور حمد اسی کے لئے مخصوص ہے جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو اس کی ذات کی رضا جتنی ہو اس کے عرش کے وزن جتنی ہو اور اس کے کلمات کی سیاہی جتنی ہو۔"

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ بن حکیم سے نقل کردہ ہیں۔

عبدالجبار نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ جب صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے تو سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا اپنی نماز کی جگہ تشریف فرما تھیں۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ انہوں نے اس سے پہلے کا کلام ذکر نہیں کیا ہے۔

754 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ، اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ، عَنِ الْمُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ: مَاذَا تَقُولُ يَا اَبَا اُمَامَةَ؟ قَالَ: اَذْكُرُ رَبِّي قَالَ: اَفَلَا اُخْبِرُكَ بِاَكْثَرَ - اَوْ اَفْضَلَ - مِنْ ذِكْرِكَ اللَّيْلَ مَعَ النَّهَارِ، وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّيْلِ؟ اَنْ تَقُولَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا خَلَقَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ مَا فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصَى كِتَابُهُ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كُلِّ شَيْءٍ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْءَ كُلِّ شَيْءٍ، وَتَقُولُ الْحَمْدُ مِثْلَ ذٰلِكَ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن عبدالرحمٰن بن مغیرہ مصری -- ابن ابومریم -- یحییٰ بن ایوب -- ابن عجلان -- مصعب بن محمد بن شرحبیل -- محمد بن سعد بن زرارہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ وہ اس وقت اپنے ہونٹوں کو حرکت دے رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے ابوامامہ! تم کیا پڑھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کا ذکر کر رہا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے دن کے ہمراہ رات بھر یا رات کے ہمراہ دن بھر ذکر کرنے سے زیادہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) افضل ہو؟ تم یہ پڑھو:

"میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کی تعداد جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس کی مخلوق کو بھر دے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین اور آسمان میں موجود چیزوں جتنی ہو میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو زمین اور آسمان میں موجود جگہ کو بھر دے میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو اس چیز کی تعداد کے برابر ہو جسے اس کی کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں شمار کیا گیا ہے اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کی تعداد جتنی ہو اور میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتا ہوں جو ہر چیز کو بھر دے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) پھر تم حمد کے کلمات

بھی اسی کی مانند پڑھو"۔

بَابُ الْاَمْرِ بِقِرَاءَ ةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ فِىْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

باب 250: نماز کے بعد معوذتین پڑھنے کا حکم ہونا

755 - قَالَ: قَرَاْتُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُمْ قَالَ: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ يَعْنِىْ ابْنَ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ حُنَيْنِ بْنِ اَبِىْ حَكِيْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، وَفِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ قَالَ:

متن حدیث: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَءُوا الْمُعَوِّذَاتِ فِىْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

توضیح روایت: لَمْ يَقُلِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: لِىْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد کے حوالے سے -- لیث -- حسن بن محمد -- عاصم بن علی -- لیث -- حنین بن ابوحکیم -- علی بن رباح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ہر نماز کے بعد معوّذات پڑھا کرو۔

حسن بن محمد نے یہ الفاظ نقل نہیں کیے "مجھ سے"۔

بَابُ فَضْلِ الْجُلُوْسِ فِى الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ مُتَطَهِّرًا

باب 251: نماز کے بعد باوضو حالت میں مسجد میں بیٹھنے کی فضیلت

756 - سندِ حدیث: نَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ ثُمَّ جَلَسَ مَجْلِسَهُ الَّذِىْ صَلّٰى فِيْهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّىْ عَلَيْهِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ

توضیح روایت: هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ، وَفِىْ خَبَرِ ابْنِ وَهْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلَّى الْمُسْلِمُ، ثُمَّ جَلَسَ فِىْ مُصَلَّاهُ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَدْعُوْ لَهُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحْدِثْ اَوْ يَقُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق -- ابن فضیل -- محمد بن اسحاق

(یہاں تحویلِ سند ہے) عیسیٰ بن ابراہیم -- ابن وہب -- حفص بن میسرہ -- یہ دونوں علاء بن عبدالرحمٰن -- ان کے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے اور پھر اسی جگہ پر بیٹھا رہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی تو فرشتے مسلسل اس کے لئے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں۔ (وہ یہ دعا کرتے ہیں) اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔

جب تک وہ آدمی بے وضو نہیں ہوتا۔

روایت کے یہ الفاظ ابن فضیل کے نقل کردہ ہیں۔

ابن وہب کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جب مسلمان شخص نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہے تو فرشتے مسلسل اس کے لئے (یہ) دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! تو اس کی مغفرت کر دے اے اللہ! تو اس پر رحم کر۔

جب تک آدمی بے وضو نہیں ہوتا یا (اس جگہ سے) اٹھ نہیں جاتا۔

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْفَجْرِ اِلٰى طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب 252: فجر کی نماز سے لے کر سورج نکلنے تک مسجد میں بیٹھنے کا مستحب ہونا

757 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ، كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ؟ قَالَ: كَانَ يَقْعُدُ فِيْ مُصَلَّاهُ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد بن جعفر (یہاں تحویلِ سند ہے) ابوموسیٰ -- عبدالرحمٰن -- شعبہ -- سماک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

انہوں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز ادا کر لیتے تھے تو آپ کیا کرتے تھے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ نماز ادا کی ہوتی تھی آپ اسی جگہ پر سورج نکلنے تک بیٹھے رہتے تھے۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ اللِّبَاسِ فِی الصَّلَاۃِ

ابواب کا مجموعہ: نماز میں لباس کے احکام [1]

بَابُ الرُّخْصَۃِ فِی الصَّلَاۃِ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب 253: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت

758 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِیْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَامَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَیُصَلِّیْ اَحَدُنَا فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَوَلِکُلِّکُمْ ثَوْبَانِ؟، قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَۃَ لِلَّذِیْ سَاَلَهُ: اَتَعْرِفُ اَبَا هُرَیْرَۃَ؟ فَاِنَّهُ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَثِیَابُهُ مَوْضُوْعَۃٌ عَلَی الْمِشْجَبِ

هٰذَا حَدِیْثُ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن --- سفیان --- ابن شہاب زہری --- سعید بن مسیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟

---

[1] نماز کے دوران ستر کو چھپانا شرط ہے اور اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

''تم ہر سجدے (یعنی ہر نماز) کے وقت زینت کو اختیار کرو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے' اس سے مراد نماز کے وقت کپڑے پہننا ہے۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے کہ

''اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز سر کی چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا''۔

اس بارے میں فقہاء نے مختلف جزوی احکام کی وضاحت کی ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں' مرد کا ستر ناف سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہے۔

احناف کے نزدیک گھٹنا ان کے حکم میں شامل ہوگا' یعنی اسے چھپانا فرض ہوگا۔

اس اعتبار سے امام ابن خزیمہ نے یہاں جو ترجمۃ الباب قائم کیا ہے' ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے یہ حکم مردوں کے لئے مخصوص ہے' کیونکہ خواتین کا ستر ایک کپڑے میں پوری طرح نہیں چھپایا جاسکتا۔

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے جس شخص نے یہ سوال کیا تھا' اس سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ابوہریرہ کو جانتے ہو؟ وہ ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے' حالانکہ اس کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے ہیں؟

روایت کے یہ الفاظ سعید بن عبدالرحمٰن کے ہیں۔

759 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، نَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ، حَدَّثَنِي اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِي وَاِنِّي اَنْظُرُ فِي الْمَسْجِدِ مَا اَكَادُ اَنْ اَرَى رَجُلًا يُصَلِّي فِي ثَوْبَيْنِ، وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تُصَلُّوْنَ فِي اثْنَيْنِ وَثَلَاثَةٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- یزید بن کیسان -- ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' میں نے مسجد میں دیکھا' مجھے ایسا کوئی شخص نظر نہیں آیا' جو دو کپڑے پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور آج تم لوگ دو کپڑے اور تین کپڑے پہن کر بھی نماز پڑھ لیتے ہو۔

760 - سندِ حدیث: نَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ،

وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارُهُ، فَقَالَ: لَيْسَ بِذٰلِكَ بَاْسٌ اِذَا كَانَ يُوَارِيهِ وَقَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ وَقَالَ بُكَيْرٌ: قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ:

متنِ حدیث: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: قَدْ كُنَّا نُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ حَتّٰى جَاءَ نَا اللّٰهُ بِالثِّيَابِ، فَقَالَ: لَا تُصَلُّوْا اِلَّا فِي ثَوْبَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: لَيْسَ فِي هٰذَا شَيْءٌ، قَدْ كُنَّا نُصَلِّي فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَنَا ثَوْبَانِ، فَقِيْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَلَا تَقْضِي بَيْنَ هٰذَيْنِ - وَهُوَ مَعَهُمْ - قَالَ: اَنَا مَعِي

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- مخرمہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

سعید بن مسیب سے ایک ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو ایک قمیص پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے۔ وہ تہبند نہیں باندھتا' تو سعید بن مسیب نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ قمیص اس کے جسم کو چھپا لے۔

یہ بات عمرو بن شعیب نے بیان کی ہے۔

بکیر نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ سعید بن مسیب کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔
ہم لوگ ایک ہی کپڑا پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی کپڑے عطا کر دیئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم صرف دو کپڑے پہن کر نماز پڑھا کرو۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ کوئی مسئلہ نہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہم ایک ہی کپڑا پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے' حالانکہ ہمارے پاس دو کپڑے ہوتے تھے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: آپ ان دونوں صاحبان کے درمیان فیصلہ نہیں دیں گے' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ ہی ہوتے تھے' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے ساتھ ہوں۔

بَابُ الْمُخَالَفَةِ بَيْنَ طَرَفَيِ الثَّوْبِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّيْ فِي الرِّدَاءِ الْوَاحِدِ أَوِ الْإِزَارِ الْوَاحِدِ

باب **254**: جب نمازی ایک ہی چادر لپیٹ کر' یا ایک ہی تہبند باندھ کر' نماز ادا کر رہا ہو' تو اسے کپڑے کے پلو مخالف سمت میں کندھے پر ڈال لینے چاہئیں

761 - سندِ حدیث: نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ يَعْنِي ابْنَ نُدْبَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید
(یہاں تحویلِ سند ہے) بندار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید
(یہاں تحویلِ سند ہے) ابوکریب -- ابواسامہ -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- ہشام بن عروہ
(یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- حسن بن حبیب بن ندبہ -- ہشام -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:
حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

761:صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه' رقم الحديث: **834** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في الصلاة في الثوب الواحد' رقم الحديث: **319** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في الصلاة في الثوب الواحد' رقم الحديث: **3156** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث عمر بن ابي سلمة' رقم الحديث: **16039** 'مسند الحميدي' حديثا عمر بن ابي سلمة رضي الله عنه' رقم الحديث: **556** 'المعجم الكبير للطبراني' باب من اسمه عمر' عمر بن ابي سلمة بن عبد الاسد' ما اسند عمر بن ابي سلمة' رقم الحديث: **8157**

میں نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے اس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھے پر) ڈالے ہوئے تھے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِى الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

وَبِحَضْرَةِ الْمُصَلِّىْ ثِيَابٌ لَهٗ غَيْرُ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الَّذِىْ يُصَلِّىْ فِيْهِ

باب 255: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا مباح ہے جب کہ نمازی کے پاس اس ایک کپڑے کے علاوہ اور بھی کپڑے موجود ہوں جن میں وہ نماز ادا کر رہا ہے

762 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِىُّ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ فِىْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ، وَثِيَابُهُ عَلَى الْمِشْجَبِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- عبداللہ بن وہب -- عمرو بن حارث اور اسامہ بن زید لیثی -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک ہی کپڑا پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے کنارے اپنے کندھوں پر مخالف سمت میں ڈالے ہوئے تھے حالانکہ آپ کے کپڑے کھونٹی پر لٹکے ہوئے ہوتے تھے۔

بَابُ عَقْدِ الْاِزَارِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ اِذَا صَلَّى الْمُصَلِّىْ فِىْ اِزَارٍ وَاحِدٍ ضَيِّقٍ

باب 256: تہبند کو گردن پر باندھ لینا جب نمازی ایک چھوٹے تہبند میں نماز ادا کرے

763 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ قُدَامَةَ، نَا يَحْيٰى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِىْ اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّوْنَ مَعَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِيْنَ اُزُرَهُمْ عَلٰى اَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ، فَيُقَالُ لِلنِّسَاءِ: لَا تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِى الرِّجَالُ جُلُوْسًا

اسنادِ دیگر: نَا بِنَحْوِهِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيْعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَزَادَ قَالَ: مِنْ ضِيْقِ الْاُزُرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوقدامہ -- یحییٰ -- سفیان -- ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مرد نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے تو وہ بچوں کی طرح اپنے تہبند گردن پر باندھ لیتے تھے تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ اپنے سر اس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر نہیں بیٹھ جاتے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:
''تہبند کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے (یہ حکم دیا گیا)''

764 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ إِمَّا بُرْدَةٌ أَوْ كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوهَا فِي أَعْنَاقِهِمْ، فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ السَّاقَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَى عَوْرَتُهُ

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَبُو حَازِمٍ مَدَنِيٌّ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الَّذِي رَوَى عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَالَّذِي رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَلْمَانُ الْأَشْجَعِيُّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ہارون بن اسحاق ہمدانی -- ابن فضیل -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: ابوحازم کہتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اصحاب صفہ کے ستر افراد میں سے ایک تھا۔ ان میں سے کسی بھی شخص کے جسم پر بڑی چادر نہیں ہوتی تھی یا چھوٹی چادر ہوتی تھی یا ایک کپڑا ہوتا تھا' جسے وہ اپنی گردن پر باندھ لیتا تھا' تو کسی کی چادر پنڈلی تک پہنچتی تھی' اور کسی کی چادر ٹخنوں تک پہنچتی تھی اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے اکٹھا کر کے رکھتا تھا' اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ اس کی شرم گاہ ظاہر ہو جائے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابوحازم مدنی نامی راوی کا نام سلمہ بن دینار ہے۔ یہ وہ صاحب ہیں' جنہوں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور جس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں۔ اس کا نام سلمان اشجعی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الْوَاسِعِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِ الْمُصَلِّي مِنْهُ شَيْءٌ بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 257: ایک ایسے بڑے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت کہ نمازی نے اس میں سے اپنے کندھے پر کچھ نہ رکھا ہو۔ یہ حکم ایک ''مجمل'' روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو ''مفسر'' نہیں ہے

765 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

توضیح روایت: غَيْرُ اَنَّ عَبْدَ الْجَبَّارِ قَالَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: يَبْلُغُ بِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن--سفیان (یہاں تحویلِ سند ہے) علی بن حجر--ابن ابوالزناد

(یہاں تحویلِ سند ہے) سلم بن جنادہ-- وکیع --سفیان--ابوالزناد-- اعرج (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑا اس طرح سے پہن کر نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز نہ ہو''۔

صرف عبدالجبار نامی راوی نے یہ کہا ہے: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت منقول ہے اور ان تک یہ حدیث پہنچی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِيْ ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الزَّجْرَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِ الْمُصَلِّيْ مِنْهُ شَيْءٌ، اِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ الصَّلَاةَ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ الضَّيِّقِ اِذَا شَدَّهُ الْمُصَلِّيْ عَلٰى حَقْوِهٖ

باب 258: میری ذکر کردہ ''مجمل'' الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے' جس میں نمازی کے کندھے پہ کوئی چیز نہ ہو۔ یہ اس وقت ہے' جب وہ کپڑا بڑا ہو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کپڑے میں نماز ادا کرنا مباح قرار دیا ہے' جب نمازی اسے اپنے کولہے پر باندھ لیتا ہے۔

766 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ، حَدَّثَنَا اَبُوْ بَحْرٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ، حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَآنِيْ ابْنُ عُمَرَ، وَاَنَا اُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: اَلَمْ اَكْنُ اُكْسِكَ ثَوْبَيْنِ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَرْسَلْتُكَ فِيْ حَاجَةٍ اَكُنْتَ مُنْطَلِقًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ؟ قُلْتُ: لَا قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَزَيَّنَ لَهٗ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ يَكُنْ لِاَحَدِكُمْ اِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَلْيَشُدَّ بِهٖ حَقْوَهٗ، وَلَا يَشْتَمِلْ بِهِ اشْتِمَالَ الْيَهُوْدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ اَيْضًا مُجْمِلٌ غَيْرُ مُفَسَّرٍ اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الثَّوْبِ الَّذِيْ اَمَرَ بِشَدِّهٖ عَلٰى حَقْوِهِ الثَّوْبَ الضَّيِّقَ دُوْنَ الْوَاسِعِ وَالْمُفَسِّرُ لِهٰذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عبداللہ بن بزیع--ابوبحر عبدالرحمٰن بن عثمان بکراوی--سعید بن ابوعروبہ--ایوب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--نافع بیان کرتے ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا' میں ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کر رہا تھا' تو انہوں نے دریافت کیا: میں نے تمہیں پہننے

کے لئے دو کپڑے نہیں دیئے تھے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارا خیال ہے اگر میں تمہیں کسی کام سے بھیجوں تو تم ایک ہی کپڑا پہن کر چلے جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لئے زیب و زینت اختیار کی جائے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہو تو وہ اسے اپنی کمر پر باندھ لے اور یہودیوں کی طرح اشتمال کے طور پر نہ لپیٹے"۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت "مجمل" ہے اس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کپڑے کو کمر پر باندھنے کا حکم دیا ہے' اس سے مراد تنگ کپڑا ہے' جو کھلا نہ ہو اس کی وضاحت (درج ذیل) دو روایات سے ہوتی ہے۔

767 - قَالَ: وَهُوَ مَا حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ،

متن حدیث: اَنَّهُ اَتٰى جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، هُوَ وَنَفَرٌ قَدْ سَمَّاهُمْ، فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَجَدْنَاهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهٖ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ، وَرِدَاؤُهُ قَرِيْبٌ مِنْهُ لَوْ تَنَاوَلَهُ اَبْلَغَهُ قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمَ سَاَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهٖ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ: اَفْعَلُ هٰذَا لِيَرَانِي الْحَمْقٰى اَمْثَالُكُمْ فَيَفْشُوَ عَنْ جَابِرٍ رُخْصَةٌ رَخَّصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّيْ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ، فَجِئْتُهُ لَيْلَةً لِبَعْضِ اَمْرِيْ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ قَدِ اشْتَمَلْتُ بِهٖ وَصَلَّيْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا السُّرٰى يَا جَابِرُ؟ فَاَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِيْ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ: يَا جَابِرُ مَا هٰذَا الْاِشْتِمَالُ الَّذِيْ رَاَيْتُ؟ فَقُلْتُ: كَانَ ثَوْبًا وَاحِدًا ضَيِّقًا، فَقَالَ: اِذَا صَلَّيْتَ وَعَلَيْكَ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهٖ، وَاِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهٖ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) محمد بن رافع -- سریج بن نعمان -- فلیح بن سلیمان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سعید بن حارث بیان کرتے ہیں: وہ اور چند دوسرے لوگ جن کا انہوں نے نام بھی بیان کیا تھا' حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو وہ ایک' ایک کپڑے التحاف کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے اس کے کنارے مخالف سمت میں کندھے پر رکھے ہوئے تھے' حالانکہ ان کی بڑی چادر ان کے قریب ہی موجود تھی۔ اگر وہ اسے پکڑنا چاہتے تو اس تک پہنچ سکتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: جب انہوں نے سلام پھیر دیا' تو ہم نے ان سے ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ عمل اسی لئے کیا ہے' تاکہ تم لوگوں جیسے بے وقوف مجھے دیکھیں اور اس بات کو جابر کے حوالے سے پھیلا دیں کہ یہ ایک رخصت ہے' جو اللہ کے رسول نے عطا کی ہے۔

ایک مرتبہ میں ایک سفر کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوا' رات کے وقت کسی اپنے معاملے میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا' تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ میں نے ایک کپڑا پہنا ہوا تھا جسے میں نے اشتمال کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔ میں نے آپ کے پہلو میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی' تو آپ نے دریافت کیا: جابر! رات کے وقت کیسے آنا ہوا؟ میں نے اپنا مسئلہ آپ کے سامنے بیان کیا۔ جب میں نے اسے بیان کر دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے جابر! یہ جو میں دیکھ رہا ہوں' تم نے اسے اشتمال کے طور پر کیوں لپیٹا ہوا ہے؟ تو میں نے عرض کی: ایک ہی کپڑا تھا اور وہ تنگ تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نماز ادا کرو اور تمہارے جسم پر صرف ایک کپڑا ہو' تو اگر وہ کشادہ ہو' تو تم اسے التحاف کے طور پر لپیٹو اور اگر وہ تنگ ہو' تو تم اسے تہبند کے طور پر باندھ لو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي بَعْضِ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يَكُوْنُ بَعْضُهُ عَلَى الْمُصَلِّيْ وَبَعْضُهُ عَلٰى غَيْرِهٖ

باب **259**: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت جس کا کچھ حصہ نمازی پر ہو اور کچھ حصہ دوسرے شخص پر ہو

768 - اَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ، سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَعَلَيَّ مِرْطٌ، عَلَيَّ بَعْضُهُ وَعَلَيْهِ بَعْضٌ، وَاَنَا حَائِضٌ

توضیح مصنف: اَلْمِرْطُ اَكْسِيَةٌ مِنْ صُوْفٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابواسحاق شیبانی-- عبداللہ بن شداد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میرے اوپر ایک چادر ہوتی تھی' جس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ نبی اکرم ﷺ پر ہوتا تھا اور میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "مرط" اون سے بنی ہوئی چادر کو کہتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ اشْتِمَالِ الْمَنْهِيِّ عَنْهُ فِي الصَّلَاةِ تَشَبُّهًا بِفِعْلِ الْيَهُوْدِ وَهُوَ تَجْلِيْلُ الْبَدَنِ كُلِّهٖ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب **260**: اشتمال کے طور پر کپڑا لپیٹنے کی ممانعت' اس سے نماز کے دوران منع کیا گیا ہے

کیونکہ یہ یہودیوں کے فعل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے' اور یہ (یعنی اس سے مراد) پورے جسم کو ایک کپڑے کے ذریعے ڈھانپ لینا ہے۔

769 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا سَعِيْدٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ

بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيَشُدَّهُ عَلَى حَقْوِهِ، وَلَا تَشْتَمِلُوا كَاشْتِمَالِ الْيَهُودِ

هَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي صَفْوَانَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن ابوصفوان ثقفی --سعید بن عامر --سعید

(یہاں تحویلِ سند ہے) حسن بن محمد زعفرانی --عبدالوہاب بن عطاء --سعید --ایوب --نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے' تو وہ اسے اپنی کمر پر باندھ لے' تم یہودیوں کی طرح اسے لپیٹو نہیں''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن ابوصفوان نامی راوی کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ اشْتِمَالِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ عَقْدُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقِ

إِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا يُمْكِنُ عَقْدُ طَرَفَيْهِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ فَيَسْتُرُ الْعَوْرَةَ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُخْتَصَرٍ غَيْرِ مُتَقَصًّى

باب 261: نماز کے دوران ''مباح اشتمال'' کا تذکرہ

اس سے مراد کپڑے کے دونوں پلوؤں کو گردن پر باندھ لینا ہے' جبکہ وہ کپڑا بڑا ہو اور اس کے دونوں پلوؤں کو کندھے پر باندھنا ممکن ہو' جس کے نتیجے میں ستر ڈھانپ لیا جائے۔

یہ حکم ایک مختصر روایت کے ذریعے ثابت ہے' جو تفصیلی نہیں ہے۔

770 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فِي ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء عطار --سفیان --ہشام --اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کی تھی۔

769: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب اذا کان الثوب ضیقا یتزر به' رقم الحدیث: **545** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة" رقم الحدیث: **872** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب الصلاۃ فی الثوب الواحد' رقم الحدیث: **1424**'

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُتَقَصِّي الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُخْتَصَرَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا قَبْلُ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِشْتِمَالَ الْمُبَاحَ فِي الصَّلَاةِ وَضْعُ طَرَفَيِ الثَّوْبِ عَلَى الْعَاتِقَيْنِ

باب 262: میں نے اس سے پہلے جو مختصر روایت ذکر کی ہے اس کے الفاظ کی تفصیل

اور وضاحت بیان کرنے والی روایت کا تذکرہ اور اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران "مباح" اشتمال یہ ہے کہ آدمی کپڑے کے دونوں پلوؤں کو اپنے کندھوں پر ڈال لے۔

771 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَخْبَرَهُ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب-- ابواسامہ-- ہشام-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ کر نماز ادا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کنارے کندھوں پر ڈالے ہوئے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 263: نماز کے دوران سدل کرنے کی ممانعت

772 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن عیسیٰ-- عبداللہ بن مبارک-- حسن بن ذکوان-- سلیمان الاحول-- عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں سدل (کے طور پر کپڑا لٹکانے) سے اور آدمی کے اپنے چہرے کو ڈھانپنے سے منع کیا ہے۔

---

772 سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' باب ما جاء في السدل في الصلاة' رقم الحديث: **553** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الزجر عن تغطية المرء فمه في الصلاة' رقم الحديث: **2384**

بَابُ اِجَازَةِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُخَالِطُهُ الْحَرِيْرُ

باب 264: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے جس میں ریشم ملا ہوا ہو

773 - سندِ حدیث: نَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ فَرُّوْجٍ مِنْ حَرِيْرٍ، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ اَنْ نَزَعَهُ

هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: عَنْ عُمَرَ، وَهُوَ وَهْمٌ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عمر بن حفص شیبانی -- ابوعاصم -- عبدالحمید بن جعفر -- یزید بن ابوحبیب -- مرثد بن عبداللہ -- حضرت عقبہ بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ریشمی لباس میں نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اسے اتار دیا۔

یہ روایت شیبانی نے اسی طرح ہمیں بیان کی ہے: یہ روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم یہ غلط فہمی ہے۔

774 - قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِهِ بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

توضیح مصنف: وَلَمْ يَذْكُرَا عُمَرَ هٰذَا هُوَ الصَّحِيْحُ، وَذِكْرُ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ وَهْمٌ، وَاِنَّمَا الصَّحِيْحُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابوموسیٰ (اپنی سند کے ساتھ یہ روایت) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

---

[773] جن کپڑوں کو پہن کر نماز پڑھنا حرام ہے ان کی دو قسمیں ہیں۔

(1) پہلی قسم یہ ہے وہ کپڑا پہننا خواتین اور مردوں دونوں کے لئے حرام ہوگا۔

ان کی دو قسمیں ہو سکتی ہیں:

(i) وہ کپڑا ناپاک ہو ایسا ناپاک ہو کہ اسے پہن کر نماز پڑھنا درست نہ ہو۔

ایسے کپڑے کو پہن کر نماز مطلق طور پر درست نہیں ہوگی کیونکہ نمازی کے جسم اور لباس کا نجاست سے پاک ہونا نماز کی شرط ہے۔

(ii) وہ کپڑا غصب شدہ ہو جمہور کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا ہو جاتی ہے البتہ حنابلہ کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا نہیں ہوتی ہے۔

(2) کپڑوں کی دوسری قسم وہ ہے جو مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتوں کے لئے انہیں استعمال کرنا جائز ہے جیسے ریشمی کپڑا یا سونے سے بنی ہوئی کوئی چیز۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

ان دونوں راویوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا اور یہی درست ہے۔ اس روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر کرنا غلط فہمی ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ یہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔

بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلَاةِ الْحُرَّةِ الْمُدْرِكَةِ بِغَيْرِ خِمَارٍ

باب 265: آزاد اور بالغ عورت کی نماز (سر پر) چادر کے بغیر قبول ہونے کی نفی

775 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ اَبُو الْوَلِيدِ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ امْرَاَةٍ قَدْ حَاضَتْ اِلَّا بِخِمَارٍ

توضیحِ روایت: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، نَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَتْنِي اُمِّي، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَا يَنْبَغِي لِامْرَاَةٍ اَنْ تُصَلِّيَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْخَرَّاطُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ہشام بن عبدالملک ابوولید اور حجاج بن منہال -- حماد بن سلمہ -- قتادہ -- محمد بن سیرین -- صفیہ بنت حارث کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو عورت بالغ ہو چکی ہو اللہ تعالیٰ اس کی نماز (سر کی) چادر کے بغیر قبول نہیں کرتا''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''عورت کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کہ وہ نماز ادا کرے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حمید بن عبداللہ نامی راوی خراط ہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ الرَّجُلُ فِيهِ اَهْلَهُ

باب 266: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنے کی اجازت' جس میں آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کی ہو

776 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَابْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ، اَخْبَرَنَا اَبِي وَشُعَيْبٌ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ

متن حدیث: سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ، هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى

اسنادِ دیگر: وَقَالَ ابْنُ الْحَكَمِ، وَالْفَضْلُ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ.

توضیح روایت: وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ: فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكِ فِيهِ؟

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو اور ابن لہیعہ اور لیث بن سعد

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن عبداللہ بن حکم -- اپنے والد اور شعیب -- لیث بن سعد

(یہاں تحویلِ سند ہے) یحییٰ بن حکیم -- ابوولید -- لیث بن سعد -- فضل بن یعقوب جزری -- عبدالاعلیٰ -- محمد بن اسحاق -- یزید بن ابوحبیب -- سوید بن قیس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) معاویہ بن خدیج بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ میں نے سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی لباس میں نماز ادا کر لیتے تھے؟ جس میں آپ نے صحبت کی ہوتی تھی' تو سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جب آپ کو اس میں نجاست نظر نہیں آتی تھی۔

عبداللہ بن عبدالحکم کے صاحب زادے' فضل اور یحییٰ بن حکیم نامی راویوں نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ابن اسحاق کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''اس کپڑے میں جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ ہم بستری کی تھی''۔

بَابُ الْأَمْرِ بِزَرِّ الْقَمِيصِ وَالْجُبَّةِ إِذَا صَلَّى الْمُصَلِّي فِي أَحَدِهِمَا لَا ثَوْبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ

باب 267: قمیص اور جبے پر بٹن لگانے کا حکم

جب نمازی ان دونوں میں سے کسی ایک کو پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور اس نے اس کے علاوہ کوئی اور کپڑا نہ پہنا ہو

777 - سندِ حدیث: نَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ يَقُولُ:

متن حدیث: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكُونُ فِي الصَّيْدِ فَتَحْضُرُ الصَّلَاةُ وَعَلَيَّ قَمِيصٌ قَالَ: شُدَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- نصر بن علی -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- موسیٰ بن ابراہیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں شکار کے لئے گیا ہوتا ہوں نماز کا وقت ہو جاتا ہے' میں نے صرف قمیص پہنی ہوئی ہوتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس (کا گریبان) باندھ لیا کرو اگرچہ کانٹے کے ذریعے ایسا کرو۔

778 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: اَكُوْنُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ اِلَّا قَمِيصٌ وَّاحِدٌ اَوْ جُبَّةٌ وَّاحِدَةٌ فَاَزُرُّهُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ قَالَ مَرَّةً: فَقَالَ: زُرَّهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مُوسَى بْنُ اِبْرَاهِيمَ هٰذَا هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ، هٰكَذَا نَسَبَهُ عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ، وَاَنَا اَظُنُّهُ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ، اَبُوْهُ اِبْرَاهِيمُ هُوَ الَّذِيْ ذَكَرَهُ شُرَحْبِيلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهُ دَخَلَ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ اَبِيْ رَبِيعَةَ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ ذَكَرَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ ضبی -- عبدالعزیز بن محمد مدنی -- موسیٰ بن ابراہیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میں نے عرض کی: میں شکار کے لئے گیا ہوتا ہوں' میں نے صرف ایک قمیص یا ایک جبہ پہنا ہوا ہوتا ہے' تو کیا میں اس کا بٹن لگالیا کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! اگرچہ کسی کانٹے کے ذریعے لگاؤ۔

احمد نامی راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''تم اس کا بٹن لگاؤ' خواہ کسی کانٹے کے ذریعے کرو''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: موسیٰ بن ابراہیم نامی راوی موسیٰ بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابوربیعہ ہیں' عطاف بن خالد نے ان کا یہی نسب بیان کیا ہے' اور ان کے بارے میں میرا گمان یہ ہے کہ یہ ابراہیم بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر بن ابوربیعہ کے صاحبزادے ہیں ان کے والد ابراہیم ہیں' جن کا تذکرہ شرحبیل بن سعد نے کیا ہے کہ وہ اور ابراہیم بن عبداللہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پھر انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ مَحْلُوْلَ الْاَزْرَارِ اِذَا كَانَ عَلَى الْمُصَلِّيْ اَكْثَرُ مِنْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب 268: بٹن کھول کر نماز ادا کرنے کی رخصت' جب نمازی نے ایک سے زیادہ کپڑے پہنے ہوں

(یعنی اس کے ساتھ تہبند یا شلوار بھی پہنی ہو)

779 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ الثَّقَفِيُّ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّيْ مَحْلُوْلٌ اَزْرَارُهُ، فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- صفوان بن صالح ثقفی -- ولید بن مسلم -- زہیر بن محمد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- زید بن اسلم بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ بٹن کھول کر نماز ادا کر رہے تھے میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

780 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، بِهٰذَا مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَقُلْ: فَسَأَلْتُهُ، وَقَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مَحْلُولَ الْأَزْرَارِ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے' تاہم اس میں راوی نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے ہیں:

''میں نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (گریبان کے) بٹن کھول کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي إِسْبَالِ الْأُزُرِ فِي الصَّلَاةِ

باب 269: نماز کے دوران تہبند لٹکانے کی شدید مذمت

781 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْحَدَّادِيُّ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو،

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَى صَلَاةِ رَجُلٍ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ بَعْضُهُمْ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ فِي كِتَابِ اللِّبَاسِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن خلف حدادی --معاویہ بن ہشام --شیبان بن عبدالرحمٰن --یحییٰ بن ابوکثیر --محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز کی طرف نظر نہیں کرتا جو تکبر کے طور پر اپنے تہبند کو گھسیٹ کر چلتا ہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محدثین نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

میں نے کتاب اللباس میں اس باب سے متعلق روایات نقل کر دی ہیں۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ كَفِّ الثِّيَابِ فِي الصَّلَاةِ

باب 270: نماز کے دوران کپڑا سمیٹنے کی ممانعت

782 - سندِ حدیث: نَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةٍ، وَّلَا اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ عقدی -- ابوعوانہ -- عمرو بن دینار -- طاؤس (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات (اعضاء) پر سجدہ کروں اور (نماز کے دوران) بال یا کپڑے سمیٹوں نہیں"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ فِي ثِيَابِ الْاَطْفَالِ مَا لَمْ تُعْلَمْ نَجَاسَةٌ اَصَابَتْهَا

اِذْ فِيْ حَمْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ ثِيَابَهَا لَوْ كَانَتِ الصَّلَاةُ لَا تُجْزِئُ فِيْهَا لَمْ يَحْمِلْهَا اِذْ لَا فَرْقَ بَيْنَ لُبْسِ الثَّوْبِ النَّجِسِ وَبَيْنَ حَمْلِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب 271: بچوں کے ایسے کپڑوں میں نماز کی اجازت جن کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ ان پر نجاست لگی ہے

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (نماز کے دوران) سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی کو گود میں اٹھالیا تھا اور یہ بات اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اگر اس بچی کے کپڑوں کو (نمازی کے اپنے جسم کے ساتھ لگا کر) نماز ادا کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بچی کو نہ اٹھاتے اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کے دوران ناپاک کپڑے کو پہننے اور ناپاک کپڑے کو اٹھانے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

783 - سند حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، أنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ، وَعَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ:

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عُنُقِهِ فِي الصَّلَاةِ، فَاِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا

782: صحيح البخاري' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب السجود على الانف' رقم الحديث: **791** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب اعضاء السجود' رقم الحديث: **785** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الامر للمرء اذا اراد السجود ان يسجد على الاعضاء السبعة' رقم الحديث: **1947** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب السجود على سبعة اعظم' رقم الحديث: **1341** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب السجود' رقم الحديث: **880** 'السنن الصغرى' كتاب التطبيق' السجود على الانف' رقم الحديث: **1089** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب سجود الانف' رقم الحديث: **2883** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' ما يسجد عليه من اليد اى موضع هو' رقم الحديث: **2656** 'السنن الكبرى للنسائي' التطبيق' السجود على الانف' رقم الحديث: **672** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحديث: **2448** 'مسند ابن الجعد' عمرو بن دينار' رقم الحديث: **1322** 'مسند ابي يعلى الموصلي' اول مسند ابن عباس' رقم الحديث: **2407**

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یحییٰ بن سعید-- ابن عجلان-- سعید-- عمرو بن سلیم-- ابوقتادہ-- عامر بن عبداللہ بن زبیر-- عمرو بن سلیم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت ابوقتادہ بن ربعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران حضرت ابوالعاص کی صاحب زادی (یعنی اپنی نواسی) کو اپنی گردن پر اٹھالیا' جب آپ سجدے میں گئے' تو آپ نے انہیں کھڑا کر دیا جب آپ اٹھے تو انہیں' پھر اٹھالیا۔

784 - قَالَ: وَحَدَّثَنَا بِهِ الدَّوْرَقِيُّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ:

متن حدیث: وَهُوَ يَحْمِلُ بِنْتَ زَيْنَبَ عَلٰى عُنُقِهٖ فَيَؤُمُّ النَّاسَ، فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا قَامَ حَمَلَهَا

دورقی نے اسی سند کے ساتھ روایت کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحب زادی کو اپنی گردن پر اٹھایا ہوا تھا' آپ لوگوں کی امامت کر رہے تھے' جب آپ رکوع میں گئے' تو آپ نے انہیں (ایک طرف) کھڑا کر دیا' جب آپ (سجدے سے) کھڑے ہوئے' تو آپ نے انہیں پھر اٹھالیا۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْمُصَلِّيَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهُ نَجَاسَةٌ وَّهُوَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَعْلَمُ بِهَا لَمْ تَفْسُدْ صَلَاتُهُ

باب 272: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ اگر نمازی کے کپڑوں پر نجاست لگ جائے

اور وہ نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو اس کا علم نہ ہو' تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے

785 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ:

متن حدیث: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَّحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُوْرٍ فَقَذَفَهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ، اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ، وَعُقْبَةَ بْنَ اَبِي مُعَيْطٍ، وَاُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ - شُعْبَةُ الشَّاكُّ - قَالَ: فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ وَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيَّ تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --بندار-- محمد بن جعفر-- شعبہ-- ابواسحاق عمرو بن میمون (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے کی حالت میں تھے' آپ کے گرد قریش کے کچھ افراد موجود تھے اسی دوران عقبہ بن ابومعیط اونٹ کی اوجھ لے کر آیا اور اس نے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ڈال دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا (جو اس وقت بچی تھیں) تشریف لائیں' تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت سے اس کو ہٹایا اور اس شخص کے اس عمل پر اس کے خلاف

دعائے ضرر کی (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ کہا)

''اے اللہ! قریش کے ان افراد پر گرفت کرلے ابوجہل بن ہشام عتبہ بن ربیعہ شعبہ بن ربیعہ عقبہ بن ابومعیط امیہ بن خلف (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اُبی بن خلف'' یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(راوی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں: میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ یہ بدر (کی جنگ میں) مارے گئے اور انہیں ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا البتہ امیہ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) اُبی بن خلف اس میں شامل نہیں تھا' کیونکہ اس کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے تھے اسے کنویں میں نہیں ڈالا گیا۔

786 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلٍ، نَا حَفْصٌ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنِ ابْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

متن حدیث: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ، فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ خَلَعُوا نِعَالَهُمْ، فَلَمَّا انْفَتَلَ قَالَ لَهُمْ: مَا شَأْنُكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ، فَخَلَعْنَا نِعَالَنَا، فَقَالَ: أَتَانِي آتٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّ فِي نَعْلَيَّ أَذًى فَخَلَعْتُهُمَا، فَإِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِذَا رَأَى فِي نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُمَا بِالْأَرْضِ ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِمَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عقیل -- حفص -- ابراہیم -- ابن حجاج -- ابونعامہ -- ابونضرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی' آپ نے (نماز کے دوران) اپنے جوتے اتارے اور انہیں اپنے بائیں طرف رکھ دیا۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جوتے اتار دیئے ہیں' تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کی' تو آپ نے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے تم لوگوں نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے ہیں' تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس ایک (فرشتہ) آیا اور اس نے مجھے یہ بتایا: میرے جوتے پر نجاست لگی ہوئی ہے' تو میں نے انہیں اتار دیا' جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو' تو اسے اس بات کا جائزہ لے لینا چاہئے۔ اگر اسے اپنے جوتے میں نجاست لگی ہوئی نظر آتی ہے' تو اسے زمین کے ذریعے صاف کر دے' پھر ان جوتوں کو پہن کر نماز ادا کرے۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْمَوَاضِعِ الَّتِیْ تَجُوْزُ الصَّلَاۃُ عَلَیْھَا

وَالْمَوَاضِعِ الَّتِیْ زُجِرَ عَنِ الصَّلَاۃِ عَلَیْھَا

ابواب کا مجموعہ: وہ مقامات جہاں نماز ادا کرنا جائز ہے

اور وہ مقامات جہاں نماز ادا کرنے کی ممانعت ہے

بَابُ ذِکْرِ اَخْبَارٍ رُوِیَتْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

فِیْ اِبَاحَۃِ الصَّلَاۃِ عَلَی الْاَرْضِ کُلِّھَا بِلَفْظٍ عَامٍّ مُرَادُہٗ خَاصٌّ

باب **273**: نبی اکرم ﷺ سے منقول ان روایات کا تذکرہ جن میں تمام روئے زمین پر نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا گیا ہے اور یہ عام الفاظ کے ذریعے ثابت ہے لیکن اس کی مراد مخصوص ہے

787 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْیَانُ، ح وَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰی قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ، عَنْ شُعْبَۃَ ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَۃَ، انا وَکِیْعٌ، عَنْ سُفْیَانَ، کُلُّھُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَۃَ، انا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاھِیْمَ التَّیْمِیِّ، عَنْ اَبِیْہِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی قَالَ: قُلْتُ: کَمْ بَیْنَھُمَا؟ قَالَ اَرْبَعُوْنَ سَنَۃً، ثُمَّ اَیْنَ مَا اَدْرَکَتْکَ الصَّلَاۃُ فَصَلِّ، فَھُوَ مَسْجِدٌ

ھٰذَا حَدِیْثُ اَبِیْ مُعَاوِیَۃَ، وَمَعْنٰی حَدِیْثِھِمْ کُلِّہٖ سَوَاءٌ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: اَخْبَارُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَّطَھُوْرًا مِنْ ھٰذَا الْبَابِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان

(یہاں تحویلِ سند ہے) بندار اور ابوموسیٰ-- ابن ابوعدی-- شعبہ

(یہاں تحویلِ سند ہے)-- سلم بن جنادہ-- وکیع-- سفیان-- اعمش--

(یہاں تحویلِ سند ہے)-- سلم بن جنادہ-- ابومعاویہ-- اعمش-- ابراہیم تیمی-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے

ہیں: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! زمین میں کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد حرام۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا عرصہ تھا؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال لیکن تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے' تو تم نماز ادا کر لیا کرو' وہی جگہ مسجد ہوگی۔

روایت کے یہ الفاظ ابومعاویہ کے نقل کردہ ہیں' باقی تمام راویوں کے الفاظ کا مفہوم بھی یہی ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''ہمارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد اور طہارت کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔ یہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَفِي الْمَقْبَرَةِ إِذَا نُبِشَتْ

باب 274: بکریوں کے باڑے میں اور قبرستان میں (جب وہاں) کی قبریں اکھاڑ دی گئی ہوں نماز ادا کرنا مباح ہے

788 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ الضُّبَعِيُّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ يُصَلِّيْ حَيْثُ اَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، فَيُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، ثُمَّ اَمَرَ بِالْمَسْجِدِ قَالَ: فَاَرْسَلَ اِلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَائُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ، ثَامِنُونِيْ بِحَائِطِكُمْ هٰذَا، فَقَالُوْا: لَا وَاللّٰهِ مَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ اِلَّا مِنَ اللّٰهِ قَالَ اَنَسٌ فِيْهِ قُبُوْرُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَكَانَتْ فِيْهِ خِرَبٌ وَكَانَ فِيْهِ نَخْلٌ قَالَ: فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ، وَبِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ قَالَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَقَالَ: اجْعَلُوْا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عمران بن موسیٰ قزاز-- عبدالوارث-- ابوالتیاح ضبعی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے' تو آپ کو جہاں بھی نماز کا وقت ہوتا تھا' آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔ آپ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے' پھر آپ نے مسجد کے بارے میں حکم دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ نے بنونجار کے کچھ افراد کی طرف پیغام بھیجا۔ وہ لوگ آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بنونجار! تم لوگ میرے ساتھ اس باغ کی قیمت طے کر لو' تو انہوں نے عرض کی: جی نہیں! اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت صرف اللہ تعالیٰ سے لیں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں' کوئی کھنڈر تھا اور کچھ کھجوروں کے درخت تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مشرکین کی قبروں کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا' تو انہیں مسمار کر دیا گیا اور کھنڈر والی زمین کو برابر کر دیا گیا اور کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کھجور کے درختوں کو مسجد کے قبلہ کی سمت میں صف میں لگا دو۔
آپ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی: اس (دروازے) کے دونوں کنارے پتھر کے بنا دو۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ فَاعِلَ ذٰلِكَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ وَفِىْ هٰذِهِ اللَّفْظَةِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ قَوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيْنَ مَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ وَّقَوْلَهُ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا لَفْظَةٌ عَامَّةٌ مُرَادُهَا خَاصٌّ عَلٰى مَا ذَكَرْتُ . وَهٰذَا مِنَ الْجِنْسِ الَّذِىْ قَدْ كُنْتُ اَعْلَمْتُ فِىْ بَعْضِ كُتُبِنَا اَنَّ الْكُلَّ قَدْ يَقَعُ عَلَى الْبَعْضِ عَلٰى مَعْنَى التَّبْعِيْضِ، اِذِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ: جُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدًا جَمِيْعَ الْاَرَضِيْنَ، اِنَّمَا اَرَادَ بَعْضَهَا لَا جَمِيْعَهَا، اِذْ لَوْ اَرَادَ جَمِيْعَهَا، كَانَتِ الصَّلَاةُ فِى الْمَقَابِرِ جَائِزَةً وَجَازَ اتِّخَاذُ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ، وَكَانَتِ الصَّلَاةُ فِى الْحَمَّامِ وَخَلْفَ الْقُبُوْرِ فِىْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ كُلِّهَا جَائِزَةً، وَفِىْ زَجْرِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِىْ هٰذَا الْمَوْضِعِ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ مَا قُلْتُ

باب 275: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ ایسا کرنے والے لوگ بدترین لوگ ہوں گے اور اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

''تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آجائے' تو نماز ادا کرلو' کیونکہ وہ مسجد (یعنی جائے نماز) ہوگی''

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان

''تمہارے لئے تمام روئے زمین کو مسجد (یعنی نماز ادا کرنے کی جگہ) بنا دیا گیا ہے''

اس کے الفاظ عام ہیں' لیکن اس کی مراد مخصوص ہے جیسا کہ میں نے ذکر کردیا ہے' اور یہ کلام کی اس نوعیت سے تعلق رکھتا ہے' جس کے بارے میں' میں اپنی کتابوں میں یہ بات بیان کرچکا ہوں کہ لفظ ''کل'' کا استعمال بعض اوقات ''بعض'' پر بھی ہوتا ہے اور ''تبعیض'' کے معنی میں ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اس فرمان:

''تمہارے لئے کل زمین کو مسجد بنا دیا گیا ہے''۔

اس سے تمام زمین مراد نہیں لی ہے۔ بلکہ نبی اکرم ﷺ کی مراد ''بعض'' زمین ہے تمام زمین مراد نہیں ہے' کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ نے تمام روئے زمین مراد لی ہوتی' تو قبرستان میں بھی نماز ادا کرنا جائز ہوتا اور قبروں کو مسجد بنالینا بھی جائز ہوتا اور حمام میں بھی نماز ادا کی جاسکتی اور قبر کے پیچھے یعنی قبر کی طرف منہ کرکے بھی نماز ادا کی جاسکتی اور اونٹوں کے باڑے میں بھی (یعنی ان) سب جگہوں پر نماز ادا کی جاسکتی' حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے ان مقامات پر نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

تو یہ بات میرے بیان کے صحیح ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

789 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِى النَّجُوْدِ، عَنْ شَقِيْقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ، وَمَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- حسین بن علی -- زائدہ -- عاصم بن ابوالنجود -- شقیق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک سب سے زیادہ برے وہ لوگ ہوں گے' جن تک قیامت پہنچے گی' تو وہ لوگ زندہ ہوں گے (یعنی ان پر قیامت قائم ہوگی) اور وہ لوگ جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیتے ہیں''۔

790 - انا بُنْدَارٌ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيٰى، انا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ وَقَالَ بُنْدَارٌ عَنْ هِشَامٍ، اَخْبَرَنِىْ اَبِى، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ، وَاُمَّ حَبِيْبَةَ ذَكَرَتَا كَنِيْسَةً رَاَيْنَهَا فِى الْحَبَشَةِ، فِيْهَا تَصَاوِيْرُ، فَذَكَرَتَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اُولٰئِكَ اِذَا كَانَ فِيْهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهٖ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوْا فِيْهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، اُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار اور یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ایک گرجا گھر کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھا تھا' جس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں' ان دونوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان کے درمیان کوئی آدمی (فوت ہو جاتا) تو وہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے' اور اس میں وہ تصویریں لگا دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ بدترین مخلوق تھے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الصَّلَاةِ فِى الْمَقَابِرِ وَالْحَمَّامِ

باب 276: قبرستان اور حمام میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

791 - اَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِىُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، ح حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْاَنْصَارِىُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَلْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ، اِلَّا الْحَمَّامَ وَالْمَقْبَرَةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- حسین بن حریث ابوعمار -- عبدالعزیز بن محمد دراوردی -- عمرو بن یحییٰ (یہاں تحویل سند ہے) بشر بن معاذ -- عبدالواحد بن زیاد -- عمرو بن یحییٰ الانصاری -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''زمین ساری کی ساری نماز ادا کرنے کی جگہ ہے البتہ حمام اور قبرستان کا حکم مختلف ہے''۔

792 - سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْفَضْلِ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ الْاَنْصَارِيِّ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بشر بن معاذ -- بشر بن فضل -- عمارہ بن غزیہ -- یحییٰ بن عمارہ الانصاری -- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں:

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ الْقُبُوْرِ

باب 277: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

793 - سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ يَقُوْلُ: حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، اَنَّهُ سَمِعَ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ اللَّيْثِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ:

متن حدیث: لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ، وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَدْخَلَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بَيْنَ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَبَيْنَ وَاثِلَةَ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ

793: صحيح مسلم' كتاب الجنائز' باب النهى عن الجلوس على القبر والصلاة عليه' رقم الحديث: **1666** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر خبر يصرح بصحة ما ذكرناه' رقم الحديث: **2351** ' المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب معرفة الصحابة رضى الله عنهم' ذكر مناقب ابى مرثد الغنوى كناز بن الحصين العدوى' رقم الحديث: **4921** 'سنن ابى داؤد' كتاب الجنائز' باب فى كراهية القعود على القبر' رقم الحديث: **2826** 'الجامع للترمذى' ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فى كراهية المشى على القبور' رقم الحديث: **1007** 'السنن الصغرى' كتاب القبلة' النهى عن الصلاة الى القبر' رقم الحديث: **756** 'السنن الكبرى للنسائى' سترة المصلى' النهى عن الصلاة الى القبر' رقم الحديث: **821** 'شرح معانى الآثار للطحاوى' كتاب الجنائز' باب الجلوس على القبور' رقم الحديث: **1890** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الشاميين' حديث ابى مرثد الغنوى' رقم الحديث: **16983** 'مسند عبد بن حميد' ابو مرثد الغنوى' رقم الحديث: **474** 'مسند ابى يعلى الموصلى' ابو مرثد الغنوى' رقم الحديث: **1479** 'المعجم الكبير للطبرانى' بقية باب الكاف' من اسمه كناز' كناز بن حصين ابو مرثد الغنوى' رقم الحديث: **16175**

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسن بن حریث -- ولید بن مسلم -- عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر -- بسر بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) واثلہ بن اسقع کہتے ہیں: میں نے حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے:

''قبروں پر نماز ادا نہ کرو اور ان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن مبارک نے بسر بن عبداللہ اور حضرت واثلہ کے درمیان ابوادریس خولانی نامی راوی کا اس روایت میں تذکرہ کیا ہے۔

794 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَاهُ بُنْدَارٌ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا اِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الْاَسْقَعِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا الْمَرْثَدِ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بِمِثْلِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- عبداللہ بن مبارک -- عبدالرحمٰن بن یزید -- بسر بن عبیداللہ -- ابوادریس -- واثلہ بن اسقع کے حوالے سے حضرت ابومرثد غنوی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ مَعَاطِنِ الْإِبِلِ

باب **278**: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

795 - سندِ حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ح وَحَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا هِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ، عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا لَمْ تَجِدُوْا اِلَّا مَرَابِضَ الْغَنَمِ، وَمَعَاطِنَ الْاِبِلِ فَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوْا فِيْ مَعَاطِنِ الْاِبِلِ

توضیح روایت: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوْا فِيْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ، وَصَلُّوْا فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- یزید بن زریع

(یہاں تحویل سند ہے) اسماعیل بن بشر بن منصور سلمی -- عبدالاعلیٰ -- ہشام

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن علاء بن کریب --ابوخالد --ہشام بن حسان

(یہاں تحویلِ سند ہے) محمد بن علاء-- یحییٰ بن آدم --ابوبکر بن عیاش ہشام --ابن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اگر تمہیں نماز ادا کرنے کے لئے صرف بکریوں کا باڑا یا اونٹوں کا باڑ املتا ہے' تو تم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو''۔

محمد بن علا نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو۔ تم لوگ بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرو۔

796 -سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا يَحْيَى، عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ، عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء-- یحییٰ --ابوبکر --ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کی مانند روایت) نقل کرتے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ يُجَامِعُ فِيْهِ

باب 279: ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا مباح ہے' جہاں آدمی نے صحبت کی ہو

797 -سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبَانَ، حَدَّثَنِىْ اَبِىْ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا صَلَّى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ يُجَامِعُ عَلَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ --ابراہیم بن حکم بن ابان --اپنے والد کے حوالے سے-- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات اس جگہ پر نماز ادا کرلیتے تھے' جس جگہ پر آپ نے مباشرت کی ہوتی تھی''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

ابواب کا مجموعہ: نمازی کا سترہ

بَابُ الصَّلَاةِ اِلَى السُّتْرَةِ

باب 280: سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنا

798 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ يَعْنِي ابْنَ خَالِدٍ السَّكُوْنِيَّ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَكَزَ الْحَرْبَةَ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا

توضیح روایت: وَقَالَ الْاَشَجُّ: اِنَّهُ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- بندار -- یحییٰ

(یہاں تحویل سند ہے) عبداللہ بن سعید اشج -- عقبہ بن خالد سکونی -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیزہ گاڑا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی۔

اشج نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سامنے کی طرف نیزہ گاڑا کرتے تھے"۔ انہوں نے اس سے زیادہ کوئی الفاظ نقل نہیں کئے۔

799 - سندِ حدیث: نَا الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ، يُصَلِّيْ اِلَيْهَا يَوْمَ الْعِيْدِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- اشج -- ابوخالد -- عبیداللہ -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)-- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نیزہ گاڑ دیا جاتا تھا۔ آپ عید کے دن اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَى غَيْرِ سُتْرَةٍ

باب 281: سترہ کے علاوہ (یعنی سترے کے بغیر) نماز ادا کرنے کی ممانعت

800 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ

قَالَ. سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ أَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَإِنْ أَبَى فَلْتُقَاتِلْهُ، فَإِنَّ مَعَهُ الْقَرِينَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوبکر حنفی -- ضحاک بن عثمان -- صدقہ بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم صرف سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرو اور کسی شخص کو اپنے سامنے سے نہ گزرنے دو۔ اگر وہ بات نہیں مانتا تو اس کے ساتھ جھگڑا کرو' کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوگا''۔

بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْإِبِلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 282: نماز کے دوران اونٹ کو سترہ بنالینا

801 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ

قَالَ نَافِعٌ: وَرَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَلِّي إِلَى رَاحِلَتِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء -- ابوخالد -- عبیداللہ -- نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی سواری کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

نافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی سواری کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

802 - سند حدیث: نَا بِهِ الْأَشَجُّ، وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَلَمْ يَذْكُرَا الرُّؤْيَةَ، وَقَالَا:

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي.

توضیح روایت: قَالَ هَارُونُ: إِلَى رَاحِلَتِهِ،

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِلَى بَعِيرِهِ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یہ روایت اشج اور ہارون بن اسحاق نے بھی نقل کی ہے:

ان دونوں راویوں نے دیکھنے کا ذکر نہیں کیا۔ ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کیا کرتے تھے۔

جبکہ ہارون نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اپنی سواری کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی تھی۔

جبکہ ابوسعید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اپنے اونٹ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی تھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْاَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ الَّتِیْ یَتَسَتَّرُ بِهَا الْمُصَلِّیْ لِصَلَاتِهٖ

باب **283**: نمازی نے اپنی نماز کے لئے جس چیز کو سترہ بنایا ہوا اس کے قریب کھڑے ہونے کا حکم

803 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْیَانُ، حَدَّثَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ سُلَیْمٍ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ، قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: وَبَلَغَ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ رِوَایَةً قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ فَلْیُصَلِّ اِلٰی سُتْرَةٍ، وَلْیَدْنُ مِنْهَا، لَا یَقْطَعُ الشَّیْطَانُ عَلَیْهِ صَلَاتَهٗ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- صفوان بن سلیم (یہاں تحویلِ سند ہے) احمد بن منیع اوراحمد بن عبدہ-- ابن عیینہ-- صفوان بن سلیم-- نافع بن جبیر بن مطعم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے تو اسے سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنی چاہئے اوراس کے قریب رہنا چاہئے۔ اس طرح شیطان اس کی نماز کو منقطع نہیں کر سکے گا''۔

بَابُ الدُّنُوِّ مِنَ الْمُصَلّٰی اِذَا كَانَ الْمُصَلِّیْ یُصَلِّیْ اِلٰی جِدَارٍ

باب **284**: جب نمازی دیوار کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو اسے دیوار کے قریب کھڑے ہونا چاہئے

804 - سندِحدیث: ثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ، ثَنَا ابْنُ اَبِیْ حَازِمٍ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ:

كَانَ بَیْنَ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَیْنَ الْجِدَارِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --یعقوب بن ابراہیم دورقی-- ابن ابوحازم-- اپنے والد (کے حوالے سے

803: سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' تفريع ابواب السترة' باب الدنو من السترة' رقم الحديث: **602** 'السنن الصغرى' كتاب القبلة' الامر بالدنو من السترة' رقم الحديث: **744** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: **863** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر العلة التي من اجلها امر بالدنو من السترة للمصلي' رقم الحديث: **2404** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' من كان يقول اذا صليت الى سترة فادن منها' رقم الحديث: **2843** 'السنن الكبرى للنسائي' سترة المصلي' الامر بالدنو من السترة' رقم الحديث: **809** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب المرور بين يدي المصلي هل يقطع عليه ذلك صلاته ام' رقم الحديث: **1671** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **2181** 'مسند احمد بن حنبل' بقية حديث سهل بن ابي حثمة' رقم الحديث: **15795** 'مسند الطيالسي' سهل بن ابي حثمة' رقم الحديث: **1424** 'مسند الحميدي' احاديث سهل بن ابي حثمة رضي الله عنه' رقم الحديث: **394** 'مسند عبد بن حميد' سهل بن ابي حثمة' رقم الحديث: **448** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' سهل بن ابي حثمة الانصاري' رقم الحديث: **5492**

روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ اور (مسجد کی قبلہ کی سمت والی) دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزرنے جتنی جگہ تھی۔

بَابُ ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِىْ يَكْفِى الِاسْتِتَارُ بِهِ فِى الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 285: اس مقدار کا تذکرہ جو نماز میں سترہ بنانے کے لئے کافی ہوتی ہے

یہ حکم ایک "مجمل" روایت کے ذریعے ہے جو مفصل نہیں ہے

805 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُصَلِّىْ وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِينَا، فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ تَكُوْنُ بَيْنَ يَدَىْ اَحَدِكُمْ، وَلَا يَضُرُّ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- اسحاق بن ابراہیم بن حبیب بن شہید -- عمر بن عبید طنافسی -- سماک بن حرب -- موسیٰ بن طلحہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر جایا کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: پالان کے پچھلے حصے کی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے سامنے ہو' تو پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہیں دے گی۔

806 - سندِ حدیث: نَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّىْ فَاِنَّهُ يَسْتُرُهُ اِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ

اسنادِ دیگر: ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ نا اَبُو الْخَطَّابِ، نَا بِشْرٌ يَعْنِى ابْنَ الْمُفَضَّلِ - ثَنَا يُونُسُ بِمِثْلِهِ سَوَاءً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- دورقی -- ابن علیہ -- یونس -- حمید بن ہلال -- عبداللہ بن صامت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرنے لگے' تو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز اس کے سامنے سترے کے طور پر ہونی چاہئے"۔

اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

807 - ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ح وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، ثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ، كِلَاهُمَا

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ الَّذِي سَعَلَ إِنَّهُ يَسْتُرُ الْمُصَلِّي؟ قَالَ: قَدْرُ ذِرَاعٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن رافع --عبدالرزاق

(یہاں تحویل سند ہے)احمد بن سعید دارمی--ابوعاصم-- دونوں نے ابن جریج کا یہ قول نقل کیا ہے:

میں نے عطاء سے دریافت کیا: پالان کی پچھلی لکڑی کتنی ہوتی ہے جس کے بارے میں آپ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ نمازی کے لئے سترہ بن سکتی ہے تو انہوں نے فرمایا: ایک بالشت جتنی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ بِالْاِسْتِتَارِ بِمِثْلِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الصَّلَاةِ فِيْ طُوْلِهَا، لَا فِيْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا

باب 286: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران پالان کی پچھلی لکڑی کی مانند سترہ بنانے کا حکم دیا ہے اس سے مراد لمبائی کی سمت ہے

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ لمبائی یا چوڑائی دونوں حوالوں سے (پالان کی پچھلی لکڑی) جتنا سترہ ہونا چاہئے۔

808 - سند حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْقَيْسِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَسَدِيُّ، نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُوْلٍ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: تُجْزِءُ مِنَ السُّتْرَةِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، وَلَوْ بِدِقِّ شَعْرَةٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ وَهِمَ فِيْ رَفْعِ هٰذَا الْخَبَرِ

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَالدَّلِيْلُ مِنْ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَرَادَ مِثْلَ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِي الطُّوْلِ، لَا فِي الْعَرْضِ قَائِمٌ ثَابِتٌ مِنْهُ اَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ يُصَلِّيْ اِلَيْهَا، وَعَرْضُ الْحَرْبَةِ لَا يَكُوْنُ كَعَرْضِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--محمد بن معمر قیسی--محمد بن قاسم ابوابراہیم اسدی--ثور بن یزید-- برید بن یزید بن جابر--مکحول-- یزید بن جابر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)--حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''سترے کے لئے اتنی چیز کافی ہوتی ہے جو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی ہو اگرچہ وہ بال جتنی باریک ہو''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ محمد بن قاسم نے اس روایت کو ''مرفوع'' حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم ﷺ نے پالان کی پچھلی لکڑی سے مراد لمبائی میں (اس کا حجم)

مراد لیا ہے چوڑائی میں مراد نہیں لیا اور یہ بات قائم اور ثابت ہے جن میں سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے نیزا گاڑا جاتا تھا' جس کی طرف رُخ کر کے آپ نماز ادا کیا کرتے تھے' اور یہ بات طے ہے کہ نیزے کی موٹائی پالان کی پچھلی لکڑی جتنی نہیں ہوتی۔

809 - سندحدیث: ثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متن حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ اِلَيْهَا بِالْمُصَلّٰى يَعْنِىْ الْعَنَزَةَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِىْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاِسْتِتَارِ بِالسَّهْمِ فِى الصَّلَاةِ، مَا بَانَ وَثَبَتَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَادَ بِالْاَمْرِ بِالْاِسْتِتَارِ بِمِثْلِ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ فِىْ طُوْلِهَا، لَا فِىْ طُوْلِهَا وَعَرْضِهَا جَمِيْعًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- سلیمان بن بلال -- یحییٰ بن سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا' آپ عیدگاہ میں اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں: یعنی عنزہ (لوہے کے پھل والی لاٹھی)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز کے دوران تیر کو سترہ بنانے کا بھی حکم دیا ہے' اور یہ بات واضح اور ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پالان کے پیچھے والی لکڑی کو سترہ بنانے کا جو حکم دیا ہے' تو وہ اس کی لمبائی کے حوالے سے ہے اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ وہ لمبائی اور چوڑائی دونوں حوالوں سے ہے۔

810 - سندحدیث: ثَنَا بِهٰذَا الْخَبَرِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الرَّبِيْعُ الْعَابِدِيُّ، حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِىْ ابْنَ سَعْدٍ - عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ اَخُوْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اسْتَتِرُوْا فِىْ صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن عمران ربیع العابدی -- ابراہیم ابن سعد -- عبدالملک -- اپنے والد -- اپنے دادا (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم اپنی نمازوں میں سترہ بنالیا کرو' خواہ وہ ایک تیر ہی ہو''۔

810: المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة" رقم الحديث: **866** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' قدر كم يستر المصلي ؟' رقم الحديث: **2831** 'مسند احمد بن حنبل' حديث سبرة بن معبد رضي الله تعالى عنه' رقم الحديث: **15073** 'مسند ابي يعلى الموصلي' سبرة بن معبد الجهني' رقم الحديث: **904** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سبرة' سبرة بن معبد بن عوسجة الجهني وقد اختلف في نسبه' الربيع بن سبرة عن ابيه' رقم الحديث: **6402**

بَابُ الْاِسْتِتَارِ بِالْخَطِّ اِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُصَلِّيْ مَا يَنْصِبُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِلْاِسْتِتَارِ بِهِ

باب 287: جب نمازی کو کوئی ایسی چیز نہیں ملتی جسے وہ سترہ بنانے کے لئے اپنے سامنے گاڑ سکے تو وہ لکیر کھینچ کر سترہ بنا لے

811 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْجَوَّازُ قَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهِ، سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ بَيْنَ يَدَيْهِ شَيْئًا وَّقَالَ مَرَّةً: تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ شَيْئًا فَلْيَنْصِبْ عَصًا، فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ عَصًا فَلْيَخُطَّ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

توضیحِ روایت: وَقَالَ الْجَوَّازُ: فَلْيَضَعْ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ شَيْئًا، وَالْبَاقِيْ مِثْلُهُ سَوَاءً

❋❋ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء اور محمد بن منصور الجواز -- سفیان -- اسماعیل بن امیہ -- ابومحمد بن عمرو بن حریث نے اپنے دادا کے حوالے سے انہیں حدیث بیان کی: -- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو وہ اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے"۔

راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے: "اپنے سامنے کی سمت میں کوئی چیز رکھ لو اور اگر اسے کوئی چیز نہیں ملتی تو ایک لاٹھی کھڑی کر لے اور اگر لاٹھی بھی نہیں مل رہی تو لکیر لگا دے پھر اس کے دوسری طرف سے گزرنے والی کوئی چیز اسے نقصان نہیں پہنچائے گی"۔

جواز نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"اسے اپنے سامنے کی سمت میں کوئی چیز رکھ لینی چاہئے"۔ باقی الفاظ حسبِ سابق ہیں۔

812 - وَحَدَّثَنَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْجَوَّازِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ، عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَالصَّحِيْحُ مَا قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، وَهٰكَذَا قَالَ مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، اِلَّا اَنَّهُمَا قَالَا: عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، ثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ

812 - امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: جواز کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت محمد بن عبدالاعلیٰ صنعانی نے -- بشر بن مفضل

---اسماعیل بن امیہ---ابوعمرو بن حریث ان کے دادا کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔
امام ابن خزیمہ کہتے ہیں: صحیح وہ ہے جو بشر بن مفضل نے روایت کیا ہے۔ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ الْمُصَلِّي

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الْوُقُوفَ مُدَّةً طَوِيلَةً انْتِظَارَ سَلَامِ الْمُصَلِّي خَيْرٌ مِنَ الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

باب 288: نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت

اور اس بات کی دلیل کہ نمازی کے سلام پھیرنے کے انتظار میں طویل مدت تک کھڑے رہنا اس سے زیادہ بہتر ہے کہ آدمی نمازی کے آگے سے گزر جائے

813 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ:
متنِ حدیث: اَرْسَلَنِي زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ اِلَى اَبِي جُهَيْمٍ، اَسْاَلُهُ عَنِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، مَاذَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَوْ كَانَ اَنْ يَقُومَ اَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ---علی بن خشرم---ابن عیینہ---سالم بن نضر---بسر بن سعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

بسر بن سعید کہتے ہیں: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت ابوجہیم کی طرف بھیجا تاکہ میں ان سے نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کروں کہ اس کو کیا گناہ ہوتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر وہ چالیس تک کھڑا رہے تو یہ اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے۔

814 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نَا اَبُو اَحْمَدَ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَخْبَرَنِي عَمِّي، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ناه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ، اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
متنِ حدیث: لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا فِي الْمَشْيِ بَيْنَ يَدَيْ اَخِيهِ مُعْتَرِضًا، وَهُوَ يُنَاجِي رَبَّهُ، كَانَ اَنْ يَقِفَ فِي ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِائَةَ عَامٍ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَخْطُوَ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ مَنِيعٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) ---احمد بن منیع---ابواحمد---عبیداللہ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن---اپنے چچا---حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر کسی شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے میں کتنا گناہ ہے، جبکہ وہ بھائی اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہو (یعنی نماز ادا کر رہا ہو) تو اس کا اس جگہ پر ایک سو سال تک کھڑے رہنا اس کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوگا کہ وہ گزر جائے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابن منیع کے نقل کردہ ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ التَّغْلِيظَ فِي الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي، اِذَا كَانَ الْمُصَلِّيْ يُصَلِّيْ اِلٰى سُتْرَةٍ، وَاِبَاحَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ اِذَا صَلّٰى اِلٰى غَيْرِ سُتْرَةٍ

باب 289: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی مذمت اس وقت ہے' جب نمازی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے

لیکن جب نمازی نے اپنے سامنے سترہ نہ رکھا ہو' تو اس کے آگے سے گزرنا مباح ہے۔

815 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ، اَتٰى حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِيْنَ اَحَدٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- یحییٰ بن سعید -- ابن جریج -- کثیر بن کثیر -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپ طواف سے فارغ ہوئے' تو آپ مطاف کے ایک گوشے میں تشریف لائے اور آپ نے دو رکعات نماز ادا کی۔ آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

بَابُ اَمْرِ الْمُصَلِّيْ بِالدَّرْءِ عَنْ نَفْسِهِ الْمَارَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاِبَاحَةِ قِتَالِهِ بِالْيَدِ اِنْ اَبَى الْمَارُّ الْاِمْتِنَاعَ مِنَ الْمُرُوْرِ، بِذِكْرِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 290: نمازی کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے آگے سے گزرنے والے شخص کو پرے کرے

اور آگے سے گزرنے والا شخص اگر گزرنے سے باز نہیں آتا' تو پھر ہاتھ کے ذریعے اسے دھکا دینا مباح ہے۔

یہ حکم ایک ''مجمل'' روایت کے ذریعے ثابت ہے۔ جو مفصل نہیں ہے۔

816 - سندِحدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِيْ ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ

816: صحيح البخاري' كتاب بدء الخلق' باب صفة ابليس وجنوده' رقم الحديث: **3116** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب منع المار بين يدي المصلي' رقم الحديث: **813** 'موطا مالك' كتاب قصر الصلاة في السفر' باب التشديد في ان يمر احد بين يدي المصلي' رقم الحديث: **365** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب شروط الصلاة' ذكر خبر قد يوهم من لم يحكم صناعة الحديث ان الزجر' رقم الحديث: **1723** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب في دنو المصلي الى السترة' رقم الحديث: **1431** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' تفريع ابواب السترة' باب ما يؤمر المصلي ان يدرا عن الممر بين يديه' رقم الحديث: **604** 'السنن الصغرٰى' كتاب القبلة' التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته' رقم الحديث: **753** ' السنن الكبرٰى للنسائي' سترة المصلي' التشديد في المرور بين يدي المصلي وبين سترته' رقم الحديث: **818**

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّی، فَلَا یَدَعَنَّ اَحَدًا یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- احمد بن عبدہ --- عبدالعزیز بن محمد الدراوردی -- زید بن اسلم --- عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری --- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو تو وہ کسی کو اپنے آگے سے ہرگز نہ گزرنے دے۔ اگر وہ دوسرا شخص بات نہیں مانتا' تو یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے' کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

بَابُ ذِکْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِیْ ذَکَرْتُهَا

وَالْبَیَانِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَمَرَ الْمُصَلِّیَ اِلٰی سُتْرَةٍ بِمَنْعِ الْمَارِّ بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَبَاحَ لَهُ مُقَاتَلَتَهُ اِذَا صَلّٰی اِلٰی سُتْرَةٍ، لَا اِذَا صَلّٰی اِلٰی غَیْرِ سُتْرَةٍ

باب 291: میں نے جو ''مجمل'' الفاظ والی روایت ذکر کی ہے اس کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کا بیان کہ نبی اکرم ﷺ نے سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے والے شخص کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آگے سے گزرنے والے شخص کو روکے اور اس نمازی کے لئے اس بات کو مباح قرار دیا ہے کہ وہ اس شخص کے ساتھ جھگڑا کرے جب کہ وہ نمازی سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو۔

یہ حکم اس وقت نہیں ہے' جب وہ نمازی سترہ کے بغیر نماز ادا کر رہا ہو۔

817 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، ثَنَا هَمَّامٌ، ثَنَا زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ، عَنْ اَبِیْهِ،

متن حدیث: اَنَّهُ کَانَ یُصَلِّیْ اِلٰی سَارِیَةٍ، فَذَهَبَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَمَنَعَهُ، فَذَهَبَ لِیَعُوْدَ، فَضَرَبَهُ ضَرْبَةً فِیْ صَدْرِهٖ، وَکَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ اُمَیَّةَ، فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِمَرْوَانَ، فَلَقِیَهُ مَرْوَانُ فَقَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلٰی اَنْ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِیْكَ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ فَذَهَبَ اَحَدٌ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلْیَمْنَعْهُ، فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ، فَاِنَّمَا ضَرَبْتَ الشَّیْطَانَ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبدالوارث بن عبدالصمد --- اپنے والد --- ہمام --- زید بن اسلم --- عبدالرحمٰن بن ابوسعید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ ایک ستون کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہے تھے۔ بنوامیہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے سامنے سے گزرنے لگا' تو انہوں نے اسے روکا۔ وہ شخص دوبارہ گزرنے لگا' تو انہوں نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا۔ وہ شخص بنوامیہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے اس بات کا تذکرہ (مدینہ منورہ کے گورنر) مروان سے کیا۔ مروان کی ملاقات حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اس نے دریافت کیا: آپ نے اپنے بھتیجے کو

کیوں مارا تھا؟ تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص کسی چیز کی طرف رُخ کر کے اسے سترہ بنا کر نماز ادا کر رہا ہو پھر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرے تو وہ اسے روکے۔ اگر وہ شخص اس کی بات نہیں مانتا' تو اس کے ساتھ جھگڑا کرے' کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

تو میں نے شیطان کو مارا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِىْ ذَكَرْتُهَا

وَالْإِيضَاحِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَبَاحَ لِلْمُصَلِّيْ مَقَاتَلَةَ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيْهِ بَعْدَ مَنْعِهِ عَنِ الْمُرُورِ مَرَّتَيْنِ، لَا فِي الْإِبْتِدَاءِ إِذَا اَرَادَ الْمُرُورَ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب 292: میری ذکر کردہ ''مجمل'' الفاظ والی روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی وضاحت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کے لئے آگے سے گزرنے والے شخص کے ساتھ جھگڑا کرنے کو اس وقت مباح قرار دیا ہے' جب نمازی گزرنے والے شخص کو دو مرتبہ منع کرے' ایسا نہیں کہ جب کوئی شخص آگے سے گزرنے لگے' تو پہلی مرتبہ میں ہی (وہ) اس کے ساتھ جھگڑا شروع کردے۔

818 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِيْ اَبِيْ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّيْ، فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الَّذِيْ بَعْدَهُ فِي الْبَابِ الثَّانِيْ، غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ فِيْهِ: وَاِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُهُ فَاَبٰى اَنْ يَنْتَهِيَ قَالَ: وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِيْنَةِ، فَشَكَا اِلَيْهِ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ مَرْوَانُ لِاَبِيْ سَعِيْدٍ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ شَيْءٌ، وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَلْيَمْنَعْهُ مَرَّتَيْنِ، فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالوارث بن عبدالصمد-- اپنے والد کے حوالے سے-- یونس-- حمید بن ہلال-- ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن نماز ادا کر رہے تھے (اس کے بعد راوی نے سلیمان بن مغیرہ کی نقل کردہ حدیث کی مانند روایت نقل کی ہے' جو اس کے بعد والے دوسرے باب میں آئے گی' تاہم انہوں نے اس میں یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں)

میں نے اسے منع کیا' یہ باز نہیں آیا۔ راوی کہتے ہیں: (مروان' مدینہ منورہ کا گورنر تھا اس شخص نے مروان) کے سامنے اس بات کی شکایت کی۔ مروان نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کیا' تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے آگے سے کوئی گزرنے کی کوشش کرے تو وہ دو مرتبہ اسے روکے۔ اگر وہ بات نہ مانے تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (گزرنے والا شخص) شیطان ہوگا"۔

بَابُ إِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّيْ مَنْ اَرَادَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالدَّفْعِ فِي النَّحْرِ فِي الْاِبْتِدَاءِ

باب 293: جو شخص نمازی کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے تو نمازی کے لئے یہ بات مباح ہے کہ وہ آغاز میں ہی اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے پرے کرے

819 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَيْنَمَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يُصَلِّيْ اِلٰى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ اِذْ جَاءَهُ شَابٌّ مِنْ بَنِيْ اَبِيْ مُعَيْطٍ، فَاَرَادَ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَدَفَعَهُ فِيْ نَحْرِهِ، فَنَظَرَ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا اِلَّا بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، فَعَادَ، فَدَفَعَهُ فِيْ نَحْرِهِ اَشَدَّ مِنَ الدَّفْعَةِ الْاُوْلٰى قَالَ: فَمَثَلَ قَائِمًا، ثُمَّ نَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ، ثُمَّ خَرَجَ: فَدَخَلَ عَلٰى مَرْوَانَ فَشَكَا اِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ: وَدَخَلَ اَبُوْ سَعِيْدٍ عَلٰى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ اَخِيْكَ جَاءَ يَشْتَكِيْكَ، فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْ فِيْ نَحْرِهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- ہاشم بن قاسم -- سلیمان بن مغیرہ -- حمید بن ہلال -- ابوصالح (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف (رخ کر کے) اسے سترہ بنا کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ابومعیط کی اولاد میں سے ایک نوجوان ان کے پاس آیا اور ان کے سامنے سے گزرنے لگا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔ اس شخص نے دیکھا لیکن اسے صرف حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے آگے سے گزرنے کا راستہ نظر آیا تو وہ دوبارہ گزرنے لگا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے پہلی مرتبہ کے مقابلے میں زیادہ شدت کے ساتھ اس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کیا۔ وہ کچھ دیر کھڑا رہا پھر وہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کو برا کہتے ہوئے باہر چلا گیا۔ وہ مروان کے پاس گیا اور اس کے سامنے اس بات کی شکایت کی جو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے اس کے ساتھ سلوک کیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مروان کے پاس تشریف لے گئے تو مروان نے دریافت کیا: آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ وہ آپ کی شکایت کرنے کے لئے آیا تھا تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنے کی کوشش کرے تو وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر پرے کرے۔ اگر وہ بات نہیں مانتا تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے کیونکہ وہ (گزرنے والا شخص) شیطان ہوگا"۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيلِ عَلٰى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِقَوْلِهٖ: فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ اَیْ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ مَّعَ الَّذِی يُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ لَا اَنَّ الْمَارَّ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ شَيْطَانٌ، وَاِنْ كَانَ اسْمُ الشَّيْطَانِ قَدْ يَقَعُ عَلٰى عُصَاةِ بَنِیْ اٰدَمَ. قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (شَيَاطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا) (الانعام: 112)

باب 294: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان کہ ''وہ شیطان ہوتا ہے''

اس سے نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ ہے کہ وہ شیطان ہوتا ہے' جو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ آگے سے گزرنے والا ''انسان'' شیطان ہوتا ہے۔

اگرچہ نافرمان بنی آدم کے لئے بھی لفظ ''شیطان'' استعمال ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔

''انسان اور جنات سے تعلق رکھنے والے شیاطین دھوکہ دینے کے لئے ایک دوسرے کی طرف بظاہر سجی ہوئی باتیں القاء کرتے ہیں''۔

820 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ يَعْنِی الْحَنَفِیَّ، ثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِیْ صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: لَا تُصَلِّ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلَا تَدَعْ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْكَ، فَاِنْ اَبٰى فَلْتُقَاتِلْهُ؛ فَاِنَّ مَعَهُ الْقَرِيْنَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- ابوبکر حنفی -- ضحاک بن عثمان -- صدقہ بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم صرف سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرو اور کسی شخص کو اپنے آگے سے نہ گزرنے دو۔ اگر وہ بات نہیں مانتا' تو تم اس کے ساتھ جھگڑا کرو' کیونکہ اس کے ساتھ شیطان ہوگا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الصَّلَاةِ، وَاَمَامَ الْمُصَلِّیْ امْرَاَةٌ نَائِمَةٌ اَوْ مُضْطَجِعَةٌ

باب 295: ایسی صورت میں نماز ادا کرنے کی اجازت ہے' جب نمازی کے سامنے کوئی عورت سوئی ہوئی ہو' یا لیٹی ہوئی ہو

821 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ، ثَنَا مُوْسَى بْنُ اَيُّوْبَ الْغَافِقِیُّ، حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ اِيَاسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ:

821: مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' رقم الحديث: **761** 'مسند الحارث' كتاب الصلاة' باب من قال : لا تقطع المراة الصلاة .' رقم الحديث: **160** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب المرور بين يدی المصلی هل يقطع عليه ذلك صلاته ام' رقم الحديث: **1686**

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ، وَعَائِشَةُ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَوْلُهُ يُسَبِّحُ مِنَ اللَّيْلِ يُرِيْدُ يَتَطَوَّعُ بِالصَّلَاةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن رافع --عبداللہ بن یزید--موسیٰ بن ایوب غافقی --اپنے چچا ایاس بن عامر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) --حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کے یہ الفاظ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تسبیح پڑھ رہے ہوتے تھے اس سے مراد یہ ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

822 -سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلَاتَهُ بِاللَّيْلِ، وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجِنَازَةِ

توضیح روایت: زَادَ الْمَخْزُوْمِيُّ مَرَّةً: فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَخَّرَنِيْ بِرِجْلِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن--سفیان--ابن شہاب زہری نے عروہ کے حوالے سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں یوں لیٹی ہوئی تھی جس طرح جنازہ (لوگوں کے سامنے) رکھا ہوتا ہے۔

مخزومی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

"جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ پاؤں کے ذریعے مجھے ایک طرف کر دیتے تھے"۔

822:صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب الاعتراض بین یدی المصلی' رقم الحدیث:**822** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاة' باب من صلی وبینه وبین القبلة شیء' رقم الحدیث:**952** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب ما یقطع الصلاة' رقم الحدیث:**2291** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' من قال لا یقطع الصلاة شیء وادرء ا ما استطعتم' رقم الحدیث:**2862** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب المرور بین یدی المصلی هل یقطع علیه ذلك صلاته ام' رقم الحدیث:**1687** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث:**23561** 'مسند الحمیدی' احادیث عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها عن رسول الله صلی' رقم الحدیث:**168** 'مسند الشافعی' ومن کتاب الامامة' رقم الحدیث:**235** 'سند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن اهل الحجاز' رقم الحدیث:**1057** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند عائشة' رقم الحدیث:**4372** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث:**321**

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ عَلٰى تَوْهِينِ خَبَرِ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النَّائِمِ وَلَا الْمُتَحَدِّثِيْنَ وَلَمْ يَرْوِ ذٰلِكَ الْخَبَرَ اَحَدٌ يَجُوْزُ الِاحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ

باب 296: اس بات کا بیان کہ محمد بن کعب کی نقل کردہ یہ روایت کمزور ہے

"سوئے ہوئے شخص اور بات چیت کرنے والے لوگوں کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو"

اس روایت کو کسی ایسے شخص نے نقل نہیں کیا ہے جس کی نقل کردہ روایت سے استدلال کیا جا سکتا ہو۔

823 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا نَائِمَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَاِذَا كَانَ الْوِتْرُ اَيْقَظَنِيْ ثَنَا اَحْمَدُ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ قَالَ: قَالَ اَيُّوْبُ، عَنْ هِشَامٍ قَالَتْ: مُعْتَرِضَةٌ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید -- ہشام بن عروہ -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت نوافل ادا کر رہے ہوتے تھے جبکہ میں آپ کے قبلہ کے درمیان میں سوئی ہوئی تھی جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں یوں چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوتی تھی جس طرح جنازہ (لوگوں کے سامنے) رکھا ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا كَانَ يُوْقِظُهَا اِذَا اَرَادَ الْوِتْرَ لِتُوْتِرَ عَائِشَةُ اَيْضًا، لَا كَرَاهَةَ اَنْ يُّوْتِرَ وَهِيَ نَائِمَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب 297: اس بات کا بیان کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر کی نماز ادا کرنے لگتے تھے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی بیدار کر دیتے تھے تاکہ وہ بھی وتر کی نماز ادا کر لیں۔

823: صحيح البخاري' كتاب الصلاة' ابواب سترة المصلي' باب الصلاة خلف النائم' رقم الحديث: **499** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب الاعتراض بين يدي المصلي' رقم الحديث: **823** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر البيان بان " عائشة كانت تنام معترضة في القبلة والمصطفى' رقم الحديث: **2375** 'السنن الصغرى' كتاب القبلة' الرخصة في الصلاة خلف النائم' رقم الحديث: **755** 'السنن الكبرى للنسائي' سترة المصلي' الرخصة في الصلاة خلف النائم' رقم الحديث: **820** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب المرور بين يدي المصلي هل يقطع عليه ذلك صلاته ام' رقم الحديث: **1687** 'مسند احمد بن حنبل' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: **23708** ' مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عروة بن الزبير' رقم الحديث: **527**

اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ جب آپ وتر کی نماز ادا کر رہے ہوں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے سامنے سو رہی ہوں۔

824 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ بِشْرٍ قَالَا: ثَنَا هِشَامٌ، ح وَثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ: بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادٍ، عَنْ هِشَامٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ، وَابْنِ بِشْرٍ:

متنِ حدیث: وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي، فَأَوْتَرْتُ

توضیح روایت: وَفِي حَدِيثِ بُنْدَارٍ: يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، وَفِرَاشُنَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَقَامَنِي فَأَوْتَرُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن علاء بن کریب -- ابن بشر -- ہشام (یہاں تحویلِ سند ہے) -- سلم بن جنادہ -- وکیع -- ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

وکیع اور ابن بشر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''میں آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت لیٹی ہوتی تھی' جب آپ وتر ادا کرنے کا ارادہ کرتے تھے' تو مجھے بیدار کر دیتے تھے' تو میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی''۔

بندار کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''آپ ﷺ رات کو نوافل ادا کیا کرتے تھے۔ ہمارا بستر آپ ﷺ کے اور قبلہ کے درمیان میں ہوتا تھا' تو جب آپ وتر ادا کرنے لگتے تھے' تو مجھے اٹھا دیتے تھے' تو میں بھی وتر پڑھ لیتی تھی''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ مُسْتَقْبِلَ الْمَرْأَةِ

باب 298: عورت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

825 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ وَالْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَإِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُومَ أَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيَّ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- حفص بن غیاث -- اعمش -- ابراہیم -- اسود کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اعمش نے -- ابوالضحیٰ -- مسروق کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' جبکہ میں آپ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔ جب میں اٹھنے کا ارادہ کرتی' تو میں پاؤں کی طرف سے کھسک جاتی تھی۔

826 - سند حدیث: نَاهُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ، نَا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متن حدیث: رُبَّمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَسَطَ السَّرِيْرِ، وَاَنَا عَلَى السَّرِيْرِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، تَكُوْنُ لِي الْحَاجَةُ، فَاَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيْرِ كَرَاهَةَ اَنْ اَسْتَقْبِلَهُ بِوَجْهِي

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --دورقی--ابومعاویہ--اعمش--ابراہیم نے--اسود کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

بعض اوقات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتی کہ رات کے وقت آپ نماز ادا کرتے ہوئے چارپائی کے وسط کے (مدمقابل کھڑے ہوتے تھے) اور میں چارپائی پر آپ کے اور قبلہ کے درمیان لیٹی ہوتی تھی۔ بعض اوقات مجھے ضرورت درپیش ہوتی تو میں چارپائی کے پاؤں کی طرف سے کھسک جاتی تھی۔ اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں آپ کی طرف رُخ کروں (جبکہ آپ نماز پڑھ رہے ہوں)

بَابُ اِبَاحَةِ مَنْعِ الْمُصَلِّي الشَّاةَ تُرِيْدُ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب 299: جب کوئی بکری نمازی کے آگے سے گزرنا چاہتی ہو تو نمازی کا اسے روکنا مباح ہے

827 - انا اَبُوْ طَاهِرٍ، نَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الرُّخَامِيُّ، نَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيْتِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ فَمَرَّتْ شَاةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ فَسَاعَاهَا اِلَى الْقِبْلَةِ حَتّٰى اَلْزَقَ بَطْنَهُ بِالْقِبْلَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوطاہر--فضل بن یعقوب رخامی--ہیثم بن جمیل-- جریر بن حازم--یعلی بن حکیم اور زبیر بن خریت--عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے' ایک بکری آپ کے سامنے سے گزرنے لگی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے روکنے کے لئے قبلہ کی طرف ہو گئے' یہاں تک کہ آپ کا پیٹ قبلہ (کی سمت والی دیوار) کے ساتھ لگ گیا۔

بَابُ مُرُوْرِ الْهِرِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ صَحَّ الْخَبَرُ مُسْنَدًا؛ فَاِنَّ فِي الْقَلْبِ مِنْ رَفْعِهِ

باب 300: نمازی کے آگے سے بلی کا گزرنا' بشرطیکہ یہ روایت مسند اور مستند ہو' کیونکہ اس کے "مرفوع" ہونے کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے

828 - سند حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي الزِّنَادِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ

828: سنن ابن ماجه' كتاب الطهارة وسننها' باب الوضوء بسؤر الهرة' رقم الحديث: **366** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة" رقم الحديث: **877**

اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْهِرَّةُ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، اِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- عبید اللہ بن عبد المجید -- عبد الرحمن بن ابو الزناد -- اپنے والد -- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بلی (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو نہیں توڑتی ہے' کیونکہ یہ گھر کے سامان کا حصہ ہے''۔

829 - نَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مَوْقُوْفًا غَيْرَ مَرْفُوْعٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: ابْنُ وَهْبٍ اَعْلَمُ بِحَدِيْثِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيْدِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان نے -- ابن وہب -- ابن ابو الزناد کے حوالے سے یہ حدیث موقوف روایت کے طور پر نقل کی ہے۔ مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابن وہب' اہل مدینہ کی احادیث کے بارے میں عبد اللہ بن عبد المجید سے زیادہ علم رکھتے تھے۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِی مُرُوْرِ الْحِمَارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْكَلْبِ الْاَسْوَدِ

بَيْنَ يَدَیِ الْمُصَلِّیْ بِذِكْرِ اَخْبَارٍ مُجْمَلَةٍ، قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُ مَنْ لَّمْ يَتَبَحَّرِ الْعِلْمَ اَنَّهُ خِلَافُ اَخْبَارِ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّیْ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ

باب 301: گدھے، عورت اور سیاہ کتے کے نمازی کے آگے سے گزرنے کی شدید ممانعت

جو ایسی روایت کے ذریعے ثابت ہے' جس کے الفاظ ''مجمل'' ہیں۔

علم میں مہارت نہ رکھنے والے بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی کہ یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول اس روایت کے خلاف ہے۔ (وہ بیان کرتی ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی۔

830 - سند حدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يُوْنُسَ، ح وَثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا بِشْرٌ يَعْنِیْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ، نَا يُوْنُسُ، ح وَثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ، ثَنَا هُشَيْمٌ، اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ، وَمَنْصُوْرٌ وَهُوَ ابْنُ زَاذَانَ، وَثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا شُعْبَةُ، ح وَثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَامِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مَرْزُوْقٍ، حَدَّثَنَا اَسَدٌ يَعْنِیْ ابْنَ مُوْسٰى، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، وَيُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، وَحَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ، وَثَنَا الدَّوْرَقِیُّ، نَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَالِمٍ وَهُوَ ابْنُ الزِّنَادِ، كُلُّهُمْ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، ثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى، نَا سَهْلُ بْنُ اَسْلَمَ يَعْنِیْ الْعَدَوِیَّ، ثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ، وَهٰذَا حَدِيْثُ اَبِی الْخَطَّابِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَسْلَمَ، قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ:

متن حدیث: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ قُلْتُ: يَا اَبَا ذَرٍّ: مَا بَالُ الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَبْيَضِ مِنَ الْاَصْفَرِ مِنَ الْاَحْمَرِ؟ قَالَ: يَا ابْنَ اَخِي، سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِي، فَقَالَ: الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- یونس (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ -- بشر بن مفضل -- یونس (یہاں تحویلِ سند ہے) -- احمد بن منیع -- ہشام -- یونس اور منصور بن زاذان -- بندار -- محمد بن جعفر -- شعبہ (یہاں تحویلِ سند ہے) -- ہلال بن بشر -- سالم بن نوح -- عثمان بن عامر (یہاں تحویلِ سند ہے) نصر بن مرزوق -- اسد بن موسیٰ -- حماد بن سلمہ -- ایوب اور یونس بن عبید اور حبیب بن شہید -- دورقی -- معتمر بن سلیمان -- سالم بن زناد -- حمید بن ہلال -- ابوخطاب زیاد بن یحییٰ -- سہل بن اسلم عدوی -- حمید بن ہلال -- عبداللہ بن صامت -- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) اور یہ حدیث (یعنی روایت کے یہ الفاظ) ابوخطاب کے سہل بن اسلم کے نقل کردہ ہیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گدھا اور کالا کتا (نمازی کے آگے سے) گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں (راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اے حضرت ابوذر! سفید زرد یا سرخ کتے کے مقابلے میں کالے کتے کی کیا خصوصیت ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا ہے جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کالا کتا شیطان ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ هٰذَا الْخَبَرَ فِيْ ذِكْرِ الْمَرْاَةِ لَيْسَ مُضَادَّ

خَبَرِ عَائِشَةَ اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَرَادَ اَنَّ مُرُوْرَ الْكَلْبِ وَالْمَرْاَةِ وَالْحِمَارِ يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي لَا ثَوَى الْكَلْبِ وَلَا رَبْضَهُ وَلَا رَبْضَ الْحِمَارِ، وَلَا اضْطِجَاعَ الْمَرْاَةِ يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي، وَعَائِشَةُ اِنَّمَا اَخْبَرَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تَضْطَجِعُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، لَا اَنَّهَا مَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب 302: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ عورت کے تذکرے کے بارے میں یہ روایت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے منقول روایت کے برخلاف نہیں ہے

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ ہے کہ کتے، عورت اور گدھے کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نمازی کی نماز منقطع ہوتی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اگر کتا سامنے بیٹھا ہوا ہو، یا گدھا بیٹھا ہوا ہو، یا عورت لیٹی ہوئی ہو، تو اس وجہ سے نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

جبکہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اس وقت سیّدہ

عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لیٹی ہوئی ہوتی تھیں۔ انہوں نے یہ بات بیان نہیں کی ہے کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزر جاتی تھیں۔

831 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الشَّامِيُّ، نَا هِشَامٌ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ مَمَرِّ الْحِمَارِ، وَالْمَرْاَةِ، وَالْكَلْبِ الْاَسْوَدِ قُلْتُ: مَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْكَلْبِ الْاَصْفَرِ، مِنَ الْكَلْبِ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَاَلْتَنِيْ، فَقَالَ: اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ولید -- عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ شامی -- ہشام -- حمید بن ہلال -- عبداللہ بن صامت (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''گدھے' عورت اور کالے کتے کے (نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت میں) نماز کو دہرایا جائے گا''۔

(راوی کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: سرخ یا زرد کتے کے مقابلے میں کالے کتے کا خصوصیت کے ساتھ کیوں حکم ہے؟ تو حضرت ابوذر غفاری نے بتایا: میں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا' جو تم نے مجھ سے کیا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

''کالا کتا' شیطان ہوتا ہے''۔

بَابُ ذِكْرِ الْبَيَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا اَرَادَ بِالْمَرْاَةِ الَّتِيْ قَرَنَهَا اِلَى الْكَلْبِ الْاَسْوَدِ وَالْحِمَارِ وَاَعْلَمَ اَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحَائِضَ دُوْنَ الطَّاهِرِ، وَهٰذَا مِنْ اَلْفَاظِ الْمُفَسِّرِ كَمَا فَسَّرَ خَبَرَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فِيْ ذِكْرِ الْكَلْبِ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ ذَرٍّ، فَاَجْمَلَ ذِكْرَ الْكَلْبِ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ فَقَالَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ. وَبَيَّنَ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ الْكَلْبَ الَّذِيْ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ هُوَ الْاَسْوَدُ دُوْنَ غَيْرِهِ، وَكَذٰلِكَ بَيَّنَ فِيْ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْمَرْاَةَ الْحَائِضَ هِيَ الَّتِيْ تَقْطَعُ الصَّلَاةَ دُوْنَ غَيْرِهَا

باب **303**: اس بات کے بیان کا تذکرہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روایت میں کالے کتے اور گدھے کے ساتھ جس عورت کا تذکرہ کیا ہے' اور یہ بات بیان کی ہے کہ یہ نماز کو توڑ دیتے ہیں

اس سے مراد حیض والی عورت ہے۔ طہر والی عورت نہیں ہے۔

اور یہ بات مفصل الفاظ سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت، کتے کے ذکر کے بارے میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول روایت (کے الفاظ) کی

وضاحت کرتی ہے تو انہوں نے کتے کا تذکرہ اجمالی طور پر کیا ہے جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

''کتا، گدھا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں''

جبکہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں اس بات کا بیان ہے کہ وہ کتا جو نماز کو ختم کر دیتا ہے وہ سیاہ کتا ہے۔ دوسرے کتے کا یہ حکم نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت میں یہ بات بھی بیان کی گئی ہے کہ حیض والی عورت نماز کو منقطع کر دیتی ہے۔

دوسری عورت یعنی جو حیض کی حالت میں نہ ہو اس کا یہ حکم نہیں ہے۔

832 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْكَلْبُ، وَالْمَرْاَةُ الْحَائِضُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن ہاشم-- یحییٰ بن سعید-- شعبہ-- قتادہ-- جابر بن یزید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کتا اور حیض والی عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو توڑ دیتے ہیں''۔

بَابُ ذِكْرِ خَبَرٍ رُوِيَ فِي مُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

قَدْ يَحْسِبُ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّهُ خِلَافُ خَبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْحِمَارُ وَالْكَلْبُ وَالْمَرْاَةُ

باب **304**: نمازی کے آگے سے گدھے کے گزرنے کے بارے میں منقول روایت کا تذکرہ

بعض اہل علم نے یہ گمان کیا ہے کہ یہ اس روایت کے خلاف ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے:

''گدھا، کتا اور عورت نماز کو توڑ دیتے ہیں''

---

832 :سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' تفریع ابواب السترۃ' باب ما یقطع الصلاۃ' رقم الحدیث: **610** 'السنن الصغرٰی' کتاب القبلۃ' ذکر ما یقطع الصلاۃ وما لا یقطع اذا لم یکن بین' رقم الحدیث: **747** 'سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب ما یقطع الصلاۃ' رقم الحدیث: **945** 'صحیح ابن حبان' باب الامامۃ والجماعۃ' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر البیان بان ذکر المراۃ اطلق فی ہذا الخبر بلفظ العموم' رقم الحدیث: **2418** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب ما یقطع الصلاۃ' رقم الحدیث: **2272** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی ہاشم' مسند عبد اللہ بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث: **3137** 'المعجم الکبیر للطبرانی' من اسمہ عبد اللہ' وما اسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' باب' رقم الحدیث: **12610**

833 - سندِحدیث: نَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوْا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ وَنَحْنُ عَلٰى اَتَانٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ، فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصُّفُوْفِ، فَنَزَلْنَا عَنْهَا، وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ، فَلَمْ يَقُلْ لَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى: يَعْنِيْ شَيْئًا، وَقَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: فَلَمْ يَنْهَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح روایت: وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ: فَلَمْ يَقُلْ لَنَا شَيْئًا

قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: رَوَاهُ مَعْمَرٌ، وَمَالِكٌ فَقَالَا: يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ بِمِنًى

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ اور عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- عبید اللہ بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ آئے ہم لوگ ایک گدھی پر سوار تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے پھر ہم اس گدھی سے اتر گئے اور ہم نے اسے چرنے کے لئے چھوڑ دیا تو کسی نے ہمیں کچھ نہیں کہا۔

ابوموسیٰ نامی راوی کہتے ہیں: یعنی کچھ نہیں کہا۔

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع نہیں کیا۔

مخزومی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کچھ نہیں کہا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت معمر اور مالک نے نقل کی ہے۔ ان دونوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو منیٰ میں نماز پڑھا رہے تھے''۔

834 - سندِحدیث: ثَنَاهُ اَبُوْ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْاَعْلٰى، ثَنَا مَعْمَرٌ ح وَثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَنَّ مَالِكًا، حَدَّثَهُ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ،

توضیح روایت: فِيْ خَبَرِ مَعْمَرٍ: وَمَرَّتِ الْاَتَانُ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ، فَلَمْ يَقْطَعْ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةَ

وَفِيْ خَبَرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مَالِكٍ: وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ فَتَرَكْتُهُ بَيْنَ الصَّفِّ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمْ يَعِبْ عَلَيَّ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْاَتَانَ تَمُرُّ، وَلَا

833: السنن الصغرٰی' کتاب القبلة' ذکر ما یقطع الصلاة وما لا یقطع اذا لم یکن بین' رقم الحدیث: **748** 'السنن الکبرٰی للنسائی' سترة المصلی' ذکر من یقطع الصلاة' رقم الحدیث: **813** 'مصنف ابن ابی شیبة' کتاب الصلاة' من رخص فی الفضاء ان یصلی بها' رقم الحدیث: **2834** 'شرح معانی الآثار للطحاوی' باب المرور بین یدی المصلی هل یقطع علیه ذلك صلاته ام' رقم الحدیث: **1675** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بنی هاشم' مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب' رقم الحدیث: **1840** 'مسند ابی یعلی الموصلی' اول مسند ابن عباس' رقم الحدیث: **2326**

تَرْتَعُ بَيْنَ يَدَيِ الصُّفُوفِ، وَلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعْلِمَ بِذٰلِكَ فَلَمْ يَأْمُرْ مَنْ مَرَّتِ الْأَتَانُ بَيْنَ يَدَيْهِ بِإِعَادَةِ الصَّلَاةِ، وَالْخَبَرُ ثَابِتٌ صَحِيحٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكَلْبَ الْأَسْوَدَ، وَالْمَرْأَةَ الْحَائِضَ، وَالْحِمَارَ، يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَمْ يَثْبُتْ خَبَرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضِدِّ ذٰلِكَ لَمْ يَجُزِ الْقَوْلُ وَالْفُتْيَا بِخِلَافِ مَا ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- عبدالاعلیٰ -- معمر -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- مالک -- نے انہیں حدیث بیان کی -- یعقوب دورقی -- عبدالرحمٰن بن مہدی -- امام مالک (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

معمر کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''وہ گدھی لوگوں کے آگے سے گزری اور اس نے ان کی نماز کو منقطع نہیں کیا''۔

عبدالرحمٰن نے امام مالک رحمہ اللہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

''میں ایک گدھے پر سوار تھا' تو میں نے اسے صف کے درمیان میں چھوڑ دیا اور خود نماز میں شامل ہو گیا' تو کسی نے مجھ پر اعتراض نہیں کیا''۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوں کے سامنے سے اس گدھی کو گزرتے ہوئے' یا چلتے ہوئے دیکھا؟ اور نہ ہی یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں اطلاع دی گئی؟ تو آپ نے ان لوگوں کو نماز دہرانے کا حکم نہیں دیا' جن کے سامنے سے گدھی گزری تھی۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات مستند طور پر ثابت ہے (آپ نے ارشاد فرمایا ہے)

''کالا کتا' حیض والی عورت اور گدھا (نمازی کے آگے سے گزر کر) نماز کو منقطع کر دیتے ہیں''۔

تو جب تک اس کے برخلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر کوئی حدیث ثابت نہیں ہوتی' اس وقت تک اس روایت کے خلاف فتویٰ دینا اور رائے پیش کرنا جائز نہیں ہوگا' جو روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مستند طور پر ثابت ہے۔

835 - وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلَى حِمَارٍ، أَوْ حِمَارَيْنِ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، فَلَمْ يَنْصَرِفْ، وَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَأَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَعَ - أَوْ فَرَّقَ - بَيْنَهُمَا، وَلَمْ يَنْصَرِفْ

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَلَيْسَ فِي هٰذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ تَدُلُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُولِهِ عَنِ الْحِمَارِ،

لِأَنَّهُ قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي

835 - امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: شعبہ -- حکم -- یحییٰ بن جزار -- صہیب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

میں اور بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ایک گدھے پر (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) دو گدھوں پر سوار ہو کر آئے تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا۔ وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے تو آپ نے نماز ختم نہیں کی پھر بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں آئیں اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کو پکڑ لیا تو آپ نے ان دونوں کو الگ کر دیا لیکن آپ نے نماز ختم نہیں کی (یعنی از سر نو پڑھنا شروع نہیں کی)

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ وہ گدھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ راوی نے یہ بات بیان کی ہے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزر رہا تھا تو یہ الفاظ اس بات پر دلالت کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گدھے پر اترنے کے بعد گزرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

''تو میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سے گزرا' آپ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے''۔

836 -توضیح روایت: إِلَّا أَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُوسَى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَالْحُكْمُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ، لَا سِيَّمَا فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ،

وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَدَدٌ مِثْلُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ، لَكَانَ الْحُكْمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ. وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ وَهُوَ صُهَيْبٌ

قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوا: الْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ أَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلَى حِمَارٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي أَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتَّى دَخَلْنَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، فَمَا بَالَى ذٰلِكَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا، فَأَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ إِحْدَاهُمَا عَنِ الْأُخْرَى، فَمَا بَالَى ذٰلِكَ

836 -البتہ عبیداللہ بن موسیٰ نامی راوی نے یہ روایت شعبہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

''ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرے' پھر ہم (سواری سے) نیچے اتر گئے اور آپ کی اقتداء میں نماز میں شامل ہو گئے''۔

یہ روایت محمد بن عثمان عجلی نے ہمیں بیان کی ہے۔ وہ کہتے ہیں: عبیداللہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے۔

عبداللہ بن موسیٰ کی وجہ سے محمد بن جعفر پر حکم لگانا محال ہے' بطور خاص شعبہ کی نقل کردہ روایت کے بارے میں اور اگر محمد بن جعفر جیسے راوی شعبہ سے منقول روایت میں عبیداللہ جیسے کئی راویوں کے برخلاف نقل کردیں' تو بھی ''حکم'' محمد بن جعفر کے حق میں اوران لوگوں کے خلاف ہوگا۔

یہ رایت منصور بن معتمر نے حکم کے حوالے سے یحییٰ بن جزار کے حوالے سے ابوصہباء سے نقل کی ہے۔ یہ صہیب ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ ہم نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے' تو لوگوں نے کہا: گدھا اور عورت (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں) تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اور بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان ایک گدھے پر آگے پیچھے بیٹھ کر آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک کھلی جگہ پر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ ہم نے لوگوں کے سامنے گدھے کو چھوڑ دیا' پھر ہم آئے اور ہم ان کے سامنے سے آ کر (جماعت میں شامل ہو گئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی توجہ نہیں دی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرتے رہے' پھر بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں آئیں اور ان دونوں نے جھگڑا کرنا شروع کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑا اور آپ نے انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیا اور آپ نے اس بات کی کوئی پروا نہیں کی (یعنی نماز جاری رکھی)

837 - سندِحدیث: نَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ ظَاهِرُهُ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحِمَارَ اِنَّمَا مَرَّ بَيْنَ يَدَىْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ نُزُوْلِهِ عَنِ الْحِمَارِ، لِاَنَّهُ قَالَ: فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّىْ اِلَّا اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مُوْسٰى رَوَاهُ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ نَزَلْنَا فَدَخَلْنَا مَعَهُ فِي الصَّلَاةِ، ناه مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَالْحُكْمُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوْسٰى عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ مُحَالٌ، لَا سِيَّمَا فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ،

وَلَوْ خَالَفَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ عَدَدٌ مِثْلُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِىْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ، لَكَانَ الْحُكْمُ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمْ. وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِى الصَّهْبَاءِ، وَهُوَ صُهَيْبٌ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرْنَا مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، فَقَالُوْا: الْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَقَدْ جِئْتُ اَنَا وَغُلَامٌ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مُرْتَدِفَيْنِ عَلٰى حِمَارٍ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ بِالنَّاسِ فِىْ اَرْضٍ خَلَاءٍ، فَتَرَكْنَا الْحِمَارَ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، ثُمَّ جِئْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا بَيْنَ اَيْدِيهِمْ، فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ، وَلَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّىْ، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِىْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اقْتَتَلَتَا، فَاَخَذَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ اِحْدَاهُمَا عَنِ الْاُخْرٰى، فَمَا بَالٰى ذٰلِكَ ناه يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَهٰذَا الْخَبَرُ ظَاهِرُهُ كَخَبَرِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْحِمَارَ

إِنَّمَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ فِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِذٰلِكَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْخَبَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمَ بِمُرُورِ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ فَجَائِزٌ أَنْ تَكُونَ سُتْرَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ، إِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَسْتَتِرُ بِالْحَرْبَةِ إِذَا صَلَّى بِالْمُصَلَّى، وَلَوْ كَانَتْ سُتْرَتُهُ لَا تَكُونُ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ لَاحْتَاجَ كُلُّ مَأْمُومٍ أَنْ يَسْتَتِرَ بِحَرْبَةٍ، كَاسْتِتَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، فَحَمْلُ الْعَنَزَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَتِرُ بِهَا دُونَ أَنْ يَأْمُرَ الْمَأْمُومِينَ بِالِاسْتِتَارِ خَلْفَهُ كَالدَّالِّ عَلَى أَنَّ سُتْرَةَ الْإِمَامِ تَكُونُ سُتْرَةً لِمَنْ خَلْفَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) یہ روایت یوسف بن موسیٰ نے -- جریر -- منصور کے حوالے سے نقل کی ہے'

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت سے ظاہر تو یہ ہوتا ہے کہ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ کی حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کردہ روایت ہے کہ جب گدھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے آگے سے گزرا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے نہیں گزرا تھا اور اس میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تھا' کیونکہ اگر اس روایت میں یہ بات مذکور ہوتی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بعض لوگوں کے آگے سے گدھے کے گزرنے کا علم ہوا تھا' یعنی وہ لوگ جو آپ کے پیچھے نماز ادا کر رہے تھے' تو یہ بات جائز تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سترہ آپ کے پیچھے موجود افراد کا بھی سترہ ہو' کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیزے کے ذریعے سترہ بنایا کرتے تھے۔ جب آپ کھلی جگہ پر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے' تو اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سترہ موجود تھا' تو یہ آپ کے پیچھے موجود لوگوں کے لئے بھی سترہ ہوگا' تو ہر مقتدی کو بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح نیزے کے ذریعے سترہ بنانے کی ضرورت پیش آئے گی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سترہ بنانے کے لئے نیزہ کو استعمال کرنا' اور مقتدیوں کو (الگ سے) سترہ بنانے کا حکم نہ دینا' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ امام کا سترہ مقتدیوں کے لئے سترہ شمار ہوتا ہے۔

838 - وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متن حدیث: جِئْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ عَلَى أَتَانٍ، فَمَرَرْنَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ، لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ، يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ

❀❀ ابن جریج نے عبد الکریم اور مجاہد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

میں اور حضرت فضل ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے۔ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے' عرفہ میں گزرے۔ آپ اس وقت فرض نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کے سامنے سترہ کے طور پر کوئی چیز موجود نہیں تھی' جو ہمارے اور آپ کے درمیان رکاوٹ ہوتی۔

839 - ثَنَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

توضیح روایت: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَغَيْرُ جَائِزٍ أَنْ يُحْتَجَّ بِعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَلَى الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَهٰذِهِ اللَّفْظَةُ قَدْ رُوِيَتْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خِلَافَ هٰذَا الْمَعْنَى

839- ہمیں عبداللہ بن اسحاق جوہری -- ابوعاصم -- ابن جریج یہ حدیث بیان کی۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ بات جائز نہیں ہے کہ عبدالکریم کی مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو زہری کی عبیداللہ بن عبداللہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں پیش کیا جائے اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس کے برخلاف الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

840 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، حَدَّثَنِي أَبِي، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ، نَا أَبِي، ح وَثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمُقْرِئُ، ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: رُكِزَتِ الْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ، فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَالْحِمَارُ مِنْ وَرَاءِ الْعَنَزَةِ

توضیحِ مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَهَذَا الْخَبَرُ مُضَادُّ خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ؛ لِأَنَّ فِي هَذَا الْخَبَرِ أَنَّ الْحِمَارَ إِنَّمَا كَانَ وَرَاءَ الْعَنَزَةِ، وَقَدْ رَكَزَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَنَزَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ بِعَرَفَةَ، فَصَلَّى إِلَيْهَا، وَفِي خَبَرِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَهُوَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ لَيْسَ شَيْءٌ يَسْتُرُهُ يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ، وَخَبَرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَخَبَرُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ قَرِيبٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ؛ لِأَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ قَدْ تَكَلَّمَ أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ فِي الِاحْتِجَاجِ بِخَبَرِهِ، وَكَذَلِكَ خَبَرُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، غَيْرَ أَنَّ خَبَرَ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ تُؤَيِّدُهُ أَخْبَارٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِحَاحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ وَخَبَرُ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ يَدْفَعُهُ أَخْبَارٌ صِحَاحٌ مِنْ جِهَةِ النَّقْلِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

وَهَذَا الْفِعْلُ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ ثَبَتَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَدْ زَجَرَ عَنْ مِثْلِ هَذَا الْفِعْلِ فِي خَبَرِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُصَلِّ إِلَى سُتْرَةٍ، وَلْيَدْنُ مِنْهَا، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- ابراہیم بن حکم بن ابان -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) -- محمد بن یحییٰ -- ابراہیم بن حکم -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) -- سعد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- حفص بن عمر مقریٰ -- حکم بن ابان -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔ گدھا اس کے دوسری طرف سے گزر رہا تھا۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: تو یہ روایت عبدالکریم کے مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے برخلاف ہے' کیونکہ اس روای میں یہ بات مذکور ہے کہ وہ گدھا نیزے کے دوسری طرف سے گزرا تھا اور نبی اکرم ﷺ نے عرفہ میں اپنے سامنے نیزہ گاڑھ دیا تھا اور اس طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فرض نماز ادا کر رہے تھے' اور ہمارے اور نبی اکرم ﷺ کے درمیان ایسی کوئی چیز نہیں تھی جو رکاوٹ بنتی۔

تو عبدالکریم کی نقل کردہ روایت اور حکم بن ابان کی نقل کردہ روایت' نقل کے اعتبار سے' قریبی درجے کی ہیں' کیونکہ علم حدیث ماہرین نے عبدالکریم کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے حکم بن ابان کی روایت کے بارے میں بھی کلام کیا ہے' تاہم حکم بن ابان کی نقل کردہ روایت کی تائید وہ روایات کرتی ہیں' جو نقل کے اعتبار سے مستند طور پر نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں' جبکہ عبدالکریم کی مجاہد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کو' وہ روایات پرے کرتی ہیں' جو نقل کے اعتبار سے مستند طور پر نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں اور یہ فعل جس کا تذکرہ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک بات مستند طور پر ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کے فعل سے منع کیا ہے' اور یہ بات حضرت سہل بن ابوحثمہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے' تو وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے اور اس کے قریب رہے' تو شیطان اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا''۔

841 - توضیح روایت: وَفِیْ خَبَرِ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَكَزَ عَنَزَةً فَجَعَلَ یُصَلِّیْ اِلَیْهَا یَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ، وَالْمَرْاَةُ، وَالْحِمَارُ

نَاهُ الدَّوْرَقِیُّ، نَا ابْنُ مَهْدِیٍّ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا سُفْیَانُ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ وَفِیْ خَبَرِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اسْتَتِرُوْا فِیْ صَلَاتِكُمْ وَلَوْ بِسَهْمٍ وَفِیْ خَبَرِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:

اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْیُصَلِّ اِلٰى سُتْرَةٍ، وَلْیَدْنُ مِنْهَا

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَهٰذِهِ الْاَخْبَارُ كُلُّهَا صِحَاحٌ، قَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّیَ اَنْ یَسْتَتِرَ فِیْ صَلَاتِهِ وَزَعَمَ عَبْدُ الْكَرِیْمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى اِلٰى غَیْرِ سُتْرَةٍ، وَهُوَ فِیْ فَضَاءٍ؛ لِاَنَّ عَرَفَاتٍ لَمْ یَكُنْ بِهَا بِنَاءٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَتِرُ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُصَلِّیَ الْمُصَلِّیْ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ. وَفِیْ خَبَرِ صَدَقَةَ بْنِ یَسَارٍ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُصَلُّوْا اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ وَقَدْ زَجَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُصَلِّیَ الْمُصَلِّیْ اِلَّا اِلٰى سُتْرَةٍ، فَكَیْفَ یَفْعَلُ مَا یَزْجُرُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ؟ وَفِیْ خَبَرِ مُوْسٰى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، كَالدَّالِّ عَلٰى اَنَّ الْحِمَارَ اِذَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ وَلَا سُتْرَةَ بَیْنَ یَدَیْهِ

ضَرَّهُ مُرُوْرُ الْحِمَارِ بَيْنَ يَدَيْهِ

عون بن ابوجحیفہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے: ''نبی اکرم ﷺ نے نیزہ گاڑا اور آپ نے اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنا شروع کی۔ اس کی دوسری طرف سے کتے' خواتین اور گدھے گزر جاتے تھے''۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

ربیع بن سبرہ جہنی نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''اپنی نمازوں میں سترہ قائم کرلیا کرو خواہ وہ تیر ہی ہو''۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے اور اس کے قریب رہے''۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تو یہ تمام روایات مستند ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ نماز کے دوران سترہ قائم کرلیا کرے۔

جبکہ عبدالکریم نے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر کھلی جگہ پر نماز ادا کی تھی' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں میدان عرفات میں کوئی عمارت نہیں بنی ہوئی تھی' جس کو نبی اکرم ﷺ آڑ بنالیتے اور نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ سترہ کی طرف رخ کیے بغیر نماز ادا کرے۔

صدقہ بن یسار نے یہ بات نقل کی ہے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا نہ کیا کرو''۔

اور نبی اکرم ﷺ نے نمازی کو اس بات سے منع کیا ہے کہ وہ سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے جس کام سے منع کیا ہو' تو آپ خود اس کا ارتکاب کیسے کر سکتے ہیں؟

موسیٰ بن طلحہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ گدھا جب نمازی کے آگے سے گزر جائے اور نمازی کے سامنے کوئی سترہ نہ ہو' تو نمازی کے آگے سے گدھے کا گزرنا نمازی کو نقصان دیتا ہے۔

842 - سندِ حدیث: نَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نُصَلِّي وَالدَّوَابُّ تَمُرُّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا، فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: مِثْلُ اٰخِرَةِ الرَّحْلِ يَكُوْنُ بَيْنَ يَدَيْ اَحَدِكُمْ، فَلَا يَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

❀❀ امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: اسحاق بن ابراہیم -- عمر بن عبید طنافسی -- سماک بن حرب (کے حوالے سے

روایت نقل کرتے ہیں:)--موسیٰ بن طلحہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:
ہم لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے اور جانور ہمارے سامنے سے گزر جایا کرتے تھے۔ ہم نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: "پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز تمہارے (سترہ کے طور پر) ہو تو پھر اس کے پرے سے گزرنے والی کوئی چیز آدمی کو نقصان نہیں دیتی"۔

843 -سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰی، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثَنَا اِسْرَائِیلُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ مُوْسَی بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اَبِیهِ، عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: لِیَجْعَلْ اَحَدُكُمْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ، ثُمَّ لَا یَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: فَفِیْ قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ یَكُوْنُ بَیْنَ یَدَیْ اَحَدِكُمْ، ثُمَّ لَا یَضُرُّهُ مَا مَرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ دَلَالَةٌ وَّاضِحَةٌ اِذَا لَمْ یَكُنْ بَیْنَ یَدَیْهِ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ ضَرَّهُ مُرُوْرُ الدَّوَابِّ بَیْنَ یَدَیْهِ، وَالدَّوَابُّ الَّتِیْ تَضُرُّ مُرُوْرُهَا بَیْنَ یَدَیْهِ هِیَ الدَّوَابُّ الَّتِیْ اَعْلَمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ، وَهُوَ الْحِمَارُ، وَالْكَلْبُ الْاَسْوَدُ، عَلٰی مَا اَعْلَمَ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، لَا غَیْرُهُمَا مِنَ الدَّوَابِّ الَّتِیْ لَا تَقْطَعُ الصَّلَاةَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- ابوموسیٰ--عبدالرحمن-- اسرائیل--سماک--موسیٰ بن طلحہ--اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"تم میں سے ہر ایک کو پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (اپنے آگے سترے کے طور پر رکھ لینی چاہئے) پھر اس کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز آدمی کو نقصان نہیں دے گی"۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے یہ الفاظ:
"پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز آدمی کے آگے ہونی چاہئے' پھر اس کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز اسے نقصان نہیں دے گی"۔

843: صحیح مسلم' کتاب الصلاۃ' باب سترۃ المصلی' رقم الحدیث: **801** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' تفریع ابواب السترۃ' باب ما یستر المصلی' رقم الحدیث: **593** 'سنن ابن ماجہ' کتاب اقامۃ الصلاۃ' باب ما یستر المصلی' رقم الحدیث: **936** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی سترۃ المصلی' رقم الحدیث: **315** 'صحیح ابن حبان' باب الامامۃ والجماعۃ' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر البیان بان السترۃ تمنع من قطع الصلاۃ' رقم الحدیث: **2411** 'مسند احمد بن حنبل' مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ" مسند ابی محمد طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **1355** 'مسند الطیالسی' احادیث طلحۃ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ' رقم الحدیث: **225** ' مسند عبد بن حمید' مسند طلحۃ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب' رقم الحدیث: **101** 'البحر الزخار مسند البزار' ومما روی موسی بن طلحۃ' رقم الحدیث: **841** 'مسند ابی یعلی الموصلی' مسند طلحۃ بن عبید اللہ' رقم الحدیث:

ان میں اس بات پر واضح دلالت پائی جاتی ہے کہ جب آدمی کے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی جتنی کوئی چیز (سترے کے طور پر) موجود نہیں ہوگی' تو جانوروں کا اس کے آگے سے گزرنا اسے نقصان پہنچائے گا اور جن جانوروں کے (نمازی کے) آگے سے گزرنے کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے' یہ وہ جانور ہیں' جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کردی ہے کہ یہ نماز کو منقطع کردیتے ہیں اور وہ گدھا اور کالا کتا ہیں' اور جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف انہی کے بارے میں یہ بات بتائی ہے' ان دونوں کے علاوہ کسی اور جانور کے بارے میں یہ بات نہیں بتائی ہے کہ وہ بھی نماز کو منقطع کردیتے ہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي ثِيَابٌ فِيهَا تَصَاوِيرُ

باب **305**: ایسی حالت میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے' جب نمازی کے سامنے ایسا کپڑا لٹکا ہوا ہو جس میں تصویریں بنی ہوئی ہوں

844 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰی، حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ

متنِ حدیث: اَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُوْدَةٌ اِلٰى سَهْوَةٍ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَخِّرِيهِ عَنِّي، فَاَخَذْتُهُ، فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- عبدالرحمٰن بن قاسم -- قاسم کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان کا ایک کپڑا تھا' جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ وہ ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ اس طرف رُخ کر کے نماز ادا کیا کرتے تھے' تو آپ نے فرمایا: اسے میرے سامنے سے ہٹا دو! تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اتارا اور اس کے تکیے بنا دیئے۔

جُمَّاعُ اَبْوَاب

الْكَلَامِ الْمُبَاحِ فِي الصَّلَاةِ وَالدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ، وَمَسْأَلَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُضَاهِي هٰذَا وَيُقَارِبُهُ

ابواب کا مجموعہ

نماز کے دوران مباح کلام کرنا، ذکر کرنا، دعا مانگنا' پروردگار سے کوئی چیز مانگنا اور وہ چیزیں' جو ان امور کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں اور ان کے قریب ہیں

بَابُ اِبَاحَةِ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب **306**: نماز کے دوران دعا مانگنا مباح ہے

845 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، ثَنَا اَبِي، وَشُعَيْبٌ قَالَا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم -- اپنے والد اور شعیب -- لیث -- یزید بن ابوحبیب -- ابوالخیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی:

''آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے جو میں نماز میں مانگ لیا کروں''۔

846 - سندِ حدیث: نَاهُ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّدَفِيُّ، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ، عَنْ اَبِي الْخَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ:

متنِ حدیث: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي، وَفِي بَيْتِي قَالَ: قُلِ: اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ صدفی --- ابن وہب -- عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ -- یزید بن ابوحبیب -- ابوالخیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حضرت ابوبکر صدیق نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے کسی ایسی دعا کی تعلیم دیجئے' جسے میں نماز میں اور اپنے گھر میں مانگا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو:

''اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بڑا ظلم کیا ہے' اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کرسکتا ہے' لہٰذا تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کردے اور مجھ پر رحم کر' بے شک تو مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

847 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ، ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوْقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ:

متنِ حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) (النصر: 1) اِلٰى اٰخِرِهَا مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج --ابن نمیر --اعمش --مسلم --مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جب یہ آیت نازل ہوئی:

''جب اللہ تعالیٰ کی مدد اور فتح آگئی'' یہ سورہ کے آخر تک ہے۔ تو اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جب بھی نماز ادا کرتے تھے' تو یہ پڑھتے تھے:

''تو پاک ہے اے اللہ! اور حمد تیرے لئے مخصوص ہے' اے اللہ! تو میری مغفرت کردے''۔

848 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ اٰدَمَ، ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِىُّ، عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِىِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا نَغْدُوْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجِىءُ الرَّجُلُ، وَتَجِىءُ الْمَرْاَةُ فَيَقُوْلُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُوْلُ اِذَا صَلَّيْتُ؟ قَالَ: قُلِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِىْ وَارْحَمْنِىْ، وَاهْدِنِىْ، وَعَافِنِىْ، وَارْزُقْنِىْ، فَقَدْ

846: صحيح البخارى' كتاب الاذان' ابواب صفة الصلاة' باب الدعاء قبل السلام' رقم الحديث: **811** 'صحيح مسلم' كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار' باب استحباب خفض الصوت بالذكر' رقم الحديث: **4983** 'صحيح ابن حبان' كتاب الصلاة' باب صفة الصلاة' ذكر الخبر المدحض قول من زعم ان دعاء المرء فى صلاته' رقم الحديث: **2000** 'سنن ابن ماجه' كتاب الدعاء' باب دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **3833** 'الجامع للترمذى' ابواب الدعوات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب منه' رقم الحديث: **3536** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' نوع آخر من الدعاء' رقم الحديث: **1290** 'مصنف ابن ابى شيبة' كتاب الدعاء' ما ذكر فيمن سال النبى صلى الله عليه وسلم ان يعلمه' رقم الحديث: **28758** 'السنن الكبرى للنسائى' العمل فى افتتاح الصلاة' نوع آخر من الدعاء' رقم الحديث: **1202** ' مسند احمد بن حنبل' مسند الخلفاء الراشدين' مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' رقم الحديث: **8** 'مسند عبد بن حميد' مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' رقم الحديث: **5** 'البحر الزخار مسند البزار' وما روى عبد الله بن عمرو' رقم الحديث: **21** 'مسند ابى يعلى الموصلى' مسند ابى بكر الصديق رضى الله عنه' رقم الحديث: **28**

جُمِعَ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عباد بن آدم -- مروان بن معاویہ فزاری -- ابو مالک اشجعی -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

ہم لوگ صبح کے وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے' تو بعض اوقات کوئی مرد یا عورت آتے تھے' اور وہ یہ عرض کرتا تھا: یارسول اللہ (ﷺ)! جب میں نماز ادا کروں' تو میں کیا پڑھا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے' تو مجھ پر رحم کر' تو مجھے ہدایت نصیب کر' تو مجھے عافیت عطا کر' تو مجھے رزق عطا کر"۔
تو اس طرح تمہارے لئے دنیا اور آخرت کو جمع کر دیا جائے۔

بَابُ مَسْأَلَةِ الرَّبِّ جَلَّ وَعَلَا فِي الصَّلَاةِ مُحَاسَبَةً يَسِيرَةً، إِذِ الْمُحَاسَبَةُ بِجَمِيعِ ذُنُوبِهِ وَالْمُنَاقَشَةُ بِهَا تُهْلِكُ صَاحِبَهَا

باب 307: نماز کے دوران پروردگار سے آسان حساب کی دعا مانگنا

کیونکہ تمام گناہوں کا حساب ہونا اور ان کی تفتیش ہونا گناہ گار شخص کو ہلاکت کا شکار کر دے گا

849 - سندِ حدیث: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نَا ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي بَعْضِ صَلَاتِهِ: اللَّهُمَّ حَاسِبْنِي حِسَابًا يَسِيرًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْحِسَابُ الْيَسِيرُ قَالَ: يَنْظُرُ فِي كِتَابِهِ وَيَتَجَاوَزُ لَهُ عَنْهُ، إِنَّهُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ، يَا عَائِشَةُ، هَلَكَ، وَكُلُّ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ يُكَفِّرُ اللَّهُ بِهِ عَنْهُ، حَتَّى الشَّوْكَةُ تَشُوكُهُ جَمِيعُهُمَا لَفْظًا وَاحِدًا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- ابن علیہ -- مؤمل بن ہشام -- اسماعیل -- محمد بن اسحاق -- عبدالواحد بن حمزہ بن عبداللہ بن زبیر -- عباد بن عبداللہ بن زبیر کے حوالے سے -- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

849: صحيح ابن حبان' كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر وصف العرض الذي يكون في القيامة لمن لم يناقش علي' رقم الحديث: **7480** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' كتاب الايمان' واما حديث سمرة بن جندب' رقم الحديث: **174** 'احمد بن حنبل' حديث السيدة عائشة رضي الله عنها' رقم الحديث: **23688** 'مسند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن عباد بن عبد الله بن الزبير عن عائشة' رقم الحديث: **796** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب السين' من اسمه سليمان' رقم الحديث: **3738**

میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایک نماز کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! تو مجھ سے آسان حساب لینا''۔

جب آپ نے نماز مکمل کر لی' تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آسان حساب سے مراد کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اللہ تعالیٰ) ایک شخص کے نامہ اعمال کو دیکھے گا اور پھر اس سے درگزر کرے گا۔ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اس دن جس سے باقاعدہ حساب لیا گیا وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا اور مومن کو جو بھی تکلیف لاحق ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے' یہاں تک کہ اسے جو کانٹا لگتا (اس کی وجہ سے بھی اس کو معاف کر دیتا ہے)''

دونوں راویوں کے نقل کردہ الفاظ ایک جیسے ہیں۔

بَابُ اِبَاحَةِ التَّسْبِيحِ وَالتَّحْمِيدِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْمَرْءِ مَسْاَلَةَ حَاجَةٍ يَسْاَلُهَا رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا يُرْجَى فِي ذٰلِكَ مِنَ الْاسْتِجَابَةِ

باب 308: نماز کے دوران تسبیح، تحمید اور تکبیر پڑھنا مباح ہے

جب آدمی اپنے پروردگار سے (کسی حاجت کو پورا کرنے کی دعا) مانگنے کا ارادہ کرے' اس صورت میں اس دعا کی قبولیت کی دعا کی جا سکتی ہے۔

850 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ، ثَنَا وَكِيعٌ، ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ الْيَمَامِيُّ، وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: جَاءَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ اَدْعُو بِهِنَّ فِي صَلَاتِي قَالَ: سَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا، وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا، وَكَبِّرِيهِ عَشْرًا، ثُمَّ سَلِيهِ حَاجَتَكِ يُقَلْ: نَعَمْ، نَعَمْ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن ابان -- وکیع -- عکرمہ بن عمار یمامی -- عبداللہ بن ہاشم -- وکیع -- عکرمہ بن عمار -- اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سیّدہ اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دیجئے جنہیں میں نماز میں دعا کے طور پر مانگا کروں' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم دس مرتبہ سبحان اللہ پڑھو اور دس مرتبہ الحمد للہ پڑھو' دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھو پھر اپنی حاجت کا سوال کرو تو کہا جائے گا: جی ہاں! جی ہاں! (یعنی تمہاری دعا قبول ہوتی ہے)

بَابُ اِبَاحَةِ الاِسْتِعَاذَةِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ

باب 309: نماز کے دوران قبر کے عذاب سے اور جہنم کے عذاب سے پناہ مانگنا مباح ہے

851 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، نَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنِّيْ اُرِيْتُكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ كَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَتْ عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --عبداللہ بن سعید اشج نے-- ابوخالد-- یحییٰ بن سعید--عمرہ کے حوالے سے--سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

مجھے تمہارے بارے میں دکھایا گیا ہے کہ تمہیں دجال کی آزمائش کی طرح' قبروں کی آزمائش میں مبتلا کیا جائے گا۔

عمرہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بعد نماز میں یہ کہتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

بَابُ الاِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فِي الصَّلَاةِ

باب 310: نماز کے دوران دجال کے فتنے، زندگی اور موت کی آزمائش اور قرض سے پناہ مانگنا

852 - اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عَبْدِ الْحَكَمِ، اَنَّ اَبَاهُ، وَشُعَيْبًا اَخْبَرَاهُمْ قَالَا: اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ: اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ قَائِلٌ: مَا اَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --ابوعبدحکم نے-- اپنے والد اور شعیب کے حوالے سے--لیث-- یزید بن ہاد-- ابن شہاب زہری--عروہ کے حوالے سے--سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا وجہ ہے کہ آپ قرض سے بکثرت پناہ

مانگتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات کرتے ہوئے غلط بیانی کرتا ہے اور وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ التَّحْمِيدِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ عِنْدَمَا يَرَى الْمُصَلِّي اَوْ يَسْمَعُ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَوْ يُرِيْدُ شُكْرَ رَبِّهِ عَلٰى ذٰلِكَ

باب **311**: جب کوئی نمازی فرض نماز کے دوران کوئی ایسی چیز دیکھے یا سنے جس کی وجہ سے اس پر شکر کرنا واجب ہو یا جس کی وجہ سے وہ اپنے پروردگار کا شکر ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے لئے حمد بیان کرنا اور اللہ تعالیٰ کی ثناء کرنا مباح ہے۔

853 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - ثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ اَبِيهِ ح وَثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِيُّ، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ -، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ

توضیحِ روایت: وَهٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ: يَا بِلَالُ، اِذَا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَلَمْ آتِ فَمُرْ اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ، اَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ اَقَامَ، ثُمَّ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ: تَقَدَّمْ، فَتَقَدَّمَ اَبُو بَكْرٍ، فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ، حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَلْتَفِتُ، فَلَمَّا رَاٰى اَبُوْ بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيِ امْضِهْ، فَلَمَّا قَالَ لَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيْهَةً، يَحْمَدُ لِلّٰهِ عَلٰى قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: امْضِهْ، ثُمَّ مَشٰى اَبُوْ بَكْرٍ الْقَهْقَرٰى عَلٰى عَقِبَيْهِ فَتَاَخَّرَ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَلَّا تَكُوْنَ مَضَيْتَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِي قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ: اِذَا نَابَكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ

وَقَالَ ابْنُ اَبِي حَازِمٍ فِي حَدِيثِهِ: فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، يَاْمُرُهُ اَنْ يُصَلِّيَ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَهُ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى وَرَاءَهُ وَقَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى فِي حَدِيثِهِ: فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَيْ كَمَا اَنْتَ، فَرَفَعَ اَبُوْ بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ فِي الْحَدِيْثِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --- احمد بن عبدہ ضبی --- حماد بن زید --- ابو حازم --- سہل بن سعد ساعدی --- یعقوب بن ابراہیم دورقی --- عبدالعزیز بن ابو حازم --- اپنے والد کے حوالے سے --- اسماعیل بن بشر بن منصور السلمی --- عبدالاعلیٰ --- عبیداللہ

(یہاں تحویلِ سند ہے) --- محمد بن عبداللہ بن بزیع --- عبدالاعلیٰ --- عبیداللہ ابن عمر --- ابو حازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بنو عمرو بن اوف کے درمیان لڑائی ہوگئی۔ اس بات کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز ادا کرنے کے بعد ان کے درمیان صلح کروانے کے لئے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے بلال! جب عصر کی نماز کا وقت ہو اور میں نہ آپاؤں' تو ابوبکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھادے۔ جب عصر کی نماز کا وقت ہوا' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور پھر انہوں نے اقامت کہی تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ آگے بڑھئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آگے بڑھ گئے' انہوں نے نماز پڑھانا شروع کردی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ لوگوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے آکر کھڑے ہوگئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کردیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے' تو ادھر اُدھر توجہ نہیں دیتے تھے۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ تالیاں مسلسل بج رہی ہیں' تو انہوں نے توجہ کی (تو انہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر آئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ تم نماز جاری رکھو تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ دیر تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتے رہے کہ "تم نماز جاری رکھو"! پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ آگے بڑھے اور آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کرلی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا' تو پھر تم نے نماز کو جاری کیوں نہیں رکھا' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: جب نماز کے دوران تمہیں ضرورت پیش آجائے' تو مرد سبحان اللہ کہیں' اور خواتین تالی بجائیں۔

ابن ابوحازم نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اس طرح اشارہ کیا' یعنی انہیں یہ حکم دیا کہ وہ نماز جاری رکھیں' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ بلند کئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی' پھر وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے"۔

عبدالاعلیٰ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا کہ تم جیسے ہو ویسے ہی رہو' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کر کے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان پر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر وہ الٹے قدموں پیچھے ہٹ گئے۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بعض راویوں نے اس روایت میں دوسروں کے مقابلے میں بعض الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْبِيحِ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقِ لِلنِّسَاءِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوبُهُمْ فِي الصَّلَاةِ

باب **312**: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم خواتین کے لئے ہے

854 - سندِحدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يَقُوْلُ: ثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حَازِمٍ، سَمِعَهُ مِنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ، فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، اِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ يَعْنِي التَّصْفِيقَ هٰذَا حَدِيْثُ عَلِيِّ بْنِ خَشْرَمٍ وَاَمَّا عَبْدُ الْجَبَّارِ فَحَدَّثَنَا بِالْحَدِيْثِ بِطُوْلِهِ فِي خُرُوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَقَالَ فِي اٰخِرِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكُمْ حِيْنَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلَاتِكُمْ صَفَّقْتُمْ، اِنَّمَا هٰذَا لِلنِّسَاءِ، مَنْ نَابَهُ فِي صَلَاتِهِ شَيْءٌ فَلْيَقُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: التَّصْفِيقُ وَالتَّصْفِيحُ وَاحِدٌ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابوحازم -- حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- ابوحازم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''جس شخص کو نماز کے دوران کوئی ضرورت پیش آجائے (یعنی امام کو متوجہ کرنا ہو) تو وہ سبحان اللہ کہے۔ یہ چیز خواتین کے لئے ہیں (راوی کہتے ہیں) یعنی تالی بجانا۔

روایت کے یہ الفاظ علی بن خشرم کے نقل کردہ ہیں۔

جہاں تک عبدالجبار کا تعلق ہے' تو انہوں نے ہمیں طویل حدیث بیان کی ہے' جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بنو عمرو بن عوف کی طرف تشریف لے جانے کا تذکرہ ہے' اور اس روایت کے آخر میں یہ بات ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی:

''کیا وجہ ہے کہ جب تمہیں نماز کے دوران ضرورت پیش آئی تو تم نے تالیاں بجانی شروع کر دیں؟ یہ حکم خواتین کے لئے ہے' جس شخص کو نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کی) ضرورت پیش آئے' تو وہ سبحان اللہ کہہ دے''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) لفظ تصفیق اور لفظ تصفیح کا مطلب ایک ہی ہے (یعنی تالی بجانا)

بَابُ نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَحَظْرِهِ بَعْدَمَا كَانَ مُبَاحًا

باب **313**: نماز کے دوران کلام کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا ہے' اور یہ پہلے مباح تھا اور بعد میں اسے ممنوع کر دیا گیا

855 - سندِحدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسَى الْقَطَّانُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، انا الْاَعْمَشُ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ وَتَرُدُّ عَلَيْنَا، فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ قطان -- محمد بن فضیل -- اعمش -- ابراہیم -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا کرتے تھے حالانکہ آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیا کرتے تھے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس (مدینہ منورہ آئے) ہم نے آپ کو سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! پہلے ہم آپ کو نماز کے دوران سلام کر دیتے تھے تو آپ ہمیں جواب دے دیتے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز ایک مشغولیت ہے۔

856 - سندِ حدیث: ثَنَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَا: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ ح وَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، ثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ:

متن حدیث: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ اِلَى جَنْبِهِ فِي الصَّلَاةِ، حَتّٰى نَزَلَتْ، (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)

زَادَ فِيْ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ: فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ، وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید اور یزید بن ہارون -- اسماعیل -- ابوہاشم زیاد بن ایوب -- ہشیم -- اسماعیل بن ابوخالد -- حارث بن شبیل -- ابوعمرو شیبانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے کوئی شخص اپنے پہلو میں موجود شخص کے ساتھ نماز کے دوران بات چیت کر لیا کرتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

''اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

ہشیم کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

''تو پھر ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا اور کلام کرنے سے منع کر دیا گیا''۔

857 - سندِ حدیث: ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، بِمِثْلِ حَدِيْثِ بُنْدَارٍ، غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ: كَانَ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ بِالْحَاجَةِ، عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى نَزَلَتْ (وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ) (البقرة: 238)، فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- یحییٰ بن سعید -- اسماعیل بن ابوخالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں پہلے کوئی شخص نماز کے دوران اپنے ساتھی کے ساتھ کسی کام کے بارے میں بات چیت کر لیتا تھا' یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

''اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فرمانبرداری کے ساتھ کھڑے رہو''۔

تو ہمیں خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیا گیا۔

858 - سندِ حدیث: ثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نَا اَبُوْ عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

متنِ حدیث: قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُصَلِّيْ بِمِثْلِهِ وَقَالَ: فَرَدَّ عَلَيْنَا فَقَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ: كَيْفَ تُسَلِّمُ اَنْتَ؟ قَالَ: اَرُدُّ فِيْ نَفْسِيْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ یحییٰ بن حماد -- ابوعوانہ -- سلیمان -- ابراہیم -- علقمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے ہم نبی اکرم ﷺ کو سلام کرتے تھے' اور آپ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔ (اس کے بعد حسب سابق حدیث میں یہ الفاظ ہیں) تو آپ ہمیں سلام کا جواب دے دیتے تھے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز ایک مشغولیت ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم سے دریافت کیا: آپ لوگ کیسے سلام کرتے ہیں؟ (یعنی سلام کا جواب کیسے دیتے تھے) تو انہوں نے جواب دیا: میں دل میں جواب دے دیتا ہوں۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا مِنَ الْمُتَكَلِّمِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْكَلَامَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ اِذَا لَمْ يَعْلَمِ الْمُتَكَلِّمُ اَنَّ الْكَلَامَ فِي الصَّلَاةِ مَحْظُوْرٌ غَيْرُ مُبَاحٍ

باب 314: کلام کرنے والے شخص کا لاعلمی کی وجہ سے نماز کے دوران کلام کرنے کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ جب کلام کرنے والے شخص کو اس بات کا علم نہ ہو کہ نماز کے دوران کلام کرنا ممنوع ہے' مباح نہیں ہے' تو کلام کرنا اس کی نماز کو منقطع نہیں کرے گا۔

859 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيٰى، ثَنَا الْحَجَّاجُ وَهُوَ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ هَاشِمٍ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ، نَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِيْ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ ح

859: صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب تحريم الكلام في الصلاة' رقم الحديث: [illegible] 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب تشميت العاطس في الصلاة' رقم الحديث: [illegible] 'السنن الصغرى' كتاب السهو' الكلام في الصلاة' رقم الحديث: **1208** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب النهي عن الكلام في الصلاة' رقم الحديث: [illegible]

وَثنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، ثَنَا اِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى وَثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ - عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ، ح وَثَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ، ثناه بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيَّ، عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي هِلَالُ بْنُ اَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ الْحَكَمِ السُّلَمِيُّ

متن حدیث: قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّا كُنَّا حَدِيثَ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، فَجَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ، وَاِنَّ رِجَالًا مِنَّا يَتَطَيَّرُونَ قَالَ: ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ فِي صُدُورِهِمْ، فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، رِجَالٌ يَاْتُونَ الْكَهَنَةَ قَالَ: فَلَا تَاْتُوهُمْ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رِجَالٌ مِنَّا يَخُطُّونَ قَالَ: كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ قَالَ: وَبَيْنَا اَنَا اُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، فَحَدَّقَنِي الْقَوْمُ بِاَبْصَارِهِمْ، فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ اُمِّيَاهُ، مَا لَكُمْ تَنْظُرُونَ اِلَيَّ قَالَ: فَضَرَبَ الْقَوْمُ بِاَيْدِيهِمْ عَلٰى اَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ - يُصَمِّتُونَنِي - لٰكِنِّي سَكَتُّ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانِي، فَبِاَبِي هُوَ وَاُمِّي، مَا رَاَيْتُ مُعَلِّمًا قَطُّ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ اَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ، وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَنِي، وَلَا كَهَرَنِي، وَلَا شَتَمَنِي، وَلٰكِنْ قَالَ: اِنَّ صَلَاتَنَا هٰذِهِ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، اِنَّمَا هِيَ التَّكْبِيرُ، وَالتَّسْبِيحُ، وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ

توضیح روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مَيْسَرَةَ قَالَ بُنْدَارٌ: بَيْنَمَا اَنَا اُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهٰكَذَا قَالَ الْبَاقُونَ. وَقَالَ بُنْدَارٌ: فَلَمَّا رَاَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونِي، لٰكِنِّي سَكَتُّ.

توضیح روایت: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: خَرَّجْتُ فِي التَّصْنِيفِ الْكَبِيرِ حَدِيثَ الْبَاقِينَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ بُنْدَارٍ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ اُخَرِّجْ اَلْفَاظَهُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ -- حجاج -- الصواف -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابو ہاشم زیاد بن ایوب -- اسماعیل ابن علیہ -- حجاج بن ابوعثمان -- یحییٰ بن ابوکثیر -- محمد بن ہشام -- اسماعیل -- حجاج -- یحییٰ بن ابوکثیر -- محمد بن عبداللہ بن میمون -- ولید بن مسلم -- اوزاعی -- یحییٰ -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- بشر ابن بکر -- اوزاعی -- یحییٰ -- ہلال بن ابومیمونہ -- عطاء بن یسار -- معاویہ بن حکم سلمی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) -- زیاد بن ایوب -- بشر ابن اسماعیل حلبی -- اوزاعی -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ہلال بن ابومیمونہ -- عطاء بن یسار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معاویہ بن حکم سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ زمانہ جاہلیت کے قریب ہیں پھر اللہ تعالیٰ اسلام کو لے آیا۔ ہم میں سے اب بھی کچھ لوگ فال نکالتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو وہ

اپنے سینوں میں پاتے ہیں تو یہ انہیں ہرگز نہیں روک سکے گی۔ راوی نے عرض کی: یارسول اللہ! کچھ لوگ کاہنوں کے پاس جاتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ان کے پاس نہ جاؤ! انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے بعض لوگ لکیریں لگاتے ہیں (یعنی علم رمل کا کام کرتے ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک نبی لکیریں لگایا کرتے تھے تو اب جس شخص کی لکیر اس کے مطابق ہوتی ہے تو (نتیجہ ٹھیک نکل آتا ہے)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا کہ اسی دوران حاضرین میں سے کسی کو چھینک آ گئی تو میں نے اسے کہا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تو لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: میری ماں مجھے روئے کیا وجہ ہے کہ تم میری طرف دیکھ رہے ہو؟

راوی کہتے ہیں: کچھ لوگوں نے اپنے ہاتھ اپنے زانو پر مارے جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کروانا چاہ رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے مجھے بلوایا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے اچھا معلم نہیں دیکھا۔ اللہ کی قسم! نہ آپ نے مجھے مارا نہ ڈانٹا نہ برا کہا۔ آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: ہماری نماز میں لوگوں کے ساتھ بات چیت جیسا کلام کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس میں تکبیر کہی جائے گی تسبیح پڑھی جائے گی اور قرآن کی تلاوت کی جائے گی''۔

روایت کے یہ الفاظ میسرہ کے نقل کردہ ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔ باقی راویوں نے بھی اسی کی مانند الفاظ نقل کیے ہیں۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب میں نے ان لوگوں کو دیکھا وہ مجھے خاموش کروانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا۔

میں نے بڑی تصنیف میں بندار نامی راوی اور باقی راویوں کی روایات بھی نقل کر دی ہیں تاہم میں نے ان کے الفاظ کو نقل نہیں کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُصَلِّيْ غَيْرُ عَالِمٍ اَنَّهُ قَدْ بَقِيَ عَلَيْهِ بَعْضُ صَلَاتِهِ

وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْكَلَامَ وَالْمُصَلِّيْ هٰذِهٖ صِفَتُهٗ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

باب 315: نماز کے دوران ایسا کلام کرنے کا تذکرہ

جب کہ نمازی کو اس بات کا علم نہ ہو کہ ابھی اس کی کچھ نماز باقی ہے اور اس بات کی دلیل کہ جب کلام اور نمازی کی یہ صورتحال ہو تو یہ چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی ہے۔

860 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ، نَا اَيُّوْبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - وَاَكْبَرُ ظَنِّيْ اَنَّهَا الظُّهْرُ -

رَكْعَتَيْنِ، فَاَتٰى خَشَبَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَوَضَعَ عَلَيْهَا يَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى، وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ، فَقَالُوْا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا اَنْ يُّكَلِّمَاهُ، وَرَجُلٌ قَصِيرُ الْيَدَيْنِ اَوْ طَوِيلُهُمَا يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: اَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ اَوْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: لَمْ تَقْصُرْ، وَلَمْ اَنْسَ، فَقَالَ: بَلْ نَسِيتَ، فَقَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ، وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ وَذَكَرَ بُنْدَارٌ الْحَدِيثَ،

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ خَرَّجْتُ هٰذَا الْبَابَ بِتَمَامِهٖ فِي كِتَابِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن بشار-- عبدالوہاب ابن عبدالمجید ثقفی-- ایوب-- محمد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شام کی ایک نماز پڑھائی۔ میرا زیادہ گمان یہ ہے کہ وہ ظہر کی نماز تھی۔ آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں' پھر آپ قبلہ کی سمت میں مسجد میں موجود لکڑی کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ دیے۔ آپ نے ایک ہاتھ دوسرے پر رکھا تھا جلد باز لوگ (مسجد سے باہر) چلے گئے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: نماز مختصر ہوگئی ہے۔ حاضرین میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے' لیکن انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی بات چیت نہیں کی۔ ایک صاحب جن کے ہاتھ چھوٹے تھے' یا شاید لمبے تھے' تو انہیں ذوالیدین کہا جاتا تھا۔ انہوں نے عرض کی: کیا نماز مختصر ہوگئی ہے' یا آپ بھول گئے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! نہ تو یہ مختصر ہوئی ہے' اور نہ ہی میں بھولا ہوں۔ انہوں نے عرض کی: آپ بھول گئے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ذوالیدین ٹھیک کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پڑھائیں' پھر آپ نے سلام پھیرا پھر تکبیر کہی پھر آپ نے اپنے سجدوں کی مانند یا شاید اس سے طویل سجدہ کیا' پھر آپ نے سر اٹھایا۔

اس کے بعد بندار نے پوری حدیث نقل کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں نے اس باب کی تمام روایات کو نماز کے دوران سہو لاحق ہونے کی کتاب (یعنی باب) میں نقل کر دیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ مَا خَصَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَاَبَانَ بِهٖ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اُمَّتِهٖ مِنْ اَنْ اَوْجَبَ عَلَى النَّاسِ اِجَابَتَهٗ وَاِنْ كَانُوْا فِي الصَّلَاةِ، اِذَا دَعَاهُمْ لِمَا يُحْيِيهِمْ

باب 316: اس بات کا تذکرہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کو یہ خصوصیت عطا کی ہے

اس حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے درمیان فرق کیا ہے اور لوگوں کے لئے یہ بات واجب قرار دی ہے کہ وہ نبی علیہ السلام کی پکار پر آجائیں اگرچہ وہ نماز پڑھ رہے ہوں۔

اس وقت جب نبی علیہ السلام انہیں بلائیں، اس چیز کے لئے' جو انہیں زندگی دیتی ہے۔

861 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، نَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ

كَعْبٍ، وَهُوَ يُصَلِّي ح وَثَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَنَادَاهُ، فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ: وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ أَيْ أُبَيُّ إِذْ دَعَوْتُكَ أَنْ لَا تُجِيبَنِي؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: أَوَ لَيْسَ تَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ أَنِ (اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24) قَالَ: بَلَى بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ أُبَيٌّ: لَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ هٰذَا حَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- احمد بن مقدم عجلی -- یزید بن زریع -- روح بن قاسم -- علاء بن عبدالرحمٰن -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے توجہ کی (لیکن اپنی نماز جاری رکھی) نماز سے فارغ ہونے کے بعد وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ پر سلام ہو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو۔ اے ابی! کیا وجہ ہے کہ جب میں نے تمہیں بلایا تھا' تو تم میری طرف کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ حکم نہیں پایا ہے؟

''جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں' تو تم ان کی طرف آؤ' کیونکہ یہ چیز تمہیں زندگی دے گی''۔

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' پھر حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اگر اللہ نے چاہا' تو میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا۔

روایت کے یہ الفاظ ابن وہب کے نقل کردہ ہیں۔

862 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا يَحْيٰى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ:

متن حدیث: مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فَدَعَانِي، فَلَمْ آتِهِ، فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنِي قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي قَالَ: أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) (الأنفال: 24) ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُعَلِّمُكَ أَفْضَلَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ، فَلَمَّا ذَهَبَ يَخْرُجُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيتُهُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- بندار -- یحییٰ -- شعبہ -- خبیب بن عبدالرحمٰن -- حفص بن عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے میں اس وقت مسجد میں تھا۔ آپ نے مجھے بلایا۔ میں آپ کی خدمت میں

حاضر نہیں ہوا (پھر جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا) تو آپ نے مجھ سے دریافت کیا: کیا وجہ ہے کہ تم میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کی: میں نماز ادا کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

''اے ایمان والو! جب اللہ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں' تو تم ان کی طرف جاؤ' کیونکہ (اللہ تعالیٰ) تمہیں زندگی دیتا ہے''۔

(آیت کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی پکار کی طرف جاؤ' یہ چیز تمہیں آخرت میں حیاتِ جاودانی عطا کرے گی)

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں (مسجد سے) باہر جانے سے پہلے قرآن کی سب سے افضل سورت کی تعلیم نہ دوں؟ جب نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے جانے لگے' تو میں نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (یعنی سورۃ فاتحہ) یہی سبع مثانی ہے' اور قرآن عظیم ہے' جو مجھے دیا گیا ہے۔

863 - فَحَدَّثَنَا بُنْدَارٌ مِنْ كِتَابِ شُعْبَةَ، وَثَنَا يَحْيٰى، وَمُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ خُبَيْبٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى قَالَ:

متنِ حدیث: مَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اُصَلِّيْ، فَدَعَانِيْ، بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَعْظَمُ سُوْرَةٍ

863-بندار نے شعبہ کی کتاب سے--یحییٰ اور محمد--شعبہ--خبیب--حفص بن عاصم کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت نماز ادا کر رہا تھا۔ آپ نے مجھے بلایا (اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے)' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''سب سے عظیم سورت''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْكَلَامَ الَّذِيْ لَا يَجُوْزُ التَّكَلُّمُ بِهٖ فِيْ غَيْرِ الصَّلَاةِ اِذَا تَكَلَّمَ بِهِ الْمُصَلِّيْ فِيْ صَلَاتِهٖ جَهْلًا مِنْهُ اَنَّهٗ لَا يَجُوْزُ التَّكَلُّمُ بِهٖ غَيْرُ مُفْسِدٍ لِلصَّلَاةِ

باب 317: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے علاوہ بھی' جو کلام کرنا درست نہیں ہے

جب کوئی نمازی نماز کے دوران اپنی لاعلمی کی وجہ سے وہی کلام کرے جس سے کلام کرنا جائز نہیں ہے' تو یہ چیز نماز کو فاسد نہیں کرتی ہے۔

864 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ، اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، وَقُمْنَا مَعَهٗ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا يُرِيْدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یونس بن عبدالاعلیٰ-- ابن وہب-- یونس-- ابن شہاب زہری--

ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ کی اقتداء میں ہم بھی نماز ادا کر رہے تھے۔ ایک دیہاتی نے نماز کے دوران کہا: اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کر! ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کرنا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا' تو آپ نے اس دیہاتی سے کہا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا (راوی کہتے ہیں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْكَلِمَةَ اِذَا جَرَتْ عَلٰى لِسَانِ الْمُصَلِّيْ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ مِنْهَا لَهَا

وَلَا اِرَادَةٍ مِنْهَا لِنُطْقِهَا، لَمْ تُفْسِدْ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ وَلَمْ يَجِبْ عَلَيْهِ اِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ، اِنْ كَانَ قَابُوسُ بْنُ اَبِیْ ظَبْيَانَ يَجُوْزُ الِاحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ فَاِنَّ فِی الْقَلْبِ مِنْهُ

باب **318**: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ جب کسی نمازی کے ارادے کے بغیر اس کی زبان سے کوئی کلمہ نکل جائے

اس نے اس کلمے کو بولنے کا ارادہ کیا ہو' تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی ہے' اور اس نمازی پر اس نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا ہے۔

بشرطیکہ قابوس بن ابوظبیان کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرنا جائز ہو' کیونکہ اس کے حوالے سے میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

865 - سندِ حدیث: نَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِی ابْنَ الْحَكَمِ الْعُرَنِیَّ -، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَابُوسِ بْنِ اَبِیْ ظَبْيَانَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متنِ حدیث: قَالَ صَلَّى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَخَطَرَتْ مِنْهُ كَلِمَةٌ قَالَ: فَسَمِعَهَا الْمُنَافِقُوْنَ، فَقَالَ: فَاَكْثَرُوا، فَقَالُوْا: اِنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ، اَلَا تَسْمَعُوْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَكَلَامِهٖ فِی الصَّلَاةِ اِنَّ لَهُ قَلْبًا مَعَكُمْ، وَقَلْبًا مَعَ اَصْحَابِهٖ، فَنَزَلَتْ (يَا اَيُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ) (الأحزاب: 1)، اِلٰى قَوْلِهٖ: (مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ) (الأحزاب: 4)

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابراہیم بن مسعود بن عبدالحمید -- قاسم بن حکم عرنی -- سفیان -- قابوس بن ابوظبیان -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں نماز ادا کی' تو آپ کے منہ سے ایک کلمہ نکل گیا۔ راوی کہتے ہیں: منافقین نے وہ بات سن لی۔ انہوں نے اس بات کا بڑا چرچا کیا۔ انہوں نے یہ کہا: ان صاحب کے دو دل ہیں۔ کیا تم نے نماز کے دوران ان کے قول اور ان کے کلام کو نہیں سنا؟ ان کا ایک ذہن تمہارے ساتھ ہوتا ہے' اور ایک ذہن اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہوتا ہے' تو یہ آیت نازل ہوئی۔

''اے نبی! اللہ سے ڈرو اور کافروں اور منافقوں کی بات نہ مانو''۔

پھر راوی نے اس آیت کو یہاں تک پڑھا۔

''اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں رکھے ہیں''۔

جُمَّاعُ اَبْوَابِ الْاَفْعَالِ الْمُبَاحَةِ فِی الصَّلاۃِ

ابواب کا مجموعہ

نماز کے دوران (کئے جانے والے) مباح افعال

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْمَشْیِ فِی الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

باب 319: کسی علت کے پیش آنے کی وجہ سے نماز کے دوران چلنے کی اجازت ہے

866 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ، ثَنَا الْاَزْرَقُ بْنُ قَيْسٍ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى اَبَا بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیَّ يُصَلِّی، وَعِنَانُ دَابَّتِهِ فِی يَدِهِ، فَلَمَّا رَكَعَ انْفَلَتَ الْعِنَانُ مِنْ يَدِهِ، وَانْطَلَقَتِ الدَّابَّةُ قَالَ: فَنَكَصَ اَبُوْ بَرْزَةَ عَلٰی عَقِبَيْهِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰی لَحِقَ الدَّابَّةَ، فَاَخَذَهَا، ثُمَّ مَشٰی كَمَا هُوَ، ثُمَّ اَتٰی مَكَانَهُ الَّذِیْ صَلّٰی فِيْهِ، فَقَضٰی صَلَاتَهُ، فَاَتَمَّهَا، ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ: اِنِّیْ قَدْ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوٍ كَثِيْرٍ حَتّٰی عَدَّ غَزَوَاتٍ، فَرَاَيْتُ مِنْ رُخَصِهِ وَتَيْسِيْرِهٖ، وَاَخَذْتُ بِذٰلِكَ، وَلَوْ اَنِّیْ تَرَكْتُ دَابَّتِیْ حَتّٰی تَلْحَقَ بِالصَّحْرَاءِ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ شَيْخًا كَبِيْرًا اَخْبِطُ الظُّلْمَةَ كَانَ اَشَدَّ عَلَیَّ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- حماد بن زید (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ازرق بن قیس بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نماز ادا کر رہے تھے اور ان کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ جب وہ رکوع میں چلے گئے تو لگام ان کے ہاتھ سے پھسل گئی اور ان کا جانور چل پڑا۔ راوی بیان کرتے ہیں' تو حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ الٹے قدموں پیچھے ہٹے۔ انہوں نے اِدھر اُدھر نہیں دیکھا' یہاں تک کہ وہ جانور کے پاس چلے گئے۔ انہوں نے اسے پکڑا اور پھر اسی طرح چلتے ہوئے اپنی اس جگہ پر آ گئے جہاں وہ نماز ادا کر رہے تھے' پھر انہوں نے نماز مکمل کی اور سلام پھیر دیا' تو ارشاد فرمایا! میں بہت سے غزوات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوا ہوں' یہاں تک کہ انہوں نے ان غزوات کی تعداد گنوائی (اور فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا کردہ رخصت اور آسانی کو دیکھا ہے' اور میں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ اگر میں اپنی سواری کو چھوڑ دیتا' یہاں تک کہ وہ صحرا میں چلی جاتی' تو میں ایک عمر رسیدہ شخص ہوں مجھے پیدل چلنا پڑتا تھا اور تاریکی میں بھٹکنا میرے لئے زیادہ مشکل کا باعث ہوتا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَشْيِ الْقَهْقَرِى فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الْعِلَّةِ تَحْدُثُ

باب **320**: کسی ضرورت کے پیش آنے پر نماز کے دوران الٹے قدموں پیچھے کی طرف چلنے کی اجازت ہے

867 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ الْاَيْلِيُّ اَنَّ سَلَامَةَ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عُقَيْلٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيَّ، اَخْبَرَهُ اَنَّ الْمُسْلِمِينَ بَيْنَمَا هُمْ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ مِنْ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَاَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِهِمْ لَمْ يَفْجَاْهُمْ اِلَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَشَفَ سِتْرَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ تَبَسَّمَ فَضَحِكَ: فَنَكَصَ اَبُو بَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيدُ اَنْ يَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَاَشَارَ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، اَنْ اَتِمُّوا صَلَاتَكُمْ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن عزیز ایلی --سلامہ --عقیل --محمد بن مسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت انس بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مسلمان پیر کے دن فجر کی نماز ادا کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پردے کو ہٹایا۔ آپ نے انہیں دیکھا کہ وہ لوگ نماز میں صفیں بنائے ہوئے ہیں' تو آپ مسکرا دیے اور ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہونے کے لئے الٹے قدموں پیچھے ہٹنے لگے۔ انہوں نے یہ گمان کیا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے تشریف لانے لگے ہیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ تم اپنی نماز مکمل کر لو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي حَمْلِ الصِّبْيَانِ فِي الصَّلَاةِ

وَالدَّلِيلِ عَلٰى ضِدِّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ هٰذَا الْفِعْلَ يُفْسِدُ صَلَاةَ الْمُصَلِّي، وَزَعَمَ اَنَّ هٰذَا عَمَلٌ لَا يَجُوزُ فِي الصَّلَاةِ جَهْلًا مِنْهُ لِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب **321**: نماز کے دوران بچے کو گود میں اٹھانے کی اجازت ہے

اور اس بات کی دلیل' جو اس شخص کے موقف کے خلاف ہے' جو اس بات کا قائل ہے کہ یہ فعل نمازی کی نماز کو فاسد کر دیتا ہے' اور وہ اس بات کا قائل ہے کہ نماز کے دوران یہ عمل کرنا جائز نہیں ہے۔

ایسا شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ناواقفیت کی بنیاد پر ان باتوں کا قائل ہے۔

868 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، وَابْنُ عَجْلَانَ، سَمِعَا عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ:

متن حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ، وَعَلٰى عَاتِقِهٖ اُمَامَةُ بِنْتُ زَيْنَبَ، فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- عثمان بن ابوسلیمان اور ابن عجلان -- عامر بن عبداللہ بن زبیر -- عمرو بن سلیم زرقی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپ کے کندھے پر سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جب آپ رکوع میں گئے تو آپ نے انہیں (زمین پر) کھڑا کر دیا۔ جب آپ سجدے سے اٹھے تو آپ نے انہیں پھر اٹھا لیا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

ضِدَّ قَوْلِ مَنْ زَعَمَ اَنَّ قَتْلَهَا وَقَتْلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى الِانْفِرَادِ يُفْسِدُ الصَّلَاةَ

باب **322**: نماز کے دوران سانپ اور بچھو کو مار دینے کا حکم

یہ بات اس شخص کے موقف کے خلاف ہے جو اس بات کا قائل ہے کہ ان دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو انفرادی طور پر مار دینے کے نتیجے میں نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

869 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَعْمَرٍ ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، نَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ ح وَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، نَا عَبْدُ الْاَعْلٰى ح وَنَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا غُنْدَرٌ ح وَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالُوْا: نَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ ضَمْضَمٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْعَقْرَبِ وَالْحَيَّةِ

توضیح روایت: وَفِيْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ قَالَ مَعْمَرٌ: فَقُلْتُ لَهٗ: فَقَالَ: الْعَقْرَبُ وَالْحَيَّةُ وَفِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ يَحْيَى: يَعْنِي الْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ

869: صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الاباحة للمرء قتل الحيات والعقارب في صلاته' رقم الحديث: **2382** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة' رقم الحديث: **881** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب قتل الحية والعقرب في الصلاة' رقم الحديث: **1520** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب العمل في الصلاة' رقم الحديث: **799** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب ما جاء في قتل الحية والعقرب في الصلاة' رقم الحديث: **1241** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في قتل الاسودين في الصلاة' رقم الحديث: **370** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' باب قتل الحية والعقرب في الصلاة' رقم الحديث: **1192** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب قتل الحية' رقم الحديث: **1692** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب الصلاة' في قتل العقرب في الصلاة' رقم الحديث: **4898** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' العمل في الصلاة' رقم الحديث: **516** 'مسند احمد بن حنبل' ومن مسند بني هاشم' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7019**

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان بن عیینہ -- معمر -- محمد بن ہشام -- یحییٰ بن یمان -- ابوموسیٰ -- عبدالاعلیٰ -- یعقوب دورقی -- غندر -- یحییٰ بن حکیم -- محمد بن جعفر -- معمر -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ضمضم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران دو سیاہ چیزوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ بچھو اور سانپ۔

غندر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: معمر کہتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: بچھو اور سانپ۔

عبدالاعلیٰ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: یحییٰ کہتے ہیں: اس سے مراد بچھو اور سانپ ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ تَنُوْبُ الْمُصَلِّي

باب 323: نمازی کو کوئی ضرورت پیش آجائے' تو نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ کرنے کی اجازت ہے

870 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِيْ خَبَرِ اَبِيْ حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيْقَ الْتَفَتَ، فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ، فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰكَذَا، يَاْمُرُهُ اَنْ يُصَلِّيَ قَدْ اَمْلَيْتُهُ قَبْلُ بِطُوْلِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز کے دوران اِدھر اُدھر توجہ نہیں کرتے تھے۔ جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں اور انہوں نے توجہ کی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صف میں موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا۔ اسی طرح رہو اور انہیں حکم دیا کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں۔

یہ روایت میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اللَّحْظِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَلْوِيَ الْمُصَلِّيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

باب 324: نمازی کا پیچھے کی طرف گردن موڑے بغیر نماز کے دوران (آنکھوں کے ذریعے) کسی طرف دیکھنے کی اجازت ہے

871 - سندِ حدیث: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ هِنْدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَفِتُ فِيْ صَلَاتِهِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا، وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- حسین بن حریث -- فضل بن موسیٰ -- عبداللہ بن سعید بن ابوہند -- ثور بن زید -- عکرمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران دائیں طرف اور بائیں طرف توجہ کرلیا کرتے تھے تاہم آپ اپنی گردن موڑ کر پیچھے نہیں دیکھا کرتے تھے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّي فِي مُرَاقَبَةِ غَيْرِهِ مِنَ الْمُصَلِّينَ

وَالنَّظَرِ اِلَيْهِمْ، هَلْ يُتِمُّونَ صَلَاتَهُمْ اَمْ لَا، لِيَاْمُرَهُمْ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الصَّلَاةِ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ اِتْمَامِ الصَّلَاةِ

باب 325: نمازی کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسرے نمازیوں کی نگرانی کرے

اوران کی طرف دیکھے کہ کیا انہوں نے اپنی نماز مکمل کر لی ہے یا نہیں؟ تاکہ ان لوگوں کے اس نماز سے فارغ ہونے کے بعد ان لوگوں کو اس بات کا حکم دے سکے جو نماز کی تکمیل کے حوالے سے ان پر لازم ہے

872 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُوْسٰى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى، وَاَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ اَبِيْهِ عَلِيِّ بْنِ شَيْبَانَ،

متنِ حدیث: وَكَانَ اَحَدَ الْوَفْدِ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَحَ بِمُؤَخِّرِ عَيْنِهِ اِلٰى رَجُلٍ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا الْخَبَرُ لَيْسَ بِخِلَافِ اَخْبَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنِّيْ لَاَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ يَرٰى مِنْ خَلْفِهِ فِي الصَّلَاةِ قَدْ يَجُوْزُ اَنْ يَنْظُرَ بِمُؤَخِّرِ عَيْنِهِ اِلٰى مَنْ يُصَلِّيْ، لِيُعَلِّمَ اَصْحَابَهُ اِذَا رَاَوْهُ يَفْعَلُ هٰذَا الْفِعْلَ اَنَّهُ جَائِزٌ لِلْمُصَلِّيْ اَنْ يَفْعَلَ مِثْلَ مَا فِعْلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- ابوموسیٰ محمد بن مثنی اور احمد بن مقدام عجلی -- ملازم بن عمرو -- عبداللہ بن بدر -- عبدالرحمٰن بن علی بن شیبان -- اپنے والد علی بن شیبان کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ جو وفد کے ارکان میں سے ایک ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے اپنے گوشہ چشم کے ذریعے ایک شخص کو دیکھا جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو درست نہیں رکھ رہا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مکمل کر لی تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اس شخص کی نماز نہیں ہوتی ہے جو رکوع اور سجدے میں اپنی پشت کو درست نہیں رکھتا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے منقول اس حدیث کے خلاف نہیں ہے۔

''میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح اپنے سامنے دیکھتا ہوں''۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اپنے پیچھے دیکھ لیتے تھے لیکن یہ بات بھی جائز ہے کہ آپ گوشہ چشم کے ذریعے نماز ادا کرنے والے شخص کو دیکھیں تاکہ آپ اپنے ساتھیوں کو اس بات کی تعلیم دیں کہ جب وہ کسی شخص کو ایسا فعل کرتے

ہوئے دیکھیں (تو وہ اس طرح کریں) اور نمازی کے لئے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس طرح کا عمل کرے جو نبی اکرم ﷺ نے کیا ہے۔

بَابُ اِبَاحَةِ الْتِفَاتِ الْمُصَلِّيْ فِي الصَّلَاةِ

عِنْدَ اِرَادَةِ تَعْلِيمِ الْمُصَلِّينَ بِالْإِشَارَةِ اِلَيْهِمْ بِمَا يَفْهَمُوْنَ عَنْهُ، وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اَنَّ اِشَارَةَ الْمُصَلِّيْ بِمَا يُفْهَمُ عَنْهُ غَيْرُ مُفْسِدَةٍ صَلَاتَهُ

باب 326: جب نمازی نماز کے دوران (اپنی مقتدی) نمازیوں کو اشارے کے ذریعے کوئی بات سمجھانا چاہتا ہو جس اشارے کو وہ سمجھ سکتے ہوں، تو نمازی کے لئے التفات کرنا مباح ہے اور اس میں اس بات پر بھی دلالت پائی جاتی ہے کہ نمازی کا ایسا اشارہ کرنا جسے سمجھا جا سکتا ہو اس کی نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔

873 - سندِ حدیث: نَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمُرَادِيُّ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

متنِ حدیث: قَالَ اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ، وَهُوَ قَاعِدٌ، فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَرَآنَا قِيَامًا فَاَشَارَ اِلَيْنَا، فَقَعَدْنَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- ربیع بن سلیمان مرادی -- شعیب -- لیث -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بیمار ہو گئے۔ ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ نے ہماری طرف توجہ کی، آپ نے ہمیں کھڑے ہوئے ملاحظہ فرمایا، تو ہمیں اشارہ کیا، تو ہم بیٹھ گئے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

باب 327: نمازی کے لیے (نماز کے دوران) اپنے دائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنے کی اجازت ہے

874 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ، وَنَهٰى اَنْ يَبْزُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَعَنْ يَمِينِهِ، وَقَالَ: لِيَبْزُقْ عَنْ شِمَالِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں بلغم لگا ہوا دیکھا، تو آپ نے کنکری

کے ذریعے اسے کھرچ دیا اور آپ نے اس بات سے منع کیا کہ کوئی شخص (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے۔ آپ نے ارشاد فرمایا! آدمی کو اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

875 - سندِحدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، اَخْبَرَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَاَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلَانِ:

متنِ حدیث: قَدْ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِى الْقِبْلَةِ، فَتَنَاوَلَ حَصَاةً، فَحَكَّهَا، ثُمَّ قَالَ: لَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَّسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- یونس -- ابن شہاب زہری -- حمید بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) بلغم لگا ہوا دیکھا' تو آپ نے کنکری لی اور اس کے ذریعے اسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بھی شخص (نماز کے دوران) قبلہ کی سمت میں' یا اپنے دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے' وہ اپنے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِىْ بَصْقِ الْمُصَلِّىْ خَلْفَهٗ

وَفِيْهِ مَا دَلَّ عَلٰى اِبَاحَةِ لَيِّ الْمُصَلِّىْ عُنُقَهٗ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّبْصُقَ فِىْ صَلَاتِهٖ، اِذِ الْبَزْقُ خَلْفَهٗ غَيْرُ مُمْكِنٍ اِلَّا بِلَيِّ الْعُنُقِ

باب 328: نمازی کے لئے اپنے پیچھے تھوکنے کی اجازت ہے

اور اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ جب وہ نماز کے دوران تھوکنے کا ارادہ کرے گا' تو وہ اپنی گردن پیچھے کی طرف موڑ سکتا ہے' کیونکہ پیچھے کی طرف تھوکنا گردن کو موڑے بغیر ممکن نہیں ہے۔

876 - سندِحدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَاَبُوْ مُوْسٰى قَالَا: ثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَّنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كُنْتَ فِى الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقَنَّ عَنْ يَّمِيْنِكَ، وَلٰكِنْ خَلْفَكَ، اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى

هٰذَا حَدِيْثُ بُنْدَارٍ وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِىْ مَنْصُوْرٌ، وَقَالَ اَيْضًا:

توضیح روایت: قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَقَالَ: وَابْصُقْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا، وَاِلَّا فَهٰكَذَا تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- بندار اور ابو موسیٰ -- یحییٰ -- ابن سعید -- سفیان -- منصور -- ربعی بن

حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز کی حالت میں ہو تو اپنے سامنے کی طرف ہرگز نہ تھوکو بلکہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں طرف یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو''۔

روایت کے یہ الفاظ بندار کے نقل کردہ ہیں۔

ابوموسیٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور نے مجھے حدیث بیان کی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: آپ نے فرمایا: تم اپنے پیچھے کی طرف یا بائیں طرف اگر وہ خالی جگہ ہو تھوکو ورنہ اس طرح کرو یعنی بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دو۔

بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ اِبَاحَةَ بَزْقِ الْمُصَلِّى تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

اِذَا لَمْ يَكُنْ عَنْ يَسَارِهِ فَارِغًا، وَاِبَاحَةِ دَلْكِ الْبُزَاقِ بِقَدَمِهِ اِذَا بَزَقَ فِى صَلَاتِهِ

باب **329**: اس بات کی دلیل کہ نمازی کے لئے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا اس وقت مباح ہے

جب اس کی بائیں سمت خالی نہ ہو اور جب وہ نمازی نماز کے دوران اپنے پاؤں کے نیچے تھوک دے تو پھر اس کے لئے اس تھوک کو مل دینا مباح ہے۔

877 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا كُنْتَ فِى الصَّلَاةِ فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ، وَلٰكِنِ ابْزُقْ عَنْ تِلْقَاءِ شِمَالِكَ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فَارِغًا فَتَحْتَ قَدَمِكَ الْيُسْرٰى، ثُمَّ قُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُوْرٌ: يَعْنِىْ اُدْلُكْهُ بِالْاَرْضِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- ربعی بن حراش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم نماز میں ہو تو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکو۔ بلکہ اپنے بائیں طرف تھوکو اگر وہ جگہ خالی ہو ورنہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکو اور اسے یوں کردو''۔

منصور کہتے ہیں: یعنی تم اسے زمین کے ساتھ مل دو۔

878 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، ثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، ح وَثَنَا الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِىْ ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، ح وَثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا خَالِدٌ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِى الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَخَّعَ فَدَلَكَهَا بِنَعْلِهِ الْيُسْرٰى زَادَ خَالِدٌ فِي حَدِيْثِهِ وَكَانَ فِي اَرْضٍ جَلْدَةٍ

توضیح راوی: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَبُو الْعَلَاءِ هُوَ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَخُوْ مُطَرِّفٍ نَسَبُوْهُ اِلٰى جَدِّهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَوٰى هٰذَا الْخَبَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فَقَالَ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- اسحاق بن یوسف -- جریری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یعقوب بن ابراہیم دورقی -- اسماعیل ابن علیہ -- جریری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- صنعانی -- یزید ابن زریع -- جریری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابوبشر واسطی -- خالد -- جریری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابوعلاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوک پھینکا اور بائیں پاؤں کے ذریعے اسے مل دیا۔

خالد نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔

''وہ زمین سخت تھی''

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) ابوعلاء نامی راوی یزید بن عبداللہ بن شخیر ہیں' جو مطرف کے بھائی ہیں' لوگ ان کی نسبت ان کے دادا کی طرف کر دیتے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ روایت حماد بن سلمہ نے جریری کے حوالے سے نقل کی ہے۔ وہ یہ کہتے ہیں یہ ابوعلاء کے حوالے سے مطرف کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔

879 - سندِ حدیث: نَاهُ يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَا: نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَبَزَقَ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى

زَادَ الْعَلَاءُ: ثُمَّ دَلَكَهَا

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- علاء بن عبدالجبار بصری اور حجاج بن منہال -- حماد بن سلمہ -- جریری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابوعلاء نے مطرف کے حوالے سے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوک دیا۔

علاء نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں۔ ''پھر آپ نے اسے مل دیا''

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ بَزْقِ الْمُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبِهٖ

وَدَلْكِهِ الثَّوْبَ بَعْضَهٗ بِبَعْضٍ فِي الصَّلَاةِ، وَالدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْبُزَاقَ لَيْسَ بِنَجَسٍ، اِذْ لَوْ كَانَ نَجِسًا لَمْ يَاْمُرِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُصَلِّيْ لِلْبَصْقِ فِيْ ثَوْبِهٖ فِي الصَّلَاةِ

باب 330: نمازی کا نماز کے دوران اپنے کپڑے میں تھوک دینا

اوراسے اس کپڑے کے ایک حصے کو دوسرے کے ذریعے مل دینے کی اجازت ہے' اوراس بات کی دلیل کہ تھوک' ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

اگر یہ ناپاک ہوتا' تو نبی اکرم ﷺ نمازی کو نماز کے دوران اپنے کپڑے میں تھوکنے کا حکم نہ دیتے۔

880 - سندِحدیث: نَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: نا عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ الْعَرَاجِيْنُ اَنْ يُمْسِكَهَا بِيَدِهٖ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ، وَفِيْ يَدِهٖ وَاحِدٌ مِنْهَا، فَرَاٰى نُخَامَاتٍ فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَحَتَّهُنَّ حَتّٰى اَنْقَاهُنَّ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا، فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَسْتَقْبِلَهٗ رَجُلٌ، فَيَبْصُقَ فِيْ وَجْهِهٖ؟ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ فَاِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ، وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهٖ، فَلَا يَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَلْيَبْصُقْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، اَوْ عَنْ يَسَارِهٖ، فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهٖ، وَرَدَّ بَعْضَهٗ فِيْ بَعْضٍ

قَالَ الدَّوْرَقِيُّ: وَاَرَانَا يَحْيَى كَيْفَ صَنَعَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب بن ابراہیم -- یحییٰ بن سعید -- ابن عجلان -- عیاض بن عبداللہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو کھجور کی ٹہنی ہاتھ میں پکڑنا پسند تھا۔ ایک دن آپ مسجد میں تشریف لائے' تو آپ کے دست مبارک میں ایک ٹہنی تھی۔ آپ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں (دیوار پر) تھوک لگی ہوئی دیکھی تو آپ نے اسے کھرچ کر صاف کر دیا' پھر آپ لوگوں کی طرف غصے کے عالم میں متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: کیا کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے؟ جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار کے سامنے ہوتا ہے' اور فرشتہ اس کے دائیں طرف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے' بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے' یا بائیں طرف تھوکے اور اگر اسے زیادہ تیزی سے تھوک آ رہا ہو' تو پھر وہ کپڑے کے کنارے میں تھوک دے اور اسے مل دے۔

دورقی نامی راوی کہتے ہیں: یحییٰ نامی راوی نے ہمیں کر کے دکھایا کہ وہ کیسے کرے؟

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي بَزْقِ الْمُصَلِّي فِي نَعْلِهِ لِيُخْرِجَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب 331: نمازی کے لئے اپنے جوتے میں تھوکنے کی اجازت ہے تاکہ وہ اسے مسجد سے نکال دے

881 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، نَا سُرَيْجٌ، نَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ ذَكَرَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، فَاِنَّ رَبَّهُ اَمَامَهُ، وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَبْصَقًا فَفِي ثَوْبِهِ، اَوْ نَعْلِهِ، حَتّٰى يَخْرُجَ بِهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- سریج -- فلیح -- ابن سلیمان -- سعید بن حارث -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہو تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے' کیونکہ اس کا پروردگار اس کے سامنے ہوتا ہے۔ وہ اپنے بائیں طرف یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر اسے تھوکنے کے لئے جگہ نہیں ملتی' تو پھر وہ اپنے کپڑے میں' یا جوتے میں تھوک لے' یہاں تک کہ اسے (نماز ختم ہونے کے بعد مسجد سے) باہر لے جائے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَنْعِ الْمُصَلِّي النَّاسَ مِنَ الْمُقَاتَلَةِ وَدَفْعِ بَعْضِهِمْ عَنْ بَعْضٍ اِذَا اقْتَتَلُوا

باب 332: جب لوگ جھگڑ پڑیں' تو نمازی کے لئے نماز کے دوران

لوگوں کو جھگڑنے سے روکنے اور انہیں ایک دوسرے سے پرے کرنے کی اجازت ہے

882 - سندِ حدیث: نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ، عَنْ اَبِي الصَّهْبَاءِ

متنِ حدیث: قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اقْتَتَلَتَا، فَاَخَذَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَ اِحْدَاهُمَا مِنَ الْاُخْرٰى، ثُمَّ مَا بَالٰى ذٰلِكَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- منصور -- حکم -- یحییٰ بن جزار (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابوصہباء کہتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھے۔ انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں لڑتی ہوئی آئیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو پکڑ کر ایک دوسرے

سے چھڑا دیا اور آپ نے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ مَقَاتَلَةِ الْمُصَلِّيْ مَنْ رَامَ الْمُرُوْرَ بَيْنَ يَدَيْهِ

باب **333**: نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے ساتھ نمازی کو جھگڑا کرنے کی اجازت ہے

883 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ اَمْلَيْتُ فِيمَا مَضَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّيْ فَلَا يَدَعَنَّ اَحَدًا يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَاِنْ اَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں یہ روایت اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ کسی بھی شخص کو اپنے سامنے سے ہرگز نہ گزرنے دے۔ اگر دوسرا شخص نہیں مانتا' یہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے' کیونکہ وہ (دوسرا شخص) شیطان ہوگا''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ عَدْلِ الْمُصَلِّيْ اِلٰى جَنْبِهٖ اِذَا قَامَ خِلَافَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَقُوْمَ فِي الصَّلَاةِ

باب **334**: نمازی کے لئے جہاں کھڑا ہونا لازم ہو

اگر وہ اس کی بجائے دوسری جگہ کھڑا ہو جائے' تو اس کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ دوسرے پہلو کی طرف منتقل ہو جائے۔

884 - سندِ حدیث: ثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ كُرَيْبًا، مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ، فَلَمَّا كَانَ بَعْضُ اللَّيْلِ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيْثِ، وَقَالَ: ثُمَّ قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَحَوَّلَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ

اسنادِ دیگر: قَالَ اَخْبَرَنَا بِنَحْوِهٖ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ، وَقَالَ: عَنْ كُرَيْبٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- عمرو بن دینار -- کریب (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات بسر کی جب رات کا کچھ حصہ گزر گیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے (اس کے بعد راوی نے کچھ حدیث ذکر کی ہے' جس میں یہ الفاظ ہیں) میں آپ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پھیر کر دائیں طرف کر لیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے ہمیں اسی کی مانند روایت بیان کی ہے' وہ یہ کہتے ہیں: یہ روایت کریب کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِی الْاِشَارَةِ فِی الصَّلَاةِ وَالْاَمْرِ وَالنَّهْیِ

باب 335: نماز کے دوران کسی کام کو کرنے کے لئے کہنے کسی کام سے روکنے کے لئے اشارہ کرنے کی اجازت ہے

885 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ فِی الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن رافع -- عبدالرزاق -- معمر -- ابن شہاب زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران اشارہ کر لیتے تھے۔

886 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ،

متنِ حدیث: اشْتَكٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَاَشَارَ اِلَيْنَا فَقَعَدْنَا

سندِ حدیث: ثَنَاهُ الرَّبِيعُ، ثَنَا شُعَيْبٌ، نَا اللَّيْثُ، عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) میں یہ روایت اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں' کیونکہ ابوزبیر نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے۔ ہم نے آپ کے پیچھے نماز ادا کی۔ آپ نے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ آپ نے ہمیں اشارہ کیا' تو ہم بیٹھ گئے۔

یہ روایت راوی نے شعیب کے حوالے سے لیث کے حوالے سے ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْاِشَارَةَ فِی الصَّلَاةِ بِمَا يُفْهَمُ عَنِ الْمُشِيْرِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَلَا يُفْسِدُهَا

باب 336: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ایسا اشارہ کرنا' جو سمجھ میں آسکے وہ نماز کو توڑتا نہیں ہے' اور اسے فاسد نہیں کرتا ہے۔

885: سنن ابی داؤد' کتاب الصلاة' باب تفریع ابواب الرکوع والسجود' باب الاشارة فی الصلاة' رقم الحدیث: **819** ' سنن الدارقطنی' کتاب الجنائز' باب الاشارة فی الصلاة' رقم الحدیث: **1632** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاة' باب الاشارة فی الصلاة' رقم الحدیث: **3165** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذکر الاباحة للمرء ان یشیر فی صلاته لحاجة تبدو له' رقم الحدیث: **2295** 'مسند احمد بن حنبل' مسند انس بن مالك رضی الله تعالٰی عنه' رقم الحدیث: **12189** 'مسند عبد بن حمید' مسند انس بن مالك' رقم الحدیث: **1164** 'مسند ابی یعلی الموصلی' الزهری' رقم الحدیث: **3470** 'المعجم الصغیر للطبرانی' من اسمه عبد الصمد' رقم الحدیث: **696** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **1196**

887 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، انا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلٰى ظَهْرِهِ، فَإِذَا مَنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هٰذَيْنِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن معمر بن ربعی قیسی -- عبیداللہ بن موسیٰ -- علی بن صالح -- عاصم -- زر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے جب آپ سجدے میں گئے تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ آپ کی پشت پر سوار ہو گئے جب لوگوں نے ان دونوں کو منع کیا' تو آپ نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ ان دونوں کو کرنے دو۔ جب آپ نے نماز مکمل کی' تو آپ نے ان دونوں کو گود میں بٹھایا اور ارشاد فرمایا:
''جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے' وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے''۔

بَابُ الرُّخْصَةِ بِالْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ بِرَدِّ السَّلَامِ إِذَا سُلِّمَ عَلَى الْمُصَلِّي

باب **337**: جب نمازی کو سلام کیا جائے' تو سلام کا جواب دینے کے لئے نماز کے دوران اشارہ کرنے کی اجازت ہے

888 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثَنَا سُفْيَانُ، نَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَأَبُو عَمَّارٍ، قَالَ أَبُو عَمَّارٍ، ثَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ عَلِيٌّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ:

متنِ حدیث: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْجِدَ قُبَاءَ، وَدَخَلَ عَلَيْهِ رِجَالٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ صُهَيْبًا: كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي؟ قَالَ: كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ

887:صحيح ابن حبان' كتاب اخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة' ذكر البيان بأن محبة الحسن والحسين مقرونة بمحبة المصطفى صلى الله' رقم الحديث: **7080** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب المناقب' مناقب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من المهاجرين والانصار' فضائل الحسن والحسين ابني على بن ابي طالب رضي الله عنهما' رقم الحديث: **7904** 'البحر الزخار مسند البزار' بقية حديث زر' رقم الحديث: **1617** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عبد الله بن مسعود' رقم الحديث: **4885** 'المعجم الكبير للطبراني' باب الحاء حسن بن علي بن ابي طالب رضي الله عنه' بقية اخبار الحسن بن علي رضي الله عنهما' رقم الحديث: **2579**

توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيْثُ اَبِيْ عَمَّارٍ، زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَ هٰذَا مِنِ ابْنِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زید بن اسلم -- عبداللہ بن عمر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے) -- علی بن خشرم اور ابو عمار -- سفیان بن عیینہ -- زید بن اسلم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں تشریف لائے' کچھ انصاری بھی مسجد میں آئے۔ انہوں نے آپ کو سلام کیا۔ میں نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کے دوران جب آپ کو سلام کیا گیا' تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا' کیا تھا؟ تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک کے ذریعے اشارہ کیا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت ابو عمار نامی راوی کی نقل کردہ ہے۔ عبدالجبار نامی نے یہ الفاظ زائد نقل کئے ہیں۔ ابوسفیان کہتے ہیں: میں نے زید سے دریافت کیا: کیا آپ نے یہ بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی زبانی سنی ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْإِشَارَةِ بِجَوَابِ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

اِذَا كَلَّمَ الْمُصَلِّيْ وَفِي الْخَبَرِ مَا دَلَّ عَلَى الرُّخْصَةِ فِيْ اِصْغَاءِ الْمُصَلِّيْ اِلٰى مُكَلِّمِهِ وَاسْتِمَاعِهِ لِكَلَامِهِ فِي الصَّلَاةِ

باب **338**: کسی کلام کے جواب میں نماز کے دوران اشارہ کرنے کی اجازت ہے

جب کسی نے نمازی کے ساتھ کوئی بات کی ہو اور اس روایت میں اس بات پر دلالت موجود ہے کہ نمازی اپنے ساتھ بات کرنے والے کی بات توجہ سے سن سکتا ہے' اور نماز کے دوران اس کا کلام غور سے سن سکتا ہے۔

889 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا خَلَّادٌ الْجُعْفِيُّ يَعْنِي ابْنَ يَزِيْدَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متنِ حدیث: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى حِمَارٍ لَهُ، وَهُوَ يُصَلِّي، فَكُنْتُ اُكَلِّمُهُ فَاَوْمَا اِلَيَّ بِيَدِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن علاء بن کریب -- خلاد جعفی ابن یزید -- زہیر بن معاویہ -- ابوزبیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بنو مصطلق کی طرف بھیجا پھر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت اپنے گدھے پر سوار نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے آپ کے ساتھ بات چیت کرنا چاہی تو آپ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے میری طرف اشارہ کیا۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ تَنَاوُلِ الْمُصَلِّي الشَّيْءَ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ

باب **339**: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر نمازی کسی ہاتھ کے ذریعے کوئی چیز (پکڑیا پکڑا سکتا ہے)

890 - سندِ حدیث: نَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ يَعْنِيْ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ شِمَاسَةَ، اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ:

متنِ حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا، فَاَطَالَ الْقِيَامَ، ثُمَّ رَاَيْتُهُ هَوٰى بِيَدِهِ لِيَتَنَاوَلَ شَيْئًا، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ وُعِدْتُّمُوْهُ اِلَّا قَدْ عُرِضَ عَلَيَّ فِيْ مَقَامِيْ هٰذَا، حَتّٰى لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، وَاَقْبَلَ اِلَيَّ مِنْهَا شَرَرٌ حَتّٰى حَاذَانِيْ مَكَانِيْ هٰذَا، فَخَشِيْتُ اَنْ يَغْشَاكُمْ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یونس بن عبدالاعلیٰ -- ابن وہب -- عمرو بن حارث اور ابن لہیعہ -- یزید بن ابوحبیب -- عبدالرحمٰن بن شماسہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے طویل قیام کیا، پھر میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے کسی چیز کو پکڑنے کے لئے اپنے ہاتھ کو بڑھایا ہے جب آپ نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ساتھ جس بھی چیز کا وعدہ کیا گیا ہے وہ میرے یہاں کھڑے ہونے کے دوران میرے سامنے پیش کی گئی یہاں تک کہ میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا تو اس کا شعلہ لپک کر میری جگہ کے قریب آ گیا یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ تمہیں بھی اپنی لپیٹ میں نہ لے۔

891 - سندِ حدیث: نَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْغَافِقِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ قَالَ:

متنِ حدیث: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ، ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ كَاَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئًا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ قَالَ: اِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ اِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِنْ نَارٍ لِيَجْعَلَهُ فِيْ وَجْهِيْ، فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَلَمْ يَسْتَاْخِرْ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَرَدْتُ اَخْذَهُ، وَلَوْلَا دَعْوَةُ اَخِيْنَا سُلَيْمَانَ صَلَّى اللّٰهُ

891: صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب جواز لعن الشيطان في اثناء الصلاة' رقم الحديث: **875** 'السنن الصغرٰى' كتاب السهو' باب لعن ابليس والتعوذ بالله منه في الصلاة' رقم الحديث: **1205** 'السنن الكبرٰى للنسائي' كتاب السهو' لعن ابليس' رقم الحديث: **545** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل السبب الذي اخر رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **3362**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَصْبَحَ مُوثَقًا، يَلْعَبُ بِهِ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِينَةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عیسیٰ بن ابراہیم غافقی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- ربیعہ بن یزید -- ابوادریس خولانی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے تھے پھر آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا' جیسے آپ کوئی چیز پکڑنے لگے ہیں۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اپنا دست مبارک آگے بڑھایا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کا دشمن ابلیس جہنم کا ایک شعلہ لے کر آیا تھا' تاکہ اسے میرے چہرے پر ڈالے تو میں نے یہ کہا: میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں' لیکن وہ پیچھے نہیں ہٹا۔ ایسا تین مرتبہ ہوا' پھر میں نے اسے پکڑنے کا ارادہ کیا' اگر میرے بھائی حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو وہ (ابلیس) بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ منورہ کے بچے اس کے ساتھ کھیلتے۔

892 - سندِ حدیث: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَابِقٍ الْخَوْلَانِيُّ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:

متنِ حدیث: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ مَدَّ يَدَهُ، ثُمَّ اَخَّرَهَا، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ هٰذِهِ مَا لَمْ تَصْنَعْ فِي صَلَاةٍ قَبْلَهَا قَالَ: اِنِّي رَاَيْتُ الْجَنَّةَ قَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ، وَرَاَيْتُ فِيهَا ... قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ، حَبُّهَا كَالدُّبَّاءِ، فَاَرَدْتُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْهَا، فَاُوحِيَ اِلَيْهَا اَنِ اسْتَاْخِرِي، فَاسْتَاْخَرَتْ، ثُمَّ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ، بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ حَتّٰى رَاَيْتُ ظِلِّي وَظِلَّكُمْ، فَاَوْمَاْتُ اِلَيْكُمْ اَنِ اسْتَاْخِرُوا، فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَقِرَّهُمْ، فَاِنَّكَ اَسْلَمْتَ وَاَسْلَمُوا، وَهَاجَرْتَ وَهَاجَرُوا، وَجَاهَدْتَ وَجَاهَدُوا، فَلَمْ اَرَ لِيْ عَلَيْكُمْ فَضْلًا اِلَّا بِالنُّبُوَّةِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بحر بن نصر بن سابق خولانی -- ابن وہب -- معاویہ بن صالح -- عیسیٰ بن عاصم -- زر بن حبیش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عصر کی نماز ادا کی۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران اپنا دست مبارک آگے بڑھایا' پھر آپ نے اسے پیچھے کر لیا۔ جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے اپنی نماز کے دوران ایک ایسا عمل کیا ہے' جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت کو دیکھا جو میرے سامنے پیش کی گئی تھی۔ میں نے اس میں ایک بیل دیکھی جس میں خوشے (ایک دوسرے کے) قریب تھے' اور اس کے دانے کدو جتنے تھے' تو میں نے یہ ارادہ کیا میں اس میں سے ایک (خوشہ) لے لیتا ہوں' تو میری طرف یہ بات وحی کی گئی کہ آپ پیچھے رہیں' تو میں پیچھے ہو گیا' پھر میرے سامنے جہنم پیش کی گئی' تو وہ میرے اور تم لوگوں کے درمیان تھی' یہاں تک کہ میں نے اپنا اور تم لوگوں کا سایہ بھی دیکھ لیا' تو میں نے اشارہ کیا تم لوگ پیچھے ہو جاؤ تو میری طرف یہ بات

وحی کی گئی کہ تم لوگ اپنی جگہ پر رہو' کیونکہ تم نے اور ان لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے' تم نے اور ان لوگوں نے ہجرت کی ہے' تم نے اور ان لوگوں نے جہاد کیا ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں یہ بتاتا ہوں مجھے تم لوگوں پر نبوت کے حوالے سے فضیلت حاصل ہے۔

بَابُ اَمْرِ النِّسَاءِ بِالتَّصْفِيقِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ النَّائِبَةِ

باب 340: نماز کے دوران کسی ضرورت کے پیش آنے پر (امام کو متوجہ کرنے کیلئے) تالی بجانے کا حکم ہے

893 - توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ خَبَرَ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا نَابَكُمْ فِيْ صَلَاتِكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ، وَلْيُصَفِّقِ النِّسَاءُ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں اس سے پہلے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان املاء کرا چکا ہوں۔

''جب نماز کے دوران (امام کو متوجہ کرنے کے لئے) کوئی ضرورت پیش آئے' تو مرد سبحان اللہ کہیں اور عورتیں تالی بجائیں''۔

894 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ،

894: صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب العمل في الصلاة' باب التصفيق للنساء' رقم الحديث: **1160** 'صحيح مسلم' كتاب الصلاة' باب تسبيح الرجل وتصفيق المراة اذا نابهما شيء في الصلاة' رقم الحديث: **670** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الامر للمصلي بما يفهم عنه في صلاته عند حاجة ان' رقم الحديث: **2293**' سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب التسبيح للرجال' رقم الحديث: **1385** 'سنن ابي داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب التصفيق في الصلاة' رقم الحديث: **817** 'سنن ابن ماجه' كتاب اقامة الصلاة' باب التسبيح للرجال في الصلاة والتصفيق للنساء' رقم الحديث: **1030** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء ان التسبيح للرجال' رقم الحديث: **349** 'السنن الصغرى' كتاب السهو' باب التصفيق في الصلاة' رقم الحديث: **1197** 'مصنف ابن ابي شيبة' كتاب صلاة التطوع والامامة وابواب متفرقة' من قال : التسبيح للرجال' رقم الحديث: **7146** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' التصفيق في الصلاة' رقم الحديث: **536** 'شرح معاني الآثار للطحاوي' باب الكلام في الصلاة لما يحدث فيها من السهو' رقم الحديث: **1646** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **1516** 'سنن الدارقطني' كتاب الجنائز' باب الاشارة في الصلاة' رقم الحديث: **1630** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **7123** 'مسند الشافعي' ومن كتاب الامالي في الصلاة' رقم الحديث: **192** 'مسند الطيالسي' احاديث النساء' ما اسند ابو هريرة' وابو صالح' رقم الحديث: **2510** 'سند اسحاق بن راهويه' ما يروى عن محمد بن قيس وغيره عن ابي هريرة' رقم الحديث: **479** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ابي هريرة' رقم الحديث: **5818** 'المعجم الاوسط للطبراني' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحديث: **519** 'المعجم الكبير للطبراني' من اسمه سهل' ومما اسند سهل بن سعد' سعيد بن عبد الرحمن الجمحي' رقم الحديث: **5689**

وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ عَلِيٌّ: اَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ الْاٰخَرُونَ: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اَلتَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن محمد زہری اور علی بن خشرم -- سفیان -- ابن شہاب زہری -- ابوسلمہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سبحان اللہ کہنے کا حکم مردوں کے لئے ہے اور تالی بجانے کا حکم عورتوں کے لئے ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

باب 341: نماز کے دوران ایک مرتبہ کنکریاں چھونے (یعنی انہیں سیدھا کرنے یا ہٹانے) کی اجازت ہے

895 - سندِ حدیث: ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، ثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ -، ثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي مُعَيْقِيبٌ،

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ فِي الْمَسْحِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- صنعانی محمد بن عبدالاعلیٰ -- خالد بن حارث -- ہشام -- یحییٰ بن ابوکثیر -- ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں (کنکریوں پر) ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے ایسا کرنا ہو تو ایک مرتبہ کرلو۔

896 - ثناه الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: عَنْ مُعَيْقِيبٍ

❁❁ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

897 - سندِ حدیث: ثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي ذِئْبٍ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:

متن حدیث: سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: وَاحِدَةٌ، وَلَوْ تُمْسِكُ عَنْهَا خَيْرٌ لَكَ مِنْ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا سُودُ الْحَدَقِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- وکیع -- ابن ابوذئب -- شرحبیل بن سعد -- حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران کنکریاں ہٹانے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ایک دفعہ کرلو اور اگر تم یہ بھی نہ کرو تو یہ تمہارے لئے ایسی سو اونٹنیاں ملنے سے زیادہ بہتر ہے جن کی پتلی سیاہ ہوتی

ہے (یعنی جو عمدہ قسم کی ہوتی ہے)

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ حَدِيْثَ النَّفْسِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ نُطْقٍ بِاللِّسَانِ

لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ، اِذِ اللّٰهُ بِرَاْفَتِهٖ وَرَحْمَتِهٖ قَدْ تَجَاوَزَ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا

باب 342: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران ذہن میں محض خیال آنے پر جب کہ آدمی نے زبان کے ذریعے اس بارے میں کلام نہ کیا ہو یہ چیز نماز کو توڑتی نہیں ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور مہربانی کی وجہ سے حضرت محمد ﷺ کی اُمت سے ان چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں۔

898 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِاُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا مَا لَا يَنْطِقُ بِهٖ، وَلَا يُعْمَلُ بِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- سالم بن نوح -- یونس بن عبید -- زرارہ بن اوفی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی ان چیزوں سے درگزر کیا ہے جو وہ اپنے ذہن میں سوچتے ہیں جب تک وہ ان کے بارے میں کلام نہیں کرتے یا ان پر عمل نہیں کرتے''۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ الْبُكَاءَ فِي الصَّلَاةِ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ مَعَ اِبَاحَةِ الْبُكَاءِ فِي الصَّلَاةِ

باب 343: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران رونا نماز کو توڑتا نہیں ہے

اور نماز کے دوران رونا مباح ہے

899 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: مَا كَانَ فِيْنَا فَارِسٌ يَوْمَ بَدْرٍ غَيْرَ الْمِقْدَادِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا فِيْنَا اِلَّا نَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ شَجَرَةٍ يُصَلِّي، وَيَبْكِي، حَتّٰى اَصْبَحَ

توضیح مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قِصَّةُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا اَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ، فَقِيْلَ لَهٗ: اِنَّهٗ رَجُلٌ رَقِيْقٌ كَثِيْرُ الْبُكَاءِ حِيْنَ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ، مِنْ هٰذَا الْبَابِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن ہاشم -- عبدالرحمٰن -- شعبہ -- ابواسحاق -- حارثہ بن

مطرف (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر مقداد کے علاوہ ہم میں اور کوئی گھڑ سوار نہیں تھا اور ہمیں یہ بات یاد ہے کہ ہم میں سے ہر ایک شخص سو گیا تھا' صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سوئے تھے آپ ایک درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے واقعے کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں یہ حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں' تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: وہ ایک نرم دل آدمی ہیں جو قرآن کی تلاوت کے وقت بہت روتے ہیں۔

تو یہ روایت بھی اسی باب سے تعلق رکھتی ہے۔

900 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنِيْ اَبِي، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ:

متنِ حدیث: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ وَلِصَدْرِهِ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الْمِرْجَلِ

❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- عبدالوارث بن عبدالصمد عنبری -- اپنے والد -- حماد -- ثابت -- مطرف -- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ کے سینے سے یوں آواز آرہی تھی' جس طرح ہنڈیا ابلنے کی آواز آتی ہے''۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النَّفْخَ فِي الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ

وَلَا يَقْطَعُهَا مَعَ اِبَاحَةِ النَّفْخِ عِنْدَ الْحَادِثَةِ تَحْدُثُ فِي الصَّلَاةِ

باب 344: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران سانس کا پھول جانا اسے توڑتا نہیں ہے

اور اسے قطع نہیں کرتا ہے' نیز کسی ضرورت کے پیش آنے پر نماز کے دوران سانس کا پھول جانا مباح ہے

901 - سندِ حدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ:

900: السنن الصغرى' كتاب السهو' باب البكاء في الصلاة' رقم الحديث: **1204** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة" رقم الحديث: **912** 'صحيح ابن حبان' كتاب الرقائق' باب الخوف والتقوى' ذكر البيان بأن المرء اذا تهجد بالليل وخلا بالطاعات يجب ان' رقم الحديث: **666** 'السنن الكبرى للنسائي' كتاب السهو' البكاء في الصلاة' رقم الحديث: **540** 'مسند احمد بن حنبل' مسند المدنيين' حديث مطرف بن عبد الله عن ابيه' رقم الحديث: **16019** 'مسند ابي يعلى الموصلي' عبد الله بن الشخير' رقم الحديث: **1562** 'الشمائل المحمدية للترمذي' باب ما جاء في بكاء رسول الله صلى الله عليه وسلم' رقم الحديث: **310**

متن حدیث: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي ثُمَّ سَجَدَ، فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ. فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فَقَامَ. فَحَمِدَ اللَّهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَجَعَلْتُ أَنْفُخُهَا، فَخِفْتُ أَنْ تَغْشَاكُمْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --یوسف بن موسیٰ --جریر-- عطاء بن سائب-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ایک دن سورج گرہن ہو گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے پھر آپ سجدے میں چلے گئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر نہیں اٹھایا آپ (گہرے) سانس لیتے رہے اور روتے رہے۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور یہ بات ارشاد فرمائی:

"میرے سامنے جہنم کو پیش کیا گیا' تو میں اس پر پھونک مارنے لگا۔ مجھے یہ اندیشہ ہوا کہیں یہ تمہیں اپنی لپیٹ میں نہ لے"۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي التَّنَحْنُحِ فِي الصَّلَاةِ عِنْدَ الِاسْتِئْذَانِ عَلَى الْمُصَلِّي

إِنْ صَحَّتْ هَذِهِ اللَّفْظَةُ فَقَدِ اخْتَلَفُوا فِيهَا

باب 345: نماز کے دوران کھنکھارنے کی اجازت ہے

جب کوئی شخص نمازی سے اندر آنے کی اجازت مانگے' بشرطیکہ یہ الفاظ مستند طور پر منقول ہوں' کیونکہ راویوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

902 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَا: ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ مُدْرِكٍ الْجُعْفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

متن حدیث: كَانَتْ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ مَنْزِلَةٌ، لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنَ الْخَلَائِقِ، إِنِّي كُنْتُ آتِيهِ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَنَحْنَحَ فَأَنْصَرِفُ إِلَى أَهْلِي

توضیح مصنف: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَدِ اخْتَلَفُوا فِي هَذَا الْخَبَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ فَلَسْتُ أَحْفَظُ أَحَدًا قَالَ عَنْ أَبِيهِ غَيْرَ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُدْرِكٍ هَذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --محمد بن یحییٰ اور یوسف بن موسیٰ --محمد بن عبید-- شرحبیل بن مدرک جعفی-- عبداللہ بن نجی حضرمی-- اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں' وہ بیان کرتے ہیں:

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مجھے وہ قدر و منزلت حاصل تھی جو مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں تھی۔ جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا' تو میں آپ کو سلام کیا کرتا تھا (تو بعض اوقات) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کنکھار دیتے

تھے (جس کا مطلب یہ تھا کہ ابھی اندر آنے کی اجازت نہیں ہے) تو میں اپنے گھر واپس چلا جاتا تھا۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت کے عبداللہ بن نجی کے حوالے سے منقول ہونے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ مجھے ایسے کسی شخص کے بارے میں یہ بات یاد نہیں ہے، جس نے یہ کہا ہو کہ اس نے یہ روایت اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔ صرف شرحبیل بن مدرک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔

903 - اسنادِ دیگر: وَرَوَاهُ عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَمُغِيرَةُ بْنُ مِقْسَمٍ جَمِيعًا، عَنِ الْحَارِثِ الْعُكْلِيِّ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ وَقَالَ جَرِيرٌ: عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، وَعُمَارَةَ، عَنِ الْحَارِثِ: يُسَبِّحُ، وَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ: يَتَنَحْنَحُ

کئی اسناد کے ساتھ یہ روایت حارث سے منقول ہے وہ کہتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ کہتے تھے''۔

جبکہ ابوبکر بن عیاش نے مغیرہ کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھنکار دیتے تھے''

904 - اسنادِ دیگر: ثَنَاهُ يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثَنَا جَرِيرٌ ح وَحَدَّثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْمُغِيرَةِ ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، نَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، اَخْبَرَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، بِمَا ذَكَرْتُ مِنَ الْاَلْفَاظِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- یوسف بن موسیٰ -- جریر (یہاں تحویل سند ہے)-- دورقی -- ابوبکر بن عیاش -- مغیرہ -- محمد بن یحییٰ -- معلّٰی بن اسد -- عبدالواحد -- عمارہ بن قعقاع کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي اِصْلَاحِ الْمُصَلِّي ثَوْبَهُ فِي الصَّلَاةِ

باب **346**: نمازی کے لئے نماز کے دوران اپنے کپڑوں کو ٹھیک کرنے کی رخصت ہے

905 - سندِ حدیث: ثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنْتُ غُلَامًا لَا اَعْقِلُ صَلَاةَ اَبِي فَحَدَّثَنِي وَائِلُ بْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ اَبِي وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ، ثُمَّ الْتَحَفَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ اَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ،

توضیح مصنف: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: هٰذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ لَا شَكَّ فِيهِ، لَعَلَّ عَبْدَ الْوَارِثِ، اَوْ مَنْ دُونَهُ شَكَّ فِي اسْمِهِ وَرَوَاهُ هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، وَمَوْلًى لَهُمْ، عَنْ اَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عمران بن موسیٰ قزاز -- عبدالوارث -- محمد بن جحادہ -- عبدالجبار بن وائل کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: وہ کہتے ہیں: میں کم سن لڑکا تھا' مجھے اپنے والد کی نماز کے طریقے کے بارے میں یاد نہیں ہے تو وائل بن علقمہ نے مجھے میرے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث بیان کی۔

(حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تھے' تو رفع یدین کرتے تھے' پھر آپ تکبیر کہتے تھے' پھر التحاف کے طور پر (اپنی چادر اوڑھ لیتے تھے) پھر آپ اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں داخل کر لیتے تھے' اور اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔ اس کے بعد راوی نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ علقمہ بن وائل ہیں' جن کے بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔ شاید عبدالوارث یا ان کے بعد والے کسی راوی نے ان کے نام کے بارے میں شک کیا ہو۔

یہ روایت ہمام بن یحییٰ نے اپنی سند کے ساتھ علقمہ بن وائل کے حوالے سے ان کے والد حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

906 - سندِ حدیث: نَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا هَمَّامٌ، غَيْرَ اَنَّهُ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ عَفَّانَ، ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَيْهِ فِيْ ثَوْبِهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- عفان بن مسلم -- ہمام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

تاہم عفان نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

''پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ کپڑے میں داخل کر لئے''۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنَّ النُّعَاسَ فِى الصَّلَاةِ لَا يُفْسِدُ الصَّلَاةَ وَلَا يَقْطَعُهَا

باب 347: اس بات کی دلیل کا تذکرہ کہ نماز کے دوران اونگھنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور اسے توڑتا نہیں ہے

907 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، انا عِيسَى يَعْنِيْ ابْنَ يُوْنُسَ ح وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا ابْنُ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ اُسَامَةَ، ح وَثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ اَيُّوْبَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ، فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ؛ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يَسْتَغْفِرَ فَيَسُبَّ نَفْسَهُ

توضیحِ روایت: هٰذَا لَفْظُ حَدِيْثِ عِيسَى

توضیحِ مصنف: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَفِي الْخَبَرِ دَلَالَةٌ عَلٰى اَنَّ النُّعَاسَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، اِذْ لَوْ كَانَ النُّعَاسُ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ لَمَا كَانَ لِقَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ مَعْنًى، وَقَدْ

اَعلَمَ بِهٰذَا الْقَوْلِ اَنَّهُ اِنَّمَا اَمَرَنَا اِلانْصِرَافَ مِنَ الصَّلَاةِ خَوْفَ سَبِّ النَّفْسِ عِنْدَ اِرَادَةِ الدُّعَاءِ لَهَا، لَا اَنَّهُ فِيْ غَيْرِ صَلَاةٍ اِذَا نَعَسَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--علی بن خشرم--عیسیٰ ابن یونس--عبدالجبار بن علاء--سفیان--ابن کریب--ابواسامہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویل سند ہے)--بشر بن ہلال--عبدالوارث--ایوب--ہشام بن عروہ--اپنے والد کے حوالے سے نقل کرتے ہیں--

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: ''جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے (نماز ختم کر کے) سو جانا چاہئے' یہاں تک کہ اس کی نیند ختم ہو جائے' کیونکہ جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور وہ اونگھ رہا ہو' تو ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے تو استغفار پڑھ رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو''۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) روایت کے یہ الفاظ عیسیٰ نامی راوی کے ہیں۔

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) اس روایت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے کہ اونگھنا نماز کو زائل نہیں کرتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر اونگھنا نماز کو توڑتا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات ارشاد نہ فرماتے۔

''اس شخص کو یہ پتا نہیں چلے گا ہو سکتا ہے وہ استغفار پڑھ رہا ہو لیکن درحقیقت خود کو برا کہہ رہا ہو''۔

تو ان الفاظ کا کوئی مفہوم نہیں ہونا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کلام کے ذریعے یہ بات بتا دی ہے کہ آپ نے نماز کو ترک کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس اندیشے کے تحت کہ آدمی اپنے لئے دعا مانگنے کے وقت کہیں خود کو برا کہنا نہ شروع کر دے۔ اس کی یہ وجہ نہیں ہے کہ جب آدمی کو نماز کے دوران اونگھ آ جائے' تو وہ نماز کی حالت میں باقی نہیں رہتا۔

907:صحیح البخاری' کتاب الوضوء' باب الوضوء من النوم' رقم الحدیث:**208** 'صحیح مسلم' کتاب صلاۃ المسافرین وقصرها' باب امر من نعس فی صلاته' رقم الحدیث:**1349** 'موطأ مالک' کتاب صلاۃ اللیل' باب ما جاء فی صلاۃ اللیل' رقم الحدیث:**259** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' ابواب قیام اللیل' باب النعاس فی الصلاۃ' رقم الحدیث:**1126** 'سنن ابن ماجه' کتاب اقامة الصلاۃ' باب ما جاء فی المصلی اذا نعس' رقم الحدیث:**1366** 'الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم' باب ما جاء فی الصلاۃ عند النعاس' رقم الحدیث:**331** 'السنن الصغری' سؤر الهرة' صفة الوضوء' باب النعاس' رقم الحدیث:**162** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب الرجل یلتبس علیه القرآن فی الصلاۃ' رقم الحدیث:**4083** 'السنن الکبریٰ للنسائی' ذکر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه' النعاس' رقم الحدیث:**150** ' مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه' رقم الحدیث:**2917** 'مسند احمد بن حنبل' حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها' رقم الحدیث:**23760** 'مسند الحمیدی' احادیث عائشة ام المؤمنین رضی الله عنها عن رسول الله صلی' رقم الحدیث:**180** 'سند اسحاق بن راهویه' ما یروی عن عروة بن الزبیر' رقم الحدیث: **538** 'المعجم الاوسط للطبرانی' باب العین' من بقیة من اول اسمه میم من اسمه موسی' رقم الحدیث:**8300**

جُمَّاعُ اَبْوَابِ

الْاَفْعَالِ الْمَكْرُوهَةِ فِي الصَّلَاةِ الَّتِيْ قَدْ نُهِيَ عَنْهَا الْمُصَلِّي

ابواب کا مجموعہ: نماز کے دوران (انجام دیے) جانیوالے وہ ناپسندیدہ افعال جن سے نمازی کو منع کیا گیا ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

باب 348: نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

908 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ، ح وَثَنَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، ثَنَا جَرِيْرٌ، ح وَثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَنْصُوْرٍ السُّلَيْمِيُّ، ثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ:

متنِ حدیث: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا

اسنادِ دیگر: وَقَالَ اِسْمَاعِيْلُ فِيْ حَدِيْثِهٖ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ

❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابوخالد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- اسماعیل بن بشر بن منصور سلیمی -- عبدالاعلیٰ -- ہشام -- ابن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

908: صحيح البخاري' كتاب الجمعة' ابواب العمل في الصلاة' باب الخصر في الصلاة' رقم الحديث: **1176** 'صحيح مسلم' كتاب المساجد ومواضع الصلاة' باب كراهة الاختصار في الصلاة' رقم الحديث: **880** 'سنن الدارمي' كتاب الصلاة' باب : النهي عن الاختصار في الصلاة' رقم الحديث: **1448** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث في الصلاة' ذكر الزجر عن اختصار المرء في صلاته' رقم الحديث: **2316** 'المستدرك على الصحيحين للحاكم' ومن كتاب الامامة" رقم الحديث: **915** 'الجامع للترمذي' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء في النهي عن الاختصار في الصلاة' رقم الحديث: **364** 'السنن الصغرى' كتاب الافتتاح' باب النهي عن التخصر في الصلاة' رقم الحديث: **884** 'السنن الكبرى للنسائي' العمل في افتتاح الصلاة' النهي عن التخصر في الصلاة' رقم الحديث: **947** 'مسند احمد بن حنبل' مسند ابي هريرة رضي الله عنه' رقم الحديث: **8996** 'مسند ابي يعلى الموصلي' مسند ابي هريرة' رقم الحديث: **5966**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی نماز کے دوران اپنے پہلو پر ہاتھ رکھے۔

اسماعیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْعِلَّةِ الَّتِي لَهَا زُجِرَ عَنِ الِاخْتِصَارِ فِي الصَّلَاةِ إِذْ هِيَ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ، بِاللّٰهِ نَتَعَوَّذُ مِنَ النَّارِ

باب 349: اس علت کا تذکرہ جس کی وجہ سے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع کیا ہے

اس کی وجہ یہ ہے: یہ اہل جہنم کا راحت حاصل کرنے کا طریقہ ہے، ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں

909 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْمِصْرِيُّ، نَا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الِاخْتِصَارُ فِي الصَّلَاةِ رَاحَةُ أَهْلِ النَّارِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- علی بن عبدالرحمن بن مغیرہ مصری -- ابوصالح حرانی -- عیسیٰ بن یونس -- ہشام -- ابن سیرین (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا، اہل جہنم کے آرام حاصل کرنے کے طریقے (کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے)''۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْعَقْصِ فِي الصَّلَاةِ وَتَمْثِيلِ الْعَاقِصِ فِي الصَّلَاةِ بِالْمَكْتُوفِ فِيهَا وَفِيهِ مَا دَلَّ عَلَى كَرَاهَةِ صَلَاةِ الْمَرْءِ مَكْتُوفًا إِذَا كَانَ لَهُ السَّبِيلُ إِلَى حَلِّ يَدَيْهِ مِنَ الْأَكْتَافِ

باب 350: نماز کے دوران بالوں کی چوٹی بنانے کی ممانعت

نماز کے دوران بالوں کی چوٹی بنانے والے کو ایسے شخص کے ساتھ تشبیہ دینا جس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں اور اس میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: جب آدمی کے لئے بندھے ہوئے ہاتھ کھولنا ممکن ہو تو اس کے لئے انہیں باندھ کر نماز ادا کرنا مکروہ ہوگا۔

910 - سندِ حدیث: نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَعِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ قَالَا: ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَقَالَ عِيسَى: عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا، حَدَّثَهُ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ

متنِ حدیث: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَأَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ يُصَلِّي وَرَأْسُهُ مَعْقُوصٌ مِنْ وَرَائِهِ، فَقَامَ،

فَجَعَلَ يَحُلُّهُ، وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَرَاْسِي؟ فَقَالَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّمَا مَثَلُ هٰذَا مِثَالُ الَّذِي يُصَلِّي وَهُوَ مَكْتُوفٌ قَالَ يُوْنُسُ: وَهُوَ مَعْقُوصٌ، فَقَامَ وَرَاءَهُ فَحَلَّ عَنْهُ وَاَقَرَّ لَهُ الْاٰخَرَ كَذَا قَالَا جَمِيْعًا: وَاَقَرَّ الْاٰخَرَ

توضیح مصنف:قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: وَالصَّحِيْحُ قَرَّ

❊❊ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--یونس بن عبدالاعلیٰ اور عیسیٰ بن ابراہیم غافقی--ابن وہب--عمرو بن حارث بکیر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

کریب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عبداللہ بن حارث کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اپنے بال پیچھے کی طرف چٹیا بنا کر باندھے ہوئے تھے۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور انہیں کھولنے لگے۔ دوسرے صاحب نے انہیں ایسا کرنے دیا جب انہوں نے نماز مکمل کر لی تو وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے' انہوں نے دریافت کیا: آپ کا میرے سر کے ساتھ کیا واسطہ ہے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

''ایسے شخص کی مثال اس شخص کی مانند ہے' جو نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے ہاتھ بندھے ہوئے ہوں''۔

یونس نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

ان کے بال بندھے ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور ان کے بال کھولنے لگے' تو دوسرے صاحب نے انہیں ایسا کرنے دیا۔

دونوں راویوں نے یہی الفاظ نقل کیے ہیں: دوسرے صاحب نے انہیں ایسا کرنے دیا۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: تاہم صحیح لفظ یہ ہے (جس کا مطلب یہ ہے) کہ وہ صاحب ویسے ہی کھڑے رہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ غَرْزِ الضَّفَائِرِ فِي الْقَفَا فِي الصَّلَاةِ، اِذْ هُوَ مَقْعَدٌ لِلشَّيْطَانِ

باب 351: نماز کے دوران گدی کی طرف بالوں کی مینڈھیاں بنانے کی ممانعت

کیونکہ یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے

911 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ مِنْ اَصْلِهِ، ثَنَا حَجَّاجٌ، اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، اَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى، اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ اَبِيْهِ،

متنِ حدیث: اَنَّهُ رَاَى اَبَا رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، وَحَسَنٌ يُصَلِّي، قَدْ غَرَزَ ضَفْرَيْهِ فِي قَفَاهُ، فَحَلَّهُمَا اَبُوْ رَافِعٍ، فَالْتَفَتَ حَسَنٌ اِلَيْهِ مُغْضَبًا، فَقَالَ اَبُوْ رَافِعٍ: اَقْبِلْ عَلَى صَلَاتِكَ، وَلَا تَغْضَبْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ

توضیح مصنف: يَقُوْلُ: مَقْعَدُ الشَّيْطَانِ - يَعْنِي مَغْرَزَ ضَفْرَيْهِ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) --- عبدالرحمن بن بشر بن حکم --- حجاج --- ابن جریج --- عمران بن موسیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سعید بن ابوسعید مقبری نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے اور انہوں نے اپنے بالوں کو گدی کے پاس باندھا ہوا تھا' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے انہیں کھول دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ غصے کے عالم میں ان کی طرف متوجہ ہوئے' تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ اپنی نماز جاری رکھیں اور غصے نہ ہوں' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''یہ شیطان کا حصہ ہے''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے: یہ شیطان کے بیٹھنے کی جگہ ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی وہ جگہ جہاں اس طرح بال باندھے جائیں۔

بَابُ الدَّلِيْلِ عَلٰى كَرَاهَةِ تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلَاةِ

اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا زَجَرَ عَنْ تَشْبِيكِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ الْخُرُوْجِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَفِي الْمَسْجِدِ، وَاَعْلَمَ اَنَّ الْخَارِجَ اِلَى الصَّلَاةِ فِيْ صَلَاةٍ، كَانَ الْمُصَلِّيْ اَوْلٰى اَنْ يُشَبِّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ مِمَّنْ قَدْ خَرَجَ اِلَيْهَا اَوْ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُهَا

باب 352: اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا ناپسندیدہ ہے

کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی طرف جاتے ہوئے اور آتے ہوئے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنے سے منع کیا ہے' اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بیان کی ہے: نماز کے لئے نکلنے والا شخص نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے' تو اب نمازی کے لئے یہ بات زیادہ ضروری ہوگی کہ (وہ نماز کے دوران) انگلیاں ایک دوسرے میں داخل نہ کرے۔ (اور یہ حکم اس شخص کے مقابلے میں زیادہ ضروری ہے) جو نماز کے لئے نکلتا ہے' یا مسجد میں موجود رہ کر نماز کا انتظار کرتا ہے۔

912 - توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ هٰذِهِ الْاَخْبَارَ

میں یہ روایات پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

911: الجامع للترمذی' ابواب الصلاۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' باب ما جاء فی کراهیة کف الشعر فی الصلاۃ' رقم الحدیث: **365** 'سنن ابی داؤد' کتاب الصلاۃ' باب الرجل یصلی عاقصا شعره' رقم الحدیث: **556** 'صحیح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاۃ' ذکر الزجر عن ان یصلی المرء وهو غارز ضفرته فی قفاه' رقم الحدیث: **2310** 'المستدرک علی الصحیحین للحاکم' ومن کتاب الامامة'' رقم الحدیث: **906** 'مصنف عبد الرزاق الصنعانی' کتاب الصلاۃ' باب کف الشعر والثوب' رقم الحدیث: **2902** 'مشکل الآثار للطحاوی' باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ' رقم الحدیث: **4264** 'المعجم الکبیر للطبرانی' باب من اسمه ابراهیم' الفضل بن عبید اللہ بن ابی رافع ابو سعید الطائفی' رقم الحدیث: **987**

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَحْرِيكِ الْحَصَا بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب 353: (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت دینے کی ممانعت

جو "مجمل" الفاظ والی روایت کے ذریعے ثابت ہے جس کی وضاحت نہیں کی گئی ہے

913 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، ح وَثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ، وَقَالَا فِيْ كُلِّهَا: عَنْ عَنْ:

متنِ حدیث: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ، فَلَا يَمْسَحِ الْحَصَى

زَادَ عَبْدُ الْجَبَّارِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ: مَنْ اَبُو الْاَحْوَصِ؟ قَالَ: رَاَيْتَ الشَّيْخَ الَّذِيْ صِفَتُهُ كَذَا وَكَذَا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء -- سفیان -- زہری -- ابوالاحوص (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- علی بن خشرم -- ابن عیینہ -- مخزومی -- سفیان کے حوالے سے اسی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں،

"جب کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہو تو رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے۔ اس لئے وہ (نماز کے دوران) کنکریوں پر ہاتھ نہ پھیرے"۔

---

1 لفظ "الحصی" لفظ "حصاۃ" کی جمع ہے اس کا مطلب کنکری ہے۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے دوران کنکریوں وغیرہ کو ہٹانا مکروہ ہے۔

یہ بات محلِ نظر ہے کیونکہ خطابی نے امام مالک کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ ان کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے یعنی یہ ہوسکتا ہے کہ امام مالک تک یہ روایت نہ پہنچی ہو "الفتح" میں اسی طرح تحریر ہے۔

تاہم اگر امام مالک کے حوالے سے یہ بات درست ہے تو ہوسکتا ہے ان کے نزدیک ایک مرتبہ معمولی سا ایسا کرنا درست ہو جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کرلیا کرتے تھے۔

یہاں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہے تو وہ ایذاء سے بچنے کے لیے معمولی سا حرکت کر کے (اپنے سجدے وغیرہ کی جگہ سے کنکریوں کو) ہٹا سکتا ہے تاہم ایسا شخص عملِ کثیر نہیں کرے گا۔

913: الجامع للترمذی' ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم' باب ما جاء فی كراهية مسح الحصى فی الصلاة' رقم الحديث: **361** 'سنن ابی داؤد' كتاب الصلاة' باب تفريع ابواب الركوع والسجود' باب فی مسح الحصى فی الصلاة' رقم الحديث: **821** 'صحيح ابن حبان' باب الامامة والجماعة' باب الحدث فی الصلاة' ذكر الزجر عن مس المصلی الحصاة فی صلاته' رقم الحديث: **2304** 'السنن الصغرىٰ' كتاب السهو' النهی عن مسح الحصى فی الصلاة' رقم الحديث: **1183** 'السنن الكبرىٰ للنسائی' كتاب السهو' النهی عن مسح الحصى فی الصلاة' رقم الحديث: **528** 'مشكل الآثار للطحاوی' باب بيان مشكل ما روی عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **1237** 'مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث ابی ذر الغفاری' رقم الحديث: **20806** 'مسند الحميدی' احاديث ابی ذر الغفاری رضی الله عنه' رقم الحديث: **127**

عبدالجبار نامی راوی نے یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں' تو سعد بن ابراہیم نے ان سے دریافت کیا: ابوحفص نامی راوی کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا: تم نے اس عمر رسیدہ شخص کو نہیں دیکھا ہے' جس کا اس طرح کا حلیہ ہے؟

914 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، ثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ اللَّيْثِيِّ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ، فَلَا تُحَرِّكُوا الْحَصَى

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- احمد بن مقدام عجلی -- یزید بن زریع -- معمر -- ابن شہاب زہری -- ابوالاحوص لیثی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لئے کھڑا ہو' تو رحمت اس کے مدمقابل ہوتی ہے' اس لئے تم (نماز کے دوران) کنکریوں کو حرکت نہ دو''۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسِّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبَاحَ مَسْحَ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ مَرَّةً وَاحِدَةً

باب 354: میری ذکر کردہ ''مجمل'' الفاظ والی روایت کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران ایک مرتبہ کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے اور انہیں ہلانے (یا سیدھا کرنے) کی اجازت دی ہے۔

915 - قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ فِيمَا قَبْلُ خَبَرَ مُعَيْقِيبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

''اگر تم نے یہ (عمل) کرنا ہی ہو' تو ایک مرتبہ کرو''۔

916 - سندِ حدیث: نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ وَرَّاقُ الْفِرْيَابِيِّ بِالرَّمْلَةِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، نَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ:

متنِ حدیث: سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتّٰى سَاَلْتُهُ عَنْ مَسْحِ الْحَصَى فِي

916: مسند احمد بن حنبل' مسند الانصار' حديث ابي ذر الغفاري' رقم الحديث: **20920** 'مشكل الآثار للطحاوي' باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه' رقم الحديث: **1239** 'مصنف عبد الرزاق الصنعاني' كتاب الصلاة' باب مسح الحصا' رقم الحديث: **2317**

الصَّلَاةِ، فَقَالَ: وَاحِدَةً اَوْ دَعْ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--سعید بن ابویزید وراق--محمد بن یوسف--سفیان--محمد بن عبدالرحمٰن--عبداللہ بن عیسیٰ--عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر چیز کے بارے میں دریافت کیا' یہاں تک کہ میں نے آپ سے نماز کے دوران کنکریوں پر ہاتھ پھیرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مرتبہ کرلو یا پھر رہنے دو۔

بَابُ فَضْلِ تَرْكِ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

باب **355**: نماز کے دوران کنکریوں کو نہ چھونے کی فضیلت

917 - توضیح روایت: قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ حَدِيْثَ جَابِرٍ قَبْلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول روایت میں پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ بِلَفْظِ خَبَرٍ مُجْمَلٍ غَيْرِ مُفَسَّرٍ

باب **356**: نماز کے دوران منہ کو ڈھانپنے کی ممانعت' جو "مجمل" الفاظ کے ذریعے ثابت ہے' جو مفصل نہیں ہے

918 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ،

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَاَنْ يُغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--محمد بن عیسیٰ--عبداللہ بن مبارک--حسن بن ذکوان--سلیمان احول--عطاء (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران سدل (کے طور پر کپڑا لٹکانے) سے منع کیا ہے' اور (اس بات سے بھی منع کیا ہے) کہ آدمی اپنا منہ ڈھانپ لے۔

بَابُ ذِكْرِ الْخَبَرِ الْمُفَسَّرِ لِلَّفْظَةِ الْمُجْمَلَةِ الَّتِي ذَكَرْتُهَا

وَالدَّلِيْلِ عَلَى اَنَّ زَجْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَغْطِيَةِ الْفَمِ فِي الصَّلَاةِ فِي غَيْرِ التَّثَاؤُبِ، اِذِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ بِتَغْطِيَةِ الْفَمِ عِنْدَ التَّثَاؤُبِ

باب **357**: میری ذکر کردہ "مجمل" الفاظ والی روایت کے الفاظ کی وضاحت کرنے والی روایت کا تذکرہ

اور اس بات کی دلیل کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کے دوران جس منہ کو ڈھانپنے سے منع کیا ہے' وہ جماہی کے علاوہ ہے

کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے جماہی کے وقت منہ کو ڈھانپنے کا حکم دیا ہے۔

919 - سندِ حدیث: ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيهِ

متنِ حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسُدَّ بِيَدِهِ فَاهُ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ -- عبدالعزیز دراوردی -- سہیل -- عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری -- اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کسی شخص کو جمائی آجائے' تو وہ اپنے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے روکے' کیونکہ (منہ کھلا رہنے دینے سے) شیطان اندر داخل ہو جاتا ہے۔

بَابُ كَرَاهَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلَاةِ اِذْ هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَالْاَمْرِ بِكَظْمِهِ مَا اسْتَطَاعَ الْمُصَلِّي

باب 358: نماز کے دوران جماہی لینا مکروہ ہے' کیونکہ یہ شیطان کی طرف سے ہوتی ہے' اور حکم یہ ہے: نمازی جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے

920 - سندِ حدیث: نَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا اِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، نَا الْعَلَاءُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)-- علی بن جعفر -- اسماعیل بن جعفر -- علاء -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نماز کے دوران جمائی آنا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو جمائی آجائے' تو جہاں تک اس سے ہو سکے' اسے روکنے کی کوشش کرے''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ قَوْلِ الْمُتَثَائِبِ فِي الصَّلَاةِ هَاهْ وَمَا اَشْبَهَهُ

فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ عِنْدَ قَوْلِهِ: هَاهْ

باب 359: نماز کے دوران جماہی لینے والے شخص کے لئے ''ھاہ'' یا اس جیسی اور کوئی آواز نکالنے کی ممانعت

کیونکہ جب آدمی ''ھاہ'' کہتا ہے' تو شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے۔

921 -سندِحدیث:نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ كُرَيْبٍ، نَا اَبُوْ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث:اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ، وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: هَاهْ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ فِيْ جَوْفِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --محمد بن علاء بن کریب --ابوخالد --محمد بن عجلان --سعید کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:''چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ''ہا'' نہ کہے کیونکہ شیطان اس کے پیٹ میں ہنستا ہے''۔

922 -سندِحدیث: ثَنَا الصَّنْعَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى، نَا بِشْرٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْمُفَضَّلِ -، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث:اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَاِذَا تَثَاءَ بَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ: آهْ آهْ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْهُ ، اَوْ قَالَ: يَلْعَبُ بِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) --صنعانی محمد بن عبدالاعلیٰ --بشر بن مفضل --عبدالرحمٰن بن اسحاق --سعید مقبری کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ آہ آہ نہ کہے کیونکہ شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) شیطان اس شخص کے ساتھ کھیلتا ہے''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ بَصْقِ الْمُصَلِّيْ اَمَامَهٗ

اِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ الْمُصَلِّيْ مَا دَامَ فِيْ صَلَاتِهٖ مُقْبِلًا عَلَيْهِ

باب **360**: نمازی کے اپنے سامنے کی طرف تھوکنے کی ممانعت

(کیونکہ آدمی جب تک نماز کی حالت میں ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مدمقابل ہوتا ہے (یعنی اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے)

923 -سندِحدیث:نَا يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ، نَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، انا اَيُّوْبُ ح وَحَدَّثَنِيْ مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، نَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

متنِ حدیث:اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا، اَوْ قَالَ: فَحَتَّهَا بِيَدِهٖ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قِبَلَ وَجْهِ اَحَدِكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ قِبَلَ وَجْهِهٖ فِيْ صَلَاتِهٖ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یعقوب دورقی -- اسماعیل ابن علیہ -- ایوب (یہاں تحویل سند ہے) -- مؤمل بن ہشام -- اسماعیل ابن علیہ -- ایوب -- نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' تو آپ نے اسے کھرچ دیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اسے رگڑ دیا' پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ان پر غصے کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز کی حالت میں ہوتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کے مدمقابل ہوتا ہے' اس لئے کوئی بھی شخص نماز کے دوران اپنے سامنے کی طرف ہرگز نہ تھوکے''۔

924 - سندِحدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَسِيمٍ، أنا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيَّ - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ،

متنِ حدیث: اَنَّ شَبَثَ بْنَ رِبْعِيٍّ صَلَّى اِلٰى جَنْبِ حُذَيْفَةَ، فَبَزَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ اَقْبَلَ اللّٰهُ بِوَجْهِهِ، فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ عَنْهُ، اَوْ يُحْدِثَ حَدَثًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- محمد بن حسن بن نسیم -- محمد ابن بکر برسانی -- ابوالعوام -- عاصم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابووائل بیان کرتے ہیں: شیث بن ربعی نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پہلو میں نماز ادا کی۔ انہوں نے اپنے سامنے کی طرف تھوک دیا' تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے' اور اس سے توجہ اس وقت تک نہیں ہٹاتا جب تک وہ بندہ خود کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہو جاتا' یا اسے کوئی حدث لاحق نہیں ہو جاتا''۔

بَابُ ذِكْرِ عِلَاقَةِ الْبَاصِقِ فِي الصَّلَاةِ تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ مَجِيئَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

باب **361**: نماز کے دوران سامنے کی طرف تھوکنے والے شخص کے انجام کا تذکرہ

جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کی تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ہوگی۔

925 - سندِحدیث: نَا يُوْسُفُ بْنُ مُوْسٰى، نَا جَرِيْرٌ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: مَنْ تَفَلَ تُجَاهَ الْقِبْلَةِ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَفْلَتُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- یوسف بن موسیٰ -- جریر -- ابواسحاق شیبانی -- عدی بن ثابت -- زر بن حبیش (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص قبلہ کی طرف رخ کر کے تھوکتا ہے' جب وہ قیامت کے دن آئے گا' تو اس کا تھوک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ہوگا''۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ تَوْجِيهِ جَمِيعِ مَا يَقَعُ عَلَيْهِ اسْمُ اَذًى تِلْقَاءَ الْقِبْلَةِ فِي الصَّلَاةِ

باب 362: ہر وہ چیز جسے گندگی قرار دیا جاسکتا ہے' نماز کے دوران اسے قبلہ کی طرف کرنے کی ممانعت ہے

926 - سند حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، انا عَبْدُ الْاَعْلٰى، نَا سَعِيدٌ يَعْنِي ابْنَ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيَّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

متن حدیث: رَاَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ، فَاسْتَبْرَاهَا بِعُودٍ مَعَهُ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ، يَعْرِفُونَ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: اَيُّكُمْ صَاحِبُ هٰذِهِ النُّخَامَةِ؟ فَسَكَتُوا، فَقَالَ: اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي اَنْ يَسْتَقْبِلَهُ رَجُلٌ فَيَتَنَخَّعَ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالُوا: لَا قَالَ: فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَ اَيْدِيكُمْ فِي صَلَاتِكُمْ، فَلَا تُوَجِّهُوا شَيْئًا مِنَ الْاَذٰى بَيْنَ اَيْدِيكُمْ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِ اَحَدِكُمْ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ

(امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- احمد بن عبدہ -- عبدالاعلیٰ -- سعید بن ایاس جریری -- ابونضرہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی قبلہ کی سمت والی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا' تو آپ نے اپنے پاس موجود لکڑی کے ذریعے اسے صاف کیا' پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ لوگوں کو آپ کے چہرے پر غصے کا اندازہ ہوگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کس شخص نے یہ تھوک پھینکا ہے؟ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی شخص اس بات کو پسند کرتا ہے کہ جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا ہو' تو ایک اور شخص اس کے سامنے آ کر اس کے چہرے کی طرف منہ کر کے تھوک دے۔ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہاری نماز کے دوران اللہ تعالیٰ تمہارے سامنے ہوتا ہے۔ اس لئے کسی گندگی کو تم اپنے سامنے کی طرف پھینکو بلکہ اپنے بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے پھینک دو۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَزْقِ الْمُصَلِّي عَنْ يَمِينِهٖ

باب 363: نمازی کے اپنے دائیں طرف تھوکنے کی ممانعت ہے

927 - توضیح روایت: قَالَ اَبُو بَكْرٍ: قَدْ اَمْلَيْتُ بَعْضَ الْاَخْبَارِ الَّتِي فِي هٰذِهِ اللَّفْظَةِ قَبْلُ

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ان الفاظ والی بعض روایات میں اس سے پہلے املاء کروا چکا ہوں۔

بَابُ كَرَاهَةِ نَظَرِ الْمُصَلِّي اِلٰى مَا يَشْغَلُهُ عَنِ الصَّلَاةِ

باب 364: نمازی کے لئے ایسی چیز کی طرف دیکھنا مکروہ ہے' جو اس کو اس کی نماز سے غافل کر دے

928 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

متنِ حدیث: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ، فَقَالَ: شَغَلَتْنِيْ اَعْلَامُ هٰذِهٖ، اذْهَبُوْا بِهَا اِلٰى اَبِيْ جَهْمٍ وَّائْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةٍ

توضیحِ روایت: قَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اَيْضًا: بِاَنْبِجَانِيَّةٍ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- عبدالجبار بن علاء، اور سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی -- سفیان -- زہری -- عروہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی چادر اوڑھ کر نماز ادا کی جس پر نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ان نقش و نگار نے میری توجہ منتشر کرنے کی کوشش کی تھی۔ تم اسے ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور اس سے انجانی چادر لے آؤ۔

مخزومی نے زہری کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

''انجانی چادر لے آؤ''۔

929 - قَالَ: وَقَالَا: ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا

راوی بیان کرتے ہیں: دونوں راویوں نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ روایت سفیان نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کی ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

باب 365: نماز کے دوران التفات کی ممانعت ہے

930 - سندِ حدیث: نَا اَبُوْ مُحَمَّدٍ فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِصْرِيُّ، نَا اَبُوْ تَوْبَةَ يَعْنِي الرَّبِيْعَ بْنَ نَافِعٍ، ثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، اَنَّ اَبَا سَلَّامٍ، حَدَّثَهٗ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ الْاَشْعَرِيُّ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ قَالَ:

متنِ حدیث: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ يَعْمَلُ بِهِنَّ، وَيَاْمُرُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ قَالَ: فَكَانَ يُبْطِئُ بِهِنَّ، فَقَالَ لَهٗ عِيْسٰى: اِنَّكَ اُمِرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ تَعْمَلُ بِهِنَّ، وَتَاْمُرُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تَاْمُرَهُمْ بِهِنَّ، وَاِمَّا اَنْ اَقُوْمَ فَاٰمُرَهُمْ بِهِنَّ قَالَ يَحْيٰى: اِنَّكَ اِنْ تَسْبِقْنِيْ بِهِنَّ

930: صحيح ابن حبان' كتاب التاريخ' ذكر تشبيه المصطفى صلى الله عليه وسلم عيسى ابن مريم بعروة' رقم الحديث: **6324** مسند ابي يعلى الموصلي' مسند عم ابي حرة الرقاشي' رقم الحديث: **1536** المعجم الكبير للطبراني' من اسمه الحارث' الحارث ابو مالك الاشعري' ابو سلام الاسود عن الحارث الاشعري' رقم الحديث: **3348**

اَخَفُ اَنْ اُعَذَّبَ اَوْ يُخْسَفَ بِی، فَجَمَعَ بَنِیْ اِسْرَائِيلَ فِیْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰی امْتَلَا الْمَسْجِدُ، حَتّٰی جَلَسَ النَّاسُ عَلَی الشُّرُفَاتِ، فَوَعَظَ النَّاسَ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِیْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَعْمَلُ بِهِنَّ، وَآمُرُكُمْ اَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ، اُولَاهُنَّ، اَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا؛ فَاِنَّ مَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰی عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ بِذَهَبٍ اَوْ وَرِقٍ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هٰذِهٖ دَارِیْ وَعَمَلِیْ، فَاعْمَلْ لِیْ وَاَدِّ اِلَیَّ عَمَلَكَ، فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّیْ عَمَلَهُ اِلٰی غَيْرِ سَيِّدِهٖ، فَاَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ لَهُ عَبْدٌ كَذٰلِكَ، يُؤَدِّیْ عَمَلَهُ لِغَيْرِ سَيِّدِهٖ، وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ خَلَقَكُمْ وَرَزَقَكُمْ فَلَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا نَصَبْتُمْ وُجُوهَكُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا؛ فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهٖ حِيْنَ يُصَلِّیْ لَهُ، فَلَا يَصْرِفُ عَنْهُ وَجْهَهُ حَتّٰی يَكُوْنَ الْعَبْدُ هُوَ يَنْصَرِفُ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)--ابومحمد فہد بن سلیمان مصری--ابوتوبہ ربیع بن نافع--معاویہ بن سلام--زید بن سلام (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) ابوسلام نے انہیں حدیث بیان کی:

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو بتایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ ان پر عمل کریں' اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں' کہ وہ لوگ ان پر عمل کریں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: انہوں نے اس معاملے میں کچھ تاخیر کی' تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا گیا ہے کہ آپ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ہدایت کریں کہ وہ ان پر عمل کریں' یا تو آپ بنی اسرائیل کو اس بات کی ہدایت کریں' یا پھر میں اس بات کا نگران بنتا ہوں کہ میں انہیں اس بات کا حکم دیتا ہوں' تو حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا: اگر آپ اس حوالے سے مجھ سے آگے نکل گئے' تو مجھے یہ اندیشہ ہے کہ مجھے عذاب دیا جائے گا' یا مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا' پھر انہوں نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا' یہاں تک کہ مسجد بھر گئی' یہاں تک کہ لوگ بالکونیوں میں بھی بیٹھ گئے' پھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے لوگوں کو وعظ کیا۔ انہوں نے یہ بات بتائی۔

''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کے بارے میں یہ حکم دیا ہے کہ میں ان پر عمل کروں اور تم لوگوں کو بھی ہدایت کروں کہ تم لوگ ان پر عمل کرو۔ ان میں سے پہلی بات یہ ہے کہ تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ' کیونکہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا ہے اس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہے' جو خالص اپنے مال میں سے سونے' یا چاندی کے عوض میں غلام خریدتا ہے' پھر وہ اس غلام سے یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے یہ میرا کام ہے تم میرے لئے کام کرو اور مجھے یہ کام کر کے دو۔ وہ غلام کام کرنا شروع کرتا ہے' لیکن وہ اپنا کام کر کے اپنے آقا کی بجائے کسی اور کو دے دیتا ہے' تو تم میں سے کون شخص اس بات کو پسند کرے گا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو' جو اپنے کام کو اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کو دیدے؟ تو اللہ تعالیٰ کی ذات وہ ہے' جس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس نے تمہیں رزق عطا کیا ہے' تو تم کسی کو بھی اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے بتایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے۔ جب تم اپنا چہرہ (قبلہ کی طرف) کر لو تو پھر اسے

ادھر اُدھر نہ پھیرو' کیونکہ بندہ جب تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نماز ادا کر رہا ہوتا ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ بھی اپنا چہرہ اس کی طرف رکھتا ہے' اور اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ بندے سے اس وقت تک نہیں موڑتا' جب تک بندہ خود کسی دوسری طرف اپنا منہ نہیں موڑ لیتا''۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

بَابُ ذِكْرِ نَقْصِ الصَّلَاةِ بِالِالْتِفَاتِ فِيهَا

وَالدَّلِيلِ عَلَى اَنَّ الِالْتِفَاتَ فِيهَا لَا يُوجِبُ اِعَادَتَهَا

باب **366**: نماز کے دوران التفات کی وجہ سے نماز ناقص ہو جاتی ہے

اور اس بات کی دلیل کہ نماز کے دوران التفات کرنا نماز کے دوبارہ ادا کرنے کو واجب نہیں کرتا۔

931 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعِجْلِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى -، عَنْ شَيْبَانَ، ح وَثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ تَمَّامٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، ثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ جَمِيعًا عَنْ اَشْعَثَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:

سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْتِفَاتِ الرَّجُلِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ وَفِي حَدِيثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن عثمان عجلی -- عبید اللہ ابن موسیٰ -- شیبان کے حوالے سے (یہاں تحویلِ سند ہے) -- محمد بن عمرو بن تمام مصری -- یوسف بن عدی -- ابوالاحوص -- اشعث بن ابوشعثاء -- اپنے والد -- مسروق (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے دوران اِدھر اُدھر دیکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے فرمایا: یہ ایک اچکنا ہے' جس کے ذریعے شیطان بندے کی نماز کو اچک لیتا ہے۔

عبید اللہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''نماز کے دوران التفات کرنے''

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ دُخُولِ الْحَاقِنِ الصَّلَاةِ وَالْاَمْرِ بِبَدْءِ الْغَائِطِ قَبْلَ الدُّخُولِ فِيهَا

باب **367**: جس شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت درپیش ہو' اس کے لیے نماز شروع کرنے کی ممانعت

اور اسے اس بات کا حکم ہے کہ وہ نماز شروع کرنے سے پہلے اپنی حاجت پوری کر لے۔

932 - سندِ حدیث: نَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَمْرُو بْنِ عَلِيٍّ، وَثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا سُفْيَانُ ح وَثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ، نَا اَبُو اُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح وَثَنَا الدَّوْرَقِيُّ، ثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، ح وَثَنَا اَبُو هَاشِمٍ، نَا

اِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، نَا اَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ، اَنَّهُ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَجَاءَ وَقَدْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَحَضَرَ الْغَائِطُ فَابْدَئُوا بِالْغَائِطِ هٰذَا حَدِيثُ اَبِي كُرَيْبٍ، وَمَعْنَى مَتْنِ اَحَادِيثِهِمْ سَوَاءٌ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- احمد بن عبدہ-- حماد بن زید-- عمرو بن علی-- عبدالجبار بن علاء-- سفیان-- ابوکریب-- ابواسامہ-- ہشام-- دورقی-- ابن علیہ کے حوالے سے (نقل کرتے ہیں)

(یہاں تحویلِ سند ہے)-- ابوہاشم-- اسماعیل-- ابن علیہ-- ایوب-- ہشام بن عروہ-- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ اپنی قوم کی امامت کیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آئے' تو نماز کے لئے اقامت کہی جا چکی تھی۔ انہوں نے کہا: کوئی شخص نماز پڑھادے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جب نماز کا وقت آجائے اور کسی شخص کو پاخانہ کی ضرورت بھی پیش آرہی ہو' تو اسے پہلے اپنی حاجت سے فارغ ہوجانا چاہئے''۔

روایت کے یہ الفاظ ابوکریب کے نقل کردہ ہیں اور ان تمام راویوں کے نقل کردہ متن کا مفہوم ایک ہی ہے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ مُدَافَعَةِ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ فِي الصَّلَاةِ

باب 368: نماز کے دوران پاخانہ اور پیشاب کو روکے رکھنے کی ممانعت

933 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا ثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، نَا اَبُو حَزْرَةَ وَهُوَ يَعْقُوبُ بْنُ مُجَاهِدٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ:

متنِ حدیث: كُنَّا عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِيءَ بِطَعَامٍ فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُصَلَّى صَلَاةٌ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:)-- بندار اور یعقوب بن ابراہیم دورقی اور یحییٰ بن حکیم اور احمد بن عبدہ-- یحییٰ بن سعید-- ابوحزرہ یعقوب بن مجاہد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

عبداللہ محمد بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا' کھانا لایا گیا' تو قاسم اٹھ کر نماز ادا کرنے لگے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب کھانا آجائے' تو نماز ادا نہ کی جائے اور جب آدمی کو قضائے حاجت کی ضرورت ہو' تو اس وقت نماز ادا نہ کی جائے''۔

بَابُ الْاَمْرِ بِبَدْءِ الْعَشَاءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ عِنْدَ حُضُورِهَا

باب 369: جب رات کا کھانا آجائے' تو نماز سے پہلے اسے کھانے کا حکم

934 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ

قَالُوْا: ثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَبْدُ الْجَبَّارِ: قَالَ: ثَنَا الزُّهْرِيُّ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ الْاٰخَرُونَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ، وَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ وَقَالَ الْمَخْزُوْمِيُّ اَيْضًا: سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عبدالجبار بن علاء اور سعید بن عبدالرحمٰن اور علی بن خشرم اور سعید بن عبدہ--سفیان--زہری (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ''جب کھانا آ جائے اور نماز کھڑی ہو چکی ہو تو پہلے کھانا کھالو''۔

مخزومی نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔

935 - سندِ حدیث: نَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسَى الْقَزَّازُ، ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، نَا اَيُّوْبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ، وَنُوْدِيَ بِالصَّلَاةِ، فَابْدَؤُوا بِالْعَشَاءِ

قَالَ وَتَعَشَّى ابْنُ عُمَرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ، وَهُوَ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--عمران بن موسیٰ قزاز--عبدالوارث--ایوب--نافع کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لئے اذان (یا اقامت) ہو جائے' تو پہلے کھانا کھالو''۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک رات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رات کا کھانا کھایا تھا' حالانکہ وہ اس وقت امام کی قرأت سن رہے تھے۔

بَابُ الزَّجْرِ عَنِ الِاسْتِعْجَالِ عَنِ الطَّعَامِ قَبْلَ الْفَرَاغِ مِنْهُ عِنْدَ حُضُوْرِ الصَّلَاةِ

باب 370: جب نماز کا وقت ہو چکا ہو' تو (آرام سے) کھانے سے فارغ ہونے کی بجائے جلدی سے اسے ختم کرنے کی ممانعت

936 - سندِ حدیث: نَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، ثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متن حدیث: اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ عَلَى طَعَامٍ فَلَا يَعْجَلَنَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ وَاِنْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ

(امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:)--حسن بن قزعہ--فضیل بن سلیمان--موسیٰ بن عقبہ--نافع (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:
"جب کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو تو اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے جب تک وہ اپنی تسلی نہیں کر لیتا اگرچہ نماز کھڑی ہو چکی ہو"۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْمُرَاءَاةِ بِتَزْيِينِ الصَّلَاةِ وَتَحْسِينِهَا

باب 371: دکھاوے کے لئے نماز کو سجانے اور آراستہ کرنے کی شدید مذمت

937 - سندِ حدیث: نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ، ثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح وَثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ:

متنِ حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ اِيَّاكُمْ وَشِرْكَ السَّرَائِرِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَمَا شِرْكُ السَّرَائِرِ؟ قَالَ: يَقُوْمُ الرَّجُلُ فَيُصَلِّي فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ جَاهِدًا لِمَا يَرٰى مِنْ نَظَرِ النَّاسِ اِلَيْهِ، فَذٰلِكَ شِرْكُ السَّرَائِرِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- عبداللہ بن سعید اشج -- ابو خالد سلیمان بن حبان -- علی بن خشرم -- عیسیٰ بن یونس -- سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ -- عاصم بن عمر بن قتادہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! پوشیدہ شرک سے بچو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! پوشیدہ شرک کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ایک شخص کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اس نماز کو خوب آراستہ کرتا ہے اور وہ اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں تو یہ پوشیدہ شرک ہے۔

بَابُ ذِكْرِ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ الْمُرَائِي بِهَا

باب 372: دکھاوے کے طور پر نماز ادا کرنے والے (کی نماز) کے قبول ہونے کی نفی کا تذکرہ

938 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا مُحَمَّدٌ، ح وَثَنَا اَبُوْ مُوْسٰى، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ:

متنِ حدیث: اَنَا خَيْرُ الشُّرَكَاءِ وَقَالَ بُنْدَارٌ: اَنَا اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا فَاَشْرَكَ فِيْهِ غَيْرِيْ فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَهُوَ لِلَّذِيْ اَشْرَكَ

توضیحِ روایت: وَقَالَ بُنْدَارٌ: قَالَ: فَاَنَا مِنْهُ بَرِيْءٌ وَلْيَلْتَمِسْ ثَوَابَهُ مِنْهُ وَقَالَ بُنْدَارٌ: عَنِ الْعَلَاءِ

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- محمد (کے حوالے سے نقل کرتے ہیں)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- ابو موسیٰ -- محمد بن جعفر -- شعبہ -- علاء -- اپنے والد (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''میں تمام شریکوں سے بہتر ہوں''۔

بندار نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں۔ ''میں تمام شریکوں سے زیادہ بے نیاز ہوں''۔

''جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں وہ میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شامل کرے تو میں اس سے لاتعلق ہوں' اس شخص کو اپنا ثواب اس (دوسرے شریک) سے لینا چاہئے''۔

بندار نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے۔ یہ علاء سے منقول ہے۔

بَابُ نَفْيِ قَبُوْلِ صَلَاةِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب 373: شراب پینے والے کی نماز قبول ہونے کی نفی

939 - سندِ حدیث: نَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ اِيَاسٍ، ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ رُوَيْمٍ،

متنِ حدیث: عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، اَنَّهُ مَكَثَ فِيْ طَلَبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ بِالْمَدِيْنَةِ، فَسَاَلَ عَنْهُ قَالُوْا: قَدْ سَارَ اِلٰى مَكَّةَ، فَاَتْبَعَهُ فَوَجَدَهُ قَدْ سَارَ اِلَى الطَّائِفِ فَاَتْبَعَهُ فَوَجَدَهُ فِيْ زُرْعَةٍ يَمْشِيْ مُخَاصِرًا رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ، وَالْقُرَيْشِيُّ يُزَنُّ بِالْخَمْرِ، فَلَمَّا لَقِيْتُهُ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ قَالَ: مَا عَدَا بِكَ الْيَوْمَ، وَمِنْ اَيْنَ اَقْبَلْتَ، فَاَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ، هَلْ سَمِعْتَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ شَرَابَ الْخَمْرِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَانْتَزَعَ الْقُرَشِيُّ يَدَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُقْبَلُ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا

❁❁ (امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) -- زکریا بن یحییٰ بن ایاس -- عبداللہ بن یوسف -- محمد بن مہاجر -- عروہ بن رویم (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

ابن دیلمی جو بیت المقدس کے رہائشی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی تلاش میں مدینہ منورہ آئے۔ انہوں نے ان کے بارے میں دریافت کیا' تو لوگوں نے بتایا: وہ مکہ چلے گئے ہیں۔ وہ ان کے پیچھے وہاں چلے گئے' تو انہیں پتا چلا کہ وہ تو طائف چلے گئے ہیں۔ وہ ان کے پیچھے وہاں چلے گئے' تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو ایک کھیت میں قریش کے ایک فرد کی کمر پر ہاتھ رکھ کر چلتے ہوئے دیکھا (یعنی انہوں نے اس قریشی کو سہارا دیا ہوا تھا) اور وہ قریشی نشے کی وجہ سے

938: صحیح مسلم' کتاب الزھد والرقائق' باب من اشرك فی عمله غیر الله' رقم الحدیث: **5411**' سنن ابن ماجه' کتاب الزھد' باب الریاء والسمعة' رقم الحدیث: **4200**' مسند الطیالسی' احادیث النساء' ما اسند ابو ھریرة' والعلاء بن عبد الرحمن' رقم الحدیث: **2671**' مسند ابی یعلی الموصلی' شھر بن حوشب' رقم الحدیث: **6418**' المعجم الاوسط للطبرانی' باب الالف' من اسمه احمد' رقم الحدیث: **129**

مدہوش تھا۔ راوی کہتے ہیں: جب میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے بھی مجھے سلام کیا' پھر انہوں نے دریافت کیا: تم کس کام کے لئے یہاں آئے ہو' اور تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے انہیں بتایا پھر میں نے ان سے دریافت کیا: اے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ! کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب نوشی کے حوالے سے کوئی چیز ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس قریشی نے اپنا ہاتھ چھڑوایا اور چلا گیا' پھر حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''میری امت کا جو بھی شخص شراب پیئے گا' تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہیں ہوگی''۔

بَابُ نَفْيِ قَبُولِ صَلاةِ الْمَرْاَةِ الْغَاضِبَةِ لِزَوْجِهَا، وَصَلاةِ الْعَبْدِ الْاٰبِقِ

باب 374: اپنے شوہر سے ناراض عورت کی نماز اور مفرور غلام کی نماز قبول ہونے کی نفی

940 - سندِ حدیث: نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متنِ حدیث: ثَلَاثَةٌ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ لَهُمْ صَلَاةً وَلَا يَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ: الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيهِ، فَيَضَعُ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيهِمْ، وَالْمَرْاَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا زَوْجُهَا حَتّٰى يَرْضٰى، وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- محمد بن یحییٰ -- ہشام بن عمار -- ولید بن مسلم -- زہیر بن محمد -- محمد بن منکدر (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''تین لوگ ایسے ہیں' جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی اوپر نہیں جاتی۔ مفرور غلام جب تک وہ اپنے آقا کی طرف واپس نہیں آجاتا اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں نہیں دے دیتا۔ وہ عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو' اس وقت تک جب تک وہ شوہر اس سے راضی نہیں ہو جاتا اور مدہوش شخص' جب تک اس کا نشہ ختم نہیں ہو جاتا''۔

941 - سندِ حدیث: نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نَا اَبُوْ دَاوُدَ، ثَنَا شُعْبَةُ، اَخْبَرَنِيْ مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَقْدَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

متنِ حدیث: اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- یحییٰ بن حکیم -- ابوداؤد -- شعبہ -- منصور بن عبدالرحمٰن مقدانی -- شعبی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:) -- حضرت جریر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی غلام مفرور ہو جائے' تو اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی' جب تک وہ اپنے آقاؤں کی طرف واپس نہیں آجاتا''۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي النَّوْمِ عِنْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ

باب 375: فرض نماز کے وقت سوئے رہنے کی شدید مذمت

942 - سندِ حدیث: نَا بُنْدَارٌ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَمُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ - عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ، ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَحْوَهُ مِنْ كِتَابِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: ثَنَا يَحْيَى، وَقَرَاَهُ عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِنَا قَالَ: ثَنَا عَوْفٌ، ثَنَا اَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ:

متنِ حدیث: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِاَصْحَابِهِ: هَلْ رَاَى اَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُصَّ، وَاِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ: اِنَّهُ اَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ، وَاِنَّهُمَا ابْتَعَثَانِي، فَقَالَا لِي: انْطَلِقْ، انْطَلِقْ، فَاَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ وَاِذَا آخَرُ قَائِمٌ عَلَى رَاْسِهِ بِصَخْرَةٍ، وَاِذَا هُوَ يَهْوِي بِالصَّخْرَةِ فَيَثْلَغُ رَاْسَهُ، فَيَتَدَهْدَهُ الْحَجَرُ هَاهُنَا، فَيَتْبَعُهُ، فَيَاْخُذُهُ، فَمَا يَرْجِعُ اِلَيْهِ حَتّٰى يُصْبِحَ رَاْسُهُ كَمَا كَانَ، ثُمَّ يَعُودُ عَلَيْهِ، فَيَفْعَلُ بِهِ كَمَا فَعَلَ الْمَرَّةَ الْاُولٰى ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ: قَالَا: اَمَا اِنَّا سَنُخْبِرُكَ، اَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اَتَيْتَ عَلَيْهِ يُثْلَغُ رَاْسُهُ، فَاِنَّهُ رَجُلٌ يَاْخُذُ الْقُرْآنَ فَيَرْفُضُهُ وَيَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ

❀❀ (امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:) -- بندار -- یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابوعدی اور عبدالوہاب ابن عبدالمجید اور محمد ابن جعفر -- عوف بن ابوجمیلہ -- ابورجاء -- حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

(یہاں تحویلِ سند ہے) -- بندار -- یحییٰ بن سعید -- عوف -- ابورجاء عطاردی (کے حوالے سے روایت نقل کرتے ہیں:)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے دریافت کیا کرتے تھے' کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ جو اللہ کو منظور ہوتا تھا' تو وہ شخص آپ کے سامنے خواب بیان کر دیتا تھا، ایک دن آپ نے ہم سے فرمایا: گزشتہ رات (خواب میں) دو آدمی میرے پاس آئے' انہوں نے مجھے اٹھایا اور مجھ سے کہا: آپ چلئے آپ چلئے' پھر ہم ایک لیٹے ہوئے شخص کے پاس آئے۔ ایک دوسرا شخص اس کے سرہانے پتھر لے کر کھڑا ہوا تھا۔ اس نے وہ پتھر دوسرے شخص کے سر پر مار کر اس کے سر کو کچل دیا اور وہ پتھر دور چلا گیا۔ وہ شخص اس کے پیچھے گیا۔ اسے پکڑا۔ جب وہ پہلے شخص کے پاس واپس آیا' تو اس کا سر پہلے کی حالت میں ٹھیک ہو چکا تھا' پھر اس نے دوبارہ اس کے ساتھ یہی عمل کیا' جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ان دونوں نے کہا: ہم آپ کو اس بارے میں بتائیں گے' جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' جس کے پاس آپ تشریف لائے تھے' جس کے سر کو کچلا جا رہا تھا' تو یہ وہ شخص ہے' جس نے قرآن کا علم حاصل کیا اور پھر اسے چھوڑ دیا اور یہ شخص فرض نماز کے وقت سویا رہتا تھا۔

اس کے بعد راوی نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔